مکمل

لغات القرآن

مع فہرست الفاظ

جلد پنجم

تالیف

مولانا عبد الدائم الجلالی

رفیق ندوۃ المصنفین دہلی

ندوۃ المصنفین دہلی



سلسلۂ ندوۃ المصنّفین

۶۳

مکمّل

لُغَاتُ القرآن

مع فہرست الفاظ

جلد پنجم (۵)

تالیف

مولانا سیّد عبدالدائم الجلالی

باہتمام

مینجر ندوۃ المصنّفین اردو بازار جامع مسجد دہلی

طبع اوّل

۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۵ھ مطابق ماہ اگست سنہ ۱۹۶۵ء

قیمت غیر مجلّد :- چھ۶ روپے آٹھ آنے

قیمت مجلّد :- سات روپے آٹھ آنے

مطبوعہ

یونین پرنٹنگ پریس دہلی

فہرست

بِاسمِہٖ تقدّس و تعالیٰ

بَابُ الغین

اَلغَابِرِیْن ۔ باقی رہنے والے ۔ پیچھے رہ جانے والے نجات سے رہ جانے والے ۔ ہلاک ہونے والے اسم فاعل جمع مذکر قیاسی بحالت نصب و جر ۔ اَلْغَابِرُ واحد ۔

بحیرۂ مردار کے ساحل پر سدوم بستی کے رہنے والوں نے حضرت لوطؑ کی نصیحت نہیں مانی ۔ امرد پرستی اور بعض دوسری اخلاقی و سماجی خباثتوں میں آلودہ رہے حضرت لوطؑ اپنے ساتھیوں کو لے کر بحکم الٰہی بستی سے نکل کھڑے ہوئے ۔ آپ کی بیوی دل سے سدوم والوں کی طرفدار تھی اس لئے اس نے ساتھ نہیں دیا ۔ حضرت لوطؑ کو جھوٹا سمجھنے والے کافر سدوم میں باقی رہے تو وہ عورت بھی انہیں کے ساتھ رہی اور بستی والوں کی طرح وہ بھی عذابِ الٰہی سے تباہ ہوئی ۔

محقق عبدالرؤف مصری نے لکھا ہے کہ اصل چیز کے گذر جانے کے بعد جو چیز باقی رہ جاتی ہے اس کو لغت میں غَابِر کہتے ہیں ۔ اِس لئے غبار اس خاک کو کہتے ہیں جو قافلہ کے گذرنے کے بعد اُڑ کر پیچھے رہ جاتی ہے (معجم القرآن جزو دوئم)

اہل لغت نے مادۂ غَبْرٌ کو اضداد میں سے شمار کیا ہے شیخ فیروز آبادی نے لکھا ہے ۔ غَبَرَ غُبُوراً مَکَثَ وذہب ضد وھو غابرٌ من غُبَّرٍ یعنی غَبَرَ غُبُوراً کے معنی ہیں رہ گیا اور چلا گیا ۔ یہ لفظ متضاد المعنی ہے اسم فاعل غابر ہے جس کی جمع غُبَّر ہے (القاموس باب الراء فصل الغین)

صاحب منتہی الارب نے مؤلف قاموس سے کسی قدر اختلاف کیا ہے ۔ لغات اضداد میں سے اس لفظ کا ہونا تسلیم کیا ہے لیکن اسی کے ساتھ لکھا ہے ۔ غَبَرَ غُبُوراً (ن) درنگ کرد و باقی ماند و غَبَرَ غَبْراً بالفتح رفت و درگذشت وعلی الوجہین یفسر قولہ

تعالیٰ الا عجوزاً فی الغابرین۔ یعنی باب نصر سے
غَبَرَ غُبوراً کے معنی ہیں توقف کیا باقی رہا۔ اور
غَبَرَ غَبراً کے معنی ہیں چلا گیا گذر گیا۔ آیت اِلّا
عَجوزاً فِی الغَابِرِین کی تفسیر دونوں طرح کی گئی ہے
مجمع البحار میں ہے (فی حدیث اویس اکون
فی غُبَّرِ الناس احب الیّ۔ اے اکون مع المتاخرین
لا المتقدمین المشہورین من الغابر الباقی۔
الکوکب الدری الغابر ای الذاھب الماضی
(مجمع البحار جلد ثالث صہ ۳) یعنی حدیث اویس میں جو
لفظ غُبَّرِ الناس آیا ہے وہ غابر کی جمع ہے اور
غابِر کا معنی ہے باقی یعنی پیچھے رہنے والے لوگ
پیش رو اور مشہور نہیں۔ اور الکوکب الدری الغابر
میں لفظ غابر کا معنی ہے چلا جانے والا گذرا ہوا۔
زمخشری نے آیت من الغابرین کی تشریح کرتے ہوئے
لکھا ہے من الذین غبروا فی دیارھم اے بقوا فھلکوا
یعنی وہ لوگ جو اپنی بستیوں میں رہ گئے اور ہلاک
ہو گئے (کشاف جزء اول صہ ۴۹۲)

تفسیر کبیر میں امام رازی نے غبور کے معنی
بقاء لکھ کر نجات نہ پانے کا مفہوم مراد لیا ہے
لکھا ہے
غبر الشیٔ غبوراً اذا مکث وبقی قال الھذلی

فغبرت بعدھم بعیش ناصب ٭ واخال انی لاحق مستتبع
یعنی بقیت ومعنی الایۃ انھا کانت من الغابرین
عن النجاۃ اے من الذین بقوا عنھا ولم یدرکوا
النجاۃ یقال فلان غبر ھذا الامر اے لم یدرکہ انتھی
یعنی غبر الشیٔ غبوراً کا معنی ہے رک گیا۔ باقی
رہا۔ ہذلی شاعر کا قول ہے۔ دوستوں کے جانے کے
بعد میں دکھ کے ساتھ جینے کے لئے رہ گیا اور مجھے
خیال ہوتا ہے کہ اب میں بھی ان کے پیچھے جانے
ہی والا ہوں۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ
ہوا کہ وہ عورت رہ جانے والے اور نجات نہ پانے
والوں کے ساتھ رہ گئی۔ محاورے میں بولا جاتا ہے
فلان غبر ھذا الامر یعنی فلاں شخص اس امر کو نہ
پا سکا۔ انتہی

امام راغب اصفہانی نے تضادِ معنوی کو نقل
کرنے کے بعد ایک لطیف توجیہہ کی ہے جس سے
دونوں میں حقیقی فرق باقی نہیں رہتا صرف اعتباری
تضاد رہ جاتا ہے فرماتے ہیں۔
کہا جاتا ہے کہ غابر ماضی کو بھی کہتے ہیں اور
مستقبل کو بھی۔ اگر یہ صحیح ہے تو وجہ یہ ہے کہ غبار
زمین سے اٹھ کر اوپر کو چڑھ جاتا ہے لیکن قافلہ
گذر جاتا ہے اور غبار پیچھے رہ جاتا ہے۔ اول معنی

کی مناسبت سے غابر بمعنی ماضی اور دوسرے معنی کے لحاظ سے بمعنی مستقبل ہے (مفردات القرآن)

پ۲۷ پ۲۶ پ۱۴ پ۱۹ پ۲۳

اَلْغَار۔ الف لام عہدی۔ کوہ ثور والا غار۔ مکہ سے سیدھی جانب تقریباً تین میل دور۔ کوہ ثور کے بالائی حصہ میں ایک غار ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق نے مکہ سے ہجرت کرنے کے بعد سب سے پہلے قیام فرمایا تھا اس کا منہ اتنا تنگ تھا کہ ایک آدمی لیٹ کر بمشکل سینہ کے بل اندر گھس سکتا تھا۔ ۱۲۹۹ھ میں شریف عون کے حکم سے کشادہ کر دیا گیا۔ اب پورا دروازہ لگا ہوا ہے۔ (معجم القرآن لعبد الرؤف المصری۔) پ۱۰/۱۲

اَلْغَارِمِیْن۔ غارم کی جمع۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ بحالت جر۔ قرضدار۔ ایسے قرضدار جو مسلمانوں کی اندرونی اصلاحات کے سلسلے میں قرض لیکر صرف کرنے پر مجبور ہو گئے ہوں یا خود اپنے صرف کے سبب قرضدار ہوں بشرطیکہ گناہ کے کام میں خرچ نہ کیا ہو یا بد چلنی ہی کے سبب قرضدار ہوں لیکن سچی توبہ کر لی ہو (سیوطی وجمل بر حاشیہ جلالین) غارم کا مادہ غرم ہے غُرم قرض تاوان اور ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کو ادا کرنا لازم ہو (قاموس منتہی الارب) غریم قرضدار اور قرضخواہ دونوں کو کہتے ہیں (منتہی الارب) پ۱۴

غَاسِقٍ۔ غسق سے اسم فاعل واحد مذکر۔ تاریک رات۔ گرہن کے سبب سیاہ پڑجانے والا چاند (معجم القرآن) صراح میں ہے غاسق تاریکی بعد از غروب شفق۔ یا غروب آفتاب کے بعد آنے والی تاریک رات (بغوی) یا ڈوبنے والا چاند۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا استعیذ باللہ من القمر فانہ الغاسق (ترمذی) حضرت عائشہ فرماتی ہیں رسول اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر چاند کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تعوذی باللہ من شر ھذا فانہ الغاسق اذا وقب (ابوالسعود) یا مراد حوادث شب (المفردات معجم القرآن) رات کو آنے والی مصیبتوں سے بچاؤ دشوار ہوتا ہے دشمن کا شب خوں چوری نقب زنی ڈاکہ اور طرح طرح کے حوادث عموماً رات کی تاریکی میں ہوتے ہیں۔ اسی لئے عربی مثل ہے اَللَّیْلُ اَخْفیٰ لِلْوَیْلِ۔ رات اپنے اندر ہلاکتوں کو چھپائے رکھتی ہے۔ (معجم القرآن) پ۳۰/۸

اَلْغَاشِیَۃِ۔ غشی یغشیٰ غشاءٌ سے اسم فاعل

واحد مونث ۔ ہر چھپا لینے والی ڈھانک دینے والی
چھا جانے والی چیز۔ یہ اصل وصفی معنی ہے لیکن
مراد قیامت ہے۔ اس لئے کہ اس کی ہولناکیاں
سب پر چھا جائیں گی (معجم۔ المفردات۔ جلالین)
حاصل مطلب یہ کہ لغوی اعتبار سے وصفی معنی تھا
کسی چیز کا نام نہ تھا لیکن قرآنی اصطلاح میں
قیامت کا علم بن گیا۔ ۳۰/۱۳

غَاشِیَۃٌ ۔ اسم فاعل واحد مونث ۔ ہر طرف سے
گھیر لینے والی عقوبت اور چھا جانے والا عذاب
(کمالین) ۱۳/۶

غَافِرِ الذَّنْبِ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مضاف
الذنب مضاف الیہ بخشنے والا ۔ معاف کرنے والا
۲۴ مزید تشریح آئندہ غفر کے ذیل میں آئے گی۔

اَلْغَافِرِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر بحالت جر۔ غافر
واحد ۔ معاف کرنے والے بخشنے والے درگزر کرنے
والے۔ ۹/۹

بِغَافِلٍ ۔ با حرف جر غافل اسم فاعل مذکر مجرور۔
مادہ غفل ۔ بے خبر۔ لا علم ۱/۹ و ۱۰ و ۱۹ و ۳/۱۲ و ۱ ۱۴/۴ ۵/۱۳
۲۰/۱۰

غَافِلاً ۔ اسم فاعل واحد مذکر حالت نصب ۔ بے خبر
۱۳/۱۹

اَلْغَافِلَاتِ ۔ اسم فاعل جمع مونث معرف باللام
الغافلۃ واحد۔ ناتجربہ کار بھولی عورتیں ۱۸/۹

غَافِلُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ حالت رفع۔ غافل
واحد۔ غفلت کرنے والے۔ بے خبر ہونے والے ۸/۳
۹/۱۲ و ۱۱/۱۴ و ۶ و ۱۲/۱۲ ۱۷/۲۰ ۲۱/۴ ۲۲/۱۸ ۲۶/۱

غَافِلِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ حالت نصب و جر
غافل واحد۔ بے خبر ہونے والے۔ نادان۔ ۸/۷
۹/۱۲ و ۱۴ و ۷ و ۱۲ و ۶ ۱۱/۸ ۱۲/۱۱ ۱۸/۱

غَالِبٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر غَلَبٌ وَغَلَبَۃٌ
مصدر۔ باب ضرب۔ قابو رکھنے والا۔ مزید تشریح
غَلَبِھِمْ میں آئے گی۔ ۱۲/۱۳

لَا غَالِبَ ۔ لا نافیہ۔ غالب ۔ اسم فاعل نکرہ (حالت
نصب) تم پر کوئی غلبہ پانے والا نہیں ۱۰/۲ ۴/۸

اَلْغَالِبُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ حالت رفع
غالب آنے والے۔ قابو پانے والے ۹/۷ ۸ و ۶/۱۳
۱۷/۴ ۲۰/۷ ۲۳/۹

اَلْغَالِبِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ حالت نصب
غالب واحد۔ غلبہ پانے والے ۹/۴ ۱۹/۷ ۲۳/۸

اَلْغَاوُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر معرفہ۔ حالت رفع
غوایۃ مصدر۔ گمراہ اور کج راہ۔ یہ لفظ دو جگہ آیا
ہے ۱۹/۸ میں بت پرست مراد ہیں۔ یعنی بت اور

بُت پرست اوندھے مُنہ جہنم میں ڈالے جائیں گے
۱۹/۱۵ میں شاعروں کے کج راہ پیرو مراد ہیں۔ مبالغہ آمیز
مدح۔ بیجا مذمت۔ جھوٹا تغزّل۔ جذبات محبت کی
فحش اور غلط تصویر کشی رمازی۔ مے نوشی۔ بے حیائی
عریانی نسبی فخر شخصی اور قومی شیخی غرض اخلاقِ
ذمیمہ کا انبار عموماً شعراء (باستثناء اہل حق و صداقت)
کے کلام میں ہوتا ہے۔ کج راہ۔ بیوقوف بہک سر
پڑھے لکھے اور جاہل پرستارانِ ادب ایسے کلام
کو مزے لے لے کر پڑھتے گاتے سُنتے سر دُھنتے اور
جولانِ فکر کا سیر گاہ بناتے ہیں۔ اس جگہ ایسے ہی
غلط رو۔ کجراہ۔ گمراہ مراد ہیں ۱۹/۱۴ ۱۹/۱۵ (معجم القرآن)

اَلْغَاوِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر غاوی واحد
حالت نصب۔ گمراہ۔ کج راہ مراد بتوں کے پجاری
۹/۱۲ ۱۴/۳ ۱۹/۹ ۲۳/۶

غَائِبَۃٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ تاء آخر میں
مبالغہ کی ہے مؤنث کی نہیں ہے (محلی) یعنی بہت
ہی چھپنے والی اور زیادہ سے زیادہ پوشیدہ رہنے
والی چیز (روح المعانی) ہمین میں اس قول کو نقل
کرنے کے بعد لکھا ہے کہ بعض اقوال کے موافق
اس میں تاء مصدری ہے جیسے عَاقِبَۃٌ اور عَافِیَۃٌ
زمخشری نے کشاف میں مصدری تاء کی نظیر پیش
کرتے ہوئے لکھا ہے جیسے ذَبِیحَۃٌ نَطِیحَۃٌ اور
رَمِیَّۃٌ اسم مصدر ہیں صفت کے صیغے نہیں
ہیں۔ ۲۰/۲

غَائِبِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالت جر۔ غائب
واحد چھپنے والے۔ غیر حاضر۔ غائب ہونے والے۔
۱۹/۱۲ ۸/۴ ۳/۲

اَلْغَائِطِ نشیبی وسیع میدان۔ مراد قضاء حاجت
کا مقام یا قضاء حاجت۔ عمرو بن معدی کرب کا
شعر ہے۔ وَكَمْ مِنْ غَائِطٍ مِنْ دُونِ سَلْمٰی
سلمیٰ سے ادھر بہت وسیع میدان ہیں۔
عرب قضاء حاجت کے لئے نشیبی وسیع میدانوں
میں جاتے تھے اس لئے بطور کنایہ براز یا قضائے
حاجت کا مقام مراد ہے (معجم القرآن) ۵/۴ ۶/۶

لَغَائِظُوْنَ ۔ لام تاکید۔ غَائِظُوْنَ اسم فاعل
جمع مذکر (حالت رفع) غَائِظٌ واحد۔ غَائِظ کا معنی
غصّہ دلانے والا غضب پیدا کرانے والا (معجم القرآن)
اس لفظ کا مادہ غیظ ہے۔ غیظ انتہائی غضب کو
کہتے ہیں اگر اللہ کی طرف غیظ کی نسبت کی جاتی
ہے جیسے اس جگہ ہے تو انتقام مراد ہوتا ہے
یعنی وہ اپنی حرکتوں سے ہم کو انتقام پر آمادہ کرتے
ہیں (المفردات لراغب) ۱۹/۸

غَبَرَۃٌ۔ خاک اور وہ اثر جو کسی چیز پر جمی ہوئی خاک دُور ہونے کے بعد بھی باقی رہ جاتا ہے۔ مراد یہ کہ غم کے سبب چہروں کا رنگ بگڑ جائیگا (راغب) ۳۰/۵

غُثَاءً۔ سیلاب کا کوڑا اور جھاگ۔ ہانڈی کے جھاگ۔ سوکھے سڑے گلے پتّے مراد بے سود تباہ۔ غُثّاء تشدید کے ساتھ بھی اسی معنی میں مستعمل ہے۔ (تاج۔ قاموس منتہی الارب۔ مجمع البحار۔ المفردات) اس سے فعل غَثَا یَغثُو غَثْوًا (نصر) اور غَثَا یَغثِی غَثَیَانًا (ضرب) آتا ہے موخر الذکر کا معنی ہے خبثِ نفس۔ بد باطنی۔ غَثَتْ نَفْسُہٗ محاورہ ہے (المفردات) ۱۸/۳ ۳۰/۱۲

لِغَدٍ۔ لام حرف جر۔ غَدٍ مجرور۔ اصل میں غَدُوٌ تھا۔ آنے والا کل۔ فردا۔ آئندہ زمانہ جو جلد آنے والا ہو۔ ۲۸/۵

غَدًا۔ غَدٌ کا ہم معنی۔ حالت نصب۔ اگرچہ لفظ غَدٌ میں غَدُوٌ کا واؤ بلا عوض حذف کر دیا گیا ہے لیکن شعر میں غَدُوٌ بھی آیا ہے۔ صحاب فیل کے کعبہ پر حملہ کرنے کے وقت عبد المطلب نے جو شعر پڑھے تھے ان میں یہ شعر بھی ہے

ومحالھم غدوا محالک (مجمع البحار)

۱۲/۱۲ ۱۵/۱۶ ۲۱/۱۳ ۲۷/۹

بِالغَدَاۃِ۔ با حرف جر الغداۃ مجرور۔ الغداۃ تڑکا یا طلوعِ فجر اور طلوعِ آفتاب کا درمیانی وقت (تاج منتہی الارب) ۷/۱۲ ۱۵/۱۶

الغُدُوُّ۔ صبح۔ صبح کو نکلنا۔ صبح کو پہونچنا یا فجر اور طلوعِ آفتاب کا درمیانی وقت (مجمع البحار) یا دن کا ابتدائی حصّہ (المفردات) یا دن کے ابتدائی حصّہ میں چلنا (مجمع البحار) الغُدُوُّ الغُدوۃ کی جمع بھی ہے اور آیت بِالغُدُوِّ والآصال میں جمع ہی مراد ہے (منتہی الارب) ۹/۱۴ ۱۳/۸ ۱۸/۱۱ ۲۲/۸

غُدُوًّا۔ تڑکا۔ الغُدُوُّ کا ہم معنی۔ ۴۰/۲۲

غَدَوْتَ۔ غُدُوٌّ سے واحد مذکر حاضر ماضی معروف یعنی جب آپ مدینے سے سویرے نکلے تھے اس آیت میں گھر والوں کے پاس سے نکل کر جانے سے مراد ہے مدینہ سے باہر نکلنا (معالم۔ خازن۔ مدارک) ۴/۴

غَدَوْا۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ غُدُوٌّ مصدر غَدَا یَغدُو ماضی اور مضارع باب نصر۔ جب وہ تڑکے سے نکلے۔ ۲۹/۳

غَدَاءَنَا۔ غداء مضاف۔ نا مضاف الیہ۔ ہمارا صبح کے دن کا کھانا۔ دن کے ابتدائی حصّے کے

کھانے کو غَدَاء کہتے ہیں اسی کو سحور بھی کہا جاتا ہے
(زبدۃ عین الشفا) غداء کے غین کو فتح ہے ۔
(کرمانی شرح بخاری ۔ قاموس صحاح) آخر میں مد
ہے (نہایہ) تغدّی اسی سے بنا ہے یعنی ناشتہ
کرنا حضرت ابن عباس نے تَغَدِّی کو سحری کھانے
کے لئے بھی استعمال کیا ہے فرمایا ہے ۔ کُنْتُ
اَتَغَدّٰی عِنْدَ عُمَرَ فِی رَمَضَانَ میں حضرت عمر کے
پاس سحری کھاتا تھا ۔ (مجمع البحار) ۱۵/۲۱

غَدَقًا ۔ بارش کا کثیر پانی (معجم ۔ المفردات) موسلا
دھار بارش کا کثیر پانی جو سات برس کی خشک سالی
کے بعد برسا تھا (معجم) مراد وسعتِ رزق (ابن جریر
طبری) مال کثیر (مجاہد) اس سے فعل باب سمع سے آتا
ہے ۔ غَدِقَتْ عَیْنُہٗ اس کی آنکھ سے خوب پانی
بہا ۔ غَیْدَاق سیال پانی کی طرح گفتگو کی روانی ۔
پیہم دوڑ (راغب) ۱۹/۱۱

غُرَابًا ۔ حالت نصب ۔ کوا ۔ حدیث میں غراب کو
فاسق بھی فرمایا ہے (مجمع البحار) ٦/٥

اَلْغُرَابِ ۔ الف لام تعریف کا ہے ۔ غراب کی جمع
اَغْرُبٌ اور اَغْرِبَۃٌ اور غِرْبَانٌ اور غُرُبٌ آتی
ہے اور جمع الجمع غَرَابِیْن ہے (قاموس) غَرْبٌ
کا معنی چونکہ تیزی ہے اور کوا چالاک جانور ہوتا ہے
غالبًا اسی وجہ سے اس کو غراب کہا گیا ۔ مثل مشہور ہے
فُلَانٌ اَحْذَرُ مِنَ الْغُرَابِ فلاں شخص کوّے سے
زیادہ چالاک ہے ۔ ممکن ہے وجہ تسمیہ یہ ہو کہ کوّے
کی آواز سے کسی مسافر یا مہمان کے آنے کا شگون لیا
جاتا ہے اور غریب اجنبی مسافر کو کہتے ہیں ۔

غَرَابِیْبُ ۔ جمع ۔ غربیب واحد ۔ گہرے سیاہ
مراد کالے پہاڑ (المفردات ۔ خازن ۔ بیضاوی) غربیب
اس بوڑھے آدمی کو بھی کہتے ہیں جو خضاب سے ہمیشہ
بال سیاہ رکھے (منتہی الادب) اس جگہ غرابیب
سودٌ کی صفت نہیں ہے ۔ عربی میں کسی رنگ کی
تاکیدی صفت کو موصوف سے پہلے نہیں ذکر کیا
جاتا ہے (کشاف ۔ کبیر ۔ روح المعانی) لیکن غربیب
سجستانی میں ہے کہ اصل میں یہ لفظ سودٌ غرابیبُ
تھا ۔ سودٌ موصوف غرابیبُ صفت ۔ استعمال میں
اُلٹ کر غَرَابِیْبُ سُوْدٌ کر دیا ۔ علامہ نسفی نے لکھا ہے
کہ اَصْفَرُ فَاقِعٌ (خالص زرد) کی طرح اَسْوَدُ غِرْبِیْبٌ
کہا جاتا ہے یعنی اگر اسود کی تاکیدی صفت ذکر کرنی
ہوتی ہے تو غربیب کو اسود کے بعد لاتے ہیں ۔
(معجم القرآن) ۲۲/۱٦

غَرَبَتْ ۔ واحد مونث غائب ماضی معروف ۔ غروب
اور غرب مصدر ۔ ڈوبنا ۔ چھپنا ۔ عربی زبان میں سورج

مونث استعمال ہوتا ہے اسی سے تَغْرُبُ مضارع واحد مونث غائب بنا ہے۔ پ۱۵/۱۴ (دیکھو باب الناء فصل غین)

اَلْغَرْبِیّ۔ غربی جانب۔ مغرب کی طرف والا۔ صاحب منتہی الارب نے غربی کا معنی لکھا ہے وہ درخت جس پر غروب کے وقت سورج کی گرمی پہنچتی ہو۔ پ۲/۸

غَرْبِیَّۃٍ۔ یہ غربی کا مونث ہے (منتہی الارب) جلال محلی نے لکھا ہے بَل بَیْنَہُمَا فَلَا یَتَمَکَّنُ حر ولا برد مضرین۔ وہ درخت نہ شرقی ہے نہ غربی بلکہ دونوں کے درمیان واقع ہے۔ اس لئے اس کو نہ ضرر رساں گرمی ستاتی ہے نہ سردی گویا شیخ محلی کے نزدیک غربیۃ کا معنی ہوا واقع بجانب غرب۔ قاضی بیضاوی نے اس کی عجیب تفسیر کی ہے فرماتے ہیں وہ ایسا نہیں کہ کبھی اس پر دھوپ پڑے کبھی نہ پڑے بلکہ پورے دن پڑتی رہتی ہے یعنی وہ درخت کسی ٹیلے پر ہے یا کھلے میدان میں ایسے درخت کے پھل نہایت پختہ اور تیل بہت صاف ہوتا ہے یا یہ مطلب کہ وہ درخت نہ ہمیشہ دھوپ میں رہتا ہے کہ سورج کی گرمی سے جل جائے نہ ہمیشہ سائے میں کہ اس کے پھل کچے رہ جائیں یا یہ مطلب کہ وہ درخت نہ آبادی کے شرقی حصہ میں واقع ہے نہ غربی جانب بلکہ وسط میں ہے یہ آخری مطلب ہی اکثر اہلِ تفسیر نے پسند کیا ہے۔ پ۱۸/۱۱

غَرَّتْکُمُ۔ واحد مونث غائب ماضی معروف۔ کُمْ ضمیر مفعول۔ غرور مصدر۔ حیاتِ دنیوی نے تم کو فریب دے رکھا تھا اور باطل آرزووں نے۔ پ۲۵/۲۰، پ۲۷/۱۸

غَرَّتْھُمُ۔ واحد مونث غائب ماضی۔ ھُمْ ضمیر مفعول۔ دنیوی زندگی نے ان کو بہکا رکھا ہے۔ پ۷/۱۴، پ۸/۳، پش/۱۲

غُرْفَۃً۔ ایک چلّو پانی۔ اس آیت میں لفظ اِغْتَرَفَ بھی آیا ہے جو باب افتعال سے واحد مذکر غائب ہے۔ اس کا مادہ غَرْفٌ ہے غرف کا معنی کسی چیز کو اٹھانا ہاتھ سے لینا (المفردات) اِغْتَرَفَ کا معنی ہوا۔ چلّو بھر کر پانی لیا۔ اس صورت میں غرفۃ کا ترجمہ ہوا ایک چلّو یعنی جس نے نہر میں سے ایک چلّو پانی لے لیا تو کوئی ہرج نہیں۔ پ۲/۱

اَلْغُرُفَۃَ۔ مکان کی بالائی منزل یا اونچا مکان (کشاف) مراد جنت میں خاص منزل (محلی بروایت عطاء خراسانی) پ۱۹/۴

غُرَفًا۔ جمع۔ غرفۃ واحد۔ حالت نصب۔ اونچے مکان۔ جنت کے اندر شاندار منزلیں۔ پ۲۱/۲

غُرَفٌ۔ جمع۔ غرفۃ واحد حالت رفع جنت کی

منازل۔ پ ۲۳/۱۶

اَلْغُرُفَاتِ۔ جمع۔ اَلْغُرْفَةُ واحد۔ اہل لغت نے بضم را، بسکون را، اور بفتح را، تینوں طرح سے جائز لکھا ہے (قاموس۔ منتہی الارب) اونچے مکان منازل عالیہ۔ پ ۲۲/۱۱

اَلْغَرَقُ۔ اسم فعل۔ پانی یا مصیبت یا نعمت میں ڈوب جانا (معجم القرآن) اس جگہ مراد پانی میں ڈوبنا ہے۔ پ ۱۱/۱۴

غَرْقًا۔ مصدر حالت نصب۔ ڈوبنا۔ گہرائی کے اندر سے شدت کے ساتھ کھینچنا مراد کافروں کی جانیں کھینچنا (محلی) یعنی اُن فرشتوں کی قسم جو کافروں کی جانیں شدت اور سختی کے ساتھ کھینچتے ہیں۔ اس جگہ غرق بمعنی اغراق ہے (روح المعانی) کذا اروی عن علی رضؓ اخرجہ سعید بن منصور (کرخی) پ ۳۰/۲

غَرَامًا۔ اسم فعل۔ پیہم تکلیف۔ ہلاکت۔ بشر بن حازم کا شعر ہے۔

ویوم الجفار ویوم النسار: کان عذابا وکان غراما

جفار اور نسار کی لڑائیاں سراسر دکھ اور پیہم تکلیف کا سبب تھیں (معجم القرآن) اسی لئے تکلیف دہ محبت کو بھی غرام کہا جاتا ہے (المفردات) پ ۱۹/۱۴

غُرُورًا۔ مصدر اور اسم فعل۔ جھوٹی امید۔ دھوکہ دھوکہ دینا۔ غِرٌّ بھولا فریب خوردہ۔ ناتجربہ کار غَرِیْرٌ فریب خوردہ۔ جھوٹے لالچ میں آجانے والا۔ ڈرانے والا (قاموس) پ ۱۵/۷ پ ۸/۱ پ ۲۲/۱۷ پ ۲۱/۱۸ پ ۵/۱۵

اَلْغُرُوْرِ۔ اسم فعل بمعنی غرور۔ پ ۴/۱۰ پ ۸/۹ پ ۲۷/۱۹ پ ۲۹/۲

غَرَّ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ غرور مصدر دھوکہ دیا۔ فریب دیا۔ پ ۳/۱۱ پ ۱۰/۳ پ ۲۷/۱۸ پ ۳۰/۷

اَلْغُرُوْبِ۔ مصدر اور اسم فعل۔ سورج ڈوبنا وقت غروب (مدارک۔ معالم) غُرُوْبٌ غَرْبٌ کی جمع بھی ہے جس کے معنی ہیں تیز تلوار تبر بلکہ ہر چیز کی تیزی۔ شراب۔ آنسو اور آب دہن وغیرہ کا تیزی سے بہنا۔ غَرَبَ غَرْبًا چھپ گیا۔ دور ہو گیا غائب ہو گیا۔ غَرَبَ غُرُوْبًا (نصر) کے معنی ہیں چاند یا سورج چھپ گیا۔ غَرِبَ غَرَبًا (سمع) سخت سیاہ ہو گیا غَرُبَ (کرم) چھپ گیا۔ باریک ہو گیا (قاموس۔ محیط) پ ۲۶/۱۷

غُرُوْبِهَا۔ مصدر مضاف ہا ضمیر مضاف الیہ۔ ڈوبنا۔ چھپنا۔ غائب ہو جانا۔ پ ۱۶/۱۷

اَلْغَرُوْرُ۔ صیغہ صفت۔ دھوکہ دینے والا۔ جھوٹی امید دلانے والا (منجد) مال ہو یا دنیا یا خواہش نفس یا شیطان (المفردات و زبدۃ عین الشفا) صاحب نہایہ نے شیطان مراد لیا ہے کیونکہ شیطان

انسان سے پیہم گناہ کراتا ہے اور مغفرت الٰہی کا امیدوار
بنائے رکھتا ہے۔ گویا مغفرت کی امید کو سامنے
لاکر وہ متواتر گناہ کرنے کی جرأت پیدا کرتا ہے
مغفرت اگرچہ ممکن ہے لیکن اس کی مثال بالکل ایسی
ہے جیسے کوئی شخص اس اعتماد پر زہر کھالے کہ زہر
کے اثر کو طبیعت خود رفع کردے گی۔ نہایہ۔ ۲۱/۱۳ ۲۲/۱۳

غَزْلَهَا۔ مصدر اور اسم فعل۔ مضاف ھا ضمیر مضاف
الیہ۔ سوت کاتنا۔ سوت تاگہ غَزَلَ ماضی باب ضَرَبَ
(قاموس) اس جگہ مصدر بمعنی اسم مفعول ہے یعنی کاتا
ہوا سوت (جلالین) مکہ میں ایک بے وقوف قریشی
عورت تھی جو صبح سے دوپہر تک یا دن بھر باندیوں
کو ساتھ لے کر سوت کاتتی تھی اور آخر میں تمام کاتا
ہوا سوت توڑ ڈالتی تھی۔ اس کا نام ریطہ بنت عمرو
بن سعد تھا (بغوی) یا رائطہ یا جعوا۔ یا خرقا تھا
(خطیب فی السراج المنیر) یہ اسد بن عبد العزیٰ کی
ماں اور سعد کی بیٹی تھی (بلاذری) آیت کی مراد یہ
ہے کہ تم نے جو معاہدہ اللہ سے کر رکھا ہے اس کو
نہ توڑو کہ کرائی محنت برباد نہ کرو۔ اس عورت کی
طرح نہ کرو جو (دن بھر) کاتنے کے بعد (آخر میں
کاتا ہوا سوت) توڑ ڈالتی تھی۔ ۱۴/۱۹

غُزًّی۔ جمع غازی واحد۔ غزاۃ بھی جمع ہے۔ دشمن
سے لڑنے والے۔ جہاد کے لئے نکلنے والے غَزْوٌ
مصدر۔ غزا ماضی یَغْزُوْ مضارع (باب نَصَرَ) مجمع البحار

۱۵/۸

غَسَقِ اللَّيْلِ۔ رات کی سخت تاریکی (معجم
ومفردات) اول رات کی تاریکی (قاموس ومنتہی الارب)
غَسَقَ اللَّیْلُ غُسُقًا رات خوب تاریک ہوگئی غَسَقَتْ
عَیْنُہٗ غُسُوْقًا آنکھ متحیر ہوگئی۔ آنکھوں میں اندھیرا
چھا گیا (منتہی الارب) آیت میں نماز عشاء مراد
ہے (معجم) ۵/۱

غَسَّاقًا۔ ٹھنڈا بدبودار پانی (معجم القرآن عبد الرؤف
وغریب القرآن) یا دوزخیوں سے بہنے والا لہو۔
(جلالین۔ صاوی۔ معجم القرآن۔ المفردات) ایک
حدیث ہے کہ اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا
جائے تو دنیا والوں کے دماغ سڑ جائیں (مجمع البحار)
صاحب مجمع البحار نے غساق کے معنی لکھے ہیں دوزخیوں
سے بہنے والا لہو، یا ان کا دھوون یا آنسو یا انتہائی
ٹھنڈک۔ صاحب قاموس نے ترجمہ میں زمہریر (یخ
بنا دینے والی سردی) لکھا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ
اور حضرت ابن مسعودؓ کا بھی یہی قول ہے۔ تاج میں
بھی یہی تشریح ہے اور بخاری نے بھی اسی کی
صراحت کی ہے۔ پروفیسر عبد الرؤف مصری نے اپنی

کتاب معجم القرآن کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ غساق
ترکی لفظ ہے جس کے اصل معنی ہیں بدبودار ٹھنڈا
پانی (شرح ادب الکاتب للجوالیقی۔ الاشتقاق
والتعریب۔ ترجمۃ القاموس لعاصم آفندی۔ المعرب
من الکلام الاعجمی) میرا خیال ہے کہ اگر قرآن
میں ایسے الفاظ آئے ہیں جو دوسری زبانوں میں
مستعمل ہیں اور ان کا ماخذ عربی یا سریانی
یا عبرانی یا حبشی زبانیں ہیں تو ان کو اصلاً عربی
ہی کہا جائے گا۔ ورنہ توافق پر محمول کیا جائے گا
بہر حال معرب نہیں کہا جائے گا۔ ۳۰/۱

غَسّاقٌ۔ دوزخیوں سے بہنے والا لہو (جلالین
المفردات) ۲۳/۱۳

غِسْلِیْن۔ انتہائی گرم اُبلتا ہوا پانی (تاج) یہ
لغت صرف قبیلہ ازد کا ہے یا زخموں کا دھوون
یعنی کافر دوزخیوں کے زخموں سے نکلنے والا پانی
(راغب) دوزخ کے ایک درخت کا نام بھی ہے
(جلالین) ۲۹/۵

غِشَاوَۃٌ۔ سرپوش۔ ڈھکنا۔ پردہ۔ یہ مصدر
بھی ہے مگر اس جگہ ڈھانکنے والی چیز مراد ہے یعنی
آنکھوں پر پڑ جانے والا پردہ (معالم) ۱/۱

غِشَاوَۃً۔ تاریکی کا پردہ کہ جب آنکھوں پر اللہ
نے ڈال دیا تو پھر راہ حق نہیں سوجھتی۔ ۲۵/۱۹

غَشِیَھُمْ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف
غِشیانٌ۔ غِشاءٌ اور غِشاوۃٌ مصدر (قاموس)
ڈھانک لیا۔ چھا گیا۔ اوپر آپڑا۔ ۱۶/۱۴ ۲۱/۱۳

غَشّٰھَا مَا غَشّٰی۔ غَشّٰا واحد مذکر غائب ماضی
معروف تَغْشِیَۃٌ مصدر باب تفعیل۔ چھا گیا۔ چھپا
لیا۔ اُڑھا دیا۔ ڈھانک دیا۔ یہاں چھا جانے اور
چھپا لینے کے معنی ہیں۔ ھا ضمیر اول غشّٰی کا مفعول
ہے اور دوسرے غشّٰی کا مفعول محذوف ہے۔ ۲۷/۵

غَصْبًا۔ مصدر۔ حالت نصب۔ چھیننا۔ جبر
ظلم۔ ۱۶/۱

غُصَّۃٍ۔ حلق میں کسی چیز کا پھنسنا۔ پھندہ لگنا
وہ ہڈی جو حلق میں پھنس جائے (المفردات) مراد
درخت زقوم یا ضریع جو دوزخیوں کی خوراک ہوگی
یا غسلین یا دوزخ کے کانٹے (محلی)

غَضَبٌ۔ اسم فعل سخت غصہ۔ بہت غصہ ہونا
انتقام کے لئے دل کے خون میں جوش آکر گردن
کی رگیں پھول جانا اور آنکھیں سرخ ہو جانا۔ گویا
بدن کے اندر ایک آگ بھڑک جانا۔ لیکن اللہ کے
غضب سے مراد ہوتا ہے انتقام۔ سخت عذاب
دینا (المفردات وبیضاوی۔ ۱۴/۲۰ ۹/۹ ۲۵/۳ ۸/۱۶ ۱۶/۱۳

بِغَضَبٍ - با حرف جر۔ غضب مجرور۔ ناراضگی
عذاب۔ ۹ ۱۶ ۲ ۱۱

عَلٰی غَضَبٍ - علی حرف جر۔ غضب مجرور۔ غضب
بالائے غضب یا دوہرا عذاب۔ ۱۱

غَضَبَ اللّٰہِ - اسم فعل مضاف۔ حالت
نصب۔ اللہ مضاف الیہ۔ اللہ کا غضب۔ اللہ
کی ناراضگی۔ اللہ کا عذاب۔ ۱۸

غَضَبِیْ - اسم فعل مضاف۔ یائے متکلم مضاف الیہ
میرا غضب۔ میرا عذاب۔ ۱۶/۱۳

غَضْبَانَ - صیغہ مبالغہ سخت غضبناک (حالت
نصب) امام راغب نے لکھا ہے۔ غضبان وہ
شخص جس کے غصہ میں شدت ہو۔ اور غضوب
وہ شخص جس کو غصہ بہت آتا ہو اور غُضُبَّۃٌ وہ شخص
جس کو غصہ جلد آئے (المفردات) ۹/۸ ۱۶/۱۳

غَضِبَ - واحد مذکر غائب ماضی معروف غَضَبٌ
مصدر۔ وہ ناراض ہوا وہ غضبناک ہوا۔ امام راغب
نے المفردات میں لکھا ہے کہ غَضِبَ لَہٗ کے معنی
ہیں کسی زندہ کے سبب سے غضبناک ہوا اور
غَضِبَ بِہٖ کے معنی ہیں کسی مردہ کے سبب سے
غضبناک ہوا اور غَضِبَ علیہ کے معنی ہیں اس
پر غضبناک ہوا۔ ۱۳ ۶/۹ ۲۶ ۲۸/۳

غَضِبُوْا - جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ وہ ناراض
ہوئے وہ غضبناک ہوتے۔ ۲۵

غِطَاءٍ (حالت جر) ڈھکنا یعنی وہ سرپوش جو طباق کی قسم
میں سے ہو۔ کپڑے وغیرہ کا نہ ہو۔ مراد غفلت۔ موٹا
پردہ (المفردات و معجم) ۱۶/۲

غِطَاءَکَ - حالت نصب۔ غطاء مضاف۔ ک
ضمیر مضاف الیہ۔ تیری جہالت یا غفلت کا پردہ۔ ۲۶/۱۶

غَفَرَ - واحد مذکر غائب ماضی معروف غُفْرَانٌ اور
مَغْفِرَۃٌ مصدر۔ غَفْرٌ مادہ۔ باب ضرب۔ اس نے معاف
کر دیا۔ مغفرت کے معنی ہیں ڈھانکنا۔ مٹانا۔ رد کرنا۔
(معجم و منتہی الارب) امام راغب نے لکھا ہے کہ غَفْر
کے معنی ہیں کسی چیز کو محفوظ رکھنے کے لئے کسی چیز
میں چھپا دینا عربی محاورہ ہے۔ اِغْفِرْ ثَوْبَکَ فِی الْوِعَاءِ
اپنے کپڑے محفوظ رکھنے کے لئے کسی برتن میں چھپا دو
دوسرا قول ہے اُصْبُغْ ثَوْبَکَ فَاِنَّہٗ اَغْفَرُ لِلْوَسَخِ
کپڑے رنگ لو۔ اس سے میل سے کپڑا محفوظ رہتا
ہے یا رنگ کپڑے کے میل کو چھپا لیتا ہے مَغْفِرَۃُ اللّٰہِ
کے معنی ہیں بندہ کو عذاب سے محفوظ رکھنا بچانا۔
کبھی ظاہری طور پر درگذر کرنے کے معنی بھی مراد لے
لئے جاتے ہیں خواہ دل سے معاف نہ کیا جائے۔
جیسے قُلْ لِّلَّذِیْنَ آمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ

لِقَاءَ اللّٰہِ اہل ایمان سے کہہ دو کہ منکرین قیامت سے ظاہری درگذر کریں (المفردات) پ ۲۵/۵ پ ۲۳/۱ پ ۲۰/۵

غَفَرْنَا - جمع متکلم ماضی معروف - مَغْفِرَةٌ مصدر - ہم نے بخشدئے - ہم نے معاف کر دیا - پ ۲۳/۱۱

غُفْرَانَكَ - غفران مصدر - مضاف کَ ضمیر مضاف الیہ - تیری بخشش - تیری پناہ - پ ۳/۸

غَفَّارًا - صیغہ مبالغہ - حالت نصب - بہت بخشنے والا - بکثرت معاف کرنے والا - پ ۲۹/۹

لَغَفَّارٌ - صیغہ مبالغہ - حالت رفع - لام تاکید - بڑا معاف کرنے والا - پ ۱۶/۱۳

اَلْغَفَّارُ - صیغہ مبالغہ - حالت رفع - الف لام تعریف کا - بڑا معاف کرنے والا - پ ۲۳/۱۴، ۱۵

اَلْغَفَّارَ - صیغہ مبالغہ - حالت نصب - الف لام تعریف کا - بڑا معاف کرنے والا - پ ۲۴/۱

اَلْغَفُورُ - صیغہ مبالغہ معرف باللام - خوب بخشنے والا بڑا معاف کرنے والا - پ ۱۱/۱۶ پ ۱۳/۵ پ ۱۴/۴ پ ۱۵/۲۰ پ ۲۰/۵ پ ۲۲/۷ پ ۲۵/۲ پ ۲۴/۳ پ ۲۶/۱

غَفُورًا - صیغہ مبالغہ نکرہ حالت نصب - بڑا معاف کرنے والا - پ ۱۵/۳، ۵ پ ۱۸/۱۶ پ ۴/۵ پ ۵/۴، ۱۰، ۱۱، ۱۶ پ ۶/۱ پ ۲۶/۱۰ پ ۱۹/۴ پ ۲۱/۱۷، ۱۹ پ ۲۲/۳، ۵، ۶، ۱۷

غَفُورٍ - صیغہ مبالغہ نکرہ حالت جر ترجمہ سابق - پ ۲۴/۱۸

غَفُورٌ - صیغہ مبالغہ نکرہ حالت رفع - ترجمہ سابق پ ۲/۱۴، ۱۲، ۱۱، ۹، ۸، ۶ پ ۴/۴ پ ۶/۴، ۵ پ ۷/۴، ۱۲ پ ۱۰/۵، ۱۴، ۱۸ پ ۱۱/۱ پ ۱۲/۴ پ ۱۳/۱ پ ۱۴/۸ پ ۱۵/۸ پ ۱۷/۱۵ پ ۱۸/۹، ۱۰ پ ۱۹/۱۶ پ ۲۲/۱۲، ۱۶، ۱۶ پ ۲۶/۱۳، ۱۴ پ ۲۷/۲۰ پ ۲۸/۱، ۲

غَلَّ - واحد مذکر غائب ماضی معروف - غُلُول مصدر (باب نصر) خیانت کی - کچھ مال غنیمت تقسیم سے پہلے چھپا لیا - چرا لیا - ابو عبیدہ لغوی کا قول ہے کہ صرف مال غنیمت میں ہی خیانت کرنے کو غلول کہتے ہیں۔ (زناج) پ ۴/۸

غِلًّا - اسم فعل - کینہ - دل میں چھپی ہوئی دشمنی - کدورت قلبی - غَلَّ ماضی یَغِلُّ مضارع - باب ضرب پ ۲۸/۴

غِلٍّ - اسم فعل - دلی کدورت - قلبی عداوت - پ ۸/۱۲ پ ۱۴/۴

غُلُّوهُ - جمع مذکر حاضر امر - ہ ضمیر مفعول غُلٌّ مصدر - باندھ دو - جکڑ دو - ہاتھ پاؤں گردن میں قید ڈال دو پ ۲۹/۶

غُلَّتْ - واحد مونث غائب ماضی مجہول - مادہ غُلٌّ باب نصر - ان کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہیں یعنی سخت کنجوس ہیں - ہاتھ بالکل نہیں پھیلتے - یا ان کے ہاتھ بندھ جائیں (بد دعائیہ) غُلٌّ کے معنی ہیں باندھنا - جکڑنا - طوق - ہتکڑی - بیڑی تپش پیاس کی سوزش - پیٹ کی جلن - بدخلق عورت وغیرہ

(قاموس) یہاں اوّل معنی مراد ہے بطور کنایہ انتہائی کنجوسی مراد ہے (جلالین ۔ مدارک) یا بدعائیہ جملہ ہے ۔ ۱۴/۶

غِلَاظٌ ۔ جمع غلیظ واحد سخت دل ۔ بے رحم (محلی) ۲۸/۹

غِلْظَةً ۔ اسم مصدر سختی ۔ دل کی سختی ۔ قوت محنت ۔ امام راغب نے صراحت کی ہے کہ غِلْظَتْ کا مفہوم دِقّت کی ضد ہے ۔ کسی سیال قوام والی چیز کے گاڑھے ہونے کو غلظت کہتے ہیں مثلاً شربت سرکہ شراب وغیرہ کا گاڑھا ہونا ۔ بطور استعارہ صفات میں اس کا استعمال ہوتا ہے ۔ مزاج میں غلظت ۔ اخلاق میں غلظت ۔ دل میں غلظت (المفردات) غِلظت کا ہم معنی غِلاظتٌ اور غِلَظٌ بھی آتا ہے ۔ اس سے فعل باب کَرُمَ اور ضرب سے آتا ہے ۔ ۹/۵

غُلَامٌ ۔ لڑکا بچہ ۱۶/۵ ، ۱۲/۱۲ ، ۳۴/۱۲

بِغُلَامٍ ۔ ب حرف جر ۔ غلام مجرور لڑکا ۔ ۱۴/۱۴ ، ۲۳/۲۶ ، ۲۶/۱۹

غُلَامًا ۔ بچہ اور جوان اس کی جمع غِلمانٌ ہے (راغب ورازی) اَغْلِمَۃٌ ، وغِلْمَۃٌ بھی جمع ہے ۔ (قاموس) حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصہ میں غلام سے مراد جوان ہے (رازی فی الکبیر) ۱۵/۲۲ ، ۱۶/۵

اَلْغُلَامُ ۔ الف لام تعریف ۔ لڑکا مراد جوان ۔ (رازی) ۱۶/۱

لِغُلَامَیْنِ ۔ لام حرف جر ۔ غلامین مجرور ۔ تثنیہ غلام واحد ۔ دو بچوں کی ۔ دو لڑکوں کی ۔ ۱۶/۱

غِلْمَانٌ ۔ جمع ۔ غلام واحد ۔ بہت لڑکے ۔ بہشت کی ایک خاص نعمت جو حسین لڑکوں کی شکل میں ہوگی ۲۷/۳

غُلْبًا ۔ جمع ۔ غَلْبَاءُ واحد ۔ حالت نصب ۔ موٹی گردن والی ۔ مراد وہ باغ جن میں درخت بہت ہوں (جلال محلی) گھنے درختوں والے باغ ۔ (بیضاوی) ۳۰/۵

غَلَبِهِمْ ۔ مصدر مضاف (حالت جر) ہم ضمیر مضاف الیہ ۔ قوت کے ساتھ غالب آنا یا مغلوب ہونا ۔ اس جگہ مغلوب ہونا مراد ہے یعنی مصدر مجہول ۔ غُلُبَۃٌ ، غَلَبَۃٌ اور غَلَبٌ بھی مصدر ہیں (قاموس) اصلی لغت میں غَلَبٌ موٹی گردن کو اور اَغْلَبُ موٹی گردن والے آدمی اور شیر کو کہتے ہیں اس لئے لغوی اعتبار سے غَلَبَۃٌ کے معنی ہوتے کسی کی موٹی گردن کو اپنی گرفت میں لے لینا (راغب) عمرو بن معدی کرب کا شعر ہے ۔

یَمْشِی بِهَا غُلْبُ الرِّقَابِ کَاَنَّهُمْ

بُزْلٌ كُسِيْنَ مِنَ الْكَحِيْلِ جِلاَلاً

ایسے موٹی گردنوں والے وہاں پھرتے ہیں جیسے تار کول کی جھولیں پہنے ہوئے موٹی گردنوں والے طاقتور اونٹ (معجم) غالب آنے اور قابو پانے کے معنی بھی اسی مناسبت سے لئے ہیں۔ مؤلف قاموس نے لکھا ہے غَلِبَ بروزن فَرِحَ گردن موٹی ہوگئی۔

اگر غَلَبَۃٌ یا اس کے کسی مشتق کے بعد لام آتا ہے تو غالب آنے کا مفہوم ہوتا ہے اور عَلٰی آتا ہے تو قابو پانے کا۔ دونوں میں بہت نازک فرق ہے۔ پ ۱/۴

غَلَبَتْ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف غَلَبَۃٌ مصدر۔ غالب ہوگئی۔ پ ۲/۱۷ پ ۱۸/۹

غُلِبَتْ۔ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول مغلوب ہوگئی۔ پ ۲۱/۴

غَلَبُوْا۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف غَلَبَۃٌ مصدر انھوں نے قابو پالیا۔ وہ غالب آگئے۔ پ ۱/۵

غُلِبُوْا۔ جمع مذکر غائب ماضی مجہول غلبۃ مصدر وہ مغلوب ہوگئے۔ پ ۹/۴

غُلْفٌ۔ جمع۔ اَغْلَفُ واحد۔ اصل میں لام پر ضمہ تھا جو تخفیفاً ساقط کر دیا گیا۔ اَغْلَفُ وہ چیز جو کسی غلاف میں بند ہو (تاج) یعنی یہودی کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلافوں کے اندر بند ہیں تمہاری نصیحت کی رسائی ہمارے دلوں تک ناممکن ہے (بیضاوی) مؤلف قاموس نے لکھا ہے کہ غُلْفٌ کا واحد غِلافٌ بھی ہے۔ اور غلاف کے معنی مخزن (قاموس) یعنی یہودی کہتے ہیں کہ ہمارے دل علوم کے خزانے ہیں۔ تمہاری نصیحت کی ہم کو ضرورت نہیں (راغب وبیضاوی) پ ۱/۱۱ پ ۶/۲

غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف۔ مصدر تَغْلِيْقٌ باب تفعیل۔ خوب بند کرنا غَلْق مادہ غَلْقٌ بھی متعدی ہے غَلَقْتُ الْبَابَ غَلْقًا میں نے دروازہ بند کر دیا۔ باب تفعیل میں پہونچ کر معنی میں کثرت یا قوت ہوگئی یعنی بہت بند کرنا یا مضبوطی کے ساتھ بند کرنا (قاموس و منتہی الارب) مطلب یہ کہ عزیز مصر کی بیوی نے بہت دروازے بند کر دیئے یا مضبوطی کے ساتھ بند کر دیئے۔

امام راغب نے لکھا ہے کہ غَلْقٌ متضاد المعنی لفظ ہے۔ وہ جس چیز سے کھولا جائے یا بند کیا جائے دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ بندش کا لحاظ کیا جائے تو اسم آلہ مِغْلَقٌ اور مِغْلَاقٌ آتا ہے اور کھولنے کے مفہوم کے اعتبار سے اسم آلہ مِفْتَحٌ اور مِفْتَاحٌ آتا ہے (المفردات) پ ۱۲/۱۳

غَلَی الحَمِیمُ ۔مصدر۔گرم پانی کا جوش مارنا۔کھولانا
غَلَی ماضی یَغْلِی اور یَغْلُو مضارع ۔امام راغب نے
لکھا ہے کہ غَلاء کے معنی ہیں کسی چیز کا حد سے آگے
بڑھ جانا۔ اگر چیزوں کا نرخ حد اعتدال سے آگے
بڑھ جائے تو اس کو غَلاءٌ (گرانی مہنگائی) کہتے ہیں
اگر کسی کے بیان مرتبہ اور تعریف میں زیادتی کر دی
جائے تو غُلُوٌ (حد سے بڑھ کر مبالغہ) کہتے ہیں۔اگر
تیر حد مقرر سے آگے بڑھ جائے تو غُلُوٌ کہا جاتا ہے
ان تینوں صورتوں میں ماضی و مضارع باب نصر
سے آتا ہے لیکن اگر یہ لفظ ہانڈی وغیرہ کے جوش
کے لئے استعمال کیا جائے تو باب ضرب سے آتا
ہے۔(المفردات) ۲۵/۱۲

غَلِیظٌ۔غِلْظَۃٌ سے صفت مشبہ سخت۔شدید
(حالت رفع) جمع غِلاظٌ۔ ۱۳/۱۵

غَلِیظٍ۔صفت مشبہ۔سخت۔شدید (حالت جر)
جمع غِلاظٌ۔ ۱۲/۵ ۲۱/۱۲ ۲۵/۱

غَلِیظًا۔صفت مشبہ سخت (حالت نصب) جمع
غِلاظٌ۔ ۴/۱۲ ۶/۲ ۲۱/۲

غَلِیظَ القَلْبِ ۔غلیظ مضاف (حالت نصب)
القلب مضاف الیہ سخت دل والا۔یعنی بد اخلاق
بدخو۔ ۴/۸

غَمٍّ۔اسم فعل۔رنج۔اندوہ۔لفظ کی اصل وضع۔تاریکی
اور گرمی کے لئے ہے۔اسی لئے یَوْمٌ غَمٌّ کے معنی ہیں
تاریک اور دم گھوٹنے والی گرمی کا دن۔لَیْلَۃٌ غَمٌّ
تاریک اور دم گھوٹنے والی گرمی کی رات۔جس رنج
سے دل گھٹتا ہے اور سینہ کے اندر اندھیرا محسوس
ہوتا ہے اس کو غم اسی مناسبت سے کہا جاتا ہے
لفظ غَمَّ لازم بھی ہے اور متعدی بھی۔غَمَّ یَوْمُنَا ہمارا
دن تاریک اور گھٹن والا ہو گیا۔غَمَّہٗ غَمًّا فلاں
نے فلاں کو رنجیدہ اور غمگین کر دیا۔

غَمٌّ کے معنی چھپانا بھی ہیں غَمَّ الشَّيْءَ اس چیز
کو چھپا دیا۔غُمَّ الہِلالُ۔ابر میں چاند چھپا رہا۔دیکھا
نہ گیا۔غُمَّ عَلَیْہِ الْخَبَرُ اس کو خبر معلوم نہ ہوئی۔چھپی
رہی (قاموس۔تاج۔منتہی الارب) رنج بھی دل کو
چھپا لیتا ہے۔چھا جاتا ہے۔اس لئے اس کو غم کہا
جاتا ہے یعنی دل پر چھا جانے والا اندوہ۔ ۴/۹

غَمًّا بِغَمٍّ۔رنج کے سبب سے رنج۔تم نے نافرمانی
کر کے رسول اللہ کو رنج پہونچایا۔اللہ نے اس کے
عوض تم کو شکست کا رنج دیا۔یا رنج بالا رنج ساتھیوں
کے مارے جانے اور نتیجہ میں شکست کا رنج۔ ۴/۴

اَلْغَمِّ۔الف لام تعریف۔حالت جر۔رنج۔اندوہ
۴/۷ ۱۶/۱۱ ۱۷/۶

غُمَّةً ۔ تاریک مشتبہ ۔ پوشیدہ ۔ دشوار ۔ پ ۱۱/۱۳

اَلْغَمَامَ ۔ جمع ابر ۔ سفید ابر ۔ غَمَامَۃٌ واحد ۔ غَمَامَۃٌ
کی جمع غَمَائِم بھی ہے (منتہی الارب) پ ۲/۹

اَلْغَمَامُ ۔ جمع ابر ۔ سفید ابر ۔ غَمَامَۃٌ واحد غَمَامَۃٌ
کی جمع غمائم بھی ہے (منتہی الارب) پ ۲/۱۹

غَمْرَۃٍ ۔ وہ کثیر پانی جس کی تہ نظر نہ آئے ۔ بطور
تشبیہ مراد جہالت ۔ چھا جانے والی غفلت ۔ غَمْرٌ کے
اصلی معنی ہیں کسی چیز کے اثر کو زائل کر دینا ۔ اسی لئے
غَمْرٌ اور غَامِرٌ اس کثیر پانی کو کہتے ہیں جو سیلاب کے
اثر کو دور کر دیتا ہے ۔ فیاض آدمی اور تیز رو
گھوڑے کو بھی اسی مناسبت سے غَمْرٌ کہا جاتا
ہے جو جہالت آدمی پر چھا جائے وہ غَمْرَۃٌ کہلاتی
ہے (المفردات و معجم) پ ۱۸/۳ ۲۶/۸

غَمْرَتِھِمْ ۔ غَمْرَۃٌ مضاف (حالت جر) ھم ضمیر
مضاف الیہ سخت جہالت اور غفلت ۔ پ ۱۸/۳

غَمَرَاتِ الْمَوْتِ ۔ جمع غَمْرَۃٌ واحد ۔ حالت جر
موت کی سختیاں جو سارے اعضا پر چھا جائیں ۔ پ ۷/۱۶

اَلْغَنَمِ ۔ اسم جنس معرف باللام ۔ بکری ۔ بکریاں پ ۸/۵

غَنَمُ الْقَوْمِ ۔ غنم (حالت رفع) مضاف ۔ اَلْقَوْم
مضاف الیہ ۔ قوم کی بکریاں ۔ پ ۱۷/۴

غَنَمِیْ ۔ غنم مضاف ۔ ی متکلم مضاف الیہ میری بکریاں

پ ۱۰/۱۶

غَنِمْتُمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف (باب سمع) غَنِمَ
اور غَنِیْمَۃٌ مصدر ۔ غَنَمٌ کے اصلی معنی کامیابی ۔ فتح ۔ استعمالی
معنی فتح کے بعد دشمن سے چھینا ہوا مال ۔ تم نے دشمن
سے چھینا اور پایا ۔ پ ۱۰/۱

غَنِیٌّ ۔ بے نیاز ۔ غیر محتاج ۔ کم محتاج قانع ۔ مال دار
غنی صفت مشبہ کا صیغہ ہے ۔ اَغْنِیَاء جمع ۔ غِنًا
اسم فعل ۔

امام راغب نے لکھا ہے کہ غِنًا کے تین معنی ہیں
۱. بالکل محتاج اور ضرورتمند نہ ہونا ۔ بے نیاز ہونا ۔ ایسا غنی سوائے
خدا کے کوئی نہیں ۲. کم ضرورتمند ہونا ۔ قانع ہونا ۔ یہ
صفت ہر قانع کی ہے ۔ آیت وَوَجَدَکَ عَائِلًا فَاَغْنٰی
میں یہی غِنًا مراد ہے یعنی اے نبی ہم نے تم کو مفلس
پایا تو قانع بنا دیا ۳. مال دار ہونا (المفردات) ۔ پ ۳۰/۲۵
پ ۲/۴ ۱۴/۳ ۱۳/۲۰ ۱۸/۱۹ ۱۳/۲۰ ۱۱/۲۱ ۱۵/۲۸

اَلْغَنِیُّ ۔ صفت مشبہ ۔ الف لام تعریف ۔ غنی کا ہم معنی
۳/۳ ۱۳/۱۱ ۱۵/۱۶ ۱۳/۲۱ ۱۵/۲۳ ۸/۲۶ ۱۹/۲۷ ۲۸

غَنِیًّا ۔ غنی (حالت نصب) نکرہ تفصیل کے لئے پڑھو
سطور بالا ۔ پ ۱۲/۴ ۱۶/۵ ۱۷

غَوَاشٍ ۔ جمع غَاشِیَۃٌ واحد ۔ (حالت رفع) اصل میں
غَوَاشِیٌ تھا ۔ حالت رفع کے سبب یاء کو ساقط کر دیا ۔

مُراد آگ کے پردے۔ ہر طرف سے ڈھانک لینے والی آگ (مدارک بیضاوی) دیکھو غاشیۃ بابِ العین مع الف۔ پ ۸/۱۲

غَوَّاصٍ۔ مبالغہ کا صیغہ۔ حالت جرہ۔ غَوصٌ مصدر غوطہ خور۔ غوص کے معنی ہیں پانی میں غوطہ مار کر کچھ نکالنا علم کی گہرائی میں جاکر باریک نکتے حل کرنا۔ کوئی نادر چیز نکالنا۔ بنانا اور عجیب عجیب کام کرنا (المفردات) امام راغب کے نزدیک آیت میں موتی نکالنے والے غوطہ خور ہی مراد نہیں ہیں بلکہ نادر کام اور عجیب صنعتوں کے ماہر بھی مراد ہیں۔ پ ۲۳/۱۲

غَوْرًا۔ نشیبی جگہ۔ گڑھا۔ پانی کا زمین کے اندر گھس جانا۔ کسی چیز کا اندر کی طرف چلا جانا۔ غَوْرٌ اور غُئُوْرٌ مصدر ہے۔ غَارَ ماضی ہے۔ غَارَ الرجلُ فلاں شخص نیچے گھس گیا۔ غَارَتْ عَیْنُہٗ اس کی آنکھ اندر کو گھس گئی۔ غِیار بھی مصدری معنی میں مستعمل ہے یعنی سورج کا غروب ہو جانا۔ اُفق سے نیچے آفتاب کا چلا جانا (المفردات) ایک شاعر کا قول ہے۔

هَلِ الدَّهْرُ اِلَّا لَیْلَةٌ وَنَهَارُهَا
وَاِلَّا طُلُوْعُ الشَّمْسِ ثُمَّ غِیَارُهَا

زمانہ نام ہے صرف رات دن اور آفتاب کے طلوع و غروب کا۔ (معجم)

آیت میں مصدر بمعنی اسم فاعل ہے۔ یعنی زمین میں گھس کر خشک ہو جانے والا پانی (بیضاوی۔ مدارک معالم) پ ۲۹/۲ پ ۱۵/۱۷

غَوْلٌ۔ اسم فعل اور مصدر۔ نشہ۔ دردِ سر۔ مستی بگاڑ۔ اچانک ہلاک کر دینا۔ (باب نصر) یعنی جنت کی شراب میں دردِ سر اور بدمستی نہ ہوگی (نہایۃ الایجاز وخازن) صاحب منتہی الارب نے لکھا ہے۔ لَا فِیْهَا غَوْلٌ اے لَیْسَ فِیْهَا غَائِلَةُ الصُّدَاعِ یعنی جنّت کی شراب میں سر چکرانے کا اثر نہ ہوگا۔ غُوْلٌ کے معنی ہلاک۔ بلا۔ سختی۔ ناگہاں ہلاک کر دینے والی چیز۔ عقل کو زائل کر دینے والی ہر چیز (قاموس و منتہی الارب) پ ۲۳/۶

غَوٰی۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف مثبت غَیٌّ اور غَوَایَةٌ مصدر۔ غَوَایَةٌ کے معنی ہیں بہک جانا بے راہ ہو جانا۔ (قاموس) نادان ہونا (راغب) ناکام ہونا (تاج۔ لسان۔ راغب) امام راغب نے آخری معنی کے ثبوت میں کسی شاعر کا یہ مصرع لکھا ہے۔

وَمَنْ یَّغْوِ لَا یَعْدَمُ عَلَی الْغَیِّ لَائِمًا

ناکام ہونے والے کو ناکامی پر ملامت کرنے والا بھی ضرور ملتا ہے یعنی ایک تو ناکامی۔ دوسرے ناکامی پر ملامت دوہری تکلیف ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ وہ بہک گیا۔ بے راہ ہو گیا۔ یا نادان ہو گیا۔ یا ناکام ہو گیا۔ یا مراد ہے

اس کی زندگی کا مزہ جاتا رہا۔ عیش چھن گیا۔ (راغب
لسان) ۱۶/۱۶

مَاغَوٰی۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف منفی۔ وہ
نہیں بہکا۔ وہ نہیں بھٹکا (جلالین۔صاوی) ۲۷/۵

غَوَیْنَا۔ جمع متکلم ماضی معروف غوایۃ مصدر۔ ہم
برباد ہوئے۔ ہم ہلاک ہوئے۔ ہم بدراہ ہوئے۔ ہم
ناکام ہوئے۔ ہم بھٹک گئے۔ ۲۰/۲

غَوِیٌّ۔ صفت مشبہ بروزن نَبِیٌّ غَیٌّ مصدر
بے راہ۔ برباد۔ ناکام۔ ہلاک۔ ۲/۵

غَیًّا۔ اسم فعل۔ گمراہی۔ بدراہی۔ امام راغب نے
لکھا ہے کہ لفظ غَیٌّ سے کبھی عذاب مراد ہوتا ہے
کیونکہ گمراہی عذاب کا سبب ہے اور سبب کا اطلاق
مُسَبَّب پر ہو جاتا ہے جیسے فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا
کچھ مدت کے بعد وہ عذاب پائیں گے۔ یا اس
آیت میں مضاف محذوف ہے یعنی یَلْقَوْنَ اَثَرَ الْغَیِّ
وہ گمراہی کا نتیجہ پائیں گے (المفردات) ۱۶/۷

اَلْغَیِّ۔ اسم فعل۔ گمراہی۔ بدراہی ۳/۳ ۹/۱۴

غَیٰبَتِ الْجُبِّ۔ تاریک کنواں۔ کنویں کی اندھیری گہرائی
اسی طرح غَیَابَۃٌ کو وادی پہاڑی وادی کی گہرائی اور تاریک گڑھا
مثل ہے وَقَعْنَا فِی غَیَابَۃٍ ہم زمین کی ایسی گہرائی میں پہونچ گئے
کہ اوپر والی ہر چیز اوجھل ہو گئی (منتہی الارب) ۱۲/۱۲

غَیْب۔ پوشیدہ ہونا۔ غیر حاضر ہونا۔ انسان کے
علم واحساس سے بالاتر ہونا۔ وہ چیزیں جو آدمی کی
حسی اور عقلی رسائی سے خارج ہیں اور جن کا علم انبیاء
کی اطلاع کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ انبیاء پر آنے والی
وحی۔ اندرون اور باطن۔ غیب کا استعمال قرآن مجید
میں ان تمام معانی میں ہوا ہے۔ لفظ غیب پورے
قرآن مجید میں بصورت نکرہ کہیں نہیں آیا۔ مضموم
بھی آیا ہے مفتوح بھی اور مکسور بھی مگر ہر جگہ معرفہ
ہے۔ کل ۴۹ مقامات پر لفظ غیب آیا ہے۔ ایک
جگہ ضمیر کی طرف اضافت کی گئی ہے۔ یعنی غیبہ
فرمایا ہے۔ باقی ۴۸ مقامات میں یا الف لام کے ساتھ
آیا ہے یا اسم ظاہر کی طرف اضافت کی شکل میں
ہم ہر پارے اور رکوع کے حوالے سے تفصیل کے
ساتھ آخر میں لکھیں گے۔ لیکن چونکہ ہر جگہ آیت میں
ایک ہی معنی مراد نہیں ہے۔ اس لئے امام راغب
کی تشریح کے موافق اول چند آیات کی تفسیری
مراد بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ عَالِمُ الْغَیْبِ
وَالشَّہَادَۃِ یعنی جن چیزوں کو تم دیکھتے اور جانتے
ہو اور جن چیزوں کو نہیں جانتے ان سب کو اللہ
جانتا ہے (الحشر آیت ۲۲) اَطَّلَعَ الْغَیْبَ (مریم
۷۸) یعنی جو چیزیں بصر اور بصیرت کی حدود سے

بالا ہیں اور وہاں تک کسی نظر اور تصور کی رسائی نہیں
کیا اس نے ان کو جھانک کر دیکھ لیا ہے کیا ان کا
علم اس کو ہو گیا ہے۔ لَا یَعۡلَمُ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ الۡغَیۡبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ (النمل ۶۵) جو چیزیں
مخلوق کی حس اور علمی رسائی سے خارج ہیں اُن کو
آسمان و زمین کی کل کائنات سوا خدا کے نہیں جانتی
مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطۡلِعَکُمۡ عَلَی الۡغَیۡبِ (آل عمران ۱۷۹)
جو چیزیں تم پر ظاہر کرنے کی نہیں اور تمہاری نظر و فہم
سے ماوراء ہیں ان پر تم کو اللہ اطلاع نہیں دے گا
(یا اس جگہ غیب کے معنی وحی ہیں) یعنی اللہ ایسا
نہیں کہ براہ راست تمہارے پاس وحی بھیج کر تم کو مطلع
کر دے۔ اِنَّکَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ (المائدہ ۱۰۹)
یہ حقیقت ہے ناقابل شک کہ مخلوق کی علمی رسائی سے
جو چیزیں پوشیدہ ہیں اُن سے تو ہی بخوبی واقف
ہے۔ وَعِنۡدَہٗ مَفَاتِحُ الۡغَیۡبِ (الانعام ۵۹) جو راز
کائنات سربستہ ہیں اور مخلوق کا علم وہاں تک نہیں
پہونچ سکتا۔ اللہ ہی کے پاس اُن کے کھولنے کی
کنجیاں ہیں۔ لَا یَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ اِلَّا ھُوَ کا بھی یہی
مطلب ہے۔ رَجۡمًا بِالۡغَیۡبِ (الکہف ۲۲) بے جانے
بن دیکھے پر وہ تیر چلاتے تھے۔ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ (البقرہ
۲) جن چیزوں کا صحیح علم بغیر وحی کے نہیں ہو سکتا

حس اور بداہت عقل کی رسائی وہاں تک نہیں
ہو سکتی اور انبیاء وحی کے ذریعہ سے اُن کی اطلاع
دیتے ہیں مثلاً اللہ کی ذات صفات قیامت حشر
نشر جنت دوزخ وغیرہ ان کو انبیاء کے بتانے
سے وہ مانتے اور یقین رکھتے ہیں۔ یا یہ مطلب
کہ جب وہ مسلمانوں سے الگ ہوتے ہیں کسی کے
سامنے نہیں ہوتے اس وقت بھی وہ مومن ہی
ہوتے ہیں یعنی ان کا ایمان مخلصانہ ہے دکھاوٹ
کا نہیں۔ اَلَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّھُمۡ بِالۡغَیۡبِ (الانبیاء
۴۹) وہ جو تنہائی میں اللہ سے ڈرتے ہیں۔ لِلّٰہِ
غَیۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ آسمان و زمین میں جو
چیزیں تم سے پوشیدہ ہیں اللہ ہی کو ان کا
علم ہے یا اللہ ہی ان کا خالق مالک اور متصرف ہے
حٰفِظٰتٌ لِّلۡغَیۡبِ (النساء ۳۴) شوہروں کی غیبت
میں اپنی عزت اور اُن کے مالوں کی حفاظت رکھتی
ہیں یا غیب سے مراد ہیں۔ وہ اعضاء جنکو لوگوں
کے سامنے ظاہر کرنا ممنوع ہے۔ مَنۡ یَّخَافُہٗ
بِالۡغَیۡبِ (المائدہ ۹۴) جو تنہائی میں اللہ سے ڈرتا
ہے۔ لَمۡ اَخُنۡہُ بِالۡغَیۡبِ (یوسف ۵۲) میں نے
اس کی غیر حاضری میں اس کی امانت میں خیانت
نہیں کی۔ فَلَا یُظۡھِرُ عَلٰی غَیۡبِہٖۤ اَحَدًا (الجن ۲۷)

اللہ اپنی وحی کی اطلاع سوائے پیغمبروں کے کسی کو نہیں دیتا۔ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ (التکویر ۲۴) اللہ کا رسول وحی کے معاملے میں بخل نہیں کرتا یعنی اللہ کی بھیجی ہوئی وحی چھپا کر نہیں رکھتا ضرور پہونچاتا ہے۔ ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ (آل عمران ۴۴) گزشتہ خبریں جو تمہارے زمانہ میں نہیں تھیں اور نہ تمہیں معلوم تھیں۔ یہ خبر انھیں میں سے ہے۔ وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِيْنَ (یوسف ۸۱) ہم غیبی مصیبت سے بچا نہیں سکتے تھے یا ہم کو آنے والی چھپی بات کا علم نہیں تھا۔ مذکورہ بالا حوالجات سے معلوم ہوتا ہے کہ آیات مصرحہ میں غیب کا استعمال پانچ معانی کے لئے ہوا ہے ۱۔ غیب وہ چیز ہے جہاں تک احساس اور بداہت عقل کی رسائی نہ ہو سکے اور انبیاء کی اطلاع کے بغیر اس کا علم ہونا ممکن نہ ہو ۲۔ تنہائی کا وقت لوگوں سے الگ ہو کر ۳۔ وحی ۴۔ بعض گزشتہ واقعات ۵۔ آئندہ واقعات۔ ان معانی کے علاوہ اگر کسی آیت میں استعمال ہوا ہے تو خفیف غور کرنے کے بعد اس کو انھیں معانی کی طرف لوٹایا جا سکتا ہے۔ کوئی جدید نوع پیدا نہیں ہو سکتی اب ہم لفظ غیب کے محل استعمال بنمبر وار بیان کرتے

ہیں ۱/۱و۴ ، ۳/۱۳ ، ۴/۹ ، ۵/۳ ، ۷/۳و۱۱و۱۴و۱۵ ، ۹/۱۳ ، ۱۱/۱و۲و۷ ، ۱۲/۳و۴و۱۰و۱۷ ، ۱۳/۴و۵و۸ ، ۱۴/۱۷ ، ۱۵/۱۵و۱۶ ، ۱۶/۷و۸ ، ۱۷/۴ ، ۱۸/۵ ، ۲۰/۱ ، ۲۱/۱۴ ، ۲۲/۷و۸و۱۲و۱۵و۱۷و۱۸ ، ۲۴/۲ ، ۲۶/۴و۱۷ ، ۲۷/۷و۴و۱۹ ، ۲۸/۶و۱۱و۱۶ ، ۲۹/۱و۴و۱۲ ، ۲۹/۱۲ ، ۳۰/۶

عُيُوْبِ - غیب کی جمع۔ معرفہ غَلَبَہٖ ۷/۵و۹ ، ۱۰/۱۹ ، ۲۲/۱۲ ۔

غَيْثٌ - بارش۔ غَاثَ يَغِيثُ ماضی و مضارع یہ فعل متعدی ہے۔ کہا جاتا ہے غَاثَنِي مجھ پر بارش کی۔ غَيْثٌ اجوف یائی ہے۔ اس کے مشابہ لفظ غَوث (مددگار) ہے جو اجوف واوی ہے غَوث سے اَغَاثَ يُغِيثُ (باب افعال) ماضی و مضارع آتا ہے۔ باب استفعال میں پہونچ کر غیث اور غوث دونوں کی شکل ظاہری ایک طرح کی ہو جاتی ہے امام راغب نے لکھا ہے کہ آیت وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ میں دونوں معنی کا احتمال ہے یعنی جب دوزخی مدد طلب کریں گے یا پانی مانگیں گے تو پگھلے ہوئے تانبے کا پانی اُن کو دیا جائے گا۔ یا پگھلے ہوئے تانبے کا پانی دے کر ان کی فریاد رسی کی جائیگی (المفردات) ۲۱/۱۳ ، ۲۵/۴ ، ۲۷/۱۹

غَيْر - لفظ غیر قرآن مجید میں ۱۱۳ جگہ آیا ہے جس کی

تفصیل ہم آخر میں لکھیں گے۔ اول یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ ہر جگہ غیر کا استعمال ایک طرح نہیں ہے۔ نہ ہر آیت میں ایک ہی معنی ہیں۔ امام راغب نے اس کی کچھ توضیح کی ہے۔ توضیح بجائے خود اگرچہ ناکافی ہے تاہم اس میں کسی قدر زیادتی کر کے ہم نقل کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں غیر کا استعمال چار طور پر ہوا ہے ۱) صرف نفی کے لئے جیسے بِغَیْرِ هُدًی مِّنَ اللّٰہِ (القصص ۵۰) یعنی اللہ کی طرف سے ہدایت نہ ہونے کی صورت میں وَھُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ (الزخرف ۱۸) دلیل پیش کرنے کے وقت۔ مناظرہ کے وقت وہ کھول کر نہیں بیان کر سکتا ۲) لفظ اِلَّا کی طرح صرف استثناء کے لئے جیسے مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرِیْ (القصص ۳۸) مجھے تمہارے لئے کوئی اِلٰہ معلوم نہیں۔ ہاں میں اِلٰہ ہوں۔ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ (الاعراف ۵۹) سوا اس کے تمہارا کوئی اِلٰہ نہیں ہے۔ ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ (الفاطر ۳) اللہ کے سوا کوئی خالق نہیں ۳) اصل چیز کو باقی رکھتے ہوئے صرف ظاہری شکل وصورت کی نفی کے لئے جیسے كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا (النساء ۵۶) جب دوزخیوں کے بدن کی کھال پک جائے گی تو اللہ اُن کی کھال کی صورت از سرِ نو بدل دے گا۔ کھال وہی ہوگی صورت نئی پیدا ہو جائے گی ۴) صورت اور اصل شئے سب کی نفی یعنی کسی چیز کی مکمل نفی کر کے دوسری چیز کو اس کی جگہ قائم کرنا جیسے بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ (الانعام ۹۴) تم اللہ پر ناحق بات کہتے یعنی باطل بہتان بندی کرتے تھے وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ۔ (   ) اس نے اور اس کی جماعت نے ملک میں باطل پر غرور کیا۔ وَیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ (التوبہ ۳۹) تمہاری جگہ اللہ دوسری قوم کو لے آئے گا۔ یا لے آئے۔ اَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْغِیْ رَبًّا (الانعام ۱۶۵) کیا اللہ کو چھوڑ کر میں کوئی اور رب ڈھونڈوں۔ ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَا (الرعد ۱۲) یہ نہیں کوئی دوسرا قرآن پیش کرو۔

ضروری تنقیح۔ اگر غیر مخفی کے معنی میں مستعمل ہو تو منصوب ہوتا ہے۔ اگر اس سے پہلے کوئی اور عامل نہ ہو اگر غیر استثنائی ہو تو مضاف الیہ کا ہونا ضروری ہے لیکن اگر بغیر مضاف الیہ کے ذکر کئے کلام کے معنی پورے طور پر سمجھ میں آجاتے ہوں اور لفظ غیر سے پہلے لفظ لَیْسَ مذکور ہو تو مضاف الیہ کو لفظاً حذف

کیا جاسکتا ہے مگر معنیٔ اضافت بہر حال قائم رہیگی
سیرافی کا قول ہے
کہ اگر اِلّا اور غیر سے پہلے لَیْسَ مذکور ہو تو
مضاف الیہ کو حذف کرنا جائز ہے۔ اگر لَیْسَ
نہ ہو بلکہ لَیْسَ کا ہم معنی کوئی دوسرا حرف نفی ہو
تو مضاف الیہ کو حذف نہیں کیا جاسکتا۔ اس
لئے لَاغَیْرُ کہنا غلط ہے۔ البتہ اگر کوئی مثال
کلام عربی میں ایسی مل جائے تو اس قسم کا
استعمال اسی مثال پر محصور رکھا جائے گا۔ قیاس
نہیں کیا جاسکتا۔ ابن مالک نے شرح تسہیل میں
سیرافی کے قول کی تنقیح کے سلسلے میں ایک شعر
نقل کیا ہے

جَوَابًا بِہٖ تَنْجُو اِعْتَمِدْ فَوَرَبِّنَا
لَعَنْ عَمَلٍ اَسْلَفْتَ لَاغَیْرُ تُسْأَلُ

گویا ابن مالک کی نظر میں لَاغَیْرُ کو غلط کہنے
والے غلطی پر ہیں۔ لفظ غیر مندرجہ ذیل مقامات
میں استعمال کیا گیا ہے۔

۱/۷،۴ ۔ ۲/۱۵،۱۳،۱۰،۵ ۔ ۳/۱۷،۱۲،۱۱ ۔ ۴/۱۳،۱۰،۷،۳ ۔ ۵/۱۷،۱۶،۱۰،۸،۵،۴،۱
۶/۱۶،۸،۵،۲ ۔ ۷/۱۷،۱۶،۱۱،۱۰،۸،۵،۴ ۔ ۸/۱۳،۱۱،۱۰،۷،۵،۴،۳،۱
۸/۱۸،۱۶،۱۷،۹،۲ ۔ ۹/۱۵،۱۰،۷،۶ ۔ ۱۰/۱۲،۷ ۔ ۱۱/۸،۷ ۔ ۱۲/۹،۸،۷،۶،۵،۴
۱۳/۱۹،۱۸،۷ ۔ ۱۴/۲۱،۱۳،۹،۸ ۔ ۱۵/۲۳،۸ ۔ ۱۶/۲۰ ۔ ۱۷/۱۳،۱۱،۸ ۔ ۱۸/۱۲،۱۱،۱۰،۲

۱۹/۱۷،۱۹،۶،۴ ۔ ۲۰/۱۰،۸،۷ ۔ ۲۱/۱۲،۱۰،۹،۷ ۔ ۲۲/۱۹،۱۳،۴ ۔ ۲۳/۱۷،۱۹،۱۲
۲۴/۱۶،۱۵،۱۳،۱۱،۱۰،۹،۲ ۔ ۲۵/۸،۵ ۔ ۲۶/۱۷،۱۱،۸،۹،۲ ۔ ۲۷/۱۹،۶،۱
۲۹/۱۵،۷،۳ ۔ ۳۰/۲۰،۹

غِیْضَ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول غَیْضٌ مصدر
اور اسم فعل۔ پانی کو زمین میں جذب کر دیا گیا۔ پانی
خشک کر دیا گیا (باب ضرب) ۱۲/۴
اَلْغَیْظِ۔ اسم فعل معرف باللام (حالتِ جر) سخت
غصہ۔ وہ گرمی جو انتہائی غضب کے وقت دل میں
محسوس ہوتی ہے (المفردات ومعجم) ۴/۱۲
اَلْغَیْظَ۔ اسم فعل معرف باللام (حالت نصب) ۴/۱۲
غَیْظًا۔ اسم فعل۔ حالت نصب۔ ۱/۲
بِغَیْظِکُمْ۔ با حرف جر۔ غیظ مضاف کُمْ ضمیر
مضاف الیہ۔ اپنے غصہ میں مر جاؤ۔ ۴/۱۲
بِغَیْظِہِمْ۔ با حرف جر۔ غیظ مضاف۔ ہِم ضمیر
مضاف الیہ۔ ۲۱/۱۹

باب الفاء

ف۔ حرف ف قرآن مجید میں ۲۳۶۱ مرتبہ سے بھی
زیادہ آیا ہے لیکن سب مقامات پر ایک ہی معنی کے
لئے نہیں استعمال کیا گیا۔ سیاق وسباق کو دیکھ کر
اہل تفسیر نے ہر جگہ ف کا خصوصی فائدہ بیان کیا ہے

جو جامع البیان، روح المعانی، کبیر اور دوسری بڑی بڑی تفسیروں میں ہر آیت اور آیت کے ہر ٹکڑے کے ذیل میں آتا ہے۔ تینتیس چوبیس سو مقامات ہیں استعمال کئے ہوئے حرف کا الگ الگ بیان تو اس مختصر رسالے کی وسعت سے خارج ہے۔ تاہم اتنا بالاجمال جان لینا ضروری ہے کہ اکثر مقامات پر قرآن مجید میں ف کو عطف کے لئے استعمال کیا ہے تعقیب ہو یا نہ ہو سببی ہو یا غیر سببی۔

ہم بطور تمثیل چند آیات نقل کر کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قرآن مجید میں ف کو کس کس معنی کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ جو طالبِ قرآن پوری توضیح چاہتا ہے۔ اس کو طویل الذیل تفسیروں کی طرف رجوع کرنا چاہئے یا کم سے کم ہماری تفسیر بیان السبحان کا ہی مطالعہ کر لینا چاہئے ف کا استعمال مختلف معانی کے لئے ہوا ہے۔

۱۔ عاطفہ مع ترتیب یعنی جس طرح کسی واقعہ کی ترتیب حقیقت میں تھی اسی ترتیب کے ساتھ اس کو بیان بھی کیا جیسے فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ یعنی ابراہیمؑ کے گھر انجان مہمان آئے تو وہ اپنے گھر گئے۔ پھر ایک اٹھا (ہوا) موٹا بچھڑا لے کر آئے۔ پھر مہمانوں کے سامنے رکھا (الذٰریات آیت ۲۶، ۲۷) فراء نحوی ترتیب کا منکر ہے کہتا ہے ف مطلق عطف کے لئے آتا ہے ترتیب کے لئے نہیں۔ جمہور علماء نحو کی تنقیح فراء کے خلاف ہے۔ ان کے نزدیک ف کا واؤ سے اصلی وضعی فرق ہی یہ ہے کہ واؤ مطلق عطف کے لئے آتا ہے اور ف کے عاطفہ ہونے میں ترتیبِ ذکری کا ترتیبِ واقعی کے موافق ہونا ضروری ہے۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا۔ یعنی ہم نے نطفہ بنایا پھر نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنایا۔ پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا پھر بوٹی کو ہڈیاں دیں (المومنون آیت ۱۴)

۲۔ عطف مع تعقیب یعنی مابعد ف کا ماقبل ف سے اتنی دیر پیچھے آنا جتنی تاخیر ضروری ہو۔ جیسے حضرت مریمؑ کے واقعہ میں ہے اور سورۂ مریم کی آیت ۲۱ سے شروع ہو کر آیت ۲۸ پر ختم ہوا ہے۔

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ .... فَاَجَاءَهَا الْمَخَاضُ .... فَنَادَاهَا .... فَكُلِي وَاشْرَبِي .... فَاِمَّا تَرَيِنَّ .... فَقُولِي .... فَاَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا .... فَاَشَارَتْ

ہم نے وسط میں نقطے لگا کر بتایا ہے کہ پہلے

اور دوسرے ٹکڑے ہیں جتنا فصل واقع ہیں ہوا تھا۔ قرآن مجید نے طرزِ بیان میں اس فصل کو پیش نظر رکھا اور تذکرہ میں بھی اول کے بعد دوسرے کو اور دوسرے کے بعد تیسرے کو اور تیسرے کے بعد چوتھے کو اور چوتھے کے بعد پانچویں کو پھر چھٹے کو پھر ساتویں کو پھر آٹھویں ٹکڑے کو فصل دے کر بیان کیا۔ پورا قصّہ اس طرح ہے، جبرئیلؑ کے پھونکنے کے بعد مریم حاملہ ہوگئیں۔ حاملہ ہونے کے کچھ وقت یا دنوں کے بعد سب لوگوں سے الگ ایک دُور جگہ پر چلی گئیں اور گوشہ گیر ہوگئیں۔ جب حمل کی مقررہ مُدّت گذر گئی تو دردِ زہ سے مجبور ہوکر درخت کے ایک تنے کے نیچے آگئیں۔ درد کی تکلیف سے مجبور ہوکر موت کی تمنا کرنے لگیں۔ اتنے میں غیبی ندا آئی غمگین اور رنجیدہ نہ ہو اللہ نے تیرے نیچے چشمہ جاری کردیا ہے۔ کھجور کے (خشک) تنے کو ہلا۔ تازہ کھجوریں گریں گی۔ مریم نے تنے کو ہلایا کھجوریں گریں۔ اللہ نے فرمایا کھجوریں کھا چشمہ کا پانی پی۔ بچے سے آنکھوں کو ٹھنڈا کر۔ بچے کو اُٹھا کر لے جا اگر کوئی پوچھے تو (اشارہ سے) کہہ دینا میں نے روزے کی منّت مانی ہے۔ میرا روزہ ہے کسی شخص سے بات نہیں کروں گی۔ مریم بچے کو اُٹھا کر آبادی کی طرف لائیں۔ لوگوں نے دیکھا کہا۔ مریم تو نے بُرا کام کیا تیرا باپ بُرا آدمی نہ تھا اور تیری ماں بھی بدکار نہ تھی، مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھو قصّہ مزید تفصیل طلب ہے ہم نے مختصر طور پر ذکر کیا ہے۔ دیکھو ف کہاں کہاں اور کتنے فاصلے سے آئی ہے پس وہ حاملہ ہوگئی۔ پھر حمل کو لے کر گوشہ گیر ہوگئی ...... پھر دردِ زہ اس کو کھجور کے تنے کے پاس لے گیا ...... پھر اُس کو ندا آئی۔ ...... پھر کہا اور پی ...... پھر اگر تو کسی کو دیکھے ...... پس کہہ دینا ...... پھر وہ بچے کو لے کر قوم کے پاس آئی ...... پھر بچے کی طرف اس نے اشارہ کیا۔

۳۔ عطف سببی کے لئے یعنی ف کا ماقبل مابعد کے لئے سبب ہو جیسے فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ۔ آدم نے اپنے رب سے چند (دعائیہ) الفاظ سیکھ لئے (اور دعا کی) تو اللہ نے اُن کی توبہ قبول کرلی۔ الفاظ سیکھنا اور دعا کرنا توبہ قبول ہونے کا سبب ہے (البقرہ۔ ۳۷)

۴۔ سببیت محض بلا عطف جیسے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (کوثر ۲) عطیۂ کوثر شکریہ کا سبب ہے جس کا مظاہرہ نماز اور قربانی سے ہوتا ہے۔

۵۔ محض جواب کے لئے جیسے اِنۡ تُعَذِّبۡہُمۡ فَاِنَّہُمۡ عِبَادُکَ (المائدہ-۱۱۸)

۶۔ بالکل زائد جیسے بَلِ اللّٰہَ فَاعۡبُدۡ (الزمر ۶۶)

۷۔ استیناف یعنی آغاز کلام کے لئے جیسے کُنۡ فَیَکُوۡنُ (البقرہ-۱۱۷)

اَفَ ۔ یہ لفظ اصل میں فَ اَ تھا۔ فا حرف عطف اور ہمزہ سوالیہ ہے۔ پس کیا۔ پھر کیا۔ اَفَ پورے قرآن میں تقریباً ۱۱۴ جگہ آیا ہے۔

فَاءَتۡ ۔ واحد مؤنث غائب۔ ماضی معروف۔ فَیۡءٌ مصدر۔ لوٹ گئی۔ باب افعال میں پہنچ کر یہ لفظ متعدی ہو جاتا ہے (دیکھو اَفَاءَ باب الالف فصل الفاء) ب ۲۶/۱۳

فَاءُوۡا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ فَیۡءٌ مصدر۔ اگر وہ قسم سے لوٹ جائیں۔ ب ۲/۱۲

اَلۡفٰتِحِیۡنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر (حالت جر) فَتَحَ ماضی یَفۡتَحُ مضارع فَتۡحٌ مصدر و اسم فعل فیصلہ کرنے والے۔ حق و باطل کو الگ الگ کر دینے والے۔ ب ۹/۱

فَاتَکُمۡ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ کُمۡ مفعول۔ فَوۡتٌ مصدر و اسم فعل۔ تم سے فوت ہو جائے۔ تمہارے ہاتھ سے نکل جائے۔ تم سے چھوٹ جائے۔ تم سے بچ کر نکل جائے۔ ب ۲۷/۱۹ ب ۲۸/۸

بِفٰتِنِیۡنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ حالتِ جر فِتۡنَۃٌ مصدر و اسم فعل۔ فُتُوۡنٌ مصدر۔ بَاء زائد تم بہکا نہیں سکتے۔ ب ۲۳/۹

فَاجِرًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ حالت نصب فُجُوۡرٌ مصدر۔ باب نصر۔ دین کا پردہ پھاڑنے والا۔ علی الاعلان گناہ کرنے والا۔ حق سے انحراف کرنے والا۔ ب ۲۹/۷

فَاحِشَۃٌ ۔ اسم۔ حد سے بڑھی ہوئی بدی۔ (قاموس) ایسی بے حیائی جس کا اثر دوسروں پر پڑے۔ (مرزا ابوالفضل) ہر وہ چیز جسکی ممانعت اللہ نے کر دی ہے (منتہی الارب) بُرا قول یا عمل (النور ۲۹) زنا۔ ابن عباس (النساء ۱۴) برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف کرنا (الاعراف ۲۷) ب ۴/۵ ب ۵/۱ ب ۸/۱۰،۱۲ ب ۱۵/۴ ب ۱۸/۸ ب ۱۹/۱۹ ب ۲۰/۵ ب ۲۱/۲۰ ب ۲۸/۱۷

فَارَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف فَوۡرٌ فُؤُوۡرٌ اور فَوَرَانٌ مصدر۔ جوش مارا۔ اُبلا (باب نصر) کبھی یہ فعل متعدی بھی آتا ہے جیسے فُرۡتُہٗ اَنَا میں اس کو جوش میں لایا۔ ب ۱۲/۴ ب ۱۸/۲

فَارِضٌ - اسم فاعل واحد مذکر - مادہ فَرْضٌ - فرض کے معنی کسی ٹھوس چیز کو کاٹ دینا (راغب) فارض سے مراد وہ بیل یا گائے جس نے اپنی جوانی کی عُمر کاٹ دی ہو - اور عمر رسیدہ ہوگئی ہو (جلالین) یا زمین کو کاٹنے یعنی جوتنے والا بیل یا سخت کاموں کو کاٹنے والا اور برداشت کرنے والا بیل (راغب) ۱/۸

فَارِعًا - اسم فاعل واحد مذکر - حالت نصب - فَرَاغَتْ اسم مصدر - بے صبر - صبر سے خالی یا خوف سے خالی ۲/۲۸

اَلْفَارِقَاتِ - اسم فاعل جمع مؤنث (حالت جر) اَلْفَارِقَةُ واحد - فَرْقٌ مصدر - قرآن مجید کی آیات جو حق کو باطل سے جُدا کرتی ہیں (محلی - کذا رواہ ابن جریر عن قتادۃ) یا اللہ کے حکم کے مطابق اشیاء کو الگ الگ کرنے والے فرشتے (راغب) یا حق کو باطل سے جدا کرنے والے فرشتے (منتہی الارب - وردی ابن المنذر عن ابن عباس ہکذا و نقل ابن کثیر الاجماع علیہ) یا بادلوں کو الگ الگ کر دینے والی ہوائیں (مجاہد) ۲۹/۲۱

فَارِقُوْا - جمع مذکر امر حاضر معروف - مُفَارَقَةٌ مصدر - باب مُفَاعَلَةٌ - فرق مادہ - چھوڑ دو - الگ کر دو - یعنی (ارادۂ طلاق رکھتے ہوئے) رجوع مت کرو بلکہ اس حد تک ان کو چھوڑ دو کہ اُن کی عِدّت کا زمانہ ختم ہو جائے (محلی) ۲۸/۱

فَارِهِيْنَ - جمع مذکر اسم فاعل - حالت نصب فَارِهٌ واحد - مہارت کے ساتھ یا غرور کے ساتھ اِتراتے ہوئے (راغب) محلّی نے لکھا ہے کہ فَارِهِيْنَ کی قرأت پر ترجمہ ہوگا - مہارت اور ہنر کے کمال کے ساتھ اور فَرِهِيْنَ کی قرأت پر ترجمہ ہوگا - اتراتے ہوئے - (جلالین) امام راغب اور محلّی دونوں کی تشریح اس جگہ مجمل ہے - اہل لغت نے لکھا ہے کہ فَرُہَ فَرَاهَةً وَفَرَاهِيَةً (باب کَرُمَ) کے معنی ہیں - دانا ہو گیا ماہر ہو گیا - اس سے اسم فاعل فَارِهٌ آتا ہے جس کی جمع فَارِهِيْنَ ہے - اور فَرِهَ فَرَهًا (باب سَمِعَ) کے معنی ہیں اِترایا - مٹک کر چلا - اس سے صفت مشبہ کا صیغہ فَرِهٌ بروزن کَتِفٌ آتا ہے جسکی جمع فَرِهِيْنَ ہے یعنی اترانے والے (قاموس)

پروفیسر عبد الرؤف مصری نے لکھا ہے کہ فَرِهِيْنَ یا فَارِهِيْنَ میں ھاء ہوز حاء حطی کے عوض آئی ہے اصل میں فَرِحِيْنَ یا فَارِحِيْنَ تھا جیسے مَدَحْتُهٗ کو مَدَهْتُهٗ پڑھنا جائز ہے (معجم القرآن) اور چونکہ فرحین اور فارحین دونوں کے معنی ہیں اِترانے والے غرور کے ساتھ خوش ہونے والے اس لئے حاذق اور ماہر کا ترجمہ کسی صورت میں نہ ہوگا - ۱۹/۱۲

فَازَ - واحد مذکر غائب ماضی معروف - فَوزٌ مصدر
واسم فعل - مَفَازَۃٌ بھی مصدر ہے - کامیاب ہوا۔
فتح پائی - مصیبت سے نجات پائی۔

امام راغب نے لکھا ہے کہ فوز کے معنی ہیں حصول
سلامتی کے ساتھ خیر کو پالینا (المفردات) جلال الدین
سیوطی اور محلی نے لکھا ہے نَالَ غَایَۃَ مَطْلُوْبِہٖ اپنا
انتہائی مقصد پالیا۔ ۲۲/۷

فَاسِقٌ - اسم فاعل واحد مذکر۔ فِسْقٌ اور فُسُوْقٌ
مصدر۔ فِسْقٌ بدکردار۔ راستی سے نکل جانے والا۔
فُسَقٌ - ہمیشہ اللہ کی نافرمانی کرنے والا بدچلن مرد۔
فَسَاقِ نافرمان - بدچلن عورت فُسُوقٌ کا لغوی
ترجمہ ہے - کھجور کا اپنے چھلکے کے اندر سے باہر نکل
آنا (قاموس) اصطلاح - شریعت میں فِسْقٌ کے معنی
ہیں حدودِ شریعت سے نکل جانا۔ گناہ کرنا یا کفر
عموماً عملی گناہ کو فِسْقَ کہا جاتا ہے اور ضروریات دین
کے انکار کو کفر۔ فاسق کے معنی ہوئے اللہ کی طاعت
سے خارج ہونے والا - قاموس میں ہے فَسَقَ کے
معنی ہیں جَارَ (جور کیا) اور فَسَقَتِ الرُّطَبَۃُ عَنْ
قِشْرِھَا - کھجور اپنے چھلکے سے باہر نکل آئی۔ اسی سے
فاسق بنایا گیا۔ کیونکہ فاسق بھی خیر سے باہر نکل آتا
ہے - عرب جاہلیت کے کلام یا شعر میں یہ لفظ نہیں آیا
مختار میں ہے کہ ابن اعرابی کا جو یہ قول ہے کہ جاہلیت
کے کلام یا شعر میں لفظ فاسق نہیں آیا عجیب قول
ہے۔ لفظ فاسق تو عربی لفظ ہے۔

صاحب مصباح نے لکھا ہے یہ لفظ فصیح عربی
ہے اور قرآن میں بھی آیا ہے (حکاہ السرقسطی)
تاج لسان اور محیط المحیط میں بھی اسی طرح مذکور
ہے - حاصل یہ کہ ابن اعرابی کے قول کو نقل
کرنے والوں کی روایت میں اختلاف ہے - راغب
کی روایت کے بموجب ابن اعرابی کے نزدیک عربی
زبان میں لفظ فاسق کا اطلاق کسی انسان پر نہیں
سُنا گیا یعنی لفظ اگرچہ عربی ہے لیکن انسان پر
اس کا اطلاق سُننے میں نہیں آیا۔ مختار۔ تاج۔ لسان وغیرہ
کی روایات کے بموجب ابن اعرابی لفظ فاسق کے
جاہلی ہونے کا منکر ہے - بہرحال قرآن میں یہ لفظ
آیا ہے - اس لئے فصیح عربی ہے - ۲۶/۱۳

فَاسِقًا - اسم فاعل واحد مذکر - حالت نصب -
(دیکھو لفظ فاسق) ۲۱/۱۵

فَاسِقُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر - حالت رفع
فَاسِقٌ واحد (دیکھو لفظ فَاسِقٌ) ۱/۱۲ ۳/۱۷ ۴/۳
۶/۱۱، ۱۳، ۱۵ ۱/۸، ۱۵، ۱۶، ۲۰ ۱۸/۷، ۱۳ ۴۶/۸ ۲۷/۱۸، ۲۰ ۲۸/۹

فَاسِقِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر - حالت نصب و جر

فاسق واحد۔ نافرمانِ خدا (دیکھو لفظ فَاسِقٌ) پ ۱/۴

پ ۶/۸ پ ۷/۴ پ ۹/۷و۲۳ پ ۱۰/۹،۱۳،۱۱،۱۹ پ ۱۱/۱ پ ۱۷/۵ پ ۱۹/۱۹ پ ۲۰/۷ پ ۲۵/۱۱ پ ۲۷/۱

پ ۲۸/۴،۹،۱۳

اَلْفَاصِلِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ حالت جر فَصْلٌ مصدر۔ فَاصِلٌ واحد۔ فیصلہ کرنے والے۔ حق کو باطل سے الگ کرنے والے۔ پ ۷/۱۳

فَاطِرٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ فَطْرٌ مصدر (باب نصر وضرب) عدم کو پھاڑ کر وجود میں لانے والا نیست سے ہست کرنے والا۔ اہلِ تفاسیر نے اس کا ترجمہ مُبدِع کیا ہے یعنی بغیر نظر و مثال کے عدمِ محض سے عالمِ وجود میں لانے والا۔ لغت میں فَطْرٌ کے معنی ہیں پھاڑنا (قاموس و صحاح) اَللّٰہ بھی کائنات کو عدم کا پردہ پھاڑ کر وجود میں لایا ہے۔ اس لئے اُن کو فاطر کہا جاتا ہے۔ پ ۷/۸ پ ۱۳/۱۵،۱۶ پ ۲۲/۱۳ پ ۲۴/۲ پ ۲۵/۳

فَاعِلٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ فَعْلٌ مصدر۔ فِعْلٌ اسم مصدر یعنی کردار اور عمل۔ فَعِلَۃٌ خصلت۔ عادت فَعَلَ ماضی یَفْعَلُ مضارع (باب فتح) کرنے والا۔ پ ۱۵/۱۶

فَاعِلِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر (حالت نصب) فَاعِلٌ واحد۔ کرنے والے۔ سورت الحجر۔ رکوع ۵ پارہ ۱۴ میں جو یہ لفظ آیا ہے۔ اس سے مراد ہے نکاح کرنے والے (سیوطی) یا ضمانت میں مکفول کرنے والے۔

(معجم القرآن) پ ۱۲/۱۲ پ ۱۴/۵ پ ۱۷/۶،۵،۹،۲

فَاعِلُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر (حالت رفع) کرنے والے۔ یہ لفظ جو پارہ ۱۸ رکوع ۱ میں آیا ہے اس سے مراد ہے ادائے زکوٰۃ کرنے والے (بیضاوی) پ ۱۳/۲ پ ۱۸/۱

فَاقِرَۃٌ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث۔ یہ اگرچہ اسم فاعل مؤنث ہے لیکن غالباً ان اسماء کی جگہ اس کا استعمال ہوتا ہے جو موصوف سے بے نیاز ہیں اور بغیر کسی ذات کے ان کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے دَاهِيَۃٌ حَادِثَۃٌ اسی لئے منتہی الارب میں اس کا ترجمہ بلا و سختی لکھا ہے اور محلی نے فقرات ظہر یعنی پشت کے مہرے (کرے) توڑ دینے والی مصیبت کہا ہے۔ پ ۲۹/۱۷

فَاقِعٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ فَقْعٌ فَقَعٌ فُقُوْعٌ تینوں مصدر ہیں (باب فتح و نصر و سمع) گہرا زرد یا خالص زرد (جلالین۔ بیضاوی۔ مدارک معجم القرآن خازن) قاموس اور تاج وغیرہ میں گہرا زرد۔ خالص زرد۔ گہرا سرخ اور خالص سرخ بھی فاقع کی تشریح میں لکھا ہے بلکہ مادۂ فَقْعٌ سے دوسرے صفت کے صیغے بیشتر سرخ رنگ کے لئے ہی استعمال ہوتے ہیں جیسے نَقِيْعٌ سرخ فُقَاعٌ سرخ رنگ والا۔

لیکن فَقِعَ بہت زیادہ سفید کو کہتے ہیں اگر زردی
کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو فَقَعَ فَقعًا (باب فتح)
اور فَقَعَ فقوعًا (باب نصر) سے آتا ہے اور سرخی کیلئے مستعمل
ہو تو فَقِعَ فَقعًا سے آتا ہے۔ اس جگہ زرد مراد ہے۔ اس
لئے اس کے تمام افعال باب فتح یا نصر سے آئیں گے
(تاج قاموس وغیرہ) ۸/۱

فَاكِهَةٌ ۔ ہر قسم کا میوہ سیب انگور انار وغیرہ۔
یہ اسم فاعل کا صیغہ بھی ہے بروزن فَاعِلَۃٌ تاء آخر
میں مبالغہ کی ہے۔ فَاكِهٌ ظریف اور ہنس ہنس
کے باتیں کرنے والے کو کہتے ہیں اور فَاكِهَةٌ بہت
زیادہ ہنس مکھ ظریف دوستوں سے ہنسی کرنیوالے
اور خوب ٹھٹے لگانے والے کو کہتے ہیں (قاموس)
بعض نے انگور اور انار کو فواکہ میں شمار نہیں کیا ہے
(معجم) آیات میں مراد پھل اور میوے ہیں (خازن)
۲۳/۱۳،۳ ۲۵/۱۶،۱۳ ۲۷/۱۵،۱۳،۱۱،۳ ۳۰/۵

فَاكِهِينَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ فَاكِهَةٌ واحد
(حالت نصب) فَكَاهَةٌ اسم مصدر۔ محلی نے اس کا
ترجمہ کیا ہے نَاعِمِينَ یعنی آرام پانے والے یا مزہ
اڑانے والے۔ صاوی نے اس کی تائید کے بعد یہ
بھی لکھا ہے کہ فَكِهِينَ کے معنی ہیں استہزاء کرنے
والے۔ صاحب معجم القرآن نے لکھا ہے کہ فَكِهِينَ
اور فَاكِهِينَ کے معنی ہیں مسلمانوں کا مذاق بنا کر مزے
اڑانے والے یا دل لگی کرنے والے۔ ۲۵/۱۴ ۲۷/۳

فَاكِهُونَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ فَاكِهٌ واحد (حالت
رفع) آرام پانے والے یا راحت پانے والے۔ ۲۳/۳

فَالِقُ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ فَلْقٌ مصدر۔ پھاڑنے
والا۔ بیج اور گٹھلی کو پھاڑ کر سبزہ نکالنے والا۔ تاریکی
کو پھاڑ کر صبح نکالنے والا۔ ۷/۱۳

فَانٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اصل میں فانی تھا۔ فنا
ہونے والا۔ بالکل معدوم ہو جانے والا۔ ماضی فَنِيَ
مضارع۔ يَفْنٰى (باب سمع) محلی نے فانی کا ترجمہ
ہالک لکھا ہے لیکن علامہ تفتازانی کا جو قول عقائد
نسفی کی شرح میں جنت و نار کی بحث میں ہے اس
کا حاصل یہ ہے کہ ہالک فانی سے جدا چیز ہے جس
چیز کی ہیئت ترکیبی زائل ہو جائے خواہ اجزا
الگ الگ باقی رہیں اس کو ہالک کہتے ہیں۔ كُلُّ
شَيْءٍ هَالِكٌ کا یہی مطلب ہے اور فانی وہ ہے جو
معدوم ہو جائے۔ ۲۷/۱۱

فَاهُ ۔ فَا مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ (حالت نصب)
اس کے منہ کو۔ اس کے منہ تک فَاهٌ بھی منہ کو کہتے
ہیں۔ اس وقت ہٗ ضمیر کی نہیں ہے اور نہ حالت نصبی
ہے۔ اسی طرح فِيهِ، فُوهُ، فُوهَةٌ، فَمٌ سب کے معنی

مُنھ کے ہیں اَفْوَاہٌ جمع ہے (قاموس صحاح) ۱۳/۸

فَائِزُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر (حالتِ رفع) فَائِزٌ واحد - کامیاب - انتہائی مقصود پانے والے (دیکھو فَاز)

۹/۱، ۱۳/۶، ۱۸/۶، ۲۸/۶

فَتْحٌ - مصدر اور اسم فعل - فتح کا استعمال قرآن مجید میں تین طرح ہوا ہے ۱ اس ظاہری بندش کو جو آنکھوں سے دیکھ سکتی ہو دُور کر دینا - کھول دینا - ۲ مصائب کو دور کر دینا - زائل کر دینا ۳ علمی بندش کھول دینا - شبہات دور کر دینا - جہالت کے پردے ہٹا دینا - تفصیل و توضیح بھی آتی ہے - ۷/۵ ۲۸/۷

اَلْفَتْحِ - اسم فعل (حالتِ جر) کامیابی وغیرہ ۶/۱۲ ۲۷/۱۷ ۲۱/۱۶

فَتْحًا مُّبِيْنًا - اسم فعل نکرہ (حالتِ نصب) کھلی فتح مراد فتح مکہ یا علم و ہدایت کا دروازہ کھول دینا (راغب) ۲۶/۹

فَتْحًا قَرِيْبًا - اسم فعل نکرہ (حالتِ نصب) مراد فتح خیبر (محلی) جو حُدیبیہ سے چھ مہینے بعد ۷ھ میں ہوئی (روایہ عکرمہ والشعبی) ۲۶/۱۲،۱۱

فَتْحًا - مصدر نکرہ (مفعول مطلق) فیصلہ کر دینا - ۱۹/۷

اَلْفَتْحُ - اسم فعل (حالتِ رفع) یہ لفظ تین جگہ آیا ہے - ۹/۱۶ ۲۱/۱۶ ۳۰/۳۵

پارہ ۹ رکوع ۱۶ میں فیصلۂ ہلاکت مراد ہے یعنی جن کافروں نے دعا کی تھی - اُن کی ہلاکت کا فیصلہ آپہونچا (سیوطی) پارہ ۲۱ رکوع ۱۶ میں بھی آخری فیصلہ مراد ہے اور پارہ ۳۰ رکوع ۳۵ میں فتح مکہ مراد ہے (محلی) امام راغب کے نزدیک حکم اور عملی فیصلہ بھی مراد ہونا جائز ہے -

اَلْفَتْحِ - اسم فعل (حالتِ جر) ۱۶/۱۲ ۲۷/۱۷ ۲۱/۱۶

پارہ ۶ اور ۲۷ میں کامیابی نصرت اور فتح مراد ہے اور پارہ ۲۱ میں فیصلہ اور حکم (محلی) امام راغب نے کہا - یا شبہات کو زائل کرنے کا دن یا عذاب کھول دینے کا دن (المفردات)

فَتَحَ - واحد مذکر غائب ماضی معروف فَتْحٌ مصدر علم دیا (سیوطی) کھول کر بیان کر دیا (عباسی) ۱/۱

فُتِحَتْ - واحد مؤنث غائب ماضی مجہول کھول دیا گیا - پھاڑ دیا جائے گا - ۱۷/۱ ۲۴/۵ ۳۰/۱

پارہ ۱۷ اور ۲۴ میں مراد ہے کھول دیا گیا اور پارہ ۳۰ میں مراد ہے پھاڑ دیا جائے گا (محلی) یعنی ۳۰ میں آسمان کے دروازے کھول دینا مراد نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ آسمان پھاڑ دیا جائے گا - (صاوی)

فَتَحْنَا - جمع متکلم ماضی معروف - فَتْحٌ مصدر ۷/۱۱ ۹/۲ ۱۴/۲ ۱۸/۱۴ ۲۶/۹ ۲۷/۸

پارہ ۷ میں توسیع رزق مراد ہے - پارہ ۹/۲ میں بھی یہی مراد ہے ۱۴ میں محسوس طور پر کھول دینا

مراد ہے ۱۵/۱۴ میں غیر محسوس دروازہ کھولنا مراد ہے۔ یعنی بدر کی شکست اور کافروں کا قتل ۲۶/۹ میں فتح مکہ کا فیصلہ کرنا مراد ہے اور ۲۷/۸ میں بکثرت پانی برسانا (معالم مدارک وخازن)

فَتَحُوا۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف فَتْحٌ انھوں نے کھولا۔ ۱۳/۲

اَلْفَتَّاحُ۔ صیغہ مبالغہ۔ بہت بڑا فیصلہ کرنے والا۔ ۲۲/۹

فَتْرَةٌ۔ اسم فعل۔ مصدر۔ دھیما ہو جانا۔ سست ہو جانا۔ کسی نبی کی شریعت کا دھیما پڑ جانا۔ اور آئندہ نبی کا اس وقت تک مبعوث نہ ہونا دونوں کے درمیانی وقفہ کو فترۃ کہتے ہیں (راغب) سیوطی نے فترۃ کا ترجمہ کیا ہے۔ منقطع ہونا (جلالین) ۶/۷

فَتَقْنَا۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ فَتْقٌ مصدر (فَتَقَ) کے معنی ہیں پھاڑ دینا۔ جڑی ہوئی چپکی چیز کو الگ الگ کر دینا۔ عطاء، قتادہ اور ابن عباس کے ایک قول سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین و آسمان پہلے باہم جڑے ہوئے تھے۔ پھر اللہ نے ان کو جدا جدا کر دیا (کمالین) محلی کے ایک قول سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے۔ محلی کا دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان کا فتق ہے۔ پانی برسانا اور زمین کا فتق ہے۔ سبزہ اگانا۔ پہلے آسمان سے پانی نہیں برستا تھا نہ زمین سے سبزہ اگتا تھا۔ پھر اللہ نے ان میں یہ قابلیت پیدا کی۔ قاضی۔ بیضاوی نے اس قول کو نقل کیا ہے مگر اس کے ضعف کو اشارتاً ظاہر بھی کیا ہے۔ حقیقت میں یہ قول عطیہ اور عکرمہ کا ہے اور حاکم کی روایت کے بموجب حضرت ابن عباس سے بھی یہ تفسیر مروی ہے۔ ۱۷/۴

فِتْنَةً۔ ۹/۱۲ ۱۴/۱۳ ۱۵/۱۴ ۱۸/۷ ۲۳/۷ ۲۷/۹ ۲۸/۷ ۲۹/۱۵

فِتْنَةٌ۔ ۱۱/۲ ۲/۷ ۶/۱۴ ۹/۱۹ ۱۰/۶ ۱۷/۹ ۱۸/۱۵ ۲۴/۲ ۲۸/۱۶

اَلْفِتْنَةُ۔ ۲/۱۱

اَلْفِتْنَةَ۔ ۱/۱۳ ۲۱/۱۸

اَلْفِتْنَةِ۔ ۳/۷ ۵/۹

فِتْنَةَ النَّاسِ۔ ۲/۱۳

لغت میں فتن کے معنی ہیں سونے کو آگ میں تپا کر کھرا کھوٹا جانچنا یا آگ میں ڈالنا (تاج) قرآن مجید میں لفظ فتنہ اور اس کے مشتقات کو مختلف معنی کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

(۱) آزمائش اور آزمایش کرنا ۱/۱۱ ۱/۷ ۲۴/۲ ۲۵/۱۶ ۱۷/۱۳ ۱۸/۱۲ ۲۷/۹ ۲۹/۱۵ ۹/۹

(۲) آفت۔ مصیبت ۶/۱۴ ۱۷/۹ ۱۸/۱۵ ۹/۱۲

(۳) فساد ۳/۷

٤/ فساد انگیزی۔ فساد ڈالنا۔ پ ٢/١١ پ ٩/٥ پ ١٠/١٣

٥/ باہم فساد۔ خانہ جنگی۔ پ ٢١/١٨

٦/ کفر۔ پ ٩/١٩

٧/ بدنظمی۔ خرابی۔ پ ١٠/٦

٨/ تختۂ مشق۔ عبرت۔ یعنی ہم کو ان کا تختۂ مشق نہ بنا۔ ابن عباس نے فرمایا۔ ان کو ہم پر مُسلّط نہ کر کہ وہ ہم کو دُکھ دے سکیں۔ بیضاوی میں ہے ہم کو آزمائش کا مقام نہ بنا۔ پ ٢٥/٧

٩/ ایذا۔ پ ٢/١٣

١٠/ دُکھ۔ عذاب پ ٢٣/٧ پ ٢٦/١٨

١١/ عذر پ ٧/٩

فِتْنَتُكَ ۔ فِتْنَةُ مضاف کَ ضمیر مضاف الیہ تیری آزمائش۔ پ ٩/٩

فِتْنَتَكُمْ ۔ فِتْنَةَ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ تمہارا عذاب۔ تم اپنا عذاب۔ پ ٢٦/١٨

فِتْنَتُهُمْ ۔ فِتْنَةُ مضاف۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ان کا عذر (ابن عباس) پ ٧/٩

فَتَنَّا ۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ ہم نے آزمائش میں ڈالا۔ ہم نے آزمائش کی۔ ہم نے سزا دی۔ ہم نے مُصیبت سے بچایا۔ پ ٧/١٢ پ ١٦/١١،١٣ پ ٢٠/١٣ پ ٢٣/١١،١٢ پ ٢٥/١٤

پارہ ١٦/١١ میں متواتر تکلیفوں اور دُکھوں سے بچا لینے کے معنی ہیں (ابن عباس) اور پ ٧/١٢ میں سزا دینے کے معنی ہیں باقی مقامات پر آزمائش کے۔

فُتِنْتُمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی مجہول۔ تمہاری آزمائش کی گئی۔ پ ٢٧/١٨

فُتِنُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی مجہول۔ ان کو ایذا دی گئی۔ اُن کو دکھ دیا گیا۔ پ ١٤/١٢

فَتَنُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ انھوں نے ایذا دی۔ دکھ دیا۔ پ ٣٠/١

فُتُوْنًا ۔ اسم فعل بمصدر۔ آزمائش اور آزمانا۔ یہ لفظ جمع بھی ہے فَتْنٌ واحد۔ آزمائشیں۔ طرح طرح کی تکلیفیں۔ ہم نے تمہاری طرح طرح کی آزمائشیں کیں۔ یا بقول ابن عباس رض طرح طرح کی تکلیفوں سے بچایا۔ پ ١٦/١١

فَتًى ۔ لڑکا۔ جوان۔ بوڑھا۔ عربی میں سب کے لئے بولا جاتا ہے۔ خادم کے لئے بھی کہا جاتا ہے۔ اور غلام کو بھی کبھی فتا کہہ دیتے ہیں۔ اس جگہ نوجوان مراد ہے۔ پ ١٧/٥

فَتَاهُ ۔ فتا مضاف ہُ ضمیر واحد مذکر غائب۔ مضاف الیہ۔ اس کا خادم۔ پ ١٥/٢١

فَتَاهَا ۔ فتا مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ اس کا غلام خادم۔ پ ١٢/١٤

فَتَیَانِ ۔ تثنیہ ۔ فتی واحد (حالت رفع) دو جوان دو آدمی ۔ ۱۲/۱۵

فَتَیَاتِ ۔ نوجوان عورتیں ۔ باندیاں ۔ خواہ لڑکی ہوں یا جوان یا بوڑھی ۔ یہ لفظ جمع ہے ۔ فَتَاۃٌ واحد ۔ یہاں مراد باندیاں ہیں ۔ ۵ ۱۸

اَلْفُتْیَۃُ ۔ جمع ۔ فتیٰ واحد معرف باللام ۔ چند آدمی ۔ چند جوان ۔ ۱۵/۱۳

فِتْیَۃٌ ۔ جمع ۔ نکرہ ۔ فتیٰ واحد ۔ چند جوان ۔ ۱۵/۱۴

لِفِتْیَانِہٖ ۔ جمع ۔ فتیٰ واحد ۔ لام حرف جر فتیان مضاف (حالت جر) ہٗ ضمیر مضاف الیہ اپنے خادموں سے ۔ ۱۳

فَتِیْلًا ۔ باریک تاگہ ۔ ڈورہ ۔ جو دو انگلیوں میں پکڑ کر بٹا جاتا ہے ۔ کھجور کی گٹھلی کے شگاف میں جو ڈورا یا سوتا ہوتا ہے وہ بھی فتیل کہلاتا ہے ۔ مراد حقیر قلیل ۔ ۵ ۸ ۱۵

فَجٌّ ۔ دو پہاڑوں یا پہاڑ کے دو حصوں کے درمیان چوڑا راستہ ۔ ۱۷ فِجَاج کے بھی یہی معنی ہیں ۔

فِجَاجًا ۔ جمع ۔ فَجٌّ واحد ۔ حالت نصب ۔ دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستے ۔ ۱۷ ۲۹

اَلْفَجْرِ ۔ اسم فعل ۔ مصدر ۔ پو پھٹنا ۔ صبح کی روشنی نمودار ہونا ۔ پھاڑ کر بہانا ۔ وقت فجر ۔ گناہ کرنا ۔ فُجُورٌ بخشش ۔ سخاوت ۔ مروت ۔ احسان ۔ مال ۔ مال کی کثرت ۔ ۲ ۵ ۱۸ ۱۴ ۲۲ ۳۰ قرآن مجید میں صرف وقت فجر اور طلوع سحر کے لئے اسکا استعمال ہوا ہے ۔

فُجِّرَتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول ۔ تفجیر مصدر ۔ باب تفعیل ۔ پھاڑ دئے جائیں گے یعنی ایک کا دہانہ دوسرے کی طرف کھول دیا جائے گا سب سمندر آپس میں مل جائیں گے (۳۰)

فَجَّرْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف ۔ تفجیر مصدر باب تفعیل ۔ ہم نے پھاڑا ۔ ہم نے بہایا ۔ ہم نے پھاڑ کر بہایا ۔ ۱۵ ۲۳ ۲۷

اَلْفَجَرَۃُ ۔ جمع ۔ فَاجِرٌ واحد ۔ سخت نافرمان شریعت کا پردہ پھاڑنے والے ۔ دیکھو فَاجِرٌ (۳۰)

اَلْفُجَّارِ ۔ جمع ۔ فاجر واحد ۔ بدکار ۔ نافرمان کافر (دیکھو فاجر) ۲۳ ۳۰

اَلْفُجَّارَ ۔ جمع ۔ فاجر واحد ۔ بدکار ۔ کافر (دیکھو فاجر) ۳۰

فُجُوْرَھَا ۔ مصدر ۔ مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ لغوی معنی سوار کا زین سے ایک طرف کو جھک جانا جھوٹ بولنا کسی کو جھوٹا قرار دینا ۔ نافرمانی کرنا ۔

تباہ ہوجانا۔ بینائی کا کمزور ہوجانا۔ مرادی معنی دین
کا پردہ پھاڑنا۔ علی الاعلان گناہ کرنا۔ اس سے
ماضی فَجَرَ اور مضارع یَفْجُرُ (نصر) آتا ہے۔ فَجَرَ
عَنِ الْحَقِّ حق سے روگردانی کی۔ فَجَرَ الْمَاءَ
پانی بہا دیا۔ فَجَرَ مِنَ الْمَرَضِ بیماری سے اچھا
ہوگیا۔ آیت میں بدکاری اور شریعت کی نافرمانی
مراد ہے۔ پ۳۰/۱۹

فَجْوَۃٍ۔ وسیع میدان (راغب) غار کے اندر
کشادہ زمین (غریب القرآن میرزا ابوالفضل)
دو پہاڑوں کے درمیان شگاف اور وسیع زمین
(قاموس) پ۱۵/۱۴

اَلْفُحْشَاءِ۔ اسم تفضیل واحد مؤنث۔ اس سے
مذکر اَفْحَشُ آتا ہے۔ مادہ فُحْش برا کام (صحاح)
وہ قول و عمل جس کی برائی کھلی ہوئی ہو اور اس
سے سننا یا کرنا برا لگے (تاج) بخل (قاموس)
پ۲/۵ پ۳/۵ پ۸/۱۰

اَلْفَحْشَاءَ۔ برا کام۔ بے حیائی کا کام۔ زنا۔
پ۱۲/۱۳ پ۱۴/۱۹ پ۱۵/۹ پ۲۱/۱
قرآن مجید میں یہ لفظ مختلف معانی میں مستعمل ہے،
پ۲/۵ میں وہ کلام مراد ہے جو شرعاً برا ہو پ۳/۵ میں بخل
اور زکوٰۃ دینا مراد ہے پ۸ میں بے حیائی پ۱۲/۱۳ اور
پ۱۴/۹ میں زنا مراد ہے پ۱۵/۹ پ۲۱/۱ میں امر قبیح مراد ہے
(سیوطی و محلی)

اَلْفَخَّارِ۔ جمع اَلْفَخَّارَۃ واحد ٹھیکرے۔ پ۲۷/۱۱

فَخُوْرٌ۔ صیغہ مبالغہ (حالت رفع) فَخْرٌ مصدر
و اسم فعل۔ امام راغب نے لکھا ہے کہ ظاہری چیزوں
پر اترانا (مثلاً مال۔ عزت۔ جاہ۔ حکومت وغیرہ)
فخر کہلاتا ہے۔ بہت زیادہ فخر کرنے والا۔ پ۱۲/۲

فَخُوْرٍ۔ صیغہ مبالغہ (حالت جر) اترانے والا۔ بڑا
شیخی خورا۔ پ۲۱/۱۱ پ۲۷/۱۹

فِدَاءً۔ وہ چیز جو جان کے بدلے دی جاتی ہے
اسی کو فِدیٰ بھی کہتے ہیں۔ فَدیٰ یَفْدِیْ (ضرب)
ماضی اور مضارع کے صیغے ہیں۔ پ۲۶/۵

فَدَیْنَا۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ ہم نے اس کو
بچا لیا اور اس کے عوض دوسری چیز دیدی۔ پ۲۳

فِدْیَۃٌ۔ وہ چیز جو جان بچانے کے لئے لی یا دی
جاتی ہے۔ ایک مثل ہے خُذْ عَلیٰ ھُدْبِکَ وَ
فِدْیَتِکَ اس سے مراد یہ ہے کہ اپنی پہلی چال پر
چلو۔ پ۲/۸ پ۲۷/۱۸

فُرَاتٌ۔ بہت شیریں پانی۔ مصدر فُرُوْتَۃٌ شیریں
ہونا۔ ماضی فَرُتَ شیریں ہوگیا مضارع یَفْرُتُ
شیریں ہو رہا ہے یا ہوگا (باب کَرُمَ) لیکن اگر

باب نَصَرَ سے اس کے مشتقات بنائے جائیں تو
فَرَتَ فُرُوتًا کہا جائے گا اور معنی ہونگے زنا کار
اور بدچلن ہونے کے۔ اور باب سَمِعَ میں اس کے
معنی ہوں گے بیوقوف ہوجانے کے (قاموس)
۱۹/۱۳ ۲۲/۱۴

فُرَاتًا۔ آبِ شیریں۔ خوش مزہ (حالتِ نصب)
دیکھو سطور بالا۔ ۲۹/۲۱

فُرَادٰی۔ جمع غیر قیاسی فَرْدٌ واحد۔ اکیلے
اکیلے۔ ایک ایک۔ عربی محاورہ ہے جَاؤُوا فُرَادٰی
وہ اکیلے اکیلے آئے۔ ۷/۱۷ ۲۲/۱۲
۷/۱۷ میں مال وعیال سے تنہا ہونا مراد ہے
اور ۲۲/۱۲ میں ایک ایک ہونا یعنی دو دو نہ ہونا۔
(بیضاوی)

اَلْفِرَارُ۔ خوف سے بھاگنا۔ مصدر (باب ضَرَبَ)
ماضی ومضارع فَرَّ یَفِرُّ ۔ فرار لازم ہے لیکن
کبھی متعدی بھی آتا ہے۔ فَرَّ الدَّابَّۃَ عمر معلوم
کرنے کے لئے گھوڑے کے دانت دیکھے۔ ایک
مثل ہے اَلْجَوَادُ عَیْنُہٗ فِرَارُہٗ گھوڑے کی
آنکھ ہی عمر بتا دیتی ہے۔ اس معنی میں یہ لفظ باب
ضرب اور نصر دونوں سے آتا ہے۔ ۲۱/۱۸

فِرَارًا۔ مصدر حالت نصب۔ ڈر کر بھاگنا۔ مزید
تحقیق سطور بالا میں دیکھو۔ ۱۵/۱۵ ۲۱/۱۸ ۲۹/۹

فَرَّتْ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف مصدر
فِرَارٌ اور مَفَرٌّ وہ بھاگی۔ ۲۹/۱۶

فَرَرْتُ۔ واحد متکلم ماضی معروف مصدر فِرَارٌ
اور مَفَرٌّ میں بھاگا۔ ۱۹/۱۶

فَرَرْتُمْ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف مصدر
فِرَارٌ اور مَفَرٌّ تم بھاگے۔ ۲۱/۱۸

فَفِرُّوا۔ جمع مذکر حاضر امر۔ فاء حرف تعقیب
مصدر فِرَارٌ اور مَفَرٌّ بھاگ چلو۔ ۲۷/۲
(چاروں لفظوں کی مزید تحقیق کے لئے الفرار)

اَلْفَرَاشِ۔ جمع فَرَاشَۃٌ واحد۔ پروانے
چست اور سبک آدمی۔ یہاں مراد اول معنی ہے
آیت میں اَلْفَرَاش کو بطور اسم جنس استعمال
کیا گیا ہے۔ اسی لئے اس کی صفت کو مفرد لایا
گیا۔ اور بجائے اَلْمَبْثُوْثَۃِ کے اَلْمَبْثُوْث فرمایا
جس طرح السحاب اگرچہ سحابۃٌ کی جمع ہے
(قاموس) لیکن اسم جنس بھی ہے اسی لئے سحابٌ
مَرْکُوْمٌ کہا جاتا ہے۔ ۳۰/۲۶

فِرَاشًا۔ فرش جس کو بچھایا جاتا ہے یعنی بستر
اس کی جمع فُرُش ہے۔ ۱/۳

فُرُش۔ جمع۔ فراش واحد۔ فرش۔ بستر۔ ۲۷/۱۴

فَرَشْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ ہم نے بچھایا
فَرْشٌ و فِرَاشٌ مصدر۔ فَرَشَہٗ اس کو بچھایا۔
اس کے لئے فرش بچھایا۔ فَرَشَ فُلَانًا اس سے
جھوٹی بات کہی (قاموس) ۲۷/۲

فَرْشًا ۔ فَرْشٌ مصدر بھی ہے لیکن اس جگہ
ایسے چھوٹے چوپائے مراد ہیں جن پر بوجھ نہیں
لادا جاتا (امام رازی فی الکبیر) جیسے بکریاں اور چھوٹے
چھوٹے اونٹ (ابن عباس) ۸/۶

فَرْثٍ ۔ واحد۔ وہ گوبر جو جانور کی آنتوں کے
اندر ہو۔ فُرُوثٌ جمع۔ اسی کو فَرَاثَۃٌ بھی کہتے
ہیں۔ فَرِثَ فَرَثًا سیر ہو گیا۔ فَرِثَ الْقَوْمُ۔ قوم
منتشر ہو گئی۔ ۱۴/۱۴

فَرْجَهَا ۔ فرج مضاف (حالت نصب) ھا ضمیر
مضاف الیہ۔ فَرْجٌ واحد۔ فُرُوجٌ جمع۔ فرج کے معنی
پھاڑنا۔ چیرنا۔ شق کرنا (مصدر) شگاف (حاصل
مصدر) عورت اور مرد کی شرم گاہ۔ آیۃ میں آخری
معنی مراد ہے۔ ۱۷/۶ ۱۸/۵ ۲۸/۱۲

فُرُوجٍ ۔ اسم فعل۔ شگاف (راغب) ۲۶/۱۵

فُرُوجِهِمْ ۔ جمع۔ فرج واحد۔ فروج مضاف
(حالت جر) ھِمْ ضمیر مضاف الیہ۔ اُن مردوں کی
شرم گاہیں۔ ۱۸/۱ ۲۹/۸

فُرُوجَهُمْ ۔ جمع۔ فرج واحد۔ فروج مضاف
(حالت نصب) ھُمْ مضاف الیہ۔ اپنی شرم گاہوں کو
۱۸/۱ ۲۲/۲

فُرُوجَهُنَّ ۔ جمع۔ فرج واحد۔ فروج مضاف
(حالت نصب) ھُنَّ مضاف الیہ۔ ان عورتوں کی
شرم گاہیں۔ ۱۸/۱

فُرِجَتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول۔ فَرْجٌ
مصدر۔ آسمان پھاڑ دیا جائے گا۔ ۲۹/۲۱
عربی میں آسمان (سَمَاءٌ) مؤنث استعمال
کیا جاتا ہے۔

فَرِحَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ فَرَحٌ
مصدر۔ وہ خوش ہوا۔ فَرَحٌ کا استعمال پسندیدہ
اچھی خوشی کے لئے بھی ہوا ہے اور بُری مذموم خوشی
کے لئے بھی جس کے معنی ہیں۔ اترانا۔ بدمست ہونا
عموماً اس کا اطلاق دنیوی جسمانی لذتوں سے حاصل شدہ
خوشی پر ہوا ہے اور کہیں علمی شیخی پر بھی۔ ۱۰/۱ ۲۵/۹

فَرِحُوا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ وہ خوش ہوئے
وہ اترا گئے۔ ۷/۶ ۱۱/۸ ۱۳/۹ ۲۱/۲ ۲۴/۱۴

فَرِحٌ ۔ صیغہ صفت مشبہ واحد۔ خوش۔ اترانے والا
۱۲/۱

فَرِحُوْنَ ۔ جمع (حالت رفع) فَرِحٌ واحد۔ خوش

اِترانے والے ۔ پ ۱۰/۱۲ ع ۱۸/۴

فَرِحِیْنَ ۔ جمع ۔(حالت نصب) فَرِحٌ واحد خوش ۔اِترانے والے ۔ پ ۴/۸ ع ۲۰/۱۱

فَرْدًا ۔ واحد (حالت نصب) فُرادٰی ۔ جمع غیر قیاسی ۔ اکیلا ۔ تنہا جو کسی غیر کے ساتھ مخلوط نہ ہو لفظ فردِ وِتْرُ (طاق) سے عام ہے اور واحد سے خاص (راغب) اللہ کے فرد ہونے کے معنی ہیں اس کا جوڑا نہ ہونا ۔ ماسوائے سے بے نیاز ہونا ۔ (المفردات) پ ۱۶/۸ ع ۱۷/۹

اَلْفِرْدَوْسَ ۔ لفظ فارسی ہے یا قبطی فارسی میں فِردَوس اس باغ کو کہتے ہیں جس کے درخت پھیلتے جائیں اور قبطی زبان میں انگور کی ٹٹیوں کو کہتے تھے (معجم القرآن لعبد الرؤف) صاحب قاموس و منتہی الارب نے لکھا ہے ۔ فردوس پانی کی وہ چھوٹی نہر جس میں ہر طرح کا سبزہ اُگا ہوا ہو وہ باغ جس کے اندر انگور اور ہر طرح کے پھل اور پھول ہوں اور جنت ۔ یہ لفظ یا عربی ہے یا رومی یا سریانی ۔ جمع فرادیس ۔ محلی نے کہا فردوس اعلیٰ درجہ کی جنت ، جو وسط میں واقع ہے میرے خیال میں یہ لفظ عربی ہے کیونکہ اس کے ہم مادہ دوسرے الفاظ عربی میں مستعمل ہیں مثلاً فُردُوس مہمان کے سامنے رکھا جانے والا کھانا ۔ صَدْرٌ مُفَرْدَسٌ چوڑا سینہ ۔ فَرْدَسَۃٌ کشادگی ۔ فراخی ۔ زمین پر کسی کو پٹک دینا ۔ گرا دینا (قاموس) پ ۱۸/۱ ع ۱۶/۲

اَلْفِرْدَوسِ ۔ دیکھو اَلْفِردوسَ ۔ پ ۱۶/۲

فَرَضَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف ۔ فَرْضٌ مصدر ۔ لغت میں فرض کے معنی ہیں کسی جسم والی چیز کو جس میں صلابت ہو کاٹ دینا ۔ قرآنی اصطلاح میں اس کے کئی معنی ہیں ۔

۱ ۔ مقرر اور معین کرنا ۔

۲ ۔ عزم کرنا ۔ اپنے اوپر لازم کر لینا ۔

۳ ۔ واجب کرنا اگر مفعول دوئم پر عَلٰی آئے ۔

۴ ۔ اجازت یعنی روک اور بندش نہ ہونا بشرطیکہ اس کے بعد لام آئے (المفردات و غریب القرآن)

فَرَضَ کا ترجمہ ہوا اس نے واجب کر دیا ۔ مقرر کر دیا ۔ اجازت دیدی ۔ عزم کر لیا ۔ (دیکھو تَفْرِضُوا پ ۲/۹ ع ۲۰/۱۲ پ ۲۲/۳ ع ۲۵/۱۹ (پ ۲/۹ عزم پ ۲۰/۱۲ واجب کر دینا پ ۲۲/۳ اجازت دیدی پ ۲۸/۱۹ اجازت دیدی)

فَرَضْتُمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف ۔ فَرْضٌ مصدر ۔ تم نے مقرر کیا ۔ تم نے معین کیا ۔ پ ۲/۱۵

فَرَضْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف ۔ فَرْضٌ مصدر ہم نے واجب کیا ۔ ہم نے عمل کرنا ضروری قرار دے دیا

ہم نے مقرر کیا۔ ۱۵/۱۳ ۲۲/۲

فُرُطًا۔ حد سے بڑھا ہوا۔ یا ضائع (راغب) فُرُطٌ ظلم اور حد سے بڑھ جانے کو بھی کہتے ہیں۔ لیکن اس جگہ اول معنی ہی مراد ہے۔ فَرَطٌ پیش رو پہلے سے کام کو درست کرنے کے لئے چلا جانے والا۔ پہلے سے بھیجا ہوا سامان۔ ۱۵/۱۶

فَرَّطْتُ۔ واحد متکلم ماضی معروف تَفْرِيطٌ مصدر باب تفعیل فَرْطٌ مادہ۔ میں نے کمی کی۔ میں نے کوتاہی کی۔ ۳۴/۳ ۱

مَا فَرَّطْنَا۔ جمع متکلم ماضی معروف منفی۔ تفریط مصدر۔ باب تفعیل۔ ہم نے کمی کوتاہی نہیں کی ہم نے کسی (ضروری) چیز کو نہیں چھوڑا۔ پ

فَرَّطْتُمْ۔ جمع مذکر حاضر معروف تَفْرِيطٌ مصدر باب تفعیل۔ تم نے قصور کیا۔ تم نے کوتاہی کی۔ ۱۳/۸

فِرْعَوْنَ۔ اصل میں یہ لفظ فارا۔ اوہ تھا مصری زبان میں فارا کے معنی محل اور اوہ کے معنی اونچا بڑا تھا۔ فارا اوہ محل کبیر عالی۔ اس سے مراد شاہ مصر کی ذات ہوتی تھی جیسے خلافت عثمانی کے زمانہ میں باب عالی سے مراد خلیفہ کی ذات ہوتی تھی۔ یورپ کی زبانوں میں بھی بلفظ فرعون آیا ہے (مؤلفات بروکسن) حضرت یوسفؑ کے زمانے میں فرعون کا نام اپوفس تھا حضرت موسیٰؑ کو جس فرعون نے پرورش کیا تھا اس کا نام رعمیس دوئم یا رعمسیس تھا۔ یونانی اس کو سوسترس کہتے تھے اور عبرانی فرعون التسخیر۔ رعمسیس کے بیٹے۔ منفتاح کے زمانہ میں حضرت موسیٰؑ کی بعثت ہوئی۔ اسی سے مقابلہ ہوا۔ اور یہ ہی ۱۲۹۱ء قبل مسیح میں غرق ہوا۔ (معجم القرآن) پ ۳/۱۰ ۹/۶،۵،۴،۳ ۱۰/۳ ۱۱/۱۴،۱۳ ۱۲/۹ ۱۳/۱۳ ۱۵/۱۲ ۱۶/۱۰،۱۱،۱۲،۱۳ ۱۸/۳ ۱۹/۶،۷،۸،۱۶ ۲۰/۴،۷،۱۶ ۲۳/۱۰ ۲۴/۸،۹،۱۰ ۲۵/۱۱،۱۴،۱۵ ۲۶/۱۵ ۲۵/۱۰،۱ ۲۸/۲۰ ۲۹/۱۳،۵ ۳۰/۱۰،۳،۱۴

فَرْعُهَا۔ واحد جمع فُرُوعٌ۔ شاخ۔ فرع مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ۔ اس کی شاخ۔ فَرْعٌ ہر چیز کا بالائی حصہ۔ فَرْعُ الْقَوْمِ قوم کا سردار۔ فَرْعُ الْمَالِ مال کا نفع۔ ۱۳/۱۶

فَرَغْتَ۔ واحد مذکر حاضر معروف۔ جب تم فارغ ہو جاؤ (نماز سے) محلی۔ یا (جہاد سے) حسن بصری یا (تبلیغ سے) بعض اہل تفسیر۔ ۳۰/۲۲ (دیکھو افرغ)

فِرَاقُ۔ اسم فعل۔ جدائی۔ ۱۶/۱ ۲۹/۱۷ پارہ ۲۹/۱۷ میں موت مراد ہے۔

فِرْقٍ۔ اسم فعل مجموعہ میں سے کاٹ کر الگ کیا ہوا ایک ٹکڑا (تاج۔ لسان) ۱۹/۸

فِرْقَۃٌ ۔ واحد ۔ آدمیوں کا گروہ ۔ جماعت ۔ جمع فِرَقٌ ۔ شعر میں اَفَارِقَۃٌ بھی جمع کے لئے استعمال کیا گیا ہے ۔ اَفْرَاقٌ جمع الجمع ۔ اَفَارِیْقُ جمع الجمع کی جمع (قاموس) پ۱۱/۱۴

فُرْقَانًا ۔ مصدر ۔ حالت نصب ۔ الگ الگ کر دینا پھاڑ کر جدا جدا کر دینا (دیکھو الفارقات) پ۲۹/۲۱

اَلْفُرْقَانَ ۔ فرقان مصدر بھی ہے یعنی الگ الگ کرنا ۔ حق کو باطل سے جدا کرنا اور صیغہ صفت بھی یعنی حق کو باطل سے الگ کر دینے والی شئے ۔ قرآن مجید ۔ تورات ۔ دلیل وحجت ۔ وہ نور جس سے حق و باطل میں امتیاز ہو جائے ۔ جنگ بدر کا دن مندرجہ ذیل آیات میں بقول امام راغب وہ معانی مراد ہیں جو ان کے ساتھ ہم نے لکھے ہیں ۔ پ۱/۲ معجزات پ۳/۲ قرآن پ۱۸/۱۶ قرآن پ۱۷/۴ تورات یا دلیل وحجت یا وہ نور جو حق و باطل میں امتیاز کرنے والا ہے یا معجزات

اَلْفُرْقَانِ ۔ پ۲ میں وہ دلائل مراد ہیں جو حق کو باطل سے الگ کر دینے والی ہیں اور پ۱۰ میں جنگ بدر کا دن جو حق و باطل میں فیصلہ کر دینے کا دن تھا ۔

فُرْقَانًا ۔ وہ نور جو حق و باطل سے الگ کرنے والا ہے ۔ پ۹/۱۸

فَرَّقْتَ ۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف مصدر تفریق باب تفعیل ۔ تو نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ۔ تو نے پھوٹ ڈال دی ۔ پ۱۶/۱۴

فَرَقْنَا ۔ جمع متکلم واحد مذکر غائب ۔ مصدر فَرْق یہ لفظ دو جگہ آیا ہے پ۱ میں ترجمہ ہے ۔ ہم نے پھاڑ دیا ۔ ہم نے پانی کو الگ الگ کر دیا پ۱۵/۱۲ میں مراد ہے ہم نے الگ الگ حکم بیان کیا ۔ تفصیل کی ۔ الگ الگ کر کے بتا دیا (راغب) یا ہم نے تھوڑا تھوڑا نازل کیا (سیوطی)

فَرَّقُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف مصدر تفریق انھوں نے ٹکڑے کر دیئے ۔ پ۸ پ۲۱

فَرِیْقٌ ۔ آدمیوں کی جماعت ۔ گروہ ۔ فِرْقَۃٌ بھی گروہ کو کہتے ہیں لیکن فریق (گروہ) فِرْقَۃٌ (گروہ) سے بڑا ہوتا ہے ۔ اس کی جمع اَفْرِقَۃٌ ۔ فُرُوْقٌ اور فُرُوْقٌ ہے (قاموس) پ۱/۱۲۹ پ۳/۱۱ پ۵/۸ پ۱۴/۱۳ پ۱۸/۱۳۶ پ۲۱/۱۸۷ پ۲۵/۲

فَرِیْقٍ ۔ دیکھو فریقٌ ۔ پ۱۱/۱۴ (حالت جر)

فَرِیْقًا ۔ دیکھو فَرِیْقٌ (حالت نصب) پ۱/۱۲،۱۰ پ۲/۲۷۱ پ۳/۱۶ پ۴/۱ پ۶/۱۴ پ۸/۳ پ۹/۱۵ پ۲۱/۱۹ پ۲۲/۸

فَرِیْقَانِ ۔ تثنیہ (حالت رفع) فَرِیْقٌ واحد ۔ دو گروہ ۔ پ۱۹/۱۹

فَرِیْقَیْنِ ۔ تثنیہ (حالت جر) فَرِیْقٌ واحد۔ دو گروہ مشرک اور مومن ۷/۱۵ ۱۲/۲

فَرِیْضَۃٌ ۔ صیغہ صفت مشبہ واحد مؤنث۔ مادہ فَرْضٌ ۔ لازم کیا ہوا حکم ۔ مقرر کیا ہوا مہر۔ ۲/۱۵ ۴/۱۳ ۵/۱ ۱/۱۴ پارہ ۲/۱۵ و ۵/۱ میں مقرر کیا ہوا مہر مُراد ہے اور ۴/۱۳ و ۱/۱۴ میں اللہ کی طرف سے لازم کیا ہوا حکم۔

فَزِعَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ فَزَعٌ مصدر واسم فعل۔ ڈر گیا۔ گھبرا گیا۔ یہ باب سَمِعَ سے بھی آتا ہے اور فتح سے بھی (قاموس) قرآن مجید میں باب سمع سے آیا ہے۔ ۲۰/۲ ۲۳/۱۱

پارہ ۲۰/۲ میں اگرچہ ماضی کا صیغہ ہے لیکن معنی مضارع کے ہیں یعنی گھبرا جائیں گے ڈر جائیں گے۔

فُزِّعَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول۔ مصدر تَفْزِیْعٌ باب تفعیل۔ تَفْزِیْعٌ کے معنی ڈرانا اور خوف دُور کرنا (لغات اضداد میں سے ہے) یہاں آخری معنی مراد ہے۔ محلی نے ترجمہ کیا ہے کُشِفَ عَنْہَا الْفَزَعُ دلوں سے خوف دور کر دیا گیا۔ ۲۲/۹

فَزِعُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ مصدر و اسم فعل فَزَعٌ ۔ وہ ڈر گئے۔ گھبرا گئے (باب افعال میں اس کے معنی ڈرانے، بے خوف کرنے اور آگاہ کردینے کے ہو جاتے ہیں)

اَلْفَزَعُ ۔ اسم فعل۔ گھبراہٹ۔ خوف۔ رسول اللہؐ نے انصار سے فرمایا تھا اِنَّکُمْ لَتَکْثُرُوْنَ عِنْدَ الْفَزَعِ وَتَقِلُّوْنَ عِنْدَ الطَّمَعِ ۔ تم خوف کے وقت کثیر ہو جاتے ہو اور مال کی طمع کے وقت تمہاری تعداد کم ہو جاتی ہے۔ یعنی کسی کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے اور دشمن سے مقابلے کا وقت ہوتا ہے تو بلا خوف و خطر باہم مدد کرنے کے لئے سب جان کی بازی لگا دیتے ہو اور مال غنیمت کی تقسیم کا وقت آتا ہے تو لالچ نہیں کرتے اِدھر اُدھر منتشر ہو جاتے ہو۔ مال لینے والوں کی تعداد کم رہ جاتی ہے (مجمع البحار) ۱۷/۷

فَزَعٍ ۔ اسم فعل (حالت جر) گھبراہٹ۔ ڈر۔ ۲۰/۲

اَلْفَسَادُ ۔ اسم فعل و مصدر۔ بگاڑ۔ خرابی۔ تباہی بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا۔ ۲۱/۲

اَلْفَسَادِ ۔ اسم فعل و مصدر۔ بگاڑ۔ خرابی۔ تباہی بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا۔ ۲۱/۲

اَلْفَسَادَ ۔ اسم فعل و مصدر۔ بگاڑ۔ خرابی۔ تباہی بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا۔ ۲/۹ ۲/۱۱ ۲۲/۸ ۳۰/۱۴

فَسَادٍ ۔ اسم فعل نکرہ حالت جر۔ بگاڑ۔ خرابی۔ تباہی بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا۔ ۶/۹

فَسَادٌ ۔ اسم فعل نکرہ حالت رفع۔ بگاڑ۔ خرابی۔ تباہی

بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا۔ پ ۱

فَسَادًا ۔ اسم فعل نکرہ حالت نصب۔ بگاڑ۔ خرابی تباہی۔ بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا۔ پ ۶ ۱۳/۹ ۲۰/۱۲

فَسَدَتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف۔ زمین تباہ ہو جاتی۔ ملک برباد ہو جاتا۔ پ ۲/۷ ث

فَسَدَتَا ۔ تثنیہ مؤنث غائب ماضی معروف۔ فساد مصدر (زمین آسمان) دونوں تباہ ہو جاتے۔ پ ۱/۲

فَسَقَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف فِسْقٌ مصدر اس نے نافرمانی کی۔ حدود اطاعت سے نکل گیا (دیکھو نَاسِقًا وَالْفَاسِقُوْنَ) ۱۵/۱۹

فِسْقٌ ۔ اسم فعل اور مصدر۔ گناہ۔ نافرمانی کرنی۔ حدود شریعت سے نکل جانا۔ گناہ کبیرہ کرنا وغیرہ (دیکھو فَاسِقًا) پ ۵ ث

فِسْقًا ۔ اسم فعل۔ حالت نصب۔ گناہ کی چیز۔ پ ۵

فُسُوقٌ ۔ اسم فعل۔ گناہ نیز مصدر۔ گناہ کرنا۔ پ ۳/۷

فُسُوقَ ۔ اسم فعل۔ گناہ نیز مصدر۔ گناہ کرنا مراد گالی گلوچ (ابن عباس و مجاہد معجم القرآن) پ ۲

اَلْفُسُوقُ ۔ الف لام تعریف۔ اسم فعل۔ گناہ یا کبیرہ گناہ۔ یا گناہ والا کام۔ ۲۶/۱۴

اَلْفُسُوقَ ۔ معرف باللام تعریف۔ گناہ ۲۶/۱۴

(فُسُوقَ وفِسْقَ کی تنقیح کے لئے دیکھو فَاسِقًا)

فَشِلْتُمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف۔ مصدر فَشَلٌ (باب سمع) فَشَلٌ کے معنی ہیں پست ہمت ہو جانا (معجم القرآن) بزدلی کے ساتھ کمزور ہو جانا (راغب فی المفردات) تم پست ہمت ہو گئے یا ہو جاؤ گے۔ تم بزدلی کے ساتھ کمزور ہو گئے یا ہو جاؤ گے۔

صاحب قاموس نے لکھا ہے فَشِلَ فَشَلًا سست ہو گیا۔ کاہل ہو گیا۔ پست ہمت ہو گیا۔ ڈر گیا۔ فَشِلٌ صیغہ صفت بھی ہے ڈرنے والا سست فَشِلٌ بھی صفت مشبہ ہے سست۔ پ ۴ ث

فِصَالًا ۔ اسم فعل۔ بچہ کا دودھ چھڑانا۔ یہ باب مفاعلت کا مصدر بھی ہے یعنی باہم جدا ہونا۔ آیت میں اول معنی مراد ہے۔ پ ۲/۱۴

فِصَالُهٗ ۔ اسم فعل۔ بچہ کا دودھ چھڑانا۔ فِصَالُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ۔ اس کا دودھ چھڑانا۔ پ ۲۱/۱۱ ۲۶/۲

فَصَلَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف بمصدر فُصُوْلٌ باب ضرب۔ جدا ہونا۔ نکلنا۔ آیت میں یہی مراد ہے۔ لیکن اگر مصدر فَصْلٌ ہو تو معنی ہوتے ہیں کاٹنا۔ جدا کرنا ٹکڑے کر دینا۔ بچہ کا دودھ چھڑانا۔ یعنی متعدی آتا ہے (قاموس) یعنی اہل لغت نے فَصَلَ فَصْلًا کو لازم بھی کہا ہے (منتہی الارب) پ ۲/۷

فَصَلَتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف بمزید تنقیح

کے لئے دیکھو نفس ۔ پ ۱۳/۵

فَصَّلَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف مصدر تفصیل باب تفعیل ۔ الگ الگ بیان کر دیا تفصیل وار بیان کر دیا ۔ پ ۸/۱

فُصِّلَتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول ۔ مصدر تفصیل باب تفعیل ۔ کھول کر بیان کر دی گئیں وضاحت کر دی گئی ۔ تفصیل وار بیان کر دی گئیں ۔ پ ۱۱/۱۷ ، ۲۴/۱۵، ۱۹

فَصَّلْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف ۔ مصدر تفصیل باب تفعیل ۔ ہم نے کھول کر بیان کر دیا ۔ الگ الگ تفصیل کر دی ۔ وضاحت کر دی ۔ پ ۷/۱۸ پ ۸/۲ ، ۱۲ ، ۱۲ پ ۱۵/۲

فَصْلٌ ۔ حق و باطل کی تمیز ۔ حق بات ۔ سچا فیصلہ کرنے والا قول ۔ حق کو باطل سے الگ کرنے والا کلام ۔ ہڈیوں کا اور اعضاء کا جوڑ ۔ دو چیزوں کو ملنے سے روکنے والا اور دونوں کو جدا جدا رکھنے والا پردہ ۔ آیت میں اول الذکر تینوں معنی مراد ہیں ۔ پ ۳۰/۱۱

فَصْلَ الْخِطَابِ ۔ فصل مضاف الخطاب مضاف الیہ ۔ اصل میں الخطاب موصوف اور فصل صفت تھا ۔ فصل الخطاب میں صفت کی اضافت موصوف کی جانب کر دی گئی ہے ۔

صاحب منتہی الارب نے اس لفظ کی تشریح کے ذیل میں لکھا ہے کہ اس سے مراد اَمَّا بَعْدُ کا لفظ ہے یا اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ ہے ۔ اس کلام کا مطلب شاید یہ ہے کہ سب سے پہلے رسول اللہؐ نے لفظ اَمَّا بَعْدُ فرمایا ۔ کسی عربی شاعر یا خطیب نے حضورؐ سے پہلے یہ لفظ نہیں بولا تھا ۔ اسی طرح البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر ۔ اتنا بلیغ کلام ہے کہ اس بلاغت و ایجاز کے ساتھ عدالتی مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے کسی شخص نے کوئی ضابطہ نہیں بنایا ۔ اور اس جملے کے موجد بھی حضور اقدس ہی ہیں لیکن یہ مؤلف منتہی الارب کا صرف دعویٰ ہی ہے ثبوت دشوار ہے لغت میں فصل الخطاب کے معنی ہیں حق کو باطل سے جدا کرنے والا کلام ۔ قول فیصل ۔ اور بیان شافی (معجم القرآن) آیت میں بھی یہی مراد ہے ۔ پ ۲۳/۱۱

الفصل ۔ قیامت کا دن ۔ فیصلے کا دن حق و باطل سے جدا کرنے کا دن (معجم القرآن اور المفردات) پ ۲۳/۵ پ ۲۵/۴، ۵ پ ۲۹/۲۱ پ ۳۰/۱

فَصِیلَتِہٖ ۔ فصیلۃ (حالت جر) مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ ۔ مرد کے اقارب اور اعزہ (منتہی الارب) قبیلہ (محلی) ماں ۔ باپ ۔ لڑکا والدین سے ہی جدا ہوتا ہے یعنی اُن سے پیدا ہوتا ہے ۔ ماں باپ بھی اس سے الگ ہوتے ہیں یعنی اپنے بدن سے

اولاد کو قطع کر کے جدا ہو جاتے ہیں (کبیر) ایک جدی
افراد خاندان (معجم) پ ۲۹/۷

فَضْلُ اللّٰہِ - اللہ کی مہربانی - اسم فعل - فضل
کے معنی ہیں برتری - بڑھوتری - مال - قوت
حسن - مرتبہ - عزت - حکومت - عقل - علم اور حلم وغیرہ
میں زیادتی - مہربانی - اپنی طرف سے بغیر استحقاق
کے کسی کو کچھ دینا -

فضل بمعنی زیادتی کی دو صورتیں ہیں ۱- اچھی
اور پسندیدہ زیادتی جیسے علم - حلم - حیا وغیرہ کی
زیادتی ۲- بری زیادتی جیسے غضب وغیرہ کی زیادتی
لفظ فضل کا زیادہ استعمال اچھی زیادتی کے لئے
ہوتا ہے اور بری زیادتی کے لئے لفظ فضول
مستعمل ہے اگرچہ وضع لغت کے لحاظ سے لفظ
فضل دونوں کو شامل ہے -

فضل بمعنی برتری کی تین صورتیں ہیں ۱- ایک
جنس کا دوسری جنس سے برتر ہونا جیسے جنس حیوان
کا افضل ہونا ۲- ایک نوع کا دوسری نوع سے
اعلیٰ ہونا جیسے نوع انسان کا حیوان کی ہر نوع سے
اشرف ہونا ۳- ایک شخص کا دوسرے شخص سے برتر
ہونا جیسے زید کا خالد سے افضل ہونا - اول الذکر
دونوں صورتوں میں ادنیٰ کا ترقی کر کے اعلیٰ کی صف
میں داخل ہونا ناممکن ہے - صرف تیسری صورت
کی بعض شقوں میں امکان ہے (قرآن میں فضل
بمعنی برتری سے تیسری ہی صورت مراد ہوتی ہے
اگرچہ کسی جگہ نوعی برتری بھی مراد ہے (راغب
فی المفردات) پ ۱/۴ پ ۵/۱۴ پ ۶/۱۲ پ ۱۸/۴ پ ۲۷/۱۹ پ ۲۸/۱۱
(دیکھو تفضیلاً)

فَضْلِ اللّٰہِ - اسم فعل - حالت جر مضاف اَللّٰہ مضاف الیہ
اللہ کی مہربانی - فضل پ ۱۱/۱۱ پ ۱۲/۱۵ پ ۱۹/۱۸ پ ۲۷/۲۰ پ ۲۵/۱۲ پ ۲۹/۱۴

اَلْفَضْلُ - اسم فعل - پ ۵/۹ اہل طاعت کا جنّت
میں انبیاء - شہداء اور صدیقوں کے ساتھ ہونا
پ ۱۹/۱۷ سلیمانؑ کا پرندوں کی بولی سمجھنا اور شان دار
سلطنت پانا - پ ۲۲/۱۴ نیکیوں میں سب سے بڑھ جانا
پ ۲۵/۴ نیک عمل والے اہل ایمان کو جنت میں مرضی
کے موافق ہر چیز ملنا -

اَلْفَضْلَ - اسم فعل پ ۲/۱۵ آپس کے تعلقات کی
بھلائی - میاں بی بی کے سلوک میں خوش گواری
پاسداری - لحاظ - مروت - پ ۳/۱۶ اللہ کی طرف سے
ہدایت اور کتاب اور شریعت -

اَلْفَضْلِ - اسم فعل - پ ۱/۱۳ خیر برکت - ہدایت شریعت
وحی پ ۳/۱۶ مہربانی عطاء شریعت - ہدایت - پ ۹/۱۸
مغفرت - امتیاز پ ۱۸/۹ مال پ ۲۷/۱۹ مہربانی - کرم - پ ۲۵/۱۱

مہربانی۔ نبوت عامہ الی یوم القیامہ

فَضْلٍ ۔ اسم فعل۔ پ ۲/۲۳ مہربانی موت کے بعد زندگی
پ ۲/۱۷ مہربانی۔ بعض آدمیوں کو بعض پر حملہ نہ کرنے
دینا۔ امن قائم رکھنا۔ پ ۴/۷ معافی پ ۴/۴ انعام شہداء
کو عطاء درجات۔ پ ۴/ ۹، ۱۱، ۱۲ مہربانی۔ مادر پ ۶/۴
مغفرت۔ جنت۔ پ ۸/۱۱ فضیلت برتری۔ پ ۱۱/۱۷ نیکی
مرتبہ پ ۱۲/۳ برتری فضیلت پ ۲۰/۲ مہربانی قیامت
کا فوراً نہ آجانا پ ۲۴/۱۲ مہربانی۔ دن کو روشن اور
رات کو آرام کے لئے بنانا۔ پ ۱۱/۲۲ مہربانی عطاء رزق

فَضْلٌ ۔ اسم فعل۔ اللہ کی طرف سے فضل فتح
کامیابی۔ مال غنیمت۔ پ ۵/۵

فَضْلاً ۔ اسم فعل (حالت نصب) پ ۲/۹ تجارت کے
ذریعہ سے رزق۔ پ ۳/۵ رحمت۔ شاید اس جگہ رحمت
سے مراد مالی وسعت ہو۔ پ ۶/۵ مغفرت پ ۱۵/۲ روزی
پ ۲۲/۲ فضل۔ رتبہ۔ جنت پ ۲۲/۸ فضیلت برتری پ ۲۵/۱۶
عنایت۔ مہربانی پ ۲۶/۱۲ مغفرت۔ رحمت۔ پ ۲۶/۱۳ مہربانی
پ ۲۸/۴ رحمت بمغفرت۔

فَضْلِهٖ ۔ فضل مجرور مضاف۔ ہٖ ضمیر مضاف الیہ
پ ۱/۱۱ رحمت۔ وحی پ ۱/۸ رحمت۔ مہربانی۔ خاص رزق
پ ۴/۹ مہربانی بلا استحقاق پ ۵/ ۲، ۴، ۵، ۸ رحمت۔ مہربانی
مال۔ پ ۶/۴ پ ۱۰/ ۱۰، ۱۳، ۱۶ فضل و کرم پ ۱۱/۱۶ خیر بھلائی۔ پ ۱۴/۸
معاش مال پ ۱۵/۷ روزی پ ۱۵/۱۸ عنایت مہربانی۔ پ ۱۸/ ۱۰، ۱۱
مہربانی پ ۲۰/۱ معاش پ ۲۱/۶ معاش پ ۲۱/۸ معاش پ ۲۲/۱۴
معاش پ ۲۲/۱۶ عنایت۔ مہربانی پ ۲۵/۴ مہربانی پ ۲۵/۱۸
معاش۔

فَضَّلَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ مصدر
تفضیل۔ باب تفعیل پ ۵/ ۲، ۴، ۳، ۱۰ اس نے فضیلت دی
برتری دی پ ۱۴/۱۶ اس نے زیادتی کی۔ زیادہ دیا۔

فَضَّلَكُمْ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ کُمْ
ضمیر مفعول۔ اس نے تم کو فضیلت بخشی۔ بزرگی
عطا کی۔ پ ۹/۶

فَضَّلَنَا ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ نَا ضمیر
مفعول۔ اس نے ہم کو برتری عطا کی۔ فضیلت
بخشی پ ۱۹/۱۴

فَضَّلْتُكُمْ ۔ واحد متکلم ماضی معروف۔ کُمْ ضمیر
مفعول۔ میں نے تم کو بزرگی عطا کی پ ۱/ ۶، ۱۵

فَضَّلْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ ہم نے
نضیلت دی۔ ہم نے بزرگی عطا کی۔ پ ۳/۱ پ ۷/۱۶
پ ۱۵/ ۲، ۹، ۷ پ ۲۵/۱۸

فُضِّلُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی مجہول۔ مصدر
تفضیل باب تفعیل۔ ان کو رزق زیادہ دیا گیا۔
ان کی معاش بڑھائی گئی۔ پ ۱۴/۱۶

فِضَّةٍ ۔ اسم جنس نکرہ۔ چاندی۔ پ ۲۵/۹ ۲۹/۱۹

اَلْفِضَّةَ ۔ اسم جنس معرف باللام۔ حالت نصب چاندی۔ پ ۱۰/۱۱

اَلْفِضَّةِ ۔ اسم جنس معرفہ (حالت جر) چاندی پ ۳/۱

فَطَرَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف مصدر فَطْرٌ اس نے نیست سے ہست کیا۔ وہ عدم سے وجود میں لایا۔ اس نے پیدا کیا۔ لغوی لحاظ سے فَطْرٌ کے مفہوم میں پھاڑنے کے معنی ضرور ہونا چاہئے کیونکہ لغت میں فَطْرٌ کے معنی ہیں پھاڑنا۔ عدم کے پردے کو پھاڑ کر وجود میں لانا یعنی پیدا کرنا۔ اسی مناسبت سے اس کا مفہوم قرار پایا۔ پ ۷/۱۵ ۲۱/۲

فَطَرَنِیْ ۔ واحد مذکر غائب۔ ماضی معروف۔ نِی مفعول اس نے مجھے پیدا کیا۔ پ ۱۲/۵ ۲۳/۱ ۲۵/۹

فَطَرَكُمْ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ کُمْ ضمیر مفعول۔ اس نے تم کو پیدا کیا۔ پ ۱۵/۵

فَطَرَنَا ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ نَا ضمیر مفعول۔ اس نے ہم کو پیدا کیا۔ پ ۱۶/۱۲

فَطَرَهُنَّ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف هُنَّ ضمیر مفعول۔ اس نے ان کو پیدا کیا۔ پ ۱۷/۵

فِطْرَتَ اللّٰهِ ۔ اسم فعل۔ فِطْرَتَ مضاف۔ اللّٰه مضاف الیہ۔ تخلیق۔ بناوٹ۔ بنائی ہوئی چیز۔ پ ۲۱/۷

پروفیسر عبدالرؤف مصری نے لکھا ہے کہ فطرت ان خصوصی صفات کو کہتے ہیں جن سے کسی قوم یا فرد کی اچھی بُری شخصیت بنتی ہے مثلاً شجاعت قوت۔ ذہانت۔ محنت۔ دانشمندی۔ مکاری وغیرہ فطرت کے اصلی معنی ہیں۔ آٹا گوندھ کر فوراً بغیر خمیر کئے روٹی پکانا۔ خُبْزٌ فَطِیْرٌ (چپاتی) رَائٌ فَطِیْرٌ (بے سوچی رائی) اصل لغت میں توسیع ہوئی تو ایجاد و اختراع کے معنی ہو گئے (معجم القرآن)

امام راغب نے لکھا ہے فطرت اللّٰہ سے مراد ہے انسان کی وہ پیدائشی (تخلیقی) قوت جس سے ایمان کا حصول ہوتا ہے۔ (المفردات)

فُطُوْرٍ ۔ اسم فعل۔ رخنہ۔ شگاف۔ عیب۔ پ ۲۹/۱

فَظًّا ۔ بدکلام۔ بدخو۔ بداخلاق۔ لفظ کی اصل وضع اس گندے پانی کے لئے ہے جو غلاظت سے بھری ہوئی آنتوں کے اندر ہوتا ہے۔ (معجم القرآن و مفردات) پ ۴/۸

فَعَلَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ کیا امام راغب نے لکھا ہے۔ ہر قسم کی تاثیر کو فعل کہتے ہیں ناقص ہو یا کامل۔ دانستہ ہو یا نادانستہ۔ ارادے کے ساتھ ہو یا بلا ارادہ۔ انسان کی طرف سے ہو یا حیوان

کی طرف سے یا کسی اور کی طرف سے فعل اور عمل دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ البتہ صَنعٌ کا مفہوم خاص ہے یعنی بنانا۔

لفظ فعل اسم فعل بھی ہے مصدر بھی ہے۔ اور اس کام کو بھی کہتے ہیں جو کیا گیا ہو۔ مفعول اور منفعل میں کوئی فرق نہیں۔ بعض اہل لغت کا قول ہے کہ فاعل کے فعل سے جو چیز بطور نتیجہ بلا ارادہ ظاہر ہوجاتی ہے وہ انفعال ہے جیسے محبوب کو دیکھنے سے چہرے کی شگفتگی اور دل میں سرور گانا سُننے سے دل میں ہُوک اور طرب۔ لیکن مفعول میں یہ شرط نہیں ہے (المفردات) پ ۹/۱۲ پ ۱۴/۱۱ پ ۱۷/۵ پ ۳۰ (دیکھو افعل)

فُعِلَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول۔ کیا گیا یعنی اُن کو عذاب دیا گیا۔ پ ۲۲/۱۲

فَعَلْتَ ۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف۔ تو نے کیا۔ پ ۱۱/۱۶ یعنی شرک کیا۔ خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو پکارا۔ پ ۱۷/۵ یعنی کیا تو نے ہمارے معبودوں کو توڑا۔ پ ۱۹/۱۶ یعنی تو نے قتل کیا۔

فَعَلْتُمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف۔ تم نے کیا پ ۱۳ یعنی تم نے کیا سلوک کیا پ ۲۶/۱۳ یعنی نادانی سے کسی قوم کو نقصان پہونچا دیا۔

فَعَلْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ ہم نے کیا پ ۱۳/۱۹ یعنی ہم نے ان کو برباد کردیا۔ ہلاک کردیا۔

فَعَلُوا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ انھوں نے کیا پ ۵ یعنی کھُلا گناہ کیا۔ پ ۵ یعنی وہ تعمیل حکم (نہیں) کرتے پ ۶/۱۵ یعنی بدی۔ پ ۸ یعنی نہ گمراہ ہوتے نہ اغوا کرتے پ ۸ یعنی کھُلا گناہ کیا۔ بے حیائی کا کام کیا پ ۲۷ یعنی جو کام اُنھوں نے کیا۔

فَعَلْنَ ۔ جمع مؤنث غائب ماضی معروف۔ اُن عورتوں نے کیا۔ پ ۲ یعنی نکاح۔

فَعَلْتُهُ ۔ واحد متکلم ماضی معروف۔ ہٗ ضمیر مفعول پ ۱۶ یعنی میں نے خود اپنی رائے سے نہیں کیا۔ (ابن عباس)

فَعَلْتُهَا ۔ واحد متکلم ماضی معروف۔ ھا ضمیر مفعول میں نے وہ حرکت کی۔ پ ۱۹/۱۶ یعنی قتل۔

فَعَلَهٗ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ ہٗ ضمیر مفعول۔ پ ۱۷/۵ ہاں کسی نے تو کیا (کسائی ورازی) یعنی اس جگہ فَعَلَهٗ کا فاعل غیر معین اور نامعلوم ہے اسی لئے حذف کردیا گیا۔ رازی کی یہ تشریح اس بناء پر ہے کہ فَعَلَهٗ پر وقف ہے کَبِیْرُهُمْ جو اس کے بعد آیا ہے وہ اس کا فاعل نہیں ہے۔ عام اہل تفسیر نے کبیرھم کو فاعل قرار دیا ہے اور یہ مطلب

لکھا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا میں نے یہ کام نہیں کیا بلکہ بڑے بُت نے کیا ہے یعنی اُن لوگوں کو قائل کرنے اور اُن کے عقیدے کا مذاق اُڑانے کے لئے حضرت نے انکار کر دیا اور اپنے فعل کو بڑے بُت کی طرف منسوب کر دیا۔

فَعْلَتَكَ ۔ اسم فعل مضاف کَ ضمیر مخاطب مضاف الیہ۔ فَعْلَۃٌ بمعنی فعل۔ یعنی تو نے اپنی ایک اور حرکت کی تھی۔ ۱۹/۲

فَعَّالٌ ۔ صیغہ مبالغہ۔ زبردست کام کرنے والا۔ خود مختاری سے کرنے والا۔ ۱۲/۳ ۳۰/۱۱

اَلْفَقْرَ ۔ اسم فعل اور مصدر۔ تنگ دستی۔ ناداری مفلس ہو جانا۔ محتاج ہو جانا۔ ۳/۵

پروفیسر عبدالرؤف نے لکھا ہے کہ اگر صرف اہل وعیال کی کفالت کے لئے رزق ہو زائد نہ ہو تو ایسا شخص فقیر ہے۔ اتنا بھی نہ ہو تو مسکین ہے اصل میں فقیر اس شخص کو کہتے تھے جس کے فِقَارُ الظَّهر (پشت کے مہرے۔ کیپے) ٹوٹ گئے ہوں۔ اس کے بعد ہر کمزور کو کہنے لگے۔ استعمال میں مزید توسیع کی گئی تو اس شخص پر اطلاق ہونے لگا جس کے پاس روزی زائد نہ ہو مشہور شاعر راعی کا قول ہے۔

اَمَّا الفقیر الذی کانت حلوبتہ ؛ وفق العیال فلم یترک لہ سبد

یعنی میں وہ فقیر ہوں جس کے پاس دُودھ دینے والی اونٹنی صرف اہل وعیال کی ضرورت کے لائق دُودھ دیتی ہے۔ (معجم القرآن)

امام راغب نے لکھا ہے فقر کا استعمال چار طور پر ہوا ہے۔

۱۔ ضرورت کے لائق روزی نہ ہونا

۲۔ صرف ضرورت کے لائق ہونا۔ اندوختہ نہ ہونا۔ آیتہ اِنْ یَکُوْنُوْا فُقَرَاءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ میں یہی مفہوم مراد ہے

۳۔ فقر نفس۔ کتنا ہی مال ہو مگر نفس حریص رہے۔

۴۔ اللہ کی طرف احتیاج۔ ایسا فقر ہر آدمی ہر جانور بلکہ کائنات کی ہر چیز میں ہے سب اللہ کے محتاج ہیں۔ آیت رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ میں یہی معنی مراد ہیں (المفردات) (دیکھو فاقرۃ)

فَقِیْرًا ۔ صفت مشبہ نکرہ واحد (حالت نصب) فُقَرَاءُ جمع۔ محتاج ۴/۱۲ ۵/۱۷

فَقِیْرٌ ۔ صفت مشبہ نکرہ واحد (حالت رفع) فُقَرَاءُ جمع۔ ۱/۸ محتاج ۲/۱۲ ضرورت مند۔

اَلْفَقِیْرَ ۔ صفت مشبہ معرف باللام (حالت نصب) محتاج۔ ۱۷/۱۱

اَلْفُقَرَاءُ ۔ صفت مشبہ جمع معرفہ حالت رفع اَلْفَقِیْرُ واحد

ضرورتمند (بے نیاز نہیں ہو) پ ۲۲/۱۵ ۲۶

اَلْفُقَرَاءَ۔ صفت مشبہ جمع معرفہ حالت نصب۔ اَلْفَقِیْرُ واحد۔ محتاج۔ پ ۳۰/۵

لِلْفُقَرَاءِ۔ لام حرف جر اَلْفُقَرَاءِ مجرور۔ صفت مشبہ جمع حالت جر۔ محتاج۔ پ ۳۰/۵ ۲۱/۱۴ ۲۸/۱۴

فُقَرَاءَ۔ صفت مشبہ نکرہ جمع (حالت نصب) محتاج۔ پ ۱۵/۱

فَكُّ رَقَبَةٍ۔ مصدر (باب نصر) مضاف رَقَبَةٍ مضاف الیہ۔ غلامی سے آزاد کرنا۔

امام راغب نے لکھا ہے بعض کا قول ہے کہ گردن کی آزادی سے مراد ہے۔ اللہ کے عذاب سے اپنی اور دوسروں کی گردنوں کو آزاد کرنا۔ (المفردات) پ ۳۰/۱۵

فَكَّرَ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف مصدر تَفْكِيْرٌ باب تفعیل۔ اس نے سوچا۔ فِكْرٌ، فَكْرٌ، فِكْرَةٌ، فِكْرَى اسم مصدر بمعنی سوچ وچار۔ فِكْرٌ اور فَكْرٌ کے معنی حاجت بھی ہیں۔ محاورے میں کہتے ہیں مَالِیْ فِیْهِ فِكْرٌ یا مَالِیْ فِیْهِ فَكْرٌ مجھے اس کی حاجت نہیں (قاموس ولسان)

امام راغب نے لکھا ہے کسی چیز میں تفکر اسی وقت ہوسکتا ہے جب اس کی صورت دماغ میں آسکے جیسے آسمان زمین سارا جہان۔ اگر دماغ میں صورت نہ آسکے تو ایسے مقام میں تفکر کا استعمال صحیح نہیں۔ اس لئے کہا گیا ہے اللہ کی آیات اور نعمتوں پر غور کرو۔ اس کی ذات کو نہ سوچو (المفردات) پ ۲۹/۱۵

فَكِهِيْنَ۔ جمع حالت نصب۔ فَكِهٌ واحد باتیں بناتے ہوئے۔ اتراتے ہوئے۔ مذاق اڑاتے ہوئے۔ (دیکھو فَاكِهِيْنَ وفَاكِهُوْنَ وتَفَكَّهُوْنَ) پ ۳۰/۸

فُلَانًا۔ فلاں شخص کو۔ اگرچہ کسی کا نام نہ لیا جائے اور اسمی تعیین نہ کی جائے تو نام کی جگہ لفظ فلاں آتا ہے۔

پروفیسر عبدالرؤف مصری نے لکھا ہے کسی شخص یا چیز کے نام کی طرف کنایہ کرنے کے لئے لفظ فلاں بولا جاتا ہے بلکہ شریفوں کی جماعت کی طرف کنایہ کرنے کے لئے بھی اس لفظ کا استعمال ہوا ہے۔ ابو النجم کا شعر ہے۔

تَدَافُعَ الشَّيْبُ وَلَمْ تَقْتُلِ
فِي لُجَّةٍ اَمْسِكْ فُلَانًا عَنْ فُلِ

(معجم القرآن)

راغب نے المفردات میں لکھا ہے کہ فُلَانٌ اور

فُلَانَۃٌ کا استعمال انسان (مرد و عورت) کے لئے ہوتا ہے اور اَلفُلَانُ اور اَلفُلَانَۃُ کا استعمال حیوان (مذکر و مؤنث) کے لئے ہوتا ہے۔ پ ۱۹/۱

اَلفَلَقِ ۔ اسم فعل۔ تڑکا۔ اوّل صبح (صحاح قاموس۔ زجاج۔ راغب) یا مخلوق (ابن عباس) لفظی ساخت کے اصل معنی ہیں پھاڑنا۔ صبح کا نور سیاہی کے پردے کو پھاڑ کر نکلتا ہے مخلوق عدم کے پردے کو چاک کر کے آئی ہے۔ اسی مناسبت سے اول صبح یا مخلوق مراد ہوئی۔ (دیکھو فالق) پ ۳۰/۲۸

فَلَكٍ ۔ واحد فُلُكٌ و اَفلاكٌ جمع۔ گھیرا دائرہ۔ لفظ کی اصل وضع اس پانی کے لئے ہے جس پر ہوا لگنے سے گول گول دائرے پیدا ہو جاتے ہیں (معجم القرآن) پ ۱۷/۳ پ ۲۳/۲

اَلفُلكِ ۔ یہ لفظ مذکر بھی ہے اور مؤنث بھی جمع بھی ہے اور واحد بھی یا جمع بصورت واحد ہے اگر جمع ہوگا تو اس کا واحد فَلَكٌ ہوگا جیسے اُسُدٌ قاموس۔ کشتی۔ جہاز۔ پ ۲/۴ پ ۸/۱۵ پ ۱۱/۱۴ پ ۱۸/۳ پ ۱۹/۱۰ پ ۲۱/۳ پ ۲۳/۲ پ ۲۴/۱۴ پ ۲۵/۷

اَلفُلكَ ۔ حالت نصب (دیکھو اَلفُلكِ) پ ۱۲/۴ پ ۱۳/۱۴ پ ۱۴ پ ۱۵/۷ پ ۱۷/۱۶ پ ۱۸/۲ پ ۲۲/۱۴

اَلفُلكُ ۔ حالت رفع (دیکھو اَلفُلكِ) پ ۲۱/۴ پ ۲۵/۱۸

فَوَاحِشَ ۔ جمع۔ واحد فَاحِشَۃٌ۔ بے حیائی کے کام۔ کھلے گناہ (دیکھو فَاحِشَۃَ) پ ۸/۱۱،۶ پ ۲۵/۳ پ ۲۷/۶

فَوَاقٍ ۔ اسم فعل۔ واحد اس کی جمع اَفوِقَۃٌ اور آفِقَۃٌ ہے۔ درمیانی وقفہ۔ وہ وقفہ جو دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیان ہوتا ہے۔ دوہنے والا ایک مرتبہ دودھ چکتا ہے پھر بچے کو پینے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ بچے کے پینے سے جانور کے تھنوں میں دوبارہ دودھ اتر آتا ہے۔ دوہنے والا بچے کو ہٹا کر خود دوبارہ دوہ لیتا ہے۔ اس درمیانی وقفے کا نام اصل لغت میں فواق ہے (قاموس) یہاں مراد سکون اور مرض کا افاقہ (منتہی الارب لسان۔ ابوعبیدہ) یا رجوع (محلی۔ راغب اور معجم) یا راحت (راغب و منتہی الارب) پ ۲۳/۱۱

فَوَاكِہَ ۔ جمع۔ فَاكِہَۃٌ واحد۔ پھل۔ میوہ (دیکھو فَاكِہَۃٌ) پ ۱۸/۱ پ ۲۳/۶ پ ۲۹/۲۲

فَوتَ ۔ اسم فعل۔ آگے بڑھ جانا۔ گرفت سے باہر ہو جانا۔ رسائی سے نکل جانا۔ هُوَ فَوتَ رُمحِهٖ وہ اس کے نیزے کی رسائی سے آگے ہے هُوَ فَوتَ یَدِہٖ وہ ہاتھ کی پہنچ سے باہر ہے۔ هُوَ فَوتَ فَمِهٖ وہ اس کے منہ کی رسائی سے باہر ہے۔ یعنی منہ

وہاں تک نہیں پہونچ سکتا۔ یہ دعا کے وقت کہا جاتا
ہے جَعَلَ اللّٰہُ رِزْقَہٗ فَوْتَ فَمِہٖ اللہ اسکے رزق
کو اس کے منہ کی رسائی سے باہر کردے یعنی رزق
سامنے ہو مگر منہ وہاں تک نہ پہونچ سکے (تاج
لسان) دیکھو فاتکم۔ پ ۲۲/۱۲

فَوْجٌ۔ واحد۔ حالت رفع) اَفْوَاج جمع۔ گروہ۔ جماعت
فُوُوْجٌ بھی جمع ہے اَفَاوِجُ اور اَفَاوِیجُ جمع الجمع
ہے۔ پ ۲۳/۱۳ پ ۲۹/۱

فَوْجًا۔ واحد (حالت نصب) گروہ۔ پ ۲۰/۳

فَوْرِ۔ اسم فعل۔ جوش۔ اُبال۔ عجلت۔ فوراً۔ اور
آجائیں تم پر اپنے جوش سے (ترجمہ شاہ رفیع الدین)
اور وہ آویں تم پر اسی دم (شاہ عبد القادر) (دیکھو
فار) پ ۴/۴

اَلْفَوْزُ۔ اسم فعل و مصدر۔ فتح۔ کامیابی۔ کامیاب
ہونا (باب نصر) (دیکھو فَازَ) پ ۴/۹،۱۳ پ ۷/۶،۸ پ ۱۰/۱۵،۱۶
پ ۱/۲،۳،۱۲ پ ۲۳/۶ پ ۲۴/۶ پ ۲۵/۱۶،۲۰ پ ۲۷/۱۸ پ ۲۸/۱۰،۱۵ پ ۳۰/۱۰

فَوْزًا۔ اسم فعل و مصدر۔ حالت نصب۔ دیکھو الفوز
پ ۵/۶ پ ۲۲/۶ پ ۲۶/۲۹

فَوْقَ۔ ظرف۔ مکان۔ اوپر۔ اونچا جیسے رَفَعْنَا
فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ۔

۲ مرتبہ میں زیادتی۔ برتری جیسے رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ
بَعْضٍ دَرَجَاتٍ۔ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا
فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

۳ بلندی بلحاظ غلبہ جیسے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ
وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُوْنَ۔

۴ جسمانیت کے لحاظ سے بڑا یا چھوٹا ہونا جیسے بَعُوْضَةً
فَمَا فَوْقَهَا یعنی مچھر اور مچھر سے کوئی بڑی چیز
(مثلاً مکڑی) یا چھوٹی چیز (مثلاً مچھر کی ٹانگ)

۵ حقارت اور ذلت میں زیادتی جیسے بَعُوْضَةً فَمَا
فَوْقَهَا یعنی مچھر اور مچھر سے بھی زیادہ حقیر چیز۔

۶ تعداد میں زیادتی فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ
پ ۳/۱۴ پ ۴/۱۳ پ ۷/۱،۸ پ ۸/۷ پ ۹/۱۴ پ ۱۲/۱۵ پ ۱۳/۳ پ ۱۴/۱۸ پ ۲۵/۱۶،۹ پ ۲۶/۱۳،۹

فَوْقِ۔ ظرف۔ مکان مجرور۔ اوپر سے اونچائی
سے۔ حالت جر میں فوق کے عموماً یہی معنی ہوتے
ہیں جیسے وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا۔
عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ۔ اِذْ جَاءُوْكُمْ
مِنْ فَوْقِكُمْ۔ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ۔ یُصَبُّ مِنْ
فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ۔ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ۔
پ ۱۳/۱۹ پ ۱۷/۹ پ ۱۸/۱۱

فَوْقَكُمْ۔ فَوْقَ منصوب مضاف۔ كُمْ ضمیر
مضاف الیہ۔ تمہارے اوپر۔ پ ۱/۸،۱۱ پ ۱۸/۲ پ ۳۰/۲

فَوْقِكُمْ۔ فَوْقِ مجرور مضاف كُمْ ضمیر مضاف الیہ

تمہارے اوپر سے۔ ۱۴/۱۸ ۲۱

فَوْقَهَا۔ فوق ظرف منصوب مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ اس کے اوپر ۔

فَوْقِهَا۔ فوق ظرف مجرور مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ اس کے اوپر سے

۲۳/۱۶ ۴/۱۶

فَوْقَهُمْ۔ فوق ظرف منصوب مضاف ھُم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ان کے اوپر۔ ان سے بڑھ کر۔ ان سے زیادہ ۔ ان پر غالب۔

۲/۱۰ ۶/۲ ۹/۱۱،۵ ۲۶/۱۵ ۲۹/۵،۲

فَوْقِهِمْ۔ فوق ظرف مجرور مضاف ھُم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ان کے اوپر سے۔ ۶/۱۳

۲/۱۲ ۱۴/۱۲،۱۰ ۲۱/۲ ۲۳/۱۶

فَوْقِهٖ۔ فوق ظرف مجرور مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ اس کے اوپر سے۔ ۱۸/۱۱

فَوْقِهِنَّ۔ فوق ظرف مجرور مضاف ھِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ۔ اُن کے اوپر سے

۲۵/۲

فُوْمِهَا۔ فُوم مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ گیہوں (راغب) یا لہسن (عام اہلِ تفسیر) حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی قرأت میں بہ لفظ ثُومِهَا ہے۔

ابن قتیبہ نے لکھا ہے کہ فُوم اصل میں ثُوم تھا۔ ثاء کو فاء سے بدل دیا۔ اور یہ جائز ہے جیسے جَدَثٌ کو جَدَفٌ اور مَغَاثِيرُ کو مَغَافِيرُ کہا جاتا ہے (القرطین لابن قتیبہ) ۱/۲

فُؤَادُ۔ واحد معرفہ۔ اَفْئِدَةٌ جمع۔ دل۔ لغت میں تَفَؤُّدٌ کے معنی ہیں روشن ہونا۔ علمی ادراک اور عرفانی نور کا مرکز بھی دل ہے۔ اسی لحاظ سے اس کو فُؤاد کہا جاتا ہے۔ ۲۰/۱۳

اَلْفُؤَادُ۔ واحد معرف باللام۔ اَلْاَفْئِدَةُ جمع دل۔ ۲۷/۱۵

اَلْفُؤَادَ۔ واحد حالت نصب۔ دل۔ ۱۵/۱۳

فُؤَادَكَ۔ فُؤَادَ منصوب مضاف۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔ تیرے دل کو۔ ۱۲/۱۲ ۱۶/۱۹

فِئَةٌ۔ واحد۔ حالت رفع۔ گروہ اور بقول امام راغب وہ گروہ جو باہم مددگار ہو اور ایک دوسرے کی طرف مدد کرنے کے لئے لوٹے (المفردات) ۳/۲ ۱۵/۱۷

فِئَةً۔ واحد۔ حالت نصب۔ گروہ (دیکھو فِئَةٌ) ۲/۱۷ ۲/۱

فِئَتٍ۔ واحد۔ حالت جر۔ گروہ (دیکھو فِئَةٌ) ۲/۱۷

۹/۱۶ ۲/۱۱

فِئَتُکُمْ - فِئَۃٌ مضاف۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ تمہارا گروہ۔ پ۹ ع۱۶

فِئَتَانِ - تثنیہ فِئَۃٌ واحد۔ حالت رفع۔ دو گروہ۔ پ۲

فِئَتَیْنِ - تثنیہ۔ فِئَۃٌ واحد۔ حالت جر و حالت نصب - دو گروہ - پ۳ پ۵

فَفَهَّمْنٰهَا - جمع متکلم ماضی معروف۔ مصدر تَفْهِیْمٌ باب تفعیل۔ اس کا مجرد باب سمع سے مستعمل ہے۔ ہم نے سمجھا دیا۔ پ۱۷

اَلْفِیْلِ - اسم جنس۔ مذکر و مؤنث واحد و جمع۔ اگر اس کو واحد قرار دیا جائے تو فُیُوْلٌ اور فِیَلَۃٌ جمع آتی ہے ہاتھی اصحاب الفیل سے مراد ہیں۔ ابرہہ حبشی شاہ یمن اور اس کا لشکر جس نے کعبہ ڈھانے کے لئے چڑھائی کی تھی اور اللہ نے اس کو غیبی حوادث بھیج کر تباہ کیا۔ قصہ اس سورت میں مذکور ہے۔ پ۳۰

فِیْ - حرف جر ہے۔ اس کا استعمال قرآن مجید میں مختلف طور پر ہوا ہے۔

۱ ظرفیت کے لئے ایسا استعمال قرآن مجید میں زیادہ ہے۔ ظرف مکان جیسے اَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ ظرف زمان جیسے وَفِیْ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ

۲ بمعنی مع یعنی شمول الخ اور مصاحبت کے لئے جیسے اُدْخُلُوْا فِیْ اُمَمٍ قوموں کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

۳ بمعنی باء سببیت یا بابت متعلق فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْہِ یہی وہ ہے جس کے سبب جس کے متعلق تم نے مجھے برا کہا تھا۔

۴ بمعنی لام (واسطے) اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا اگر تم ان کے لئے بھلائی سمجھو (ابن عباس)

۵ بمعنی علیٰ (اوپر) لَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ کھجور کے تنوں پر میں تم کو صلیب دوں گا۔

۶ بمعنی اِلیٰ (طرف) فَرَدُّوْا اَیْدِیَهُمْ فِیْ اَفْوَاهِهِمْ ای اِلیٰ اَفْوَاهِهِمْ فَنَظَرَ نَظْرَۃً فِی النُّجُوْمِ۔ ایک نظر ستاروں کی طرف دیکھا (ابن عباس)

۷ بمعنی عَنْ (اعراض) فَمَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی

۸ بمعنی مِنْ (سے) وَیَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ شَهِیْدًا جس روز ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائینگے۔

۹ باہم اندازہ کرنا۔ مقابلہ اور موازنہ کرنا۔ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ آخرت کے مقابلے میں دنیوی زندگانی کا سامان حقیر ہے۔

۱۰ تاکید یا زائد وَقَالَ ارْکَبُوْا فِیْهَا (عربی میں باب رَکِبَ متعدی ہے۔ رَکِبَ الْفَرَسَ گھوڑے پر سوار ہوا۔ اس لئے آیت میں فی زائد ہے اردو میں کشتی پر یا کشتی میں سوار ہونا بولا جاتا ہے اس لئے

ترجمہ میں فی کو زائد نہیں قرار دیا جاسکتا) قرآن پاک میں حرف فی ۱۲۹۱ مرتبہ سے بھی زیادہ آیا ہے۔ کل آیات یا حوالجات کو نقل کرنا غیر مفید طوالت ہو ذیل میں ان مقامات کے حوالے لکھے جاتے ہیں جہاں ضمیروں پر فی آیا ہے۔

فِیْہِ۔ فی حرف جر ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مجرور اس میں

۱/۲۱، ۴۴، ۸، ۱۴۸ — ۲/۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۶ — ۳/۲، ۴، ۵، ۶، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۴ — ۴/۱، ۱۴ — ۵/۸ — ۶/۲، ۱۱ — ۷/۸، ۱۳ — ۸/۳، ۵ — ۹/۶، ۱۱ — ۱۱/۳، ۷، ۹، ۱۲، ۱۵ — ۱۲/۱۰، ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۶ — ۱۳/۱۷، ۱۹ — ۱۴/۱، ۳، ۵، ۸، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۹، ۲۲ — ۱۵/۷، ۱۱، ۱۳، ۱۸ — ۱۶/۲، ۵، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷ — ۱۷/۱، ۲، ۶، ۱۰، ۱۶ — ۱۸/۴، ۸، ۱۱ — ۱۹/۴ — ۲۰/۲، ۳، ۱۰ — ۲۱/۷، ۱۴، ۱۶ — ۲۲/۱۴، ۱۶ — ۲۳/۱۴، ۱۵، ۱۷ — ۲۴/۲، ۴، ۱۲، ۱۸، ۲۰ — ۲۵/۲، ۳، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۸، ۱۹ — ۲۶/۱، ۲ — ۲۷/۴، ۸، ۱۷، ۱۸، ۱۹ — ۲۸/۲۰ — ۲۹/۴، ۱۱ — ۳۰/۱

فِیْھَا۔ فی حرف جر ھَا ضمیر واحد مونث غائب مجرور اس میں

۱/۳، ۴، ۸، ۹، ۱۴ — ۲/۳، ۴، ۹، ۱۱ — ۳/۲، ۴، ۶، ۹، ۱۰، ۱۷ — ۴/۲، ۳، ۵، ۱۱، ۱۲، ۱۳ — ۵/۵، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۵ — ۶/۳، ۸، ۱۰، ۱۱ — ۷/۱، ۵، ۶، ۱۰ — ۸/۲، ۸، ۹، ۱۱، ۱۲ — ۹/۱، ۲ — ۱۰/۹، ۱۴، ۱۱، ۱۵، ۱۷ — ۱۱/۲، ۴، ۸ — ۱۲/۲، ۴، ۶، ۸، ۹ — ۱۳/۶، ۷، ۱۹ — ۱۴/۲، ۴، ۷، ۱۰ — ۱۵/۲، ۵، ۶، ۱۰، ۱۴ — ۱۶/۱، ۳، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۶ — ۱۷/۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ — ۱۸/۱، ۲، ۵، ۶، ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۷ — ۱۹/۴، ۵، ۹ — ۲۰/۵، ۱۶ — ۲۱/۲، ۱۰، ۱۵ — ۲۲/۵، ۷، ۸، ۱۵، ۱۶ — ۲۳/۲، ۴، ۹، ۱۳ — ۲۴/۵، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۸ — ۲۵/۲، ۷، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۲۰ — ۲۶/۲، ۳، ۶، ۷، ۹، ۱۵، ۱۷ — ۲۷/۱، ۳، ۱۱، ۱۴، ۱۷، ۱۸ — ۲۸/۳، ۵، ۱۵، ۱۸ — ۲۹/۵، ۹، ۱۲، ۱۹، ۲۱ — ۳۰/۱، ۲، ۵، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۲۲، ۲۳

فِیْھِمَا۔ فی حرف جر ھِمَا ضمیر تثنیہ مذکر و مؤنث غائب مجرور۔ ان دونوں میں ۲/۱۱ — ۱۷/۲ — ۲۴/۹ — ۲۵/۴ — ۲۷/۱۲

فِیْھِمْ۔ فی حرف جر ھِم ضمیر جمع مذکر غائب مجرور اُن سب میں۔ ۱/۱۵ — ۴/۸ — ۵/۱۲ — ۶/۱۲ — ۷/۶ — ۹/۱۷، ۱۸ — ۱۴/۱۰ — ۱۵/۱۵ — ۱۶/۲ — ۱۸/۲، ۱۰ — ۲۰/۱۴ — ۲۳/۶ — ۲۸/۷

فِیْھِنَّ۔ فی حرف جر۔ ھِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مجرور۔ ان سب میں۔ ۲/۹ — ۵/۱۶ — ۷/۶ — ۱۰/۱۱ — ۱۵/۵ — ۱۸/۴ — ۲۷/۱۳ — ۲۹/۹

فِیْکُمْ۔ فی حرف جر کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مجرور۔ تم میں ۲/۲ — ۴/۱ — ۶/۸ — ۷/۱۷ — ۱۰/۵، ۸، ۱۳ — ۱۱/۵، ۷ — ۲۱/۱۸ — ۲۶/۱۳ — ۲۸/۵

فِیْنَا۔ فی حرف جر نَا ضمیر جمع متکلم مجرور۔ ہم میں۔ ۱۲/۸، ۹ — ۱۹/۹ — ۲۱/۱۳

باب القاف

ق۔ چھبیسویں (۲۶) پارہ میں سورت ۵۰ کا نام۔ حرف

ہجاء میں سے ایک حرف - حروف مقطعات میں سے ایک حرف جس کا صحیح علم اُمت میں کسی کو نہیں۔ اللہ ہی کو اصلی مراد معلوم ہے۔ ٢٦

قَاب - اندازہ۔ مقدار۔ یا کمان کے قبضہ سے نوک تک کا فاصلہ یعنی آدھی کمان کی لمبائی (تاج صحاح راغب۔ معجم)

اہل عرب کسی مسافت کا اندازہ کرنے کے لئے مختلف الفاظ بولتے تھے مثلاً کمان برابر۔ ایک نیزے کے برابر ایک کوڑے کے برابر۔ ہاتھ برابر۔ بانہہ برابر بالشت بھر۔ انگل برابر وغیرہ۔ آیت میں لفظی قلب کر دیا گیا ہے اصل میں قَابَیْ قَوْسٍ تھا یعنی کمان کے دو قاب کی برابر۔ ایک کمان کے دو قاب ہوتے ہیں۔ یعنی وسطی قبضہ سے دونوں طرف کے حصے برابر ہوتے ہیں۔ دو قاب پوری کمان کی برابر ہو گئے (معجم القرآن) صاحب منتہی الارب نے بھی آیت میں لفظی قلب مکانی نقل کیا ہے لیکن قَابَ کے معنی (عام) اندازہ و مقدار بھی لکھا ہے محلی نے بھی مقدار ترجمہ کیا ہے یعنی جبرئیل رسول اللہؐ کے اتنے قریب آ گئے کہ دونوں کے درمیان دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم۔ بات یہ تھی کہ حضور والا نے حضرت جبرئیلؑ سے خواہش کی تھی کہ اپنی اصلی صورت مجھے دکھائیے جبرئیلؑ اصلی شکل میں مشرقی افق میں نمودار ہوئے اور سارے آسمان پر چھا گئے۔ حضور والا پر اتنا خوف طاری ہوا کہ بے ہوش ہو گئے جبرئیل انسانی صورت میں قریب آئے اتنے کہ دو کمان برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا اور حضور کو تسلی دی۔ اور خوف دُور کیا۔

لیکن عام اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ نہ قلب مکانی کہنے کی ضرورت ہے نہ دو کمانوں کے برابر فاصلہ قرار دینے کی، کیونکہ اس جگہ کلام کی بناء عرب کے رواج اور دستور پر ہے۔ عرب میں جب دو شخص گہری دوستی اور یک رُوح دو قالب ہونے کا پیمان باندھتے تھے تو ہر ایک اپنی کمان نکال کر لاتا تھا۔ پھر دونوں کمانوں کو اس طرح ملا دیا جاتا تھا کہ دونوں کے قبضے مل جاتے تھے۔ گوشے مل جاتے تھے۔ تانت مل جاتی تھی۔ گویا دونوں کمانیں جُڑ کر ایک ہو جاتی تھیں۔ پھر دونوں سے ملا کر ایک تیر پھینکا جاتا تھا۔ مطلب یہ ہوتا تھا کہ ہم دونوں ان دونوں کمانوں کی طرح ایک ہو گئے اور دونوں یکذات ہو کر دشمن کا مقابلہ کریں گے۔ ایک کسی سے صلح کرے گا تو دوسرے کی بھی صلح

مانی جائے گی اور ایک کی کسی سے جنگ ہوگی تو دوسرے
کی بھی جنگ سمجھی جائے گی (کذا نقل عن مجاہد)
اس صورت میں جبرئیل اور رسول اللہ صلعم کے درمیان
فاصلہ ثابت ہوگا جتنا دو کمانوں کو جوڑنے کے بعد
دونوں کے درمیان ہوتا ہے یعنی بالکل فاصلہ نہ
رہے گا۔ دونوں کا بالکل متصل ہونا سمجھا جائیگا۔
واللہ اعلم۔ ۲۵

قَابِلِ التَّوْبِ ۔ اسم فاعل (حالت جر) مضاف
اَلتَّوْبِ مضاف الیہ۔ توبہ قبول کرنے والا۔ اس کا
ماضی مضارع باب نصر سے بھی آتا ہے اور ضرب سے
بھی اور سمع سے بھی۔ سب کے معنی قبول کرنے
کے ہوتے ہیں بشرطیکہ متعدی بالباء ہو جیسے قَبَلَ
بِہٖ یَقْبُلُ بِہٖ ۔ قَبَلَ بِہٖ یَقْبِلُ بِہٖ ۔ قَبِلَ بِہٖ یَقْبَلُ
بِہٖ سمع کا مصدر قَبَالَۃٌ آتا ہے۔

اگر متعدی بالباء نہ ہو تو کبھی لازم آتا ہے
اس وقت سامنے سے آنے کے معنی ہوتے ہیں اور
باب سمع سے آتا ہے جیسے قَبِلَتِ اللَّیْلَۃُ رات
سامنے آگئی اور کبھی بغیر حرف جر کی وساطت کے
خود متعدی آتا ہے۔ اس وقت بھی باب سمع سے
ہی آتا ہے جیسے قَبِلَہٗ اس کو قبول کیا اسوقت
مصدر قَبُوْلٌ اور قُبُوْلٌ آتا ہے۔ آیت میں صیغہ
اسم فاعل اسی سے آیا ہے۔

اگر قَبِلَ کے بعد عَلٰی آئے تو چمٹنے اور شروع
کرنے کے معنی ہوتے ہیں جیسے قَبِلَ عَلَی الشَّیِٔ اس
چیز پر چمٹ گیا۔ یا اس کو شروع کیا۔ اس وقت
بھی باب سمع سے آتا ہے (لسان وقاموس) ۲۶
(باقی تنقیح کے لئے دیکھو اَقْبَلَ اور تَقَبَّلَ)

قَاتَلَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف مُقَاتَلَۃٌ
مصدر۔ باب مُفَاعَلَۃٌ۔ جنگ کی۔ نیکی سے دور
کر دیا۔ رحمت سے دور کر دیا۔ اس جگہ آخری
معنی مراد ہے یعنی خدا ان پر لعنت کرے (ابن
عباس)

امام راغب نے ایک دقیق معنی لکھے ہیں جس کا
حاصل یہ ہے کہ خدا نے ان کو مغلوب کر دیا۔ اس لئے
کہ وہ خداوندی احکام کی مخالفت کر کے گویا خدا
سے لڑائی پر تلے ہوئے ہیں۔ پس اللہ نے ان کو
مغلوب کر دیا (اس وقت جملہ بد دعائیہ نہ ہوگا) یا
خدا ان کو مغلوب کرے (اس وقت جملہ بد دعائیہ
ہوگا) انتہی کلامہ۔ لیکن جس کلام کا قائل خدا ہے
اس میں بد دعا کے کوئی معنی نہیں۔ اللہ کس سے بد دعا
کرتا ہے۔ اس لئے کلام کو محاورۂ عرب پر محمول کیا
جائے گا کہ جملہ بد دعائیہ ہے مگر معنی ہیں صرف ذم کے

یعنی یہ لوگ مستحق لعنت ہیں یا مؤلف معجم القرآن کے
موافق یہ بددعا کی تعلیم ہے یعنی لوگوں کو کافروں
کے متعلق بددعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ ان کو
رحمت سے دور کر دے۔ پ ۲۷/۱۴

قَاتِلْ ۔ واحد مذکر حاضر امر معروف مُقَاتَلَۃٌ مصدر
باب مُفَاعَلَۃٌ ۔ لڑ۔ قتال کر۔ یعنی اگر منافق پیچھے
ہٹتے ہیں کافروں سے جہاد نہیں کرتے تو تنہا تم
جہاد کرو۔ کافروں سے جنگ کرو۔ یہ خطاب رسول اللہ
کو ہے (روح المعانی وسیوطی) پ ۵/۸

قَاتِلَا ۔ تثنیہ امر حاضر معروف۔ قَاتِلْ واحد مُقَاتَلَۃٌ
مصدر۔ باب مُفَاعَلَۃٌ۔ تم دونوں لڑو۔ جنگ
کرو۔ یعنی یہودیوں نے حضرت موسیٰ سے کہا تم اور
تمہارا رب جا کر کافروں سے لڑو ہم تو یہیں بیٹھے
رہیں گے۔ ہم نہیں لڑیں گے۔ شاید یہودی خدا
کی جسمانیت کے قائل تھے حقیقت یہ ہے کہ یہودی
جاہل تھے۔ اللہ کی ذات اور صفات سے ناواقف
تھے اسی لئے ایسی بدتمیزی کی بات کہی تھی (خازن)
پ ۶/۸

قَاتَلَکُمْ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ کُمْ
ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول مُقَاتَلَۃٌ مصدر۔ باب
مُفَاعَلَۃٌ یعنی اگر حُدَیْبِیَہ میں کافر تم سے لڑتے
(محلی وخازن) پ ۲۶/۱۱

قَاتَلَہُمُ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف ہُمْ
ضمیر جمع مذکر غائب مفعول۔ پ ۱۰/۱۱ ۲۸/۱۳ دونوں جگہ
بددعائیہ جملے ہیں۔ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ اللہ
کی مار ہو۔ (دیکھو قَاتَلَ)

قَاتَلُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ مُقَاتَلَۃٌ
مصدر۔ باب مُفَاعَلَۃٌ پ ۲ اگر وہ حرم کے اندر
تم سے لڑیں پ ۴/۱۱ وہ کافروں سے لڑے۔ پ ۵/۹
وہ ضرور تم سے لڑتے۔ پ ۲۱/۱۸ اگر وہ تمہارے ساتھ
موجود بھی ہوتے اور مدینے کو نہ چلے گئے ہوتے
تب بھی نہیں لڑتے (بیضاوی) پ ۲۷ اور کافروں سے
لڑے۔ پ ۲۸ جو تم سے لڑے تھے۔

قَاتِلُوْا ۔ جمع مذکر حاضر امر معروف مُقَاتَلَۃٌ مصدر
باب مُفَاعَلَۃٌ لڑو۔ پ ۲/۱۲،۱۸ پ ۴/۸ پ ۵/۷ پ ۹/۱۹
پ ۱۰/۱۱،۱۱ پ ۱۱/۵ پ ۲۶/۱۳۔

بِقَادِرٍ ۔ ب حرف جر قَادِرٍ اسم فاعل واحد
مذکر مجرور۔ قَادِرُوْنَ اور قَادِرِیْنَ جمع۔ طاقت
رکھنے والا۔ قابو پانے والا۔ غالب۔ گرفت کرنے
والا۔ پ ۲۳ پ ۲۶ پ ۲۹/۱۷۔

قَادِرٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر نکرہ حالت رفع۔ قابو
پانے والا۔ طاقت رکھنے والا۔ گرفت کرنیوالا۔ غالب

ب ۱۵ ۳۰
اَلقَادِرُ ۔ اسم فاعل معرفہ۔ باقی معانی مذکورہ بدستور سابق ۔ ب ۲۷

اَلقَادِرُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر معرفہ۔ اَلقَادِرُ واحد۔ اندازہ کرنے والے ۔ ۲۹/۲۱

قَادِرُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر نکرہ حالتِ رفع قَادِرٌ واحد۔ قابو پانے والے ۔ گرفت کرنیوالے، غالب۔ ب ۱۸ ب ۲۹

قَادِرِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر نکرہ۔ حالتِ نصب قدرت رکھنے والے۔ قابو پانے والے ب ۲۹ (تنقیح کے لئے دیکھو تقدیراً)

قَارِعَۃٌ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث قَارِعَاتٌ اور قَوَارِعُ جمع ۔مصیبت ۔بلا۔ حادثہ یا اچانک آجانے والی مصیبت ۔ قَارِعَۃُ الدَّارِ مکان کا صحن قَارِعَۃُ الطَّرِیْقِ وسطِ راہ ۔ قَوَارِعُ القُرْاٰنِ وہ آیات جن کے پڑھنے سے آدمی خبیث جنات سے محفوظ رہتا ہے اصل مادہ قَرْعٌ ہے۔ بابِ فتح میں اس کے معنی ہیں کھٹکھٹانا مثلاً قَرَعَ البَابَ دروازہ کھٹکھٹایا قَرَعَ رَاْسَہٗ بِالعَصَا لاٹھی سے اس کے سر کو کھٹکھٹایا یعنی لاٹھی سر پہ ماری، قَرَعَ الشَّابُّ جَبْھَتَہٗ بِالْاِنَاءِ جوان نے اپنی پیشانی برتن سے کھٹکھٹائی یعنی برتن میں جو کچھ تھا سب پی لیا، قَرَعَ زَیْدٌ سِنَّہٗ زید نے اپنے دانت پیسے یعنی پشیمان ہوا۔ قَرْعٌ سے اسم فاعل مؤنث قَارِعَۃٌ ہے۔ اصل معنی سے مناسبت ظاہر ہے ۔ساعتِ قیامت بھی ناگہاں آجانے والی مصیبت اور حادثۂ عظیم ہے اسی لئے اس کو اَلقَارِعَۃ کہا گیا ہے۔ ب ۳۰ ب ۱۳

اَلقَارِعَۃُ ۔ روزِ قیامت یا ساعتِ ہلاکت (دیکھو قَارِعَۃٌ) ۲۹/۵

اَلقَارِعَۃُ ۔ساعتِ قیامت ۔ اصل میں یہ لفظ صیغۂ صفت تھا پھر قیامت کا وصفی نام بنادیا گیا۔ ۳۰/۲۶

قَارُوْنَ ۔ بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ایک مالدار سردار تھا توراۃ اور قاموس مقدس میں اس کا نام قورح بن یصہار لکھا ہے لیکن روڈول نے کورا (Kora) نقل کیا ہے اس نے ۲۵۰ سرداروں کو ملا کر حضرت موسیٰؑ کے کوہِ طور پر جانے کے بعد حضرت ہارون پر چڑھائی کی تھی اور عہدۂ کہانت یعنی بنی اسرائیل کی مذہبی سیادت کا خواستگار تھا۔ حضرت موسیٰ کی بددعا سے زمین میں مکان سمیت دھنس گیا۔ لیکن ایک عیسائی مذہبی مورخ بوت پوست نے توراۃ کے سفر خروج

سے نقل کر کے لکھا ہے کہ

"آسمان سے ایک آگ اتری جس سے قارون اور اس کے ساتھی سب جل گئے" (معجم القرآن)

پ ۲۰ ع ۱۱/۱۲ ۲۴/۸

اَلْقَاسِطُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر حالت رفع قَاسِطٌ واحد - ناانصافی کرنے والے - انصاف نہ کرنے والے قِسْطٌ دوسرے کا حق لے لینا قسط الرجل غیرہٗ اس آدمی نے دوسرے کا حق لے لیا (المفردات) مراد راہ حق سے مڑ جانے والے کافر (معجم القرآن) محلی اور دوسرے اہل تفسیر نے بھی یہی لکھا ہے - پ ۲۹/۱۱ (دیکھو اقسطوا)

قَاسَمَهُمَا - قَاسَمَ واحد مذکر غائب ماضی معروف هُمَا ضمیر تثنیہ مفعول - مُقَاسَمَةٌ مصدر باب مُفَاعَلَةٌ - پختہ قسم کھائی (معجم) دیکھو اَقْسَمَ واقسموا باب الالف مع القاف) پ ۸/۹

قَاسِيَةً - اسم فاعل واحد مؤنث قَاسِيَاتٌ جمع قَسَاءٌ قَسْوٌ قَسْوَةٌ اور قَسَاوَةٌ مصدر - سخت دل - سنگ دل ایسے کہ ایمان کے لئے نرم نہیں پڑتے (محلی - خازن) پ ۶

لِلْقَاسِيَةِ - لام حرف جر - القاسیۃ مجرور سخت - پ ۲۳/۱۷

قَاصِدًا - متوسط یا قریب - اس کا مادہ قَصْدٌ ہے جس کے معنی ہیں وسطی راستے پر چلنا - درمیانی راستہ قریب ہی ہوتا ہے اس لئے سَفَرًا قَاصِدًا کے معنی ہوئے قریبی سفر - پ ۱۰/۱۲

قَاصِرَاتُ - اسم فاعل جمع مؤنث قَاصِرَةٌ واحد نظر کو روکنے والیاں - پاک دامن عورتیں - وہ عورتیں جن کی نظر اپنے شوہروں سے ہٹ کر دوسروں پر نہ پڑے (راغب و معجم و لسان و محلی و خازن) قَصَرَ الْبَصَرَ کے معنی ہیں نظر کو روکنا سمیٹنا (معجم) پ ۲۳/۱۲۶ پ ۲۷/۱۳ (دیکھو تقصروا)

قَاصِفًا - اسم فاعل واحد مذکر (حالت نصب) طوفانی ہوا - ایسی تیز سخت آندھی کہ جو چیز اسکی زد میں آجائے اس کو توڑ دے (بیضاوی و جلالین) لغت میں قَصْفٌ کے معنی ہیں توڑ دینا بشرطیکہ باب ضرب سے آئے جس طرح اس آیت میں ہے، باب سَمِعَ سے یہ لفظ لازم آیا ہے جیسے قَصِفَ الْعُوْدُ لکڑی اتنی نرم ہو گئی کہ ٹوٹنے کے قابل بن گئی قَصِفَ النَّبْتُ سبزی کی شاخ لمبی ہو کر جھک گئی کہ ٹوٹنے کا اندیشہ ہو گیا، قَصِفَتِ الشَّجَرَةُ درخت اتنا بوسیدہ ہو گیا کہ ٹوٹ جانے کا خطرہ ہو گیا - باب ضرب سے

شور کرنے اور گرجنے کے معنی بھی ہوتے ہیں اسی لئے رَعْدٌ قَاصِفٌ کہا جاتا ہے (قاموس وتاج) پ ۱۵

قَاضٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اصل میں قَاضِیٌ تھا یاء کو حذف کر دیا گیا قَاضُوْنَ قَاضِیْنَ اور قُضَاۃٌ جمع ۔ قَضَاءٌ مصدر۔ قضاء کے معنی ہیں آخری قطعی حکم اور قطعی عمل۔ اسی لئے اہل تفسیر نے اس جگہ فَاقْضِ کی تفسیر کی ہے عملی قضاء اور قَاضٍ کی تشریح کی ہے قَوْلِی قَضَاء یعنی جو کچھ تو نے آخری بات کہی تھی وہی کر گزر۔ فاصنع ما قلتہ (محلی، خازن وبیضاوی و راغب وکبیر) (لفظ قضاء کے لئے دیکھو (قض) (اور قضی) پ ۱۶/۱۲

اَلْقَاضِیَۃَ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث۔ اس جگہ عملی قضاء مراد ہے یعنی ختم کر دینے والی۔ ایسی موت جس کے بعد زندگی نہ ہو کام تمام ہو جائے (محلی وخازن) پ ۲۹/۵

قَاطِعَۃً ۔ اسم فاعل واحد مؤنث۔ اس کا مذکر قَاطِعٌ ہے قطعی فیصلہ کرنے والی قولی اور عملی یعنی آخری حکم اور اس کا نفاذ کرنے والی۔ امام راغب نے اس آیت کی تشریح میں لکھا ہے کہ

"قَطْعُ الْاَمْرِ کے معنی ہیں کسی امر کا آخری فیصلہ کر دینا (المفردات) حقیقت میں قَطْعٌ کے معنی ہیں کاٹ دینا محسوس طور پر ہو یا صرف عقلی طور پر۔ اول کی مثال ہے۔ ہاتھ پاؤں قطع کرنا۔ دوسرے کی مثال میں آیت مذکورہ کو پیش کیا جا سکتا ہے، ہر رائے اور امر کو چھوڑ کر ایک رائے مقرر کر لینا، اور ہر عمل کو چھوڑ کر صرف ایک ہی آخری حکم نافذ کرنا یہ ہی قطع امر ہے"۔ پ ۱۹/۱۸

قَاعًا ۔ نرم ہموار نشیبی میدان جو پہاڑوں اور ٹیلوں سے دور واقع ہو (قاموس) اس کی جمع قِیْعٌ قِیْعَۃٌ قِیْعَانٌ اَقْوَاعٌ اَقْوُعٌ ہے۔ قیامت کے دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر زمین پر پھیل جائیں گے اور سب چٹیل میدان کی شکل اختیار کر لیں گے۔ پ ۱۶/۱۵

قَاعِدًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ قُعُوْدٌ جمع کھڑے سے بیٹھنے والا۔ بیٹھا رہنے والا۔ سستی کرنے والا۔ کام میں نہ شریک ہونے والا۔ کام سے پیچھے ہٹنے والا۔ پ ۱۱

اَلْقَاعِدُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالت رفع اَلْقَاعِدُ واحد۔ بیٹھے رہنے والے۔ جنگ بدر میں شریک نہ ہونے والے (بخاری) پ ۵

قَاعِدُوْنَ ۔ یعنی بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا ہم یہیں بیٹھے رہیں گے ملک شام کو لڑنے کے لئے تمہارے ساتھ نہیں جائیں گے (سیوطی) ہم یہیں انتظار کریں گے (راغب) پ ۶

اَلْقَاعِدِیْن - اسم فاعل جمع مذکر حالتِ جر - ب۵ ر۱ کسی جسمانی عذر اور بیماری کی وجہ سے بیٹھ رہنے والے، جہاد میں شریک نہ ہونے والے ب۵ ر۲ بغیر بیماری کے جہاد میں شریک نہ ہونے والے بیٹھ رہنے والے (سیوطی) ب۱۰ ر۱۲، ۱۳ جہاد میں شریک نہ ہونے والے اور گھروں پر رہ جانے والے بیمار عورتیں اور بچے۔

قَالَ - واحد مذکر ماضی معروف - قولؐ مصدر عربی میں قول کے معانی اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ دشوار ہے۔ عموماً مندرجۂ ذیل معانی کے لئے اس کا استعمال ہوا ہے۔

۱ بولنا یا لفظ خواہ مفرد ہو یا مرکب، ایک ہو یا چند اس معنی پر عموماً اطلاق ہوا ہے ۲ دل کی بات یا دل میں باتیں کرنا ۳ رائے نظریہ ۴ زبانِ حال سے کسی بات کو ظاہر کرنا ۵ کسی چیز کی طرف صحیح توجہ کرنا ۶ کسی کو کوئی بات الہام کرنا ۷ حکم دینا ۸ اللہ کا علم ۹ وہ امر جس کے متعلق کوئی بات کہی گئی ہو ۱۰ نقل اور روایت کرنا ۱۱ کسی کی طرف کسی بات کو غلط طور پر منسوب کر دینا یعنی کسی بات کا قائل یا کسی امر کا آمر کسی کو قرار دینا باوجودیکہ وہ نہ اس کا قائل ہو نہ آمر - اس صورت میں مفعول دوئم پر علیٰ ضرور آتا ہے ۱۲ اشارہ کرنا ۱۳ دل سے کسی بات کو سچ جاننا اور پھر زبان سے اقرار کرنا -

ب۱ ر۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۳، ۱۵، ۱۹ ب۲ ر۴، ۹، ۱۲، ۱۷

ب۳ ر۳، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۷ ب۴ ر۹، ۱۴ ب۵ ر۷، ۱۵ ب۶ ر۷، ۸، ۹، ۱۹

ب۷ ر۵، ۶، ۷، ۹، ۱۵، ۱۷ ب۸ ر۳، ۹، ۱۱، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸

ب۹ ر۱، ۳، ۴، ۵، ۹، ۷، ۸، ۹ ب۱۰ ر۲ ب۱۱ ر۹، ۷، ۸، ۱۳، ۱۴

ب۱۲ ر۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷

ب۱۳ ر۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۸

ب۱۴ ر۳، ۴، ۵، ۱۰، ۱۱، ۱۳ ب۱۵ ر۷، ۱۲، ۱۵، ۱۸، ۲۱، ۲۲

ب۱۶ ر۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶

ب۱۷ ر۱، ۵، ۷ ب۱۸ ر۲، ۳، ۵، ۶، ۱۶

ب۱۹ ر۱، ۲، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹

ب۲۰ ر۲، ۳، ۵، ۶، ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶

ب۲۱ ر۹ ب۲۲ ر۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۹ ب۲۳ ر۱، ۲، ۴، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴

ب۲۴ ر۲، ۵، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۶، ۱۸، ۱۹ ب۲۵ ر۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳

ب۲۶ ر۱، ۲، ۳، ۴، ۶، ۷، ۱۰، ۱۵، ۱۶، ۱۹ ب۲۷ ر۱ ب۲۸ ر۵، ۶، ۷، ۱۰، ۱۹

ب۲۹ ر۳، ۴، ۹، ۱۰، ۱۵ ب۳۰ ر۲، ۳، ۸، ۱۶، ۲۴

قَالَا - تثنیہ مذکر غائب ماضی معروف - ان دونوں نے کہا - ب۸ ر۹ ب۱۶ ر۱۱ ب۱۹ ر۲

قَالَتْ - واحد مؤنث غائب ماضی معروف - اس نے کہا - ب۱ ر۱۴ ب۳ ر۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۹ ب۶ ر۱۳، ۱۴ ب۸ ر۱۱ ب۹ ر۱۱ ب۱۰ ر۱۱ ب۱۲ ر۳، ۷، ۱۳، ۱۴، ۱۶

ب۱۳ ر۱۴ ب۱۶ ر۵ ب۱۹ ر۱۷، ۱۸ ب۲۰ ر۴، ۶ ب۲۱ ر۱۸ ب۲۶ ر۱۴، ۱۹ ب۲۸ ر۱۹، ۲۰

قَالَتَا - تثنیہ مؤنث غائب ماضی معروف۔ اُن دونوں (عورتوں) نے کہا۔ ۲۰/۴ ، ۲۴/۱۶

قَالُوْا - جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ اُنھوں نے کہا

۱/۲، ۳، ۴، ۸، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۶ — ۲/۳، ۵، ۱۶، ۱۷

۳/۶، ۸، ۱۱، ۱۶، ۱۷ — ۴/۳، ۶، ۸، ۹، ۱۰ — ۵/۴، ۸، ۱۱، ۱۷

۶/۲، ۷، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۵ — ۷/۱، ۴، ۵، ۷، ۹، ۱۰، ۱۷

۸/۲، ۳، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۷ — ۹/۲، ۴، ۵، ۶، ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۸

۱۰/۳، ۶، ۱۷ — ۱۱/۲، ۳، ۱۴ — ۱۲/۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۳، ۱۶

۱۳/۲، ۳، ۴، ۵، ۱۴، ۱۵ — ۱۴/۱، ۴، ۵، ۹، ۱۰، ۱۸، ۲۰

۱۵/۵، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۵ — ۱۶/۲، ۵، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۷

۱۷/۱، ۲، ۶، ۸ — ۱۸/۳، ۵، ۶، ۸، ۱۶، ۱۷

۱۹/۳، ۴، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۸، ۱۹

۲۰/۷، ۸، ۹، ۱۵، ۱۶ — ۲۱/۱۰، ۱۲، ۱۴، ۱۹

۲۲/۵، ۶، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۶، ۱۹ — ۲۳/۳، ۵، ۶، ۷، ۱۱، ۱۳

۲۴/۵، ۷، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹

۲۵/۱، ۸، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۹ — ۲۶/۲، ۳، ۴، ۶، ۷، ۱۹

۲۷/۱، ۲، ۳، ۸، ۹، ۱۸ — ۲۸/۱، ۷، ۹، ۱۳، ۱۵ — ۲۹/۱، ۳، ۱۰، ۱۱، ۱۶

۳۰/۳، ۴

قَالَهَا - قَالَ فعل ماضی هَا ضمیر مفعول۔ وہ بات کہی یعنی پچھلے لوگ بھی یہی بات کہتے تھے کہ دولت و مال کے حصول کا سبب ہمارا علم و دانش ہے۔ ہم نے اپنے فہم و عقل سے دولت کمائی ہے۔ ۲۴/۲

اَلْقَالِيْنَ - اسم فاعل جمع مذکر حالت جر۔ اَلْقَالِی واحد۔ قِلیٰ مادہ۔ بیزار ہونے والے۔ سخت نفرت کرنے والے۔ چھوڑنے والے۔ اصل میں اس کا مادہ واوی (قلوٌ) ہے یا یائی (قلیٌ) اگر واوی ہے تو اصل معنی ہوگا پھینکنا محاورہ ہے قَلَتِ النَّاقَۃُ بِرَاکِبِھَا اونٹنی نے سوار کو پھینک دیا۔ نفرت اور بے زار ہونے کا مفہوم بھی پھینک دینے کے مفہوم سے خالی نہیں۔ نفرت والی چیز کو دل قبول نہیں کرتا باہر پھینک دیتا ہے اور اگر مادہ یائی قرار دیا جائے تو بھوننے کے معنی ہوں گے محاورہ ہے قَلَیْتُ السَّوِیْقَ بِالْمِقْلَاۃِ میں نے کڑھائی میں ستو بھونے آیت میں اول معنی مراد ہیں۔ (از باب ضرب و سمع)

۱۹/۱۳

قَامَ - واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ مادہ قَوْمٌ مصدر قِیَامٌ (باب نصر) کھڑا ہوا کلام عربی اور قرآن مجید میں مادہ قیام کو مختلف معانی کے لئے استعمال کیا گیا ہے ۱۔ کھڑا ہونا یا کھڑا رہ جانا ۲۔ ایک جگہ گڑ جانا یا جم جانا ۳۔ اگر اس کے بعد عَلیٰ آئے گا تو نگرانی رکھنے کے معنی ہوں گے ۴۔ اگر لام آئیگا تو تعظیم اور لحاظ رکھنے کا مفہوم ہوگا ۵۔ اگر بِ ہوگی

تو ادا کرنے کا مطلب ہوگا ۔ ۶ اگر الیٰ ہوگا تو
ارادہ اور استقبال مراد ہوگا ۔ ۷ اگر عن ہوگا
تو ہٹ جانے کی غرض ہوگی ۔ کبھی قیام کے معنی
قیام عمل ہوتے ہیں، اور کبھی قیام بمعنی قوام ہوتا ہے
یعنی وہ چیز جس سے کسی چیز کا بقاء یا درستی
ہوتی ہو وغیرہ ۔ پ ۲۹/۱۱

قَامُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف ۔ قیام
مصدر ۔ وہ کھڑے ہوئے ۔ پ ۱/۲ پ ۵/۱۸ پ ۱۵/۱۴

قَانِتٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ قنوت سے ۔
خضوع اور عاجزی کرنے والا (معجم القرآن) خضوع
کے ساتھ اطاعت کرنے والا (راغب) فرمانبردار،
نماز میں باتیں نہ کرنے والا ۔ خاموش کھڑا ہونے
والا (قاموس) فرائض طاعت کو ادا کرنے والا
(محلی) پ ۲۳/۱۵

قَانِتًا ۔ قنوت سے اسم فاعل حالت نصب
فرمانبردار ۔ اطاعت گذار ۔ پ ۱۴/۲۲

اَلْقَانِتَاتِ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث ۔ حالت
نصب ۔ اَلْقَانِتَۃُ واحد ۔ فرمانبردار ۔ اطاعت
گذار عورتیں ۔ پ ۲۲/۲

قَانِتَاتٍ ۔ بتفصیل مذکور ۔ پ ۲۸/۱۹

قَانِتَاتٌ ۔ بتفصیل مذکور حالت رفع ۔ پ ۵/۳

قَانِتُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالت رفع ۔ قَانِتٌ
واحد ۔ اطاعت کرنے والے یعنی زندگی موت اور
حشر قیامت میں تو کافر بھی اللہ سے سرکشی نہیں
کر سکتے سب اس کے مطیع ہیں اگرچہ عبادت میں
نافرمان ہیں دوسروں کو بھی معبود بناتے ہیں (ابن
عباس) آیت میں مراد صرف فرمانبردار اور عبادت
گذار ہیں (کلبی) حاصل یہ کہ حضرت ابن عباس
کے نزدیک اطاعت سے مراد ہے اطاعت تسخیری
کیونکہ پیدائش اور موت اور پھر حشر کے متعلق اللہ
کا فرمان جاری ہے ۔ فطرتاً کافر بھی اس کا انکار نہیں
کر سکتے نہ سرتابی کی مجال رکھتے ہیں ۔ کلبی کی نظر
میں اطاعت کرنے سے مراد ہے عبادت کرنا اور
چونکہ کافر اللہ کی عبادت نہیں کرتے اس لئے کافروں
کو چھوڑ کر دوسرے عبادت گذار بندے مراد ہونگے
پ ۲۱/۱۴ لیکن پ ۱/۱۴ میں اسی لفظ سے مراد ہے ۔ ربوبیت
کا اقرار کرنا (کمالین) لیکن یہ اقرار بھی فطری اور
تسخیری ہے ۔ ارادۃً اقرار ربوبیت مراد نہیں ہے ۔

قَانِتِیْنَ ۔ اسم فاعل مذکر جمع ۔ حالت نصب ۔
قَانِتٌ واحد ۔ اطاعت گذاری کی حالت میں ۔ یا
خاموش ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت زید
بن ارقم نے آخری ترجمہ کیا ہے (کبیر) زید بن ارقم

نے یہ بھی فرمایا کہ پہلے ہم نماز میں بات کر لیتے تھے اس آیت میں ہم کو کلام کرنے سے روک دیا گیا (بخاری و مسلم) ۲/۱۵

اَلْقَانِتِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر معرف باللام۔ اطاعت گذار (خطیب فی السراج المنیر) ۲۲/۲ ۳۳/۱۰ ۲۸/۲۰ ۱/۱

اَلْقَانِطِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر اَلْقَانِطُ واحد قُنُوط مصدر (باب ضرب و سمع) خیر سے نا امید ہونے والے (راغب) امام راغب نے صرف ضَرَبَ اور سَمِعَ سے باب قنوط کا استعمال لکھا ہے

"صاحب تاج المصادر نے جو تنقیح کی ہے وہ اسی کتاب کی جلد دوئم میں لفظ تَقْنُطُوْ کے تحت میں پڑھو۔

مؤلف قاموس نے لکھا ہے کہ

"قنوط مصدر سے افعال باب نَصَرَ کَرُمَ ضَرَبَ حَسِبَ سب سے آتے ہیں البتہ باب سَمِعَ کے وزن پر اس مادہ سے جو افعال آتے ہیں ان کا مصدر قنوط نہیں بلکہ قَنَطٌ اور قَنَاطَۃٌ آتا ہی بہر حال قرآن مجید میں اس کا مضارع مفتوح العین مستعمل ہوا ہے اس لئے یا باب فتح سے ہے یا سَمِعَ سے نَصَرَ کَرُمَ ضَرَبَ اور حَسِبَ سے نہیں ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے یہی لغت فصیح ہے۔"

مؤلف مجمع البحار نے قنوط کا ترجمہ کیا ہے کسی چیز سے سخت مایوسی یعنی سخت کی قید بڑھادی اور خیر کی شرط ساقط کر دی۔ آیت میں خیر سے نا امید ہونے والے ہی مراد ہیں ۱۴/۴

اَلْقَانِعَ - اسم فاعل واحد مذکر۔ امام راغب نے لکھا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ

"قناع اس کپڑے کو کہتے ہیں جو سر چھپانے کے لئے سر پر ڈالا جاتا ہے اس سے باب سَمِعَ کے وزن پر بھی افعال آتے ہیں اور فتح سے بھی قَنِعَ (سمع) کے معنی ہیں افلاس چھپانے کے لئے سر ڈھانکا اس وقت مصدر قَنَاعَۃٌ آتا ہے اور قنع (فتح) کے معنی ہیں سر کھولا۔ بھیک مانگی سوال کیا اس وقت مصدر قُنُوعٌ آتا ہے۔"

امام راغب نے یہ بھی لکھا ہے کہ

"بعض لوگوں کے نزدیک قانع اس سائل کو کہتے ہیں جو بھیک پر اصرار نہ کرے بلکہ جو کچھ مل جائے

۱؎ حدیث مرفوع ہے کل قنوت فی القرآن فہو طاعۃ۔ (رواہ احمد فی مسندہٖ) قرآن مجید میں ہر قنوت (سے مراد) طاعت ہے اس لئے قانت ہو یا قانتات یا قانتون یا اس کا ماضی یا مضارع اسکے معنی میں اطاعت کا مفہوم ضرور ہوگا خواہ قرینے کو دیکھکر یا شان نزول کے تحت کوئی بھی ترجمہ کیا جائے اسی لئے امام راغب نے المفردات میں لکھا ہے کہ قنوت کے معنی ہیں اطاعت مع الخضوع۔

اس پر بس کرے" (المفردات)

پروفیسر عبدالرؤف مصری نے لکھا ہے کہ "قانع وہ شخص ہے جس کو جو کچھ دے دیا جائے اس پر راضی ہو جائے یہ قَنَعَ قنوعًا سے مشتق ہے اس کا مصدر قناعت نہیں ہے۔ اس کے بعد لکھا ہے قنوع کے معنی ہیں عاجزی اور خضوع جس سے اسم فاعل ہے قانع یعنی جو۔ کچھ مل جائے اس پر راضی ہو جانے والا اور قناعت کے معنی بھی یہی ہیں یعنی جو کچھ مل جائے اس پر راضی ہو جانا اس سے صیغہ صفت قَنِعٌ آتا ہے یعنی بغیر سوال اور خضوع کے جو کچھ مل جائے اس پر راضی ہو جانے والا۔ اس کے بعد لکھا ہے میرے نزدیک قُنُوعٌ ہو یا قَنَاعَۃٌ دونوں سے قانع کا اشتقاق صحیح ہے۔" (معجم القرآن)

صاحب قاموس نے لکھا ہے "باب سمع سے مصدر قَنِعٌ بھی آتا ہے اور قَنَاعَۃٌ بھی جس کے معنی ہیں نصیب میں جو کچھ مل جائے اس پر راضی ہو جانا محاورہ ہے۔ نَسْأَلُ اللّٰہَ الْقَنَاعَۃَ وَاَعُوْذُ بِہٖ مِنَ الْقُنُوْعِ ہم اللہ سے قناعت کے طالب ہیں اور قنوع سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں البتہ باب فتح سے مصدر قُنُوعٌ آتا ہے جس کے معنی ہیں بھیک میں عاجزی اور اصرار کرنا اور جو کچھ مل جائے بغیر اصرار کے اس پر راضی ہو جانا۔ یہ لغات اضداد میں سے ہے۔ محاورے میں بولا جاتا ہے خَیْرُ الْغِنیٰ اَلْقُنُوْعُ وَشَرُّ الْفَقْرِ اَلْخُضُوْعُ بہترین دولت قنوع ہے اور بدترین فقر خضوع (مذکورہ بالا مثل میں قنوع بُرے معنی میں استعمال کیا گیا ہے اور اس محاورے میں اچھے معنی میں۔ اس لئے لفظ قنوع لغات اضداد میں سے ہو گیا) پس قانع کے دونوں معنی ہیں (بشرطیکہ اس کو فتح سے کہا جائے اور مصدر قُنُوعٌ قرار دیا جائے) بھیک میں عاجزی اور اصرار کرنے والا اور بغیر عجز و خضوع کے جو کچھ مل جائے اس پر راضی ہو جانے والا (یہاں اگر سمع سے کہا جائے تو مصدر قَنَاعَۃٌ ہوگا اور معنی ہوں گے سوال میں خضوع و اصرار نہ کرنے والا۔" ۱۷/۱۲

اَلْقَاہِرُ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ قہر مصدر۔ امام راغب نے لکھا ہے

"قہر کے معنی ہیں غالب[1] ہونا اور ذلیل[2] کرنا اور

دونوں معنی کا مجموعہ۔ القاہر میں اول معنی مراد ہے یعنی غالب (المفردات) (دیکھو تقہر باب التاء مع القاف جلد دوئم) "

قَاہِرُونَ۔ اسم فاعل جمع مذکر قاہر واحد غالب ہونے والے زبردست۔

قَائِلٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر قیل و قول مصدر کہنے والا (دیکھو قال)

قَائِلُهَا۔ اسم فاعل واحد مذکر مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث مضاف الیہ۔ زبان سے کہنے والا

اَلْقَائِلِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالت نصب مصدر قول۔ کہنے والے۔

قَائِلُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مصدر قیلولۃ دوپہر میں سونے والے۔ قیلولہ دوپہر میں آرام کرنے کو کہتے ہیں نیند ہو یا نہ ہو (معجم القرآن) اس جگہ دوپہر میں سونا مراد ہے۔

قَائِمٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ قائمون قائمین جمع۔ قیام مصدر کھڑا ہونے والا۔ اپنی جگہ کھڑا رہ جانے والا۔ باقی رہنے والا نگراں (دیکھو قام)

قَائِمًا۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ حالت نصب ادا کرنے والا کھڑا ہونے والا یا نگراں۔

کھڑا۔

قَائِمُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالت رفع۔ قائم واحد۔ ادا کرنے والے یا جمے رہنے والے۔

قَائِمَۃٌ۔ اسم فاعل واحد مؤنث حالت رفع۔ قائمات جمع۔ سچائی اور حقانیت پر جمی رہنے والی (سیوطی) کھڑی۔

قَائِمَۃً۔ اسم فاعل واحد مؤنث حالت نصب برپا جمی رہنے والی اپنی جگہ ثابت برپا۔

اَلْقَائِمِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالت جر القائم واحد اور قیام کرنے والے۔

قَبَائِلَ۔ جمع۔ قبیلۃ واحد۔ قبیلہ اس گروہ کو کہتے ہیں جو ایک ہی باپ کی نسل سے ہو (قاموس) عربی میں کنبہ اور خاندان کے معنی کے لئے چھ لفظ ہیں۔ شعب۔ قبیلۃ۔ عمارۃ۔ بطن۔ فخذ فصیلۃ۔ سب سے اونچا اور بڑا شعب ہوتا ہے اس سے نیچے قبیلہ اس سے نیچے عمارہ۔ اس سے نیچے فخذ اس سے نیچے فصیلہ۔ توضیح کے لئے یوں سمجھو کہ خذیمہ شعب تھا اس کی ایک شاخ کنانہ ہوئی جس کو قبیلہ کہہ سکتے ہیں۔ کنانہ کی ایک شاخ قریش ہوئی جس کو عمارہ کہہ سکتے ہیں۔

قریش کی ایک شاخ قُصَیٰ ہوئی جس کو بطن
قرار دیا جا سکتا ہے۔
پھر قُصَیٰ کی ایک شاخ ہاشم ہوئی جس کو فَخِذ
کہہ سکتے ہیں۔ ہاشم کی ایک شاخ بنی عباس
ہوئے جس پر فصیلہ کا اطلاق ہوگا (معجم القرآن)
یہ بھی یاد رکھو کہ ہر ماتحت مافوق کے اعتبار سے
الگ نام رکھتا ہے اور اپنے ماتحت کے اعتبار
سے الگ نام۔ مثلاً مافوق پانچ اصول کا لحاظ
کیا جائے تو علویہ پر فصیلہ کا اطلاق ہوگا لیکن
حسنی اور حسینی کا اعتبار کیا جائے تو علویہ کو فخذ
کہہ سکتے ہیں۔ ۲۶/۱۴

قَبْرِہٗ۔ قبر مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ۔ میّت
کے دفن ہونے کی جگہ۔ قَبْرٌ مصدر بھی ہے اس
سے فعل قَبَرَ آتا ہے (نصر، ضرب) قَبَرْتُہٗ قَبْرًا
میں نے اس کو قبر میں دفن کر دیا رکھ دیا۔ باب
افعال میں پہنچ کر کبھی یہ متعدی بدو مفعول ہو جاتا
ہے جیسے اَقْبَرْتُہٗ میں نے اس کو قبر میں
رکھوا دیا دفن کرا دیا کبھی قبر کے لئے جگہ دینے
کے معنی ہوتے ہیں یعنی میں نے اس کو قبر کے
لئے جگہ دے دی (دیکھو اَقْبَرَ) ۱/۱۷

اَلْقُبُوْرِ۔ جمع۔ اَلْقَبْرُ واحد۔ قبر میں ہونے کی

حقیقی معنی تو مدفون ہونا اور مٹی کے اندر میّت کا
ہونا ہی ہے لیکن مجازاً دو معنی اور بھی مراد لئے
جاتے ہیں ۱۔ پوشیدہ رہنا ۲۔ قعر جہالت و
ضلالت میں پڑا رہنا۔ اسی بنا پر مَا فِی الْقُبُوْرِ
سے اشارہ یا تو حالتِ بعثت کی طرف ہے یعنی
قبروں سے مُردوں کے اٹھنے کی حالت (یہ معنی
حقیقی ہیں) یا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ
جب تک آدمی دُنیا میں تھے ان کی حالت چھپی
ہوئی تھی۔ عذاب۔ ثواب کچھ ظاہر نہ تھا۔ قیامت
کے دن ظاہر کر دیا جائے گا۔ اس وقت مَا
فِی الْقُبُوْرِ کا مطلب ہوگا۔ دنیوی حالات اور
بعثت کا مطلب ہوگا کھول دینا (یہ معنی مجازی ۱
ہے) یا یہ مراد کہ کافر جب تک دُنیا میں تھا جہالت
کے گڑھے میں پڑا ہوا تھا مرنے کے بعد جہالت
دُور ہو جائے گی سب کچھ دِکھ جائے گا۔ مَا اَنْتَ
بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ کا مطلب بھی بعض اہل حق
نے یہی بیان کیا ہے کہ آپ (پیامِ حق) جاہل
کافروں کو نہیں سنا سکتے جو قعر جہالت میں پڑے
ہوئے ہیں (یہ معنی مجازی ۲ ہے) (المفردات)
۱۷/۸ ۲۲/۱۵ ۲۸/۸ ۳۰/۲۵

اَلْقُبُوْرُ۔ قبروں والے اٹھائے جائیں گے صاحب

قاموس نے لکھا ہے

"قبروں سے مراد ہیں قبروں والے"۔ ۳۰ ہ

قَبَسٍ ۔ آگ کا شعلہ۔ جلتی ہوئی لکڑی کا شعلہ۔ لکھٹی۔ قبس مصدر بھی ہے لکھٹی کو طلب کرنا۔ اسی کے ہم معنی اقتباس بھی ہے مجازاً علم و ہدایت کی طلب کو کہتے ہیں۔ ۱۶/۲۰ ۱۹/۱۴

قَبضًا ۔ مصدر۔ کسی چیز کو پانچوں انگلیوں سے مٹھی بھر کر پکڑنا۔ اس کے دوسرے مفعول پر عَلیٰ بھی آتا ہے اور عَن بھی۔ اول صورت میں معنی ہوں گے بھرپور پکڑنا۔ دوسری صورت میں معنی ہوں گے سمیٹنا سکوڑنا۔ ہاتھ کو کسی چیز کی طرف سے کھینچ لینا۔ اسی مفہوم کے لحاظ سے خرچ سے ہاتھ روکنے کو قبض کہا جاتا ہے یہ مفہوم حقیقی قبض کا ہے لیکن کسی چیز کو اپنے تصرف میں لے لینے اور اپنے قابو میں رکھنے کو بھی قبض کہتے ہیں اگرچہ ہاتھ سے نہ پکڑا جائے جیسے مکان وغیرہ کا قبضہ۔ آیت مندرجہ میں قبض کے معنی ہیں کھینچ لینا۔ ۱۹/۱۴

قَبضَۃً ۔ تھوڑا سا لے لینا قبضۃً میں تنوین قلت کو ظاہر کر رہی ہے مٹھی بھر۔ ۱۶/۱۴

قَبَضتُ ۔ واحد متکلم ماضی معروف۔ میں نے لے لی

عام مفسرین نے اس کی تفسیر کی ہے۔ میں نے جبرئیل کے گھوڑے کے قدم کے نیچے کی مٹھی بھر خاک لے لی یعنی رسول سے مراد ہیں جبرئیل اور اثر سے مراد نقشِ قدم۔ امام رازی نے کبیر میں لکھا ہے

"قَبضَۃً سے مراد عہد و سنت اور رسول سے مراد موسیٰ یعنی میں نے حضرت موسیٰ کی سنت کسی قدر لے لی۔ اختیار کرلی"۔

صاحب معجم القرآن نے اس تفسیر کو جمہور کی تفسیر پر ترجیح دی ہے۔ ابو مسلم اصفہانی نے لکھا ہے۔

"وقد کنت قبضت قبضۃ من اثرک ایہا الرسول ای شیئاً من سنتک و دینک نقد یقول الرجل فلان یقفو اثر فلان ویقبض اثر فلان اذا کان یمتثل رسمہ انتھی یعنی سامری نے کہا اے موسیٰ میں نے آپ کے دین اور طریقے کا کسی قدر اتباع کیا۔ محاورے میں کسی کے نقش قدم پر چلنے اور نقش قدم کو پکڑنے کے معنی ہوتے ہیں اس کے طریقہ کو اختیار کرنا۔ اس سے بھی امام رازی کے قول کی تائید ہوتی ہے"۔ ۱۶/۱۴

قَبضَتُہٗ ۔ قبضۃ مضاف ہٗ مضاف الیہ۔ اس کا تصرف اس کا اختیار کامل (راغب) جیسے مٹھی میں بند چیز پر آدمی کا اختیار ہوتا ہے گویا مٹھی میں بند سے مراد ہے

تصرف کامل اور اختیار۔

صاحب کشاف نے لکھا ہے

"قیل قَبْضَتُہٗ مِلکُہٗ بِلَا مُدَافِعٍ وَّمُنَازِعٍ

قَبْضَتُہٗ کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ بغیر مقابل اور منازع کے (خالص اللہ ہی کی) ملک یعنی قیامت کے دن کوئی شخص ظاہری طور پر بھی زمین کو اپنی ملک قرار دینے کا مدعی نہ ہو گا خالص خدا ہی کی ملک ہو گی" ۲۴/۴

قَبَضْنٰہُ۔ جمع متکلم ماضی معروف ہٗ ضمیر مفعول۔ ہم اس کو اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں کھینچ لیتے ہیں ۱۹/۳

قَبْلُ۔ ظرف زماں بھی ہے اور ظرف مکاں بھی۔ اس کا استعمال چار طور پر ہوتا ہے ۱۔ تقدم زمانی جیسے قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِہَا سورج کے طلوع و غروب سے پہلے ۲۔ تقدم مکانی یعنی کسی مقام کا دوران رفتار میں پہلے واقع ہونا اور دوسرے مقام کا بعد کو واقع ہونا جیسے دہلی سے مراد آباد کو جانے میں شاہدرہ غازی آباد سے قبل آتا ہے یا مراد آباد سے دہلی کو جانے میں غازی آباد پہلے آتا ہے ۳۔ مرتبہ میں تقدم جیسے عبد الملک حجاج سے پہلے ہے یعنی مرتبہ میں بڑا ہے ۴۔ ترتیب فنی و تعلیمی میں تقدم جیسے الف با سے اور با جیم سے اور جیم دال سے پہلے آتا ہے (راغب)

قرآن مجید میں لفظ قبل عموماً تقدم زمانی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ ۱/۳، ۱۱ دو جگہ، ۱۴ — ۳/۹ — ۴/۸ — ۵/۱۰، ۱۷ — ۶/۳، ۱۳، ۱۴ — ۷/۹، ۱۶ — ۸/۷، ۱۳ — ۹/۳، ۹، ۱۲ — ۱۰/۶، ۱۱، ۱۳ — ۱۱/۲، ۱۳، ۱۴ — ۱۲/۷، ۹، ۱۱ — ۱۳/۲، ۳، ۴، ۵، ۱۹، ۱۹ — ۱۴/۳، ۲۱ — ۱۶/۴، ۸، ۱۴، ۱۵ — ۱۷/۵، ۶، ۱۷ — ۱۸/۵ — ۲۰/۲، ۴، ۸ — ۲۱/۴، ۸، ۱۸ — ۲۲/۲، ۵، ۱۲ دو جگہ — ۲۳/۱۵ — ۲۴/۹، ۱۲، ۱۳ — ۲۶/۱۰، ۱۱ — ۲۷/۱، ۴، ۱۷، ۱۸ — ۲۸/۱۱، ۱۵

قَبْلَ۔ ظرف زماں۔ پہلے۔ ۶/۴ — ۹/۹ — ۱۲/۶، ۱۵ — ۱۳/۷ — ۱۵/۹ — ۱۶/۳، ۵، ۱۷ دو جگہ — ۱۹/۷، ۱۸، ۱۹ — ۲۳/۱۱ — ۲۶/۱۷، ۱۸ — ۲۷/۱۵

قُبُلٍ۔ پہلے۔ ۲/۱۵ — ۳/۲ — ۴/۱، ۵ — ۵/۴ — ۶/۹ — ۹/۵ — ۱۲/۴ — ۱۳/۱۷ — ۱۶/۵، ۱۷ — ۱۸/۱۴ — ۲۲/۳ — ۲۴/۳ دو جگہ — ۲۵/۹ — ۲۶/۱ — ۲۷/۱۷، ۱۹ — ۲۸/۱ دو جگہ، ۱۴ — ۲۹/۹

قَبْلِہٖ۔ قَبْلِ مضاف ہٖ ضمیر غائب مضاف الیہ اس سے پہلے۔ ۲/۶، ۴ — ۶/۱۴ — ۱۱/۷ — ۱۳/۲، ۱۱ — ۱۵/۱۲ — ۱۶/۷ — ۲۰/۹، ۱۱ — ۲۱/۱، ۸ — ۲۵/۸ — ۲۶/۲

قَبْلَہٗ۔ قَبْلَ مضاف ہٗ ضمیر غائب مضاف الیہ۔ اس سے پہلے۔ ۲۹/۵

قَبْلَہَا۔ قَبْلِ مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ اس سے پہلے ۱۳/۴، ۱۰ — ۱۹/۱۸

قَبْلِہِمْ۔ قَبْلِ مضاف ھم ضمیر جمع مذکر غائب

مضاف الیہ۔ ان سے پہلے۔ پ ۱/۱۴ پ ۳/۱۰ پ ۷ پ ۸/۵

پ ۱۰/۳،۵ پ ۱۱/۹،۱۵ پ ۱۳/۶،۷،۱۵ پ ۱۴/۱۰،۱۱ پ ۱۸/۱۳،۱۴ پ ۲۰/۱۳ پ ۲۱/۴،۶،۱۶

پ ۲۲/۱۱،۱۵،۱۶ پ ۲۳/۱۰،۱۶ پ ۲۴/۲،۸،۱۴،۱۶ پ ۲۵/۱۵ پ ۲۶/۲،۵ پ ۲۷/۲

پ ۲۸/۱،۴،۵ پ ۲۹/۲

قَبْلِهِمْ ۔ قبل مضاف۔ ھُم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ان سے پہلے پ ۶/۸،۹،۱۶ پ ۱۵/۱،۱۳ پ ۲۳/۱،۶

پ ۲۴/۶ پ ۲۵/۱۴ پ ۲۶/۵،۱۶ پ ۲۷/۸،۱۳

قَبْلِكَ ۔ قبل مضاف لکَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔ تجھ سے پہلے۔ پ ۱/۱ پ ۴/۱۰ پ ۵/۶ پ ۶/۲

پ ۷/۷،۱۰،۱۱ پ ۱۳/۶،۱۱،۱۲ پ ۱۴/۱،۱۲،۱۴ پ ۱۷/۲،۳،۴ پ ۲۰/۸

پ ۲۱/۸،۴ پ ۲۲/۱۳ پ ۲۴/۴،۱۳،۱۹ پ ۲۵/۲،۸،۱۰

قَبْلِكِ ۔ قبل مضاف کِ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ تجھ سے پہلے۔ پ ۱۵/۸ پ ۱۷/۱ پ ۱۸/۱۶ پ ۲۲/۱۱

قَبْلِكُمْ ۔ قبل مضاف کُم ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ تم سے پہلے۔ پ ۱/۳ پ ۲/۷،۱۰ پ ۴/۵،۱۰ پ ۵/۲،۱۶ پ ۶/۵،۱۳

پ ۷/۴ پ ۸/۱۱ پ ۱۰/۱۵ پ ۱۱/۷ پ ۱۲/۱۰ پ ۱۳/۱۴ پ ۱۸/۱۰ پ ۲۰/۱۴

قَبْلِي ۔ قبل مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ مجھ سے پہلے۔ پ ۴/۱۰ پ ۱۷/۲ پ ۲۶/۲

قَبْلِنَا ۔ قبل مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہم سے پہلے۔ پ ۳/۸ پ ۸/۷

قِبْلَةٌ ۔ کعبہ کا رُخ جو نماز میں سامنے ہوتا ہے سامنے کا رُخ۔ محاورہ ہے اَيْنَ قِبْلَتُكَ تمہارا رُخ کدھر کو ہے۔ جو چیز مُنھ کے سامنے ہو اس کو بھی قبلہ کہتے ہیں۔ نماز پڑھنے والے کے مُنھ کے سامنے کعبہ ہوتا ہے اس لئے کعبہ کو بھی قبلہ کہتے ہیں۔

امام راغب نے المفردات میں اور پروفیسر عبدالرؤف مصری نے معجم القرآن میں لکھا ہے کہ

"اصل لغت میں سامنے والے (مقابل) آدمی کی حالت کو قبلہ کہا جاتا تھا مجازاً سامنے والے آدمی اور سامنے کی جہت میں اس کا استعمال ہونے لگا۔ پ ۲/۱ لیکن پ ۱۱/۱۴ سورۂ یونس میں قبلةً سے مراد ہے نماز کا مقام۔ فرعون نے چونکہ نماز پڑھنے کی ممانعت کردی تھی اس لئے بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ اپنے گھروں کو ہی مقامِ نماز بنالو اور چھپ کر گھروں میں ہی نماز پڑھا کرو۔ (سیوطی و خازن و معجم القرآن) لیکن بعض غیر معتبر مفسرین لغات قرآن نے اس آیت میں قبلةً کا ترجمہ کیا ہے آمنے سامنے یعنی اپنے مکان آمنے سامنے بناؤ تاکہ ضرورت کے وقت باہم شریک ہو سکو۔ یہ تشریح سیاق قرآنی کے بھی خلاف ہے نہ قدماء مفسرین میں سے کسی نے اس کی صراحت کی ہے نہ شہادت

لذت اس کی اجازت دیتی ہے نہ قرینہ اس کا مقتضی ہے نہ واقعہ ہی اس کی تائید کرتا ہے"۔

قِبْلَتَكَ ۔ قبلۃ مضاف ک ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔ تیرا قبلہ۔ وہ مکان جس کی طرف رخ کرکے تو نماز پڑھتا تھا۔ ۲/۱

قِبْلَتَهُمْ ۔ قبلہ مضاف ہم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ اُن کا قبلہ یعنی وہ مکان جس کی طرف یہودی رُخ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ ۲/۱

قِبَلَ ۔ جانب۔ طرف۔ مقابلہ کی طاقت ۲/۶ ۱۹/۱۸

قِبَلَكَ ۔ قِبَلَ مضاف ک ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔ تیری جانب۔ ۲۹/۸

قِبَلِهٖ ۔ قِبَلَ مضاف ہ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ اس سے آگے کی جانب۔ اس کے سامنے ادھر۔ ۲۷/۱۸

قُبُلًا ۔ جمع۔ قَبِیْلٌ واحد۔ جماعت جماعت۔ گروہ گروہ (مجاہد) بعض کے نزدیک قابِلٌ کی جمع ہے یعنی آنکھوں کے سامنے۔ آگے۔ ۸ ۱۵/۷

قُبُلِ ۔ آگے۔ سامنے۔ ۱۲/۱۲

قَبُوْلٍ ۔ مصدر۔ پسندیدگی سے قبول کرنا۔ قبول پروا ہوا کو بھی کہتے ہیں لیکن اس جگہ اول معنی ہی مراد ہیں۔ سامنے سے لینا۔ پسندیدگی پر دلالت کرتا ہے اور پیچھے کو ہاتھ کرکے لینے سے بے پروائی اور ناپسندیدگی کا ظہور ہوتا ہے۔ اسی لئے قبول کے معنی ہوئے پسندیدگی سے لینا۔ ۳/۱۲ (دیکھو قابل)

قَبِیْلًا ۔ جمع قَبَائِلُ واحد۔ جماعت جماعت (مزید تشریح کے لئے دیکھو لفظ قبائل) امام رازی نے لکھا ہے

"آگے۔ سامنے (کبیر) امام راغب نے بعض کے قول پر ترجمہ کیا ہے کفیلاً یعنی ذمہ دار"۔ ۱۵/۷

قَبِیْلُهٗ ۔ قَبِیْلُ مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ۔ اس کی جماعت۔ گروہ۔ ۸/۲

قَتُوْرًا ۔ اسم فعل اور مصدر۔ خرچ بہت ہی کم کرنا کنجوسی بخل۔ اسراف کی ضد۔ (المفردات وقاموس) قَتْرٌ بسکون تار بھی اس معنی میں مستعمل ہے (تاج) قُتُوْرٌ کے معنی اہل وعیال کو خرچ کم دینا (نصر وضرب) قَتُوْرٌ صفت مشبہ کنجوس طبیعت والا آدمی۔ قاترٌ جو اہل وعیال کو خرچ کم دے۔ قَتَرٌ اور قُتَارٌ کے اصل معنی ہیں کسی لکڑی کا اٹھتا ہوا دھواں کنجوس آدمی بھی کسی کو مال دینے کی جگہ گویا دھواں دے کر بہلا دیتا ہے (راغب) ۱۱/۱۵

قَتَرَةٌ ۔ غبار (قاموس) دھوئیں کی طرح غبار سما بدرونقی جو چہرے پر چھا جاتی ہے (المفردات) ۳۰/۳

قِتَالُ ۔ باب مفاعلۃ کا مصدر۔ مُقاتلۃ اور
قِیتَالُ بھی باب مُفاعلۃ سے مصدر آتے ہیں باہم
کشت وخون۔ مراد جہاد۔ قصداً قتل کرنا (راغب) [illegible]

قِتَالِ ۔ مصدر۔ باب مفاعلت۔ حالتِ جر۔ باہم
کشت خون کرنا۔ مراد جہاد۔ [illegible]

قِتَالاً ۔ بتفصیل مذکور۔ حالتِ نصب۔ باہم ایک کا
دوسرے کو قتل کرنا۔ مراد جہاد۔ [illegible]

اَلْقِتَالُ ۔ مصدر۔ بابِ مفاعلت حالتِ رفع۔ جنگ
جہاد۔ [illegible] دو جگہ [illegible]

اَلْقِتَالَ ۔ مصدر۔ بابِ مفاعلت حالتِ نصب جنگ
جہاد۔ [illegible]

اَلْقِتَالِ ۔ مصدر۔ بابِ مفاعلت۔ حالتِ جر۔ جنگ
جہاد۔ [illegible]

قَتَلَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف قَتْلٌ مصدر۔
اُس نے مار ڈالا۔ قَتْلٌ کے حقیقی معنی ہیں (موت فطری
کے علاوہ کسی اور طریقے سے) رُوح کو جسم سے جدا
کردینا خواہ ذبح کی صورت میں ہو یا کسی اور طریقہ
سے۔ مجازی معنی ہیں غالب آنا۔ ذلیل کرنا۔ مطیع
بنالینا۔ کسی چیز کا علمی احاطہ کرلینا۔ اس کے تمام
جزئیات کا ماہر ہوجانا (معجم القرآن) قرآن میں قَتَلَ
کا صرف حقیقی استعمال ہوا ہے۔ [illegible]

قُتِلَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول۔ [illegible] مارا گیا
یعنی مارا جائے اس جگہ ماضی بمعنی مستقبل ہے۔
[illegible] دو جگہ [illegible] بددعائیہ جملے ہیں مارا جائے
لیکن اللہ کے کلام میں بددعا کے معنی حقیقی نہیں
بددعا سے کلام الٰہی میں مراد ہوتا ہے ایجادِ قتل
یعنی اللہ نے ان کے لئے قتل کیا جانا مقرر کردیا
یا رحمتِ خدا سے اُن کو دُور کردیا گیا۔ مفردات
(مزید تشریح کے لئے دیکھو لفظ قاتل) [illegible] خندق
والے قتل کردئے گئے یا رحمتِ خدا سے دُور کردئے
گئے۔

اَلْقَتْلَ ۔ [illegible] اَلْقَتْلُ [illegible] قَتْلَ [illegible]
سب جگہ لفظ قتل مصدری معنی میں مستعمل ہے اول الذکر
چاروں مقامات میں معرف باللام ہے اور آخری
دونوں آیات میں معرفہ باضافت۔ مار ڈالنا۔

قَتَلْتَ ۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف۔ تونے
مار ڈالا۔ [illegible]

قَتَلْتُ ۔ واحد متکلم ماضی معروف۔ میں نے مار ڈالا
[illegible]

قُتِلَتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف۔ وہ
ماری گئی۔ [illegible]

قَتَلْتُمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف۔ تم نے قتل کیا

رسول اللہ کے زمانے کے یہودیوں کو خطاب ہے حقیقت میں وہ لوگ قاتل نہ تھے بلکہ ان کے اسلاف قاتل تھے لیکن دورِ رسالت کے یہودی اپنے اسلاف کے اس فعل سے ناراض نہ تھے ناپسندیدہ نظر سے نہ دیکھتے تھے اس لئے ان کو بھی قاتل قرار دیا گیا۔ پ ۱/۹

قُتِلْتُمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی مجہول۔ اگر تم مارے گئے یعنی اگر تم قتل کئے جاؤ۔ شرط کی وجہ سے اس جگہ ماضی بمعنی مستقبل ہے۔ پ ۴/۸

قَتَلْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ ہم نے قتل کیا۔ ہم نے مار ڈالا۔ پ ۶/۲

(ما) **قَتَلُوْهُ** ۔ ما حرفِ نفی۔ قَتَلُوا جمع مذکر غائب ماضی معروف منفی۔ ہٗ ضمیر مفعول۔ انھوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔ پ ۶/۲ نمبر اول۔ وہ یقین کے ساتھ نہیں جانتے کہ انھوں نے مسیح کو قتل کر دیا (المفردات و معجم القرآن) پ ۶/۲ نمبر دوئم۔

قَتَلُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف مثبت۔ وہ جنھوں نے قتل کیا۔ پ ۳/۵

مَا قُتِلُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی مجہول منفی۔ وہ نہیں مارے جاتے۔ پ ۴/۸

قُتِلُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی مجہول مثبت۔ وہ مارے گئے قتل کئے گئے۔ پ ۴/۱۱ پ ۱۷/۱۵

قَتَلَهٗ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف ہٗ ضمیر مفعول اس نے اس کو مار ڈالا۔ پ ۶/۹ پ ۷/۳ پ ۱۵/۲۲

قَتَلَهُمْ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف ہُم ضمیر مفعول۔ اللہ نے ان کو قتل کیا۔ کوئی آدمی کسی کی جان نہیں نکال سکتا۔ کتنا ہی زخمی کر دے مگر روح کو بدن سے الگ کر دینا انسان کے بس کی بات نہیں۔ انسان کو قاتل صرف اس وجہ سے قرار دیا جاتا ہے کہ وہ اسبابِ قتل فراہم کر دیتا ہے یعنی گھائل کر دیتا ہے یا زہر کھلا دیتا ہے یا پانی میں غرق کر دیتا ہے ورنہ قتل کا اصل حقیقی فاعل اللہ ہی ہے آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ پ ۹/۱۶

قَتَلْتُمُوْهُمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف۔ ھُم ضمیر جمع مفعول۔ تم نے اُن کو قتل کیا۔ پ ۴/۱۰

قَتْلَهُمُ ۔ قَتْلَ مصدر مضاف حالتِ نصب۔ ہُم ضمیر جمع مضاف الیہ۔ اُن کے قتل کرنے کو۔ ان کو قتل کرنا۔ پ ۴/۱۵ پ ۴/۱۰

قَتْلِهِمْ ۔ قَتْلِ مصدر مضاف حالتِ جر۔ ہِم ضمیر جمع مضاف الیہ۔ ان کے قتل کرنے کے سبب۔ پ ۶/۲

اَلْقَتْلٰی ۔ جمع۔ اَلْقَتِیْلُ واحد بمعنی مقتول۔ وہ لوگ جن کو قتل کیا گیا ہو۔ پ ۲/۶ قتل کے حقیقی اور مجازی معنی کی مزید تشریح کے لئے دیکھو اقتلو۔ تقتلو۔

قَتُورًا - صیغہ صفت مشبہ کنجوس طبیعت والا بخیل دیکھو لفظ قَتَرَ۔ ۱۷/۱۵

قِثَّائِهَا - قِثَّاءِ اسم مجرور مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث مضاف الیہ۔ قِثَّاءُ اسم جنس ہے اس کی جمع نہیں آتی واحد اور جمع سب پر اطلاق ہوتا ہے۔ لکڑی یا لکڑیاں۔ یا قِثَّاءَةٌ کی جمع ہے (قاموس) لغت میں قُثَّاءُ قاف کے پیش کے ساتھ بھی آیا ہے۔ ۱/۲

قَدْ - قَدْ اسم بھی ہے اسم فعل بھی حرف بھی ۱- حَسْبُ کا ہم معنی۔ عموماً سکون پر مبنی جیسے قَدْ زَيْدٍ دِرْهَمٌ زید کو ایک درہم بس ہے اور کبھی معرب جیسے قَدُ زَيْدٍ دِرْهَمٌ۔ ۲- یَكْفِی کا ہم معنی۔ قَدِی دِرْهَمٌ یا قَدْنِی دِرْهَمٌ مجھے ایک درہم کفالت کرتا ہے۔ قَدْ زَيْدًا دِرْهَمٌ زید کو ایک درہم کفالت کرتا ہے۔ یہ دونوں قسمیں قرآن مجید میں مستعمل نہیں ہوئیں ۳- اس فعل کے ساتھ مخصوص ہے جو متصرف ہو خبری ہو مثبت ہو۔ حرفِ جازم و ناصب اور حرفِ تنفیس سے خالی ہو یہ ماضی پر بھی آتا ہے اور مضارع پر بھی۔ ماضی پر داخل ہو تو تین معانی میں سے کسی ایک معنی کے لئے مفید ہوتا ہے ۱- ماضی مطلق کو ماضی قریب بنا دیتا ہے قَدْ قَامَ زَيْدٌ ابھی کھڑا ہوا زید ۲- شک کو دور کرنے اور مضمون کلام کو پختہ کرنے کیلئے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اس نے بلاشبہ فلاح پائی ۳- کبھی نفی کے لئے قَدْ كُنْتَ فِیْ خَيْرٍ فَتَعْرِفَهٗ تو خیر میں نہیں تھا کہ اسکو پہچانتا مضارع پر داخل ہو تو ۱- تکثیر کے معنی پیدا ہو جائینگے جیسے قَدْ اَتْرُكُ الْقِرْنَ مُصْفَرًّا اَنَامِلُهٗ۔ میں اپنے حریف جنگ کو اکثر ایسی حالت میں چھوڑتا ہوں کہ اس کی انگلیاں زرد ہوتی ہیں، یا جس طرح آیت قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ میں بقول زمخشری کثرت رویت مراد ہے، یا ۲- تقلیل کے معنی پیدا ہونگے جیسے قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوْبُ جھوٹا کبھی سچ بول دیتا ہے، یا ۳- توقع کے معنی پیدا ہوں گے جیسے قَدْ يَقْدُمُ الْغَائِبُ توقع ہے کہ مسافر آجائے۔

یاد رکھو کہ جو قَدْ مفید توقع ہوتا ہے وہ کبھی ماضی پر بھی آتا ہے خلیل اور اکثر اہل لغت کا یہی قول ہے بعض منکر ہیں کیونکہ ماضی تو اسی کو کہتے ہیں جس کا وقوع ہو چکا ہو۔ وقوع کے بعد توقع کے معنی ہی کیا ہیں۔ ابن مالک نے صراحت کی کہ جب ماضی کا وقوع سے پہلے انتظار اور توقع ہو اس پر قَدْ آتا ہے جیسے قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ جو عورت تم سے اپنے شوہر کے بارے میں گفتگو کر رہی تھی (اور امید وار فیصلہ تھی) اللہ نے اس کی

بات سن لی۔

جو قَدْ ماضی مطلق کو ماضی قریب بنانے کے لئے آتا ہے وہ لَیْسَ، عَسیٰ، نِعْمَ اور بِئْسَ پر داخل نہیں ہوتا۔ یہ افعال متصرف نہیں ہیں۔

جو ماضی بمعنی حال ہو سوا اَخْفَش کے باقی تمام ادبائے بصرہ کے نزدیک اس پہ قَدْ کا آنا ضروری ہے، اگر قَدْ مذکور نہ ہوگا تو مقدر مانا جائیگا، اخفش اور تمام علمائے کوفہ نہ وجوب کے قائل ہیں نہ تقدیر کے،

ابنِ عصفور کا قول ہے کہ

"اگر قسم کے جواب میں ماضی مثبت متصرف آئے اور ماضی بعید ہو تو جواب پر حرف لام تاکید آتا ہے جیسے حَلَفْتُ لَهَا بِاللّٰهِ حَلْفَةَ فَاجِرٍ لَنَامُوا میں نے اس سے جھوٹی قسم کھا کر کہا کہ وہ لوگ سو گئے تھے۔ اور اگر ماضی قریب ہو تو لام اور قد دونوں کو لانا لازم ہے جیسے تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا خدا کی قسم اللہ نے تجھے ہم پر فضیلت بخشی ہے۔ علامہ ابنِ ہشام انصاری مؤلف مغنی اللبیب کی رائے اس کے خلاف ہے ان کے نزدیک دونوں مثالوں میں سے اول ماضی قریب ہے اور دوسری ماضی بعید۔ زمخشری نے آیت وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا کی تفسیر میں جو صراحت کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جواب قسم میں لَقَدْ تقریب کے لئے سرے سے ہوتا ہی نہیں ہے بلکہ توقع کے لئے ہوتا ہے۔"

اگر قَدْ مضارع پر داخل ہونے کے بعد مفید تقلیل ہو تو اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں ۱۔ وقوعِ فعل کی تقلیل جیسے اَلْكَذُوْبُ قَدْ يَصْدُقُ جھوٹا کبھی سچ بول دیتا ہے ۲۔ فعل کے متعلق کی تقلیل جیسے قَدْ یَعْلَمُ مَا اَنْتُمْ عَلَیْهِ یعنی جس حال میں تم ہو وہ اللہ کی معلومات کا قلیل حصہ ہے یہ مطلب نہیں کہ تمہارے حال کو خدا کبھی جانتا ہے کبھی نہیں جانتا۔ (مغنی اللبیب)

قَدْ حرفی قرآن مجید میں فاء کے ساتھ ۵۰ جگہ آیا ہے جو کہیں تحقیق کے لئے ہے کہیں تقلیل وتکثیر کے لئے کہیں تقریب کے لئے اور لام تاکید کے ساتھ ۱۳۹ جگہ آیا ہے جو صرف تحقیق کے لئے ہے تقلیل تکثیر وغیرہ کے لئے نہیں ہے۔ باقی صرف قَدْ یا واؤ کے ساتھ قَدْ علاوہ نفی کے پانچوں معانی کے لئے آیا ہے۔ نفی کے لئے مطلقاً نہیں آیا اور توقع کے لئے بہت ہی کم۔ تقریب، تحقیق، تقلیل اور تکثیر کے لئے بکثرت۔

قُدَّ ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول ۔ پھاڑا گیا چیرا
گیا ۔ قَدٌّ کے معنی لمبا شگاف ۔ لمبائی میں پھاڑنا
بیابان کو طے کرنا ۔ بات کو کاٹ دینا (نصر) قُدٌّ
اس لمبے تسمہ کو بھی کہتے ہیں جس کا کوڑہ بنایا جاتا
ہے ۔ ایک حدیث میں آیا ہے لَقَابُ قَوسِ
اَحَدِکُمْ وَمَوضِعُ قِدِّہٖ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ
الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا آدھی کمان کے برابر اور کوڑے
کے تسمہ کے برابر جنت میں جگہ دُنیا اور مَا فِیْھَا سے
بہتر ہے (مجمع البحار) قَدِیْدٌ گوشت کا خشک
لمبا پارچہ (قاموس) ۱۲/۱۳

قَدَّتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف
اُس عورت نے پھاڑ دیا ۔ ۱۲/۱۳

قِدَدًا ۔ جمع قِدَّۃٌ واحد مختلف راہ و روش
اور جدا جدا ارادے رکھنے والے گروہ ۔ ۲۹/۱۱

قَدْحًا ۔ مصدر ۔ چقماق کو مار کر آگ نکالنا پتھر
پر پتھر کو یا لوہے کو مار کر آگ نکالنا ۔ قَدَحَ
بِالزَّنْدِ چقماق کو رگڑ کر آگ نکالی نیز نکتہ چینی
کرنا بشرطیکہ اس کے بعد فِی آئے قَدَحَ فِیْہِ اس
پر نکتہ چینی کی (لف) آیت میں صلہ یعنی کوئی حرف
جر لفظ قَدْحًا کے بعد مذکور نہیں ۔ مراد ہے گھوڑوں
کا نعلدار ٹاپوں کو پتھریلی زمین پر مارنا ۔ ۳۰/۲۵

قَدَرٍ ۔ اللہ کا حکم ۔ اندازہ ۔ مقدار ۔ طاقت
وسعت ۔ کمی کرنا (قاموس) اللہ کا علمی اندازہ
تقدیر (معجم و محلی و خازن) ۲۲/۴ مقدار مقرر ۱۶/۱۱
عمر کی مقدار جو نبوت کے لئے علم الٰہی میں مقرر تھی
(محلی) یا مقرر وقت (تاج) ۲۰/۵ اندازہ مقدار
معین (خازن) ۲۵/۴ اندازہ ۲۵/۵ مقررہ اندازہ
یا بقدرِ حاجت (محلی) ۲۷/۷ اللہ کا علمی اندازہ، تقدیر
۲۹/۲۱ مقدارِ وقت (محلی)

قَدَرًا ۔ ازلی فیصلہ لوح محفوظ میں لکھا ہوا
یعنی اللہ کا حکم ایک ازلی فیصلہ ہے، اور دنیا
میں وقتاً فوقتاً اس کے موافق ہوتا رہتا ہے،
(راغب فی المفردات) ۲۲/۴

قَدْرُہٗ ۔ قَدْرُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ
اس کی مالی وسعت، گنجائش ۲/۱۵ دو جگہ ۔

قَدَرِھَا ۔ قَدَرِ مجرور مضاف ھَا ضمیر مضاف
الیہ یعنی نالے اپنی مقدار کے موافق، یا زمین کی
حاجت کے مطابق بہہ نکلتے ہیں ۔ ۱۳/۸

قَدْرًا ۔ قَدْرٌ کے معنی اندازہ ۔ طاقت یا مالی
گنجائش ۔ فراخی (قاموس) آیت میں وقتی اندازہ
یعنی مقررہ وقت مراد ہے (محلی و بیضاوی) ۲۸/۱۷

قَدْرِہٖ ۔ قَدْرِ مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ

عظمت و مرتبہ یا معرفت ۔ پ ۱۷/۱ ۲۴/۱

اَلْقَدْرِ ۔ یعنی برکت و عظمت کی رات (کبیر) یا ایسی رات جس میں بڑے بڑے کاموں کا تقدیری فیصلہ کیا جاتا ہے (راغب) ۳۰/۲۲ دو جگہ

قَدَرَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف ۔ اگر قدرت کا موصوف انسان ہو تو ایسی صفت اور قوت مراد ہوتی ہے جس سے آدمی کوئی کام کر سکتا ہے ۔ اگر قدرت کی نسبت اللہ کی طرف کی جائے تو مراد ہوتا ہے عاجز نہ ہونا ۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے یعنی کسی چیز کو کرنے یا نہ کرنے سے عاجز نہیں ۔ انسان کی قدرت ناقص ہے اسی لئے مطلقاً قادر انسان کو نہیں کہہ سکتے جب تک اس چیز کا ذکر نہ کر دیا جائے جس چیز پر انسان کی قدرت ظاہر کرنی مقصود ہے ۔

مثلاً یوں کہا جا سکتا ہے کہ زید چلنے پھرنے پر قادر ہے لیکن بغیر کسی قید مخصوص کے اس طرح نہیں کہہ سکتے کہ زید قادر ہے یا قدیر ہے ہاں اللہ کی قدرت کاملہ ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اس لئے بغیر کسی خاص مفعول کے تذکرے کے اسکو علی الاطلاق قادر اور قدیر کہا جا سکتا ہے ۔ (راغب)

قَدَرَ لازم بھی ہے اور متعدی بھی بصورتِ اوّل معنی ہوں گے طاقت رکھی غالب ہوا ۔ قادر ہوا ، قابو والا ہے (ضرب ۔ سمع ۔ نصر) اس وقت اس کا مصدر قَدْرًا ہوگا ، قُدْرَۃً ، مَقْدُرَۃً ، مَقْدَارًا ، اَقْتِدَارًا ، قِدَارًا ، اَقْتِدَارۃً ، قُدُوْرًا ، قُدُوْرَۃً اور قِدْرَانًا بھی مصادر آئے ہیں ۔

اگر قَدَرَ کو بصورت متعدی استعمال کیا جائے تو معنی ہوں گے علمی اندازہ کیا ۔ روزی تنگ کی ۔ تعظیم کی ۔ اللہ نے حکم دیا ۔ پہچانا ۔ آمادہ کیا ۔ وقت مقرر کیا ۔ مقرر کر دیا (ضرب ۔ نصر) (قاموس) قرآن مجید میں یہ لفظ متعدی استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی ہیں روزی تنگ کی ۔ ۳۰/۱۴

(ما) **قَدَرُوا** ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف منفی ۔ انھوں نے تعظیم نہیں کی ۔ انھوں نے نہیں پہچانا (خازن) پ ۷/۱۷ ۲۴/۱۴

قُدِرَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول پ ۲۶/۸ مقرر کر دیا گیا ۔ ازل میں مقرر کر دیا گیا ۔ پ ۲۸/۱۷ روزی تنگ کر دی گئی ۔

قَدَرْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف ۔ ہم اس پر قدرت رکھتے ہیں (محلی) ہم نے حکم دیا یا ہم نے اندازہ کیا مقدار مقرر کی (راغب) ۲۹/۲۱

قَدَّرَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف تَقْدِیْرٌ مصدر

باب تفعیل۔ سوچ کر غور کر کے اندازہ کیا۔ رزق بخشنا۔ روزی تنگ کی۔ اگر مفعول دوئم پر عَلیٰ یا لام ہو جیسے قَدَّرَہٗ عَلَیْہِ وَلَہٗ تو معنی ہوں گے کسی چیز کو کسی شخص کے لئے اندازہ کرنے کے بعد مقرر کر دیا اور حکم دے دیا کہ فلاں چیز فلاں کو مل جائے۔ (مزید تشریح کیلئے تَقْدِیْرٌ دیکھو باب اَلتَّاءُ مَعَ الْقَافِ) ۲۴/۱۲ رفتار کی مقدار مقرر کر دی۔ ۸۱/۱۸ بناوٹ اور تخلیق کو درست کیا (محلی) یا اس کو مقررہ قوتیں عطا فرمائیں (راغب) یا اس کو مصلحت کے موافق ٹھیک ٹھیک بنایا (کشاف) بعض علماء نے اس طرح ترجمہ کیا ہے پھر اس کے باقی رہنے کی ایک خاص تقسیم کر دی ۲۴/۱۴ (محلی) حضرت ابن مسعود کی قرأت میں اس جگہ قَدَّرَ کی جگہ قَسَمَ ہے (کشاف) دونوں کے معنی ایک ہیں۔ ۲۹/۱۵ دو جگہ۔ دل میں اندازہ کیا سوچا ۳۰/۵ قوتیں عطا فرمائیں جن کے موافق وَقْتاً فَوَقْتاً ظہور ہوتا ہے (راغب) شکل صورت جسم مقدار اور ہر چیز کا اندازہ مقرر کر دیا (جمل) ۳۰/۱۲ مصلحت کے موافق ہر چیز عطا فرمائی۔ پھر فطری طور پر یا تعلیم کے ذریعہ سے نجات کا راستہ بتا دیا۔ (راغب)

قَدِّرْ۔ واحد مذکر حاضر امر معروف۔ تقدیر مصدر باب تفعیل۔ مناسب اندازہ کے ساتھ بناؤ۔ کڑیوں کو حساب کے ساتھ بناؤ اور جوڑو۔ ۲۲/۲

قَدَّرُوْا۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ تقدیر مصدر۔ پینے والوں کی خواہش کے بقدر وہ دینگے (محلی) یا اہل جنت دلوں میں برتنوں کا جو پیمانہ مقرر کریں گے اسی ناپ کے مطابق ان کو ملے گا (کمالین) ۲۹/۱۹

قَدَّرْنَا۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ تقدیر مصدر ۱۴/۴ ہم نے (ازل میں) حکم دیدیا (راغب) یا مقرر کر دیا (تاج) ۱۹/۱۹ ہم نے مقدر کر دیا تھا۔ ازل میں حکم دے دیا تھا ۲۲/۸ ہم نے منزلیں مقرر کر دیں۔ (مولانا محمود حسنؒ) ۲۳/۲ ہم نے حساب سے چاند کی منزلیں مقرر کر دیں ۲۷/۱۵ حساب کے ساتھ مقرر کر دی۔

قَدِیْرٌ۔ صفت مشبہ۔ قدیر اس کو کہتے ہیں جو حکمت کے مطابق جو کچھ چاہے کرے۔ اسی لئے اللہ کے سوا کسی مخلوق کو قدیر نہیں کہہ سکتے۔ البتہ قادر عام ہے (راغب) علامہ محمود آلوسیؒ روح المعانی میں آیت اِنَّ اللّٰہَ علیٰ کل شی قدیر کی تشریح میں لکھا ہے

"قادر وہ ہے کہ اگر چاہے تو کرے نہ چاہے تو نہ کرے اور قدیر وہ ہے جو اقتضاء حکمت کے موافق جو کچھ چاہے کرے اللہ کے علاوہ کسی غیر کی

صفت میں لفظ قدیر بہت کم آتا ہے" (روح المعانی)

علامہ آلوسی کے بیان سے معلوم ہوا کہ غیر خدا کی صفت بھی لفظ قدیر سے کی جا سکتی ہے مگر بہت ہی کم۔ اور امام راغب نے غیر خدا کے انصاف کی مطلق نفی کر دی ہے۔ میری نظر میں یہ اختلاف ہی بیکار ہے۔ لغت عرب میں اگر لفظ قدیر کا غیر اللہ پر اطلاق ہو بھی تب بھی امام راغب کی تردید نہیں ہو سکتی۔ امام راغب نے صرف شرعی اصطلاحی معنی بیان کئے ہیں اور اصطلاح شرع میں لفظ قدیر کا اطلاق غیر اللہ پر نہیں ہوتا۔ قرآن یا حدیث میں کسی جگہ کسی انسان یا فرشتے یا جن یا کسی مخلوق پر اس کا اطلاق نہیں ہوا۔ ب ۱/۲،۱۳ ب ۲/۲ ب ۳/۳،۸،۱۱ ب ۴/۸،۱۰ ب ۶/۷،۱۰ ب ۷/۶،۸ ب ۱۰/۱،۱۲ ب ۱۱/۱۷ ب ۱۴/۱۵،۱۷ ب ۱۷/۸،۱۳ ب ۱۸/۱۲ ب ۲۰/۱۴ ب ۲۱/۸،۹ ب ۲۲/۱۳ ب ۲۴/۱۹ ب ۲۵/۲،۴،۹ ب ۲۶/۹ ب ۲۷/۱۷ ب ۲۸/۴،۸،۱۵،۱۸،۲۰ ب ۲۹/۱

قَدِیراً ۔ (دیکھو قَدِیرٌ) ب ۵/۱۹ ب ۶/۱ ب ۱۹/۳ ب ۲۱/۱۹ ب ۲۲/۱۷

اَلقُدُس ۔ ب ۲۶/۱۱ اسم فعل اور مصدر۔ پاکی اور پاک ہونا آیات میں صیغہ صفت کے معنی میں ہے۔ موصوف کو صفت کی طرف شدت لزوم کے سبب مضاف کر دیا گیا ہے یعنی روح مقدس۔ مراد جبرئیل (صحاح

قاموس میں اَلقُدُس بھی آیا ہے لسان العرب میں صفائی برکت اور پاکیزگی ترجمہ کیا ہے صاحب تاج نے رحمت اور فضل سے تعبیر کی ہے۔ ب ۱/۱۱ ب ۳/۱ ب ۷/۵ ب ۱۴/۲۰

قَدَمَ ۔ (صِدقٍ) قَدَمَ اسم مصدر مضاف صِدقٍ مضاف الیہ۔ گذشتہ نیک کام (راغب) ہر نیک کام جو پہلے کر لیا گیا ہو، یا ہو گیا ہو (قاموس) مراد اچھا اجر (سیوطی) یعنی آیت میں سبب بول کر نتیجہ مراد لیا ہے (خازن) قَدَم کے معنی سَلَف یعنی گذرا ہوا (نیک عمل) (رواہ الحاکم عن ابی بن کعبؓ) ب ۱۱/۶

قَدَمُ ۔ واحد۔ اَقدَامُ جمع بمعنی قدم پاؤں تقدُّم تَدُمُ سے ہی بنایا گیا ہے (راغب) قَدَمُ اسم مصدر بھی ہے یعنی نیکی میں تقدم صیغہ صفت بھی ہے۔ مذکر مؤنث واحد جمع سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے نیکی میں آگے بڑھنے والا۔ قَدَمُ کے معنی تقدم بھی ہے اور قدامت بھی۔ قدم سے مشتقات باب سَمِعَ سے بھی آتے ہیں اور نَصَرَ و کَرُمَ سے بھی۔ باب سمع سے آنے کی صورت میں اگر مصدر قُدُومٌ یا قِدمَانٌ ہو تو سفر سے واپسی کے معنی ہوں گے اگر مصدر قُدمُ ہو تو بہت آگے بڑھ جانے

کے معنی ہوں گے۔ باب نَصَرَ سے آنے کی صورت ہیں اگر مصدر قدوم ہو تو متعدی ہوگا اور آگے بڑھانے کے معنی ہوں گے، اور اگر مصدر قَدَم ہو تو لازم و متعدی دونوں طرح آئے گا۔ باب کَرُمَ سے آنے کی صورت میں مصدر قِدَم بھی آتا ہے اور قَدَامَۃٌ بھی، اور قدیم ہونے کے معنی بھی ہوتے ہیں۔ آیت میں صرف اسمی صورت میں مستعمل ہے۔ پ ۱۴/۱۹

قَدَّمَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ مصدر تَقْدِیْم باب تفعیل۔ آگے لایا۔ سامنے لایا (دیکھو تقدموا) پ ۲۳/۱۳

قَدَّمْتُ ۔ واحد متکلم ماضی معروف۔ تقدیم مصدر، اگر تقدیم کے بعد باء آجائے تو وقت سے پہلے کسی کام کا حکم دینے یا وقت سے پہلے اطلاع دیدینے کے معنی ہوتے ہیں، تاکہ وقت آنے سے پہلے اطلاع پانے والا کام کرلے، پ ۲۶/۱۶ میں یہی مراد ہے کہ میں نے یومِ جزاء آنے سے پہلے دنیا میں ہی تمہارے پاس خوف آگیں اطلاع بھیجدی تھی اور پہلے ہی حکم دے دیا تھا کہ تیاری کرلو۔ اگر تقدیم کے بعد باء نہ آئے تو پہلے سے کرنے، پہلے سے بھیجنے، پیش کرنے، اور پہلے زمانے میں کر چکنے کے معنی ہوتے ہیں، پ ۳۰/۱۴ میں پہلے سے بھیجدینے کے معنی ہیں۔

قَدَّمَتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف تَقْدِیْم مصدر۔ پہلے کر چکے یا پہلے بھیج چکے۔ پ ۱/۱۱ پ ۴/۱۰ پ ۵/۶ پ ۶/۱۵ پ ۱۰/۳ پ ۱۵/۲۰ پ ۱۷/۸ پ ۲۰/۸ پ ۲۱/۷ پ ۲۵/۶ پ ۲۸/۱۱،۶ پ ۳۰/۷،۲

قَدَّمْتُمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی (جو کچھ) تم نے پہلے سے رکھ چھوڑا ہوگا۔ پ ۱۲/۱۶

قَدَّمْتُمُوْہُ ۔ قَدَّمْتُمْ، جمع مذکر حاضر، ہٗ ضمیر مفعول۔ تم اسی کو سامنے لائے۔ پ ۲۳/۱۳

قَدَّمُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی۔ انھوں نے پہلے بھیج دیے۔ پ ۲۲/۱۸

قَدِّمُوْا ۔ جمع مذکر حاضر امر معروف پ ۲/۱۲ پہلے بھیجدو پ ۲۸/۲ پہلے دیدیا کرو۔

قَدِمْنَا ۔ جمع متکلم ماضی۔ باب سَمِعَ۔ ہم آگے بڑھیں گے ہم متوجہ ہوں گے (ماضی بمعنی مستقبل) پ ۱۹/۱

اَلْقَدِیْم ۔ صفت مشبہ معرفہ۔ قِدَمٌ و قَدَامَۃٌ مصدر و اسم مصدر۔ گذشتہ زمانے میں موجود ہونے والا۔ پہلے زمانے میں پایا جانے والا۔ قرآن و حدیث میں لفظ قدیم کا اطلاق اللہ پر کہیں نہیں آیا۔ نہ اللہ کے صفاتی ناموں میں اس کا شمار ہے

البتہ علمائے اسلام میں سے متکلمین اس کا اطلاق اللہ پر کرتے ہیں (راغب) عموماً قدیم پرانے زمانے کو یا پرانے زمانے کی چیز کو کہتے ہیں۔ پ۱۳/۵ اور پ۲۳/۲ میں مراد ہے پرانی۔

قَدِیْمٌ۔ صفت مشبہ نکرہ۔ پرانا۔ قدیمی۔ پ۲۶/۲

قُدُوْرٍ۔ جمع۔ قِدْرٌ واحد۔ ہانڈیاں۔ دیگیں۔ لفظ قِدْرٌ استعمال میں عموماً مونث آتا ہے اور بہت کم مذکر۔ پ۲۲/۸

اَلْقُدُّوْسُ۔ صیغہ مبالغہ۔ بہت پاک۔ برکت والا۔ وزن فُعُّوْلٌ (بضم فاء) پر کلام عربی میں صرف چار لفظ آئے ہیں قُدُّوْسٌ سُبُّوْحٌ ذُرُّوْحٌ فُرُّوْحٌ اور ان کو بھی بفتح فاء پڑھنا جائز۔ باقی اس وزن پر جتنے لفظ آئے ہیں سب بفتح فاء آئے ہیں۔ پ۲۸/۶

اَلْقُدُّوْسِ۔ بہت پاک ذات مبارک صیغہ مبالغہ پ۲۸/۱۱

قَذَفَ۔ واحد مذکر غائب ماضی۔ قَذْفٌ مصدر قَذْفٌ کے اصلی معنی تیر کو دور پھینکنا۔ پھر تیر کی شرط کو ساقط کر کے مطلق پھینکنے اور ڈالنے اور اتارنے کے معنی میں استعمال کیا جائے گا اور مجازاً گالی دینا اور تہمتِ زنا لگانا اور کسی چیز کو عیب کی طرف منسوب کرنا بھی مراد لیا جاتا ہے۔ آیت میں مراد ہے ڈال دیا۔ پ۲۱/۱۹ پ۲۸/۴

فَقَذَفْنٰهَا۔ فاء حرف تعقیب۔ قَذَفْنَا جمع متکلم ماضی۔ ھا ضمیر مفعول۔ پھر ہم نے اس کو ڈال دیا۔ پ۱۶/۱۲

قَرَارًا۔ اسم مصدر اور مصدر۔ ٹھیراؤ اور ٹھیرنا، سردی سکون اور جمود چاہتی ہے اسی لئے اس کو قُرٌّ کہتے ہیں (راغب) آیات میں مراد ہے ٹھیرنے کی جگہ (راغب) یا قرار والی، نہ لرزنے والی جگہ (محلی) پ۲۰/۲ پ۲۴/۱۲

قَرَارٍ۔ قرار کے معنی اہل لغت نے آرام کی جگہ بھی لکھا ہے (تاج) پ۱۳/۱۶ جماؤ اور استقرار (سیوطی) پ۱۸/۲ ٹھیرنے کی جگہ۔ آرام کی جگہ (روح المعانی وصحاح) پ۱۸/۳ سرسبز شاداب زمین (ابن عباس) ہموار زمین، (محلی) پ۲۹/۲۱ پانی ٹھیرنے کی جگہ (تاج) یعنی رحم۔

اَلْقَرَارُ۔ پ۱۳/۱۷ پ۲۳/۱۳ قرار گاہ۔ ٹھکانا۔

اَلْقَرَارِ۔ پ۲۴/۷ ٹھیرنا۔ رہنا۔ مراد ہمیشہ رہنا۔

فَقَرَءَ۔ فاء حرف تعقیب۔ واحد مذکر غائب ماضی قَرْءٌ۔ قِرَاءَةٌ اور قُرْآنٌ مصدر (باب نصر و فتح) خود فعل متعدی ہے کبھی مفعول پر باء بھی آتا ہے قَرَءَ الْقُرْآنَ، اور قَرَءَ بِالْقُرْآنِ، دونوں طرح

استعمال صحیح ہے۔ قَرْءٌ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ
ملا کر جمع کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ پڑھنے کے معنی
بھی اس مناسبت سے خالی نہیں۔ ایک حرف کو
دوسرے حرف کے ساتھ ملا کر تلفظ کرنے کو قرآت
کہتے ہیں (راغب) صاحب قاموس نے اگرچہ قَرَءَ الشَّیْءَ
قُرْآنًا کے معنی ایک چیز کو دوسری چیز سے ملا کر
جمع کرنا لکھا ہے اور کسی خاص شرط کے ساتھ
مشروط نہیں کیا۔ لیکن راغب نے لکھا ہے کہ
"ہر جمع کرنے کو قَرْءٌ نہیں کہتے اسی لئے
قَرَأْتُ الْقَوْمَ بجائے جَمَعْتُ کے کہنا صحیح
نہیں ہے۔"

شاید راغب کی مراد یہ ہے کہ ایک چیز کو دوسری
چیز سے ملانا، اور جوڑ کر جمع کرنا، لفظ قَرْءٌ کے
مفہوم کو ظاہر کرنے کے لئے ضروری ہے، قَرْءٌ کے
معنی صرف اکٹھا کرنا کافی نہیں ہے، اور صاحب
قاموس کی عبارت سے بھی یہی مترشح ہے۔ آیت
میں ہٗ ضمیر مفعول بغیر باء کے موجود ہے۔ پھر وہ
اس کو پڑھنا۔ ۱۹/۱۵

قَرَءْتَ۔ واحد مذکر حاضر ماضی۔ ۱۴/۹ جب تم
قرآن پڑھو یعنی پڑھنا چاہو (سیوطی) اکثر
فقہاءِ اسلام اور محدثین کا یہی قول ہے کہ قرآن
پڑھنے سے پہلے جب پڑھنے کا ارادہ کیا جائے تو
تعوذ پڑھا جائے۔ سیوطی نے اسی بنا پر قراءۃ
قرآن کی تفسیر ارادہ قرآت سے کی ہے۔ امام
مالک اور بعض صحابہ و تابعین کی نظر میں قرآت
کے حقیقی معنی مراد ہیں۔ اور قرآت کے بعد تعوذ
کرنا چاہیئے (جمل) ۱۵/۵ جب تم قرآن پڑھتے ہو
یا جب تم نے قرآن پڑھا۔

قُرِءَ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول۔ جب قرآن
پڑھا جائے۔ ۱۴/۹ جب قرآن پڑھا جاتا ہے۔ ۳۰/۹

قَرَأْنٰهُ۔ جمع متکلم ماضی، ہٗ ضمیر مفعول۔ جب
ہم قرآن تمہارے سینہ میں جمع کر دیں تو تم اس پر
عمل کرو۔ ابن عباس (راغب) جب ہم (بوساطت
قرأتِ جبریلؑ) قرآن پڑھیں تو تم اس کو کان
لگا کر سنو (محلی و محمود آلوسی) صاحب منتہی الارب
نے بحوالہ حضرت ابن عباس اس طرح ترجمہ کیا
ہے جب ہم قرآن کو بیان کر دیں تو ہمارے
بیان کے موافق تم عمل کرو۔ محلی اور آلوسی کا
ترجمہ اکثر مفسرین نے لکھا ہے۔ ۲۹/۱۴

قُرْآن۔ مصدر ہے پڑھنا۔ اللہ کی کتاب کا
خاص نام جو محمد رسول اللہ پر نازل کی گئی۔ کسی
دوسری آسمانی کتاب کا نام قرآن نہیں ہے جس طرح

جزء بول کر کل مراد لے لیا جاتا ہے، جیسے گردن سے ذات انسانی۔ اسی طرح رکوع۔ سجود۔ قیام، اور قرآن بول کر مجازاً پوری نماز بھی مراد لے لی جاتی ہے۔ قرآن کی وجہ تسمیہ کے متعلق علماء کے متعدد اقوال ہیں۔ کسی نے کہا قَرَأَ کا معنی جمع کرنا ہے۔ قرآن کتب سابقہ الٰہیہ کا حاصل اور مجموعہ ہے، راغب نے اتنا اور بڑھا دیا کہ قرآن تمام علوم کا مجموعہ ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا سورتوں کا مجموعہ ہے، بہر حال سب نے قرآن کی وجہ تسمیہ بیان کرنے میں جمع کا مفہوم پیشِ نظر رکھا۔ پروفیسر عبدالرؤف نے کہا یہ وجہ تسمیہ غلط ہے۔ قرآن کا نام سب سے پہلے سورت مزمل میں آیا ہے جو ترتیبِ نزول کے اعتبار سے تیسری سورت ہے، اُس وقت تک نہ سورتوں کا مجموعہ تھا نہ کتبِ سابقہ کا نچوڑ اور خلاصہ بلکہ قرآن کہنے کی وجہ صرف قرأت اور تلاوت ہے، اللہ کی کتاب عموماً جہر کے ساتھ نماز میں، دینی محافل میں، مدارس میں اور دوسری تقریبات میں پڑھی جاتی ہے۔ حضرت عثمانؓ کے مرثیہ میں ایک شاعر نے کہا تھا۔

ضحوا باشمط عنوان السجود بہ
یقطع اللیل تسبیحاً وقرآنا

لوگوں نے ایک ایسے پکی عمر والے سردار کو ذبح کر دیا جس کی پیشانی پر سجدے کا نشان تھا جو راتیں تسبیح و تلاوت میں کاٹ دیتا تھا۔ عبرانی یہودی بھی تورات کو (maqra) یعنی قرأت کہتے تھے، اس کے بعد سریانی عیسائیوں نے کتاب مقدس کے بعض حصوں کا نام قریانا رکھا۔ اب تک شام، عراق، حجاز، فلسطین میں اس لفظ کو وہ استعمال کرتے ہیں۔ آیت اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ سے تو ویسے بھی صاف ظاہر ہے کہ جمع قرآن سے قرأت قرآن الگ چیز ہے (معجم القرآن) قرآن کا کچھ حصہ مکی ہے، کچھ مدنی۔ ۱۷ رمضان ۱۳ھ قبل ہجرت میلادِ نبوی سے ۵۳ھ یا بقول صاحبِ معجم القرآن ۵۴ھ میلادِ نبوی تک نازل شدہ حصہ مکی کہلاتا ہے، جس کی مقدار مجموعہ کے لحاظ سے ۱۹/۳۰ کی ہے، باقی حصہ ۱۱/۳۰ مدنی ہے جو آخر عمر تک نازل ہوا۔ کل آیات (قطع نظر از اختلاف روایات) ۶۲۳۶ اور کل الفاظ ۷۷۴۴۰ اور کل حروف ۳۲۳۶۷۱ ہیں۔

قرآن چونکہ مکمل درسِ حیات ہے اس لئے تمام ضروریاتِ زندگی کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے انسانی زندگی کی چند در چند شاخوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کو قرآنی مضامین کے تنوع کے آٹھ مظاہر

نظر آتے ہیں، جو کتابیں انسانی دماغ کی زائیدہ
ہیں خصوصاً وسطی دور کی کتابیں، اُن کی طرح
فصل بندی اور بتویب قرآن کی نہیں ہے قرآن
کا رنگ خطابی بھی ہے برہانی بھی۔ جدلی بھی۔ آئینی
اور تشریعی بھی اور واعظانہ بھی۔ لیکن ہر رنگ دوسرے
رنگ سے اور ہر بیان دوسرے بیان سے مخلوط
ہے جس طرح انسان کی ضروریاتِ زندگی مخلوط ہیں
اور بغیر تجزیہ و تحلیل کے اُن کی باہم وابستگی کو
جدا جدا نہیں کیا جا سکتا اسی طرح قرآن کا تنوعِ
بیان بھی محتاجِ تفصیل و تحلیل ہے۔ ہم تحلیل کے
بعد آٹھ قسم کے مضامین قرآن میں پاتے ہیں۔

۱۔ عقائد یعنی توحید ذات و صفات، ایمان بالرسالۃ
والملائکہ والبعث بعد الموت وغیرہ ۲۔ دینی
فرائض۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ ۳۔ اخلاقی
احکام۔ صدق۔ عدل۔ احسان۔ جود۔ عدمِ ایذاء
وغیرہ ۴۔ دنیوی اور اخروی وعدہ و وعید ۵۔ قرآن
کو پیش کر کے دعوتِ مقابلہ و مناظرہ ۶۔ گذشتہ
قصص و حکایات عبرت آفرینی کے لئے ۷۔ وعظ
ارشاد۔ دانش آفرینِ حکمت اور اقوام کے عروج و
زوال کے ضوابط ۸۔ آئین و تشریع تشریعات
کے چار حصے ہیں ۱۔ سیاسی و نظمی جیسے حکام کی اطاعت،
عہد و میثاق کی پابندی وغیرہ ۲۔ ضوابط فوجداری
حدود و قصاص وغیرہ ۳۔ تمدنی قوانین۔ سود
میراث۔ وصیت۔ قرض وغیرہ کی دستاویز ۴۔ جنگی
ضوابط۔ جنگ کی تیاری۔ آلاتِ جنگ کی فراہمی
فوجی اسرار کی رازداری۔ صلح اور صلح کی پابندی
قیدیوں کا معاملہ۔ جاسوسوں سے احتیاط۔ دشمنوں
سے موالات کی ممانعت وغیرہ۔

یاد رکھو کہ قرآن جس طرح مجموعے کا نام ہے اسی
طرح اجزاء قرآن کو بھی اس وقت قرآن کہہ سکتے
ہیں، اور نزول کے زمانے میں تو جتنا حصہ نازل
ہو چکتا تھا اس کو قرآن ہی کہا جاتا تھا۔ پورے
قرآن کے نزول کا انتظار نہیں رکھا جاتا تھا۔ اب
چوں کہ پورا قرآن ہمارے ہاتھوں میں ہے اس
لئے پوری کتاب کا نام قرآن ہے، لیکن کل کا اطلاق
جزء پر مجازاً کیا جا سکتا ہے۔ پ ۲/۷ پ ۵/۴ پ ۷/۴،۸ پ ۹/۱۴
پ ۱۱/۳،۷،۸،۹،۱۲ پ ۱۲/۱۱ پ ۱۳/۲۰ پ ۱۴/۶،۱۹ پ ۱۵/۱،۵،۶،۷،۹،۱۰،۱۰،۲۰
پ ۱۶/۱۰،۱۵ پ ۱۹/۱،۱۶ پ ۲۰/۳،۴،۹،۱۲ پ ۲۱/۹ پ ۲۲/۱۰،۱۸ پ ۲۳/۴،۶،۷،۱۷ پ ۲۴/۱۸
پ ۲۵/۹ پ ۲۶/۴،۷،۱۵،۱۷ پ ۲۷/۸،۹،۱۱،۱۷،۱۹ پ ۲۸/۹ پ ۲۹/۱۳،۱۴،۱۷،۲۰
پ ۳۰/۹،۱۰

قرآناً۔ پ ۱۲/۱۱ پ ۱۳/۱۰ پ ۱۵/۱۲ پ ۱۶/۱۵ پ ۲۳/۱۷ پ ۲۴/۱۵،۱۹ پ ۲۵/۲،۷،۱۷
پ ۲۹/۱۱،۱۷ قرآن مجید۔

قُرْاٰنَہٗ - قرآن مصدر، مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، پڑھنا۔ اس کے پڑھنے پر عمل کرو یا اس کے پڑھنے کو کان لگا کر سنو۔ ۲۹/۱۷

قَرَّبَا قُرْبَانًا - تثنیہ مذکر غائب، ماضی معروف، تَقْرِیْبٌ مصدر۔ باب تفعیل۔ پیش کرنا۔ نزدیک لانا۔ قرب حاصل ہونے کی امید پر بھینٹ دینا۔ تقریب کا مادہ قُرْبٌ ہے۔ قرب کا استعمال۔ مکان۔ زمان رشتہ داری۔ مرتبہ حفاظت و نگرانی اور قدرت سب لحاظ سے ہوتا ہے۔ قربان لغت میں اس چیز کو کہتے ہیں جو قربِ خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہو (خواہ کوئی چیز ہو جاندار یا بے جان یا اعمال صالحہ) اسلامی عرف میں اس ذبیحہ کو قربان کہا جاتا ہے جو اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذبح کیا جاتا ہے اس کی جمع قَرَابِیْنُ ہے (راغب)

دنیا میں پہلی بھینٹ حضرت آدم کے دونوں لڑکوں ہابیل اور قابیل نے پیش کی۔ ہابیل نے کچھ بھیڑیں اور قابیل نے کچھ غلّہ کی سوختنی قربانی دی۔ پھر حضرت نوحؑ نے ایک قربان گاہ بنائی اور بہت جانوروں کی سوختنی قربانی دی۔ پھر حضرت ابراہیم نے (بقول یہود) روٹی اور شراب قربانی میں پیش کی۔ پھر حسبِ وحی بچھیا۔ بکرا۔ مینڈھا اور کبوتر ذبح کیا (سفر التکوین آیت ۹، ۱۷) پھر حسب الحکم بیٹے کو قربانی کے لئے پیش کیا۔ لیکن اللہ نے بیٹے کو محفوظ رکھا اور مینڈھے کی قربانی کا حکم دیا۔ اسلام سے پہلے ہی عرب میں یہ سنت ابراہیمی جاری تھی۔ قربانیاں کی جاتی تھیں، اور گوشت فقراء کو بانٹ دیا جاتا تھا سوختنی قربانی کا دستور نہ تھا۔ سوختنی قربانی صرف یہودیوں میں جاری تھی۔ حضرت موسیٰؑ دونوں قسم کی قربانیاں دیتے تھے، جاندار اور بے جان لیکن سب قربانیاں سوختنی ہوتی تھیں۔ عیسائیوں میں قربانی کا دستور نہ تھا۔ ان کے عقیدے میں مسیح نے اپنی قربانی کر کے سارے عالم کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا تھا مسیح کے خون کے عوض شراب، اور گوشت کے عوض روٹی دینے کا ان میں دستور تھا۔ پرانے یونانی قربانی میں نمک اور جَو دیتے تھے۔ دونوں چیزیں ایک ٹوکری میں رکھ کر تھوڑا تھوڑا حاضرین کو تقسیم کر دیتے تھے، ممالکِ عربیہ میں میلادِ مبارک کے جلسوں میں نمک اور جَو تقسیم کرنے کا مسلمانوں میں اب بھی رواج ہے (معجم القرآن بر حاشیہ) ممالکِ اسلامیہ اور ہندوستان میں مساجد۔ مزارات اور متبرک محفلوں میں اگر، لوبان، اور بعض دوسری چیزیں سلگانے کا اب بھی دستور ہے، اور یہ سب ستارہ پرستوں اور بت پرستوں کی نقل ہے (الرحلۃ)

فنیقی۔ کنعانی۔ سوری۔ فارسی۔ عرب قدیم۔ رومن،
مصری اور اکثر مغربی اقوام آدمی کی قربانی کو باعثِ
تقریب جانتی تھیں۔ ۶۵۷ء میں اس کی ممانعت کے
لئے رومن قانون بنا۔ لیکن ۱۸۲۴ء تک جرمنی اور
پرتگال کے بعض حصوں میں یہ ابر النسانی قربانی ہوتی
رہی۔ آیت مذکورہ میں قربانی کی نوعیت نہیں بیان
کی صرف اتنا فرمایا کہ آدم کے دونوں بیٹوں نے قربانی
پیش کی۔ ۶/۶

قُرْبَانًا۔ مصدر۔ مفعول لہ۔ تقریب حاصل کرنے کے لئے
دوسروں کو پوجتے تھے، اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے
لئے۔ امام راغب نے اس جگہ قربان کو صیغۂ صفت
کے معنی میں لیا ہے، اور صراحت کی ہے کہ قربان کا
اطلاق جمع پر بھی ہوتا ہے یعنی ایسی چیز جو اللہ کی
مقرب ہو۔ ۲۶/۴

بِقُرْبَانٍ۔ بار حرف جر۔ قربانٍ مجرور۔ کوئی ایسی
چیز جو قربانی میں پیش کی جائے (اور آگ غیبی آگ
اس کو کھا جائے) ۴/۴

قَرَّبْنٰهُ۔ جمع متکلم ماضی۔ مصدر تقریبٌ ہٗ ضمیر
مفعول۔ ہم نے اس کو قریب کر لیا، قریب بلا لیا۔
امام راغب نے لکھا ہے
کسی بندے کے مقرب الٰہی ہونے کے معنی ہیں
قرب روحانی کا بڑھ جانا۔ بدنی مادی قوتوں کا
مغلوب ہو جانا۔ جہالت کا میل دور ہو جانا۔ علم،
حلم، حکمت، فہم، رحمت اور دوسری صفاتِ الٰہیہ
کی جھلک اس میں خصوصی طور پر نمودار ہو جانا۔"
(المفردات) ۱۶/۴

قَرَّبَهٗ۔ قَرَّبَ واحد مذکر غائب۔ مصدر تقریب۔ ہٗ
ضمیر مفعول۔ اس (کھانے) کو ان (فرشتوں) کے
سامنے رکھا۔ اگر قَرَّبَ کے بعد اِلیٰ آئے تو سامنے
لانے کے معنی ہوتے ہیں۔ یہی اس جگہ ہے۔ ۲۶/۱۹

اَلْقُرْبٰى۔ اسم مصدر۔ رشتہ داری۔ قرابت۔ قَرَبَ
(باب نصر) مصدر قَرَابَةٌ۔ قَرُبَ مِنْهُ (باب کرُم)
مصدر قُرْبٌ و قُرْبَانٌ۔ قَرِبَهٗ (باب سَمِعَ) مصدر
قُرْبٌ وَ قُرْبَانٌ، نزدیک ہو گیا (قاموس) ۱/۱۰ ۲/۶
۴/۱۲ ۵/۳ دو جگہ ۱۰/۱ ۱۴/۱۹ ۱۵/۳ ۱۸/۹ ۲۱/۷ ۲۵/۴ ۲۸/۴

قُرْبٰى۔ اسم مصدر نکرہ۔ رشتہ داری قرابت۔ ۷/۴
۹/۲ ۱۱/۳ ۲۲/۱۵

قُرُبَةٌ۔ اسم مصدر۔ مرتبہ کا قرب۔ خوشنودی، رضا،
(راغب) مراد خوشنودی حاصل ہونے کا ذریعہ۔ ۱۱/۱

قُرُبَاتٍ۔ جمع۔ قُرُبَةٌ واحد۔ قُرْبَةٌ کو قُرُبَةٌ
پڑھنا بھی جائز ہے (تاج) ۱۱/۱

قَرِيْبٌ۔ صفت مشبہ ہے۔ واحد و جمع سب کے

لئے آتا ہے۔ لفظ مذکر ہے لیکن مؤنث غیر حقیقی پر بھی اس کا اطلاق صحیح ہے، جیسے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ ۔ فراء کا قول ہے اگر قریبٌ سے قریب مسافت یا قریب جگہ مراد لی جائے تو لفظ قریب کا مذکر و مؤنث دونوں پر اطلاق ہوتا ہے، اور اگر قرابتِ نسب مراد ہو تو مذکر کے لئے قَرِیْبٌ اور مؤنث کے لئے قَرِیْبَۃٌ آتا ہے۔ پ۳/۲ پ۸/۱۴ پ۱۲/۶ پ۲/۱۰ پ۱۷/۷ پ۲۵/۳ پ۲۸/۱۰ پ۲۹/۱۲ اول الذکر تینوں آیات میں نگرانی اور نگہداشت کے اعتبار سے قریب ہونا مراد ہے اور آخر الذکر پانچوں جگہ زمانے کے اعتبار سے قرب مقصود ہے۔

قَرِیْبٍ ۔ پ۴/۱۴ پ۵/۸ پ۱۲/۷ پ۱۳/۱۹ پ۲۲/۱۲ پ۲۶/۱۷ پ۲۸/۱۴ صرف پ۲۲/۱۲ اور پ۲۹/۱۷ میں قربِ مکانی مراد ہے اور باقی سب میں قربِ زمانی۔

قَرِیْبًا ۔ پ۱۵/۵ پ۲۲/۵ پ۲۶/۱۱،۱۲ پ۲۹/۷ پ۳۰/۲ سب میں زمانے کا قریب ہونا، کچھ ہی مدت کے بعد ہو جانا مراد ہے۔ پ۱۳/۱ میں قربِ مکانی مراد ہے پ۲۸/۵ میں بھی قربِ زمانی مراد ہے اور ترجمہ ہے کچھ ہی پیشتر۔ پ۲۶/۱۲ میں سہل الحصول ہونا مراد ہے۔ یعنی مالِ غنیمت سہل الحصول ہو۔ جلد اور آسانی سے ملنے والا۔

قُرَّۃٌ ۔ آنکھ کی خنکی مرادِ سرورِ قلب۔ یہ لفظ قُرٌّ سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں ٹھنڈک۔ بعض کا قول ہے

"خوشی کے آنسو قارّہ (ٹھنڈے) اور غم کے آنسو حارّہ (گرم) ہوتے ہیں اسی لئے آنکھوں کی خنکی سے مراد ہوتا ہے سرورِ قلب"۔

بعض کا قول ہے

"یہ لفظ قرا سے نکلا ہے یعنی سکون"۔ پ۱۹/۱۴ پ۲۰/۱۴

قُرَّۃُ اَعْیُنٍ ۔ آنکھوں کی خنکی۔ پ۲۱/۱۵

قَرْحٌ ۔ کسی بیرونی چیز سے پہونچنے والا زخم، مثلاً تلوار کا زخم اور اَلْقُرْحُ اندر سے پیدا ہونے والا زخم۔ جیسے پھنسی کا زخم۔ اول متعدی ہے اور باب فتح سے آتا ہے، دوسرا لازم ہے اور باب سَمِعَ سے آتا ہے کبھی باب فتح سے بھی لازم آیا ہے، جیسے قَرَحَ قَلْبُہٗ اس کا دل زخمی ہو گیا۔ قَرْحٌ مصدر بھی ہے یعنی زخمی کرنا اور قُرْحٌ اس دکھ اور تکلیف کو بھی کہتے ہیں جو کسی زخم سے پیدا ہو۔ آیت میں زخمی ہونا اور دُکھ پانا مراد ہے (راغب) پ۴ دو جگہ

اَلْقَرْحُ ۔ دُکھ۔ زخم۔ پ۴

قِرَدَۃٌ ۔ جمع۔ قِرْدٌ واحد۔ بندر۔ لنگور۔ ایلہ، ملکِ شام میں ایک ساحلی بستی تھی عموماً مچھیرے اسمیں

رہتے تھے۔ سنیچر کے دن شکار کرنے کی اللہ نے
اُن کو ممانعت کر دی تھی۔ نافرمانی کرنے کی پاداش
میں اُن کی صورتیں بندروں کی طرح بنا دی گئیں
جو کچھ دن یا گھنٹے زندہ رہے پھر تڑپ تڑپ کر
مر گئے۔ یہ تشریح عام طور پر جمہور مفسرین نے کی ہے،
اور ان کا واقعی طور پہ بندروں کی صورت پر بن جانے
کا ذکر کیا ہے لیکن امام راغب نے بعض علماء
کا قول نقل کیا ہے کہ

اُن کے اخلاق و عادات بندروں ایسے ہو گئے
تھے بندروں کی صورت نہیں بنی تھی۔"

پروفیسر عبد الرؤف نے معجم القرآن میں اسی تاویل
کو پسند کیا ہے۔ مجاہد تابعی کا قول ہے

"ان کی صورتیں مسخ نہیں ہوئیں بلکہ دلوں کو
بندروں کے دلوں کی طرح کر دیا گیا (بیضاوی)"

پ ۸/۱۱ ۹

اَلْقِرَدَۃ۔ جمع معرف باللام۔ بندر۔ لنگور پ ۱۳/۶

قَرْضًا۔ مصدر۔ کترنا۔ کاٹنا (دیکھو تقرضھم) وہ
چیز جو کسی کو (اس کی ضرورت پوری کرنے کے لئے)
دی جائے اور اس کا بدلہ اور واپسی لازم ہو (تاج)
قرضِ حسن وہ قرض جو خالص لوجہ اللہ دیا جائے نہ اسکی واپسی
کی خواہش ہو نہ بدلے کا لالچ۔ نہ شکریے کی طمع نہ دینے کے

بعد احسان رکھا جائے (دیکھو تقرضوا) پ ۲/۱۶ دل کی خوشی سے پ ۲/۶
زکوٰۃ کے علاوہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے دینا پ ۱۸/۲ اللہ کے
راستہ میں لوجہ اللہ دینا پ ۱۸/۲۸ دل کی خوشی سے خیرات دینی پ ۲۸/۹ فرضی
زکوٰۃ کے علاوہ دل کی خوشی سے راہِ خیر میں خرچ کرنا۔

قِرْطَاسٍ۔ واحد۔ قَرَاطِیْس جمع۔ جس پر لکھا جائے
(راغب) لکھنے کی جھلی (سیوطی) جھلی ہو یا کاغذ
بہرحال جس پر لکھا جائے (معجم القرآن) پ ۷

قَرَاطِیْسَ۔ جمع۔ قرطاس واحد۔ الگ الگ
اوراق (محلی) پ ۷

وَقَرْنَ۔ واؤ عاطفہ جمع مؤنث حاضر امر معروف۔
اصل میں اِقْرَرْنَ تھا۔ قَرَارٌ مصدر۔ (باب علم)
یا اصل میں اِقْرِرْنَ تھا (باب ضرب) ٹھیری رہو۔
بیضاوی، زمخشری اور نیشاپوری نے لکھا ہے کہ
یہ صیغہ وَقَارٌ یَقَارُ بروزن خَافَ یَخَافُ سے بنا ہے
اس وقت ترجمہ ہوگا جمع رہو۔ بعض نے واؤ کو اصلی
قرار دے کر وَقَرَ یَقِرُ وَقَارٌ سے مشتق قرار دیا ہے
یعنی سکون اور وقار سے رہو (لسان۔ قاموس)

قَرْنٌ۔ سینگ۔ عورت کے گیسو اور بالوں کا بٹا
ہوا حصہ (چوٹی) زمانہ۔ ایک زمانے کے آدمی۔ قوم
کا سردار۔ قرن الشمس۔ آفتاب کا کنارہ۔ عمر۔ سن
ھُوَ عَلٰی قَرْنِیْ۔ وہ میرا ہم عمر ہے دس یا بیس یا تیس

یا چالیس یا پچاس یا ساٹھ یا ستر یا اسی یا سو یا ایکسو
بیس سال کو بھی قرن کہتے ہیں۔ سو سال کو قرن
کہنا زیادہ صحیح ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے
کہ رسول اللہ ؐ نے ایک لڑکے کو دعا دی تھی تیری
عمر ایک قرن ہو۔ چنانچہ اس کی عمر سو سال کی ہوئی
(مجمع البحار) قَرْنٌ کی جمع قُرُوْنٌ ہے۔ آیات
میں وہ قوم مراد ہے جو ایک زمانے میں ہو۔ ۷/۹ ۸/۹
۱۶/۸ ۲۳/۱۰ ۲۶/۱۷

قَرْنًا۔ حالت نصب۔ ایک زمانے کے لوگ ۷/۹ ۱۵/۲

اَلْقَرْنَيْنِ۔ تثنیہ۔ قَرْنٌ واحد۔ دو کنارے۔ دو
سینگ۔ ذو القرنین ایک نیک عادل۔ پُرجلال
وسیع الملک، با اقتدار بادشاہ تھا (دیکھو ذو القرنین
باب الذال) ۱۶/۲

اَلْقُرُوْنُ۔ جمع حالت رفع۔ اَلْقَرْنُ واحد۔ قومیں
الگ الگ زمانے والی۔ ۲۶/۲

اَلْقُرُوْنَ۔ جمع۔ حالت نصب۔ اَلْقَرْنُ واحد
قوموں کو۔ ۱۰/۱ ۲۰/۸

اَلْقُرُوْنِ۔ جمع۔ حالت جر۔ اَلْقَرْنُ واحد۔ وہ
قومیں جن میں سے ہر ایک کا زمانہ دوسری سے
جدا ہو۔ ۱۲/۱۰ ۱۵/۲ ۱۶/۱۱ ۲۰/۱۱ ۲۳/۱

قُرُوْنًا۔ جمع نکرہ۔ حالت نصب۔ قَرْنٌ واحد۔
قوموں کو۔ ۱۸/۳ ۱۹/۲ ۲۰/۸

قُرَنَاءَ۔ جمع۔ قَرِيْنٌ واحد۔ ساتھ رہنے والے۔
ہم نشین۔ قَرْنٌ کے مفہوم میں اجتماعیت اور قرب
کا مفہوم ضرور ہوتا ہے۔ دیکھو قرین وہ آدمی جو دوسرے
کا ہم عمر ہو۔ ایک زمانے میں دونوں جمع ہوں۔
وہ اونٹ جو دوسرے اونٹ کے ساتھ ایک رسی
میں بندھا ہو وہ بھی قرین ہے ہم نشین بھی قرین
ہے۔ قوت بہادری اور دوسرے اوصاف میں
اگر کوئی آدمی دوسرے کی مثل ہو تو وہ بھی دوسرے
کا قرین ہے۔ انسان کا نفس بھی قرین ہے جو زندگی
بھر آدمی سے جدا نہیں ہوتا۔ وہ فرشتہ بھی قرین
ہے جو ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے۔ وہ
شیطان بھی قرین ہے جو بہکانے کیلئے ہر وقت
ساتھ لگا رہتا ہے (راغب وقاموس واقرب الموارد
مع بعض کمی بیشی) ۲۴/۱

قَرِيْنٌ۔ واحد۔ قُرَنَاءُ جمع۔ ۲۳/۶ ساتھی۔ دوست
۲۵/۱ ساتھی۔ شیطان۔

قَرِيْنًا۔ حالت نصب۔ واحد۔ قُرَنَاءُ جمع ۵/۳
دو جگہ۔ ساتھی جس کے مشورے پر عمل کرتا تھا۔

قَرِيْنُهٗ۔ قَرِيْن مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ
۲۶/۱۶ نمبر اول۔ ساتھی فرشتہ ۲۶/۱۶ نمبر دوئم ساتھی شیطان

قُرُوءٍ - جمع - قَرْءٌ واحد - لفظ قرء لغاتِ اضداد
میں سے ہے - اہلِ حجاز کی زبان میں طُہر (حیض
سے پاکی) اور اہلِ عراق کی زبان میں حیض کو کہتے
ہیں (احناف کے نزدیک حیض اور شوافع کے نزدیک
طہر مراد ہے) اصل میں قرء کے معنی ہیں ایک حال
یا شئے سے دوسرے حال یا شئے کی طرف منتقل ہونا
حیض سے طہر کی طرف اور طہر سے حیض کی طرف
منتقل ہونے کو قرء کہتے ہیں - اسی لئے جس عورت
کو حیض نہ ہوتا ہو زیادہ عمر رسیدہ ہو یا صغیر السن
ہو، اس کے طہر کو قرء نہیں کہتے (راغب) قُرُوءٌ
کے معنی وقت بھی ہے - ابن قتیبہ نے القرطین میں
اس کے لئے مختلف شواہد پیش کئے ہیں جن میں
سے ایک شعر یہ ہے -

وَصَاحِبٍ مُکَاشِحٍ مُبَاغِضٍ
لَہٗ قُرُوْءٌ کَقُرُوْءِ الحَائِضِ

بہت ساتھی ایسے بھی ہیں جن کے دلوں میں
دشمنی اور بغض چھپا رہتا ہے اُن کے بغض و عداوت
کے ظہور کے) مقررہ اوقات ہیں جیسے حیض والی
عورت کے ایام - پ ۲/۱۲

قُرِّی - واحد مؤنث حاضر امر معروف - بروزن فِرِّی،
تو ٹھنڈی کر - قُرَّۃٌ سے جس کے معنی ہیں خنکی - پ ۱۶/۵

قَرْیَۃٍ - واحد - قُرٰی جمع - بستی، اور بستی کے رہنے
والے - قُرٰی جمع قیاسی نہیں صرف سماعی ہے،
کیونکہ فَعْلَۃٌ کی قیاسی جمع فِعَالٌ کے وزن پر
آتی ہے، جیسے ظَبْیَۃٌ کی جمع ظِبَاءٌ - بعض اہلِ
لغت نے کہا ہے کہ اہلِ یمن قِرْیَۃٌ بولتے ہیں
اس کی جمع قُرٰی قیاسی ہے جیسے ذِرْوَۃٌ کی
جمع ذُرٰی (قاموس) بہرحال قرآن میں قَرْیَۃٌ آیا
ہے اور یہی فصیح ہے - اس کے مقابلے میں یمنی
استعمال فصیح نہیں - لغت میں قَرْیٌ کے معنی ہیں
جمع کرنا - قَرَیْتُ المَاءَ فِی الحَوْضِ میں نے حوض
میں پانی جمع کر دیا - بستی میں بھی آدمی جمع ہوتے ہیں -
قرآن میں یہ لفظ دونوں معانی کے لئے مستعمل
ہے بستی اور باشندے - جہاں اہل یا اس کا ہم معنی
لفظ موجود ہے وہاں قَرْیَۃٌ یا قُرٰی سے مراد ہے
بستی - اور جہاں اہل کا لفظ موجود نہیں وہاں
قریۃ اور قرٰی سے مراد ہوں گے باشندے - غور
کرو وَاسْأَلِ الْقَرْیَۃَ - اور ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً
قَرْیَۃً، اور کَاَیِّنْ مِنْ قَرْیَۃٍ، ہر جگہ قریہ سے
قریہ کے باشندے مراد ہیں - اور نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ
مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی، اور مِنْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ
الظَّالِمِ اَھْلُھَا میں قُرٰی اور قریہ سے بستی مراد

ہے۔ پ ۳/۳ پ ۸/۲ پ ۹/۲ پ ۱۴/۱ پ ۱۵/۶ پ ۱۶/۱ پ ۱۷/۱، ۲، ۷، ۱۳
پ ۱۹/۳، ۱۵ پ ۲۰/۹ پ ۲۲/۱۰ پ ۲۵/۸ پ ۲۶/۶ پ ۲۸/۱۸ قَرْیَۃٌ پ ۱۱/۱۵ قَرْیَۃً
پ ۱۴/۲۱ پ ۱۵/۲ پ ۱۹/۱۸

اَلْقَرْیَۃَ۔ معرف باللام۔ اَلْقُرٰی جمع۔ پ ۱/۶
پ ۱۳/۴ اَلْقَرْیَۃِ پ ۵/۷ پ ۹/۱۱ پ ۱۷/۵ پ ۱۹/۲ پ ۲۰/۱۶ پ ۲۲/۱۸

قَرْیَتِکَ۔ قَرْیَۃِ مضاف مجرور، کَ مضاف الیہ، تیری بستی سے یعنی بستی والوں سے مراد اہلِ مکہ
پ ۲۶/۶

قَرْیَتِکُمْ۔ قَرْیَۃِ مضاف۔ کُمْ ضمیر جمع مضاف الیہ۔ مراد سدوم یعنی قومِ لوطؑ نے کہا۔ لوطؑ کو اور اُن کے گھر والوں کو اپنی بستی (سدوم) سے نکال دو۔ پ ۸/۱۷ پ ۱۹/۱۹

قَرْیَتِنَا۔ یعنی قومِ مدین نے حضرت شعیبؑ سے کہا کہ ہم تم کو اپنی بستی سے نکال دیں گے۔ پ ۹/۱

اَلْقَرْیَتَیْنِ۔ تثنیہ۔ القریہ واحد۔ دو بستیاں یعنی مکہ اور طائف۔ مراد یہ کہ مکہ اور طائف کے کسی بڑے آدمی پر وحی کیوں نہیں اُتری۔ مکہ کے بڑے آدمی ولید بن مغیرہ اور طائف کے بڑے آدمی سے مراد عروہ بن مسعود ثقفی تھا۔ پ ۲۵/۹

قُرَیْشٍ۔ یعنی عدنان کے قبیلۂ کنانہ کی ایک شاخ تھی جو دنیا میں خاندانِ قریش کے نام سے مشہور ہوئی۔ اسلام سے پہلے تمام قبائلِ عدنان پر اس کو برتری حاصل تھی اور طلوعِ اسلام کے بعد تمام امتِ اسلامیہ نے اس کی عظمت تسلیم کرلی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے قریش کے مورثِ اعلیٰ تک تیرہ پشت ہیں اور اس سے اوپر عدنان تک سات پشت ہیں۔ عبداللہ۔ عبدالمطلب ہاشم۔ عبدمناف۔ قُصَی۔ کلاب۔ مُرّہ۔ کعب۔ لُوَیّ غالب۔ فِہر۔ مالک۔ نَضر۔ قریش کا مورثِ اعلیٰ یہی نضر ہے۔ اسی کو قریش کہا جاتا ہے اس سے اوپر کا سلسلہ کِنانہ۔ خُزَیمہ۔ مُدرکہ۔ الیاس مُضَر نزار مَعَد۔ عدنان ہے۔

قبائلِ قریش کی تین شاخیں تھیں کچھ قبائل تو وادی کے اندر آباد تھے جن کو قریش اباطح یا قریش بطحاء کہا جاتا تھا۔ ان میں مندرجہ ذیل قبائل شامل تھے۔ بنی عبدمناف۔ بنی اسد بن عبدالعزّٰی۔ بنی زہرہ۔ بنی تیم۔ بنی مخزوم کچھ وادی کے باہر بالائی حصّوں میں آباد تھے ان کو قریش ظواہر کہا جاتا تھا۔ ان میں بنی ادرم بن غالب بنی محارب۔ بنی فہر اور بنی معیص شامل تھے۔ تیسری شاخ نے مکہ کی سکونت ترک کردی تھی بنی اُسامہ بن لوی عمان میں جا کر بس گئے تھے۔

اور بنی جُشَم یمامہ میں۔

مکہ کا محلِ وقوع کچھ ایسا تھا کہ خواہ مخواہ اس کو مرکزی حیثیت حاصل ہو گئی۔ شمالی جانب شام، عراق اور ایران کو سڑک جاتی تھی اور جنوبی جانب یمن، حبش اور مصر کو۔ مکہ دونوں سڑکوں کے وسط میں واقع تھا (پروفیسر جمعہ از آلوسی وازرقی وموبیرہ وغیرہ) مکہ کے چار حصے تھے۔ ہر حصہ کا حکمران اس کا شیخ تھا۔ پوری بستی پر حکومت کسی ایک آدمی کی نہ تھی۔ ام القریٰ کے اندر بنی کعب بن لوی رہتے تھے۔ اُن کے برابر بنی عامر بن لوی آباد تھے۔ تجارتی غرض سے یہ لوگ شام کو بھی جاتے تھے۔ وہاں رومن اور یونانی تمدن دیکھنے کا بھی ان کو موقع ملتا تھا اور کسی قدر مغربی تہذیب سے روشناس بھی ہوتے تھے۔ آس پاس والے محض بدوی اور صحرائی تھے ادھر مدینے والے محض زراعت پیشہ تھے۔ اِنھیں وجوہ نے مکہ کو تجارتی مرکز بنا دیا تھا۔ دوسری قوموں کو دیکھنے کے بعد انھوں نے کسی قدر اپنے اندر نظامِ اجتماعیت بھی پیدا کر لیا تھا۔ اگرچہ کسی ایک شخص یا مجلسِ شوریٰ کی اندرونی طور پر حکومتِ عامہ نہ تھی پھر بھی قریش کی ہر شاخ کی ایک اجتماعی ہیئت ضرور تھی، جو دوسری شاخ کی اجتماعیت سے ٹکراتی نہ تھی، اور بیرونی دفاع کے وقت سب مجتمع ہو جاتے تھے (سلسلۃ الثقافۃ الاسلامیۃ للاستاذ جمعہ) قریش کے ایلاف کا یہی مطلب ہے

اَلْقُرٰی ۔ جمع۔ اَلْقَرْیَۃُ واحد پ ۷/۱۴ اُمُّ الْقُریٰ مکہ۔ پ ۸/۴ باشندے، پ ۹/۲ بستیاں، پ ۹/۳ باشندے، پ ۱۲/۹ دو جگہ باشندے، پ ۱۲/۱۰ باشندے، پ ۱۳/۱۶ بستیاں پ ۱۵/۲۰ و ن ۲/۹ دو جگہ باشندے۔ پ ۲۲/۸ شام کی بستیاں، پ ۲۵/۲۰ اُم القریٰ مکہ۔ پ ۲۶/۴ باشندے، پ ۲۸/۴ بستیاں۔

قُرًی ۔ جمع قَرْیَۃٌ، واحد پ ۲۳/۸ کھلے ہوئے دیہات جو میدانوں میں بالکل سامنے دکھتے تھے۔ پ ۲۸/۵ دیہات۔

قَسَتْ ۔ واحد مؤنث غائب قَسْوَۃٌ مصدر دل سخت پڑ گئے۔ خشک ہو گئے حق کو قبول نہیں کرتے۔ (دیکھو قاسیۃ) پ ۱/۹ پ ۷/۱۱ پ ۲۷/۱۸

اَلْقِسْطِ ۔ اسم مصدر۔ انصاف پ ۳/۱۰،۱۱ پ ۵/۱۶،۱۷ پ ۶/۱۰ پ ۸/۶،۱۰ پ ۱۱/۶،۱۰،۱۱ پ ۱۳/۸ پ ۲۷/۱۱،۱۹ اَلْقُسْطَ پ ۲۷/۴ (دیکھو اَلْقَاسِطُوْنَ)

اَلْقِسْطَاسِ ۔ انصاف کی ترازو یا ہر ترازو مراد انصاف۔ قاف کا ضمہ بھی صحیح ہے اول سین

کی جگہ صاد بھی صحیح ہے (قاموس) بعض کے نزدیک یہ
لفظ رومی ہے۔ پ ۵/۱۴ ۱۹/۱۴

قَسَمُ ۔ اسم مصدر۔ قسم۔ دیکھو (اَقْسَمَ وَاَقْسَمُوا)
۳/۱۴ ۲۷/۱۶

قَسَمْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف قَسْمٌ اور قِسْمَةٌ
مصدر۔ ہم نے بانٹا۔ ہم نے حصہ دیا (دیکھو اقسموا
واقسم) پ ۲۵

قِسْمَةٌ ۔ اسم مصدر و مصدر۔ حصہ بانٹنا۔ ہر ایک
کا حصہ جدا کر دینا۔ پ ۲۷/۹

اَلْقِسْمَةَ ۔ مصدر۔ تقسیم کرنا۔ مراد تقسیم میراث
کے وقت۔ پ ۴/۱۲

قَسْوَةً ۔ اسم مصدر و مصدر۔ سختی۔ سخت ہونا (دیکھو
قَاسِیَةً) پ ۱

قَسْوَرَةٍ ۔ شیر (صحاح) یا اسم جمع ہے بمعنی شکاری
تیر انداز (فراء۔ قاموس۔ صحاح) ۲۹/۱۶

قِسِّیْسِیْنَ ۔ جمع حالت نصب۔ قِسِّیْسٌ واحد
حالت رفع میں جمع قِسِّیْسُوْنَ آتی ہے قَسٌّ اور
قِسِّیْسٌ عیسائی عالم اور درویش کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ
سریانی ہے (معجم القرآن) اُسْقُفْ سب سے بڑا
دینی ذمہ دار ہوتا ہے، اس سے نیچا قِسِّیْس، اور
اس سے نیچے شماس۔ اس کی جمع قِسَّان اَقِسَّةٌ
اور قَسَاوِسَةٌ بھی آتی ہے۔ اگر اس کو عربی لفظ
قرار دیا جائے جیسا کہ اہل لغت کی صراحت اور
امام راغب کے کلام سے مترشح ہے، تو اس کا
مادہ قَسٌّ ہوگا جس کے معنی ہیں رات میں کسی
چیز کو ڈھونڈنا، تَقَسَّسْتُ اَصْوَاتَهُمْ بِاللَّیْلِ
رات میں میں اُن کی آوازوں پر چلایا۔ میں نے اُن کی
آوازوں کو طلب کیا۔ قَسْقَاسٌ اور قَسْقَسٌ اس رہبر
کو کہتے ہیں جو رات کے وقت رہنمائی کرتا ہے
(راغب) یا قَسَّ الْاِبِلَ سے ماخوذ ہوگا جس کے
معنی ہیں اونٹوں کو اچھی طرح چرایا۔ قِسِّیْس
راتوں کے اندھیرے میں اپنے معبود کا طالب بھی ہوتا ہے،
لوگوں کا رہنما بھی ہوتا ہے اور عوام کی مذہبی
نگرانی بھی کرتا ہے۔ پ ۶/۱۵

قَصَّ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف قَصَصٌ
مصدر۔ اگر اس کے بعد علیٰ آئے تو قصہ
بیان کرنے کے معنی ہوں گے جس طرح اس
آیت میں ہے، ورنہ اس کے معنی ہوں گے نقش
قدم پر چلنا۔ پیروی کرنا۔ نشان قدم تلاش
کرنا۔ قِصّہ بیان کرنے والا بھی ویسا ہی بیان
کرتا ہے جیسا واقعہ ہوتا ہے، گویا اصل واقعہ
کی پیروی اپنے بیان میں کرتا ہے۔ قَصَاص

بھی اس بدلہ کو کہتے ہیں جو اصل جرم کے برابر ہو
جیسا جرم ویسا ہی اس کا عوض کسی نے مار ڈالا۔
اس کو قتل کر دیا جائے۔ ہاتھ توڑ دیا اس کا ہاتھ
توڑ دیا جائے۔ آنکھ پھوڑ دی۔ اس کی آنکھ پھوڑ دی
جائے۔ جتنا اس نے کیا اتنا ہی اس کے ساتھ
کیا جائے، گویا اصلی جرم کے نقش قدم پر چلا جائے
پ۲/۶

قِصَاصُ۔ بدلا۔ قتل کا بدلہ قتل قاتل ہر عضو
کا بدلہ عضو۔ ہر چوٹ کا بدلہ ویسی ہی چوٹ پ۶/۱۱،
ادب کی چیزوں کے احترام میں مساوات یعنی ماہِ
حرام میں اگر دشمن قتال کرے اور اسکی حرمت
کا لحاظ نہ کرے تم بھی دفاعی جنگ کرو۔ پ۲

اَلْقِصَاصُ۔ اور اَلْقِصَاصِ پ۲ خون کا بدلہ خون۔

اَلْقَصَصُ۔ اسم مصدر و مصدر۔ قصّہ۔ بیان
قصّہ بیان کرنا۔ پ۱۳/۱۴

اَلْقَصَصَ۔ اسم مصدر۔ قصّہ۔ پ۹/۱۲ پ۲۰/۶

اَلْقَصَصِ۔ اسم مصدر۔ قصّہ۔ پ۱۲/۱۱

قَصَصًا۔ مصدر حالت نصب۔ نشان قدم
تلاش کرتے ہوئے۔ پ۱۵/۲۱

قَصَصِهِمْ۔ اسم مصدر مضاف هُم ضمیر مضاف
الیہ۔ ان کا قصّہ۔ پ۱۳/۶

قَصَصْنَا۔ جمع متکلم ماضی معروف (باب نصر) ہم نے
قصّہ بیان کیا۔ پ۶/۳ ہم نے بیان کیا۔ پ۲۴/۲۱ پ۲۴/۱۳

قُصِّيْهِ۔ واحد مؤنث حاضر امر معروف (باب نصر)
بروزن مُدِّيه۔ حضرت موسیٰ کی بہن کو خطاب ہے،
اس کے پیچھے پیچھے جا۔ پ۲۰/۴

قَصْدُ۔ اسم مصدر اور مصدر۔ راستے کا سیدھا
ہونا (دیکھو اِقْصِدْ) مراد سیدھا راستہ۔ جس میں
کوئی پیچ و خم نہ ہو۔ اسی کو صراطِ مستقیم کہا گیا ہے
اقتصاد میانہ روی۔ خرچ کرنے میں اعتدال، نہ
اسراف، نہ بخل۔ نیکی اور بدی میں توسط۔ نہ بالکل
نیک نہ بدترین گناہگار۔ پ۱۴/۱۲

قَصْرٌ اور **اَلْقَصْرِ**۔ محل۔ قِصَرٌ چھوٹا ہونا طول کا
ضد۔ یہاں اوّل مراد ہے، اس کی جمع قصور ہے،
اس سے فعل متعدی بنا لیا جاتا ہے۔ قَصَرْتُهُ، میں نے
اس کو محل میں داخل کر دیا، یا ساکن کر دیا، یا بند
کر دیا حُورٌ مَّقْصُوْرَاتٌ محلوں کے اندر رہنے
والی حوریں (مزید تنقیح کے لئے دیکھو نقصروا اور قاصرات)
پ۲۹/۲۱ اَلْقَصْرِ پ۱۳/۱

قُصُوْرًا۔ جمع۔ قَصْرٌ واحد۔ محل۔ پ۸/۱۷ پ۱۸/۱

قَصَمْنَا۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ ہم نے توڑ دیا
ہم نے ریزہ ریزہ کر دیا۔ مراد ہم نے ہلاک کر دیا۔

(خازن و راغب) قَاصِمَۃُ الظَّھرِ (پشت کو توڑ دینے والی مصیبت) سے مراد ہوتی ہے ہلاکت

پ ۱۷/۲

اَلْقُصْوٰی - اسم تفضیل مؤنث - اَلْاَقْصٰی مذکر، دُور والا کنارہ، یعنی مدینہ سے دُور مکہ کی طرف والا کنارہ - اس کے مقابلہ میں اَلْعُدْوَۃُ الدُّنْیا (مدینہ کے طرف والا کنارہ) فرمایا ہے - قَصَا کے معنی دوری، قَاصٍ دُور، قَصِیَ (باب سمع) دور ہو گیا - کنارے پر ہو گیا (المفردات و قاموس) صاحب معجم القرآن نے قُصْوٰی کا ترجمہ کیا ہے عُلْیَا، یعنی اونچا کنارہ - پ ۱/۲

قَصِیًّا - صفت مشبہ - قَصَا مادہ - دُور - الگ،

پ ۱۶/۵

قَضْبًا - کھیرا یا عام سبز ترکاری (معجم القرآن) قَضِیْبٌ اور قَضْبٌ دونوں کے معنی تر و تازہ لیکن درخت کی تر و تازہ شاخوں کو قَضِیْب اور سبز ترکاری کو قَضْب کہا جاتا ہے (المفردات) قَضْبٌ کے معنی کاٹنا بھی ہے اسی لئے تلوار کو قَاضِبٌ اور قَضِیْبٌ کہتے ہیں (قاموس) پ ۳۰/۵

قَضَوْا - جمع مذکر غائب ماضی معروف قَضَا اور قَضَاءٌ مصدر - جب اُنھوں نے حاجت پوری کر لی - بے تعلق ہو گئے یعنی طلاق دیدی - پ ۲۳/۲

قَضٰی - واحد مذکر غائب ماضی معروف - قضا اور قَضَاءٌ مصدر - قَضَاءٌ قولی ہو یا عملی، بشری ہو یا الٰہی - بہر حال فیصلہ کر دینا یا کر لینا - کسی بات کے متعلق آخری ارادہ یا حکم یا عمل کو ختم کر دینا ضرور مفہوم قضاء کے اندر ماخوذ ہے - صلات کے اختلاف اور سیاق کی مناسبت سے مختلف معانی مراد ہوتے ہیں - بنانا - پورا کرنا - عزم کرنا - فیصلہ کرنا - حکم جاری کرنا - حکم دینا - مقدر کرنا قطعی وحی بھیج کر اطلاع دینا - مقرر کرنا - حاجت پوری کر کے قطع تعلق کر لینا - فارغ ہونا - مرجانا، مار ڈالنا - ان سب معانی کے لئے قضاء کا استعمال قرآن مجید میں ہوا ہے - دیکھو پ ۱/۱۴ پ ۳/۱۳ پ ۱۶/۵ پ ۲۴/۱۲ چاروں آیات میں مراد ہے عزم کیا - علمی فیصلہ کر دیا - پ ۷ مقرر کر دی، پ ۱۵/۳ حکم دے دیا پ ۲/۵ مار ڈالا (اس جگہ قضٰی کے بعد عَلٰی آیا ہے پ ۲۰ پوری کر لی ختم کر دی - پ ۲۱/۱۹ نذر سے فارغ ہو گیا یعنی مر گیا، پ ۲۲/۲ زید نے اپنی بیوی سے اپنی حاجت پوری کر لی - بے تعلق ہو گیا - قطع تعلق کر لیا یعنی طلاق دے دی، پ ۲۴/۲ موت کا حکم دے دیا، (اس جگہ قضٰی کے بعد عَلٰی آیا ہے) پ ۲۴/۱۶ بنا دیا -

قُضِیَ ۔ واحد مذکر غائب، ماضی مجہول ۔ پ۲ کام
تمام کر دیا جائے، پ۱۳ فیصلہ ہو چکا ہوتا، پ۱۱ عمر کی
میعاد پوری کر دی گئی ہوتی، پ۱۱ فیصلہ کر دیا جاتا
ہے (اس جگہ قُضِیَ کے بعد لفظ بَیْنَ آیا ہے)
اسی طرح پ۱۱ میں لفظ بَیْنَ آیا ہے فیصلہ کر دیا
جائے گا۔ اسی طرح پ۲۴ میں لفظ بَیْنَ آیا
ہے اُن کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اسی طرح پ۱۲
پ۲۴ پ۲۵ کا ترجمہ ہے اُن کا فیصلہ کر دیا گیا
ہوتا، پ۱۲ کام کا فیصلہ کر دیا گیا، پ۱۳ جب فیصلہ
ہو چکے گا، پ۲۶ جب قرأت ختم کر دی گئی۔ (مزید
تشریح کے لئے دیکھو اِقْضِ)

قَضَیْتَ ۔ واحد مذکر حاضر، ماضی معروف ۔ قضا
مصدر، تو نے فیصلہ کیا۔ تو نے حکم دیا پ۵

قَضَیْتُ ۔ واحد متکلم ماضی معروف ۔ میں پوری
کر دوں ۔ پ۲

قُضِیَتِ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول قضا
مصدر ۔ اصل میں قُضِیَتْ تھا اَلصَّلٰوۃُ سے ملا کر
پڑھنے میں قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ ہو گیا (جب) نماز
ختم کر دی جائے، پوری کر دی جائے، ہو چکے پ۲۸

قَضَیْتُمْ ۔ جمع مذکر حاضر، ماضی معروف ۔ قضا مصدر
پ۲ جب تم پورے کر چکو، پ۵ جب تم خانہ پوری
کر چکو ۔ نماز سے فارغ ہو جاؤ ۔

قَضَیْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف ۔ قضا مصدر پ۱۴
وحی بھیج کر اطلاع دی، پ۱۵ ہم نے قطعی فیصلے کی
اطلاع دے دی تھی، پ۲۰ ہم نے حکم بھیجا وحی
بھیجی پ۲۲ موت کا حکم دیا ۔

قَضٰهَا ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف ۔ ھَا
ضمیر مفعول ۔ یعقوب ؑ نے خواہش پوری کر لی پ۱۳

قَضٰهُنَّ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف
هُنَّ ضمیر جمع مفعول ۔ اللہ نے ان کو بنایا پ۲۴

اَلْقِطْرِ ۔ پگھلا ہوا تانبا (قاموس و المفردات) یہ
صرف حمیری لغت ہے ۔ دوسرے قبائل عرب کی
زبان میں مستعمل نہیں ۔ حضرت ابن عباس رضؓ نے اس
کا ترجمہ الصفر یعنی پیتل کیا ہے ۔ پ۲۲

قِطْرًا ۔ حالت نصب ۔ پگھلا ہوا تانبا ۔ پ۱۶

قَطِرَانٍ ۔ رال ۔ تارکول ۔ گندھک (غریب القرآن
میرزا ابی الفضل) ابوالفضل کا یہ ترجمہ اہل لغت
کے موافق نہیں ۔ صاحب معجم القرآن نے لکھا ہے
تیل کی طرح ایک سیال مادہ ہوتا ہے جو
اَبْهَل یا صنوبر وغیرہ کے درختوں سے نکلتا
ہے اور خارشتی اونٹ کے لگایا جاتا ہے
قاموس وغیرہ میں درخت ابہل وغیرہ سے

نکلنے والے سیال مادے کو قطران کہا گیا ہے"

امام راغب نے لکھا ہے کہ

"بعض قراٰتوں میں قِطْرٍ آنٍ آیا ہے یعنی

پگھلا ہوا تانبا کھولتا ہوا۔" ۱۳/۱۹

قُطِعَ۔ واحد مذکر غائب، ماضی مجہول۔ قَطْعٌ مصدر

کاٹنا۔ کاٹ دینا۔ حسی طور پر ہو یا معنوی طور پر

کاٹنے کا مفہوم۔ تمام استعمالات میں مشترک ہے

۱ قطع السبیل راستہ طے کرنا، ۲ نیز گذرنے

والوں کو گذرنے سے روک دینا اور ان کا مال

چھین لینا، ۳ قطع الرحم، رشتہ کاٹ لینا تعلق

قطع کر لینا، ۴ زندگی کو کاٹ دینا، یعنی مار ڈالنا،

۵ دل کا کٹ جانا یعنی مرجانا، یا ندامت کے مارے

کٹ کٹ جانا، ۶ قطع الامر کسی بات کا فیصلہ کر دینا،

جھگڑا کاٹ دینا، ۷ قطع الدابر نسل کاٹ دینا ختم

کر دینا۔ آیت میں مراد ہے جڑ کاٹ دی گئی نسل

ختم کر دی گئی۔ ۷/۱۱

قُطِّعَ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول تقطیع مصدر

باب تفعیل۔ کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ ۲۶/۶

قِطْعٌ۔ واحد۔ درخت سے کٹا ہوا لکڑی کا ٹکڑا،

اَقْطُعٌ اَقْطَاعٌ اور قِطَاعٌ جمع۔ آخر رات کی

تاریکی یا آخر رات کی تاریکی کا ایک حصہ یا اول رات

کی تاریکی یا اول رات کا ایک تہائی حصہ اور زین

کے نیچے کا عرق گیر۔ تطوعٌ اور اقطاعٌ جمع

۱۲/۱۴ دونوں جگہ رات کا آخری حصہ مراد ہے،

قِطَعٌ۔ جمع۔ قِطْعَۃٌ واحد۔ ٹکڑے ۱۳/۱ مراد زمین کے

مختلف الخواص، اور مختلف الاحوال ٹکڑے (سیوطی

وخازن)

قِطَعًا۔ جمع۔ قِطْعَۃٌ واحد۔ ٹکڑے ۱۱/۱ مراد رات

کے سیاہ ٹکڑے۔

قُطِّعَتْ۔ واحد مونث غائب ماضی مجہول تقطیع

مصدر۔ باب تفعیل ۱۳/۱ پھاڑ دی جاتی۔ ٹکڑے کر دی

جاتی، ۱/۹ دوزخیوں کے بدن کے اندازے کے

موافق تراش کر آگ کے کپڑے بنائے جائیں گے،

(روح المعانی) یعنی کپڑوں کی طرح آگ ہر طرف

سے لپیٹ لے گی (محلی)

قَطَعْتُم۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف (جو کھجور

کے درخت) تم نے کاٹ ڈالے۔ ۲۸/۴

قَطَّعْنَ۔ جمع مونث غائب ماضی معروف تقطیع

مصدر۔ ۱۲/۱۴ ان عورتوں نے (ہاتھ) کاٹ لئے۔

۱۲/۱۴ (جن) عورتوں نے (ہاتھ) کاٹ لئے تھے۔

قَطَعْنَا۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ قطع مصدر ۸/۱۶

ہم نے جڑ کاٹ دی یعنی نسل ختم کر دی ۲۹/۶ ہم کاٹ دیتے

قَطَّعْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف تقطیع مصدر ب ۹/۱۰ ہم نے ان کی (جماعت کو) کاٹ کر الگ الگ (بارہ قبیلے) بنا دیئے، ب ۹/۱۱ ہم نے اُن کو (جماعت جماعت کر کے ملک میں) پھیلا دیا۔

قِطْمِيْر ۔ وہ باریک چھلکا جو گٹھلی پر ہوتا ہے، یا وہ باریک ڈورا جو کھجور کی گٹھلی کے شگاف میں ہوتا ہے (معجم القرآن) مراد حقیر بے مقدار چیز (المفردات) ۲۲/۱۴

قِطَّنَا ۔ قِطَّ مضاف نَا ضمیر مضاف الیہ۔ قِطٌّ اصل لغت میں اس چیز کو کہتے ہیں جس کو عرض میں کاٹا جائے اور قِدٌّ وہ چیز جس کو طول میں کاٹا جائے۔ توسیع محاورے کے بعد جدا کردہ حصے کو کہنے لگے۔ آیت میں حضرت ابنِ عباس کے نزدیک یہی مراد ہے یعنی ہمارا حصہ ہم کو جلدی دیدے (پھر) اس کاغذ کے ٹکڑے کو کہنے لگے جس پر کچھ (فیصلہ حکم یا اور کچھ) لکھا ہوا ہو (پھر) اس (فیصلے حکم وغیرہ) کو جو کسی کاغذ کے ٹکڑے پر لکھا گیا ہو کہنے لگے (پھر) اس چیز (حکم فیصلہ وغیرہ) کا نام قِط ہو گیا جو لکھا جاتا ہے خواہ لکھا نہ گیا ہو (المفردات مع بعض تغیر) عام اہلِ تفسیر کے نزدیک آیت میں اعمال نامہ مُراد ہے (روح المعانی) ابنِ عباس سے قوی روایت اور مجاہد کا بھی یہی قول ہے۔ قتادہ کے نزدیک عذاب کا حِصّہ (رواہ عبد الرزاق) اور سعید بن جبیر کے نزدیک جنت کا حصہ مراد ہے (رواہ ابن جریر) ۲۳/۱۱

قُطُوْفُهَا ۔ جمع۔ قِطْفٌ واحد۔ قُطُوف مضاف هَا ضمیر مضاف الیہ۔ قَطْفٌ درخت سے پھل توڑنا۔ قِطْفٌ وہ پھل جو درخت سے توڑے جائیں (خواہ توڑ لئے گئے ہوں یا توڑے نہ گئے ہوں توڑے جانے کے قابل ہوں) آیت میں وہ پھل مراد ہیں جو اہلِ جنت کھڑے بیٹھے توڑ سکیں گے۔ ۲۹/۱۹، ۵

قَعَدَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ قَعْدَةٌ ایک بار بیٹھنا۔ قِعْدَةٌ بیٹھنے کی حالت قُعُودٌ مصدر۔ بیٹھنا۔ قُعُودٌ قَاعِدٌ کی جمع بھی ہے بیٹھنے والے۔ جس طرح قیام مصدر بھی ہے اور قائم کی جمع بھی۔ قُعُودٌ (مصدری) کے معنی بیٹھنا بھی ہیں اور گھات میں بیٹھنا بھی (لاقعدن لھم صراطک المستقیم) اور انتظار کرنا بھی (انا ھھنا قاعدون) اور اعمال و اقوال کی نگرانی کرنا بھی (عن الیمین وعن الشمال قعید) اور عاجز ہو کر

کسی کام سے بیٹھ رہنا بھی اور کھڑا نہ ہو سکنا بھی وغیرہ آیت میں مراد ہے بیٹھ رہے اُٹھ کر جہاد کو نہیں گئے۔ ۱۰/۱۸

قَعَدُوْا۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ وہ بیٹھ رہے تھے۔ ۸

بِالْقُعُوْدِ۔ بَا حرفِ جر۔ القعود مجرور مصدر بیٹھ رہنے سے۔ قعود لغاتِ اضداد میں سے ہے بیٹھنا اور اٹھنا دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ (قاموس) (باب نصر) جلوس، تو سجدہ سے اٹھ کر بیٹھنے کو، یا سونے کے بعد اُٹھ کر بیٹھنے کو کہتے ہیں۔ اور قعود کھڑے سے بیٹھنے کو۔ یہ فرق اصل وضع کے اعتبار سے ہے۔ استعمال میں کبھی ایک دوسرے کی جگہ آجاتا ہے (تاج و منتہی الارب)

قُعُوْدٌ۔ جمع۔ قَاعِدٌ واحد۔ بیٹھنے والے، بیٹھے ہوئے ۳۰/۱

قُعُوْدًا۔ جمع۔ قَاعِدٌ واحد۔ حالتِ نصب۔ بیٹھے ہوئے۔ امام راغب نے اس آیت میں قعودا کو جمع کہا ہے (المفردات) ۴/۱۱ ۵/۱۲

قَعِيْدٌ۔ صیغہ واحد کا ہے اطلاق جمع پر بھی ہوتا ہے وہ فرشتہ جو ہر وقت اعمال کا نگراں ہے آدمی جو کچھ کرتا ہے فرشتہ اعمال نامہ میں درج کر لیتا ہے (راغب) ۲۶/۱۶

قَعُوْا۔ جمع مذکر حاضر امر معروف۔ وقوعٌ مصدر اصل میں اِوْقَعُوْا تھا۔ وقوع کے معنی ہیں ثابت، اور واجب ہونا۔ عدم سے وجود میں آجانا۔ گر پڑنا، اس جگہ آخری معنی مراد ہیں۔ یعنی تم گر پڑنا مقصد یہ کہ سجدہ کرنے میں دیر نہ کرنا (راغب) وَاقِعَۃٌ کا لفظ اگرچہ عام ہے لیکن اس کا استعمال صرف حادثے اور مصیبت کے لئے ہوتا ہے بلکہ وقوع سے جتنے مشتقات قرآن مجید میں استعمال کئے گئے ہیں دو تین کے علاوہ سب شدت۔ عذاب اور ہولناکیوں کو ظاہر کرنے کے موقع پر استعمال کئے گئے ہیں۔ ۲۳/۱۴

قِفُوْا۔ جمع مذکر حاضر امر معروف۔ وَقْفٌ اور وُقُوْفٌ مصدر۔ باب ضَرَبَ۔ اصل میں اِوْقِفُوْا تھا۔ متعدی بھی اور لازم بھی۔ کھڑا کرنا اور کھڑا ہونا۔ اس جگہ متعدی مستعمل ہے۔ ان کو کھڑا کرو (المفردات) ۲۳/۶

قَفَّيْنَا۔ جمع متکلم ماضی معروف تَقْفِیَۃٌ مصدر باب تفعیل۔ پیچھے بھیجنا۔ پیچھے کر دینا۔ اس کا مادہ قُفَا ہے۔ قُفَا کے معنی گردن اور سر پچھلا حصہ (گُدّی) قَفْوٌ اور قُفُوٌّ کے معنی کسی کے پیچھے چلنا پیروی کرنا

اس معنی میں مجرد باب نصر سے مستعمل ہے۔ تَقْفِیَۃٌ دو مفعول چاہتا ہے دونوں مفعولوں پر کبھی حرفِ جر نہیں ہوتا جیسے تَقَفَّیْتُ زَیْدًا عَمْرًا میں نے زید کو عمر کے پیچھے بھیجا۔ کبھی مفعول دوئم پر ب آتا ہے۔ قرآن مجید میں اسی طرح مستعمل ہے پ ۱۱ ہم نے اس کے پیچھے رسول بھیجے۔ پ ۱۱ ع ۶ ہم نے ان کے نشان قدموں پر رسول بھیجے۔ پ ۲۷ ع ۲۰ ہم نے ان کے قدموں کے نشان پر یعنی بالکل ان کے پیچھے پیچھے اپنے رسول بھیجے۔ کبھی مفعول اوّل حذف کردیا جاتا ہے جیسے وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ہم نے (پیغمبروں کے) پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا۔ پ ۲۷ ع ۲۰

قُلْ۔ واحد مذکر حاضر امر معروف، قَوْلٌ مصدر۔ کہہ، (تفصیل کے لئے دیکھو قَالَ) اصل میں اُقْوُلْ تھا۔

(باب نصر)

۱: ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶
۲: ۱، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲
۳: ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷
۴: ۱، ۳، ۷، ۸، ۱۰
۵: ۶، ۸، ۱۶
۶: ۴، ۵، ۷، ۱۳، ۱۴
۷: ۳، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۹
۸: ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۱۰، ۱۱
۹: ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۹
۱۰: ۶، ۹، ۱۳، ۱۴، ۱۷
۱۱: ۱، ۲، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۶
۱۲: ۲، ۳، ۱۰
۱۳: ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۷
۱۴: ۶، ۶، ۲۰
۱۵: ۳، ۵، ۶، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۶
۱۶: ۲، ۳، ۱۵، ۱۷
۱۷: ۲، ۴، ۷، ۱۴، ۱۶
۱۸: ۲، ۵، ۶، ۱۰، ۱۳، ۱۶، ۱۷
۱۹: ۳، ۴، ۵، [illegible]
۲۰: ۲، ۳، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۴
۲۱: ۱، ۲، ۸، ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۱۸، ۲۰
۲۲: ۵، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲
۲۳: ۴، ۵، ۱۴، ۱۵، ۱۶
۲۴: ۱، ۲، ۳، ۴، ۱۲، ۱۵، ۱۶، ۱۹
۲۵: ۱، ۳، ۴، ۱۳، ۱۸، ۱۹
۲۶: ۱، ۱۰، ۱۴
۲۷: ۴، ۱۵
۲۸: ۱۱، ۱۲، ۱۵
۲۹: ۳، ۱۱، ۱۲
۳۰: ۲، ۴، ۳۳، ۳۷، ۳۸، ۳۹

قَلَّ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف قِلَّۃٌ اسم مصدر اور مصدر۔ کمی اور کم ہونا۔ کَثْرَۃٌ کی ضد۔ قِلَّۃٌ اور کَثْرَۃٌ کی اصل وضع عدد کی کمی اور بیشی کیلئے ہے جس طرح صِغَرٌ اور عِظَمٌ جسمانیت کے لحاظ سے چھوٹے اور بڑے ہونے کو کہتے ہیں مجازاً ہر فریق کا استعمال دوسرے کی جگہ ہوتا ہے چھوٹے کو قلیل اور کم کو صغیر کہتے ہیں۔ قِلَّۃٌ کا استعمال مندرجہ ذیل چار معنی کے لئے بھی ہوا ہے

۱۔ کمزوری اور ضعف لَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا اے اِیْمَانًا ضَعِیْفًا (معجم) ۲۔ عدم اور نفی قَلِیْلُ التَّشَکِّی لِلْمُھِمِّ یُصِیْبُہٗ (حماسی) جو حادثہ بھی اس پر آتا ہے وہ شکایت نہیں کرتا۔ ایک آیت میں آیا ہے قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ تم بالکل ایمان نہیں لاتے کسی چیز کو نہیں مانتے۔ بعض کے نزدیک ایمان قلیل مراد ہے یعنی ظاہری طور پر عامیانہ اقرار اور

دل میں شرک (راغب) ے ۳۴ کبھی تعداد کی کمی دکھاکر
ذلت اور حقارت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے
وَاذْكُرُوا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيلًا یاد کرو جب کہ تم کم
یعنی حقیر و ذلیل تھے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ،
کہہ دو متاعِ دنیا حقیر ہے ے ۴۵ کبھی قِلّتِ تعداد سے
عزت کی طرف ایماء ہوتا ہے وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وہ
بہت ہی کم ہیں یعنی عزت والے ہیں (عزت
والے کم ہی ہوتے ہیں) (المفردات) قِلَّةٌ سے
افعال باب ضرب سے آتے ہیں۔ قَلَّ لازم بھی ہے
اور متعدی بھی۔ اول کے معنی ہیں کم ہوا۔ بیماری
سے اٹھا۔ دوسرے کے معنی ہیں اٹھایا۔ آیت میں
کم ہونا مراد ہے۔ پ ۴/۱۴

قَلِيلٌ صفتِ مشبہ واحد۔ لیکن اطلاق جمع پر
بھی ہوتا ہے۔ پ ۴/۱۱ پ ۵/۸ پ ۱۰/۱۲ پ ۱۴/۲۱ تھوڑا حقیر پ ۹/۱۷
پ ۱۲/۴ تھوڑے پ ۵/۶ ان میں سے تھوڑے پ ۱۵/۱۵ پ ۲۷/۱۴
تھوڑے آدمی پ ۲۲/۸ تھوڑے (عزت والے) پ ۲۳/۱۱
بہت تھوڑے ہیں (عزت والے)

قَلِيلًا صفتِ مشبہ حالتِ نصب۔ پ ۱/۵،۹
پ ۲/۵ پ ۳/۱۶ پ ۴/۱۰،۱۱ پ ۵/۸ پ ۱۰/۸ پ ۱۴/۱۹ تھوڑی حقیر پ ۱/۱۰
پ ۴/۱۷ پ ۵/۶ تھوڑے آدمیوں نے پ ۱/۱۱ وہ بالکل ایمان
نہیں لاتے۔ پ ۶/۷ پ ۱۵/۷ تھوڑے آدمیوں کے علاوہ،
پ ۲/۱۶ پ ۵/۴ پ ۶/۲ پ ۱۲/۱۰ تھوڑے آدمی۔ پ ۱/۱۵ پ ۱۵/۵،۸ پ ۲۰/۹
پ ۲۲/۵ پ ۲۵/۱۴ پ ۲۶/۱۸ تھوڑی مدت۔ پ ۲۳/۱۵ پ ۲۷/۷ پ ۲۹/۱۳،۲۲
تھوڑا، پ ۵/۱۸ پ ۸/۸ پ ۱۵/۱۰ پ ۲۴/۱۱ پ ۲۶/۱۰ پ ۲۹/۲،۶،۱۰ بہت کم، پ ۸/۱۸
پ ۱۰/۱۷ پ ۱۲/۱۶ پ ۲۰/۱ پ ۲۱/۱۲،۱۴،۱۸ کم۔

قَلِيلٍ صفتِ مشبہ حالتِ جر۔ تھوڑی مدت
کے بعد۔ پ ۱۸/۳

قَلِيلَةٍ صفتِ مشبہ مؤنث واحد۔ تھوڑی کم تعداد
والی۔ پ ۲/۱۷

قَلِيلُونَ صفتِ مشبہ جمع قَلِيلٌ واحد۔ چھوٹی
جماعت پ ۱۹

قَلَائِدَ ۔ جمع۔ قِلَادَةٌ واحد۔ وہ چیز جو
گردن میں لٹکائی جائے ہار۔ رسّی۔ پٹّہ وغیرہ
اصل لغت میں قَلْدٌ کے معنی ہیں بٹنا۔ قَلَدْتُ
الْحَبْلَ میں نے رسی بٹی قَلِيدٌ اور مَقْلُودٌ بٹی
ہوئی چیز اس صورت میں قِلَادَةٌ کے معنی ہوئے وہ
بٹی ہوئی چیز جو گردن میں ڈالی جاتی ہے جیسے
ڈورا یا چاندی وغیرہ کی زنجیر۔ توسیع محاورہ کے
بعد بٹنے کا مفہوم ساقط کر دیا گیا، بلکہ جو چیز
گردن میں ڈال دی جائے خواہ وہ بٹی ہوئی
نہ ہو اس کو قلادہ کہنے لگے۔ پ ۶/۵ پ ۷/۱۳

قَلْبٌ ۔ مصدر۔ پلٹنا۔ الٹنا۔ موڑنا۔ پھیر دینا

دل[۲] اس لئے کہ تا مدتِ حیات اس میں کبھی حرکت اور الٹ پلٹ رہتی ہے۔ وہ[۳] اوصاف جو قلب سے خصوصیت رکھتے ہیں جیسے علم، فہم، عقل، جان، شجاعت، وغیرہ (راغب) اس کی جمع قلوب ہے
[۲۶] اس جگہ عقل مراد ہے کذا قال الفراء

قَلْبِ۔ دل۔ ب ۱۹/۹ ب ۲۳/۷ ب ۲۶/۷

قَلْبِ۔ دل۔ ب ۲۴/۹

اَلْقَلْبِ۔ دل ب ۴/۷

قُلُوْبٌ۔ جمع۔ قلبٌ واحد۔ دل۔ قوتِ علم ب ۱۹/۱۲ ب ۱۷/۱۳ ب ۳۰/۳

قُلُوْبُ۔ مرفوع مضاف۔ دل ب ۱۱/۳ ب ۲۴/۲

قُلُوْبِ۔ جمع۔ مجرور مضاف ب ۴/۷ ب ۹/۳،۴،۱۶ ب ۱۱/۱۳ ب ۱۴/۱ ب ۱۹/۱۵ ب ۲۱/۹ ب ۲۶/۷،۹ ب ۲۷/۲۰

اَلْقُلُوْبُ۔ جمع۔ معرف باللام مرفوع ب ۱۳/۷ ب ۱۷/۱۳ ب ۱۸/۱۱ ب ۲۴/۷

اَلْقُلُوْبِ۔ جمع مجرور۔ ب ۷/۱۱

قُلُوْبُہُمْ۔ جمع۔ مرفوع مضاف ہُم ضمیر مضاف الیہ۔ ان کے دل ب ۱/۱۴ ب ۶/۷،۱۰ ب ۷/۱۱ ب ۹/۱۵ ب ۱۰/۱۳،۱۴ ب ۱۳/۱۰ ب ۱۴/۹ ب ۱۷/۱،۲،۱۲ ب ۲۳/۱۲ ب ۲۷/۱۸ ب ۲۸/۹

قُلُوْبَہُمْ۔ جمع منصوب مضاف۔ ہُم مضاف الیہ۔ اُن کے دلوں کو ب ۶/۷ ب ۲۶/۱۳ ب ۲۸/۹

قُلُوْبِہِمْ۔ جمع مجرور مضاف۔ ب ۱/۱۱،۲،۱ ب ۳/۹ ب ۴/۸ ب ۵/۶ ب ۶/۱۲ ب ۷/۹ ب ۹/۳ ب ۱۰/۱،۲،۴،۶،۸،۱۶،۱۷،۱۸ ب ۱۱/۲،۵،۱۴ ب ۱۴/۲۰ ب ۱۵/۵،۱۴،۲۰ ب ۱۷/۱۴ ب ۲۱/۱۸،۱۹ ب ۲۲/۶ ب ۲۶/۶،۷،۸،۱۰،۱۱ ب ۲۸/۳،۴،۱۳ ب ۲۹/۱۵ ب ۳۰/۸

قُلُوْبُنَا۔ قلوبُ مضاف مرفوع، نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہمارے دل۔ ب ۱/۱۱ ب ۶/۲ ب ۷/۵ ب ۲۴/۱۵

قُلُوْبَنَا۔ قلوبَ مضاف منصوب، نا ضمیر مضاف الیہ۔ ہمارے دلوں کو ب ۳/۹

قُلُوْبِنَا۔ قلوبِ مجرور مضاف، نا ضمیر مضاف الیہ۔ ہمارے دلوں میں۔ ب ۲۸/۴

قُلُوْبِکُمْ۔ قلوبِ جمع مجرور مضاف۔ کُم ضمیر جمع مذکر مخاطب مضاف الیہ۔ ب ۴/۲ تمہارے دلوں میں، ب ۱/۹ ب ۲۶/۱۰،۱۳،۱۴ تمہارے دلوں میں، ب ۷/۱۱ ب ۹/۱۶ تمہارے دلوں پر، ب ۲۲/۳،۴ تمہارے دلوں کو۔

قُلُوْبُکُمْ۔ قلوبُ جمع مرفوع مضاف۔ کُم ضمیر جمع مذکر مخاطب مضاف الیہ ب ۱/۹ ب ۴/۴ ب ۹/۵ تمہارے دل، ب ۲/۱۲ ب ۲۱/۱۷ تمہارے دلوں نے۔

قُلُوْبُکُمَا۔ قلوبُ جمع مضاف مرفوع۔ کُمَا ضمیر تثنیہ مخاطب مضاف الیہ۔ تم دونوں کی نیتیں۔ ارادے خیالات (معجم القرآن) عام مفسرین کے

نزدیک اس جگہ دل ہی مراد ہیں لیکن دو آدمیوں
کے دل دو ہی ہوتے ہیں زیادہ نہیں ہوتے۔
اور قلوب کا لفظ جمع ہے اس لئے انکو تاویل
کرنی پڑی مثلاً ۱۔ ایک سے زیادہ پر جمع کا
اطلاق ہوتا ہے ۲۔ اگر جمع کی جگہ تثنیہ ذکر
کیا جاتا اور قلبا کما کہا جاتا تو لفظ میں ثقل پیدا
ہو جاتا ۳۔ بعض اعضاء ایک انسان کو دو یا دو
سے زائد دئے گئے ہیں جیسے ہاتھ پاؤں انگلیاں
پسلیاں۔ بعض اعضاء ایک آدمی کو ایک ایک
ہی دئے گئے ہیں جیسے دل جگر۔ دماغ جو
عضو ایک ایک ہی دیا گیا ہے اس میں تثنیہ
اور جمع کا کوئی فرق نہیں اس لئے تثنیہ کیلئے
جمع کا لفظ بولا جا سکتا ہے۔ اس طرح کی تاویلیں
تسلی بخش نتیجے کی حامل نہیں۔ اس لئے صاحبِ
معجم القرآن کی تشریح زیادہ اچھی ہے۔ آدمی
ایک ہو دو ہوں یا زیادہ ہوں خیالات اور نیتیں
اور عزائم گونا گوں اور چند در چند ہو سکتے ہیں۔
اس صورت میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں اگرچہ
عام اہلِ تفسیر کی تشریح پر بھی کلام فصاحت کے
درجہ سے نہیں گرتا اور اہلِ بلاغت کا استعمال
اس کی تائید کرتا ہے ایک جاہلی شاعر کا شعر ہے

یَا صَاحِبَیَّ فَدَتْ نَفْسِی نُفُوسَکُمَا
وَحَیْثُمَا سِرْتُمَا لَاقَیْتُمَا رُشْدًا

اے میرے دونوں ساتھیو میری جان تمہاری
جانوں پر قربان ہو۔ تم جہاں جاؤ کامیابی حاصل
کرو۔

تثنیہ کے لئے تثنیہ کا استعمال بھی غیر فصیح نہیں
جیسے صمہ بن طفیل جاہلی اپنے نفس کو خطاب
کرتے ہوئے کہتا ہے

حَنَنْتَ اِلٰی رَیَّا وَنَفْسُکَ بَاعَدَتْ
مَزَارَکَ مِنْ رَیَّا وَشَعْبَاکُمَا مَعًا

تو ریّا کا مشتاق ہے مگر باوجودیکہ تیری اور
ریّا کی گھاٹیاں ایک ہیں پھر بھی تو نے ریّا کی ملاقات
کو خود بعید کر دیا۔ مگر فصیح ترین استعمال اوّل ہے

۲۵/۱۹
قَلْبِكَ ۔ قلبِ مجرور مضاف، کَ ضمیر واحد مذکر
حاضر مضاف الیہ۔ تیرے دل پر۔ ۱/۱۲ ۱۹/۱۵ ۲۵/۴

قَلْبُہٗ ۔ قلبُ مفرد مضاف مرفوع ہٗ ضمیر واحد
مذکر غائب مضاف الیہ۔ اس کا دل۔ ۳/۲ ۱۴/۲

قَلْبِہٖ ۔ قلبِ مجرور مضاف، ہٖ ضمیر مضاف الیہ
۲/۹ ۲۲/۱ اس کے دل میں، ۹/۱۷ اس کے دل کے۔

قَلْبَہٗ ۔ قلبَ منصوب مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ

۱۵/۱۶ ۲۸/۱۶ اس کے دل کو۔

قَلبِھَا۔ قلب مجرور مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ اس کے دل پر۔ ۲۰/۴

قُلُوبِھِنَّ۔ قُلوب جمع مجرور مضاف۔ ھِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ۔ اُن کے دلوں کو۔ ۲۲/۴

قَلبِیْ۔ قلبِ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ میرا دل۔ ۳/۲۶

قَلبَینِ۔ تثنیہ حالتِ نصب۔ قلب واحد دو دل ۲۱/۱۷

قُلتُ۔ واحد متکلم ماضی معروف۔ قول مصدر۔ میں نے کہا ۲۹/۹ (دیکھو قال)

قُلتَ۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف ۲/۷ تو نے کہا تھا۔ ۱۸/۱۸ ۱۵/۱۷ تو نے کہا۔

قُلتُہٗ۔ واحد متکلم ماضی معروف ہٗ ضمیر مفعول۔ میں نے کہا ہوگا یا میں نے کہا ہوتا۔ ۷

قُلتُم۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف۔ تم نے کہا ۱/۶،۶ ۲/۱۰،۱۰ ۶/۴ ۷ ۱۸/۸ ۲۴/۹ ۲۵/۲۰

قُلنَ۔ جمع مؤنث غائب ماضی معروف۔ اُن عورتوں نے کہا۔ ۱۲/۱۴،۱۷

قُلنَ۔ جمع مؤنث حاضر امر معروف۔ تم بات کیا کرو۔ ۲۲

قُلنَا۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ ہم نے کہا۔ ہم نے حکم دیا ۱/۴،۴،۶،۶،۷،۸،۹ ۶/۲ ۸/۹ ۹/۱۸،۱۱،۱۰ ۱۲/۴ ۱۵/۱۲،۱۲،۷،۶،۴،۱۹،۱ ۱۶/۱۲،۲،۱۶ ۱۷/۵ ۱۹/۲ ۲۰/۱۰ ۱۹/۱ (دیکھو قال)

قَلٰی۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ اسم مصدر قِلیٰ سخت نفرت۔ انتہائی بغض۔ باب ضَرَبَ قَلیٰ یَقلِی باب نصر قَلیٰ یَقلُو قَلوٌ کے معنی ہیں پھینک دینا۔ قابلِ نفرت چیز یا دشمن کو دل اپنے اندر جگہ نہیں دیتا باہر نکال کر پھینک دیتا ہے۔ اس نے تجھ سے نفرت (نہیں) کی۔ ۳۰ (دیکھو القالین) ۱۸

اَلقَلَمِ۔ واحد قَلَم اور فال نکالنے کا تیر اَقلام جمع قَلمٌ تراشہ قَلمٌ کسی سخت چیز کو تراشنا۔ آیات میں قلم (لکھنے کا آلہ) مراد ہے ۲۹/۴ ۳۰/۲۱

قُم۔ واحد مذکر حاضر امر معروف۔ کھڑا ہو جا۔ تیار ہو جا۔ (دیکھو قام و قائم) ۲۹/۱۵،۱۳

قُمتُم۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف۔ تم کھڑے ہو (جب تم نماز کو کھڑے ہو یعنی نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو) (دیکھو قام اور قائم) ۶/۶

اَلقَمَرَ۔ واحد حالتِ نصب اَقمار جمع تیسری تاریخ سے (قاموس) یا تیسری تاریخ کے بعد والی رات سے

آخر ماہ تک کا چاند (راغب) قمرہُ چاندنی قمرہُ جوئے میں غالب آنا جیت جانا (باب نصر وضرب) چاند کی روشنی بھی ستاروں کی روشنی پر غالب ہوتی ہے، شاید قمر کی وجہ تسمیہ یہی ہو (المفردات) باب سَمِعَ سے قمر السقاءُ کے معنی ہیں مشکیزہ چاندنی کی وجہ سے خراب ہوگیا۔ قَمِرَ الکلاءُ گھانس بہت ہوگئی قَمِرَ الرجلُ چاندنی کی وجہ سے آنکھوں سے نیند اڑ گئی۔ برف کی سفیدی کی وجہ سے آنکھیں خیرہ ہوگئیں۔ ۱۸/۵،۷/۱۸،۲۰/۱۴، ۸/۹، ۱۱/۱۱، ۱۲/۱۱، ۱۳/۲۷،۷ ۱۴/۸، ۱۷/۳، ۲۱/۱۲، ۲۲/۱۴، ۲۳/۱۵،۲، ۲۹/۹

اَلْقَمَرُ۔ معرفہ حالتِ رفع۔ تیسری تاریخ سے آخر ماہ تک کا چاند۔ ۷/۶، ۱۷/۹، ۲۴/۱۹، ۲۷/۲۱،۸، ۲۹/۱۲ دو جگہ

اَلْقَمَرَ۔ معرفہ حالتِ جر۔ ۲۹/۱۶، ۳۰/۱۶

قَمَرًا۔ نکرہ حالتِ نصب۔ چاند ۱۹/۲

قَمْطَرِيْرًا۔ مصیبت اور رنج کا بہت طویل دن (یعنی روزِ قیامت) اصل محاورے میں قَمْطَرَتِ النَّاقَةُ اس وقت بولا جاتا ہے جب اونٹنی دم اٹھا کر ناک چڑھا کر منھ بنا کر مکروہ شکل اختیار کرلے۔ اس معنی کی مناسبت سے ہر مکروہ بُرے رنج دہ دن کے لئے استعمال ہونے لگا۔ اسد بن ناعصہ کا قول ہے

وَاصْطَلَيْتُ الْحُرُوْبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ
بَاسِلِ الشَّرِّ قَمْطَرِيرِ الصَّبَاحِ

اصل مادہ قطر ہے میم زائد ہے (معجم القرآن) ۲۹/۱۹

اَلْقُمَّلَ۔ غلہ کو کھا جانے والا کیڑا۔ چیونٹی جانور کے بدن میں گھس جانے والی کیلی (چچڑی) معجم مختار الصحاح میں ہے کہ قُمَّل چچڑی ہی کی جنس میں سے ہوتی ہے لیکن چچڑی سے چھوٹی ہوتی ہے۔ امام راغب نے قُمَّلٌ کے معنی لکھے ہیں چھوٹی مکھیاں اور قَمْلٌ کے معنی جوئیں رَجُلٌ قَمِلٌ وہ آدمی جس کے جوئیں پڑجائیں۔ صاحب قاموس نے لکھا ہے

جیونٹی۔ بے پر کی ٹڈی۔ سرخ پر والا کیڑا چچڑی کی طرح ایک کیڑا۔ بدبودار ٹڈی صاحب منتہی الارب نے لکھا ہے قُمَّل کو جوئیں کہنا غلط ہے۔ ۹/۶

قَمِيْصَهٗ۔ قَمِيْصٌ مفرد مضاف ہٗ مضاف الیہ قُمُصٌ اَقْمِصَةٌ اور قُمْصَانٌ جمع۔ سوتی کرتہ اونی کپڑے کے کُرتہ کو قمیص نہیں کہا جاتا (قاموس) قمیص عموماً مذکر ہے کبھی مؤنث بھی مستعمل ہے قمیص اور قموص اس گھوڑے کو بھی کہتے ہیں جس کا سوار ہلتا جلتا رہے جم کر نہ بیٹھ سکے۔ قمیص سے

اَفعال باب ضرب اور نصر سے آتے ہیں جس کے معنی ہوتے ہیں کُرتہ پہننا اور باب تفعیل سے قمیص پہنانے کے معنی ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے اِنَّ اللہَ سَیُقَمِّصُکَ قَمِیصًا۔ اللہ تجھے ایک کُرتہ پہنائے گا (خلافت دے گا) مجمع البحار ۱۲/۱۳ دو جگہ

قَمِیصَہٗ۔ اُس کے قمیص کو ۱۲/۱۳ دو جگہ

قَمِیصِہٖ۔ قَمِیصٍ مجرور مضاف۔ اس کے قمیص پر ۱۲/۱۲

قَمِیصِی۔ قمیصِ مضاف یٔ مضاف الیہ۔ میرا کُرتہ۔ ۱۳/۴

قِنَا۔ قِ نَا۔ قِ واحد مذکر حاضر امر معروف نَا ضمیر جمع متکلم مفعول وِقَایَۃٌ اور وِقَاءٌ مصدر۔ ہم کو بچا۔ محفوظ رکھ وِقَایَۃٌ کے معنی ہیں دکھ دینے والی، ضرر رساں چیز سے بچانا (باب ضَرَبَ) ماضی مضارع وَقیٰ یَقِی۔ قِ اصل میں اِوْقِیْ تھا۔ ۲/۹ ۳/۱۰ ۴/۱۱

قُوْا۔ جمع مذکر حاضر امر معروف۔ اصل میں اِوْقِیُوْا تھا۔ بچاؤ ایسے اعمال اختیار کرو کہ دوزخ سے اپنے کو بھی بچا لو اور اپنے متعلقین کو بھی ۲۸/۱۹

اَلْقَنَاطِیْرِ۔ جمع اَلْقِنْطَارُ واحد۔ ڈھیروں انبار۔ کثیر مال۔ قنطار کی لفظی ساخت بلندی کے مفہوم کو چاہتی ہے اسی لئے بڑے پُل اور اونچی عمارت کو قَنْطَرَۃٌ کہتے ہیں (قاموس) مال کو ایک جگہ جمع کر کے اگر ڈھیر لگا دیا جائے تو وہ بھی اونچا ہو جائے گا۔ اسی مناسبت سے قنطار کے معنی کثیر مال ہو گئے۔ لیکن کثرتِ مال کی حدود کیا ہونی چاہئیں جس کو قنطار کہا جا سکے اس میں گذشتہ اہلِ لغت کا اختلاف ہے مختلف اقوال ہیں اور ہر ایک کا کوئی نہ کوئی ماخذ ہے مثلاً ۴۰ اوقیہ سونا یا ہزار اوقیہ سونا یا ہزار دینار یا بارہ سو دینار یا ستر ہزار دینار یا اسّی ہزار دینار یا سو رطل سونا یا سو رطل چاندی یا گائے کی کھال بھر سونا یا چاندی۔ یہ سب اقوال قدیمہ ہیں۔ آج کل عربی اوزان میں سو رطل وزن کا نام قنطار ہے (معجم) آیت میں علماءِ تفسیر نے مال کثیر مراد لیا ہے۔ ۳/۴

قِنْطَارٍ۔ واحد حالتِ جر قَنَاطِیْرُ جمع۔ مال کثیر ۳/۲۴

قِنْطَارًا۔ واحد، حالتِ نصب قَنَاطِیْرُ جمع مالِ کثیر ۴/۱۴

قَنَطُوْا۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ قُنُوْطٌ مصدر۔ وہ ناامید ہو گئے۔ صاحبِ تاج المصادر نے

اگرچہ صراحت کی کہ قنوط سے وزن فعل علاوہ،
کَرُمَ کے تمام ابواب مجرد سے آتا ہے (دیکھو
تقنطوا) لیکن دوسرے عام اہل لغت کے
نزدیک باب کَرُمَ سے بھی اس کے افعال کا
استعمال ثابت ہے۔ قَنِطٌ اور قَنُوطٌ صفت کے
صیغے ہیں، اور قَانِطٌ اسم فاعل ہے (دیکھو
مزید القانطین) ۵۶/۱۴

قَنُوطٌ ۔ صیغہ مبالغہ۔ بالکل ناامید۔ بے آس ۲۵/۴۹

قِنْوَانٌ ۔ جمع ۔ قِنْوٌ مفرد ۔ قِنْوانِ تثنیہ کھجوروں
کے گچھے۔ امرء القیس کا قول ہے۔ وَمَالَتْ
بِقُنْوَانٍ مِنَ الْبُسْرِ اَحْمَرَا ۔ شاخیں کھجوروں
کے گچھوں کے بوجھ سے جھک گئیں۔

قِنْوَةٌ اور قُنْوَةٌ اور قِنیٰ بھی خوشے کو
کہتے ہیں۔ اَقْنَاء جمع ۔ قِنْوَةٌ کی جمع قِنْوَانٌ
اور قِنْیَانٌ بھی آئی ہے۔ عرب کے مال دار ہونے
کی علامت کھجوروں کی کثرت تھی۔ نخلستان اُنکی
مال داری کا جزء اعظم تھے۔ اس مناسبت سے
قِنیٰ کے معنی مالدار ہونے اور خوش ہونے کے
ہو گئے خواہ کسی ذریعے سے مال و مسرت کا
حصول ہو۔ ایک کہاوت مشہور تھی مَنْ اُعْطِیَ مِائَةً
مِنَ الْمَعْزِ فَقَدْ اُعْطِیَ الْقِنیٰ وَمَنْ اُعْطِیَ مِائَةً
مِنَ الْاِبِلِ فَقَدْ اُعْطِیَ الْمُنیٰ ۔ جس کو سو بکریاں
مل گئیں اس کو دولت مل گئی، اور جس کو سو اونٹ
مل گئے اس کی تو سب مرادیں ہی پوری ہو گئیں،
(لسان) ۴۸/۱۸

قَوَارِیْرَ ۔ جمع قَارُوْرَةٌ واحد شیشہ ۔ شیشے کا
برتن گلاس ہو یا صراحی یا کچھ اور ۔ چاندی کے
قواریر ہونے کا یہ مطلب ہے کہ چاندی کی طرح
سفیدی اور شیشے کی طرح صفائی اُن برتنوں میں
ہو گی ۱۹/۱۸ میں شیشے مراد ہیں اور ۲۹/۱۹ میں دونوں
جگہ شیشے کے برتن چاندی کی طرح سفید۔

اَلْقَوَاعِدُ ۔ جمع ۔ اَلْقَاعِدُ واحد۔ وہ عمر رسیدہ
عورتیں جو نکاح حمل اور حیض کے قابل نہ رہی
ہوں۔ امام راغب نے المفردات میں اس معنی
میں قواعد کو قَاعِدَةٌ کی جمع قرار دیا ہے، مگر یہ
صراحت لغت اور نظائر کے خلاف ہے۔ قاموس
تاج صحاح وغیرہ میں قواعد بمعنی مذکور کو قَاعِدٌ
کی جمع لکھا ہے جس طرح حوامل حامل کی جمع
ہے حاملۃ کی نہیں اسی طرح عورت کیلئے حائض
بولتے ہیں۔ جو صفات عورتوں کے لئے مخصوص
ہیں اُن میں تاء ذکر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ
مرد سے اشتباہ ہی نہیں ہوتا جو تا کو ذکر کر کے

رفعِ اشتباہ کیا جائے۔ شاید امام کو اس لفظ قواعد سے التباس ہو گیا ہے جس کے معنی بنیادوں کے یا ہودے کی لکڑیوں کے ہیں، اس کا مفرد ضرور قاعِدَۃٌ ہے۔ صاحب معجم القرآن نے بھی اس کو اَلْقَاعِدُ کی جمع لکھا ہے۔ [۱۸/۱۴]

اَلْقَوَاعِدَ [۱/۱۵] } جمع۔ اَلْقَاعِدَۃُ واحد۔
اَلْقَوَاعِدِ [۱۲/۱۱] } بنیادیں یعنی دیوار کا وہ ابتدائی

حصہ جو سطح زمین سے شروع ہو کر کچھ اوپر آ جاتا ہے جس پر پوری عمارت قائم ہوتی ہے جس چیز پر کسی چیز کا قعود یعنی قیام ہو وہ قاعدہ ہے مثلاً قاعدۃ الملک تخت گاہ، قاعدۃ الہودج، ہودے کی چوطرفہ لکڑیاں جن پر ہودج قائم ہوتا ہے۔

قَوَامًا۔ اسراف اور بخل کے درمیان حد اوسط معتدل جس سے نہ اپنی تباہی ہو نہ دوسروں کی۔ قِوام اور قیام، اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی شئے کی بقاء اور درستگی ہو یعنی درستی اور بقاء کا سہارا۔ [۱۹/۱۴]

قَوّامُوْنَ۔ جمع مرفوع قَوَّامٌ مفرد صیغہ مبالغہ، سرپرست مصلح۔ برتر۔ عورتوں پر مردوں کو برتری نظرۃً حاصل ہے عقل علم، فہم۔ طاقت۔ نظم سب ہی

لحاظ سے عموماً مرد عورتوں سے برتر ہیں۔ اِلّا مَاشَاءَ اللّٰہ اتفاق سے کوئی عورت اچھی تربیت اور تعلیم کی وجہ سے پہلوان ہو جائے، یا روشن دماغ، تو بعض مردوں پر اس کو عارضی برتری حاصل ہو جاتی ہے پھر بھی سب مردوں سے کسی عورت کا افضل ہونا ممکن نہیں۔ فطری عقلی اور جسمی کمزوری میدان مسابقت میں اس کو پیچھے رکھتی ہے پھر عوارض فطریہ بھی عورت ہی کو ہوتے ہیں حمل۔ وضع حمل حیض وغیرہ۔ اسی وجہ سے نبوت۔ خلافت۔ امامت اور دینی و دنیوی قیادت کی چیزیں مردوں سے وابستہ کی گئیں۔ خلیفہ مامون عباسی کا شعر ہے

فَاِنَّمَا اُمَّھَاتُ النَّاسِ اَوْعِیَۃٌ
مُسْتَوْدَعَاتٌ وَلِلْاٰبَاءِ اَبْنَاءُ

مائیں تو صرف ظروف ہیں جن کے اندر (نطفہ کو) اَمَانَۃً رکھ دیا جاتا ہے اولاد تو باپ کی ہوتی ہے۔ مفسر مدارک نے قَوّامُوْن کا ترجمہ کیا ہے مسلط، حاکم، آمر، ناہی۔ خازن۔ بیضاوی۔ معالم۔ مدارک وغیرہ میں مرد کی برتری کے لئے وجوہِ ذیل آئمۂ اجتہاد کے اقوال سے نقل کی ہیں عزم۔ دانش۔ طاقت۔ نماز، روزہ کی تکمیل۔ نبوت

خلافت - امامت - اذان - خطبہ - جماعت اور جمعہ کا وجوب - حدود و قصاص میں شہادت، میراث کا دوگنا ہونا - میراث کا عصبہ ہونا - نکاح وطلاق کا مالک ہونا - سب وغیرہ امام ابوحنیفہ کے قول پر تکبیرات تشریق کا وجوب بھی مردوں ہی کے لئے ہے - ش

قَوَّامِیْنَ - جمع منصوب - قَوَّام مفرد - اگرچہ صیغہ مبالغہ کا ہے لیکن اسم فاعل کے معنی ہیں، (سیوطی وخازن) ۱ انصاف کے لئے کھڑے ہونے والے ۲ اللہ کے حقوق ادا کرنے کے لئے کھڑے ہونے والے (خازن) (مزید تشریح کے لئے دیکھو قام)

قُوَّتِکُمْ - مفرد مجرور مضاف کُمْ ضمیر جمع مخاطب مضاف الیہ - قُوٰی جمع - تمہاری طاقت - قوت رسّی کے بل کو بھی کہتے ہیں اگر اس کے مشتقات باب نصر سے آتے ہیں تو غالب آنے کے معنی ہوتے ہیں، قَوَیتُہٗ میں لڑائی میں اس پر غالب آیا - اگر باب سَمِعَ سے آتے ہیں تو طاقتور ہونا، سخت بھوکا ہونا - مکان کا خالی ہونا - بارش کا رُک جانا مراد ہوتا ہے قَوِیَ وہ طاقتور ہوگیا، یا سخت بھوکا ہوگیا، قَوِیَ الدَّارُ مکان خالی ہوگیا، قَوِیَ المَطَرُ بارش رُک گئی - کلام عربی میں قوت کا استعمال مختلف معانی کے لئے ہوتا ہے جن میں سے بعض کے لئے قرآن مجید میں بھی استعمال کیا گیا ہے ۱ قدرت مضبوطی جیسے خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس کو مضبوطی اور کوشش کے ساتھ لے لو، ۲ بدن کی اندرونی طاقت جیسے مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے، فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّۃٍ جسمانی طاقت سے میری مدد کرو (راغب) ۳ اندرونی قلبی طاقت جیسے یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ اے یحییٰ قلبی طاقت کے ساتھ کتاب کو لے یعنی اس پر عمل کر ۴ جسم کے باہر سے حاصل کی ہوئی طاقت جیسے لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً کاش تمہارے مقابلہ کے لئے مجھے کوئی بیرونی طاقت حاصل ہوتی - بعض اہل تفسیر نے اس جگہ قوت سے مراد لی ہے فوجی یا مالی طاقت (راغب) دوسری آیت میں آیا ہے نَحْنُ اُولُوْا قُوَّۃٍ ہم طاقت والے ہیں یعنی جسمانی طاقت کے علاوہ ہم کو فوجی جماعتی مالی ہر طرح کی طاقت حاصل ہے ۵ الٰہی طاقت اللہ کی قدرت جیسے اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ اور کَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا - اور اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ -

قوت کے ایک معنی استعداد صلاحیت اور
قابلیت بھی ہے۔ قرآن مجید میں اس معنی کے لئے
استعمال نہیں کیا گیا۔ اس کی دو صورتیں ہیں ایک
یہ کہ ایک شخص میں قابلیت ہے صلاحیت ہے اگر
چاہے تو کر سکتا ہے لیکن بالفعل اس کام میں
مشغول نہیں ہے جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ بِالْقُوَّۃِ یعنی
زید کو کتابت آتی ہے جب چاہے لکھ سکتا ہے
لکھنے پر قادر ہے لیکن اس وقت لکھنے میں مشغول
نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ کسی کام کو صرف سیکھنے
کی صلاحیت ہے قابلیت ہے، بالفعل کسی کام کو
کر نہیں سکتا۔ نہ کرنا جانتا ہے لیکن سیکھ سکتا
ہے جیسے اَلْاِنْسَانُ کَاتِبٌ بِالْقُوَّۃِ یعنی اگرچہ
ہر آدمی اس وقت لکھنے پر قادر نہیں، نہ ہر شخص
لکھنا جانتا ہے، نہ لکھ سکتا ہے، لیکن دوسرے
جانوروں کے مقابلے میں اس کو امتیازی حیثیت
یہ حاصل ہے کہ اگر کتابت سیکھنا چاہے تو سیکھ
سکتا ہے سیکھنے کی استعداد اور صلاحیت ہر
آدمی کو حاصل ہے۔ دوسرے جانور اس صلاحیت
سے محروم ہیں۔ پ ۱۲/۵

قُوَّۃٍ۔ مجرور نکرہ۔ طاقت پ ۱/۱۰،۸ پ ۹/۱۱،۷ پ ۱۳/۱۸ پ ۱۴/۱۹ پ ۱۶/۲،۴ پ ۱۹/۱۸ پ ۲۱/۹،۴ پ ۳۰/۱۱،۶

قُوَّۃً۔ منصوب نکرہ۔ طاقت پ ۱۰/۵ پ ۱۲/۷،۵ پ ۱۵/۱۷ پ ۲۰/۱۱ پ ۲۱/۹ پ ۲۲/۱۷ پ ۲۴/۱۴،۸،۱۶ پ ۲۶/۶

اَلْقُوَّۃَ۔ منصوب معرف باللام۔ طاقت پ ۲/۴

اَلْقُوَّۃِ۔ مجرور معرف باللام۔ طاقت پ ۲۷/۲

اَلْقُوٰی۔ جمع، اَلْقُوَّۃُ واحد۔ طاقتیں پ ۲۷/۵

قَوِیٌّ۔ صفت مشبہ نکرہ واحد مرفوع اَقْوِیَاءُ جمع۔
طاقتور پ ۱۰/۳ پ ۱۷/۱۳،۱۲ پ ۱۹/۱۸ پ ۲۴/۸ پ ۲۷/۱۹ پ ۲۸/۳

قَوِیًّا۔ صفت مشبہ منصوب نکرہ مفرد۔ قوت والا پ ۲۱/۱۹

اَلْقَوِیُّ۔ صفت مشبہ مرفوع معرفہ طاقتور پ ۱۲/۶ پ ۲۰/۶

قُوْتِلْتُمْ۔ جمع مذکر حاضر ماضی مجہول مُقَاتَلَۃٌ مصدر
باب مُفَاعَلَۃٌ (اگر) تم سے لڑائی کی گئی پ ۲۸/۵

قُوْتِلُوْا۔ جمع مذکر غائب ماضی مجہول مُقَاتَلَۃٌ مصدر
باب مُفَاعَلَۃٌ (اگر) ان سے لڑائی کی گئی پ ۲۸/۵
(دیکھو قَاتَلُوْا اور قِتَالٌ)

قَوْسَیْنِ۔ تثنیہ۔ قَوْسٌ واحد۔ دو کمانیں۔ قوس
اگرچہ جامد ہے لیکن اس سے مصدر اور مصدر سے
افعال بنا لئے گئے ہیں۔ باب تفعیل اور تفعل سے
عموماً اس کے مشتقات آتے ہیں تَقَوُّسٌ جھک
جانا۔ کھڑا ہو جانا۔ قَوَّسَ الشَّیْخُ وَتَقَوَّسَ بوڑھا
کھڑا ہو گیا قَوَّسْتُ الْخَطَّ میں نے منحنی لکیر کھینچی،
ثلاثی مجرد میں باب سَمِعَ سے اس کا استعمال ہوا ہے

قَوِسَ وہ کھڑا ہو گیا۔ پ ۲۷/۵

اَلْقَوْلُ۔ مصدر اور حاصل مصدر۔ حکم۔ وعدہ۔ بات (مفصل تشریح کے لئے دیکھو قَالَ) پ ۱۳/۴ پ ۱۵/۲ پ ۱۸/۲
پ ۲۲/۱۸ حکم، پ ۲۰/۲،۳،۱۰ پ ۲۱/۱۵ وعدہ۔ حکم، پ ۲۳/۴ بات۔ حکم، پ ۲۴/۱۷ پ ۲۶/۲ حکم مراد عذاب۔

اَلْقَوْلِ۔ پ ۵/۱۳ پ ۶/۱ پ ۸/۱ پ ۹/۱۴ پ ۱۳/۱۱،۱۶ پ ۱۶/۱۰ پ ۱۷/۲،۷،۱۰
پ ۲۵/۱ بات۔ پ ۲۲/۱ پ ۲۶/۸،۱۳ بات کہنا۔

اَلْقَوْلَ۔ پ ۱۳/۸ پ ۱۴/۱۸ پ ۲۲/۱۰ پ ۲۳/۱۶ بات۔ پ ۱۷/۱
پ ۱۸/۴ بات یا واقعہ۔ پ ۲۰/۴ حکم۔

قَوْلُ۔ پ ۳/۴ پ ۲۶/۷ بات۔ پ ۳۰/۱۱ حکم۔

قَوْلِ۔ پ ۲۶/۱۸،۱۶ بات۔

قَوْلًا۔ پ ۲/۱۴ پ ۴/۱۲ پ ۵/۶ پ ۱۵/۴،۳ پ ۱۶/۲،۱۱،۱۳،۱۴،۱۵ پ ۲۲/۶
پ ۲۳/۳ پ ۲۴/۱۹ بات۔ کلام، پ ۱/۶ پ ۹/۱۰ لفظ، پ ۲۹/۱۳ حکم،

قَوْلُ۔ پ ۲۳/۶ بات۔ حکم، پ ۲۹/۱۵ کلام۔ پ ۲۹/۶ پ ۳۰/۶
ادا، کلام۔

قَوْلَ۔ پ ۴/۱۰ پ ۱۰/۱۱ پ ۱۶/۵ پ ۱۸/۱۳ پ ۲۸/۷ بات۔ پ ۱۷/۱۱ (جھوٹی بات کہنے سے)

قَوْلِ۔ پ ۲۹/۶ دو جگہ پ ۳۰/۴ کلام۔

قَوْلِكَ۔ قَوْلِ مجرور مضاف کَ ضمیر خطاب مضاف الیہ۔ تیرے حکم پ ۱۲/۵

قَوْلُهٗ۔ قَوْلُ مرفوع مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ اسکی بات پ ۲/۹ اس کا حکم پ ۸/۱۵

قَوْلُكُمْ۔ قَوْلُ مضاف مرفوع کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ تمہاری بات پ ۲۱/۱۷

قَوْلَكُمْ۔ قَوْلَ منصوب مضاف کُمْ مضاف الیہ تم اپنی بات کو۔ پ ۲۹/۱

قَوْلُهُمْ۔ قَوْلُ مرفوع مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ اُن کی بات پ ۱۱/۱۱ پ ۱۱/۱۲ پ ۱۳/۷ پ ۲۳/۴

قَوْلَهُمْ۔ قَوْلَ منصوب مضاف هُمْ مضاف الیہ اُن کا کہنا پ ۴/۲

قَوْلِهِمْ۔ قَوْلِ مجرور مضاف هِمْ مضاف الیہ پ ۱/۱۴
پ ۶/۲ دو جگہ پ ۲۸/۱۳ کلام، پ ۶/۲ یعنی وَقَوْلِهِمْ عَلٰی مَرْیَمَ میں مراد افترا، پ ۶/۱۳ کہنا۔

قَوْلِهَا۔ قَوْلِ مجرور مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ اس کی بات (سے) پ ۱۹/۱۷

قَوْلُنَا۔ قَوْلُ مضاف نَا مضاف الیہ۔ ہمارا قول پ ۱۴/۱۱

قَوْلِیْ۔ قول مضاف یْ ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ میرا قول پ ۱۶/۱۱،۱۴

قُوْلُوْا۔ جمع مذکر حاضر امر معروف۔ کہو پ ۱/۴،۱۰،۱۳،۱۶
پ ۳/۱۵ پ ۴/۱۲ پ ۹/۱۰ پ ۱۳/۴ پ ۲۱/۱ پ ۲۲/۶ پ ۲۶/۱۵

قُوْلِیْ۔ واحد مؤنث حاضر امر معروف۔ تو کہہ دینا پ ۱۶/۴

اَلْقَوْمُ۔ اسم جمع۔ صرف مردوں کا گروہ۔ ایک شاعر کا

قول ہے اَقَوْمٌ آلُ حِصْنٍ اَمْ نِسَاءٌ یعنی خاندان حصن والے کیا مرد ہیں یا عورتیں۔ عورتوں کی جماعت کو قوم نہیں کہتے (راغب) قرآن مجید میں بھی اس کا ثبوت موجود ہے آیت میں آیا ہے لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَکُوْنُوْا خَیْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسٰی اَنْ یَکُنَّ خَیْرًا مِنْهُنَّ، مرد مردوں سے مذاق نہ کریں ہو سکتا ہے کہ وہ اُن سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق بنائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ اُن سے بہتر ہوں،

لیکن اگر ذیلی طور پر عورتوں کو قوم میں داخل کر دیا جائے تو بعض اہلِ لغت نے اسکی اجازت دی ہے۔ آیت مذکورہ میں چونکہ نساء کے مقابلے میں لفظ قوم آیا ہے اس لئے قوم سے مرد مراد ہیں۔ دوسری آیات میں عموماً قرآنی سیاق سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں بھی ذیلی طور پر لفظ قوم میں داخل ہیں۔ ہر پیغمبر نے یا قوم کہہ کر براہ راست مردوں کو خطاب کیا اور بالواسطہ عورتوں کو اور نزولِ عذاب جس طرح نافرمان منکر مردوں پر ہوا اُسی طرح عورتوں پر بھی (مولف) جو اسم جمع آدمیوں کی جماعت کے لئے ہو اس کا استعمال بطور تذکیر بھی جائز ہے اور بطور تانیث بھی۔ اس لئے قوم مذکر بھی مستعمل ہے اور مونث بھی (قاموس ولسان) قرآن مجید میں کَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ (کذب فعل مذکر) بھی آیا ہے اور کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ بھی (مؤلف)

قوم کی جمع اقوام ہے اور جمع الجمع اَقَاوِم اَقَائِم اور اَقَاوِیْم ہے (قاموس)

لفظ قوم کی تصغیر قُوَیْمٌ ہے اس کے آخر میں تا نہیں آتی کیونکہ آدمی کے علاوہ دوسروں کے لئے جو الفاظ آتے ہیں صرف ان کی تصغیر میں تاء کا لانا جائز ہوتا ہے (مفصل زمخشری وشافیہ ابن حاجب)

قِیَامٌ اور قَامَةٌ کی طرح قَوْمٌ مصدر بھی ہے (باب نصر) کھڑا ہونا۔ قَوْمَةٌ ایک بار کھڑا ہونا قَوْمَةُ الْاِنْسَانِ قد۔ اسی طرح قَوْمِیَّةُ الْاِنْسَانِ قد۔ قَدِیْمٌ سیدھا۔ درست۔ خوش قامت آدمی۔ لفظ قَامَ کے مختلف استعمال دکھا کر مختلف معانی کی تشریح ہم باب القاف فصل الف میں بہت کچھ کر چکے ہیں۔ اس جگہ چند استعمالِ مزید نقل کرتے ہیں قَامَتِ الْمَرْءَةُ تَنُوْحُ عورت نے نوحہ کرنا شروع کر دیا۔ قَامَ الْاَمْرُ کام ٹھیک ہو گیا قَامَ الرَّجُلُ الْمَرْءَةَ یا عَلَی الْمَرْءَةِ مرد نے عورت کی ضروریات

پوری کرنے کا ذمہ لے لیا۔ قَامَتِ السُّوقُ بازار پُر رونق ہو گیا۔ خوب بھر گیا یا نیچے گر گیا قَامَ الشَّیْءُ بِکَذَا افلاں چیز مجھے اتنے میں پڑی۔ ان سب کا مادہ قَوْمٌ ہے (تاج وصحاح)

قرآن مجید میں قوم کا استعمال دو معنی کے لئے ہوا ہے ۱۔ عام گروہ اور جماعت۔ لوگ۔ ایک نسل اور ایک وطن سے تعلق رکھنے والی ہو یا نہ ہو عموماً ایسا استعمال اس وقت ہوا ہے جب خطابی طور پر قوم کا لفظ نہ استعمال کیا گیا ہو یہ استعمال بہت زیادہ ہے ۲۔ ایک نسب یا وطن سے تعلق رکھنے والی جماعت ایسا صرف اُس موقع پر ہوا ہے جہاں پیغمبروں نے اپنے ہم وطنوں یا نسلی اشتراک رکھنے والوں کو خطاب کیا۔ یا بغیر حرفِ ندا کے اُن سے کچھ کہا ہے مثلاً یَا قَوْمِ یا قَالَ لِقَوْمِہٖ۔ وغیرہ۔ پ ۹/۲،۲،۱۲ پ ۱۳/۱۴ پ ۲۶/۱۴

اَلْقَوْمَ۔ حالتِ نصب۔ پ ۳/۳،۲،۸،۸ پ ۴/۱۴ پ ۶/۱۲
پ ۷/۱۴ پ ۸/۱۴ پ ۹/۶ پ ۱۰/۹،۱۱،۱۶ پ ۱۱/۲،۷ پ ۱۴/۲۰ پ ۱۹/۶ پ ۲۰/۸ پ ۲۶/۱،۳
پ ۲۸/۹ دو جگہ پ ۲۸/۱،۱۱،۱۳ پ ۲۹/۵

اَلْقَوْمِ۔ مجرور معرفہ۔ پ ۲/۱۷ پ ۳/۸ پ ۴/۶ پ ۵/۸،۱۲ پ ۶/۸ دو جگہ
پ ۷/۱،۱،۱۴،۱۵ پ ۸/۵،۱۲ پ ۹/۸ دو جگہ پ ۱۱/۱۴،۱۴ پ ۱۲/۶ پ ۱۳/۶ پ ۱۴/۱۳
پ ۱۶/۱۳ پ ۱۷/۶ پ ۱۸/۲،۶ پ ۱۹/۲ پ ۲۰/۵،۶،۱۵ پ ۲۸/۶،۲۰

قَوْمٌ۔ مرفوع نکرہ۔ پ ۶/۱،۲،۱۳ پ ۸/۱۷ پ ۹/۶ پ ۱۰/۵،۷،۱۳
پ ۱۱/۵ پ ۱۴/۱،۵ پ ۱۸/۱۶ پ ۱۹/۱۹ دو جگہ پ ۲۰/۱ پ ۲۲/۱۹ پ ۲۵/۱۲،۱۳،۱۴
پ ۲۶/۱۴،۱۹،۱۴ پ ۲۷/۲،۱۴ پ ۲۸/۵ دو جگہ۔

قَوْمٍ۔ مجرور نکرہ۔ پ ۲/۱۳،۱۴ پ ۴/۳ پ ۵/۹،۱۰ دو جگہ
پ ۶/۵،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳ پ ۷/۱۸،۱۹ پ ۸/۲،۳،۱۱،۱۳ پ ۹/۶،۱۳،۱۴
پ ۱۰/۳ دو جگہ،۶ پ ۱۱/۶،۸،۱۴ پ ۱۲/۱۵ پ ۱۳/۷ دو جگہ ۸ دو جگہ
۴،۸ دو جگہ پ ۱۴/۱،۱۵،۱۴ دو جگہ ۱۷ پ ۱۶/۲ پ ۱۸/۳ پ ۱۹/۱۸،۱۹
پ ۲۰/۳،۱۴،۱۶ پ ۲۱/۱،۶،۷ پ ۲۴/۲،۱۵ پ ۲۵/۱۷،۱۸ پ ۲۶/۱۰،۱،۱۴ دو جگہ پ ۲۷/۱

قَوْمًا۔ منصوب نکرہ۔ پ ۳/۱۷ پ ۶/۸ پ ۷/۱۶ پ ۸/۱۵ پ ۹/۶،۱۱
پ ۱۰/۸،۱۲،۱۳ پ ۱۱/۳،۱۳ پ ۱۲/۳،۵،۱۲ پ ۱۶/۲ دو جگہ ۹ پ ۱۷/۲
پ ۱۸/۳،۶،۱۷ پ ۱۹/۱۶ پ ۲۰/۷،۸ پ ۲۱/۱۴ پ ۲۲/۹،۱۸ پ ۲۳/۶
پ ۲۵/۷،۱۱،۱۴،۱۸،۲۰ پ ۲۶/۳،۸،۱۰،۱۳ پ ۲۷/۱ پ ۲۸/۳ دو جگہ،۸

قَوْمُہُمْ۔ مضاف مرفوع معرفہ پ ۹/۸ پ ۱۲/۸ پ ۱۷/۱۳ تین جگہ
پ ۱۹/۱۰،۱۳ پ ۲۳/۱۰ دو جگہ پ ۲۴/۶ پ ۲۵/۱۵ پ ۲۷/۸،۹

قَوْمِ۔ منصوب بصورتِ جر معرفہ۔ یہ لفظ اصل میں قَوْمِیْ تھا اور اس سے پہلے حرف ندا محذوف ہے یعنی یَا قَوْمِیْ اے میری قوم پ ۱/۶ پ ۶/۸ دو جگہ پ ۷/۱۵
پ ۸/۳،۱۵ دو جگہ ۱۶ تین جگہ ۱۷ دو جگہ ۱۸ پ ۹/۱ پ ۱۱/۱۳
پ ۱۲/۳ تین جگہ، ۵ تین جگہ، ۶ تین جگہ، ۷، ۱۳، ۸ چھ جگہ
پ ۱۶/۱۳،۱۴ پ ۱۸/۲ پ ۲۴/۱،۹،۱۴،۱۷،۱۸،۱۰ تین جگہ پ ۲۸/۹
پ ۲۹/۹۔

قَوْمِ - مجرور مضاف - ان تمام آیات میں قوم حالت
جر میں ہے اور اسم ظاہر کی طرف مضاف ہے
۹/۱۰،۵،۴ ۱۰/۱۵ دو جگہ ۱۲/۲،۷،۱ ۱۳/۱۴ ۲۰/۱۱
۲۴/۳،۷،۹ -

قَوْمَ - منصوب مضاف ۱۱/۱۵ ۱۲/۸ تین جگہ ۱۷/۶،۲،۵
۱۹/۶،۲،۲ ۲۵/۱۴ ۲۷/۷،۱،۱

قَوْمُكَ - مرفوع مضاف كَ ضمیر مخاطب مذکر مضاف
الیہ - تیری قوم ۷/۱۴ ۱۲/۴ ۲۵/۱۲

قَوْمَكَ - منصوب مضاف كَ ضمیر مخاطب مذکر مضاف
الیہ - تیری قوم کو ۷/۱۵ ۹/۷ ۱۳/۱۳ ۱۶/۱۳ ۲۹/۹

قَوْمِكَ - مجرور مضاف كَ ضمیر مخاطب مذکر مضاف
الیہ - تیری قوم (سے) ۱۲/۴ ۱۶/۱۳، تیری قوم کیلئے ۲۵/۷

قَوْمِكُمَا - مجرور مضاف كُمَا ضمیر تثنیہ مخاطب مضاف
الیہ - تم دونوں کی قوم - ۱۱/۱۴

قَوْمُنَا - مرفوع مضاف نَا ضمیر متکلم مضاف الیہ ۱۵/۱۴

(یا) **قَوْمَنَا** - منادیٰ مضاف منصوب نَا ضمیر متکلم
مضاف الیہ - اے ہماری قوم ۲۶/۴

قَوْمِنَا - مجرور مضاف نَا ضمیر متکلم مضاف الیہ (ہمارے
اور) ہماری قوم کے (درمیان) ۹/۱

قَوْمُهٗ - مرفوع مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب
مضاف الیہ - اس کی قوم - ۷/۱۵ ۹/۱۰،۲،۶ ۱۲/۷

قَوْمَهٗ - منصوب مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب
مضاف الیہ - ۹/۹ (اس نے اپنی) قوم میں سے ۱۲/۹
اپنی قوم کا ۱۶/۱۳ ۲۵/۱۱ ۲۶/۳ اس کی قوم کو -

قَوْمِهٖ - مجرور مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر مضاف الیہ
۱/۶،۴،۴،۸ ۶/۸ ۸/۲،۷،۱۷ ۱۱/۱۳ ۱۳/۱۳ ۱۷/۵ ۱۹/۹ ۱۹/۱۵
۲۰/۱۴ ۲۳/۸،۷،۱ ۲۵/۹ ۲۸/۹ سے -
۸/۱۶،۶،۱۵ ۸/۱۶،۱۷ ۹/۱ دو جگہ ۹/۷ ۱۱/۱۴ ۱۲/۳،۲ ۱۲/۴
۱۸/۲،۲ ۱۸/۳ ۲۵/۱۱ قوم میں سے -
۹/۸ ۱۲/۳،۳ ۱۸/۲،۷،۱ ۱۹/۱۶ ۲۹/۹ قوم کی جانب -
۱۸/۳،۷،۱۴ اس کی قوم کا (جواب) ۲۰/۱۵ اس کی قوم کا -
۷/۱۶ ۱۶/۴ ۲۰/۱۱ ۲۳/۱ اس کی قوم پر -

قَوْمَهَا - منصوب مضاف هَا ضمیر واحد مونث غائب
مضاف الیہ - اس کی قوم کو ۱۶/۵ ۱۹/۱۲

قَوْمَهُمْ - منصوب مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب
مضاف الیہ - ان کی قوم کو ۵/۹ دو جگہ ۱۱/۴ ۱۳/۱۷ ۱۹/۱۹

قَوْمِهِمْ - مجرور مضاف هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف
الیہ - ان کی قوم (سے) ۱۱/۱۳ ۲۱/۸

قَوْمُهُمَا - مرفوع مضاف هُمَا ضمیر تثنیہ غائب
مضاف الیہ - ان دونوں کی قوم ۱۸/۳

قَوْمَهُمَا - منصوب مضاف هُمَا ضمیر تثنیہ غائب
مضاف الیہ - ان دونوں کی قوم کو ۲۳/۸

قَومِی ۔ قوم مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ
میری قوم پ ۹/۷ پ ۱۹/۱۰،۱ پ ۲۳/۱ پ ۲۹/۹

قِہِمْ ۔ قِ ہِمْ ۔ قِ واحد مذکر حاضر امر معروف ہم ضمیر
جمع مذکر غائب ۔ مصدر وِقَایَۃٌ ۔ قِ اصل میں اِوْقِی تھا
(دیکھو قِنَا) ان کو بچا ۔ اُن کو محفوظ رکھ پ ۲۴/۶

اَلْقَہَّارُ ۔ صیغہ مبالغہ مرفوع ۔ ایسا زبردست غالب
جس کے مقابلے میں سب ذلیل ہیں ۔ مصدر قَہْرٌ
ماضی قَہَرَ مضارع تَقْہَرُ (باب فتح) (دیکھو تقہر
اور القاہر اور قاہرون) پ ۱۲/۱۵ پ ۱۳/۸ پ ۲۳/۱۴،۱۵

اَلْقَہَّارِ ۔ صیغہ مبالغہ مجرور بمعنی مذکور پ ۱۳/۱۹ پ ۲۴/۲

قَیَّضْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف تَقْیِیْضٌ مصدر
باب تفعیل قَیْضٌ مادہ ۔ قیض کے معنی ہیں انڈے کا
بالائی چھلکا ۔ چھلکا انڈے کے ساتھ چسپاں
ہوتا ہے اس مناسبت سے تَقْیِیْضٌ کے معنی ہوتے
ساتھ لگا دینا ۔ پیچھے لگا دینا ۔ لازم کر دینا ۔ چمٹا
دینا ۔ مُسلط کر دینا یعنی ہم نے اُن کے ساتھ لگا دیا ،
چمٹا دیا ۔ لازم کر دیا ۔ مُسلط کر دیا ، قَیْضٌ بدل اور
عوض کو بھی کہتے ہیں ، بَیْعِ مُقَایَضَہ اسی سے ہے ،
یعنی سامان کا سامان سے تبادلہ ۔ قیمت کسی طرف
سے نہ ہو ۔ پ ۲۴/۱۷

قِیْعَۃٍ ۔ جمع قَاعٌ واحد قِیْعٌ اور قاعٌ ہموار
زمین (راغب) ہموار ۔ نرم اور وسیع میدان (قاموس)
ایسا وسیع میدان جس پر سورج کی کرنیں پڑتی ہیں
توریت کے ذرّے پانی کی طرح معلوم ہوتے ہیں ،
(مجمع) بعض نے قِیْعَۃٌ کو مفرد کہا ہے (منتہی الارب)
(دیکھو قاعًا) پ ۱۸/۱۱

قِیْلَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول ۔ اصل میں
قُوِلَ تھا ۔ قَوْلٌ مصدر ۔ ماضی معروف قَالَ (دیکھو
قَالَ) یہ صیغہ اگرچہ ماضی کا ہے لیکن جس جگہ حرف
شرط کے بعد آیا ہے وہاں مضارع کا ترجمہ کیا
جائے گا کہیں حال کا کہیں استقبال کا ۔ کہا گیا ،
کہا جاتا ہے ۔ کہا جائے گا ۔ پ ۱/۱۱،۶،۲ پ ۲/۹،۵
پ ۴/۸ پ ۵/۷،۶ پ ۷/۴ پ ۹/۱۰ پ ۱۰/۱۳،۱۲ پ ۱۱/۱۰ پ ۱۲/۴ پ ۱۴/۱۰،۹
پ ۱۸/۱۰ پ ۱۹/۱۸،۹،۷،۳ پ ۲۰/۱۰ پ ۲۱/۱۵،۱۲ پ ۲۳/۱۷،۶،۲،۱
پ ۲۴/۱۹،۱۲،۵ پ ۲۵/۲۰ پ ۲۷/۱۳،۱ پ ۲۸/۲۰،۱۳،۲ پ ۲۹/۲۲،۱۷،۲

قِیْلًا ۔ اسم مصدر ۔ قِیْلَ قول کا ہم معنی ہے کلام
بات (راغب) بعض اہل لغت نے دونوں میں فرق
قائم کیا ہے ۱ قول کلمۂ خیر کو اور قَالٌ قِیْلٌ اور
قَالَۃٌ کلمۂ شر کو کہتے ہیں ۲ قَوْلٌ مصدر ہے ،
اور قِیْلٌ اسم مصدر ، ایک محاورہ ہے کَثُرَ الْقِیْلُ
وَالْقَالُ بات چیت بہت ہو گئی ۔ قرآنی استعمال
کے لحاظ سے دونوں میں کوئی فرق نہیں قِیْلٌ کا

استعمال مقامِ خیر میں بھی کیا ہے، جیسے اِلَّا قِیْلًا
سَلٰمًا سَلٰمًا، اور اَقْوَمُ قِیْلًا۔ اور قول کا
اِستعمال بمعنی اسم مصدر (بات اور کلمہ) بھی بکثرت
کیا ہے، جیسے قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ
۵/۱۵ ۲۷/۱۴ ۲۹/۱۳

قِیْلِهٖ۔ قیل مصدر مجرور مضاف ہ مضاف الیہ
(قرأت حمزہ و عاصم) قیل کے معنی قول۔ اس صورت
میں مطلب دو طرح ہو گا ۱۔ اللہ ہی کو علمِ قیامت ہے
اور رسول اللہؐ کے قول کا بھی علم اللہ کو ہے۔
۲۔ واؤ قسم کے لئے ہے اور جوابِ قسم محذوف
ہے یعنی قسم ہے رسول اللہؐ کے اس قول کی
ہیں ان لوگوں کے ساتھ جو چاہوں گا کروں گا،
یا قسم ہے رسول اللہؐ کے یارب کہہ کر پکارنے
کی۔ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے، اس صورت
میں جوابِ قسم مذکور ہو گا یعنی یہی آخری جملہ۔
مؤخر الذکر قول زمخشری کا ہے (کشاف) بعض
قرأتوں میں قِیْلَهٗ لام کے نصب کے ساتھ آیا
ہے اس صورت میں قِیْلَ، مفعول مطلق ہو گا
اور فعل ناصب محذوف ہو گا (محلی فی الجلالین
و خطیب فی سراج المنیر) ۲۵/۱۳

قِیَامٌ۔ جمع مرفوع قَائِمٌ واحد۔ کھڑے ہونے والے،
(راغب) ۲۴/۴

قِیَامًا۔ مصدر بھی ہے (باب نصر) جس کے معنی ہیں
کھڑا ہونا، بیٹھے سے اٹھنا۔ اور اس چیز کو بھی
قِیَامٌ اور قِوَامٌ کہتے ہیں جس سے کسی شئے کی بقاء
وابستہ ہو یا درستی ہوتی ہو، (مال کو قیام آخری
معنی کے لحاظ سے کہا گیا ہے) اور قَائِمٌ کی جمع
بھی ہے۔ کھڑے ہونے والے ۴/۱۱ ۵/۱۲ ۱۹/۴
کھڑے ہونے والے کھڑے ہونے کی حالت میں،
۴/۱۲ ۷/۳ درستگی کا ذریعہ۔

قِیَامٍ۔ مصدر مجرور کھڑا ہونا۔ بیٹھے سے اٹھنا۔ ۲۵/۲

اَلْقَیِّمُ۔ صیغہ صفت مفرد مذکر مرفوع۔ عام طور پر
اہلِ تفسیر نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ درست، ٹھیک،
سیدھا۔ لیکن راغب نے لطیف توجیہ کی ہے یعنی
ایسا دین جو معاش و معاد اور دنیا و آخرت کو درست
کرنے والا ہے گویا امام راغب کے نزدیک قَیِّم
بمعنی مُقَوِّم ہے۔ ۱/۱۲ ۱۲/۱۵ ۲۱/۷

اَلْقَیِّمِ۔ صیغہ صفت مجرور مذکر۔ درست۔ ٹھیک یا
درست کرنے والا۔ امور معاش و معاد کو ٹھیک کرنے
والا۔ ۲۱/۸۔

قِیَمًا۔ مفرد منصوب نکرہ۔ مستقیم، یا درست کرنے والا۔ ۱۵/۱۳

قِیَمًا۔ یہ لفظ یا صیغہ صفت یا قِیَام کا مخفف ہے

(راغب) یعنی درست، ثابت، یا اصلاح و بقاء کا مدار،
اور احوالِ دنیا و آخرت کو درست کرنے والا۔ پ ۳۰/۲۳

قَیِّمَةٌ۔ صیغہ صفت مرفوع مؤنث نکرہ۔ درست،
سیدھی، ٹھیک، یا معاش و معاد کو درست کرنیوالی مطلب
یہ کہ گذشتہ آسمانی صحیفے اور کتابیں۔ درست اور
مستقیم تھیں، اور انسانی زندگی کی اصلاح کرنے
والی تھیں اور قرآن مجید اُن کا نچوڑ ہے، ان کے
مضامین کو حاوی ہے۔ پ ۳۰/۲۳

اَلْقَیِّمَةِ۔ مجرور معرفہ۔ امتِ مستقیمہ، عادلہ، صالحہ،
یعنی امتِ اسلامیہ (کا دین ہے) (راغب و معجم)

پ ۳۰/۲۳

اَلْقِیَامَةِ۔ مصدر۔ ایک بار کھڑا ہونا۔ قیامت
کے دن سب لوگ یکبارگی اُٹھ کھڑے ہوں گے،
دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب زندہ ہو کر قبروں
سے نکل آئیں گے، (معجم القرآن) قیام کے معنی ثبوت
بھی ہے (یعنی عدمِ زوال) مراد یہ کہ روزِ قیامت
ثابت ہے، اٹل ہے، اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

پ ۱/۸،۹،۱۰ — پ ۲/۵،۱۰ — پ ۳/۱۴،۱۶ — پ ۴/۸،۹،۱۰،۱۱ — پ ۵/۸،۱۳،۱۷
پ ۶/۲،۷،۱۰،۱۳ — پ ۷/۸ — پ ۸/۱۱ — پ ۹/۱۱،۱۲ — پ ۱۱/۱۱،۱۵ — پ ۱۲/۵،۹
پ ۱۴/۹،۱۰،۱۹،۲۲ — پ ۱۵/۲،۶،۷،۱۱ — پ ۱۶/۳،۹،۱۴،۱۶ — پ ۱۷/۴،۶،۸،۹،۱۶
پ ۱۸/۱ — پ ۱۹/۴ — پ ۲۰/۷،۱۰،۱۳،۱۵ — پ ۲۱/۱۶ — پ ۲۲/۱۴ — پ ۲۳/۱۶،۱۷
پ ۲۴/۲،۳،۴،۱۹ — پ ۲۵/۶،۸،۱۹ — پ ۲۶/۱ — پ ۲۸/۲،۷ — پ ۲۹/۴،۱۲

پ ۳۰/۲۳

اَلْقَیُّوْمُ۔ صیغہ مبالغہ مرفوع قَائِمٌ سے قَیَّامٌ
(بروزن فیعال) اور قَیُّوْمٌ (بروزن فَیْعُوْلٌ)
مبالغہ کے صیغے ہیں یعنی وہ ذات جو خود رہنے والی
اور دوسروں کو رکھنے والی ہے خود موجود و باقی
ہے اور دوسروں کو ضروریاتِ ہستی و درستی عطا
کرنے والی ہے (المفردات) پ ۳/۲،۹

اَلْقَیُّوْمِ۔ صیغہ مبالغہ مجرور۔ پ ۱۶/۱۵

باب الکاف

کَ۔ حرف بھی ہے اور اسم بھی، اور ہر صورت
میں اپنے بعد والے کلمہ کو کبھی جر دیتا ہے، کبھی
نہیں دیتا۔

(الف) حرف جر۔ اس کا استعمال پانچ معانی کے
لئے ہوتا ہے ۱۔ تشبیہ جیسے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ
وہ چوپاؤں کی طرح ہیں، ۲۔ تعلیل کے لئے یعنی
کاف کا مابعد ماقبل کے لئے سبب ہو، جیسے
وَیْ كَاَنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ تعجب ہے کہ کافر
فلاح (کیوں) نہیں پاتے۔ کافروں کا فلاح نہ پانا
تعجب کا سبب ہے یا جیسے كَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا

چونکہ میں نے پیغمبر بھیج دیا۔ اس لئے میری یاد کرو،
ارسالِ رسول ذکرِ الٰہی کی علّت ہے، یا جیسے
وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ چونکہ اللہ نے تم کو
ہدایت کردی اور ذکر کا طریقہ بتا دیا اس لئے اس کی
یاد کرو۔ ہدایت ذکر کی علّت ہے۔ کاف کو تعلیل
کے لئے اخفش اور بعض کوفیوں نے قرار دیا
ہے اکثر اہلِ عربیت نے انکار کیا ہے ۳؎ زائد
تاکید کے لئے جیسے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ۔ ابن جنّی
(ذکرہ ابن ہشام فی مغنی اللبیب) ۴؎ علیٰ کا
ہم معنی یعنی استعلاء کے لئے (پر) جیسے اگر کوئی
شخص مزاج پرسی کرے تو جواب میں کہا جائے
كَخَيْرٍ یعنی عَلٰى خَيْرٍ۔ یہ قول صرف اخفش کا ہے،
قرآن مجید میں ایسا استعمال نہیں ہوا ۵؎ فعل کی
طرف عجلت کے ساتھ پیش قدمی کرنے کے لئے
صَلِّ كَمَا دَخَلَ الْوَقْتُ۔ وقت ہوتے ہی نماز
پڑھ لے بسَلِّمْ كَمَا تَدْخُلُ داخل ہوتے ہی سلام
کرنا (ذکرہ ابن الخباز فی النہایۃ و ابو سعید
السیرافی) یہ استعمال عربی میں بہت ہی کم ہے
اور قرآن مجید میں کہیں نہیں۔

(ب) کَ اسمی مِثْلُ کا ہم معنی۔ جر کیلئے جیسے
وَاَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ
میں مٹی سے پرندے کی شکل جیسا بناتا ہوں اور
اس میں پھونک مارتا ہوں۔ اس میں کاف اسمی
ہے۔ مِثْل کا ہم معنی اور فِيْهِ کی ضمیر کاف کی طرف
راجع ہے (زمخشری فی الکشاف) اخفش اور فارسی
وغیرہ کَ اسمی جارّہ کے استعمال کو عموماً جائز قرار
دیتے ہیں، اور سیبویہ کے نزدیک ضرورۃً جائز ہے۔

(ج) کَ حرف غیر جار۔ ایسا کاف ۱؎ اسم اشارہ
کے آخر میں آتا ہے، ذَاكَ۔ ذٰلِكَ۔ تِلْكَ۔
۲؎ ضمیر منصوب منفصل کے آخر میں آتا ہے جیسے
اِيَّاكَ ۳؎ اَرَأَيْتَ کے بعد متصل آتا ہے جیسے
اَرَأَيْتَكَ (مجھے بتا) سیبویہ کے نزدیک اَرَأَيْتَكَ
میں کاف حرفِ خطاب ہے اور تاء فاعل ہے
فراء کے قول پر کاف فاعل ہے اور تاء علامتِ
خطاب ہے ۴؎ بعض اسماء افعال کے آخر میں
آتا ہے جیسے حَيَّهَلَكَ۔ رُوَيْدَكَ۔ اَلنَّجَاءَكَ
چوتھے نمبر کے علاوہ اول الذکر تینوں نمبر قرآن
مجید میں مستعمل ہیں۔

(د) کَ اسم غیر جار۔ یہ یا اسم مضمر منصوب ہوگا
جیسے مَا وَدَّعَكَ یا اسم ضمیر مجرور متصل جیسے
رَبُّكَ۔

كَاتِبٌ ۔ اسم فاعل مفرد مرفوع۔ كُتَّابٌ جمع۔

کَتْبٌ اور کِتَابَۃٌ مصدر (باب نصر) لکھنے والا۔ کاتب
جاننے والے کو بھی کہتے ہیں۔ آیت میں اول معنی
مراد ہیں۔ کَتَبَ قرآن مجید میں مختلف معانی کے
لئے مستعمل ہوا ہے لکھنا۔ فرض کرنا۔ واجب
کرنا۔ وحی بھیجنا۔ اندازہ کرنا۔ جما دینا۔ مقرر کرنا حکم
دینا۔ ارادہ کرنا وغیرہ مثلاً کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ،
لِمَ کَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ۔ مَا کَتَبْنٰھَا عَلَیْھِمْ
لَوْلَا اَنْ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمُ الْجَلَاءَ۔ کُتِبَ
عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ۔ اِن سب
آیات میں واجب کرنے اور فرض کرنے کے معنی ہیں،
کَتَبْنَا عَلَیْھِمْ فِیْھَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ میں
وحی بھیجنے اور حکم دینے کے معنی ہیں، لَنْ یُّصِیْبَنَا
اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا۔ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقَتْلُ،
میں مقرر کرنے اور مقدر کرنے کے معنی ہیں۔ کَتَبَ
فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ میں جما دینے کے معنی ہیں۔
مزید تشریح کَتَبَ اور کِتَابٌ وغیرہ کے ذیل میں
آئے گی۔ پ ۳ تین جگہ

کَاتِبًا۔ اسم فاعل منصوب مفرد۔ لکھنے والے کو۔ پ ۳

کَاتِبُوْنَ۔ جمع مذکر قیاسی مرفوع کَاتِبٌ واحد
لکھنے والے۔ ثبت کر لینے والے۔ جما رکھنے والے،
راغب۔ پ ۱۷

کَاتِبِیْنَ۔ جمع مذکر قیاسی منصوب کَاتِبٌ واحد۔
لکھنے والے۔ اعمالِ بشری کو لوحِ مقرر پر ثبت
کر لینے والے۔ صحیفۂ اعمال میں درج کر لینے والے پ ۳۰

کَادَ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ کَوْدٌ مصدر (باب سَمِعَ)
اصل میں کَوِدَ تھا۔ مَکَادٌ مَکَادَۃٌ بھی مصدر
ہیں (راغب) نَصَرَ اور سَمِعَ دونوں بابوں سے
آتا ہے۔ سیبویہ کا قول ہے

"میں نے ایک عرب کو کُدْتُ کہتے سنا (بروزن
قُلْتُ باب نصر) میں نے بعض لوگوں کو کَادَ کی
جگہ کِیْدَ (فعل معروف) کہتے سنا جو اصل میں کَوِدَ
تھا (باب سَمِعَ) واؤ کا کسرہ کاف کو دینے کے بعد
واؤ کو یاء سے بدل دیا۔" (قاموس)

کَادَ افعال مقاربہ میں سے ہے فعل مضارع پر
داخل ہوتا ہے۔ اس کے بعد اَنْ بہت کم آتا ہے،
راغب کے نزدیک سوا شعر کے اور جگہ کَادَ کی خبر پر
اَنْ آتا ہی نہیں۔

کَادَ اگر بصورتِ اثبات مذکور ہو تو اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ بعد کو آنے والا فعل واقع نہیں ہوا
قریب الوقوع ضرور تھا، جیسے کَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُھُمْ
اُن کے دل کج نہیں ہوئے لیکن کجی کے قریب پہنچ
گئے تھے۔

اگر بصورت نفی مذکور ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ بعد
کو آنے والا فعل واقع ہو گیا۔ لیکن عدمِ وقوع
کے قریب تھا جیسے مَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ وہ لگائے
ذبح) کر گذرے لیکن ذبح نہ کرنے کی حد تک
پہونچ گئے تھے (مفصل) لیکن آیت لَمْ یَکَدْ یَرَاھَا
میں یَکَدْ زائد ہے صرف وصلِ کلام کے لئے آیا ہے
قربِ نفی رُویت اور وقوعِ رویت کے لئے مستعمل
نہیں۔ اس جگہ مراد نفیِ رویت کا وقوع ہے (کشاف)
کَوْدٌ کے معنی ارادہ اور خواہش بھی ہے اخفش نے
اس کے ثبوت میں یہ شعر پیش کیا تھا۔

کَادَتْ وَکِدْتُ وَتِلْکَ خَیْرُ اِرَادَۃٍ
لَوْعَادَ مِنْ لَھْوِ الصَّبَابَۃِ مَامَضٰی

وہ بھی چاہتی ہے میں بھی چاہتا ہوں اور
ہے بھی یہ بڑی اچھی تمنا کہ کاش گذشتہ نوجوانی
کی دلفریبیاں لوٹ آئیں (لسان) قرآن مجید میں
آیا ہے اَکَادُ اُخْفِیْھَا میں اس کو چھپانا چاہتا ہوں
(المفردات) ۱۱/۲۰

کَادَتْ - واحد مؤنث غائب - قریب تھا کہ ظاہر
کردے) ۲/۲۸

کَادُوْا - جمع مذکر غائب ۴/۲ قریب تھے کہ مجھے
قتل کردیں، ۱۵/۲ قریب تھے کہ تم کو بہکالیں دشواری
میں ڈال دیں، ۲۹/۱۱ قریب تھے کہ اس پر ہجوم
کریں، ۴/۲ قریب تھے کہ ذبح نہ کریں۔

کَادِحٌ - اسم فاعل واحد مذکر۔ کَدْحٌ مصدر وام
مصدر (باب فتح) لفظ کَدَحَ لازم بھی ہے اور
متعدی بھی۔ اول صورت میں کوشش کرنے اور
مشقت اُٹھانے کے معنی ہوں گے کَدَحَ فِی الْعَمَلِ
اس نے کام کرنے میں کوشش کی مشقت اٹھائی
کَدَحَ لِعِیَالِہٖ اہل وعیال کے لئے کوشش کی۔
اگر متعدی ہو تو چھیلنے اور خراش پیدا کرنے کے
معنی ہوں گے۔ کَدَحَ وَجْھَہٗ، اس کے چہرے کو
چھیل دیا۔ آیت میں اول معنی مراد ہے۔ دوڑنے
والا۔ کوشش کرنے والا۔ ۳۰/۹

کَاذِبٌ - اسم فاعل واحد مذکر۔ کَذَبَۃٌ جمع جھوٹا
کِذْبٌ۔ کَذِبٌ۔ کِذْبِیْ۔ کُذْبَانٌ۔ کِذَّابٌ۔
اَلْکَذُوْبَۃُ۔ مَکْذَبَۃٌ اور مَکْذُبَۃٌ اسم مصدر مصدر
جھوٹ (باب ضرب) اور جھوٹ بولنا۔ صدق کی
بحث میں امام راغب کا مفصل قول نقل کیا جا چکا
ہے جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ کذب قول میں
بھی ہوتا ہے فعل میں بھی اور عقیدے میں بھی۔
کلام واقع کے مطابق نہ ہو تب بھی کاذب ہے
اور عقیدے کے مطابق نہ ہو خواہ واقع کے مطابق ہو

تب بھی کاذب کہلایا جاسکتا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ میں اسی معنی کے لحاظ سے منافقوں کو کاذب قرار دیا۔ اگرچہ کلام واقع کے مطابق تھا کسی چیز کے عدم وقوع کو بھی کذب کہتے ہیں لَیْسَ لِوَقْعَتِھَا کَاذِبَۃٌ وقوعِ قیامت میں کوئی جھوٹ نہیں (راغب)

کَذَبَ کے بعد عَلٰی آتا ہے تو کبھی وجوب کے معنی ہوتے ہیں جیسے کَذَبَ عَلَیْکَ الْغُسْلُ تم پر غسل واجب ہوگیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا ثَلٰثَۃُ اَسْفَارٍ کَذَبْنَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ وَالْعُمْرَۃُ وَالْجِہَادُ تین سفر تم پر واجب ہیں حج۔ عمرہ۔ جہاد۔ اور کبھی افتراء اور بہتان کے معنی ہوتے ہیں جیسے مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا الحدیث جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا (مجمع البحار و صحاح)

اگر کسی چیز کے التزام کا حکم دیا جائے تو ایسے موقع پر بھی محاورے میں کَذَبَ کا لفظ استعمال کر لیتے ہیں لیکن اس وقت کَذَبَ کے بعد عَلٰی نہیں آتا جیسے کَذَبَکَ الْعَسَلُ شہد استعمال کرو۔ ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے درد نقرس کی شکایت کی۔ ارشاد فرمایا کَذَبَتْکَ الظَّھَائِرُ دوپہر کو پیادہ چلا کرو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں آیا ہے ارشاد نبوی ہے فَیَوْمُ الْخَمِیْسِ وَالْاَحَدِ کَذَبَاکَ جمعرات اور اتوار کو پچھنے لگوایا کرو (مجمع البحار)

تَکْذِیْبٌ (باب تفعیل) کے معنی ہیں جھوٹا قرار دینا رُک جانا۔ دیر کرنا۔ توقف کرنا۔ لوٹ جانا۔ کَذَّبَ الْوَحْشِیُّ جنگلی جانور بھاگتے بھاگتے ٹھیر گیا اور پیچھے کو دیکھنے لگا۔ کَذَّبَ عَنْ اَمْرٍ کام کے ارادے سے رُک گیا اور لوٹ گیا۔ مَا کَذَّبَ اَنْ فَعَلَ کام کرنے میں دیر نہیں کی توقف نہیں کیا۔ جھوٹا قرار دینے والا بھی ماننے سے رُک جاتا ہے لوٹ جاتا ہے آگے کی بجائے پیچھے کی طرف دیکھنے لگتا ہے۔

تکذیب بمعنی اول متعدی ہے باقی لازم۔

اِکْذَابٌ (باب افعال) دروغ گو پانا۔ دروغ گوئی پر آمادہ کرنا۔ کسی کا جھوٹ ظاہر کرنا۔ جھوٹے ہونے کی خبر دینا۔

تَکَذُّبٌ (باب تَفَعُّلٌ) جھوٹا سمجھنا (قاموس اقرب الموارد۔ بیضاوی۔ تفسیر احمدی۔ ابوسعود مع زیادۃ وحذف) ۱۲/۸ ۲۳/۱۵

کَاذِبًا۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب۔ کُذُبٌ جمع۔ جھوٹا۔ ۲۴/۹

کَاذِبُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع نکرہ کَاذِبٌ واحد۔ جھوٹے ۶/۹ ۲/۱۲ ۱۱/۲ ۱۴/۱۸ ۱۸/۵ ۱۹/۱۵ ۲۰/۱۳ ۲۳/۹ ۲۸/۵، ۲۳ عقیدے کے خلاف کہنے والے جھوٹے ۲۸/۱۳

اَلْکَاذِبُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر مرفوع معرفہ اَلْکَاذِبُ واحد۔ جھوٹے۔ پ ۱۴، ۱۵

کَاذِبِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر نکرہ بحالتِ نصب وجر کَاذِبٌ واحد جھوٹے۔ پ ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۱

اَلْکَاذِبِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر معرفہ بحالتِ نصب وجر اَلْکَاذِبُ واحد جھوٹے پ ۲۰، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۸، ۱۹

کَاذِبَۃٌ - اسم فاعل واحد مؤنث نکرہ بمعنی حاصل مصدر۔ جھوٹ۔ پ ۱۷، ۲۰

کَاذِبَۃٍ - اسم فاعل واحد مؤنث نکرہ بمعنی فاعلی جھوٹی۔ پ ۳۰

کَارِھُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر حالتِ رفع۔ دل سے نفرت کرنے والے۔ کراہت کرنے والے۔ بیزار کَرْہٌ۔ کُرْہٌ۔ کَرَاھَۃٌ۔ کَرَاھِیَۃٌ۔ مَکْرَھَۃٌ مَکْرُھَۃٌ۔ مصدر وحاصل مصدر۔ کَرِہَ ماضی۔ باب سَمِعَ سے متعدی ہے۔ مفعول کی ضرورت ہے۔ ناپسند کیا۔ کَرُہَ ماضی۔ باب نَصَرَ سے لازم ہے ناپسند ہوا (تاج المصادر وقاموس) کَرْہٌ اور کُرْہٌ دونوں ہم معنی ہیں۔ ناخوشی۔ ناپسندیدگی یا دونوں میں یہ فرق ہے کہ جس چیز کو دل گوارہ نہ کرے اور خود بخود بیرونی دباؤ کے بغیر آدمی امر ناگوار کو برداشت کر رہا ہو تو ایسی کراہت کو کُرْہٌ کہتے ہیں اور اگر بیرونی دباؤ سے مجبور ہو کر امرِ ناگوار کو برداشت کر رہا ہو تو ایسی ناگواری کو کَرْہٌ کہتے ہیں گویا جابر کے جبر سے کرہ پیدا ہوتا ہے اور دل سے نفرت سے کُرہ۔ (المفردات وقاموس)

کراہت طبعی بھی ہوتی ہے اور عقلی بھی اور شرعی بھی ہو سکتا ہے کہ کسی چیز سے طبعی کراہت ہو لیکن اس میں عقلی یا شرعی کراہت نہ ہو جیسے عموماً احکام شرع۔ نافہم غافل قلب رکھنے والوں کے لئے یا عقلی اور شرعی کراہت ہو اور طبعی کراہت نہ ہو جیسے ممنوعہ لَذّاتِ دُنیا اہلِ دنیا کے لئے۔ کَارِھُوْنَ سے ہر آیت میں طبعی نفرت کرنے والے ہی مُراد ہیں۔ پ ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۸، ۲۵

کَارِھِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔ کَارِہٌ واحد۔ دل سے نفرت کرنیوالے۔ بُرا جاننے والے۔ پ ۹

کَاْسًا - مفرد مؤنث سماعی حالتِ نصب۔ اَکْؤُسٌ کُؤُوْسٌ۔ کِئَاسٌ۔ کَاْسَاتٌ جمع شراب یا شربت سے بھرا ہوا پیالہ، گلاس۔ اصل لغت کے اعتبار سے اگر جام میں شراب یا شربت نہ ہو تو اُس کو کَاْسٌ نہیں کہا جاتا بلکہ کُوب یا اِبْرِیْق کہا جاتا ہے۔ لیکن توسیعِ استعمال کے بعد کَاْس کا اطلاق دونوں چیزوں پر ہونے لگا۔ ظرف پر بھی اور مظروف پر بھی۔

(راغب) آیات میں شراب مراد ہے۔ ۲۴/۳ ۲۹/۱۹

کَأْسٍ ۔مفرد مجرور۔ جام شراب۔ شراب۔ شراب سے بھرا ہوا جام۔ آیات میں شراب مراد ہے۔ ۲۳/۶ ۲۷/۱۴ ۲۹/۱۹

(۱۱) **کَاشِفٌ** ۔اسم فاعل مفرد مذکر۔ کَاشِفُوْنَ اور کَاشِفِیْنَ جمع قیاسی۔ کوئی ضرر کو دفع کرنے والا نہیں۔ کَشْفٌ کھولنا۔ ظاہر کرنا۔ برہنہ کرنا۔ ضرر کو دفع کرنا (باب ضرب) آیت میں آخری معنی مراد ہے یہ باب متعدی ہے۔ لیکن باب سَمِعَ سے لازم ہے جس کے معنی ہے شکست کھانا۔ ۷/۸ ۱۱/۱۶

کَاشِفَاتُ ۔جمع مؤنث مضاف۔ کَاشِفَۃٌ مفرد (ضرر کو) دفع کرنے والیاں ۲۴/۲

کَاشِفُوْا الْعَذَابِ جمع مذکر قیاسی مضاف مرفوع اَلْعَذَابِ مضاف الیہ۔ کَاشِفٌ مفرد۔ اصل میں کَاشِفُوْنَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گرادیا گیا (عذاب کو دور کرنے والے۔ دفع کرنے والے۔ ۲۵/۱۴

کَاشِفَۃٌ ۔ اسم فاعل مفرد مؤنث۔ کَاشِفَاتٌ جمع کھولنے والی حالت یا شخصیت یعنی کوئی حالت یا شخصیت قیامت کے چہرے سے پردہ نہیں اٹھا سکتی اور نہیں بتا سکتی کہ اس کی حقیقت کیا ہے اور کب آئے گی (جلالین وصاوی) یا اس کے شدائد کو کوئی دور نہیں کرسکتا (صاوی وجمل) کَاشِفَۃ بمعنی مصدری (کشف) بھی مستعمل ہے (قاموس) اگر آیت میں بمعنی مصدر قرار دیا جائے تو یہ معنی ہوں گے کہ اللہ کے علاوہ کسی کی طرف سے قیامت کا کشف نہیں ہوسکتا (جمل) ۲۷/۷

اَلْکَاظِمِیْنَ ۔جمع مذکر قیاسی معرفہ حالتِ نصب اَلْکَاظِمُ مفرد کَظْمٌ اور کُظُوْمٌ مصدر (باب ضرب) غصہ روکنے والے۔ غصہ پی جانے والے۔ کُظُوْمٌ کے اصل معنی ہیں سانس رُکنا۔ اس سے مراد ہوتا ہے خاموش ہونا۔ بَعِیْرٌ کَاظِمٌ اور اِبِلٌ کُظُوْمٌ وہ اونٹ جس نے جگالی کرنی چھوڑ دی ہو کَظَمَ السِّقَاءَ پانی بھر کر مشک کا منھ باندھ دیا کَظَمَ الْبَابَ دروازے میں قفل لگادیا کَظَمَ النَّهْرَ نہر کا منھ بند کردیا کَظَمَ الْخَوْخَۃَ کھڑکی یا روزن بند کردیا کَظَمَ الرَّجُلُ وہ آدمی خاموش ہوگیا۔ کَظَمٌ سانس کے نکلنے کا راستہ (المفردات وقاموس) ۴/۴

کَاظِمِیْنَ ۔ جمع مذکر نکرہ منصوب غصہ پی جانے والے۔ غصہ کو ضبط کرنے والے۔ ۲۴/۲

کَافِرٌ ۔ اسم فاعل مذکر مفرد نکرہ۔ کَفَرَۃٌ اور کُفَّارٌ جمع۔ کُفْرٌ مادہ۔ کفر کے لغوی معنی کُفْرٌ۔ کُفْرَانٌ اور کُفُوْرٌ کا فرق (المفردات سے) کفر شرعی کی حقیقت اور اس کے اقسام (مجالسِ الابرار سے)

نقل کر کے اَکفُر۔ تکفُرُ اور تکفُرُوا کے ذیل میں لکھے جا چکے ہیں۔ یہاں صرف اتنی بات جان لینا چاہیئے کہ کافر کافرِ نعمت (ناشکرا) کو بھی کہتے ہیں اور کافرِ دین کو بھی۔ کافرِ دین میں کافر التزامی بھی داخل ہے اور کافرِ لزومی بھی۔ کفر حقیقی کو بھی یہ لفظ حاوی ہے اور کفر تنبیہی کو بھی۔ لیکن ان آیات میں کافرِ دین حقیقی التزامی مراد ہے یعنی منکر شریعت و نبوت۔

اگرچہ وضع لغوی کے اعتبار سے کافرِ دین ہو یا کافرِ نعمت۔ دونوں کی جمع کَفَرَۃٌ بھی آتی ہے اور کُفّارٌ بھی۔ لیکن قرآنی استعمال میں بیشتر۔ کُفّارٌ سے منکرِ دین اور کَفَرَۃٌ سے کافرانِ نعمت مراد ہوتے ہیں (صرح بہ الراغب) البتہ آیت یُعجِبُ الکُفّارَ میں (بعض اہلِ تحقیق کی نظر میں) کاشتکار مراد ہیں کیونکہ لہلہاتا سبزہ اور شاداب سرسبز کھیت اس کے لئے دل آویز ہوتے ہیں۔ یہ دل فریبی کافر ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے مسلمان کاشتکار بھی اپنی کھیتی کو ہرا بھرا دیکھ کر باغ باغ ہوتا ہے ۲/۱۱ پ ۲۸/۱۵

کافِرٍ۔ اسم فاعل مذکر مجرور نکرہ۔ منکرِ دین کافرِ شریعت و نبوت۔ پ ۱/۵

اَلکافِرُ۔ اسم فاعل مذکر مرفوع معرفہ۔ منکرِ دین کافرِ اسلام۔ پ ۱۹/۳ پ ۳۰/۲

اَلکافِرُونَ۔ اسم فاعل جمع مذکر معرفہ حالتِ رفع۔ الکافر مفرد۔ شریعت نبوت یا توحیدِ الوہیت کو نہ ماننے والے۔ پ ۳/۲ پ ۶/۱۱ پ ۱۰/۱۱ پ ۱۱/۶ پ ۱۳/۴ پ ۲۰/۱۱ پ ۲۱/۱ پ ۲۳/۱۰ پ ۲۴/۴،۱۴ پ ۲۶/۱۵ پ ۲۷/۸ پ ۲۸/۹ پ ۲۹/۲،۱۵ پ ۳۰/۳۴

کافِرُونَ۔ جمع مذکر مرفوع نکرہ۔ کافِرٌ واحد۔ شریعت نبوت اور وحدتِ الوہیت کا انکار کرنے والے۔ پ ۸/۱۲،۱۷ پ ۱۰/۱۳،۱۷ پ ۱۱/۵ پ ۱۲/۲،۱۵ پ ۱۷/۳ پ ۲۰/۸ پ ۲۱/۴،۱۴ پ ۲۲/۱۰ پ ۲۴/۱۵،۱۶ پ ۲۵/۸،۹

کافِرِینَ۔ جمع مذکر منصوب ومجرور نکرہ۔ کافر واحد دینی کافر۔ پ ۴/۱ پ ۷/۲،۱۶ پ ۸/۱۱،۱۳ پ ۹/۱ پ ۱۹/۸ پ ۲۰/۵ پ ۲۶/۱

اَلکافِرِینَ۔ جمع مذکر منصوب ومجرور معرفہ۔ اَلکافِرُ واحد۔ دینی کافر۔ پ ۱/۲،۳،۴،۱۱،۱۲،۱۳ پ ۲/۸،۱۷ پ ۳/۴،۸،۱۱،۱۲ پ ۴/۵،۶ پ ۵/۱۲،۱۷،۱۸ پ ۶/۱،۲،۱۲،۱۴ پ ۸/۲،۱۳ پ ۹/۳،۱۵،۱۶ پ ۱۰/۷،۱۰،۱۱،۱۳ پ ۱۱/۱۴ پ ۱۲/۴ پ ۱۳/۸،۱۱،۱۳ پ ۱۴/۱۰،۲۰ پ ۱۵/۱ پ ۱۶/۲،۳،۹ پ ۱۷/۱۳ پ ۱۹/۳،۶ پ ۲۰/۱۲ پ ۲۱/۲،۳،۸،۱۷ پ ۲۲/۳،۵،۱۷ پ ۲۳/۲،۴،۱۴ پ ۲۴/۱،۳،۵،۷،۸،۱۰،۱۳ پ ۲۶/۵،۱۰ پ ۲۸/۱ پ ۲۹/۲،۶،۷،۱۰،۱۵،۱۹ پ ۳۰/۱۱

کافِرَۃٌ۔ اسم فاعل مفرد مونث نکرہ۔ کافراتٌ وکوافر جمع۔ شریعت نبوت اور وحدتِ الوہیت کا انکار کرنے والی (جماعت) پ ۳/۲

کَافُوْرًا ۔ ہر قسم کا شگوفہ جو پھل کے دانوں کو اپنے اندر چھپاتے ہوتا ہے۔ ایک خوشبو دار گھانس جس کا پھول بابونہ کی طرح ہوتا ہے ایک بہت بڑے درخت کا گوند بھی ہوتا ہے۔ بحرِ ہند کے بعض جزیروں میں کافور کا درخت پیدا ہوتا ہے ہمیشہ سرسبز رہتا ہے خزاں سے محفوظ۔ پھل نہیں آتا۔ لکڑی کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ ریاحی۔ قیصوری اور مولی تین قسم کا کافور ہوتا ہے اوّل کا رنگ سفید مائل بسرخی ہوتا ہے اوسطاً بہت سفید صاف ہوتا ہے۔ آخر الذکر ردّی قسم ہے۔ لکڑی کو جوش دے کر عرق کو جما لیتے ہیں اس کا رنگ کبھی میلا ہوتا ہے صاحب معجم القرآن نے لکھا ہے کہ درخت کافور سے رِس کر سفید شفاف تیز خوشبودار تلخ مادہ نکل کر جم جاتا ہے اس کو کافور کہتے ہیں۔ عرب گرم ملک کے رہنے والے کافور کی خوشبو صفائی اور خنکی کو بہت پسند کرتے ہیں آیت میں سرد لطیف شفاف پانی مراد ہے۔

کَافَّۃً ۔ اسم فاعل مفرد مؤنث منصوب۔ کَافٌّ مذکر کَافَّاتٌ جمع۔ کَفٌّ مادہ و مصدر دفع کرنا۔ یا اسم فاعل مفرد مذکر منصوب اور تاء علامت مبالغہ۔ یہ تنقیح لفظی ساخت کی ہے استعمال میں کَافَّۃً ہمیشہ حال منصوب اور نکرہ ہوتا ہے جس کے معنی ہیں سب کے سب پورے پورے آیت پ ۱۱ میں یہی ترجمہ ہے۔ آیت پ ۲ میں دو طرح مطلب بیان کیا گیا ہے ۱۔ دفع کرنے والے یعنی اسلام میں داخل ہو جاؤ دشمنوں کو دفع کرتے ہوئے ۲۔ پورے پورے۔ اسی طرح آیت پ ۱۱ کا مطلب دو طرح ہے۔ ۱۔ مشرکوں کو دفع کرتے ہوئے لڑو جس طرح وہ تم کو دفع کرتے ہوئے لڑتے ہیں۔ یہ مطلب ضعیف ہے اگرچہ بعض نے لکھا ہے ۲۔ سب مشرکوں سے (ہر جگہ ہر حال میں) لڑو جس طرح وہ تم سے (ہر حال میں ہر جگہ) لڑتے ہیں (نہ حدودِ حرم کا لحاظ کرتے ہیں نہ ماہِ حرام کا) آیت پ ۲۲ کا ایک مطلب تو ظاہر ہی ہے جو عام اہلِ تفسیر نے لکھا ہے اور ہے بھی ایسا صحیح کہ کسی عالم نے اس کی تغلیط نہیں کی یعنی سب لوگوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر ہم نے آپ کو بھیجا ہے۔ دوسرا مطلب یہ بھی امام راغب نے لکھا ہے کہ ہم نے آپ کو لوگوں کے لئے گناہوں سے روکنے والا بنا کر بھیجا ہے اس صورت میں کَافَّۃً اسم فاعل مذکر ہوگا اور تاء مبالغہ کیلئے ہوگی (المفردات)

کَافٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر کُفَاۃٌ جمع کَفٰی یَکْفِیْ ماضی مضارع۔ کِفَایَۃٌ مصدر (باب ضرب) اصل میں کافی تھا۔ بس۔ پوراحاجت روا۔ ایسا کام پورا

کرنے والا کہ اس کے بعد کسی دوسرے کی ضرورت نہ رہے اگرچہ اس کی جمع آتی ہے لیکن بصورتِ واحد اس کو تثنیہ اور جمع کے لئے استعمال کیا جاتا ہے رَجُلٌ کَافِیْکَ ۔ رَجُلَانِ کَافِیْکَ ۔ رِجَالٌ کَافِیْکَ تینوں صورتوں میں لفظ کافی میں کوئی فرق نہیں آتا (تاج وقاموس) ۲۴/۱

کَالِحُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع ۔ کَالِحٌ واحد ۔ کَلَحَ ماضی ۔ کُلُوْحٌ وَ کَلَاحٌ مصدر ۔ باب فتح ۔ منہ بگاڑنے والے ۔ منہ بنا کر دانت نکال دینے والے حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کالح وہ شخص ہے جو ہونٹوں کو سکیڑ کر دانت باہر کو نکال دے ۔ کَلْحَۃٌ منہ کے گول حلقے کو کہتے ہیں ۔ اسی لئے اشتقاق کیا گیا ہے ۔ دَھْرٌ کَالِحٌ سخت زمانہ ۔ اِکْلَاحٌ (بابِ افعال) کسی کو ترش رو بنا دینا اور خود ترش رو ہو جانا لازم بھی ہے اور متعدی بھی ۔ ۱۸/۶

کَالُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف ۔ کَیْلٌ مصدر متعدی (باب ضرب) (جب) پیمانے سے ناپ کر دیتے ہیں ۔ اس آیت میں مفعول محذوف ہے اور ھُمْ سے پہلے لام مقدر ہے اصل میں لَھُمْ تھا یعنی جب کوئی چیز (غلہ وغیرہ) لوگوں کو پیمانے سے ناپ کر دیتے ہیں ۔ اِکْتِیَالٌ (افتعال) ناپ کر لے لینا اِکْتَالَ عَلَیْہِ پیمانے سے ناپ کر اس سے لے لیا ۳۰/۸

کَامِلَۃٌ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث مرفوع ۔ کَامِلٌ مذکر ۔ کمال کسی چیز کا پورا ہونا ۔ ناقص نہ ہونا (نصر وکرم وسمع) یعنی قربانی کی جگہ پورے دس روزے ہوتے ہیں اس سے کم نہیں (راغب) ۲/۸

کَامِلَۃً ۔ اسم فاعل واحد مؤنث منصوب ۔ پورا یعنی اپنے اعمال کا پورا بوجھ اٹھائیں گے ۔ ۱۴/۱

کَامِلَیْنِ ۔ اسم فاعل تثنیہ مذکر منصوب ۔ کَامِلٌ مفرد (دو سال) پورے ۔ ۲/۱۴

کَانَ ۔ فعل ماضی ۔ یَکُوْنُ مضارع ۔ کَوْنٌ مصدر (باب نصر) کَانَ فعل ناقص بھی ہے اور فعل تام بھی فعل ناقص اپنے بعد دو اسموں کو لانا چاہتا ہے ایک مرفوع یعنی کَانَ کا اسم دوسرا منصوب یعنی کان کی خبر ۔ فعل تام خبر کو نہیں چاہتا بلکہ اس کے معنی تنہا اسم (یعنی فاعل) کو ذکر کرنے سے پورا ہو جاتا ہے ۔ مؤخر الذکر (فعل تام) مندرجہ ذیل معانی کے لئے مستعمل ہے ۔

۱۔ بمعنی ثَبَتَ ۔ کَانَ اللّٰہُ وَلَا شَیْءَ مَعَہٗ ۔ اللہ موجود تھا اس وقت کوئی چیز بھی نہ تھی ۔

۲۔ بمعنی حَدَثَ

اِذَا کَانَ الشِّتَاءُ فَادْفِئُونِیْ

فَاِنَّ الشَّیْخَ یَھْدِمُہُ الشِّتَاءُ

جب سردی کا موسم پیدا ہو جائے تو مجھے گرم کپڑے پہنانا۔ بوڑھے کو جاڑا ہلاک کر دیتا ہے۔

۳ بمعنی حضر و وجد۔ وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ اگر کوئی تنگدست ہو تو فراخ دست ہونے تک اس کو مہلت دی جائے۔

۴ بمعنی وَقَعَ۔ مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ اللہ جو کچھ چاہتا ہے وہی واقع ہوتا ہے۔

اول الذکر (فعل ناقص) معانی ذیل کیلئے مستعمل ہے۔

۱ دوام یعنی ماضی حال استقبال بلکہ ماورا ز زمانہ کو بھی حاوی ہوتا ہے ایسے معنی اللہ کی ازلی صفات کے بیان کرنے کے موقع پر ہوتے ہیں کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا اللہ ہر چیز سے ازلاً ابداً خوب واقف ہے۔ کَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا اللہ کی ازلی ابدی قدرت ہر چیز کو محیط ہے۔

۲ لزوم غیر منفک مگر ازلی ابدی نہ ہو بلکہ حادث ہو۔ ایسے معنی شیطان کی کسی صفت کو بیان کرنے کے وقت ہوتے ہیں۔ کَانَ الشَّیْطَانُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ کَانَ الشَّیْطَانُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا شیطان انسان کو بے سہارے چھوڑنے والا ہے۔ یا کسی امر ناحق کی حالت بیان کرنے کے وقت ہوتے ہیں۔ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا بلاشبہ امر باطل مٹنے والا ہے۔

۳ لزوم اکثری۔ ایسے معنی اس وقت ہوتے ہیں جب کسی انسان وغیرہ کی کسی موجودہ حالت کو بیان کیا جائے کَانَ الْاِنْسَانُ کَفُوْرًا (اکثر) انسان ناشکرے ہیں کَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا (اکثر) انسان بخیل ہیں۔

۴ ماضی مطلق۔ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ کَانَ اُمَّۃً بلاشبہ ابراہیم ہادی تھے۔

۵ ماضی بعید کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً پہلے لوگ ایک ہی گروہ تھے۔

۶ ماضی قریب کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا ہم کیسے گفتگو کریں اس سے جو (ایک سیکنڈ پہلے) جھولنے میں بچہ تھا (راغب) بعض لوگوں کے نزدیک اس جگہ کان بمعنی حال ہے مطلب یہ کہ جو جھولنے میں ابھی تک بچہ ہے اس سے ہم کیسے بات کریں۔ اکثر مفسرین کا یہی قول ہے بعض نے اس جگہ کان کو زائد اور بعض نے بمعنی وَقَعَ کے قرار دیا ہے (قاموس و اقرب الموارد)

۷ ماضی استمراری جَزَاءً بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ دنیا

میں عمر بھر جو کام کیا کرتے تھے اس کی سزا۔ اسوقت کَانَ کا مضارع پر داخل ہونا ضروری ہے بعض علماء نے اس آیت میں کَانَ کو زائد قرار دیا ہے۔

۸ ماضی غیر منقطع جو حال کو بھی شامل ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اے فی علم اللہ۔ تم (اللہ کے علم میں پہلے ہی سے) بہترین اُمت تھے اور اب بھی (راغب) اکثر مفسرین نے اس آیت میں کَانَ کو بمعنی حال لکھا ہے۔

۹ بمعنی استقبال یَوماً کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیراً وہ دن جس میں شر عمومی ہوگا (قیامت کا دن)

۱۰ انتقالِ حالت اور تغیرِ صفت کے لئے کَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ ابلیس نے انکار اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہوگیا۔

۱۱ قدرت اور طاقت مَاکَانَ لَکُمْ اَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَھَا اس کا درخت اُگانے کی تم میں طاقت نہیں ہے تم کو قدرت نہیں ہے۔

۱۲ جواز مَاکَانَ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَالَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ۔ جس بات کا مجھے حق نہ تھا اس کا کہنا میرے لئے جائز نہیں۔

۱۳ محض تاکید مَاکَانَ یَنْبَغِیْ لَنَا ہمارے لئے سزاوار نہیں جو مفہوم کَانَ کا ہے وہی یَنْبَغِیْ کا اس لئے کَانَ زائد ہے اور صرف تاکید کے لئے مفید ہے۔

۱: ۴، ۶، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶

۲: ۱، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۴

۳: ۶، ۷، ۱۰، ۱۵، ۱۶

۴: ۱، ۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵

۵: ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸

۶: ۱، ۲، ۳

۷: ۴، ۸، ۱۰

۸: ۲، ۳، ۶، ۷، ۸، ۱۱، ۱۶، ۱۷، ۱۸

۹: ۳، ۶، ۱۲، ۱۸

۱۰: ۱، ۵، ۹، ۱۲، ۱۵

۱۱: ۳، ۴، ۶، ۷، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۵

۱۲: ۱، ۲، ۳، ۴، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۵

۱۳: ۲، ۳، ۶، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۱۹

۱۴: ۵، ۱۱، ۲۲

۱۵: ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰

۱۶: ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۷

۱۷: ۲، ۴، ۷، ۹، ۱۳

۱۸: ۵، ۶، ۷، ۱۳، ۱۶، ۱۷

۱۹: ۱، ۳، ۴، ۵، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۹

۲۰: ۱، ۲، ۴، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۶

۲۲: ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۸، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۷

۲۳: ۴، ۶، ۹، ۱۴، ۱۵

۲۴: ۶، ۸، ۱۳، ۱۴

۲۵: ۱، ۴، ۶، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۵، ۱۹

۲۶: ۱، ۲، ۵، ۶، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۶، ۱۷

۲۷: ۱، ۵، ۸، ۹، ۱۶

۲۸: ۴، ۵، ۷، ۱۷، ۱۸

۲۹: ۲، ۳، ۵، ۷، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱

۳۰: ۱، ۹، ۱۵، ۲۱، ۳۵

کَانَا۔ تثنیہ مذکر غائب ماضی۔ وہ دونوں تھے ۱/۴ ۶/۴

کَانَتْ - واحد مؤنث غائب ماضی۔ یاد رکھو کہ عربی میں واحد مؤنث کا ترجمہ کبھی جمع مؤنث کا اور کبھی جمع مذکر کا ہوتا ہے۔ اس لئے ذیل میں ترجمہ جُدا جدا ہے۔ شرط وغیرہ کے موقع پر ماضی بمعنی مضارع ہو جاتی ہے۔ اس لئے ذیل میں ترجمہ کے اندر ماضی و مضارع کا اختلاف ہے۔ جو چیز آئندہ یقینی آنے والی ہے مثلاً قیامت۔ جنّت۔ جنّت کی نعمتیں۔ دوزخ۔ دوزخ کی تکلیفیں۔ قرآن مجید نے اس کی تعبیر کبھی ماضی سے کی ہے۔ گویا وہ آچکی مگر ہم نے ترجمہ میں زمانے کے اختلاف کو نظر کے سامنے رکھا ہے پ۱/۱۱ پ۲/۱ پ۴/۱۳ پ۵/۱۲ پ۱۶/۴ پ۲۸/۷ ہے۔ پ۸/۱۷ پ۹/۹، ۱۱ پ۱۴/۲۱ پ۱۶/۱، ۸ پ۱۷/۲، ۵ پ۱۹/۱۸ پ۲۰/۱۶ پ۲۳/۱، ۲۳ پ۲۸/۲۰ تھی۔ پ۱۶/۲ پ۱۸/۴ تھیں۔ پ۲۴/۸ پ۲۸/۱۵ تھے۔ پ۲۷/۱۲ پ۳۰/۱ ہو جائے گا۔ پ۱۱/۵ ہوئی (بمعنی حدث) پ۲۷/۱۴ پ۲۹/۱۴ پ۳۰/۱ ہو جائیں گے۔ پ۲۹/۱۹ ہوں گے۔ پ۱۸/۱۷ ہوگی۔ پ۲۹/۵ ہوتی۔

کَانَتَا۔ تثنیہ مؤنث غائب ماضی پ۶/۴ ہوں۔ پ۱۶/۳ تھے۔ پ۲۸/۲۰ تھیں۔

کَانُوْا۔ جمعِ مذکر غائب ماضی۔ تھے۔ ہیں۔ ہوتے (بصورتِ تمنا۔ یا بمقامِ شرط)

پ۱: ۲، ۶، ۷، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۶ — پ۲: ۱ — پ۳: ۱۱ — پ۴: ۳، ۸، ۱۳ — پ۵: ۱۲

پ۶: ۴، ۷، ۱۱، ۱۳، ۱۵ — پ۷: ۷، ۹، ۱۱، ۱۴، ۱۶، ۱۹

پ۸: ۱، ۲، ۳، ۵، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۶

پ۹: ۱، ۲، ۳، ۴، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۸

پ۱۰: ۳، ۸، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ — پ۱۱: ۱، ۳، ۴، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵

پ۱۲: ۱، ۲، ۴، ۷، ۱۰، ۱۲ — پ۱۳: ۱، ۸

پ۱۴: ۱، ۵، ۶، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲

پ۱۵: ۳، ۱۲ — پ۱۶: ۲ — پ۱۷: ۱، ۳، ۵، ۶ — پ۱۸: ۳، ۹، ۱۵، ۱۷

پ۱۹: ۲، ۵، ۷، ۱۰، ۱۵، ۱۶، ۱۹ — پ۲۰: ۲، ۴، ۷، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۶

پ۲۱: ۲، ۴، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۵، ۱۶، ۱۸ — پ۲۲: ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۷

پ۲۳: ۱، ۲، ۳، ۶، ۸، ۹، ۱۷ — پ۲۴: ۱، ۲، ۸، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۸

پ۲۵: ۱، ۷، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۸، ۲۰ — پ۲۶: ۱، ۳، ۴، ۱۰، ۱۱، ۱۸

پ۲۷: ۱، ۴، ۷، ۹، ۱۴، ۱۵ — پ۲۸: ۲، ۳، ۱۱، ۱۳ — پ۲۹: ۳، ۸، ۱۱ — پ۳۰: ۱، ۷، ۸

کَاَنَّ - حرفِ مشابہ بفعل۔ اس کا اسم منصوب اور خبر مرفوع ہوتا ہے۔ اگر دونوں چیزوں میں گہری مشابہت ہوتی ہے تو اس حرف کو پہلی چیز (مشبہ) پر لا کر شدت مشابہت کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ حرفِ تشبیہ ہمیشہ مشبہ بہ پر آتا ہے اس لئے کَاَنَّ کا مقام بھی مشبہ بہ ہی تھا کَاَنَّ زَیْداً اَسَدٌ اِنَّ زَیْداً کَالْاَسَدِ تھا۔

کَاَنَّ حرفِ مرکب ہے کَ اور اَنَّ سے ابنِ ہشام اور ابن الخباز نے اس کو اہلِ ادب کا اجتماعی

کہا ہے اس میں کاف حرفِ جر ہے اور بعد کو آنے
والا کلام محلِ مجرور میں ہوتا ہے لیکن بقول ابنِ
جنی باوجود حرف ہونے کے اس کا تعلق کسی سے
نہیں ہوتا۔ ابوالحسن نے بھی اسی کی تائید کی ہے
کَأَنَّ چار معانی کے لئے مستعمل ہے۔

۱ عموماً تشبیہ کے لئے بکثرت یہی استعمال ہے
اور قرآن مجید میں بھی صرف اسی معنی کیلئے استعمال
کیا گیا ہے۔ ابن السید بطلیوسی نے کہا۔ اگر
کَأَنَّ تشبیہ کے لئے ہو تو خبر کا جامد ہونا ضروری
ہے جیسے کَأَنَّہٗ ہُوَ۔ اگر خبر جامد نہ ہو مشتق ہو
یا کچھ اور جیسے کَأَنَّ زَیْدًا فِی الدَّارِ یا کَأَنَّ
زَیْدًا یَقُوْمُ یا کَأَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ تو تشبیہ کے
لئے نہ ہوگا ظن کے لئے ہوگا جو متکلم کے گمان
کو ظاہر کرے گا۔

۲ شک اور ظن کو ظاہر کرنے کے لئے یعنی متکلم
اپنا گمان ظاہر کرنا چاہتا ہے جیسے کَأَنَّکَ بِالشِّتَاءِ
مُقْبِلٌ میرا گمان ہے کہ تم جاڑا ساتھ لیکر آؤ گے
یعنی سردی کے زمانے میں آؤ گے (ہکذا قال
ابن الانباری)

۳ تحقیق کے لئے جیسے کَأَنَّ الْاَرْضَ لَیْسَ
بِهَا هِشَامٌ یعنی اِنَّ الْاَرْضَ لَیْسَ بِهَا هِشَامٌ
(ہکذا قال الزجاج واہل الکوفۃ)

۴ تقریب کے لئے کَأَنَّکَ بِالدُّنْیَا لَمْ تَکُنْ۔
عنقریب تم دنیا سے چلے جاؤ گے گویا دُنیا میں
موجود ہی نہیں ہو۔ ۲۱ (نوٹ) (مغنی اللبیب مفصل)

كَأَنَّمَا۔ کَأَنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ ما زائد کافہ
ما کے آنے سے کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا البتہ
کَأَنَّ کا لفظی تصرف باطل ہو جاتا ہے۔ اس
وقت یہ اپنے مابعد کو نہ منصوب کر سکتا ہے
نہ مرفوع۔ ۶/۹ ۳/۲ ۱۱/۸ ۹/۱۵ ۱۷/۱۱

كَأَنَّكَ۔ کَأَنَّ حرف مشابہ بالفعل کَ ضمیر واحد
مذکر حاضر کَأَنَّ کا اسم۔ گویا تو۔ ۹/۱۳

كَأَنَّهٗ۔ کَأَنَّ حرف مشابہ بالفعل ہٗ ضمیر واحد مذکر
غائب۔ کَأَنَّ کا اسم۔ گویا وہ ۹/۱۱ ۱۹/۱۸ ۲۳/۶
۲۴/۱۹ ۲۹/۲۱

كَأَنَّهَا۔ کَأَنَّ حرف مشابہ بالفعل ھا ضمیر واحد
مؤنث غائب کَأَنَّ کا اسم۔ گویا وہ ۱۸/۱۱ ۱۹/۱۶ ۳۰/۷

كَأَنَّهُمْ۔ کَأَنَّ حرف مشابہ بالفعل۔ هُمْ ضمیر

(نوٹ) اسم کے ساتھ کَأَنَّ کی خبر بھی ابونخیلہ شاعر کے ایک شعر میں منصوب آئی ہے جو ہارون رشید کے سامنے پڑھا گیا تھا اور کسی نے
اس پر اعتراض نہیں کیا علماء ادب نے اسکی توجیہ کی ہے لیکن حق بات یہ ہے کہ ایسا استعمال شاذ ہے والشاذ کالمعدوم۔ مؤلف۔

جمع مذکر غائب کَاَنَّ کا اسم۔ گویا وہ سب۔ پ ۲۵/۱۲، ۴

پ ۲۷/۸، ۳ پ ۲۸/۱۳، ۹ پ ۲۹/۱۶، ۸، ۵ پ ۳۰/۴

کَاَنَّهُنَّ ۔ کَاَنَّ حرف مشابہ بالفعل۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔ کَاَنَّ کا اسم۔ گویا وہ سب۔

پ ۲۳/۶ پ ۲۷/۱۳

کَاَنْ ۔ اصل میں یہ لفظ کَاَنَّ ہی تھا۔ اسی کی طرح اس کا معنوی فائدہ بھی ہے لیکن تخفیف نون کے بعد عمل اور لفظی تصرف ساقط ہو گیا۔ اب نہ اسم کو نصب دے سکتا ہے نہ خبر کو رفع۔ گویا کہ۔ پ ۹/۱

پ ۱۱/۱۰، ۸، ۷ پ ۱۲/۸، ۶ پ ۲۱/۱۰ پ ۲۵/۱۲

کَاَیِّنْ ۔ یہ لفظ اصل میں کَاَیٍّ تھا۔ قرآنی املا میں تنوین کو بصورتِ نون لکھا گیا کبھی کَائٍ کی جگہ کَائِنْ آتا ہے (ابن کثیر) کَاَیِّنْ ہمیشہ خبری صورت میں مستعمل ہے مبہم کثیر تعداد پر دلالت کرتا ہے۔ ابہام کو دُور کرنے کے لئے اس کے بعد بطور تمییز کوئی لفظ مذکور ضرور ہوتا ہے عموماً تمییز لفظِ مِنْ کے ساتھ آتا ہے جیسے وَکَاَیِّنْ مِنْ نَّبِیٍّ قَاتَلَ مَعَہٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ بکثرت پیغمبر تھے کی معیت میں بہت اللہ والوں نے (کافروں سے) جہاد کیا۔ اس مثال میں کَاَیِّنْ نے کثیر تعداد کو ظاہر کیا لیکن کس کی۔ یہ بات مبہم تھی۔ جب اس کے بعد مِنْ نَّبِیٍّ آیا تو ابہام دور ہو گیا اور معلوم ہو گیا کہ کثیر تعداد پیغمبروں کی تھی۔ اگرچہ ابنِ عصفور کے خیال میں کَاَیِّنْ کی تمییز پر مِنْ ضرور ہونا چاہئے لیکن ایسی مثالیں موجود ہیں جنمیں تمییز منصوب بغیر مِنْ کے آتی ہے۔

کَاَیِّنْ ہمیشہ آغازِ کلام میں آتا ہے۔ اس سے پہلے حرفِ جر نہیں آتا۔ اس کی خبر ہمیشہ مرکب ہوتی ہے مفرد کبھی نہیں آتی۔ بعض لوگوں نے بِکَاَیِّنْ تَبِیْعُ کہنا جائز قرار دیا ہے۔

ابنِ قُتیبہ ابنِ عصفور اور ابنِ مالک کا قول ہے کہ

"کَاَیِّنْ استفہام کے لئے بھی آتا ہے حضرت ابی بن کعب نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے پوچھا تھا کَاَیِّنْ تَقْرَءُ سُوْرَۃَ الْاَحْزَابِ اٰیَۃً آپ سورۃ احزاب کی کتنی آیات پڑھتے ہیں حضرت ابن مسعود نے جواب دیا ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ۔ تہتر۔ (قاموس و تاج)

قرآن مجید میں کَاَیِّنْ ہر جگہ بصورتِ خبر آیا ہے بہت۔ بکثرت۔ پ ۴/۶ پ ۱۳/۶ پ ۱۷/۱۳ پ ۲۱/۲ پ ۲۶/۶ پ ۲۸/۱۸

کَاهِنٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ کُهَّانٌ اور کَهَنَۃٌ جمع۔ کِهَانَتٌ اور کَهَانَتٌ مصدر (باب فَتَحَ و

نَصَرَ و کَرُمَ) صاحب قاموس نے لکھا ہے کہانت فال نکالنا کاھن فال نکالنے والا۔ امام راغب نے المفردات میں صراحت کی ہے کہ جو شخص اپنے ظن سے گذری ہوئی باتیں بتاتا ہو وہ کاہن ہے اور جو اپنے ظن سے آئندہ ہونے والی باتوں کی اطلاع دے اس کو عراف کہتے ہیں حدیث میں آیا ہے مَنْ اَتیٰ عَرَّافًا اَوْ کَاھِنًا مصدقہ بما قال فقد کفر بما انزل علی ابی القاسم (صلی اللہ علیہ) جو عراف یا کاہن کے پاس جاتا اور اس کے قول کو سچ جانتا ہے وہ اس قرآن کا منکر ہے جس کا نزول مجھ پر ہوا۔ صاحب مجمع البحار نے لکھا ہے کہ کاہن وہ شخص ہے جو معرفتِ اسرار کا مدعی ہو اور آنے والی باتوں کی اطلاع دے عرب میں کشف اور سُطیح وغیرہ کاہن تھے جن میں سے بعض کا دعویٰ تھا کہ کچھ جن ہمارے تابع ہیں ہم کو (غیب کی باتیں) بتاتے ہیں بعض لوگ قرائن احوال اور ماحول کو دیکھ کر رائے قائم کر لیتے تھے اور غیب دانی کے مدعی بن بیٹھتے تھے کسی کی چوری اور گم شدہ چیز کا پتہ دیتے تھے ایسے لوگوں کو عراف کہا جاتا تھا میری رائے میں مجمع البحار کی صراحت ہی صحیح ہے بعض احادیث سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔ ۲۹/۶ ط

کُبَّتْ - واحد مونث غائب ماضی مجہول۔ اوندھے منھ ڈالے جائیں گے۔ کَبٌّ اوندھے منھ گرانا۔ (باب نَصَرَ) ۲۰/۵ ن

کُبِتَ - واحد مذکر غائب ماضی مجہول۔ کَبْتٌ مصدر۔ لوٹا دینا۔ زمین پر گرا دینا۔ دشمن کو خوار و ذلیل کرنا (باب ضرب) ذلیل کئے گئے۔ ذلت کے ساتھ لوٹا دئے گئے۔ ۲۸/۱ ط

کُبِتُوا - جمع مذکر غائب ماضی مجہول کَبْتٌ مصدر وہ ذلیل کئے جائیں گے۔ ۲۸/۱

کُبْکِبُوا - جمع مذکر غائب ماضی مجہول۔ منھ کے بل گرا دئے گئے۔ گرا دئے جائیں گے۔ کَبْکَبَۃٌ منھ کے بل گرا دینا (قاموس) کسی چیز کو لڑھکا کر کسی غار یا گڑھے میں گرا دینا (المفردات) ۱۹/۹ ط

کَبَدٍ - دشواری سختی مشقت۔ کَبِدٌ۔ کِبْدٌ۔ کَبْدٌ جگر اَکْبَادٌ و کُبُوْدٌ جمع۔ کُبَادٌ جگر کا درد یا درد ہونا کَابِدٌ محنت کش مشقت اٹھانے والا۔ کَبْدٌ جگر پر مارنا (ضَرَبَ و نَصَرَ) کَبَدٌ جگر میں درد ہونا (سَمِعَ) (قاموس و اقرب الموارد) سُوْدُ الْاَکْبَادِ کالی کلیجی والے یعنی دشمن (منتہی الارب) ۳۰/۱۴ ن

کَبُرَ - واحد مذکر غائب ماضی معروف (کَرُمَ) تحقیق

لغت سے پہلے اتنا جان لینا ضروری ہے کہ عربی زبان میں جس لفظ کا اصلی مادہ ک۔ب۔ر سے مرکب ہوتا ہے اس کے مفہوم میں بڑائی کے معنی ضرور ہوتے ہیں۔ اسی لئے کبیر بڑے کو کہتے ہیں۔ لیکن بڑائی کی نوعیت جُدا جُدا ہوتی ہے۔

۱۔ مرتبہ اور عظمت میں بڑائی جیسے اَلْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۲۔ جسمانیت میں بڑائی جیسے بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ (اگر اس جگہ بڑے قد والا بُت مُراد لیا جائے) ۳۔ صرف خیالی بڑائی جس کو عقیدۃً مان لیا گیا ہو واقع میں نہ ہو جیسے بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ (اگر قد میں بڑائی مراد نہ ہو بلکہ عظمت اعتقادی مراد ہو) ۴۔ دنیوی مرتبہ میں بڑائی یعنی قومی سیادت جیسے جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكَابِرَ ۵۔ عمر میں بڑائی۔ پیری۔ بڑھاپا۔ جیسے اَصَابَهُ الْكِبَرُ اور بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ ۶۔ علم میں بڑائی جیسے اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ۔ ۷۔ تکلیف میں بڑائی یعنی دشواری۔ سختی۔ جیسے اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ۔ ۸۔ بُرائی اور گناہ میں بڑائی جیسے فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ اور خِطْأً كَبِيْرًا ۹۔ سزا کے اعتبار سے بڑائی جیسے كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۱۰۔ اچھی یا بُری مقدار میں بڑائی جیسے لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً۔ ۱۱۔ ذمہ داری کی بڑائی جیسے وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ۔

یہ بھی یاد رکھو کہ کِبَر کے مقابلے میں صِغَر آتا ہے جیسے کثرت کے مقابلے میں قلّت لیکن کبھی کثرت کی جگہ کِبَر کو اور کِبَر کی جگہ کثرت کو مجازاً استعمال کر لیا جاتا ہے۔

باب کَرُمَ سے کَبُرَ کا مصدر کِبَرٌ، کُبْرٌ اور کَبَارَۃٌ آتا ہے جس کے معنی ہیں بڑا ہونا اور جسامت میں زیادہ ہونا۔ باب نصر اور سمع سے معنی ہیں عمر میں زیادہ ہونا۔ بوڑھا ہو جانا مصدر کِبَرٌ بھی ہے اور مَکْبَرٌ بھی۔ پ ۱ شاق ہے۔ دشوار ہے۔ پ ۱۱/۱۳ ناگوار ہے۔ پ ۲۹/۴ (آیاتِ الٰہیہ میں جھگڑا) سخت مبغوض ہے پ ۲۵ دشوار ہے۔ شاق ہے پ ۲۵/۹ سخت مبغوض ہے۔

كَبُرَتْ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف کِبَرٌ مصدر۔ سخت سزا کی بات ہے۔ پ ۱۵/۱۳

كَبِّرْ۔ واحد مذکر حاضر امر معروف تَكْبِيْرٌ مصدر بڑا سمجھنا۔ بڑے ہونے کا اقرار کرنا۔ بڑا کہنا تعظیم کرنا۔ عبادت کرنا۔ پ ۱۵/۱۲ اَللّٰه کو بڑا سمجھو اس کی بڑائی بیان کرو۔ اس کی تعظیم کرو۔ پ ۲۹/۱۵ اپنے رب کی ہی عبادت کرو۔ اسی کی

بڑائی کا اقرار کرو۔

اَلْکُبَرِ۔ جمع مؤنث۔ اَلْکُبْریٰ واحد مؤنث اَلْاَکْبَرُ واحد مذکر۔ بڑی مصیبتیں۔ سخت آفتیں۔ ۲۹/۱۶

اَلْکُبْریٰ۔ واحد مؤنث اَلْکُبَرُ جمع مؤنث پ ۱۶/۱۰ پ ۲۷/۲۵ پ ۳۰/۲ بڑی عظمت والی پ ۳۰/۴ سخت ہولناک ۳۰/۱۲ سخت عذاب والی۔

کِبْرَہٗ۔ کِبْرَ اسم مصدر مضاف ہٗ مضاف الیہ اس کی بڑی ذمہ داری۔ اس کا بڑا بوجھ پ ۱۸/۸

کِبْرٌ۔ اسم مصدر۔ غرور۔ باوجود بڑا نہ ہونے کے اپنے کو بڑا سمجھنا۔ پ ۲۴/۱۱

اَلْکِبَرُ۔ اسم مصدر و مصدر مرفوع۔ عمر زیادہ ہو جانا بڑھاپا پ ۳/۱۲،۴ پ ۱۴/۴

اَلْکِبَرِ۔ اسم مصدر مجرور۔ پیرانہ سالی۔ بڑھاپا پ ۱۳/۱۸

اَلْکِبَرَ۔ اسم مصدر منصوب۔ بڑھاپا۔ پ ۱۵/۳

کُبَرَاءَنَا۔ کُبَرَاءَ جمع مضاف نَا مضاف الیہ۔ کَبِیْرٌ مفرد۔ ہمارے سردار۔ بڑے لوگ۔ دنیوی لحاظ سے بڑے۔ ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہنا مانا۔ پ ۲۲/۵

اَلْکِبْرِیَاءُ۔ اسم مصدر۔ ہر ایک کی اطاعت سے بالاتر ہونا۔ سب پر فوقیت اور بزرگی۔ پ ۱۱/۱۲ پ ۲۵/۲۰

اَلْکَبِیْرُ۔ صفت مشبہ مفرد مرفوع معرفہ اَلْکِبَارُ اور اَلْکُبَرَاءُ جمع۔ بڑا پ ۱۳/۴ پ ۱۷/۱۵ پ ۲۱/۱۲ پ ۲۲/۹ عظمت اور مرتبہ میں بڑا۔ پ ۲۲/۱۶ پ ۲۵/۴ پ ۳۰/۱۰ مقدار میں بڑا۔

اَلْکَبِیْرَ۔ صفت مشبہ مفرد منصوب معرفہ۔ عظمت و مرتبہ میں بڑا۔ پ ۲۴/۷

کَبِیْرٌ۔ صفت مشبہ مفرد مرفوع نکرہ۔ بڑا۔ پ ۲/۱۱ گناہ ہونے کے لحاظ سے بڑا پ ۴/۶ بگاڑ اور تباہی میں بڑا پ ۲/۶ عمر میں بوڑھا پ ۱۲/۲ پ ۲۲/۱۳ پ ۲۷/۱۷ پ ۲۹/۱ مقدار میں بڑا۔

کَبِیْرٍ۔ صفت مشبہ مفرد مجرور نکرہ پ ۱۱/۱۷ تکلیفوں اور ہولناکیوں میں بڑا پ ۱۷/۱۰ مقدار میں بڑا۔

کَبِیْرًا۔ صفت مشبہ مفرد منصوب نکرہ۔ پ ۳/۷ پ ۱۵/۱۰،۱ پ ۲۲/۳ مقدار میں بڑا پ ۱۴/۱۲ پ ۱۵/۶،۴ گناہ کے لحاظ سے بڑا پ ۴/۳ پ ۱۵/۵ عظمت و مرتبہ میں بڑا پ ۲۲/۵ عذاب اور دکھ کے لحاظ سے بڑا پ ۱۸/۷ دکھ اور مقدار میں بڑا۔ پ ۱۹/۴ برائی اور مقدار میں بڑا پ ۱۳/۳ عمر میں بوڑھا پ ۱۹/۴ محنت و اجر میں بڑا پ ۱۷/۵ جسمانیت یا خیالی غیر واقعی عظمت میں بڑا۔ پ ۹/۹ عظمت و وسعت اور مقدار میں بڑا۔

کَبِیْرُهُمْ۔ کَبِیْرُ صفت مشبہ مرفوع مضاف هُمْ مضاف الیہ پ ۱۳/۴ اُن میں سے سب سے زیادہ عمر والے نے پ ۱۶/۵ جسمانیت یا خیالی عظمت میں بڑا۔

کَبِیْرُکُمْ - صفت مشبہ مرفوع مضاف - کُم مضاف الیہ - تم سب سے علم میں بڑا - پ ۱۶/۱۲ پ ۱۹/۷

کَبِیْرَۃٌ - صفتِ مشبہ واحد مؤنث مرفوع کَبَائِرُ جمع پ ۱/۵ دشوار - شاق

کَبِیْرَۃً - صفتِ مشبہ واحد مؤنث منصوب پ ۲/۱ شاق گراں پ ۱۱/۴ پ ۱۵/۱۸ مقدار میں بڑی -

کَبَائِرَ - صفتِ مشبہ جمع مؤنث منصوب مضاف کَبِیْرَۃٌ واحد - پ ۵/۲ پ ۲۵/۵ پ ۲۷/۶ بڑے گناہ

کُبَّارًا - صیغہ مبالغہ کُبَّارًا کے معنی میں کُبَارًا کے معنی سے زیادتی ہے اور کُبَارًا کے معنی میں کَبِیْرًا کے معنی سے زیادتی ہے بہت ہی بڑا - پ ۲۹/۱۰

کَتَبَ - واحد مذکر غائب ماضی معروف کَتْبٌ اور کِتَابَۃٌ مصدر - کَاتِبٌ کی تشریح میں ہم کَتْبٌ اور کِتَابَۃٌ کے معانی لکھ چکے ہیں - اس جگہ وضع اور استعمال کی ترتیب سمجھ لینی چاہئے صاحب معجم القرآن نے صراحت کی ہے اور امام راغب کی تحریر بھی اسی کے موافق ہے کہ کَتْبٌ کے اصلی وضعی معنی تھے جمع کرنا اور کھال کے دو ٹکڑوں کو ملا کر سی دینا ثانوی استعمال میں حرفوں کو ملا کر لکھنے اور بعض الفاظ کو بعض کے ساتھ جوڑ کر تحریر کرنے کو کہنے لگے اور چونکہ حرفوں کو لکھنا بغیر جمانے نقش کرنے ثبت کرنے اور کاغذ کے ساتھ پیوست کرنے کے ممکن نہیں - اس لئے تیسرے نمبر پر کَتَبٌ کے معنی ہوئے جمانا نقش کرنا - ثبت کرنا - لازم کر دینا اور چونکہ اَللّٰہ کا حکم اور وحی اور قضا و قدر اور مقرر کردہ فرائض اٹل ہیں - ثابت ہیں - لازم ہیں - ناقابلِ زوال ہیں - اس لئے چوتھے نمبر پر کَتَبٌ کے معنی ہوئے اَللّٰہ کا حکم دینا - وحی بھیجنا اور مقرر اور مقدر کرنا - واجب کر دینا - فرض کر دینا - اور چونکہ کسی حکم کا ایجاب و فرض و واجب کرنیوالے کے پختہ ارادے اور عزم کو ظاہر کرتا ہے اسلئے پانچویں نمبر پر عزم کے معنی ہو گئے اور اس کے بعد اُس چیز کو کہنے لگے جس کا عزم کیا جائے - پ ۲/۷ مقرر کیا مقدر کیا پ ۶/۸ حکم دیا پ ۷/۱۲،۸ لازم کر لیا پ ۱/۱۳ مقرر کر دیا مقدر کر دیا پ ۲۸/۱۳ حکم قطعی دے دیا قطعی فیصلہ کر دیا - پ ۲۸/۴ مقدر کر دیا -

کُتِبَ - واحد مذکر غائب ماضی مجہول پ ۲/۶ واجب کر دیا گیا - پ ۲/۷ فرض کر دیئے گئے دو جگہ پ ۲/۱۰،۱۶ فرض کر دیا گیا پ ۲/۷ مقدر کر دیا گیا پ ۵/۸ فرض کیا گیا پ ۵/۱۶ مقرر کیا گیا پ ۱۱/۴ لکھا جاتا ہے پ ۱۷/۸ ازل میں مقدر کر دیا گیا ہے -

کَتَبَتْ - واحد مؤنث غائب ماضی معروف - لکھا پ ۱/۹

کَتَبْتَ ۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف ۔ تو نے فرض کیا۔ ب٥/٨

کَتَبْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف پ٥/٦ ہم فرض کر دیتے ۶/۱۱،۹ ہم نے فرض کر دیا تھا پ۹ ہم نے لکھ دیا۔ ثبت کر دیا پ١٧ ہم نے مقرر کر دیا لکھ دیا ۔ وحی بھیجدی پ٢٧/٢ ہم نے حکم (نہیں) دیا۔ ہم نے فرض (نہیں کیا)

اَلْکِتَابُ ۔ لکھنا۔ لکھی ہوئی تحریر۔ خط ۔ وہ عبارت مع مضمون جو لکھی ہوئی نہ ہو۔ آئندہ لکھی جانے والی ہو۔ آسمانی صحیفے تورات ۔ انجیل ۔ قرآن مجید۔ لوحِ محفوظ۔ صحیفۂ فطرت ۔ تجویزِ الٰہی علمِ الٰہی حکمِ ازلی۔ اعمال نامے۔ فریضہ۔ خداداد دلیل واضح ۔ غلام کو مکاتب بنا دینا۔

قرآنِ مجید میں قرآنِ پاک کے مختلف نام درج کئے گئے ہیں ۔ قرآن ۔ کتاب ۔ ذکر ۔ تنزیل ۔ فرقان سب سے پہلا نام قرآن بیان کیا گیا یعنی پڑھا جانے والا کلام ۔ پھر قرآن کے مقصد پر تنبیہ کرنے کے لئے سورت تکویر میں جو نزول کے اعتبار سے چھٹی سورت ہے ذکر (یادداشت ۔ نصیحت) کہا گیا اس کے بعد تنزیل (اُتارا ہوا کلام) پھر سورت اعراف کی آیت ۱ اور ۵۱ میں جو نزول کے اعتبار سے اٹھتیسویں سورت ہے کتاب فرمایا کیونکہ آیات اور سورتوں کی کثرت اتنی ہو گئی تھی جس کے مجموعہ کو کتاب کہا جا سکتا تھا۔ آخر میں اس کا نام فرقان (حق و باطل میں جدائی کردینے والا دستور) ہوا۔

(محقق استاذ علی نصوح طاہر) ب١ قرآن پ٢/١٤ اللہ کا فریضہ مراد عدت پ٥ انجیل و تورات پ١٥/١٨ اعمالنامے پ١٢ قرآن پ٢٤/١٤ اعمالنامے پ٢٥/٦ قرآن۔

اَلْکِتَابُ ۔ پ١/٥،٦ تورات پ١/٩ کتاب اللہ پ٢ خود ساختہ کتاب پ١/١٢،١١ تورات پ١/١٤ دو جگہ تورات و انجیل پ١/١٥ قرآن پ٢ دو جگہ تورات و انجیل پ٢/١ پ٣ تورات پ٢/٢ قرآن پ٢ اللہ کی کتاب پ٣/٩ دو جگہ قرآن پ٣/١ توریت، و انجیل پ٣/١١ پ١ تورات پ٢ قرآن پ٣/١٣ لکھنا پ٣/١٦ تورات پ٤ تورات پ٤/٨ قرآن پ٤ تورات پ٥/١٤ تورات و انجیل پ٥/٥ تورات پ٥/١٤،١٣ قرآن پ٦/٦ پ١ و پ٢ تورات و انجیل پ٦/١١ قرآن پ٦/١٤ تورات و انجیل پ٧ لکھنا پ٧/٨ تورات پ٧/١٦ اللہ کی کتاب پ٧/١٦ تورات پ٨ پ١ قرآن پ٢ تورات و انجیل پ٨ تورات پ٩/١١ تورات پ٩/١٤ قرآن پ١٠ تورات و انجیل پ١١/١٥ تورات پ١٢ انجیل پ١٢/١ تورات پ١٣/١١ تورات و انجیل پ١٤/١٨،١٤ قرآن پ١٥ تورات پ١٥/١٣ قرآن پ١٦/١٤ تورات پ١٦/٥ انجیل

پ ۱۸/۱۴ تورات ب ۱۸/۱ مکاتب ہونا یعنی غلام کا اپنے آقا سے یہ
معاہدہ کر لینا کہ اتنی مدت کے اندر میں اپنی مقررہ قیمت
ادا کر کے غلامی سے آزادی حاصل کر لوں گا اور آقا کا
اقرار کر لینا کہ اگر تم نے اپنی قیمت اتنی مدت میں ادا
کر دی تو تم آزاد ہو۔ پ ۱۹/۲ تورات پ ۲۰/۸ تورات پ ۲۰/۹ تورات و
انجیل پ ۲۰/۱۵ اللہ کی کتاب پ ۲۱/۱ پ ۱ قرآن پ ۲ تورات و انجیل
پ ۲۱/۱۶ تورات پ ۲۲/۱۶ اللہ کی کتاب پ ۲۳/۸ تورات پ ۲۳/۱۵ قرآن
پ ۲۴/۱ قرآن پ ۲۴/۱۱، ۲۰ تورات پ ۲۵/۳ پ ۱ اللہ کی کتاب پ ۲
قرآن پ ۲۵/۱۸ تورات پ ۲۷/۱۸ تورات و انجیل پ ۲۷/۱۴ اللہ کی کتاب
پ ۲۸/۱۱ قرآن پ ۲۹/۱۵ دو جگہ تورات و انجیل پ ۳۰/۲۲ تورات و انجیل۔

اَلْکِتَابِ ۔ پ ۱/۱ تورات پ ۱/۱۳ دو جگہ تورات پ ۲/۳، ۵
دو جگہ تورات پ ۲/۶ اللہ کی ہر کتاب پ ۲/۱۳ قرآن پ ۳/۹ ام الکتاب
یعنی لوح محفوظ پ ۳/۱۵ پ ۱ و پ ۲ تورات و انجیل پ ۳ پ ۴ پ ۵
تورات پ ۳/۱۶ پانچ جگہ تورات پ ۵/۱ دو جگہ تورات پ ۴/۳ پ ۱ و پ ۲
تورات و انجیل پ ۳ اللہ کی ہر کتاب پ ۴/۱ اللہ کی ہر کتاب
پ ۴/۱۱ تورات پ ۵/۱۵ تورات و انجیل پ ۵/۱۶ قرآن پ ۵/۴ پ ۱ و پ ۳
قرآن پ ۲ گذشتہ آسمانی کتابیں۔ پ ۶/۲ پ ۱ و پ ۲ تورات
پ ۶/۳ انجیل پ ۶/۳ پ ۱ و پ ۲ تورات پ ۶/۱۱ تورات و انجیل پ ۶/۱۳ تورات
پ ۶/۱۴ دو جگہ تورات و انجیل پ ۷ لوح محفوظ پ ۸/۱۳ تقدیر خداوندی
پ ۹/۱۱ تورات پ ۱۱/۶ قرآن پ ۱۱/۹ گذشتہ کتب الٰہیہ پ ۱۲/۱۱ قرآن پ ۱۳/۷
قرآن پ ۱۳/۱۲ لوح محفوظ پ ۱۴/۱ قرآن پ ۱۵/۶ لوح محفوظ پ ۱۵/۱۸ اعمال نامہ

پ ۱۶/۵، ۶، ۷ تین جگہ قرآن پ ۱۹/۵ قرآن پ ۱۹/۱۸ کتاب الٰہی
پ ۲۰/۴ قرآن پ ۲۱/۱ پ ۱ قرآن پ ۲ تورات و انجیل پ ۲۱/۱۴، ۱۴ قرآن
پ ۲۱/۱۹ تورات پ ۲۲/۱۵ اللہ کی کتاب پ ۲۲/۱۶ قرآن پ ۲۳/۱۵ قرآن پ ۲۴/۴
قرآن پ ۲۴/۱۳ اللہ کی کتاب پ ۲۵/۷ پ ۱ قرآن پ ۲ لوح محفوظ
پ ۲۵/۱۴، ۱۷ قرآن پ ۲۶/۱ قرآن پ ۲۷/۲۰ تورات و انجیل پ ۲۸/۴، ۵ تورات
پ ۳۰/۲۳ دو جگہ تورات و انجیل۔

کِتَابٌ ۔ پ ۱/۱۱ قرآن پ ۶/۷ قرآن پ ۷/۱۷ قرآن پ ۸/۷، ۸ قرآن
پ ۱۰/۵ حکم ازلی پ ۱۱/۱۰ قرآن پ ۱۳/۱۲ حکم مقرر ازلی پ ۱۳/۱۳ قرآن
پ ۱۴/۱ مدت پ ۱۸/۴ اعمال نامے پ ۱۹/۱۷ خط پ ۲۳/۱۲ پ ۲۴/۱۵، ۱۹ پ ۲۶/۲
قرآن پ ۲۶/۱۵ لوح محفوظ پ ۲۹/۴ اللہ کی کوئی کتاب پ ۳۰/۸
بڑا رجسٹر۔

کِتَابِ ۔ پ ۳/۱۷ اللہ کی کتاب پ ۷/۱۳ لوح محفوظ پ ۸/۱۳ قرآن
پ ۱۱/۱۲ پ ۱۲/۱ پ ۱۶/۱۱ لوح محفوظ پ ۱۹/۱۶ قرآن پ ۲۰/۲ لوح محفوظ پ ۲۰/۸
اللہ کی کوئی اور کتاب پ ۲۱/۱ لکھی ہوئی تحریر پ ۲۱/۱۲ اللہ
کی کتاب پ ۲۲/۷ پ ۲۲/۱۴ لوح محفوظ پ ۲۵/۳ قرآن یا اللہ کی ہر
کتاب پ ۲۷/۳ قرآن پ ۲۷/۱۶، ۱۹ لوح محفوظ۔

کِتَابًا ۔ پ ۴/۶ حکم ازلی پ ۵/۱۲ فریضہ پ ۶/۲ اللہ کی کوئی کتاب
پ ۷ لکھی ہوئی کتاب یعنی قرآن پ ۱۵/۲ اعمال نامہ پ ۱۵/۱۰ لکھی
ہوئی کتاب پ ۱۷/۱ قرآن پ ۲۲/۱۷ اللہ کی کتاب پ ۲۳/۱۱ پ ۲۳/۱۷ قرآن
پ ۲۵/۸ کوئی کتاب الٰہی پ ۲۶/۴ قرآن پ ۳۰/۱ تحریر یا لوح محفوظ۔

کِتَابٌ ۔ پ ۱۲/۲ پ ۲۶/۲ تورات۔

کِتَابِ ۔ پ۶ تورات پ۶ حکم خدا۔ قرآن پ۱ صحیفہ فطرت پ۱۵ قرآن پ۲۱ تحریر ازلی یا کتاب اللہ۔ پ۲۱ قرآن پ۳۰ دوجگہ اعمال نامہ

کِتَابَ ۔ پ۱ قرآن پ۵ حکمِ الٰہی۔

کِتَابَہٗ ۔ کِتَابَ منصوب مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ پ۱۵ پ۲۹ دوجگہ پ۳۰ دوجگہ اس کا اعمال نامہ۔

کِتَابِھَا ۔ کِتَابِ مجرور مضاف ھَا ضمیر مضاف الیہ پ۲۵ اس کا اعمال نامہ۔

کِتَابُنَا ۔ کِتَابُ مرفوع مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ پ۲۵ ہمارا اعمال نامہ۔

کِتَابَکَ ۔ کِتَابَ منصوب مضاف کَ ضمیر خطاب مضاف الیہ پ۱۵ تیرا اعمال نامہ۔

کِتَابِکُمْ ۔ کِتَابِ مجرور مضاف کُمْ ضمیر مضاف الیہ پ۲۳ تم کو اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی کتاب۔

کِتَابِیَہْ ۔ کِتَابِ منصوب مضاف یِ ضمیر متکلم مضاف الیہ ہٗ علامت سکتہ پ۲۹ میرا اعمال نامہ۔

کِتَابَھُمْ ۔ کِتَابَ منصوب مضاف ھُمْ ضمیر مضاف الیہ پ۱۵۔

کُتُبِ ۔ جمع۔ کتاب واحد۔ اللہ کی بھیجی ہوئی کتابیں اور صحیفے۔ پ۲۲

کُتُبٌ ۔ جمع۔ کتاب واحد۔ لکھے ہوئے احکام پ۳۰

اَلْکُتُبِ ۔ جمع اَلْکِتَابُ واحد اعمال نامے پ۱۷

کُتُبِہٖ ۔ کُتُبِ جمع مضاف ہٖ مضاف الیہ۔ اللہ کی کتابیں اور صحیفے پ۳ پ۵ پ۲۸

کَتَمَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ اس نے چھپایا کَتْمٌ اور کِتْمَانٌ مصدر (باب نصر) کُتْمَۃٌ بات کَتُوْمٌ بات چھپانے والا کَاتِمٌ چھپانے والا لیکن سِرٌّ کَاتِمٌ چھپے ہوئے راز کو کہتے ہیں پ۱ (دیکھو تکتموا)

کَثُرَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف کَثْرَۃٌ مصدر (باب کَرُمَ) بہت ہو گیا۔ باب نصر سے متعدی ہے اور مصدر کَثْرٌ ہے جس کے معنی ہیں تعداد میں مقابلے کے وقت غالب آجانا۔ کثرت اسم مصدر بھی ہے تعداد میں بیشی۔ اور کُثْرٌ بمعنی کثیر بھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الْقُلِّ وَالْکُثْرِ تھوڑے بہت ہر حال میں اللہ کا شکر ہے (قاموس) اصل میں لفظ کثرت قلت کے خلاف تعداد (کلام۔ مال۔ اولاد شمار وغیرہ) میں بیشی کے لئے وضع کیا گیا ہے لیکن کبھی اس کا استعمال فضل و مرتبہ کی بیشی کے لئے بھی ہوتا ہے (المفردات) پ۱۲ (مزید تشریح کے لئے دیکھو استکثرت استکثرتم)

کَثُرَتْ ۔ واحد مؤنث غائب کَثْرَۃٌ مصدر

(باب کَرُمَ) (اگرچہ کثیر ہو۔ پ ۹/۱۶

کَثَّرَ ۔ واحد مذکر غائب۔ تَکْثِیْرٌ مصدر (باب تفعیل (اللہ نے تمہاری جماعت) بہت کردی۔ پ ۸/۱۸

کَثْرَةٌ ۔ اسم مصدر۔ زیادتی بیشی۔ افزونی پ ۷/۳ پ ۱۰/۱

کَثِیْرٌ ۔ صفت مشبہ باب کَرُمَ سے۔ اس کا لفظ مفرد ہے معنی میں کثرت ہے اس لئے مفرد کی بھی صفت واقع ہوتا ہے اور جمع کی بھی۔ معنوی اعتبار سے علاوہ جمع ہونے کے کوئی لفظی شناخت نہیں۔ بہت پ ۱/۱۴ پ ۴/۱۶ پ ۶/۱۳،۱۴ پ ۱۷/۹ پ ۲۷/۱۸،۲۰ دوجگہ۔

کَثِیْرٍ ۔ بکثرت۔ بہت پ ۵/۱۴ پ ۶/۷ پ ۱۹/۱۲ پ ۲۵/۵ پ ۲۶/۱۳

کَثِیْرًا ۔ بہت پ ۱/۳ پ ۳/۵ پ ۴/۱۰،۱۲،۱۴ پ ۵/۸،۱۱ پ ۶/۲،۷،۹،۱۱،۱۳،۱۴،۱۵ پ ۷/۱۷ پ ۸/۱ پ ۹/۱۲ پ ۱۰/۱،۲،۱۱،۱۷ پ ۱۱/۱۴ پ ۱۲/۸ پ ۱۳/۱۸ پ ۱۶/۱۱ پ ۱۷/۱۳ پ ۱۸/۱۷ پ ۱۹/۲،۳،۱۵ پ ۲۱/۴،۱۹ پ ۲۲/۳ پ ۲۳/۳،۱۱ پ ۲۴/۱۷ پ ۲۶/۱۴ پ ۲۸/۱۲ پ ۲۹/۱۰

کَثِیْرَةٌ ۔ بہت۔ واحد مؤنث لیکن اطلاق جمع مؤنث کے موقع پر بھی ہوتا ہے (باب کَرُمَ) پ ۵/۱۰ پ ۱۸/۱ پ ۲۵/۱۳

کِثِیْرَةً ۔ بہت پ ۱/۱۰ پ ۲۳/۱۳ پ ۲۷/۱۴

کَثِیْرَةٍ ۔ بہت پ ۲/۱۶،۱۷ پ ۲۶/۱۱ دوجگہ

کِدْتَّ ۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف کَیْدٌ مصدر و اسم مصدر (باب ضَرَبَ) کَیْدٌ کے معنی ہیں پوشیدہ تدبیر عموماً کَیْدٌ کو مقام ذم میں استعمال کیا جاتا ہے جس کا معنی ہوتا ہے فریب، مکر۔ دھوکہ لیکن کبھی اس کا معنی اچھی پوشیدہ تدبیر بھی ہوتا ہے جیسے اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ میری تدبیر مضبوط ہے بعض مفسرین نے اس جگہ کَیْدٌ کو بمعنی عذاب قرار دیا ہے (راغب) کَیْدَ کے معنی کَادَ بھی آتے ہیں یعنی کسی فعل کے وقوع یا عدم وقوع کے قریب پہنچ جانا (تفصیل کے لئے دیکھو کَادَ) قریب تھا کہ تو مائل ہو جاتا) پ ۱۵/۸ قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دیتا) پ ۲۳/۶

کِدْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ کَیْدٌ مصدر (باب ضَرَبَ) ہم نے خفیہ تدبیر کی۔ پ ۱۳/۳

کَدْحًا ۔ مصدر۔ کوشش کرنا۔ مشقت اٹھانا (دیکھو کادِحٌ) پ ۳۰/۹

کَذَّابٌ ۔ کَاذِبٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے لیکن صرف فاعلی معنی میں بھی مستعمل ہے یعنی دروغ گو جھوٹا (قاموس) کَذَبَ کی کافی تنقیح ہم کَاذِبٌ کے ذیل میں کر چکے ہیں۔ پ ۲۳/۱۰ پ ۲۴/۸،۹ پ ۲۷/۹

کِذَّابًا ۔ مصدر منصوب مفعول مطلق (باب تفعیل) کسی کو جھوٹا قرار دینا۔ جھوٹا سمجھنا۔ نہ ماننا۔ پ ۳۰/۱،۲

کَذَبَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ کِذْبٌ مصدر۔ اس نے جھوٹ باندھا۔ افترا کیا پ ۲۴/۱ جھوٹ

(نہیں) جانا۔ جھوٹ (نہیں) سمجھا۔ ب ۲۷/۲۵ (دیکھو کَاذِبٌ)

کَذَّبَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف تَکْذِیبٌ و کِذَّابٌ مصدر۔ باب تفعیل۔ جھوٹ جاننا۔ نہ ماننا۔ انکار کیا۔ کَذَّبَ بِالْاَمْرِ اس بات کو نہ مانا، انکار کیا۔ کَذَّبَ فُلَانًا اس شخص کو جھوٹا قرار دیا۔ جھوٹا جانا جھٹلایا۔ کَذَّبَ عَنْ اَمْرٍ اس کام کے ارادے سے باز رہا یا لوٹا دیا۔ (قاموس و تاج) قرآن مجید میں عموماً کَذَّبَ کے معنی ہے انکار کیا۔ جھوٹا قرار دیا۔ نہ مانا (باقی تشریح کے لئے دیکھو کَاذِبٌ) ب ۷/۱۴،۹

ب ۸/۵،۷،۱۱ ب ۱۱/۷،۹ ب ۱۴/۴ ب ۱۵/۶ ب ۱۶/۱۱،۱۲ ب ۱۸/۱۷ ب ۱۹/۱،۱۴ ب ۲۰/۱۴ ب ۲۱/۳ ب ۲۲/۱۱ ب ۲۳/۱۰،۱۷ ب ۲۴/۱ ب ۲۶/۱۵ ب ۲۹/۲،۱۸ ب ۳۰/۳،۷،۱۱،۲۱ ۔

کُذِّبَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول۔ تَکْذِیبٌ مصدر جھوٹا قرار دیا گیا۔ جھٹلایا گیا۔ جھوٹ سمجھ کر نہ مانا گیا۔ ب ۱۳/۷ ب ۱۷/۱

کَذَبَتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف۔ کِذْبٌ مصدر۔ وہ جھوٹ بولی۔ ب ۱۳/۱۲

کَذَّبَتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف تَکْذِیبٌ مصدر۔ انکار کیا۔ نہ مانا۔ جھوٹا قرار دیا۔ ب ۱۳/۱۷ ب ۱۹/۱۰،۱۱،۱۲،۱۳ ب ۲۳/۱۰ ب ۲۴/۶ ب ۲۶/۱۵ ب ۲۷/۸،۹ ب ۲۸/۵ ب ۳۰/۱۶

کُذِّبَتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول تَکْذِیبٌ مصدر۔ اس کو جھٹلایا گیا۔ نہیں مانا گیا۔ انکار کیا گیا جھوٹا قرار دیا گیا۔ ب ۲۲/۱۳

کَذَّبْتَ ۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف تَکْذِیبٌ مصدر تو نے جھوٹ جانا۔ نہ مانا۔ جھٹلایا۔ ب ۲۴/۳

کَذَّبْتُمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف تَکْذِیبٌ مصدر۔ تم نے جھٹلایا۔ تم نے نہ مانا ب ۱/۱۱ ب ۷/۱۳ ب ۱۹/۴ ب ۳۰/۳

کَذَّبْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف تَکْذِیبٌ مصدر۔ ہم نے نہ مانا۔ ہم نے جھٹلایا۔ ب ۲۹/۱

کَذَّبُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ تَکْذِیبٌ مصدر۔ انھوں نے جھٹلایا۔ جھوٹا سمجھا۔ نہ مانے۔

ب ۱/۴ ب ۳/۱۰ ب ۴/۱۰ ب ۶/۶،۱۴ ب ۷/۱،۷،۹،۱۰،۱۱ ب ۸/۵،۱۱،۱۲،۱۵،۱۶ ب ۹/۱،۲،۳،۶،۷،۱۲،۱۳ ب ۱۰/۳ ب ۱۱/۹،۱۰،۱۳،۱۵ ب ۱۴/۲۱ ب ۱۷/۶،۱۴ ب ۱۸/۳،۱۷ ب ۱۹/۲،۵،۱۱،۱۴ ب ۲۰/۱۶ ب ۲۱/۴،۵ ب ۲۲/۱۱،۱۹ ب ۲۳/۸ ب ۲۴/۱۳ ب ۲۶/۱۵ ب ۲۷/۸،۱۰،۱۸ ب ۲۸/۱۱،۱۵ ب ۳۰/۱،۱۶

کُذِّبُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی مجہول تَکْذِیبٌ مصدر ان کو جھٹلایا گیا۔ ان کو جھوٹا سمجھا گیا۔ ب ۱۳/۱

کَذَّبُوْنِ ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف اصل میں کَذَّبُوْنِیْ تھا۔ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔ جھوٹا قرار دیا۔ ب ۸/۲،۱۳ ب ۱۹/۱۰

کَذَبُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف کِذْبٌ مصدر جھوٹ باندھا۔ ب ۱/۱۸ اللہ اور رسول سے جھوٹ بولا۔ ب ۷/۹ ب ۱۲/۲ ب ۲۴/۳

کُذِبُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی مجہول۔ کِذْبٌ مصدر

وہ سچے نہ نکلے۔ ان کی بات سچی نہ نکلی پ ۱۳/۶

اَلْکَذِبَ ۔ جھوٹ۔ جھوٹی بات۔ پ ۳/۱۶ پ ۴/۱ پ ۵/۴ پ ۷/۴

پ ۱۱/۱۲،۱۱ پ ۱۴/۲۱،۲۰،۱۴ تین جگہ پ ۲۸/۹

اَلْکَذِبِ ۔ جھوٹ۔ جھوٹی بات۔ پ ۶/۱ پ ۲۸/۳

کَذِبٍ ۔ مصنوعی۔ غیر واقعی۔ جھوٹا (خون)۔ پ ۱۲/۱۲

کَذِبًا ۔ جھوٹ۔ جھوٹی بات پ ۳/۱ پ ۴/۹،۷ پ ۵/۱۱ پ ۹/۱ پ ۱۱/۷

پ ۱۲/۳ پ ۱۵/۱۴،۱۳ پ ۱۶/۱۲ پ ۱۸/۳ پ ۲۱/۳ پ ۲۲/۷ پ ۲۵/۴ پ ۲۹/۱۱

کَذِبُکُمْ ۔ کِذْبُ اسم مصدر کُمْ ضمیر مضاف الیہ

اُس کا جھوٹ۔ پ ۲۴/۹

کَذٰلِکَ ۔ اوّل کاف حرف تشبیہ ذَا اسم اشارہ

(یہ۔ اِس) ل علامت اشارۂ بعید۔ آخر کاف حرف

خطاب (حسب صراحت ابن حاجب ورضی) واحد مذکر

کے لئے (شرح کافیہ لمولانا جامی) کَذٰلِکَ سے

اشارہ مذکورۂ سابق کی طرف ہوتا ہے جس کا ترجمہ

ہے ایسے ہی۔ اسی کی طرح۔ واحد مؤنث کے لئے

کَذٰلِکِ ۔ جمع مذکر کے لئے کَذٰلِکُمْ اور جمع مؤنث

کے لئے کَذٰلِکُنَّ آتا ہے۔ پ ۱/۹،۴،۱ پ ۲/۱۵،۱۱،۸،۷،۴،۱

پ ۳/۱۲،۴ پ ۴/۲ پ ۵/۱۰ پ ۶/۱۲،۲ پ ۷/۱۹،۱۶،۱۵،۱۲،۲ پ ۸/۱۴،۱۲،۱۱،۵،۳،۲،۱

پ ۹/۱۳،۱۱،۹ پ ۱۰/۱۵،۱۳،۹،۸،۷ پ ۱۱/۱۵،۱۳،۹،۸،۷ پ ۱۲/۱۳،۱۱،۹ پ ۱۳/۱۱،۱۰،۸،۳،۹

پ ۱۴/۱۶،۱۱،۱۰ پ ۱۵/۱۵ پ ۱۵/۴ پ ۱۶/۱۶،۱۵،۱۴،۱۳،۴،۲ پ ۱۷/۱۲،۶،۲ پ ۱۸/۱۴

پ ۱۹/۱۸،۱۵،۹،۸،۱ پ ۲۰/۵ پ ۲۱/۹،۷،۵،۱ پ ۲۲/۱۶،۴ پ ۲۳/۸،۷،۶

پ ۲۴/۱۳،۱۲،۹،۶ پ ۲۵/۱۶،۱۴،۸،۷،۶،۲ پ ۲۶/۱۵،۵،۳ پ ۲۷/۹،۲

پ ۲۹/۲۲،۲۱،۵،۳

کَذٰلِکِ ۔ ایسے ہی۔ اسی کی طرح (حسب تفصیل

مذکورۂ بالا) پ ۳/۱۳ پ ۱۶/۵ پ ۲۶/۱۹

کَذٰلِکُمْ ۔ انہیں کی طرح۔ ایسے ہی۔ کاف حرف

تشبیہ۔ ذٰلِکُم اسم اشارہ بعید جمع مذکر پ ۲۶/۱

کَرْبِ ۔ اسم مصدر نکرہ۔ سخت غم (راغب) دم

گھونٹنے والا غم (قاموس) مراد غم کا سبب یعنی

بڑی مصیبت۔ کَرَبَ الْاَرْضَ زمین کو کھودنا جوتنا

غم بھی دل میں ہیجانی۔ بے چینی پیدا کر دیتا ہے گویا

دل کی زمین کو کھود ڈالتا ہے۔ کَرَبٌ وہ گانٹھ جو رسّی

کے سر پر بندھی ہوتی ہے۔ غم بھی دل کی گانٹھ ہوتا

ہے (راغب فی المفردات) کَرَبٌ کے معنی قریب ہونا

بھی ہے (اسی لئے کَرَبَ کو کَادَ کی طرح افعال مقاربہ

میں سے شمار کیا جاتا ہے) کَرَبَتِ الشَّمْسُ سورج

ڈوبنے کے قریب ہو گیا۔ ڈوبنے لگا۔ زیادتی غم سے

بھی دل ڈوبنے لگتا ہے۔ پژمردہ۔ افسردہ ہو کر زندگی

کی تازگی ختم یا کم ہو جاتی ہے۔ پ ۷/۱۴

اَلْکَرْبِ ۔ اسم مصدر معرفہ۔ بڑی مصیبت پ ۱۷/۶ پ ۲۳/۸،۷

کَرَّۃً ۔ کَرٌّ کسی طرف مڑ جانا۔ جھک جانا۔ لوٹ جانا

(راغب) کَرٌّ کے بعد ۃ وحدت کی ہے جس کے معنی ہے

ایک بار۔ گویا کَرَّۃٌ کے معنی ہوئے ایک بار لوٹنا۔ ایک پھیرا۔ ایک مرتبہ واپسی۔ دشمن پر (لوٹ کر) یکبارگی حملہ کرنے کو بھی (اسی مناسبت سے) کہتے ہیں (تاج) آیات میں مراد ہے عالم آخرت سے لوٹ کر ایک بار پھر دنیا میں جانا۔ ۲/۱۶۷ ۲۶/۱۰۲ ۳۹/۵۸

کَرَّۃٌ۔ اس جگہ مراد دنیا سے لوٹ کر عالمِ آخرت میں جانا ایک بار (پھر) زندہ ہونا ۷۹/۱۲

اَلْکَرَّۃَ۔ دشمن پر یکبارگی حملہ غلبہ حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے اس لئے کَرَّۃٌ کے معنی غلبہ بھی آتا ہے۔ اس جگہ غلبہ مراد ہے (سیوطی)

کَرَّتَیْنِ۔ تثنیہ کَرَّۃٌ واحد۔ دو مرتبہ دوبارہ ۶۷/۴

کُرْسِیُّہٗ۔ کرسی مضاف ہٗ مضاف الیہ۔ اسکی کرسی۔ اصحاب الظواہر (علامہ ابن تیمیہ و امام ابن قیم و ابن حزم اندلسی وغیرہم) کے نزدیک کرسی سے حقیقی معنی مراد ہے یعنی یہی بیٹھنے کی کرسی۔ لیکن کیفیت مجہول ہے معلوم نہیں کیسی کس چیز کی غرض جیسی اللہ کیلئے سزاوار ہے بعض علماء کے نزدیک وہ جسم محیط مراد ہے جس کے اندر سارا جہان سمایا ہوا ہے۔ بعض نے انصاف وحکومت کی کرسی مراد لی ہے حضرت ابن عباس کے نزدیک کرسی سے علم مراد ہے۔ ۲/۲۵۵

کُرْسِیِّہٖ۔ کرسی اسم مضاف ہٖ مضاف الیہ۔ اس کی کرسی (یہ) اس جگہ کرسی سے متعارف کرسی مراد ہے۔ ۳۸/۳۴

کِرَامٌ۔ جمع۔ کَرِیْمٌ واحد۔ باعزت۔ بزرگ (فرشتے) امام راغب نے لکھا ہے کَرَمٌ اللہ کی صفت بھی ہے انسان کی بھی۔ فرشتے کی بھی۔ قرآن کی بھی اور دوسری چیزوں کی بھی اور سب کے معانی میں اختلاف ہے ۱۔ اللہ کے کرم سے مراد ہے مخلوق پر اُسکا احسان و انعام۔ اللہ کریم ہے یعنی مخلوق پر احسان کرتا ہے پیہم نعمتوں سے نوازتا ہے ۲۔ آدمی کے کرم سے مراد ہے اخلاقِ پسندیدہ۔ خصائلِ حمیدہ۔ کردار کی ہر خوبی اور ہر ذاتی شرف۔ آدمی کریم ہے یعنی اچھے کردار کا مالک ہے۔ اس کے اندر محاسن ہیں بشرف ہے بزرگی ہے۔ بعض علماء کا قول ہے حُرِّیت اور کرم دونوں ہم معنی ہیں لیکن استعمال میں فرق ہے حُر اس آدمی کو کہتے ہیں جس میں خوبیاں ہوں اسکے اعمال میں حُسن ہو خواہ محاسن چھوٹی ہوں یا بڑی لیکن کریم صرف اسی آدمی کو کہتے ہیں جس میں بہت اونچی خوبیاں ہوں ۳۔ ملائکہ کے کریم ہونے کے معنی ہے۔ دربارِ الٰہی میں ان کی عزت وبزرگی۔ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ عزت والے فرشتے جو انسانوں کے اعمال نامے لکھتے ہیں ۴۔ قرآن کریم یا کتاب کریم۔ عزت وشرف والا بزرگ قرآن اور کتاب ۵۔ رسولِ کریم عزت وبزرگی والا

پیغام بر (جبرئیل) ۳۰۔ قولِ کریم نرم اچھی بات عاجزانہ کلام ۲۳۔ باقی اشیاء میں سے جس چیز کی صفت کریم ہوگی تو اس سے مراد ہوگا اس چیز کا اچھی صفات سے متصف ہونا۔ عمدہ ہونا جیسے زَوجٍ کَرِیمٍ ہر عمدہ قسم۔ مَقَامٍ کَرِیمٍ عمدہ مقام۔ ۲۵

کِرَامًا۔ جمع۔ کَرِیمٌ واحد ۱۹/۱۴ پ بزرگانہ انداز سے شریفانہ ۳۰ پ عزت والے بزرگ (فرشتے)

کَرِیمٌ۔ صفت مشبہ واحد۔ کِرَام جمع عزت والا ۹/۱۵ پ ۱۰/۶ پ ۱۲/۱۴ پ ۱۷/۱۴ پ ۱۸/۹ پ ۱۹/۱۸،۱۷ پ ۲۲/۷ پ ۲۷/۱۸،۱۶ پ ۲۵/۱۴ پ

کَرِیمٍ صفت مشبہ واحد۔ کِرَامٌ جمع عزت والا۔ عمدہ ۱۹/۸،۷،۵ پ ۲۱/۱۰ پ ۲۲/۱۸ پ ۲۵/۱۴ پ ۲۷/۱۵ پ ۲۹/۶ پ ۳۰/۶ پ

کَرِیمًا۔ صفت مشبہ واحد کِرَام جمع ۵/۲ پ عزت کا مقام ۱۵/۳ پ عاجزانہ باادب ۲۲/۲ پ عزت والا عمدہ۔ ۲۲/۲ پ عزت والا۔ بڑا۔

اَلْکَرِیمُ۔ صفت مشبہ واحد۔ کِرَامٌ جمع ۲۵/۱۶ پ بزرگ

اَلْکَرِیمِ۔ صفت مشبہ واحد۔ کِرَامٌ جمع ۱۸/۶ پ بزرگ ۳۰ پ بزرگ۔

کَرَّمْتَ۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف تَکْرِیمٌ وَ تَکْرِمَۃٌ مصدر۔ باب تفعیل۔ عزت دینا۔ تعظیم کرنا۔ عیب سے پاک قرار دینا۔ کسی کو کریم کہنا (تاج وقاموس) تکریم لازم بھی آتا ہے کَرُمَ السَّحَابُ ابر بہت

پُرآب ہوگیا۔ آیت میں اول معنی مراد ہے۔ تو نے عزت دی۔ ۱۵/۷ پ

کَرَّمْنَا۔ جمع متکلم ماضی معروف تَکْرِیمٌ مصدر ہم نے عزت دی۔ ۱۵/۷ پ

کَرِہَ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف (باب سَمِعَ) ۹/۱۵ پ ۱۰/۱۱ پ ۱۱/۱۳ پ ۲۴/۷ پ ۲۸/۹ پ (اگرچہ) ناپسند کریں ۱۱/۱۳ پ ناپسند کیا۔ کَرِہًا صفت کا صیغہ ہے کُرْہٌ کے ہم معنی یعنی مکروہ۔ ناپسندیدہ (مزید تشریح کے لئے کارِھُوْنَ)

کَرَّہَ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف تَکْرِیۃٌ مصدر باب تفعیل (دوسرے مفعول پر اِلٰی آنا ضروری ہے) تمہارے لئے ناگوار بنادیا۔ ناپسند قرار دیا۔ تمہاری نظر میں مکروہ کر دیا۔ ۲۶/۱۳ پ

کَرِہْتُمُوْا۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف (اگر تم ناپسند کرو (شرط کی وجہ سے ماضی بمعنی مضارع) ۴/۱۴ پ تم ناپسند کرو گے۔ ۲۶/۱۴ پ

کَرِہُوْا۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ انھوں نے ناپسند کیا۔ ۹/۱۰ پ ۲۶/۷،۵

کُرْہٌ۔ اسم۔ ناپسند۔ ناگوار (کَرْہٌ اور کُرْہٌ کے فرق کے لئے دیکھو کارِھُوْنَ) ۲/۱۰ پ

کُرْھًا۔ تکلیف سے۔ ناگواری کے ساتھ برداشت

کر کے۔ ۲۶ پ

کَرْهًا۔ مصدر و اسم مصدر۔ ناگوار ہونا۔ ناخوشی مجبوری۔ زبردستی ۳۱ ہ اس آیت کا مطلب علمائے تفسیر نے الگ الگ بیان کیا ہے ۱ کسی نے کہا کَرْهًا اسلام کا مطلب ہے۔ ہر فطری دلائل سے مجبور ہو کر اللہ کی ذات وصفات کو مان لینا ۲ بعض کا قول ہے مسلمان بخوشی مانتا ہے اور کافر قضائے الٰہی کے سامنے مجبوراً ہتھیار ڈال دیتا ہے ۳ قتادہ نے کہا مسلمان بخوشی مانتا ہے اور کافر مرنے کے وقت مجبور ہو کر ۴ ابوالعالیہ اور مجاہد نے کہا کافر بھی اللہ کے خالقِ کل ہونے کا اقرار کرتا ہے اگرچہ معبود دوسروں کو بھی جانتا ہے ۵ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا مسلم ہو یا غیر مسلم (فطری) احوال کے لحاظ سے سب فرمانبردار ہیں۔ (یعنی تخلیقی حدود سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا) اگرچہ زبان سے کافر انکار کرتا ہے ۶ اہلِ تصوف نے لطیف نکتہ بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں جس نے سزا جزا دینے والے کی ذات کا مطالعہ کیا اور صرف مطالعۂ ذات کے پیشِ نظر اطاعت کی وہ اول گروہ میں داخل ہے اور جس نے ثواب کے لالچ یا عذاب کے خوف سے اطاعت کی وہ دوسرے گروہ میں شامل ہے یعنی رضائے ذات کے پیشِ نظر ایمان واطاعت ہو تو اسکو طوعًا کہا جائے گا اور رجاء وخوف کے جذبہ کے تحت ہو تو کرہًا ہوگا (راغب) ۳۱ ہ اس آیت کی توضیح بھی ۳۱ ہ کی طرح ہے۔ ۱۴ ہ زبردستی۔ عورتوں کی ناگواری کی حالت میں ۱۳ ن خوشی ناخوشی ۲۴ ۱۶ خوشی ناخوشی یا بالارادہ اور بالاضطرار۔

كَسَادَهَا۔ کساد مصدر مفعول مضاف ھا ضمیر واحد مونث مضاف الیہ۔ تجارت نہ چلنا۔ سودا نہ بکنا خریدار نہ ملنا۔ کُسُودٌ کا بھی یہی معنی ہے (باب نَصَرَ وَکَرُمَ) سُوقٌ کَاسِدٌ وہ بازار جس میں خریدار کم ہوں مَتَاعٌ کَاسِدٌ وہ سامان جس کے خریدار کم ہوں۔ کَسِیدٌ بھی اسی کا ہم معنی ہے۔ ن ۹

كُسَالیٰ۔ جمع۔ کَسْلَانُ واحد سُست۔ کاہل جس کام میں سستی نہ کرنی چاہئے اس میں سستی کرنے کو کَسَل کہتے ہیں (راغب قاموس) کَسِلٌ سستی کرنے والا مرد۔ کَسُولٌ سُست عورت (باب سَمِعَ)

۱۳ ن ۵ ۱۸

كَسَبَ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ کَسْبٌ کمائی کرنا۔ نفع کے لئے کوئی کام کرنا خواہ نتیجہ اچھا نکلے یا بُرا۔ کسب واکتساب کا فرق اور پوری تشریح حسب صراحت امام راغب اِکْتَسَبَ کے ذیل میں بیان

کی جا چکی ہے۔ اس جگہ اتنا سمجھ لینا چاہئے کہ قرآن مجید میں کسب کا استعمال چھ طرح کیا گیا ہے ۱ قلبی ارادہ اور نیت کی پختگی جیسے وَلٰکِن یُّؤَاخِذُکُم بِمَا کَسَبَت قُلُوبُکُم ۲ اچھا برا قول یا فعل جیسے ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفسٍ مَّا کَسَبَت ۳ نیک کام کرنا جیسے لَهَا مَا کَسَبَت ۴ برے کام کرنا جیسے وَلَا تَکسِبُ کُلُّ نَفسٍ اِلَّا عَلَیهَا۔ وَلَو یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوا۔ اَن تُبسَلَ نَفسٌ بِمَا کَسَبَت۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِینَ اُبسِلُوا بِمَا کَسَبُوا ۵ مال کمانا جیسے اَنفِقُوا مِن طَیِّبٰتِ مَا کَسَبتُم ۶ اولاد جیسے وَمَا کَسَبَ۔ مَکسِبٌ مَکسَبٌ اور مَکسَبَۃٌ بھی مصدر ہے (باب ضَرَبَ متعدی بیک مفعول و دو مفعول) پ ۱/۹ برا کام کیا پ ۲۷/۳ اچھا یا برا کوئی کام کیا پ ۳۰/۳۶ اولاد۔

کَسَبَا۔ تثنیہ مذکر غائب ماضی معروف۔ یہ لفظ اگرچہ تثنیہ مذکر کے لئے موضوع ہے لیکن اس جگہ ایک مرد اور ایک عورت مراد ہے۔ استعمالِ عرب میں ایسا جائز ہے۔ دونوں نے برا کام کیا۔ پ ۶/۱

کَسَبَت۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف۔ پ ۱/۱۴ پ ۳/۸ اچھے کام کئے پ ۷/۱۴ پ ۱۳/۱۹ پ ۲۱/۸ پ ۲۵/۵ برے کام کئے پ ۳/۶،۱۱ پ ۴/۸ پ ۱۳/۱۱ پ ۲۴/۷ پ ۲۵/۱۹ پ ۲۹/۱۶ اچھا یا برا کوئی کام کیا

پ ۲/۱۲ ارادہ کیا۔ نیت کی۔

کَسَبتُم۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف پ ۱/۹ تم نے اچھے کام کئے پ ۳/۵ تم نے جو مال کمایا۔

کَسَبُوا۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف پ ۴/۷ پ ۵/۹ پ ۷/۱۴ پ ۱۱/۸ پ ۲۲/۱۷ پ ۲۴/۲ پ ۲۵/۴،۵،۱۷ انھوں نے برے کام کئے۔ پ ۲/۹ انھوں نے اچھے کام کئے پ ۳/۴ پ ۱۳/۱۵ ظاہر میں اچھے کام کئے۔

کِسَفًا۔ جمع کِسفَۃٌ مفرد اَکسَافٌ وَکُسُوفٌ جمع الجمع۔ ٹکڑے۔ کَسَفٌ (باب ضَرَبَ) متعدی بھی ہے اور لازم بھی کَسَفَ الثَّوبَ کپڑا کاٹ دیا۔ پھاڑ دیا۔ کَسَفَ الشَّمسُ سورج گرہن ہو گیا۔ کَسَفَ اللّٰهُ الشَّمسَ اللہ نے سورج گرہن کر دیا کَسَفَ حَالُهٗ اس کا حال برا ہو گیا۔ کَسَفَ طَرفَهٗ اس نے اپنی آنکھیں نیچی کر لیں۔ پ ۱۵/۱۰ ٹکڑے پ ۱۹/۱۴ ٹکڑے پ ۲۱/۸ ابر کا ایک پارہ دوسرے کے اوپر تہ بر تہ پ ۲۲/۷ ٹکڑے۔

کِسفًا۔ جمع کِسفَۃٌ مفرد بعض اہلِ لغت نے کِسفٌ کو بھی مفرد کہا ہے اخفش نے صراحت کی ہے کہ آیت پ ۲۷/۴ میں جس کے نزدیک کِسفًا کی روایت صحیح ہے اس کے نزدیک کِسفًا مفرد ہے اور جس کے نزدیک اس جگہ کِسَفًا مروی ہے اس کے نزدیک (بہر حال) جمع ہے۔

کِسْوَتُھُمْ ۔ مفرد مضاف کِسَاءٌ جمع ۔ لباس
کُسْوَۃٌ بھی اسی کے ہم معنی ہے اس کی جمع کُسًی
ہے کِسَاءٌ تسلی ۔ بزرگی اور مرتبے کی بلندی ۔ کِسَاءٌ
کمبل اَکْسِیَۃٌ جمع ۔ کاسِیٌ لباس پہنے ہوئے آدمی
مَکْسُوٌّ وہ لباس جو پہنا گیا ہو ۔ کَسِیَ (سَمِعَ) متعدی
بیک مفعول (کُسًی مصدر) پہنا ۔ کَسَا (نَصَرَ) متعدی
بدو مفعول کسی کو لباس پہنایا یا پہننے کو دیا ۔ آیت
میں ھُمْ مضاف الیہ ہے ۔ ان مردوں کا لباس ۔ پ۶

کِسْوَتُھُنَّ ۔ ان عورتوں کا لباس ۔ پ۲ ۱۴

کَسَوْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف (باب نَصَرَ) ہم نے
پہنایا ۔ پ۱۸

کُشِطَتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول کَشْطٌ
مصدر (باب نَصَرَ) کَشْطٌ کے معنی برہنہ کر دینا ۔ جگہ
سے ہٹا دینا ۔ گھوڑے کے اوپر سے جھول الگ
کر دینا ۔ اونٹ وغیرہ کی کھال اُتار دینا ۔ کِشَاطٌ
برہنہ ہونا (تاج وقاموس) کسی چیز کو ہٹا کر لپیٹ
دینا ۔ آسمانوں کو جگہ سے ہٹا کر لپیٹ دیا جائیگا
پ۳۰ (معجم القرآن)

کَشَفَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف ۔ دُور کر دیا
ہے ۔ زائل کر دینا ہے پ۱۴ (دیکھو مزید تنقیح کے
لئے کَاشِفٌ)

کَشْفَ الضُّرِّ ۔ مصدر منصوب مضاف اَلضُّرِّ مضاف
الیہ ۔ تکلیف کو دُور کرنا پ۱۵

کَشَفَتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف ۔ اس نے
کھولا ۔ اس نے کپڑا ہٹایا پ۱۹

کَشَفْتَ ۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف (اگر) تو دُور
کر دے (اگر) تو ٹال دے (شرط کی وجہ سے ماضی

کَشَفْنَا ۔ جمع متکلم ۔ ماضی معروف
ہم نے دُور کر دیا ۔ ٹال دیا پ۹ پ۱۱ ہم نے
دُور کر دی ۔ زائل کر دی پ۱۵ (اگر) ہم دُور کر دیں پ۱۸
ہم نے دُور کر دیا ۔ ہٹا دیا پ۲۵ ہم نے کھول دیا ۔ پردہ
ہٹا دیا ۔ پ۲۶

کَظِیْمٌ ۔ صفت مشبہ مفرد کَظَمٌ اور کُظُوْمٌ (دیکھو
اَلْکَاظِمِیْنَ) سخت غمگین جو اپنے غم کو گھونٹ کر رکھے
ظاہر نہ کرے (بیضاوی ۔ خازن) پ۱۳ پ۲۵

اَلْکَعْبَۃَ ، اَلْکَعْبَۃُ } چوکور مربع مکان جو سطح سے اونچا ہو
یعنی کرسی پر بنا ہو ۔ مراد مسلمانوں کا
قبلہ ۔ پ۲

دنیا میں سب سے اوّل عبادت خانہ جس کی تعمیر
ابتدائی دور انسانی میں کی گئی کعبہ ہے ۔ حضرت
ابراہیم سے بھی پہلے لوگ اسکی تعظیم کرتے تھے سیلاب
اور امتداد زمانہ کے سبب عمارت گرگئی ۔ نشان

مٹ گئے تو حضرت ابراہیمؑ نے از سرِ نو مربع عمارت
بنائی جس کی شکل چوکور تھی لیکن ہر چہار اطراف میں
بجائے اضلاع کے زاویے قائم کئے۔ زاویہ غربی
زاویہ شرقی۔ زاویہ شمالی۔ زاویہ جنوبی۔ چاروں اضلاع
کا رُخ اس طرح تھا۔ ایک ضلع جنوبی شرقی۔ دوسرا
جنوبی غربی۔ تیسرا شمالی شرقی۔ چوتھا شمالی غربی۔ اس
شکل کی عمارت بنانے کی وجہ صرف یہ تھی کہ کسی رُخ
کی طوفانی ہواؤں سے ٹکراؤ نہ ہو۔ حضرت ابراہیمؑ
کے زمانۂ دراز کے بعد عمالقہ نے تعمیر کی پھر قبیلہ جرہم
نے اپنے زمانے میں اس کی عمارت بنائی۔ سیلاب کے
سبب جرہم کی بنائی ہوئی عمارت بھی گر گئی تو قریش
نے تعمیر کی۔ لیکن روپے کی کمی کے سبب اصل عمارت
سے یہ عمارت تنگ رہی۔ اصل بنیادوں پر نہ بن سکی۔
حضورِ اقدس صلعم کی بعثت سے پانچ سال پہلے کا یہ
واقعہ ہے سرکار والا بھی تعمیر میں شریک تھے۔ پھر
حضرت عبداللہ بن زبیر نے اپنے دورِ خلافت میں
۶۳ھ سے ذی الحج ۶۴ھ تک ابراہیمی بنیادوں پر
از سرِ نو تعمیر کی اور قریش کی بنائی ہوئی عمارت ڈھادی
جب حجاج کی فوج کی سنگ باری سے کعبہ کی دیواریں
ٹوٹ گئیں اور حضرت عبداللہ کو شکست ہو گئی تو
عبدالملک بن مروان کے حکم سے ابنِ زبیر کی بنوائی
ہوئی عمارت گرادی گئی اور قریش کی قائم کردہ
بنیادوں پر تعمیر کی گئی۔ عمارت قریش کی بلندی
۱۵ میٹر تھی۔ حضرت ابن زبیر نے ۲۰ میٹر بلندی رکھی
میزاب والا ضلع اور اس کے سامنے والا ضلع دس
دس میٹر سے کچھ زائد رکھا اور دروازہ والا ضلع
اور اسکے سامنے والا ضلع بارہ بارہ میٹر طویل بنایا۔

اسلام سے ستائیس سو برس پہلے عرب کعبہ کی
تعظیم کرتے تھے۔ اس میں بُت پرست اور اہلِ
کتاب کی کوئی تفریق نہ تھی بلکہ حضرت ابراہیمؑ سے
بھی پہلے اقوام عرب (عاربہ اور متعربہ) کی نظر
میں یہ عبادت خانہ مقدس مانا جاتا تھا۔ ایک اسلامی
شاعر کے اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ ساسان بن
بابک (شاہ فارس) بھی کعبہ کے حج کو آیا تھا شاعر
کہتا ہے

وَمَا زِلْنَا نَحُجُّ الْبَيْتَ قِدْمًا وَنُلْقِي بِالْأَبَاطِحِ آمِنِينَا
وَسَاسَانُ بْنُ بَابَكَ سَارَ حَتَّى أَتَى الْبَيْتَ الْعَتِيقَ يَطُوفُ دِينَا

ہم پُرانے زمانے سے کعبہ کا حج کرتے رہے ہیں
اور امن کے ساتھ وادئ بطحا میں رہتے رہے۔
ساسان بن بابک بھی چل کر آیا تھا اور اُس نے
بھی اس مکانِ قدیم کا مذہبی طواف کیا تھا (معجم القرآن)
مروج الذہب میں لکھا ہے کہ صابئ فرقہ (یعنی

صابئی فرقوں میں سے وہ گروہ جو ستارہ پرست تھا) کعبہ کی تعظیم کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کعبہ بیت زحل ہے۔ مشرک صابئی سیّاروں کو ابدی ازلی کہتے اور عالمِ عناصر کا مؤثر حقیقی اور الٰہ معبود جانتے تھے (رحلۃ حجازیہ) شہر سبا (علاقہ یمن) کے رہنے والے قبائل حمیر سب سے پہلے صابئی مذہب کے علم بردار بنے اور سیل عرم کے بعد یا کچھ پہلے باقی بلاد عرب میں جب یہ قبائل پھیل گئے تو شام و حبش تک یہ مذہب پھیل گیا۔ صابیوں کی نظر میں سات محترم مکان تھے جن میں سے ایک کعبہ بھی تھا اور سب مٹ گئے کعبہ باقی رہا۔ اور چونکہ ستارہ پرستی قدیم سے عموماً شرقی ممالک میں پھیلی ہوئی تھی خصوصاً ہندستان۔ ایران اور عراق (کلدانی) اس لئے ان ملکوں کے باشندے کعبہ کی تعظیم کرتے تھے۔ بقول پروفیسر عبدالرؤف (معجم القرآن) ہندو مکّہ کو مکشیشا یا مکوشیشان کہتے تھے یعنی شیش یا شیشان والا مکہ شیش یا شیشان ہندوؤں کے کسی دیوتا کا نام تھا۔ ہندو یہ بھی کہتے تھے کہ الوہیت کے تیسرے رکن (اقنوم ثالث) یعنی شیو جب مکہ کی زیارت کو اپنی بیوی سمیت گیا تو مجسمۂ الوہیت کا ایک پتھر توڑ کر لیتا گیا جس کو کعبہ میں لگا دیا۔ اسی کو حجرِ اسود کہا جاتا ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ صاحب معجم القرآن کی تحقیق کہاں تک صحیح ہے اور قدیم ہندستانی کعبہ کو محترم جانتے تھے یا نہیں لیکن موجودہ ہندوؤں کے آرین قدماء کی بعض تصریحات ضرور یہ پتہ دیتی ہیں کہ ان کی نظر میں مکہ ضرور واجب العظمت مقام تھا آرین تاریخ (اگر صحیح ہے) تو یہ رائے قائم کی جا سکتی ہے کہ ایران کے مذہبی عقائد قدیم آریہ پر ضرور اثر انداز تھے اور ایرانی صابئی مکّے کی تعظیم و تقدیس کرتے تھے۔ اس لئے یہ یقین کر لینے کی وجوہ ہیں کہ قدیم آریہ بھی مکّہ کی تقدیس کرتے ہوں گے۔

اسلام سے پہلے عرب نے کچھ کعبے دوسرے بھی بنا رکھے تھے جن کی تقدیس کرتے تھے لیکن کعبہ کی عظمت سب سے زیادہ تھی۔ اسلام کے بعد ایک کعبہ کے علاوہ کوئی کعبہ باقی نہیں رہا۔

اَلْکَعْبَیْنِ ۔ تثنیہ۔ اَلْکَعْبُ مفرد۔ دونوں ٹخنے ایڑی سے اوپر۔ قدم اور ٹانگ کے ملنے کے مقام پر۔ دائیں اور بائیں ابھری ہوئی دو ہڈیاں۔ جوتہ کا تسمہ باندھنے کی جگہ میں پشتِ قدم پر سامنے کی طرف جو ہڈّی کسی قدر ابھری ہوئی ہے اسکو بھی

کعب کہا جاتا ہے (قاموس) لیکن باجماع اہل سنت آیت میں ہر پاؤں کے دونوں ٹخنے ہی مراد ہیں ۶/۲

کِفَاتًا۔ سب کو سمیٹنے کی جگہ۔ زندہ انسانوں کو اپنے اوپر اور مردوں کو اپنے اندر زمین سمیٹے ہوئے ہے مثل مشہور ہے۔ اَلْمَنَازِلُ كِفَاتُ الْاَحْيَاءِ وَالْمَقَابِرُ كِفَاتُ الْاَمْوَاتِ مکان زندوں کو سمیٹنے کے مقام ہیں اور قبریں مردوں کو۔ اگر کِفَات کو مصدر قرار دیا جائے تو کِفَات سے مراد مقام کِفَات ہوگا اور اگر کِفَات کو کِفْتٌ کی جمع کہا جائے اور کِفْتٌ کا معنی ہے ظرف برتن تو زمین کو زندوں مُردوں کی بھرتی کا برتن کہا جائے گا دونوں صورتوں میں مطلب ایک ہی ہے (معجم القرآن مع بعض زیادت) صاحب قاموس نے لکھا ہے کہ

"کفات جمع کرنے کے مقام کو بھی کہتے ہیں اس صورت میں مطلب بغیر کسی توجیہ کے بالکل واضح ہے۔"

لغت میں کَفْتٌ کے معنی ہیں کسی چیز کا رُخ پھیر دینا پنجے میں دبوچ لینا۔ جمع کرنا۔ حفاظت کرنا۔ تیز سنہ کانا اڑنے کے ارادے سے پرندہ کا بازو سمیٹنا۔ روکے رکھنا صحاح کی حدیث میں آیا ہے اِكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ بِاللَّيْلِ رات میں اپنے بچوں کو روکے رکھو۔ زمین بھی سب کو اپنے اندر روکے ہوئے ہے۔ اس لئے کفات کہا گیا

(وَالْفِعْلُ مِنْ ضَرَبَ) کَفْتٌ کے معنی مار ڈالنا اور ہلاک کرنا بھی ہے اور گھما کر کسی چیز کے دونوں کناروں کو ملا دینے کو بھی کَفْتٌ کہتے ہیں (تاج) ایک حدیث میں آیا ہے۔ اللہ کرام کاتبین سے فرماتا ہے اِذَا مَرِضَ عَبْدِيْ فَاكْتُبُوْا لَهٗ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِيْ صِحَّتِهٖ حَتّٰى اُعَافِيَهٗ اَوْ اَكْفِتَهٗ۔ میرا بندہ بیمار ہو جائے تو جیسے اعمال وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا ویسے ہی اس کے اعمال لکھتے رہو یہاں تک کہ میں اس کو تندرست یا ہلاک کر دوں۔ شاید ہلاک کرنے کو اس وجہ سے کِفْت کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد آدمی اپنی اصل یعنی عدم سے جا ملتا ہے۔ انجام کا سرا آغاز سے مل جاتا ہے اس کے اندر بھی سمٹنے اور جمع ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ ۲۹/۲۱

كَفَّارٌ۔ صیغہ مبالغہ مرفوع نکرہ۔ زبردست کافر۔ بڑا ناشکرا۔ کُفْرٌ۔ کُفْرَانٌ اور کُفُوْرٌ کی مکمل تشریح اَكْفُرُ۔ تَكْفُرُ۔ تَكْفُرُوْا اور کَافِرٌ کے ذیل میں کی جاچکی ہے۔ ۱۴/۱۳ بڑا ناشکرا۔ ۱۵/۲۳ کافر

كَفَّارٍ۔ مبالغہ مجرور نکرہ۔ ۳/۲ بڑا ناشکرا ۲۶/۱۶ کافر۔

كَفَّارًا۔ مبالغہ منصوب نکرہ۔ ۲۹/۱۰

كُفَّارٌ۔ جمع مرفوع کَافِرٌ واحد۔ کَفَّار مفرد بھی ہے جس کے معنی ہیں تاریک رات۔ سیاہ ابر۔ دریا

بڑی ندی۔ کاشتکار۔ ہموار میدان۔ تاریکی۔ ہتھیار بند آدمی لیکن ان میں سے کسی معنی کے لئے قرآن مجید میں استعمال نہیں کیا گیا۔ قرآن مجید نے اس لفظ کو بصورت جمع استعمال کیا ہے اور صرف کافر کے معنی مراد لئے ہیں یعنی نبوت۔ شریعت اور قیامت وغیرہ کے منکر۔ پ ۲/۳ پ ۳/۱۷ پ ۴/۱۴ پ ۲۶/۸

كُفَّارًا۔ جمع منصوب۔ کافر واحد۔ پ ۱/۱۳

اَلْكُفَّارُ۔ جمع مرفوع معرفہ الکافر واحد۔ منکرینِ اسلام پ ۱۳/۱۲ پ ۲۸/۸

اَلْكُفَّارِ۔ جمع مجرور معرفہ الکافر واحد۔ منکرینِ اسلام۔ پ ۱۱/۵ پ ۲۶/۱۲ پ ۲۸/۸ پ ۳۰/۸

اَلْكُفَّارَ جمع منصوب معرفہ الکافر واحد۔ پ ۶/۱۳ پ ۱۰/۱۶،۱۵ پ ۱۱/۴ پ ۲۸/۲۰ منکرینِ دین پ ۲۷/۱۹ کاشتکار۔

كُفَّارُكُمْ۔ كُفَّارُ جمع مضاف۔ کُمْ مضاف الیہ تمہارے کافر۔ تم میں کے کافر پ ۲۷/۱

كَفَرَ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ وہ کافر ہوا اس نے کفر کیا۔ پ ۱/۱۵،۱۳ پ ۳/۱۴،۱ پ ۴/۱ پ ۶/۱۴،۷ پ ۱۴/۲۰ پ ۱۶/۸ پ ۱۸/۱۳ پ ۲۱/۱۲،۸ پ ۲۲/۱۷ پ ۲۸/۵ پ ۳۰/۱۳ اس نے ناشکری کی۔ پ ۱۹/۱ پ ۲۱/۱۱

كُفِرَ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول۔ اس کا انکار کیا گیا۔ اس کی رسالت نہیں مانی گئی۔ پ ۲۷/۸

كُفْرٌ۔ مصدر و اسم مصدر نکرہ۔ اسلام سے انکار۔ رسالت کا انکار۔ قیامت کا انکار۔ وحدانیت ذاتی و صفاتی کا انکار۔ فرائضِ دین کی فرضیت کا انکار وغیرہ۔ پ ۲/۱۱

اَلْكُفْرَ۔ مصدر معرفہ منصوب (حسب معنی مذکور) پ ۱/۱۳ پ ۳/۱۳ پ ۴/۹ پ ۱۰/۹ پ ۲۶/۱۳

اَلْكُفْرِ۔ مصدر معرفہ مجرور (حسب معنی مذکور) پ ۳/۱۶ پ ۴/۹،۸ پ ۶/۱۳،۱۰ پ ۱۰/۹،۸،۱۱،۱۶ پ ۱۴/۲۰

كُفْرُهٗ۔ مصدر مرفوع مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ اس کا کفر۔ پ ۲۱/۸ پ ۲۲/۱۷

كُفْرُهُمْ۔ مصدر مرفوع مضاف ہُم ضمیر جمع مذکر مضاف الیہ۔ اُن کا کفر پ ۲۲/۱۷ دو جگہ۔

كُفْرِهِمْ۔ مصدر مجرور مضاف۔ ہِم مضاف الیہ۔ ان کے کفر کی وجہ سے پ ۱/۱۱ پ ۵/۱۸ پ ۶/۲

كُفْرِكَ۔ مصدر مجرور مضاف۔ کَ ضمیر خطاب۔ مضاف الیہ۔ تیری ناشکری کی وجہ سے پ ۲۳/۱۵

كُفْرًا۔ مصدر منصوب نکرہ۔ انکار شریعت (وغیرہ) پ ۳/۱۷ پ ۱۵/۱۲ پ ۶/۱۳،۱۴ پ ۱۱/۲،۱ پ ۱۶/۱ ناشکری پ ۱۳/۱۷

كُفْرَانَ۔ مصدر منصوب۔ ناقدر دانی۔ پ ۱۷/۷

كَفَرْتُ۔ واحد متکلم ماضی معروف مصدر کفر۔ میں نے انکار کیا۔ میں انکار کرتا ہوں۔ پ ۱۳/۱۶

کَفَرْتَ۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف کُفْرٌ مصدر تو نے انکار کیا۔ تو نے نہیں مانا ۱۵/۱۷

کَفَرْتُمْ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف۔ کُفْرٌ مصدر پ ۴/۲ ۱/۱۴ ۱۳/۱۴ ۱۵/۷ ۲۴/۱ ۲۵/۱ ۲۶/۱

کَفَرَتْ۔ واحد مونث غائب ماضی معروف۔ کُفْرٌ مصدر۔ اس نے انکار کیا۔ نہ مانی ۲۸/۱ کُفْرَانٌ مصدر اس نے ناشکری کی ۲۴/۲۱

کَفَرْنَا۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ کُفْرٌ مصدر ہم نے انکار کیا۔ کفر کیا۔ ۲۴/۱۴ ۲۸/۷

کَفَرُوْا۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف کُفْرٌ مصدر انھوں نے اسلام کا انکار کیا۔ انھوں نے تکذیب کی۔ انھوں نے نہ مانا پ ۱: ۳، ۴، ۷، ۱۱، ۱۲، ۱۳ — ۲: ۳، ۱۰ — ۳: ۲، ۹، ۱۰، ۱۴، ۱۷ — ۴: ۳، ۴، ۷، ۸، ۹، ۱۱ — ۵: ۳، ۵، ۸، ۹، ۱۲، ۱۷ — ۶: ۳، ۵، ۶، ۱۰، ۱۴، ۱۵ — ۷: ۱، ۴، ۵، ۷، ۹ — ۸: ۱۶ — ۹: ۱، ۱۲، ۱۸، ۱۹ — ۱۰: ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۱۸ — ۱۱: ۶ — ۱۲: ۱، ۳، ۵، ۹ — ۱۳: ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۵ — ۱۴: ۱، ۱۱، ۱۸ — ۱۵: ۱۱، ۲۰ — ۱۶: ۳، ۵، ۸ — ۱۷: ۳، ۷، ۹، ۱۰، ۱۴، ۱۹ — ۱۸: ۲، ۳، ۱۱، ۱۳، ۱۹ — ۱۹: ۱ — ۲۰: ۳، ۱۳، ۱۵ — ۲۱: ۲، ۵، ۹، ۱۶، ۱۹ — ۲۲: ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۶ — ۲۳: ۲، ۶، ۹، ۱۰، ۱۲ — ۲۴: ۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۸، ۱۹ — ۲۵: ۱، ۱۲، ۳۰ — ۲۶: ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸، ۱۱ — ۲۷: ۲، ۴، ۱۸ — ۲۸: ۴، ۵، ۷، ۱۳، ۱۵، ۱۹، ۲۰ — ۲۹: ۱، ۲، ۴، ۸، ۱۵ — ۳۰: ۷، ۱۰، ۱۴، ۲۳ انھوں نے ناشکری کی۔ پ ۲۳/۸

اَلْکَفَرَۃُ۔ جمع۔ اَلْکَافِرُ واحد۔ ناشکرے پ ۳۰/۵

کَفُوْرٌ۔ صفت مشبہ مرفوع نکرہ۔ ناشکرا۔ پ ۱۲/۲ ۱۷/۱۶ ۲۵/۶،۷

کَفُوْرٍ۔ صفت مشبہ مجرور نکرہ۔ ناشکرا ۱۷/۱۲ ۲۱/۱۳ ۲۲/۱۶

کَفُوْرًا۔ صفت مشبہ منصوب نکرہ۔ ناشکرا پ ۱۵/۳،۷ ۲۹/۱۹ کافر ۲۹/۲۰

اَلْکَفُوْرَ۔ صفت مشبہ منصوب معرفہ۔ کافر یا ناشکرا پ ۲۲/۸

کُفُوْرًا۔ مصدر منصوب۔ کفر۔ پ ۱۵/۱۰،۱۱ ۱۹/۳

کَفَّرَ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف تَکْفِیْرٌ مصدر باب تفعیل۔ دور کر دے۔ معاف کر دے۔ ساقط کر دے۔ تکفیر کے معنی کسی چیز کو چھپانا (متعدی بغیر حرف) گناہ مٹا دینا معاف کر دینا (مفعول دوئم پر عن) ۲۶/۵

کَفِّرْ۔ واحد مذکر حاضر امر معروف تَکْفِیْرٌ مصدر مٹا دے معاف کر دے دور کر دے ۴/۱۱

کَفَّرْنَا۔ جمع متکلم ماضی معروف تَکْفِیْرٌ مصدر۔ ہم نے دور کر دئے۔ مٹا دئے۔ ۶/۱۳

کَفَّارَۃٌ۔ اسم۔ گناہ کا شرعی اتار۔ شریعت نے گناہ کی سزا سے محفوظ رہنے کے لئے جو بدلہ (بصورت صوم

یا صدقہ یا باندی یا غلام کی آزادی) تجویز کر دیا ہے اس کو کفارہ کہا جاتا ہے۔ پ ۶ ع ۱۱

کَفَّارَۃٌ۔ اسم مضاف (قسموں کا) بدلہ۔ پ ۷

کَفَّارَتُہٗ۔ کَفَّارَۃُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ اس کا کفارہ۔ پ ۷

کَفَّ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف کَفٌّ مصدر متعدی و لازم (باب نصر) روک دیا۔ کَفٌّ کے (اصلی وضعی) معنی ہتھیلی سے کسی چیز کو روک دینا۔ دفع کر دینا لیکن توسیع استعمال کے بعد (عرف عام میں) اس کے معنی ہو گئے کسی طور پر کسی چیز کو روک دینا خواہ ہاتھ سے نہ ہو جیسے کُفَّ بَصَرُہٗ اور کَفَّ بَصَرُہٗ اس کی نگاہ روک دی گئی یا رُک گئی یعنی نابینا ہو گیا۔ کَفَفْتُہٗ عَنْہُ میں نے اس کو روک دیا فَکَفَّ پس وہ رُک گیا۔

کَفٌّ ہتھیلی (راغب) پورا پنجہ (قاموس) اَکُفٌّ اور کُفُوفٌ جمع لَقِیتہٗ کَفَّۃَ کَفَّۃَ میں اس سے دست بدست ملا۔ کَفَافٌ بقدر ضرورت روزی۔ حدیث میں آیا ہے اَللّٰھُمَّ اُرْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ کَفَافًا الٰہی محمد (صلعم) کے گھر والوں کو بسر اوقات کے قابل روزی عطا فرما۔ تَکَفَّفَ (باب تفعّل لازم) مانگنے کے لئے ہاتھ پھیلایا۔ اِسْتَکَفَّ (باب استفعال لازم) مانگنے کے لئے یا کسی چیز کو روک دینے کے لئے ہتھیلی پھیلائی اِسْتَکَفَّ الشَّمْسَ (باب استفعال متعدی) کسی چیز کی طرف بآسانی دیکھنے کیواسطے دھوپ کی شعاعوں کو روکنے کے لئے آنکھوں پر بطور سایہ ترچھی شکل میں ہاتھ کی آڑ کر لی پ ۶ ع ۱۱ ۲۶

کَفَفْتُ۔ واحد متکلم ماضی معروف (باب نَصَرَ) امام راغب نے اس لفظ کے دو معنی لکھے ہیں ۱۔ میں نے اس کی ہتھیلی کو پکڑ لیا، یا اس کے ہاتھ پر مارا۔ ۲۔ میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے یا ہتھیلی سے روکا دفع کیا۔ لیکن یہ دونوں معانی اصل وضع کے اعتبار سے ہیں۔ اس جگہ مراد بنی اسرائیل کو روک دینا اور حضرت عیسیٰ کی طرف سے دفع کرنا ہے۔ پ ۵

کُفُّوْا۔ جمع مذکر حاضر امر حاضر اصل میں اُکْفُفُوْا بروزن اُنْصُرُوْا تھا۔ روکو۔ پ ۸

کَفَّیْہِ۔ کَفَّیْ تثنیہ ہے اصل میں کَفَّیْنِ تھا مضاف ہونے کی وجہ سے تثنیہ کا نون حذف کر دیا۔ ہٖ ضمیر مضاف الیہ۔ ہتھیلی سے ہتھیلی ملنا (ہاتھ ملنا) پشیمان ہونے کی علامت ہے اسلئے تَقْلِیبُ الْکَفَّیْنِ سے لغوی معنی مراد نہیں ہوتے بلکہ ندامت مراد ہوتی ہے (راغب) پ ۱۵ ع ۱۷ ۱۳

کَفَّلَھَا۔ کَفَّلَ واحد مذکر غائب ماضی معروف تَکْفِیلٌ

مصدر (باب تفعیل) ھا ضمیر واحد مؤنث مفعول۔ یعنی اللہ نے زکریاؑ کو مریم کا کفیل بنا دیا۔ اس صورت میں ھا ضمیر مفعول اول اور زکریا مفعول دوم ہوگا لیکن تکفیل کے معنی کسی کو اپنی ذمہ داری میں لے لینا بھی ہے اس لئے زکریا فاعل بھی ہو سکتا ہے یعنی زکریا نے مریم کو اپنی ذمہ داری میں لے لیا۔

کَفَلَہٗ کَفْلًا (نصر) کسی کو اپنی ذمہ داری میں لینا۔ کَفَلْتُ عَنْہُ بِالْمَالِ کسی قرض دار کی طرف سے قرضخواہ کو مال ادا کرنے کی ضمانت کی۔ کَفَلَ بِالرَّجُلِ کَفْلًا (ضرب۔ نصر کرم سمع) اس آدمی کی ضمانت کی الخ۔ کِفْلٌ حصہ کسی کا مثل بمساوی، کَفِیْلٌ مثل اور ضامن۔ کُفَلَاءُ جمع۔ کافِلٌ ضامن۔ ذمہ دار تیمار دار۔ کُفَّلٌ اور کُفَلَاءُ جمع (اقرب الموارد و منتہی الارب) ۳/۱۲

کِفْلٌ۔ ذمہ۔ حصہ یا بمعنی کفیل پورا پورا حصہ۔ (راغب) مراد گناہ کا حصہ۔ ردی حصہ (معجم القرآن) ۵/۸

کَفِیْلًا۔ ذمہ دار۔ مثل جس کا ذمہ لیا جائے۔ اس جگہ اول معنی مراد ہے۔ ۱۴/۱۹

(ذَا) الْکِفْلِ۔ حضرت ذوالکفل کا نام بشر تھا حضرت ایوبؑ کے بیٹے تھے (صاوی) حضرت ایوبؑ کے جانشین ہوئے۔ کنعان کے رہنے والے اسرائیلیوں کی ہدایت کے لئے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا گیا۔ (قاموس) لقب ذوالکفل تھا۔ کیونکہ آپ نے قائم اللیل اور صائم الدہر ہونے کا عہد کیا تھا اور اللہ سے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ کسی معاملے کا فیصلہ کرتے وقت کسی فریق پر (خواہ وہ کیسی ہی گستاخی کرے) غصہ نہیں کریں گے۔ محلی نے ذوالکفل کہنے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ ستّر انبیاء نے آپ کے پاس پناہ لی تھی۔ کافروں نے انبیاء کو قتل کرنا چاہا تھا تو ذوالکفل نے ان کی ضمانت کی۔ اپنی پناہ میں لیا اور بچا لیا اول توجیہ لقب زیادہ قرین صحت اور موافق لغت ہے کیونکہ کافل اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو ہمیشہ روزے رکھنے کا عہد کر چکا ہو اور یہ بھی اس نے پیمان باندھ لیا ہو کہ روزے میں کسی سے بات نہیں کرے گا (قاموس) اور یہ ظاہر ہے کہ کافل (صاحب کِفل) اور ذوالکفل (صاحب کِفل) کے معنی میں کوئی فرق نہیں فرق صرف لفظی ہے ایک جگہ ذو فاعلی معنی کو ظاہر کر رہا ہے اور دوسری جگہ ہیئت صیغہ کو۔ لفظ کِفل دونوں میں مشترک ہے۔

جمہور کے قول پر حضرت ذوالکفل پیغمبر تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری صحابی اور مجاہد تابعی کے نزدیک پیغمبر نہ تھے۔ پ ۱۷/۶ ۲۳/۳

کِفْلَیْنِ۔ تثنیہ منصوب کِفْلٌ واحد۔ دو حصے، دوگونہ۔ ایک دنیا میں رحمت دوسری آخرت میں۔

(معجم) بعض کا قول ہے کہ دو نعمتیں مراد نہیں ہیں
بلکہ (دوہری نعمت یعنی) پیہم نعمت مراد ہے جو
پوری پوری ہو۔ اس کے بعد کسی زیادتی کی ضرورت
نہ پڑے (وہذا مراد الراغب بما اجمل فی بیانہ) پ ۲۷/۲۰

کُفُوًا ۔ کُفُوٌ کَفُوٌ کِفًا کُفُوٌ کِفِیْءٌ کِفْئِیَۃٌ
کُفْوٌ کُفیٌ کَفَاٌ مرتبہ میں برابر مساوی القدر
قرآن مجید میں یہ لفظ مہموز بصورت واؤ ہے۔ کِفَاٌ
اور کُفُوٌ کی جمع کِفَاءٌ اور کُفُوٌ اور کُفُوٌ کی جمع
اَکْفَاءٌ آتی ہے۔
کَفِیءَ اللَّوْنُ اور مَکْفُوْءُ اللَّوْنِ جس کا رنگ
الٹ گیا ہو۔ بگڑ گیا ہو۔ اِنَاءٌ مَکْفُوْءٌ ایک طرف
سے جھکا ہوا اور بالکل الٹا ہوا برتن۔
کَفَاَہٗ (باب فتح متعدی) اس کو الٹا کر دیا۔
ایک طرف کو جھکا دیا۔ کسی کے رُخ کو پھیر دیا۔
پیروی کی۔ کَفَاَ (باب فتح لازم) شکست کھائی
منہ موڑ کر پیٹھ پھیر کر بھاگا۔ کَفَاَ عَنْ قَصْدِہٖ
ارادے سے رک گیا باز رہا۔ اِکْفَاءٌ (باب اِفعال)
الٹا کر دینا۔ مُکَافَاۃٌ (باب مُفَاعَلَۃ) برابر بدلہ
دینا۔ مُکَافِیءٌ برابر۔ عقیقہ والی حدیث میں آیا
ہے شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ برابر کی دونوں بکریاں
(المفردات وقاموس) (تاج واقرب الموارد) پ ۳۰/۳۷

کَفٰی ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف (ضرب) صیغہ
ماضی کا ہے لیکن مراد استمرار ہے۔ کِفَایَۃٌ مصدر
بھی ہے اور اسم مصدر بھی۔ بقول امام راغب
کِفَایَۃٌ اس چیز کو کہتے ہیں جو ضرورت پوری کرے،
کَفِیٌّ کَفِیٌّ کَافِی سب کے معنی ضرورت پوری کرنے
والا، جسکے بعد کسی کی حاجت نہ رہے۔ کُفْیَۃٌ روزینہ
معاش یومیہ۔ کُفًی جمع۔ کَفَاہُ مَؤُوْنَتَہٗ (متعدی
بدو مفعول) کسی کی طرف سے اس کا کام پورا کر دیا
اور اس کو اس کام کی تکلیف سے باز رکھا۔ کَفَاکَ
الشَّیْءُ (متعدی بیک مفعول) تیرے لئے وہ چیز
کافی ہے۔ پ ۴/۱۲ پ ۵/(۴، ۵، ۶، ۸، ۱۶) پ ۶/۳ پ ۱۱/۸ پ ۱۳/۱۲ پ ۱۵/(۲، ۴، ۷، ۱۱)
پ ۱۷/۴ پ ۱۹/(۱، ۳) پ ۲۱/(۲، ۱۷، ۱۹) پ ۲۲/(۲، ۳) پ ۲۶/(۱، ۱۲)

کَفَیْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ ہم کافی ہیں ہم ضرورت
پوری کرتے ہیں جس کے بعد کسی کی حاجت نہیں رہتی۔ پ ۱۴/۴

کَلّ ۔ چھری تلوار وغیرہ کی پشت۔ ظلم۔ سختی۔ غم۔ یتیم
وہ شخص جس کا باپ ہو نہ بیٹا۔ بیکار بے فیض آدمی جس
سے کسی فائدے کی اُمید نہ ہو۔ سب پر بار ہو۔ کند
زبان۔ کند دھار۔ کمزور بینائی۔ واحد تثنیہ جمع سب پر
اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ کَلَّۃٌ کند چھری (قاموس و
معجم القرآن)
کَلَّ الرَّجُلُ فِی مِشْیَتِہٖ کَلاًّ وہ آدمی چال میں

سُست پڑ گیا۔ اس کا مصدر کلال ہے۔ تلوار کی دھار کے کُند ہونے اور زبان کی تیزی و روانی سُست پڑنے کے معنی میں اگر اس کا استعمال کیا جائے گا تو مصدر کلول اور کلّۃ آئے گا (المفردات الراغب) آیت میں مراد ہے بے کار۔ بے فیض آدمی جو کسی کام کا نہ ہو۔ سب پر بار ہو۔ ۱۶/۱۴

کَلاَلَۃ۔ رسول اللہؐ سے کلالہ کے معنی کے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا (کلالہ وہ میت ہے) جسکی نہ اولاد ہو نہ باپ (راغب) بعض اہلِ لغت نے لکھا ہے کہ کلالہ اس وارث کو کہتے ہیں جو میّت کا نہ باپ ہو نہ اولاد۔ ابن عباس نے فرمایا اولاد کے علاوہ دوسرے وارثوں کو کلالہ کہتے ہیں۔ امام راغب نے کہا بظاہر حدیث اور اہلِ لغت کے قول میں تضاد ہے، مگر ہیں دونوں صحیح۔ کیونکہ جس میّت کے بلا واسطہ وارث موجود نہ ہوں یعنی باپ بھی نہ ہو، اور اولاد بھی نہ ہو، دوسرے وارث ہوں، تو میّت کا رشتہ دوسروں سے کمزور ہوگا کیونکہ براہِ راست نہ ہوگا بالواسطہ ہوگا۔ اسی طرح اُن وارثوں کا رشتہ میّت سے کمزور ہوگا جو میّت کی اولاد میں سے بھی نہ ہوں اور باپ بھی نہ ہوں۔ امام راغب کا مقصد یہ ہے کہ کلال کے معنی ہے ضعف اور بالواسطہ

قرابت۔ براہِ راست قرابت کے مقابلہ میں کمزور ہوتی ہے، اس لئے دونوں پر اطلاق صحیح ہے۔

حقیقت میں کلالہ کی اصل کلال ہے، اور کلال کے معنی ہیں ضعف۔ اَعشٰی شاعر کا قول ہے۔

فَاٰلَیْتُ لَا اَرْثِیْ لَهَا مِنْ کَلَالَۃٍ
وَلَا مِنْ حَفًا حَتّٰی تُلَاقِیْ مُحَمَّدًا

جب تک اونٹنی محمد (صلعم) تک نہ پہنچا دے گی مجھے اس کی تھکان اور فرسودہ پائی پر رحم نہیں آئیگا۔

توسیعِ استعمال کے بعد عرفِ عام میں کلالہ سے وہ لوگ مراد ہوتے ہیں جو منقطع الطرفین ہوں (نہ اُن کے والدین ہوں نہ اولاد) (معجم القرآن) عزیب سجستانی میں ہے کلالہ تَکَلَّلَہُ النَّسَبُ کا مصدر ہے۔ اِکْلِیل بھی اسی سے ماخوذ ہے کیونکہ تاج سر کو محیط ہوتا ہے۔ جو شخص آباء و اجداد کی خصوصیات کا حامل نہ ہو اس کو بھی کلالہ کہا جاتا ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے

وَرِثْتُمْ قَنَاۃَ الْمُلْکِ غَیْرَ کَلَالَۃٍ
عَنِ ابْنَیْ مَنَافٍ عَبْدِ شَمْسٍ وَهَاشِمٍ

عبد مناف کے دونوں بیٹوں عبد شمس اور ہاشم سے تم کو حکومت کا نیزہ میراث میں ملا ہے مگر تم خود بھی ان کی خصوصیات سے بے بہرہ نہیں ہو۔

(راغب) قریب کے رشتے کو چھوڑ کر اگر کوئی دُور کا
رشتہ دار ہو اس کو بھی کلالہ کہا جاتا ہے۔ عرب
کا مشہور قول ہے هُوَ ابْنُ عَمِّيْ لَحًّا دہ میرے حقیقی چچا کا
بیٹا ہے، لیکن اگر چچا کا بیٹا نہ ہو بلکہ خاندان کا
کوئی اور فرد ہو اور کسی طرح رشتہ دار ہو تو کہتے ہیں،
هُوَ ابْنُ عَمِّيْ كَلَالَةً وہ میرے چچا کا بیٹا کلالہ ہے،
(قاموس) شاید اسی وجہ سے قطرب قائل ہے کہ
ماں باپ اور بھائی کے علاوہ دوسرے وارثوں
کو کلالہ کہا جاتا ہے مگر راغب نے اس قول کو غلط
قرار دیا ہے۔ (المفردات)

کلالہ اُن عصبات کو بھی کہا جاتا ہے جن کی
موجودگی میں اخیافی بھائی (ماں ایک باپ جُدا
جُدا) وارث ہو جاتا ہے (قاموس و منتہی الارب)

پروفیسر عبدالرؤف نے معجم القرآن میں کہا ہے
کہ سلف کا اجماع ہے کہ آیت میں اخیافی بھائی
ہی مراد ہے۔ زمخشری نے بھی سورۂ نساء کی آیت
۱۷ کی تفسیر میں یہی لکھا ہے (کشاف)

کُلٌّ - لفظ کل لفظاً واحد ہے اور معنی کے لحاظ سے
جمع۔ اس لئے اس کا استعمال دونوں طرح ہے۔
کل القوم حضر، اور کل القوم حضروا دونوں
صحیح ہیں۔ تذکیر و تانیث اس میں برابر ہے۔ مذکر

کے لئے بھی مستعمل ہے اور مؤنث کے لئے بھی حضرت
ابوبکر صدیق حضرت کعب بن زہیر اور حضرت لبید بن
ربیعہ کے مندرجۂ ذیل اشعار میں لفظ کل کی طرف
مفرد ضمیریں راجع کی گئی ہیں۔

کل امرء مصبح فی اهله
والموت ادنی من شراك نعله (صدیق اکبر)

کل ابن انثی وان طالت سلامته
یوما علی آلة حدباء محمول (کعب)

الا کل شئ ما خلا الله باطل
وکل نعیم لامحالة زائل (لبید)

لیکن معنی کے لحاظ سے عنترہ نے جمع مؤنث کی
ضمیر راجع کی ہے کہتا ہے

جادت علیه کل عین ثرة
فترکن کل حدیقة کالدرهم

کل کی معنویت کے لحاظ سے فاطمہ خزاعیہ کے
شعر میں جمع مذکر کی ضمیر کل کی طرف راجع کی گئی ہے
کہتی ہے

کل ماحی وان عمروا
واردوا الحوض الذی وردوا (غنی اللبیب)

بعض اہل لغت کے نزدیک مؤنث کے لئے کلة
آتا ہے (قاموس)

کُلّ دو طرح کا ہوتا ہے مجموعی اور افرادی۔

کل افرادی ہمیشہ نکرہ مفردہ کی طرف مضاف ہوتا ہے جس کا ترجمہ ہوتا ہے ہر ایک۔ جیسے كُلُّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ۔ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ کل مجموعی مُعَرَّف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے یا اس ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے جو معرف باللام کی طرف راجع ہوتی ہے۔ اس وقت مجموعہ افراد پر دلالت کرتا ہے، اور یہ ترجمہ ہوتا ہے سب۔ پورا۔ كُلُّ الْقَوْمِ۔ سب قوم۔ پوری قوم فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ تاکہ سب مذہبوں پر اس کو غالب کرے۔ کبھی ایک ہی چیز کا مجموعہ اجزاء مراد ہوتا ہے، كُلُّ الرُّمَّانِ، پورا انار یعنی اس کے سب اجزاء چھلکا۔ دانہ۔ عرق وغیرہ۔ کبھی ذات اور خصوصی صفات کا مجموعہ مراد ہوتا ہے اسوقت ترجمہ ہوتا ہے کامل۔ جیسے وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ، ہاتھ کو کامل طور پر بالکل نہ پھیلا دو۔ ایک شاعر کہتا ہے لَيْسَ الْفَتٰى كُلُّ الْفَتٰى اِلَّا الْفَتٰى فِيْ اَدَبِهٖ سوا ر با ادب جوان کے کوئی کامل جوان نہیں۔ کبھی کل بمعنی بعض آتا ہے جیسے ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا بعض پہاڑوں پر ان کا ایک حصہ رکھ دو (قاموس)

کل کا مضاف ہونا ضروری ہے، اگر مضاف الیہ مذکور نہ ہو تو محذوف مانا جائے گا، جیسے كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ۔ كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ۔ وَكُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ (راغب و قاموس)

قرآن اور فصحاء کے کلام میں کُل پر الف لام نہیں آیا صرف متکلمین اور فقہاء کے کلام میں ایسا استعمال پایا جاتا ہے (راغب ولسان وتاج)

۱/۴ پ ۳/۹ پ ۵/۸ پ ۷/۱۶ پ ۱۲/۱ پ ۱۵/۹ پ ۱۶/۱۷ پ ۱۷/۳،۶ پ ۲۱/۱۲ پ ۲۲/۱۴ پ ۲۳/۱،۲،۳،۱۰،۱۱،۱۴،۱۵ پ ۲۴/۱۰ پ ۲۶/۱۵ ہر ایک (کل افرادی)

۱۰/۳ پ ۱۱/۲ دو جگہ پ ۲۰/۱ سب (کل مجموعی)

كُلِّ۔ پ ۲/۲ پ ۶/۱۱ پ ۸/۳،۱۱ پ ۱۵/۲ پ ۲۰/۸ پ ۲۲/۱۴ پ ۲۶/۲ ہر ایک (کل افرادی)

كُلًّا۔ پ ۵/۱۰،۱۶ پ ۷/۱۶ پ ۸/۱۲ پ ۱۲/۱۰ پ ۱۵/۲ پ ۱۶/۶ پ ۱۷/۵،۶ پ ۱۹/۲ پ ۲۰/۱۶ پ ۲۷/۱۷ ہر ایک۔ جو کچھ (کل افرادی)

كُلُّ۔ پ ۱/۷ پ ۴/۱ پ ۹/۱۶ پ ۱۵/۴ دو جگہ پ ۱۶/۹ پ ۲۳/۳ پ ۲۵/۹ پ ۳/۶،۱۱ پ ۴/۸،۱۰ پ ۸/۷ پ ۱۱/۱۵ پ ۱۳/۸،۱۲،۱۵ سب (کل مجموعی) پ ۱۴/۲۱ پ ۱۶/۱۰ پ ۱۷/۸ دو جگہ پ ۱۸/۴،۵ پ ۱۹/۸ پ ۲۰/۳،۱۲ پ ۲۱/۲،۷،۱۳ پ ۲۴/۴،۷ پ ۲۵/۱۹ پ ۲۷/۳،۸،۹،۱۰ دو جگہ ۱۲ پ ۲۹/۸،۱۶ پ ۳۰/۸،۱۱ دو جگہ ہر ایک (کل افرادی)

كُلَّ۔ پ ۸/۵ پ ۱۵/۸ سب پ ۱۵/۴ کامل۔ (کل مجموعی)

پ ۳/۶ پ ۷/۹، ۱۵ پ ۸/۱ پ ۹/۱، ۹ پ ۱۰/۷ پ ۱۱/۱۷ پ ۱۲/۱۴ پ ۱۳/۱۶، ۱۹ پ ۱۵/۲ دوجگہ
پ ۱۶/۱۱، ۱۴ پ ۱۷/۳، ۸، ۱۲ پ ۱۸/۷، ۱۲، ۱۶ پ ۲۱/۱۱، ۱۴، ۱۵ پ ۲۲/۷، ۸، ۱۶، ۱۸
پ ۲۳/۱۳ پ ۲۴/۶، ۱۷ پ ۲۵/۲۰ پ ۲۶/۳، ۱۶ پ ۲۷/۱۲، ۱۹ پ ۲۸/۱۳ پ ۲۹/۳، ۱۲
پ ۳۰/۱ ہر ایک (کل افرادی)

كُلِّ - پ ۱/۲، ۳، ۱۳ پ ۲/۱، ۴، ۱۳ پ ۳/۳، ۷، ۸، ۱۱ دوجگہ
پ ۴/۱۰، ۱۳ پ ۵/۲ دوجگہ ۳، ۱۵ پ ۶/۷ دوجگہ ۱۰
پ ۷/۳، ۶، ۸، ۱۱، ۱۴، ۱۸، ۱۹ دوجگہ پ ۸/۲، ۶، ۱۰ دوجگہ ۱۱، ۱۸
پ ۹/۷ پ ۱۰/۱، ۱۲ پ ۱۱/۴، ۵، ۸، ۱۰ دوجگہ ۱۱، ۱۳، ۱۷
پ ۱۲/۲، ۴، ۵ دوجگہ پ ۱۳/۳، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۷
پ ۱۴/۲، ۳، ۱۱، ۱۷، ۱۸، ۲۱ پ ۱۵/۱۰، ۱۸، ۲۰ پ ۱۶/۱، ۲، ۸
پ ۱۷/۶، ۸، ۹، ۱۱ دوجگہ ۱۲ پ ۱۸/۴، ۱۱، ۱۲، ۱۵
پ ۱۹/۱، ۳، ۵، ۷، ۱۱، ۱۵ دوجگہ ۱۷ دوجگہ پ ۲۰/۹، ۱۰، ۱۴
پ ۲۱/۸، ۹، ۱۰، ۱۹ پ ۲۲/۲، ۴، ۷، ۱۲، ۱۳ پ ۲۳/۴، ۵ دوجگہ ۱۷
پ ۲۴/۳، ۸، ۹، ۱۲، ۱۶، ۱۹ پ ۲۵/۱ دوجگہ ۲، ۳، ۵، ۱۶، ۱۷
پ ۲۶/۴، ۱۱ دوجگہ ۱۴، ۱۷ پ ۲۷/۲، ۱۳، ۱۷ پ ۲۸/۱، ۲، ۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۰
پ ۲۹/۱، ۲ پ ۳۰/۵، ۱۰، ۲۲، ۲۹ ہر ایک (کل افرادی)
پ ۳/۴ پ ۸/۱۴ پ ۱۰/۱۱ پ ۱۴/۸، ۱۵ پ ۲۶/۶ سب۔ (کل مجموعی)

كُلِّهٖ - کُلِّ مجرور مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ سب
پ ۴/۳ پ ۱۰/۱۱ پ ۲۶/۱۲ پ ۲۸/۹

كُلَّهٗ - کُلَّ منصوب مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ
سب۔ پ ۴/۷

كُلُّهٗ - کُلُّ مرفوع مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ سب
پ ۹/۱۶ پ ۱۲/۱۰

كُلَّهَا - کُلَّ منصوب مضاف ھَا ضمیر مضاف الیہ
سب۔ پ ۱/۴ پ ۱۶/۱۲ پ ۲۳/۲ پ ۲۵/۷

كُلِّهَا - کُلِّ مجرور مضاف ھَا ضمیر مضاف الیہ
سب۔ پ ۲۷/۱۰

كُلُّهُمْ - کُلُّ مرفوع مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر
مضاف الیہ۔ سب۔ پ ۱۱/۱۵ پ ۱۴/۳ پ ۱۶/۹ پ ۲۳/۱۴

كُلُّهُنَّ - کُلُّ مرفوع مضاف ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث
مضاف الیہ سب۔ پ ۲۲/۳

كُلَّمَا - یہ لفظ مرکب ہے کُلَّ اور مَا سے۔ اس ترکیب میں ظرفیت کی وجہ سے لفظ کُلَّ ہمیشہ منصوب رہتا ہے اس میں ظرفیت مَا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ مَا حرفِ مصدری ہے یا اسم نکرہ ہے بمعنی وقت کے۔ اکثر کُلَّمَا کے بعد فعل ماضی آتا ہے جیسے كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ - كُلَّمَا اَضَاءَ لَهُمْ
كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ - كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ
قَوْمِهٖ پ ۱/۲، ۳، ۱۱، ۱۲ پ ۳/۱۲ پ ۵/۵، ۹ پ ۶/۱۳، ۱۴ پ ۸/۱۱ پ ۱۲/۴
پ ۱۵/۱۱ پ ۱۷/۹ پ ۱۸/۳ پ ۲۱/۱۵ پ ۲۹/۱، ۹

كَلَّا - جمہور کے نزدیک حرفِ بسیط ہے۔ ثعلب نحوی کے نزدیک مرکب ہے۔ کَ تشبیہیہ اور لَا نافیہ سے۔

حالتِ ترکیب میں کَ اور لاَ کے انفرادی معنی باقی نہیں رہے۔ اسی لئے لام کو مُشدّد کردیا گیا۔

سیبویہ خلیل مبرد۔ زجاج، اور اکثر بصری ادیبوں کے نزدیک کَلاَّ کے معنی صرف رَدَع اور روکنے کے ہیں (خواہ بطور زجر و توبیخ کے ہو یا بطور تربیت اور ادب آموزی کے) اسی لئے ان علماء کے نزدیک قرآن مجید کے تمام ۳۳ مقامات میں جس جس جگہ کَلاَّ آیا ہے ہر جگہ کَلاَّ پر وقف کرنا جائز ہے، اور بعد کو آنے والا کلام نئے سرے سی شروع ہوتا ہے بعض لوگ تو یہاں تک قائل ہیں کہ مکّہ کے کُفّار چونکہ سخت سرکش تھے اور تہدید آمیز کلام انھیں کے لئے زیادہ نازل ہوا ہے، اور کَلاَّ کے معنی بھی تہدید و زجر ہی ہے اسلئے جن سورتوں میں کَلاَّ آیا ہے اُن کی (اکثر) آیات کو مکّی ہی سمجھنا چاہئے۔

مصنف مغنی اللبیب اس راتے سے اتفاق نہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آیت فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ اور آیت یَوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ، اور آیت ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا بَیَانَہٗ کے بعد کَلاَّ آیا ہے اور ان تینوں مقامات میں زجر کے معنی بغیر کسی رکیک تاویل اور ضعیف توجیہ کے صحیح نہیں ہوسکتا۔ مصنف مغنی اللبیب نے یہ بھی لکھا ہی

کہ آیت وَمَا ھِیَ اِلَّا ذِکۡرٰی لِلۡبَشَرِ۔ کَلَّا وَالۡقَمَرِ میں زجر کے معنی بالکل ہی درست نہیں۔ کیونکہ پہلے کوئی ایسی بات مذکور نہیں جسکو کَلاَّ سے رَد کرنا مقصود ہو شیخ ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں اس جگہ لکھا ہے کہ جب جہنّم پر مقرر فرشتوں کی تعداد کے متعلق آیت وَعَلَیۡھَا تِسۡعَۃَ عَشَرَ نازل ہوئی، یعنی جہنم پر اُنیس ۱۹ فرشتے مقرر ہیں، تو ایک جاہل کفر توز مشرک نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ سترہ ۱۷ سے نمٹنے کے لئے میں کافی ہوں اور دو سے نمٹنے کی ذمہ داری تم لے لو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ لیکن اس جگہ جہنم کے فرشتوں کی تعداد کا کوئی بیان نہیں پھر زجر کس چیز سے کی جارہی ہے۔ اس لئے طبری کی توجیہ ضعیف ہے۔

کسائی۔ ابوحاتم۔ نضر بن شمیل۔ فراء وغیرہم کا قول ہے کہ کَلاَّ اکثر زجر و منع کے لئے آتا ہے، اور کبھی دوسرے معنی کے لئے۔ لیکن دوسرے معنی کیا ہوتے ہیں اسکی تعیین میں اختلاف ہے۔

کسائی کے نزدیک حَقًّا (یقیناً یا واقعی) کے ہم معنی ہوتا ہے۔ ابوحاتم نے۔ اَلَا کے ہم معنی قرار دیا ہے، جو آغازِ کلام کے لئے آتا ہے اور نضر و فراء کے نزدیک حرفِ جواب کے طور پر اِیۡ اور نَعَمۡ (جی۔ ہاں) کی طرح

آتا ہے۔ صاحب مغنی نے کہا کسائی کا قول غلط ہے
دیکھو کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ اور کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ
الْفُجَّارِ اور کَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ
لَّمَحْجُوْبُوْنَ میں کَلَّآ کے بعد اِنَّ آیا ہے، حالانکہ
حَقًّا یا حقًّا کے ہم معنی لفظ کے بعد اِنَّ نہیں آتا،
نضر اور فراء کا قول سورۂ مومنون اور شعراء کی
آیات میں درست نہیں ہو سکتا۔ پھر دیکھو آیت
رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ
كَلَّآ اِنَّهَا كَلِمَةٌ میں چونکہ کَلَّآ کے بعد اِنَّ آیا ہے
اس لئے حَقًّا کے معنی میں نہیں ہو سکتا اور نَعَمْ کے
معنی میں قرار دیا جائے گا تو آیت کا مطلب ہی اُلٹا
ہو جائے گا۔ کافروں کی درخواست کے موافق
اللہ کی طرف سے دُنیا میں لوٹا کر بھیجنے کا وعدہ
ہو جائے گا۔ اسی طرح بنی اسرائیل کے قول اِنَّا
لَمُدْرَكُوْنَ کے جواب میں حضرت موسیٰؑ نے کہا تھا
كَلَّآ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔ اِنَّ آنے کی
وجہ سے اس جگہ بھی کَلَّآ بمعنی حَقًّا نہیں ہو سکتا،
اور حرفِ ایجاب کہا جائے تو حضرت موسیٰ کی طرف
سے بنی اسرائیل کے قول کی تائید ہو جائے گی۔ گویا
حضرت موسیٰؑ کی طرف سے اقرار ہو جائے گا کہ ضرور
بنی اسرائیل پکڑے جائیں گے اور یہ معنی بالکل ہی
غلط ہیں اس لئے دونوں آیات میں کَلَّآ کے معنی یا
بازداشت اور زجر ہے، یا فقط استفتاح اور آغازِ کلام۔
(مغنی اللبیب ص ۱۶۱) مندرجہ ذیل ۳۳ مقامات میں
کَلَّآ مستعمل ہے۔ پ ۱۶/۸ دو جگہ پ ۱۸/۹ پ ۱۹/۶،۶،۸ پ ۲۲/۹
پ ۲۹/ ۴، ۷، ۸، ۱۵ دو جگہ، ۱۶ دو جگہ، ۱۷ تین جگہ
پ ۳۰/ ۱ دو جگہ، ۵ دو جگہ، ۷، ۸، ۴ چار جگہ، ۱۴ دو جگہ، ۲۱ تین جگہ
پ ۳۰/ ۲۷ تین جگہ، ۲۹

كُلَا۔ تثنیہ مذکر حاضر امر معروف، کُلْ واحد۔ اصل میں
اُؤْكُلَا تھا۔ اَكْلٌ مصدر (باب نَصَرَ) تم دونوں
کھاؤ۔ اَكْلٌ کے حقیقی معنی کھانا۔ مجازی معنی (۱) آگ
کا لکڑی کو بالکل جلا دینا، اَكَلَتِ النَّارُ الْحَطَبَ
آگ نے ایندھن کو کھا لیا، (۲) کسی کی غیبت کرنا
اَكَلَ زَيْدٌ عُمَرًا زید نے عمر کی غیبت کی۔ اسی طرح
کسی کا گوشت کھانے سے مراد غیبت کرنا، اَيُحِبُّ
اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا کیا تم میں سے
کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت
کھائے یعنی غیبت کرے، (۳) ناجائز طور پر کسی کا مال
لے لینا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ آپس
میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر نہ لو۔

اُكُلٌ کھانا۔ وہ چیز جو کھائی جائے۔ خوراک،
اُكُلُهَا دَآئِمٌ جنّت میں کھانے کی چیزیں (پھل وغیرہ)

لازوال ہیں غیر منقطع ہیں۔ ثَوْبٌ ذُوْا کُلٍ گھنی بناوٹ کا کپڑا۔ فُلَانٌ ذُوْا کُلٍ مِنَ الدُّنیا فلاں شخص دنیا سے بہرہ یاب ہے۔ فُلَانٌ اِسْتَوْفیٰ اُکُلَہٗ فلاں شخص نے اپنا رزق پورا کرلیا یعنی اسکی زندگی ختم ہوگئی۔ ہُمْ اَکَلَۃُ رَاسٍ وہ لوگ سری کھانے والے ہیں یعنی تعداد میں اتنے کم ہیں کہ ایک سری سب کو کافی ہوجائے (راغب)

پ ۱/۴ پ ۸/۹

کُلُوْا۔ جمع مذکر حاضر امر معروف۔ اصل میں اُءْکُلُوْا تھا۔ کھاؤ۔ پ ۱/۲،۶ پ ۲/۵،۷ پ ۴/۱۲ پ ۶/۵ پ ۷/۲ پ ۸/۱،۴،۱۰ پ ۹/۱۰ پ ۱۰/۵ پ ۱۴/۲۱ پ ۱۶/۱۱،۱۳،۱۴ پ ۱۷/۱۱،۱۲ پ ۱۸/۴ پ ۲۳/۸ پ ۲۷/۳ پ ۲۹/۲،۵،۲۲،

کُلِیْ۔ واحد مؤنث حاضر امر معروف۔ اصل میں اُءْکُلِی تھا۔ تو کھا۔ پ ۱۴/۱۵ پ ۱۶/۵

کِلَا۔ تاکید تثنیہ مذکر کے لئے آتا ہے، دونوں (مذکر) یہ لفظ لفظاً مفرد ہے اور معنی کے اعتبار سے تثنیہ اس لئے مفرد بھی مستعمل ہے اور تثنیہ بھی۔ بغیر مضاف الیہ کے مستعمل نہیں۔ اگر مضاف الیہ اسم ظاہر ہو تو رفع کی حالت ہو یا نصب کی یا جر کی، ہر حالت میں اس کا الف باقی رہتا ہے۔ اگر مضاف الیہ ضمیر ہو تو حالتِ رفع میں کِلَاھُمَا الف کے ساتھ اور نصب و جر کی حالت میں کِلَیْھِمَا یاء کے ساتھ آتا ہے۔ (مغنی و راغب)

فراء کے نزدیک کِلَا اور کِلْتَا دونوں لفظاً بھی تثنیہ ہیں اور کُلٌّ سے بنے ہیں۔ لام کی تشدید کو تخفیف کر کے الف بطور علامت تثنیہ بڑھا دیا گیا ہے لیکن جاہلی اور اسلامی شعراء کا کلام فراء کے قول کی تغلیط کرتا ہے، امرء القیس ملک الشعراء کا شعر ہے کِلَانَا اِذَا مَا نَالَ شَیْئًا اَفَاتَہٗ ہم دونوں جب کسی چیز کو پالیتے ہیں تو اس کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اس مصرع میں نَالَ اور اَفَاتَ واحد کے صیغے ہیں، اگر کِلَا لفظاً بھی تثنیہ ہوتا تو واحد کی ضمیریں کس طرح راجع ہو سکتیں۔ جریر اموی کہتا ہے کِلَا یَوْمَیْ اُمَامَۃَ یَوْمُ صَدٍّ۔ یَوْمُ صَدٍّ مفرد ہے اور کِلَا کی خبر واقع ہے، اگر کِلَا لفظاً بھی تثنیہ ہوتا تو خبر واحد نہیں آسکتی تھی۔ پ ۱۵/۳

کِلْتَا۔ تاکید تثنیہ مؤنث کیلئے آتا ہے۔ دونوں۔ ہر استعمال میں کِلَا کی طرح ہے۔ سیبویہ کے قول پر کِلْتَا کا الف علامت تانیث ہے اور تا بجائے واؤ کے آئی ہے۔ اصل میں کِلْوَا تھا۔ واؤ کو تاء سے بدل کر علامتِ تانیث کی تاکید کر دی ورنہ حقیقت میں علامتِ تانیث الف ہی ہے، ابوعمرو جرمی کا قول ہے تاء الحاقی ہے علامت تانیث ہی، اصل میں کِلَا ہی تھا (قاموس) پ ۱۵/۱۷

اَلْکَلْبِ۔ کتا۔ ہر درندہ (تاج) بھونکنے والا جانور۔ (راغب) بدخو آدمی (قاموس) اَکْلُبٌ۔ اَکَالِبُ۔ کِلَابٌ۔ کَلِیْبٌ۔ کِلَابَاتٌ جمع۔ کَلْبَۃٌ مؤنث۔ اَلْکِلَابُ عَلَی الْبَقَرِ

مشہور مثل ہے نیل گائے پر کتوں کو چھوڑ دو، یعنی آدمی کو اُس کے پیشہ پر رہنے دو تعرض نہ کرو۔ کَلْبٌ کَلِبٌ دیوانہ کتا۔ رَجُلٌ کَلِبٌ وہ آدمی جو باولے کُتّے کے کاٹنے سے باؤلا ہو گیا ہو۔ کَلَبٌ پیاس زمانے کی سختی۔ سخت سردی۔ آزار، برائی۔ دَفَعْتُ عَنْكَ كَلَبَ فُلَانٍ، فلاں شخص کے شر کو میں نے تجھ سے دفع کر دیا (قاموس) کتّا۔ ذلت اور حرص میں مشہور ہے، اسی لئے کَلَبٌ کے معنی ذلیل ہونا بھی ہے (راغب) اور پیٹ نہ بھرنا بھی، خواہ کتنا ہی کھائے (باب سَمِعَ) (منتہی الارب) ۹/۱۲

كَلْبُهُمْ۔ کَلْبُ مضاف هُم ضمیر جمع مذکر غائب۔ مضاف الیہ۔ اُن کا کتّا۔ یعنی اصحاب کہف کا کتا جو اُن کے پیچھے پیچھے چلا گیا تھا اور اگلے پاؤں پھیلا کر غار کے اندر یا غار کے دروازہ میں پڑ گیا تھا اُس کتے کا نام قطمیر یا رقیم منقول ہے لیکن بقولِ ابنِ کثیر پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچا (تفسیر ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان ج ۶ ص ۱۳۱) ب ۱۵/۱۵ چار جگہ

كِلْتُمْ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف۔ کَیْلٌ مصدر اصل میں کَیَلْتُمْ تھا (باب ضرب) جب تم پیمانہ بھر کر دو (مزید تشریح کے لئے دیکھو کالوا) ۱۵/ہ

كَلَامَ اللهِ۔ کلام منصوب مضاف اللہ مضاف الیہ اللہ کا کلام۔ کلام اسم جنس ہے قلیل وکثیر سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے (قاموس) راغب نے کَلِمٌ کی تنقیح کے ذیل میں لکھا ہے کلام کا اطلاق الفاظ مرتبہ پر بھی ہوتا ہے اور ان معانی کے مجموعہ پر بھی جو الفاظ کے تحت ہوتے ہیں (یعنی کلام لفظی اور کلام نفسی)

کلام ہر بات کو یا ایسی مفید بات کو کہتے ہیں جو مخاطب کی کامل مطلب فہمی کے لئے بذاتِ خود کافی ہو (تاج) بعض کا قول ہے کہ کلام ایسی صفت ہے جس سے کوئی زندہ اپنا مافی الضمیر زبانی الفاظ یا تحریر یا اشارات کے ذریعہ سے دوسرے کو سمجھا سکتا ہو (قاموس)

کلام خاص ہے اور جملہ عام، کلام میں افادیتِ کاملہ بالارادہ ہونا ضروری ہے اور جملے میں یہ شرط نہیں ہے (مغنی اللبیب) (جملہ اور کلام کا فرق) زمخشری نے مفصل میں کلام کی تعریف کرنے کے بعد صراحت کی ہے، وَیُسَمّٰی جُمْلَةً کلام کا نام جملہ بھی ہے یعنی دونوں ایک ہیں شیخ ابن حاجب اصولی نے مختصر ابنِ حاجب میں لکھا ہے کہ دونوں نہ ایک ہیں نہ الگ الگ بلکہ اصطلاحات کا فرق ہے۔ راغب نے المفردات میں لکھا ہے کہ اہلِ نحو کے نزدیک جزء کلام پر بھی کلام کا اطلاق ہوتا ہے۔ جزء اسم ہو یا فعل یا حرف لیکن متکلمین کی کثیر جماعت صرف

مرکب مفید جملے کو کلام کہتی ہے۔

امام راغب کی یہ تصریح بظاہر کتب نحو کی تصریحات کے خلاف ہے کیونکہ بالاتفاق کلام میں نسبت تامہ کاملہ ہونا ضروری ہے اور صرف ایک کلمہ میں نسبت تامہ نہیں ہوسکتی۔ پ۱ تورات ۱۱ قرآن مجید ۲۶ ب اللہ کا وعدہ۔ مراد خیبر کے مال غنیمت کا خصوصی وعدہ۔ بات یہ ہوئی کہ صلح حدیبیہ کی وجہ سے مسلمانوں کو مال غنیمت نہیں ملا تو مدینے کی طرف واپس ہونے سے پہلے ہی خیبر کی فتح اور شرکاء حدیبیہ کو مال غنیمت عطا فرمانے کی وعدہ آمیز بشارت نازل فرمادی (خازن) چنانچہ ماہ ذی الحجہ سنہ ۶ ھ میں جب مسلمان حدیبیہ سے مدینے کو واپس آئے تو ابتدائی محرم سنہ ۷ ھ تک مدینے میں ٹھیرنے کے بعد خیبر کو روانہ ہو گئے اور فتح کے بعد حضور اقدس نے مال غنیمت خصوصیت کے ساتھ شرکاء حدیبیہ کو تقسیم فرما دیا۔ (ابوالسعود) مقاتل نے کہا اس جگہ کلام اللہ سے وہ حکم مراد ہے جو اللہ نے اپنے پیغمبر صلعم کو دیا تھا کہ خیبر کو اپنے ساتھ کسی منافق کو نہ لے جائیں۔ (کمالین بر حاشیہ جلالین)

کَلِمَۃٌ ۔ ایک بات یا شعر کو کلمہ کہتے ہیں۔ کلام اور پورے قصیدے پر بھی اس کا اطلاق آتا ہے، صرف اسم یا فعل یا حرف کو بھی کلمہ کہا جاتا ہے، کَلْمَۃٌ اور کِلْمَۃٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔ موخر الذکر کی جمع کِلَمٌ اور اول کی جمع کلمات آتی ہے (قاموس) کَلْمٌ اصل میں ایسی تاثیر کو کہتے ہیں جو محسوس ہو کلام کی تاثیر حاسہ گوش سے محسوس ہوتی ہے اور زخم کی تاثیر حس چشم سے دکھتی ہے۔ اسی بنا پر پوری بات کو کلام اور زخم کو کلم کہتے ہیں۔ کلمٌ کی جمع کُلُومٌ ہے (المفردات) بعض کے نزدیک کَلِمٌ جنس جمعی ہے (تاج)

کلمہ کا صحیح ترجمہ بات ہے۔ بات قول کو بھی کہتے ہیں۔ میری بات سنو۔ اور فعل کو بھی۔ یہ بات کرو۔ اسی لئے امام راغب نے المفردات میں صراحت کی ہے کہ کلمہ قولی بھی ہوتا ہے اور فعلی بھی۔ پ۱۱ وعدۂ قیامت (معجم القرآن) یعنی قیامت کے دن فیصلہ ہونے کا حکم ازلی۔ پ۱۲ پ۱۶/۱۷ پ۲۴/۲۰ ۲۵/۳ حکم ازلی پ۱۸/۶ کلام یا جملہ۔

کَلِمَۃً ۔ پ۱۵/۱۳ کلام۔ بات پ۱۳/۱۶ کلمہ توحید پ۲۵/۹ حکم دوامی۔

کَلِمَۃٍ ۔ پ۳/۱۲ کلمہ توحید یا کتاب اللہ یا حضرت عیسیٰ کی ذات مراد ہے۔ حضرت عیسیٰ کو کلمہ کہنے کی وجہ یا یہ ہے کہ بغیر باپ کے حضرت کو صرف کلمہ کُن سے پیدا کیا گیا۔ یا یہ کہ شیر خوارگی کی حالت میں بھی آپ نے

کلام کیا تھا (المفردات) پ۳ ع۱۳ حضرت عیسیٰؑ پ۳ ع۱۵ دعوتِ
توحید (معجم القرآن) پ۱۳ ع۱۹ کلمۂ شرک۔

کَلِمَۃً ۔ پ۱ ع۳ کلمۂ کن، پ۸ ع۱ حکم۔ یا ازلی تحریر یا قرآن
یا ثواب وعذاب کا وعدہ، (المفردات) پ۹ ع۱ اس
وعدہ کی طرف اشارہ ہے جو بنی اسرائیل سے اللہ
نے آیت وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ الخ میں
فرمایا تھا۔ پ۱۰ ع۱۲ کلمۂ توحید۔ پ۱۱ ع۹ ازلی حکم یا احکام
الٰہیہ، پ۲۳ ع۱۶ پ۲۴ ع۵ حکم، پ۱۱ ع۶ پ۲۴ ع۳ ازلی تحریر یا حکم الٰہی سابق،
پ۲۵ ع۴ وعدۂ قیامت۔

کَلِمَۃَ ۔ پ۱۰ ع۱۲ کلمۂ شرک، پ۲۶ ع۱۱ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ مراد ہے۔ ترمذی بروایتِ ابی بن
کعب مرفوعًا وابن جریر بروایتِ عطار خراسانی
یا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مراد ہے۔ ابنِ جریر
بروایتِ زہری (تفسیر طبری)

کَلِمَتُنَا ۔ کَلِمَۃُ مضاف نَا ضمیر مضاف الیہ ہمارا وعدۂ
نصرت (جو آیت لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ میں فرمایا
ہے) پ۲۳ ع۹

کَلِمٰتٍ ۔ جمع۔ کَلِمَۃٌ مفرد۔ پ۱ ع۴ وہ کلماتِ دعائیہ
مراد ہیں جن کا بیان آیت رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا
وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ
میں کیا ہے (سیوطی وراغب وخازن ومدارک)
حسن بصری نے فرمایا یہ الفاظ مراد ہیں۔ حضرت آدم
نے عرض کیا۔ اَلَمْ تَخْلُقْنِیْ بِیَدِكَ اَلَمْ تُسْکِنِّیْ
جَنَّتَكَ اَلَمْ تَسْجُدْ لِیَ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَمْ تَسْبِقْ
رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ اَرَاَیْتَ اِنْ تُبْتُ اَکُنْتَ
مُعِیْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ (پروردگار) کیا تو نے مجھے
اپنے ہاتھ سے نہیں بنایا۔ کیا تو نے مجھے اپنی جنت
میں نہیں رکھا۔ کیا تو نے فرشتوں سے مجھے سجدہ
نہیں کرایا۔ کیا تیری رحمت تیرے غصہ پر غالب نہیں
ہے، تو مجھے اگر میں توبہ کرلوں تو لوٹا کر دوبارہ
تو مجھے جنت میں داخل کردے گا (اللہ نے
فرمایا ہاں) (راغب)۔ اول روایت زیادہ قوی
ہے، اور عام مفسرین نے اسی کو اختیار کیا ہے
پ۱ ع۱۵ وہ دس خصائل فطریہ جن کی تعلیم حضرت
ابراہیمؑ کو دی گئی تھی (معجم القرآن وخازن ومدارک)

کَلِمٰتُ ۔ پ۱ قرآن مجید (راغب) یا احکام،
پ۲ وعدہ وعید (معجم)، پ۱۶ ع۳ معلومات الٰہیہ (معجم)
عجائب حکمت وقدرت (محلی) پ۸ ع۲ احکام۔

کَلِمٰتُ ۔ پ۱۶ ع۳ پ۲۱ ع۱۲ معلومات الٰہیہ، عجائب
قدرت وحکمت۔

کَلِمٰتِهٖ ۔ کلمات جمع مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ
پ۸ قرآن (راغب) احکام ومواعید (سیوطی) پ۹ ع۱۰

قرآن مجید پ۹ دلائلِ قطعیہ (راغب) یا وہ آیات مراد
ہیں جو اسی خاص معاملے کے متعلق نازل ہوئیں۔ یا
فرشتوں کو مسلمانوں کی مدد کرنے کا جو حکم دیا گیا وہ
مراد ہے (ابو السعود و خطیب فی السراج المنیر) یا
وہ آیات جن میں اس نصرت کی اطلاع دی گئی۔
(بیضاوی) یا تحقیق نصرت و فتح (جمل) پ۱۱/۱۲ دلائلِ
قطعیہ۔ معجزات قویہ پ۱۵/۱۶ قرآن مجید یا احکام، پ۲۵/۱۲
دلائل قطعیہ یا نازل کردہ آیات۔

اَلْکَلِمُ۔ بعض اہلِ لغت نے اس کو اَلْکَلِمَۃُ کی
جمع کہا ہے۔ صاحبِ روح المعانی نے اس کو غلط
قرار دیا ہے بلکہ جنسِ جمعی کہا ہے۔ قرآن مجید کے
استعمال سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔ کیونکہ
مختلف آیات میں اَلْکَلِمَ کی طرف واحد مذکر کی ضمیریں
راجع کی گئی ہیں۔ یہ توفیقی ہے کہ کَلِمَ سے مراد الفاظ
تورات ہیں۔ لیکن کیا یہودیوں نے تورات میں لفظی
تحریف کی تھی یا الفاظ کا رُخ اپنی خواہش کے مطابق
مفروضہ معانی کی طرف موڑ دیا تھا یعنی معنوی تحریف
کی تھی۔ ثانی قول کو راغب نے قوی قرار دیا ہے، اور
اوّل قول حضرت ابن عباس کا ہے جس کو بخاری نے
نقل کیا ہے۔ بعض لوگوں نے دونوں قولوں کو اس
طرح جمع کیا ہے کہ یہودی علماء نے تورات کے چند
نسخوں کے کچھ الفاظ میں ردّ و بدل کیا لیکن قبول عام
حاصل نہ ہو سکا تو مجبوراً الفاظ کو اُن کی جگہ چھوڑا۔ اور
اُن کا معنوی رخ موڑ کر اپنی خواہشات کے سانچہ میں
ڈھالنے کی کوشش کی اور اپنی مرضی کے موافق الفاظ
کو معنی پہنائے۔ پ۵/۷ پ۶/۱۰

اَلْکَلِمُ۔ جنس جمع ہے کَلِمَۃٌ واحد ہے اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ
سے اس جگہ مراد ہے تہلیل، تسبیح، تکبیر، استغفار،
تلاوتِ قرآن۔ دعا وغیرہ۔ امام رازی نے کبیر میں
لکھا ہے جس کلام میں اللہ کا ذکر ہو یا اللہ کیواسطے
ہو، جیسے وعظ نصیحت وغیرہ سب اسمیں داخل ہیں پ۲۲/۱۴

کَلَّمَ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ تَکْلِیْمٌ مصدر
(باب تفعیل) اس نے کلام کیا۔ اللہ کا کلام کرنا دو طرح
ممکن ہے، ۱ دنیا میں ۲ آخرت میں۔ موخر الذکر
صرف اہلِ ایمان سے اُن کی عزت بخشی کیلئے ہوگا،
دنیا میں کسی انسان سے کلام کرنے کے معنی ہیں دل میں
القاء کرنا یا فرشتہ کے ذریعہ سے وحی بھیجنا یا بغیر مواجہہ کے
حجاب (عظمت) کے اندر سے خطاب غیبی کرنا۔ ان ہی
تینوں صورتوں کو آیت وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ
الخ میں بیان کیا ہے (راغب) پ۳/۱ پ۶/۳

کُلِّمَ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول (باب تفعیل) کلام
کیا گیا۔ پ۱۳/۱

کَلَّمَہٗ۔ کَلَّمَ واحد مذکر غائب ماضی معروف ہٗ ضمیر مفعول۔ اُس سے کلام کیا۔ ۹/۷ ۱۳/۱

کَلَّمَھُمْ۔ کَلَّمَ حسبِ تشریح بالا۔ ھُمْ ضمیر مفعول۔ اُن سے کلام کیا۔ ۸

کَمْ۔ ۱ سوالیہ استفہام کے لئے آتا ہے کتنی مقدار، کتنی تعداد، کتنی دیر۔ اس کی تمییز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے کبھی مذکور ہوتی ہے جیسے کَمْ دِرْہَمًا عِنْدَكَ تیرے پاس کتنے درہم ہیں کبھی محذوف، جیسے کَمْ لَبِثْتَ یعنی کم زمانًا لَبِثْتَ، تو کتنی مدت ٹھیرا۔ ۲ خبریہ جو مقدار کی بیشی اور تعداد کی کثرت کو ظاہر کرتا ہے، اس کی تمییز ہمیشہ مجرور ہوتی ہے، جیسے کَمْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا ہم نے بہت بستیوں کو برباد کردیا۔ کبھی تمییز سے پہلے مِنْ آتا ہے، جیسے کَمْ مِنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا۔ ۲/۱۰، ۱۶

۳/۳ — ۷/۷ — ۸/۸ — ۱۵/۲، ۱۵ — ۱۶/۱۶ — ۱۷/۲ — ۱۸/۶ — ۲۰/۹ — ۲۱/۱۶ — ۲۳/۱، ۱۰ — ۲۵/۷، ۱۴ — ۲۷/۶

کُمْ۔ ضمیر جمع مذکر حاضر متصل منصوب و مجرور۔ تم کو، تم پر، تمہارے لئے۔ تم میں تمہارے ساتھ۔ ۱/۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱

۲/۳، ۵، ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۴ — ۳/۲، ۴، ۵، ۹، ۱۱، ۱۴، ۱۶، ۱۷

۴/۲، ۳، ۴، ۷، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۵ — ۵/۵، ۶، ۷، ۹

۶/۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۳ — ۷/۲، ۴، ۷، ۸، ۹، ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹

۸/۱، ۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸

۹/۵، ۶، ۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ — ۱۰/۴، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۴

۱۱/۱، ۵، ۷، ۸، ۱۲، ۱۳، ۱۶ — ۱۲/۱، ۵، ۶، ۸ — ۱۳/۴، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷

۱۴/۱۹ — ۱۵/۱، ۴، ۵، ۷، ۱۴، ۱۵، ۱۸ — ۱۶/۱۲، ۱۳ — ۱۷/۱، ۳، ۴، ۵، ۸

۱۸/۳، ۶، ۷، ۷، ۱۰، ۱۷ — ۱۹/۴، ۷، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۹ — ۲۰/۱۰، ۱۳

۲۱/۶، ۷، ۱۵، ۱۷، ۱۸ — ۲۲/۱، ۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۹ — ۲۳/۶

۲۴/۹، ۱۰، ۱۲، ۱۴، ۱۷، ۱۸ — ۲۵/۳، ۸ — ۲۶/۳، ۴، ۵، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۴

۲۷/۵، ۶، ۱۰، ۱۵، ۱۷، ۱۸ — ۲۸/۷، ۸، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷

۲۹/۱، ۲، ۵، ۹، ۲۱ — ۳۰/۱، ۲ **کُمُوْا** ۱۴/۲

کَمَا۔ مرکب ہے کَ اور مَا سے کَ حرفِ تشبیہ مَا موصولہ بعد کو آنے والا جملہ صلہ۔ یا مَا مصدری یا مَا زائد اور مَا کے بعد آنے والا جملہ یا لفظ مجرور یا مَا کافہ جس نے حرفِ جر کو مابعد میں عمل کرنے سے روک دیا۔ یا کَمَا سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ کسی فعل کی طرف فوری سبقت کرنے کے لئے مخاطب کو آمادہ کیا جائے، جیسے سَلِّمْ کَمَا تَدْخُلُ داخل ہوتے ہی سلام کر۔ نمبر ۳ اور نمبر ۵ قرآن مجید میں مستعمل نہیں۔ نمبر اول و دوئم مستعمل ہے نمبر چہارم کو بعض جگہ مراد لینا جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔

۱/۲، ۳ — ۲/۲، ۴، ۷، ۹، ۱۵ — ۳/۶، ۷، ۸ — ۵/۴، ۹، ۱۲ — ۶/۳

۷/۴، ۴، ۷، ۱۹ — ۸/۳، ۴، ۷، ۱۴ — ۹/۶، ۱۵ — ۱۰/۱۱، ۱۵ — ۱۲/۴، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۵

پ ۱۳/۲، پ ۱۴/۶، پ ۱۵/۱، ۳، ۵، ۱۰، ۱۸۔ پ ۱۷/۱، ۷، پ ۱۸/۱۴، پ ۲۰/۵، ۱۰، ۱۱

پ ۲۲/۱۲، پ ۲۵/۳، ۲۰، پ ۲۶/۴، ۶، ۱۰، پ ۲۸/۱، ۳، ۸، ۱۰، پ ۲۹/۳، ۱۱، ۱۳

کُنْ۔ واحد مذکر حاضر معروف (دیکھو کَانَ) ہو جا۔ پ ۱/۱۴

پ ۳/۱۳، ۱۴، پ ۷/۱۵، پ ۹/۷، پ ۱۴/۶، ۱۱، پ ۱۶/۵، پ ۲۳/۴، پ ۲۴/۴، ۱۲

کُنَّ۔ جمع مؤنث غائب ماضی معروف (دیکھو کَانَ)

اگر ہوں (شرط کی وجہ سے ماضی نہیں رہا مضارع کا ترجمہ ہو گیا) پ ۲/۱۲، پ ۴/۱۳، پ ۲۸/۱۷

کُنَّ۔ ضمیر جمع مؤنث حاضر منصوب و مجرور۔ کِ واحد مؤنث حاضر، قرآن مجید میں نصبی حالت میں استعمال نہیں ہوا صرف مجرور ہونے کی حالت میں استعمال کیا گیا ہے، پ ۱۲/۱۳ دو جگہ پ ۲۲/۱ دو جگہ،

کُنَّا۔ جمع متکلم ماضی معروف (دیکھو کَانَ) ہم تھے، ہم ہیں،

پ ۵/۱۱، پ ۷/۹، پ ۸/۷، ۸، ۱۲، ۱۳، پ ۹/۱، ۶، ۱۲، پ ۱۰/۱۴، پ ۱۱/۸، ۱۲

پ ۱۲/۱۲، پ ۱۳/۳، ۴، ۵، ۷، ۱۵، پ ۱۴/۱۰، ۱۳، پ ۱۵/۲، ۵، ۱۱، ۲۱

پ ۱۷/۲، ۴، ۵، ۶، ۷، پ ۱۸/۱، ۲، ۵، ۶، پ ۱۹/۷، ۹، ۱۵، ۱۸، پ ۲۰/۲، ۸، ۹، ۱۳

پ ۲۲/۱۰، ۱۶، پ ۲۳/۱، ۵، ۶، ۹، ۱۳، پ ۲۴/۱۰، ۱۴، پ ۲۵/۷، ۱۴، ۲۰، پ ۲۶/۱۵

پ ۲۷/۳، ۱۵، پ ۲۹/۱، ۳، ۱۱، ۱۶، پ ۳۰/۳۔

کُنْتَ۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف (دیکھو کَانَ)

تو تھا، پ ۲/۱، پ ۷/۶، پ ۸/۱۶، ۱۷، پ ۹/۳، پ ۱۱/۱۴، ۱۵، پ ۱۲/۴، ۶، ۱۱، پ ۱۳/۵

پ ۱۴/۱، پ ۱۵/۱۹، پ ۱۶/۵، ۱۱، پ ۱۹/۶، ۱۲، ۱۴، ۱۷، پ ۲۰/۸، ۱۲، ۱۵، پ ۲۱/۱، پ ۲۳/۱، ۱۴

پ ۲۴/۳، پ ۲۵/۶، پ ۲۶/۳، ۱۶

کُنْتِ۔ واحد مؤنث حاضر ماضی معروف (دیکھو کَانَ)

تو تھی۔ تو ہے۔ پ ۱۲/۱۳

کُنْتُ۔ واحد متکلم ماضی معروف (دیکھو کَانَ) میں تھا، میں ہوں پ ۵/۷، پ ۷/۶، پ ۹/۱۳، پ ۱۲/۳، ۶، ۸، پ ۱۵/۱، ۱۹، پ ۱۶/۵، ۱۶، پ ۱۷/۶

پ ۱۹/۱۸، پ ۲۳/۶، پ ۲۴/۳، پ ۲۶/۱، پ ۳۰/۲

کُنْتُمْ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف (دیکھو کَانَ) تم تھے، تم ہو، پ ۱/۳، ۸، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۶، پ ۲/۱، ۲، ۵، ۷، ۹، ۱۶

پ ۳/۶، ۷، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، پ ۴/۱، ۲، ۳، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۰

پ ۵/۴، ۵، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲۔ پ ۶/۶، ۷، ۸، ۱۱، ۱۳

پ ۷/۴، ۵، ۶، ۱۰، ۱۳، ۱۵، ۱۷، پ ۸/۱، ۴، ۷، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۸

پ ۹/۱۴، ۱۵، ۱۸، پ ۱۰/۱، ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، پ ۱۱/۱، ۲، ۸، ۹، ۱۰، ۱۴، ۱۶

پ ۱۲/۲، ۸، ۱۲، ۱۶، پ ۱۳/۳، پ ۱۴/۵، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۹، ۲۱

پ ۱۷/۱، ۲، ۵، ۷، ۸، ۱۶، پ ۱۸/۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، پ ۱۹/۶، ۹

پ ۲۰/۱، ۲، ۳، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۴، پ ۲۱/۲، ۹، ۱۱، ۱۵، ۱۶، پ ۲۲/۹، ۱۰، ۱۱

پ ۲۳/۲، ۳، ۵، ۶، ۹، ۱۵، ۱۷، پ ۲۴/۱۳، ۱۷، ۱۸، ۱۹

پ ۲۵/۷، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۹، ۲۰، پ ۲۶/۱، ۲، ۴، ۱۰، ۱۴، ۱۸

پ ۲۷/۳، ۴، ۶، ۱۴، ۱۷، پ ۲۸/۷، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۹، پ ۲۹/۲، ۳، ۹، ۲۱، ۲۲، پ ۳۰/۸

کُنْتُنَّ۔ جمع مؤنث حاضر ماضی معروف (دیکھو کَانَ) اگر تم ہو (چاہتی) اگر تم (چاہتی) ہو۔ پ ۲۱/۲۰ دو جگہ

کَنْزٌ۔ مصدر۔ تہ بر تہ مال جمع کر کے رکھ چھوڑنا۔ کَنَزْتُ التَّمْرَ فِی الْوِعَاءِ میں نے برتن میں کھجوریں جمع کر کے رکھ چھوڑیں (راغب) سونا۔ چاندی۔ مالِ کثیر۔ حدیث

مبارک میں آیا ہے کُلُّ مَالٍ لَا یُؤَدّٰی زَکوٰتُہٗ فَھُوَ کَنْزٌ
جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے (قاموس)
۱۲ ۱۸ مالِ کثیر، ۱۶ مال کثیر یا علمی صحیفہ (راغب)

کَنَزْتُمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف کَنْزٌ مصدر (باب ضرب) تم نے جمع کیا۔ تم نے جمع کر کے (بغیر زکوٰۃ دیے) رکھ چھوڑا تھا۔ ۱۰/۱۱

کُنُوْزٍ ۔ جمع۔ کَنْزٌ واحد۔ خزانے۔ بکثرت جمع کیا ہوا مال۔ سونا۔ چاندی۔ ۱۹/۸ ۲۰/۱۱

کَنُوْدٌ ۔ صفت مشبہ۔ ناشکر مرد ہو یا عورت۔ ناقابل روئیدگی زمین۔ کافر۔ اللہ کو برا کہنے والا۔ تنہا خور، بخیل۔ اس جگہ مراد اول معنی ہے۔ کُنُدٌ اور کُنَّادٌ ناشکر آدمی، کُنُوْدٌ مصدر (باب نصر) ناشکری کرنا ۳۰/۲۵

اَلْکُنَّسِ ۔ جمع۔ اَلْکَانِسُ مفرد کِنَاسٌ مصدر (باب ضرب) کِنَاسٌ ہرن کے رہنے کی جھاڑی کو بھی کہتے ہیں اور جھاڑی میں ہرن کے چھپنے کو بھی۔ آیت میں کُنَّسٌ سے مراد چھپنے والے ستارے ہیں (معجم) حسن قتادہ کے نزدیک بھی عام ستارے مراد ہیں جو رات کو نکلتے ہیں اور دن میں نمودار نہیں ہوتے۔ حضرت علیؓ کا ایک قول مروی ہے کہ (تمام) ستارے دن میں پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور رات کو اپنی سیرگاہوں میں نمودار ہو جاتے ہیں، ان تمام اقوال سے ظاہر ہے کہ کُنَّسٌ سے عام ستارے مراد ہیں (معالم) یا تمام ستارے مراد ہیں (صحاح) یا شمس و قمر کے علاوہ پانچوں سیارے مراد ہیں (فراء) انہی پانچوں سیاروں کو خمسہ متحیرہ بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کی چال میں کبھی استقامت اور کبھی رجعت ہوتی ہے (روح) اعمش نے ابراہیم بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ نیل گائیں مراد ہیں اور سعید بن جبیر کے نزدیک ہرن ہیں۔ آخری قول حضرت ابن عباس کی طرف بھی عوفی نے منسوب کیا ہے (معالم) عام مفسرین نے خمسہ متحیرہ سے تفسیر کی ہے۔

کَوَاعِبَ ۔ جمع۔ کَاعِبٌ واحد۔ نوخیز شباب لڑکیاں جن کے پستان خوب ابھر آئے ہوں (راغب) کَعَبَتِ الْجَارِیَۃُ کُعُوْبًا وَکُعُوْبَۃً وَکِعَابَۃً۔ (لازم۔ نصر ضرب) لڑکی کے پستان ابھر آئے۔ کَعَبَ الْاِنَاءَ کَعْبًا (متعدی۔ فتح) برتن کو بھر دیا۔ (قاموس) ۳۰/۲

اَلْکَوَافِرِ ۔ جمع۔ الکافرۃ واحد۔ وحدانیت۔ نبوت، قرآن وغیرہ کا انکار کرنے والی عورتیں (مزید تنقیح کیلئے دیکھو کافر اور کافرۃ) ۲۸/۸

کَوْکَبٌ ۔ واحد مرفوع۔ کَوَاکِبُ جمع۔ ہر ستارہ۔ آنکھ کی سفیدی۔ کیل۔ قوم کا سردار۔ تلوار۔ پانی کو کَوْکَبُ الْمَاءِ دُفْعَۃً کلی۔ کَوْکَبُ الْحَدِیْدِ۔ لوہے کی چمک۔

یَوْمُ ذُوْکَوَاکِبَ مصیبت کا دن۔ ذَھَبُوْا تَحْتَ کُلِّ کَوْکَبٍ وہ ہر ستارے کے نیچے چلے گئے یعنی متفرق اور منتشر ہو گئے۔ کَوْکَبُ الْحَدِیْدِ لوہا چمکا (قاموس تاج) آیت میں مراد اول معنی ہے۔ پ ۱۸/۱۱

کَوْکَبًا۔ حالتِ نصب۔ بعض اہلِ تفسیر نے لکھا ہے کہ زہرہ ستارا دیکھا تھا لیکن یہ غلط ہے کَوْکَبًا نکرہ ہے جس کا اطلاق ہر ستارے پر ہوتا ہے تخصیص کی کوئی وجہ نہیں صحیح حدیث میں خصوصیت وارد نہیں پ ۷/۱۵ پ ۱۲/۱۱

اَلْکَوَاکِبُ۔ جمع۔ اَلْکَوْکَبُ واحد ستارے پ ۳۰/۷

اَلْکَوَاکِبِ۔ جمع۔ اَلْکَوْکَبُ واحد ستارے پ ۲۳/۵

اَلْکَوْثَرَ۔ جنّت کی ایک نہر اور حوض کا نام، جو اللہ نے حضور نبی اکرم صلعم کو خصوصی طور پر عنایت فرمائی ہے، (عن انس مرفوعاً۔ مسلم) حضرتِ ابنِ عمر کی مرفوع روایت سے ثابت ہے کہ جنت کی ایک حوض کا نام ہے (معالم) یا قرآن مجید (حسن بصری) یا نبوت اور قرآن، (عکرمہ) یا عام خیر کثیر، (سعید بن جبیر از ابن عباس) اہلِ لغت نے لکھا ہے کہ کوثر کَثْرَۃٌ سے بنا ہے جیسے نَوْفَل۔ نَفْلٌ سے۔ جو چیز تعداد میں کثیر اور مرتبے میں باعظمت ہو اُس کو عرب کوثر کہتے ہیں۔ صاحبِ معجم القرآن نے حضرتِ ابن عباس کے قول کو راجح قرار دیا ہے۔ پ ۳۰/۲۲

کُوِّرَتْ۔ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول تَکْوِیْرٌ مصدر (بابِ تفعیل) (جب سورج تاریک ہو جائے گا، (حضرتِ ابنِ عباس بروایتِ علی بن ابی طلحہ) روشنی جاتی رہے گی، (قتادہ۔ مقاتل۔ کلبی) بے رونق ہو جائیگا (مجاہد) لپیٹ دیا جائیگا، (ابوعبیدہ و زجاج) لغت میں تکویر کے معنی طے کر کے لپیٹ دینا ہی ہے حضرت ابوہریرہ کی مرفوع روایت ہے کہ قیامت کے دن چاند سورج لپیٹ دیئے جائیں گے یا بے نور کر دئے جائینگے (معالم) مطلب تمام تشریحات کا ایک ہی ہے پ ۳۰/۶

کُوْنُوْا۔ بروزن قُوْلُوْا جمع مذکر حاضر امر معروف (دیکھو کَانَ) ہو جاؤ۔ پ ۱/۱۶،۶۸ پ ۳/۱۶ پ ۵/۱۷ پ ۶/۶ پ ۹/۱۱ پ ۱۱/۱۲ پ ۱۵/۵ پ ۲۸/۱۰

کُوْنِیْ۔ واحد مؤنث حاضر امر معروف (دیکھو کَانَ) ہو جا۔ پ ۱۷/۵

اَلْکَھْفِ۔ پناہ۔ پہاڑ کی غار، جو مکان کی طرح بنا لیا جاتا ہے (دیکھو اصحاب الکہف) کُھُوْفٌ جمع پ ۱۵/۱۳،۱۴

کَھْفِھِمْ۔ کَھْفِ مضاف ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ اُن کے غار پ ۱۵/۱۴،۱۶

کَھْلًا۔ باوقار۔ متوسط عمر کا آدمی جس کے کچھ بال سیاہ اور کچھ سفید ہوں بعض نے عمر کی تعیین کی ہے ۳۰ یا ۳۴ برس کی عمر سے ۵۰ برس تک کی عمر والے کو کہل کہا ہے۔ کُھُوْلٌ۔ کَھْلُوْنَ۔ کِھَالٌ۔ کَھْلَانٌ اور کُھَّلٌ جمع۔ طَائِرٌ کَھْلٌ نیک نصیب۔ طَارَ لَہٗ طَائِرٌ کَھْلٌ اُس کو دنیوی خوش نصیبی حاصل ہے، کَاھِلٌ کَھْلٌ کا ہم معنی بھی ہے اور کسی قوم کے سردار و معتمد کو بھی کہتے ہیں۔ ایک حدیث میں

آیا ہے تَمِیمُ کَاهِلُ مُضَرَ قبائل مضر کے
سردار بنی تمیم ہیں۔ کَهَلَ اور کَاهِلٌ سے
ثلاثی مجرد کے صیغے مستعمل نہیں۔ بابِ افتعال
اور تفعّل مستعمل ہے۔ پ۳/۱۳ ع۷/۵

كٓهٰيٰعٓصٓ مقطعات میں سے ہے غیر معلوم المراد۔
قولِ حق یہی ہے۔ جتنی تشریحات مروی ہیں وہ
سب ناقص یا ضعیف یا بجائے خود تاویل طلب
ہیں۔ پ۱۶ (دیکھو تنقیح کے لئے الٓمّ)

كَيْدُ۔ مصدر اور اسم مصدر۔ اچھی تدبیر۔ بُری تدبیر
مکر فریب۔ چال، داؤں (بابِ ضرب) مزید تنقیح کے
لئے دیکھو (کَیْدُ) پ۴ مکر فریب۔ پ۱۶/۱۲ داؤں، فریب۔
پ۷ حسن تدبیر پ۲۴ فریب، چالاکی، داؤں۔ پ۲۸ تدبیر۔

كَيْدُ۔ پ۲۹/۲۱ داؤں۔

كَيْدَ۔ پ۷/۵ داؤں، پ۱۲/۱۳ فریب، چالاکی۔ پ۱۲ چالاکی۔ پ۱۶/۱۲
سامانِ فریب۔ داؤں۔ پ۳۰ داؤں

كَيْدِ۔ پ۹ حسنِ تدبیر، پ۹/۱۶ فریب، پ۱۳/۱۳ چالاکی۔ پ۱۲
چالاکی۔ پ۲۹ حسنِ تدبیر

كَيْدًا۔ پ۱۲/۱۱ پ۱۲/۵ پ۲۳/۷ پ۲۷ پ۳۰/۱۱ چالاکی۔ فریب، داؤں

كِيدُوا۔ جمع مذکر حاضر امر معروف (دیکھو اَكِيدُ)
داؤں کرلو۔ پ۹/۱۴ پ۱۲/۵ پ۲۹/۲

كَيْفَ۔ اسم مبہم غیر متمکن مبنی ہے ہمیشہ ظرف ہوتا
ہے (سیبویہ) اسم ہے مگر ظرف نہیں (اخفش و سیرافی)
حقیقت میں نہ ظرفِ زمان ہے، نہ ظرفِ مکان لیکن اس
کی تشریح ہمیشہ جار مجرور سے کی جاتی ہے اور جار

مجرور کو مجازاً ظرف کہا جاتا ہے اس لئے کَیْفَ بھی
ظرف مجازی ہے (ابن مالک)

کَیْفَ دو طرح آتا ہے ۱۔ شرطیہ (جیسے جس طرح)
ادبار بصرہ کے نزدیک اس کی تین شرطیں ہیں۔
شرط و جزاء دونوں فعل ہوں۔ کوئی مجزوم نہو دونوں
متفق اللفظ والمعنی ہوں۔ اس لئے کَیْفَ تَجْلِسُ
اَذْهَبُ (جیسے تو بیٹھے گا میں چلا جاؤں گا) کہنا
غلط ہے کیوں کہ لفظوں میں شرط جزاء متفق نہیں
اسی طرح کَیْفَ تَجْلِسُ اَجْلِسُ بھی درست نہیں۔
دونوں فعل مجزوم ہیں۔

آیات يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ۔ يُصَوِّرُكُمْ
فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ۔ فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ
كَيْفَ يَشَاءُ سے اہلِ بصرہ کے قول کی تغلیط ہوتی
ہے۔ دونوں فعل جدا جدا مختلف ہیں۔ اسلئے قطرب
اور عام ادبار کوفہ نے کیف شرطیہ کے لئے کوئی
خاص قید نہیں مقرر کی۔

۲۔ کیف سوالیہ خواہ حقیقتاً استفہام مقصود ہو
جیسے كَيْفَ زَيْدٌ زید کیسا ہے۔ یا استفہام مقصود
نہ ہو۔ کوئی دوسرا مطلب ہو مثلاً تعجب ظاہر کرنا،
مخاطب کو تنبیہ کرنا، توبیخ کرنا وغیرہ جیسے كَيْفَ
تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ۔ تعجب ہے کہ تمہارے کفر کی
بناء کس حالت پر ہے۔

کَیْفَ کبھی خبر مبتداء کے محل میں آتا ہے جیسے
كَيْفَ اَنْتَ کبھی کان کی خبر کی جگہ جیسے كَيْفَ كُنْتَ

کبھی باب ظَنَنتُ کے مفعول دوئم کی جگہ جیسے کَیفَ ظَنَنتُ زَیدً ا، کبھی باب اَعلَمتُ کے مفعول سوئم کی جگہ جیسے کَیفَ اَعلَمتَهٗ فَرَسَكَ (تم نے اسکو اپنے گھوڑے کی اطلاع کس طرح دی) کبھی مفعول مطلق کی جگہ جیسے کَیفَ فَعَلَ رَبُّكَ۔ تمہارے رب نے کیسا کام کیا۔ کبھی حال کی جگہ جیسے فَکَیفَ اِذَا جِئنَا مِن کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیدٍ جب ہم ہر اُمت میں سے ایک شہادت دینے والا لائینگے تو اُن کا اس وقت کیا حال ہوگا، وکَیفَ وَاِن یَّظهَرُوا۔ اگر وہ غالب آجائیں تو اُن کے معاہدہ کی حالت کیا ہوگی۔ قرآن مجید میں صرف مؤخر الذکر دونوں صورتیں مستعمل ہیں یعنی مفعول مطلق اور حال کی جگہ کَیفَ کا استعمال ہوا ہے۔

کَیفَ سوالیہ کے ذریعہ سے صفات مخلوق کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ اللہ ہر کیف سے مُنَزَّہ ہے اس لئے جہاں اللہ نے اپنی ذات وصفات کے موقع پر لفظ کَیفَ کو استعمال کیا ہے وہاں غیر حقیقی استفہام مراد ہوتا ہے یعنی صرف استخبار، خواہ بطور تعجب یا مخاطب کو تنبیہ اور توبیخ کرنے کیلئے جیسے کَیفَ تَکفُرُونَ بِاللّٰهِ۔ کَیفَ یَهدِی اللّٰهُ قَومًا۔ کَیفَ یَکُونُ لِلمُشرِکِینَ عَهدٌ۔ اُنظُر کَیفَ ضَرَبُوا لَكَ الاَمثَالَ۔ فَانظُرُوا کَیفَ بَدَاَ الخَلقَ۔ اَوَلَم یَرَوا کَیفَ یُبدِئُ اللّٰهُ الخَلقَ۔

کبھی کَیفَ کے معنی حالت ہوتے ہیں اس وقت سوالیہ نہیں ہوتا جیسے اُنظُر اِلیٰ کَیفَ یَصنَعُ، وہ جو کر رہا ہے میں اُس کی حالت دیکھ رہا ہوں۔

عیسیٰ بن موہب نے کتاب العلل میں اور بعض دوسرے علماء نے صراحت کی ہے کہ کَیفَ کبھی عاطفہ آتا ہے، استدلال میں یہ شعر پیش کیا گیا ہے۔

اِذَا قَلَّ مَالُ المَرءِ لَانَت قَنَاتُهٗ
وَهَانَ عَلَی الاَدنیٰ فَکَیفَ الاَبَاعِدُ

جب آدمی کا مال کم ہو جاتا ہے تو اُسکا نیزہ نرم پڑ جاتا ہے (قوت میں ضعف آجاتا ہے) وہ اقرباء کی نظر میں بھی حقیر ہو جاتا ہے دُور والوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔

لیکن یہ استدلال غلط ہے، فاء خود حرف عاطفہ ہے، دو حرف عطف کس طرح جمع ہو سکتے ہیں بلکہ اس جگہ کیف کے بعد مبتدا مضاف محذوف ہے یعنی کَیفَ حَالُ الاَبَاعِدِ کَیفَ کی فاء کو تخفیف کر کے صرف کَے پڑھی کبھی اکتفا کر لیا جاتا ہے لیکن معنی کَیفَ کے ہی ہوتے ہیں جیسے

کَی تَجنَحُونَ اِلیٰ سِلمٍ وَمَا ثُئِرَت
قَتلَاکُم وَلَظَی الهَیجَاءِ تَضطَرِمُ

تم صلح کی جانب کس طرح مائل ہو۔ ابھی تو تمہارے مقتولین کا انتقام نہیں لیا گیا اور لڑائی کی آگ بھڑک رہی ہے

۱/۱۴ ۳/۳،۹،۱۰،۱۱،۷ ۴/۱،۵،۱۴ ۵/۳،۱۴،۶ ۶/۹،۱۰،۱۳،۱۴

۷/۸،۹،۱۱،۱۴،۱۵ ۸/۱۷،۱۸ ۹/۱،۳،۵ ۱۰/۸ ۱۱/۷،۹،۱۳

۱۳/۶،۱۱،۱۶،۱۹ ۱۴/۱۱ ۱۵/۲،۵،۲۱ ۱۶/۵ ۱۷/۱۳ ۱۸/۱۶ ۱۹/۳،۱۶،۱۹

۲۰/۲،۷،۱۴ ۲۱/۴،۴،۸ ۲۲/۱،۵،۱۷ ۲۳/۶،۹ ۲۴/۶،۸،۱۴ ۲۵/۸

۲۶/۵،۷،۱۵ ۲۷/۸،۹ ۲۹/۲،۴،۴،۹،۱۳،۱۵ ۳۰/۱۳،۱۴،۳۰

اَلْکَیْلُ ۔ مصدر مرفوع پیمانے سے غلّہ وغیرہ کا ناپنا۔
(دیکھو کَالُوْا) ۳۱ ۱۳ مراد غلّہ۔
اَلْکَیْلَ ۔ مصدر منصوب غلّے سے پیمانہ بھرنا ۱۸٫۶٫۲
۱۳ ۱۵ ۱۹ مراد غلّہ۔
کَیْلُ ۔ مصدر مرفوع نکرہ۔ غلّہ
کَیْلَ ۔ مصدر منصوب نکرہ۔ غلّہ
کَیْ ۔ بقولِ اخفش ہمیشہ جارّہ ہوتا ہے۔ مابعد کو جر دیتا ہے لیکن اس کے بعد جو فعل مضارع پر نصب آتا ہے وہ اَنْ مصدری کے سبب سے اگر کہیں اَنْ مذکور نہیں ہوتا تو محذوف ہوتا ہے لیکن آیت لِکَیْلَا تَاْسَوْا وغیرہ سے اخفش کے قول کی تردید ہوتی ہے لام حرفِ جر۔ کَیْ سے پہلے موجود ہے۔ دوسرے حرف کی ضرورت نہیں نہ دوبارہ تعلیل کی ضرورت ہے۔
کوفی ادیب کہتے ہیں کہ۔ کَیْ ہمیشہ حرفِ ناصب ہوتا ہے جو فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ حرفِ جر کبھی نہیں ہوتا۔ یہ قول بھی غلط ہے کَیْمَہْ بمعنی لِمَہْ (کس وجہ سے) بولا جاتا ہے۔ حاتم کا قول ہے

وَاَوْقَدْتُ نَارِیْ کَیْ لِیُبْصَرَ ضَوْءُھَا
وَاَخْرَجْتُ کَلْبِیْ وَھُوَ فِی الْبَیْتِ دَاخِلَہٗ

میں نے آگ روشن کر دی تاکہ اُس کی روشنی (مسافروں کو) دکھ جائے اور اپنے کتّے کو گھر سے باہر نکال دیا (تاکہ آنے والے مہمان پر نہ بھونکے) اگر اس جگہ کَیْ کو حرفِ ناصب قرار دیا جائے اور لِیُبْصَرَ کو اس کی وجہ سے منصوب مانا جائے

تو حرفِ ناصب اور فعل میں حرفِ جر کی وجہ سے فصل لازم آئے گا۔ اس لئے علماءِ بصرہ اور عام محققینِ ادب کا قول ہے کہ کَیْ کبھی ناصبِ مضارع ہوتا ہے جو معنی اور عمل دونوں میں۔ اَنْ مصدری کی طرح ہوتا ہے جیسے لِکَیْلَا تَاْسَوْا۔ اور کبھی تعلیلیہ ہوتا ہے یعنی لام (حرفِ جر) کی طرح معنی کے اعتبار سے بھی۔ اور عمل کے لحاظ سے بھی۔ اس کے بعد کبھی مَا استفہامیہ آتا ہے جیسے کَیْمَہْ (کس لئے) اور کبھی مَا مصدری یا مَا کافّہ آتا ہے جیسے

اِذَا اَنْتَ لَمْ تَنْفَعْ فَضُرَّ فَاِنَّمَا
یُرَجَّی الْفَتٰی کَیْمَا یَضُرُّ وَیَنْفَعُ

تو فائدہ رساں نہ ہو تو ضرر ہی پہنچا۔ کیونکہ آدمی سے دو ہی وجہ سے اُمیّد کی جاتی ہے۔ ضرر کے لئے یا نفع کے لئے۔
(نوٹ) کَیْ مخفف کَیْفَ کا بھی آتا ہے۔
(دیکھو کَیْفَ کی بحث)
کَیْ ناصبہ سے پہلے کبھی لام (حرفِ جر) مذکور ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس کے بعد کبھی لاءِ نفی آتا ہے کبھی نہیں آتا۔ قرآن مجید میں دونوں طرح مستعمل ہے۔

۴/۷ ۱۴/۱۵ ۱۷/۸ ۲۲/۳٫۲ ۲۷/۱۹ ۲۸/۱۴

بَابُ الَّلام

ل ۔ لام مفرد کی تین قسمیں ہیں ۱؎ حرف جر ۲؎ حرف جزم ۳؎ بے عمل یعنی لفظاً کچھ عمل نہ کرنے والا۔

نمبر اول حرف جر ضمیر پر بھی آتا ہے اور اسم ظاہر پر بھی ۔ ضمیر پر آنیوالا لام جارہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے (علاوہ ضمیر واحد متکلم کے) جیسے لَہٗ ۔ لَھَا ۔ لَھُمَا ۔ لَھُمْ ۔ لَھُنَّ ۔ لَکَ لَکِ ۔ لَکُمَا ۔ لَکُنَّ ۔ لَنَا ۔ لِیْ ۔

اسم ظاہر پر آنیوالا لام جار ہمیشہ مکسور ہوتا ہے (سوائے اس مستغاث کے جو یا ندائیہ کے بعد آتا ہے) جیسے لِلّٰہِ ۔ لِلرَّسُوْلِ ۔ لِلْمَسَاکِیْنِ ۔ لِذِی الْقُرْبٰی ۔

لام جارہ ۲۲ معانی کے لئے مستعمل ہے

۱؎ کسی ذات کے استحقاق کو ظاہر کرنے کے لئے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ[۱] ۔ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ[۲] ۔ اَلْاَمْرُ لِلّٰہِ[۳] ۔ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ[۴] ۔ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ[۵] ۔ وَلِلْکَافِرِیْنَ النَّارُ[۶] ۔

۲؎ خصوصیت کو ظاہر کرنے کے لئے جیسے اَلْجَنَّۃُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ[۷] ۔ لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ[۸] ۔ لَکُمْ دِیْنُکُمْ[۹] ۔ وَلِیَ دِیْنِ[۱۰] ۔

۳؎ ملکیت کو ظاہر کرنے کے لئے جیسے لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ[۱۱] ۔

۴؎ کسی کو مالک بنانے کے لئے جیسے ۔ وَھَبْنَا لَہٗ[۱۲] ۔

۵؎ تملیک کی مشابہت ظاہر کرنے کے لئے جیسے جَعَلَ لَکُمْ[۱۳] مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا ۔

۱؎ حمد کا مستحق اللہ ہے ۲؎ عزت کا مستحق اللہ ہے ۳؎ حکم کا مستحق اللہ ہے ۔ ۴؎ کم تولنے والے ہلاکت کے مستحق ہیں ۵؎ انکو دنیا میں رسوا ہونا سزاوار ہے ۶؎ کافروں کے لئے دوزخ سزاوار ہے ۷؎ جنت مومنوں کے لئے خاص ہے ۸؎ پیدا کرنا اور حکمرانی کرنا اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے ۹؎ تمہارا دین تمہارے لئے ہے ۱۰؎ اور میرا دین میرے لئے ۱۱؎ اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے ۔ ۱۲؎ ہم نے اسکو بخشدیا ۱۳؎ اللہ نے تم میں سے ہی تمہاری بیبیاں پیدا کر دیں ۔

۶ کسی فعل کی علت اور سبب بیان کرنے کے لئے جیسے لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۔ [۱۴] اِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ۔

(نوٹ) مضارع پر جو لام مکسور آتا ہے وہ بھی اسی قسم میں داخل ہے جیسے [۱۵] وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ ۔ جو لام جار مکسور مضارع پر تعلیل کے لئے آتا ہے اوسکے بعد اَنْ مصدری ناصب کا آنا ضرور ہے اور مضارع پر اسی اَنْ کی وجہ سے نصب ہوتا ہے اگر اَنْ مذکور نہیں ہوتا جیساکہ مثال مذکور میں نہیں ہے تو محذوف مقدر قرار دیا جائیگا ۔ لیکن اگر فعل سے پہلے لاء نفی آیا ہو تو لام جر کے بعد اَنْ کو ذکر کرنا لازم ہے جیسے [۱۶] لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْکُمْ حُجَّۃٌ ۔

۷ نفی کی تاکید مقصود ہو اس لام کو لام جحود بھی کہتے ہیں لام جحود کی شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے مَا کَانَ یا لَمْ یَکُنْ مذکور ہو جیسے مَا کَانَ [۱۷] اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ اور لَمْ یَکُنِ [۱۸] اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ ۔ اگر نہ مذکور ہوگا تو مقدر مانا جائیگا ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق فرمایا تھا ۔ [۱۹] مَا اَنَا لِاَدَعَھُمَا میں ان دونو رکعتوں کو نہیں چھوڑونگا یعنی مَا کُنْتُ اَنَا ۔ ایک شاعر کہتا ہے ۔

فَمَا جَمْعٌ لِیَغْلِبَ جَمْعَ قَوْمِیْ
مُقَاوَمَۃً وَّلَا فَرْدٌ لِفَرْدٖ

مقابلہ کے وقت کوئی قوم میری قوم پر غالب نہیں آسکتی اور نہ کوئی شخص میری قوم کے کسی شخص پر یعنی فَمَا کَانَ جَمْعٌ وَلَا کَانَ فَرْدٌ ۔

۸ الیٰ کے معنی کے لئے جیسے بِاَنَّ رَبَّکَ [۲۰] اَوْحٰی لَھَا ۔ اے الیھا کُلٌّ [۲۱] یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ۔ اے الیٰ اجل ۔ وَلَوْ رُدُّوْا [۲۲] لَعَادُوْا لِمَا نُھُوْا ۔ اے الیٰ ما نہوا ۔

۹ علیٰ کے معنی ظاہر کرنے کے لئے یعنی حقیقی استعلاء کے لئے جیسے وَیَخِرُّوْنَ [۲۳] لِلْاَذْقَانِ ۔ دَعَانَا [۲۴] لِجَنْبِہٖ ۔ تَلَّہٗ [۲۵] لِلْجَبِیْنِ یعنی عَلَی الْاَذْقَانِ اور عَلٰی جنبہ اور علی

---

[۱۴] یہ حقیقت ہے کہ مال کی محبت کی وجہ سے وہ بخل میں بہت سخت ہے [۱۵] لوگوں کے سامنے کھول کر بیان کرنیکے لئے ہمنے تم پر قرآن اتارا [۱۶] تاکہ تمہارے خلاف لوگوں کو کوئی دلیل نہ مل سکے [۱۷] اللہ ہرگز ایسا نہیں کہ تم کو غیب پر آگاہ کردے [۱۸] اللہ ایسا ہرگز نہیں کہ انکو معاف کردے [۱۹] میں ہرگز ایسا نہیں کہ اون دونوں کو چھوڑدوں [۲۰] تمہارے رب نے اسکے پاس وحی بھیجی [۲۱] ہر ایک مقررہ میعاد

الْجَبِیْن۔ یا مجازی استعلاء کے لئے جیسے وَاِنْ[۲۶] اَسَأْتُمْ فَلَهَا یعنی عَلَیْهَا۔ نحاس کا قول ہے لام بمعنی عَلٰی ہم نے عربی میں کہیں نہیں پایا۔

۱۰ فِی کا ہم معنی جیسے وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ[۱] الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

۱۱ عِنْدَ کا ہم معنی جیسے بَلْ كَذَّبُوْا[۲] بِالْحَقِّ لِمَا جَآءَهُمْ (بقول ابن جنی بر قرأة جحدری)۔

۱۲ بَعْدُ کا ہم معنی جیسے اَقِمِ الصَّلٰوةَ[۳] لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ۔ حدیث میں آیا ہے صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ چاند دیکھنے کے بعد روزہ رکھو اور چاند دیکھنے کے بعد روزہ رکھنا چھوڑ دو۔

۱۳ مَعَ کا ہم معنی جیسے فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّیْ وَمَالِكًا + لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَیْلَةً مَعًا۔ جب ہم جدا ہوگئے تو باوجود مدت تک ساتھ رہنے کے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میں اور مالک ایک رات بھی ساتھ نہیں رہے۔ بعض لوگوں نے اس شعر میں لام کو بَعْدُ کا ہم معنی قرار دیا ہے۔

۱۴ مِنْ کا ہم معنی۔ جریر کا شعر ہے۔

لَنَا الْفَضْلُ فِی الدُّنْیَا وَاَنْفُكَ رَاغِمٌ
وَنَحْنُ لَكُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَفْضَلُ

ہم کو دنیا میں برتری حاصل ہے اور تمہاری ناک خاک آلودہ ہے اور قیامت کے دن بھی ہم تم سے افضل ہونگے۔

۱۵ کسی چیز کو سامع تک پہونچا دینے کے لئے۔ اس وقت لام کو سامع پر داخل کرنا ضروری ہے جیسے قَالَ لَهُمْ[۴] خَزَنَتُهَا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ کا) میعاد تک چلیگا ۲۲ اگر انکو لوٹا کر بھیجدیا جائے تب بھی اسی کام کی طرف لوٹینگے جس سے انکو منع کردیا گیا ہے ۲۳ ٹھوڑیوں کے بل وہ گر پڑتے ہیں ۲۴ وہ ہمکو دہرا کروٹ پر پکارتا ہے ۲۵ پیشانی کے ایک رخ پر اسکو گرا دیا۔

(حاشیہ متعلق صفحہ ہذا) ۲۶ اگر تم برائی کروگے تو تمہارے نفس پر ہی اسکا ضرر پڑیگا۔

۱ قیامت میں ہم وزن کشتی کے پیمانے یعنی انصاف قائم کرینگے۔

۲ حق کے آجانے کے وقت اونہوں نے تصدیق نہ کی بلکہ جھوٹا قرار دیا۔

۳ زوال آفتاب کے بعد سے نماز پڑھو۔

۴ دوزخ کے نگرانوں نے ان کو یہ بات پہونچا دی۔

۱۶؍ عَنْ کا ہم معنی جیسے (بر قول ابن حاجب) وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا[1] ابن مالک نے کہا اسجگہ لام تعلیلیہ ہے بعض کا قول ہے یہ لام وہی ہے جس کا نمبر پندرہ میں تذکرہ ہوچکا۔

۱۷؍ لام عاقبت یا لام مآل جو کسی فعل پر مرتب ہونے والے نتیجہ کو ظاہر کرتا ہے خواہ واقع میں اس نتیجہ کے حصول کے لئے وہ کام نہ کیا گیا ہو جیسے رَبَّنَا[2] اِنَّكَ آتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهٗ زِیْنَةً وَّاَمْوَالًا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِكَ۔

علماء بصرہ لام عاقبت کے منکر ہیں۔ زمخشری نے اسکو لام علت قرار دیا ہے اور چونکہ واقع میں لام کا مابعد لام کے ما قبل کے لئے علت نہیں ہے اس لئے اسکو لام تعلیل واقعی نہیں بلکہ تعلیل نما کہا جائیگا۔ یعنی فعل کا نتیجہ یہ نکلا خواہ کام اس نتیجہ کے لئے نہیں کیا گیا۔ ایک شاعر کہتا ہے۔

فَلِلْمَوْتِ تَغْذُوا الْوَالِدَاتُ سِخَالَهَا
کَمَا لِخَرَابِ الدُّوْرِ تُبْنَی الْمَسَاكِنُ

موت ہی کے لئے مائیں اپنے بچوں کو پالتی ہیں۔ جیسے مکانوں کی تعمیر تخریب کے لئے ہوتی ہے۔ ایک اور شاعر کہتا ہے۔

فَاِنْ یَّكُنِ الْمَوْتُ اَفْنَاهُمْ فَلِلْمَوْتِ مَا تَلِدُ الْوَالِدَةُ

اگر موت نے ان کو فنا کر دیا تو عجیب بات نہیں کیونکہ، موت ہی کے لئے ماں بچوں کو جنتی ہے۔

۱۸؍ قسم اور تعجب کے لئے یہ لام صرف لفظ اللہ پر آتا ہے۔

۱۹؍ صرف تعجب کے لئے جیسے لِلّٰهِ دَرُّهٗ۔ یا لِلْعُشْبِ۔

۲۰؍ تعدیہ جیسے۔ فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ[3] وَلِیًّا۔ (ابن مالک فی شرح الکافیہ)

۲۱؍ لام زائد صرف تاکید کے لئے یہ لام کبھی فعل متعدی اور اس کے مفعول کے درمیان آتا ہے جیسے اُمِرْنَا[4] لِنُسْلِمَ لِرَبِّ

۱؍ کافروں نے مومنوں سے کہا۔ ۲؍ اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اسکے عمائد حکومت کو دنیوی زندگی میں رونق اور مال کثیر اسلئے دیا کہ وہ تیرے راستہ سے لوگوں کو بہکائیں۔ ۳؍ اپنی طرف سے تو مجھے کوئی میرا جانشین عنایت فرما۔ ۴؍ اس نے ہم کو رب العالمین کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔

الْعَالَمِیْنَ - اَمَدّ اور نُسْلِمَ کے درمیان لام زائد ہے کبھی مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان آتا ہے جیسے سعید بن مالک کہتا ہے -

یَا بُوْسَ لِلْحَرْبِ الَّتِیْ وَضَعَتْ اَرَاهِطَ فَاسْتَرَاحُوْا

ہائے شدت جنگ جس نے قبائل کو مار گرایا -

لام تقویت بھی زائد ہی ہوتا ہے یعنی اگر کوئی عامل ضعیف ہو تو محض اسکو قوی کرنے کے لئے لام لے آتے ہیں ـ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ عامل (یرہبون) مؤخر ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اس لئے معمول (ربھم) پر لام آگیا تاکہ عامل کو قوت حاصل ہو جائے ورنہ یَرْهَبُوْنَ کے مفعول پر لام آنیکی کوئی ضرورت نہ تھی - اسی طرح اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّؤْیَا تَعْبُرُوْنَ - مُصَدِّقًا لِمَا مَعَهُمْ - فَعَّالٌ لِمَا یُرِیْدُ نَزَّاعَةً لِلشَّوٰی - مُصَدِّق - فَعَّال - نَزَّاعَة - سب صفت کے صیغے ہیں -

افعال نہیں ہیں فعل کے مشابہ ہیں اسلئے ان کے عامل ہونے میں ضعف ہے لام کی وجہ سے اس ضعف کو دور کر دیا گیا -

۲۲ لام تبیین جیسے فَتَعْسًا لَّهُمْ - هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ -

(تنبیہ) باوجود ضرورت کے کبھی لام کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ اے لہٗ منازل - وَاِذَا کَالُوْهُمْ اَوْ وَزَنُوْهُمْ اے کَالُوْا لَهُمْ اَوْ وَزَنُوْا لَهُمْ -

قرآن مجید میں مندرجہ بالا بائیس اقسام میں سے ۱۳ ۱۴ ۱۷ ۱۸ ۱۹ کا استعمال نہیں ہوا باقی اقسام کے لئے استعمال موجود ہے

نمبر دوم - حرف جزم قبیلۂ سلیم کے استعمال میں مفتوح اور باقی تمام عربی استعمال میں مکسور آتا ہے - اور کسی چیز کی طلب پر دلالت کرتا ہے - اگر اس سے پہلے فا، یا واؤ ہو تو عام طور پر یہ لام ساکن ہو جاتا ہے - متحرک بہت کم آتا ہے

۱ وہ اپنے رب ہی سے ڈرتے ہیں - ۲ اگر تم خواب کی تعبیر دیتے ہو - ۳ جو آسمانی کتابیں ان کے پاس ہیں ان کی تصدیق کرنے والا - ۴ اپنی منشا کے موافق کرنے والا ۵ کھال اتار دینے والا - ۶ انکے لئے ہلاکت ہو ۷ جو کچھ تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ دور ہے ۸ ہمنے اسکے لئے منزلیں مقرر کردیں ۹ جب وہ انکو پیمانہ سے ناپ کر دیتے ہیں یا ان کو وزن کر کے دیتے ہیں -

جیسے فَلْیَسْتَجِیْبُوْلِی - وَلْیُؤْمِنُوْبِی -

اُن کو چاہئے کہ مجھ سے دعا کی قبولیت کی درخواست کریں اور مجھ کو مانیں - ثُم کے بعد بھی کبھی ساکن ہو جاتا ہے - ثُمَّ لْیَقْضُوْا

کبھی طلبی معنی کو چھوڑ کر کوئی دوسرا معنی مراد ہوتا ہے - مثلاً خبر جیسے اِتَّبِعُوْا سَبِیْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَایَاکُمْ -

تم ہمارے راستہ پر چلو اور تمہارے گناہ ہم اٹھا لینگے یا ڈراوا اور دھمکی جیسے وَمَنْ شَاءَ فَلْیَکْفُرْ جو چاہے کفر کئے جائے -

لام جازم امر حاضر پر نہیں آتا -

(البتہ مضارع حاضر پر لام لاکر امر حاضر کا مفہوم پیدا کر لیا جاتا ہے) صرف امر غائب پر آتا ہے متکلم پر آتا ہے مگر کم جیسے وَلْنَحْمِلْ خَطَایَاکُمْ اس جگہ طلبی معنے کو چھوڑ کر صرف خبر کے معنی مراد ہیں -

کبھی لام جازم محذوف ہوتا ہے بشرطیکہ اس سے پہلے قُلْ مذکور ہو کسائی جیسے قُلْ لِعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اے لِیُقِیْمُوْا -

میرے مومن بندوں سے کہدو کہ نماز پڑھا کریں -

مبرد اس کا منکر ہے - ابن مالک نے شرح کافیہ میں لکھا ہے کہ لام جازم کا حذف قول انشائی کے بعد نثر میں ہوتا ہے لیکن قول خبری کے بعد کم ہوتا ہے - اُدبار کوفہ اور ابوالحسن کا خیال ہے کہ قُم اُقْعُدْ وغیرہ امر حاضر کے صیغوں میں ہمیشہ لام جازم محذوف ہوتا ہے جسطرح نہی لا کے بغیر نہیں ہو سکتی اسی طرح امر حاضر ہو یا غائب بغیر لام جازم کے نہیں ہو سکتا - فرق صرف یہ ہے کہ غائب میں مذکور ہوتا ہے اور حاضر میں محذوف قُمْ اصل میں لِتَقُمْ تھا، اُقْعُدْ اصل میں لِتَقْعُدْ تھا علیٰ ہذا -

نمبر سوم :- لام بے عمل اسکی سات قسمیں ہیں -

(۱) لام ابتدا مفتوح مضمون جملہ کی تاکید کیلئے آتا ہے (باتفاق اہل لغت) اسکا استعمال دو جگہ صحیح ہے (الف) مبتدا پر جیسے لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً

(ب) اِنَّ کی خبر پر خواہ اسم ہو جیسے اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَاءِ - اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ - یا فعل مضارع ہو جیسے اِنَّ رَبَّكَ لَیَحْكُمُ بَیْنَهُمْ یا ظرف ہو جیسے اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ - اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

(نوٹ) اِنَّ کی خبر میں اگر لام تاکید مضارع پر آتا ہے تو بر قول جمہور مضارع کا معنی حال کا ہو جاتا ہے۔ استقبال کا مفہوم باقی نہیں رہتا ابن مالک کو اس سے اختلاف ہے (و توضیح الادلۃ فی مطولات النحو)

تین صورتوں میں اِنَّ کی خبر میں لام تاکید کا آنا مختلف فیہ ہے۔

(الف) ماضی جامد یعنی غیر متصرف پر جیسے اِنَّ زَیْدًا لَعَسٰی اَنْ یَقُوْمَ یا اِنَّ زَیْدًا لَنِعْمَ الرَّجُلُ ابو الحسن اس کا مجوز ہے اور جمہور مخالف۔

(ب) اُس ماضی پر جو قَدْ کے ساتھ آئے جیسے اِنَّ زَیْدًا لَقَدْ قَامَ جمہور کے نزدیک جائز ہے خطاب اور محمد بن مسعود غزنی کے نزدیک ناجائز۔

(ج) اگر ماضی متصرف پر قَدْ نہو تو کیا اوس پر لام آسکتا ہے یا نہیں جیسے اِنَّ زَیْدًا لَقَامَ۔ کسائی اور ہشام مجوز ہیں اور جمہور منکر۔

خبر اِنَّ کے علاوہ دو مقام اور بھی مختلف فیہ ہیں۔

(الف) مبتدا کی خبر مقدم جیسے لَقَائِمٌ زَیْدٌ نحویوں کی بڑی جماعت اسکی مجوز ہے۔ شیخ ابن حاجب نے امالی میں اسکو ناجائز کہا ہے اور صراحت کی ہے کہ لام ابتدا کے بعد مبتدا کا آنا لازم ہے۔

(ب) جملہ فعلیہ کے شروع میں لام تاکید کا آنا بھی مختلف فیہ ہے جیسے لَیَقُوْمُ زَیْدٌ ابن مالک اور مالقی اسکے مجوز ہیں مالقی نے اپنی تجویز میں ماضی جامد کو بھی داخل کر لیا ہے جیسے لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ بعض مجوزین اس ماضی کو بھی اس دائرہ میں لے آئے ہیں جس پر قَدْ آیا ہو جیسے وَلَقَدْ کَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ۔ لَقَدْ کَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ۔ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ۔ منکرین ان سب مقامات پر لام کو لام قسم کہتے ہیں۔ ابن الخباز نے شرح الایضاح میں لکھا ہے کہ لام ابتدا صرف اس فعل پر آتا ہے جو اِنَّ کی خبر میں آتا ہے اسکے علاوہ کسی فعل پر نہیں آتا۔ منکرین کے ساتھ ابن حاجب اور زمخشری وغیرہ بھی ہیں۔ زمخشری نے کشاف میں صراحت کی ہے کہ

لام ابتدا یا مبتدا پر آتا ہے یا خبر پر (یعنی جملہ فعلیہ پر نہیں آتا) لیکن آیت وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ اور آیت لَا أُقْسِمُ میں لام ابتدا ہی اور مبتدا محذوف ہی یعنی وَلَأَنْتَ سَوْفَ يُعْطِيكَ وَلَأَنَا أُقْسِمُ ابن حاجب اس لام کو صرف لام تاکید کہتا ہی لام ابتدا نہیں کہتا

(نوٹ) خبر انّ کے علاوہ لام ابتدا ہمیشہ صدارت کا مقتضی رہتا ہی اگر اس کے خلاف کوئی مثال عربی کلام میں ملتی ہے تو وہ تاویل طلب ہے۔

تنبیہ :- اِن مخففہ کا حکم بھی اِنّ کی طرح ہے۔ سیبویہ بلکہ اکثر نحویوں کے نزدیک محل خبر میں لام آنا صحیح ہے۔ اسکے ساتھ لام ابتدا آنے میں تین فائدے ہوتے ہیں۔ مضمون جملہ کی تاکید۔ مضارع کی تخصیص بالحال۔ اور اِنْ نافیہ سے کھلا ہوا امتیاز۔ لیکن اگر خبر منفی ہو تو ترک لام واجب ہے جیسے :-

إِنِ الْحَقُّ لَا يَخْفَىٰ عَلَىٰ ذِي بَصِيرَةٍ
وَإِنْ هُوَ لَمْ يَعْدِمْ خِلَافَ مُعَانِدِ

بلا شبہ دانشمند آدمی سے حق چھپا نہیں رہتا۔ اگرچہ عنادی آدمی کی مخالفت بھی موجود رہتی ہے۔

(ضروری تنقیح) آیت وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً اور آیت وَإِنْ كُلُّ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ میں بر قول اکثر لام ابتدائیہ ہی ابو علی اور ابو الفتح کا قول ہی یہ لام ابتدائیہ نہیں بلکہ ایک اور لام ہے جو اِنْ مخففہ اور اِنْ نافیہ میں فرق نمایاں کرنے کے لئے آتا ہے۔ ادبار کوفہ کہتے ہیں یہ لام استثنائیہ ہے اور اِنْ نافیہ۔ لام کے استثنائی ہونے کے ثبوت میں یہ شعر پیش کیا گیا ہے۔

أَمْسَىٰ أَبَانُ ذَلِيلًا بَعْدَ عِزَّتِهِ
وَمَا أَبَانُ لَمِنْ أَعْلَاجِ سُودَانِ

عزت کے بعد ابان ذلیل ہوگیا۔ ابان نہیں ہی مگر حبشی کافروں میں کا ایک فرد۔

۲- مبتدا کی خبر پر اَنّ اور لٰکنّ کی خبر پر زال کی خبر پر اَدْنیٰ کے مفعول دوم پر بھی لام بے عمل آتا ہے جو زائد ہوتا ہے جیسے

إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ (قرآۃ سعید بن جبیر)

وَلٰكِنَّنِي عَنْ حُبِّهَا لَعَمِيدٌ۔

وَمَا زِلْتَ مِنْ لَيْلَىٰ لَدُنْ أَنْ عَرَفْتُهَا
لَكَالْهَائِمِ الْمُقْصَىٰ بِكُلِّ مُرَادِ

جب سے لیلی سے میری شناسائی ہوئی ہی

میں برابر ایسا سرگرداں رہتا ہوں جیسے وہ
پیاسا جانور جو دور دور ہر چشمہ پر گھومتا ہے۔

مبرد اور کوفیوں کے نزدیک اَنَّ اور
لٰکِنَّ کی خبر پر آنیوالا لام ابتدائیہ ہے۔
بعض کا قول ہے کہ یدعو کے مفعول پر آنیوالا
لام بھی زائد ہوتا ہے جیسے یَدْعُوْ لَمَنْ
ضَرُّہٗ اَقْرَبُ مِنْ نَفْعِہٖ لیکن یہ غلط ہے
یَدْعُوْ کے مفعول پر لام بطور شاذ آتا ہے
اور شاذ قرآن مجید میں مستعمل نہیں اسلئے
آیت مذکورہ میں لام زائد نہیں۔

۳/ لام جواب بھی زائد ہوتا ہے
خواہ لَوْ کے جواب میں آئے جیسے۔ لَوْ
تَزَیَّلُوْا لَعَذَّبْنَا۔ لَوْ کَانَ فِیْہِمَآ اٰلِہَۃٌ
اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا۔ یا لولا کے جواب میں
جیسے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَہُمْ
بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ۔ یا قسم کے
جواب میں جیسے تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ۔

ابو الفتح کے نزدیک لَوْ لَوْلَا اور لَوْمَا کے
جواب پر جو لام آتا ہے وہ حقیقت میں قسم مقدر محذوف
کا جواب ہوتا ہے لو لولا اور لوما کا جواب
نہیں ہوتا۔ مگر محققین نے اس قول کی تغلیط کی
ہے ہاں اگر جملہ اسمیہ ہو تو ایسے مقام میں قسم مقدر کا
جواب کہا جا سکتا ہے۔ بلکہ اولیٰ یہی ہے
جیسے وَلَوْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَۃٌ مِّنْ عِنْدِ
اللّٰہِ خَیْرٌ۔

۴/ حرف شرط پر آنیوالا لام بھی زائد ہوتا ہے جیسے
لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَہُمْ۔
وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَہُمْ۔
وَلَئِنْ نَصَرُوْہُمْ لَیُوَلُّنَّ
الْاَدْبَارَ

ذو الرّمہ کا شعر ہے ؎

لَئِنْ کَانَتِ الدُّنْیَا عَلَیَّ کَمَا اَرٰی
تَبَارِیْحُ مِنْ لَیْلٰی فَلَلْمَوْتُ اَرْوَحُ

اگر دنیا انہی سوزشوں کا نام ہے جو لیلےٰ
کی طرف سے مجھے محسوس ہو رہی ہیں تو
ان سے موت زیادہ سکون بخش ہے۔

بنی عقیل کی ایک عورت کا شعر ہے:۔

لَئِنْ کَانَ مَا حُدِّثْتُہُ الْیَوْمَ صَادِقًا
اَصُمْ فِیْ نَہَارِ الْقَیْظِ لِلشَّمْسِ بَادِیًا

جو کچھ مجھ سے آج بیان کیا گیا ہے۔ اگر
وہ سچ ہے تو سخت گرمی کے دن دھوپ میں
کھلے میدان میں روزہ کی حالت میں میں کھڑی

رہوں گی ۔

۵ لام تعر... بھی زائد ہوتا ہے جیسے
... تُقْبِیْنَ ۔ اَلرَّجُلُ،
ذٰلِکَ الْکِتَابُ ۔ لِلّمہ... جو لام بُعْد
۶ اسماء اشارات ... بھی زائد
کو ظاہر کرنے کے لئے) آتا ہے وہ
ہوتا ہے جیسے تِلْکَ ذٰلِکَ وغیرہ ۔

۷ لام تعجب غیر جار بھی زائد ہے
جیسے نَنْظُرْ فَنَزِیْد یعنی مَا اَظْ... ... کتاب یہ
یہ قول صرف خالویہ کا ہے ر...
الموسوم بالجمل) ۔

لا جس کو لائے نفی جنس ... لا تبرئہ اور لا مشابہ
بان کہا جاتا ہے ۔ ... کا اسم فتح پر یا علامت
نصب (جمع مونث ... کی تا، کا کسرہ ۔ تثنیہ کی یاء
ماقبل مفتوح ... جمع کی یاء ماقبل مکسور) پر مبنی
ہوتا ہے بشرطیکہ اسم فاعل نہ ہو جیسے لَاتَثْرِیْبَ
عَلَیْہِمْ ۔ قالوا لَاضَیْرَ ۔ یَا اَھْلَ یَثْرِبَ لَا
مُقَامَ لَکُمْ ۔ لَا مُسْلِمَاتَ ۔ لَا رَجُلَیْ ۔ لَا
مُسْلِمِیْ ۔

سیرافی اور زجاج کے قول پر لا تبرئہ
کا اسم کیسا ہی ہو معرب ہوتا ہے اگرچہ تنوین
نہیں پڑھی جاتی ۔

لا تبرئہ صرف نکرہ پر آتا ہے اور اسی پر
عمل کرتا ہے ۔ اگر اسم مفرد ہو تو سیبویہ
کے نزدیک خبر پر رفع لا کی وجہ سے نہیں ہوتا
بلکہ بقاءً علیٰ ماکان کے اصول پر خبر مرفوع ہوتی
ہے اخفش اور اکثر نحویوں کا قول اسکے خلاف ہے

لا تبرئہ کی خبر خواہ ظرف اور جار مجرور ہی ہو
اسم پر مقدم نہیں ہوتی ۔

لا تبرئہ کے اسم کی اگر کوئی صفت مذکور
ہو یا کسی دوسرے اسم کا لا کے اسم پر
عطف کیا گیا ہو (بشرطیکہ صفت اور معطوف
خبر کے ذکر سے پہلے ہو) تو محل کی رعایت
کر کے معطوف اور صفت کو مرفوع پڑھنا
بھی جائز ہے جیسے لَا رَجُلَ وَامْرَأَۃٌ فِیْھَا
اور لَا رَجُلَ ظَرِیْفٌ فِیْھَا ۔

اگر لا تبرئہ مکرر ہو تو دونوں کو یا ایک کو
بے عمل قرار دینا بھی جائز ہے جیسے لَاحَوْلٌ
وَلَا قُوَّۃٌ ۔

اگر لا تبرئہ کی خبر معلوم ہو تو اکثر محذوف ہوتی
ہے جیسے لَاضَیْرَ ۔ فَلَا فَوْتَ ۔ لَا شَیْءَ
بنو تمیم تو لا تبرئہ کی خبر کو کبھی ذکر ہی نہیں کرتے
لا (ناقص) یعنی وہ لا جو لَیْسَ کے مشابہ

ہوتا ہے۔ اس کا عمل بہت کم ہے بعض نے عدم کا قول اختیار کیا ہے اسی لئے ہم نے اسکو ناقص کے نام سے موسوم کیا ہے اسکی خبر بہت کم مذکور ہوتی ہے زجاج تو بالکل عدم ذکر ہی کا قائل ہے کہتا ہے۔

میں نے اسکی خبر کسی کلام میں مذکور نہیں پائی لیکن زجاج کا یہ قول غلط ہے مندرجہ ذیل شعر میں خبر مذکور ہے۔

تَعَزَّ فَلَا شَیْءٌ عَلَی الْاَرْضِ بَاقِیًا
وَلَا وَزَرٌ مِمَّا قَضَی اللّٰهُ وَاقِیًا

صبر کر کوئی چیز زمین پر باقی رہنے والی نہیں۔ نہ کوئی مددگار حکم خدا سے بچانیوالا ہے۔

لا ناقصہ صرف نکرہ میں عمل کرتا ہے ابن جنی اور ابن الشجری اس کے خلاف ہیں نابغہ اور متنبی کے دو شعر ان کی دلیل ہیں۔

دَخَلَتْ سَوَادَ الْقَلْبِ لَا اَنَا بَاغِیًا
سِوَاهَا وَلَا عَنْ حُبِّهَا مُتَرَاخِیًا

وہ دل کے وسطی نقطہ میں داخل ہوگئی اب اس کے سوا نہ کسی اور کو میں چاہتا ہوں نہ اسکی محبت سے پیچھے ہٹ سکتا ہوں۔

(دیکھو لا کو انا پر داخل کیا ہے)

اِذَا الْجُوْدُ لَمْ یُرْزَقْ خَلَاصًا مِنَ الْاَذٰی
فَلَا الْحَمْدُ مَکْسُوْبًا وَلَا الْمَالُ بَاقِیًا

اگر (منت نہی کی) اذیت سے سخاوت محفوظ نہ رکھے۔ تو (ایسی سخاوت سے) نہ تو تعریف حاصل کی جاسکتی ہے نہ مال ہی (اپنے پاس) باقی رہیگا (دیکھو لا کو الحمد پر داخل کیا ہے)

لا (عاطفہ) اسکی تین شرطیں ہیں۔

(۱) اس سے پہلے اثبات ہو جَاءَ زَیْدٌ لَا عَمْرٌو یا امر ہو اِضْرِبْ زَیْدًا لَا عَمْرًا یا اس سے پہلے ندا ہو یہ شاخ صرف سیبویہ نے نکالی ہے (یَا ابْنَ اَخِیْ لَا ابْنَ عَمِّیْ) ابن سعدان نے کہا سیبویہ کی یہ خود ساختہ مثال ہے یہ عربی کلام ہی نہیں ہے۔

(۲) لا کے ساتھ دوسرا حرف عطف نہو اسی لئے وَلَا الضَّالِّیْنَ میں لا عاطفہ نہیں صرف تاکید نفی کے لئے ہے عاطفہ واو ہے۔

(۳) معطوف اور معطوف علیہ ایک جگہ جمع نہو سکتے ہوں دونوں میں تعاند ہو جیسے جَاءَ رَجُلٌ لَا اِمْرَءَةٌ۔ اسی لئے جَاءَ رَجُلٌ لَا زَیْدٌ کہنا غلط ہے رجل زید

کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔ زید بھی تو مرد ہی
ہے فعل ماضی کے معمول پر عطف کے لئے
لا عاطفہ آسکتا ہے اگرچہ زجاجی اسکا
منکر ہے امرء القیس کا شعر ہے۔

كَأَنَّ دِثَارًا حَلَّقَتْ بِلَبُونِهِ
عُقَابُ تَنُوفَى لَا عُقَابُ الْقَوَاعِلِ

گویا چھوٹی پہاڑیوں کا عقاب نہیں
بلکہ اونچے پہاڑ کا عقاب دثار چرواہے کی
دودھیاری اونٹنیوں کو لے گیا۔ عقاب
اول حَلَّقَتْ کا معمول (فاعل) ہے اور
عقاب دوئم کا لا کے ذریعہ سے اوس
پر عطف کیا گیا ہے۔

لا (جوابیہ) جو نَعَمْ (ہاں) کے مقابل آتا ہے
اس کے بعد عموماً جملہ محذوف ہوتا ہے جیسے
أَجَاءَكَ زَيْدٌ (کیا تیرے پاس زید آیا) کے
جواب میں لا کہا جائے یعنی لا۔ لَمْ يَجِئْ
نہیں۔ نہیں آیا۔

لا (نفی محض) اس کو مکرر ذکر کرنا مندرجہ ذیل
مقامات پر لازم ہے۔

(۱) اس کے بعد جملہ اسمیہ ہو جس کا
پہلا جزء معرفہ ہو اور لا اس کا عامل نہ ہو
جیسے لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ
الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ۔
نہ یہ ممکن ہے کہ سورج چاند کو پکڑے نہ رات
دن سے آگے نکل سکتی ہے۔

یا پہلا جزء نکرہ ہو اور لا اس میں عامل نہ ہو
جیسے لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ

(۲) لا کے بعد فعل ماضی ہو خواہ لفظاً یا
تقدیراً جیسے فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّى اس نے
نہ خیرات کی نہ نماز پڑھی۔

ہذلی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے دربار میں عرض کیا تھا۔

كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ
وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ (صحیح مسلم) اسکی دیت
کیسے ہو سکتی ہے جس نے (پیدا ہو کر) نہ کچھ کھایا
نہ پیا نہ بولا نہ چیخا۔

(۳) خبر مفرد یا صفت یا حال پر لا داخل
ہو جیسے زَيْدٌ لَا شَاعِرٌ وَلَا كَاتِبٌ۔ جَاءَ
زَيْدٌ لَا ضَاحِكًا وَلَا بَاكِيًا۔ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا
فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ۔ ظِلٍّ مِنْ يَحْمُومٍ لَا بَارِدٍ
وَلَا كَرِيمٍ۔ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ۔ لَا مَقْطُوعَةٍ
وَلَا مَمْنُوعَةٍ۔ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ

لَا شَارِقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ - آیت فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَۃَ - (گھاٹی میں داخل نہ ہوا) میں لا اگرچہ لفظاً مکرر نہیں ہے مگر معنیً مکرر ہے کیونکہ اقتحام عَقَبَۃ کی تشریح میں مخشری نے کشاف میں اور رازی نے کبیر میں اور آلوسی نے روح المعانی میں دو چیزیں ذکر کی ہیں فَکُّ رَقَبَۃٍ (غلام باندی کی آزادی) اور اِطْعَامُ مِسْکِیْنٍ (مسکین کو کھانا کھلانا) اس لئے کلام کی معنویت اسطرح ہوئی فَلَا فَکَّ رَقَبَۃً وَلَا اَطْعَمَ مِسْکِیْنًا (نہ گردن آزاد کی نہ مسکین کو کھانا کھلایا) -

دعائیہ یا بددعائیہ کلام میں تکرار لا کا واجب نہیں کیونکہ لفظ میں اگرچہ فعل ماضی ہوتا ہے مگر معنویت کے لحاظ سے مستقبل ہوتا ہے جیسے لَا شَلَّتْ یَدَاہُ اس کے ہاتھ شل نہوں لَا فَضَّ اللّٰہُ فَاہُ اللہ اس کا منہ نہ توڑے - ایک شاعر کہتا ہے -

لَا بَارَکَ اللّٰہُ فِی الْغَوَانِی هَلْ
یُصْبِحْنَ اِلَّا لَهُنَّ مَطْلَبٌ

حسین عورتوں کو اللہ برکت نہ دے

کوئی صبح اونکی غرض سے خالی نہیں ہوتی -

اگر کلام دعائیہ نہو بلکہ کسی اور وجہ سے ماضی بمعنی مستقبل ہو تب بھی لا کی تکرار واجب نہیں جیسے :-

حَسْبُ الْمُحِبِّیْنَ فِی الدُّنْیَا عَذَابُهُمْ
تَاللّٰہِ لَا عَذَّبَتْهُمْ بَعْدَهَا سَقَرُ

عاشقوں کے لئے دنیوی عذاب ہی کافی ہے خدا کی قسم اس کے بعد دوزخ انکو عذاب نہ دیگی -

اگر لا فعل مضارع پر داخل ہو تب بھی تکرار ضروری نہیں جیسے لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ - لَا اَسْأَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا -

اکثر اہل ادب کے نزدیک اس وقت مضارع بمعنی استقبال ہوگا - ابن مالک کو اس سے اختلاف ہے - ماضی کو اپنے معنی پر رکھتے ہوئے ترک تکرار شاذ ہے - ابن عفیف عبدی یا عبد المسیح بن عسلہ کہتا ہے

لَا هُمَّ اِنَّ الْحَارِثَ بْنَ جَبَلَۃَ
زَنٰی عَلٰی اَبِیْہِ ثُمَّ قَتَلَہٗ
وَکَانَ فِیْ جَارَاتِہٖ لَا عَهْدَ لَہٗ
وَاَیُّ اَمْرٍ سَیِّئٍ لَا فَعَلَہٗ

الٰہی حارث بن جبلہ نے اپنے باپ پر
تنگی کی پھر اسکو مار ڈالا ہمسائی عورتوں کے سلسلہ
میں بھی اس کے اندر عہد امانت نہ تھا وہ کونسی
بری حرکت نہ تھی جو اس نے نہ کی ہو۔

ابو خراش ہذلی کا قول ہے۔

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰھُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا   وَاَیُّ عَبْدٍ لَکَ لَا اَلَمَّا

الٰہی اگر تو بخشدیگا تو بڑا جسرم بخشیگا۔
وہ کونسا تیرا بندہ ہے جس نے قصور نہیں کیا۔

جو لا جار مجرور کے درمیان آتا ہے جیسے
جِئْتَ بِلَا زَادٍ   تو بغیر توشہ کے آیا۔ غَضِبْتُ
مِنْ لَا شَیْئٍ تو بے وجہ ناراض ہوا کوفیوں کے
نزدیک وہ لا بجائے خود اسم ہے جو ماقبل
کا مجرور اور مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے
دوسرے علماء کے نزدیک اسم نہیں بلکہ حرف
ہے جو لفظاً زائد ہوتا ہے مگر معنیً مفید۔

لا صدارت کلام کو نہیں چاہتا بلکہ
کبھی ناصب ومنصوب کے درمیان آتا ہے
جیسے لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ کبھی جازم ومجزوم
کے درمیان جیسے اِنْ لَا تَفْعَلُوْہُ کبھی معمول
اور فعل عامل کے درمیان جیسے یَوْمَ یَاْتِیْ
بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا

جس روز تیرے رب کی بعض نشانیاں (یعنی
موت کی نشانیاں) آجائینگی کسی کو اس وقت
ایمان لانا فائدہ بخش نہوگا۔ یَوْمَ معمول ہو
یَنْفَعُ عامل اور لا درمیان آیا ہے۔

لا (نہی کے لئے) یہ لا طلب ترک کے لئے
آتا ہے۔ مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ آخر میں
اگر حرف علت ہو تو ساقط کر دیتا ہے۔ اگر
نہو تو مجزوم کر دیتا ہے۔

کبھی ترک کی وجوبی طلب یعنی تحریم کے
لئے آتا ہے جیسے لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ
وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ میرے اور اپنے دشمن
کو دوست نہ بناؤ یعنی دوست بنانا حرام ہے

کبھی ترک کی تنزیہی طلب کے لئے جیسے
لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ۔ آپس میں مہربانی
کرنی نہ بھولو یعنی اگرچہ واجب نہ بھی ہو تب
بھی آپس میں مہربانی کرنی بہتر ہے۔

کبھی دعا کے لئے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا
اے ہمارے رب ہماری پکڑ نہ کر۔

کبھی محض زائد ہوتا ہے جیسے مَا مَنَعَکَ
اَنْ لَا تَسْجُدَ تجھے سجدہ کرنے سے کس نے
روکا مَا مَنَعَکَ اِذْ رَاَیْتَھُمْ ضَلُّوْا اَنْ لَا

تَتَّبِعَنِ جب تو نے اُن کو گمراہ دیکھ لیا
تو میرے حکم پر چلنے سے تجھے کس نے روکا۔

کبھی صرف دھمکی دینے کے لئے لَا
تُطِعْنِیْ میرا حکم نہ مان۔ (دیکھ تو کیا کرتا ہوں)

چند مشکل آیات کی مختصر تشریح

۱۔ آیت لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ
میں یا لا نافیہ ہے لیکن نفی کا رجوع قسم کی
طرف نہیں بلکہ کلام سابق کی طرف ہے پورا
قرآن بقول ابو علی کے ایک سورت کا حکم رکھتا
ہے اس لئے ابتدا سورت میں بھی ایسا لفظ آسکتا
ہے جس سے پہلے کلام کی نفی ہوتی ہو۔ لا پر وقف
کے بعد اُقْسِمُ سے جدید کلام کا آغاز ہوا،
اسطرح نفی قسم بھی نہیں ہوئی اور لا نافیہ بھی
ہو گیا۔ (قالہ الفراء)

یا لَا زائد ہے لیکن زائد ہونیکے باوجود
معنویت میں اس نے کیا اضافہ کیا یہ مسئلہ
مختلف فیہ ہے بعض نے کہا آئندہ نفی کی تمہید
کے لئے ہے۔ لیکن مختلف آیات میں جواب
قسم مثبت بھی مذکور ہے وہاں تمہید نفی کیسے
ممکن ہے جیسے لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ کے بعد
مقام جواب میں لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِیْ کَبَدٍ آیا ہے اس لئے تمہید نفی کے لئے
کہنا غلط ہے۔ ابوبکر بن عیاش کا قول ہے
زائد ہے محض تاکید کے لئے۔ لیکن زیادتی تو
وسطِ کلام میں ہوتی ہے جہاں فا یا واو
لا سے پہلے موجود ہے جیسے فَلَا اُقْسِمُ
بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ ۔ وَلَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ
اللَّوَّامَةِ ۔ وہاں تو کہا جا سکتا ہے کہ وسط
میں آگیا۔ اس لئے زائد ہو سکتا ہے لیکن
آیت مندرجہ بالا میں تو لا سے پہلے کوئی
حرف نہیں پھر زیادتی کیسے ممکن ہے۔ ابو علی
نے اس کا وہی فرسودہ جواب دیا ہو کہ پورا قرآن
ایک سورت کی طرح ہے۔

۲۔ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ
عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا میں لا
نافیہ بھی ہو سکتا ہے اور نہی کے لئے بھی اور
زائد بھی۔ (والتفصیل فی المطولات)

۳۔ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَا اِذَا جَاءَتْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ (بر قراۃ اَنَّ) میں لا زائد ہے
(خلیل اور فارسی) اور (بر قراۃ اِنَّ) نافیہ ہے
(نحاس وغیرہ)

۴ اسی طرح آیت حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا اَنَّھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ہیں لَا نافیہ بھی ہو سکتا ہے اور زائد بھی۔

۵ آیت مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَہُ اللّٰہُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَ لٰکِنْ کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا کُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْکِتٰبَ وَبِمَا کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ وَلَا یَاْمُرَکُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِکَۃَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا ہ سبعہ میں یَاْمُرُ پر پیش ہے یَاْمُرُ کا فاعل اسکی ضمیر ہے جو اللہ یا رسول کی طرف راجع ہے۔ اس صورت میں لَا نافیہ ہوگا۔ لیکن زبر کی قرأت پر یَاْمُرَ کا عطف یقول یا یوتیہ پر ہوگا اور لَا تاکید نفی کے لئے ہوگا اور زائد ہوگا۔

لَابِثِیْنَ ۔ جمع مذکر حالت نصب رہنے والے (ٹھیرنے والے) لَابِثٌ واحد لَبْثٌ لَبَاثٌ لَبَاثَۃٌ اور لَبِیْثَۃٌ مصدر (باب سمع) لُبْثَۃٌ دیر تک رہنا مدت تک رہنا۔ لَبِثٌ صیغہ صفت۔ لَبِیْثَۃٌ مختلف لوگوں کا گروہ۔ فَرَسٌ لَبَاثٌ سست قدم گھوڑا۔ اِلْبَاثٌ (باب افعال) دیر کرنا اور دیر کرانا۔

اس آیت میں لفظ احقاب آیا ہے۔ حُقُبٌ کتنی مدت کو کہتے ہیں اسلاف اور اہلِ لغت کا اس میں اختلاف ہے مثلاً حقب ۸۰ سال کا جس کا ہر دن ہزار برس کا (حضرت علیؓ) حقب ۷۲ خریف کا ہر خریف ۷۰۰ سال کا ہر سال ۳۶۰ دن کا ہر دن ہزار برس کا (مجاہد)

اسی طرح دوسرے اقوال ہیں لیکن کتنی ہی طویل مدت بیان کی جائے پھر بھی وہ میعاد معین پر ختم ہو جائیگی دوامی نہوگی اس لئے مقاتل نے صاف کہدیا کہ آیت فَلَنْ نَّزِیْدَکُمْ اِلَّا عَذَابًا سے یہ آیت منسوخ ہے۔

لیکن حسن بصریؒ نے فرمایا کہ احقاب جمع ہے اور جمع کی کوئی آخری حد نہیں اس لئے ہر حقب گزرنے کے بعد دوسرا حقب شروع ہو جائیگا۔ اور اس طرح احقاب کا سلسلہ ختم نہوگا حسن بصری کی تشریح کی بنا پر اسجگہ (لفظ احقابا کی وجہ سے) لابثین کا مطلب ہوگا ہمیشہ رہنے والے (معالم مع بعض زیادت)

لَاتَ ۔ یہ لفظ مرکب ہے، یا مفرد، اہل لغت کے اسکے متعلق مختلف اقوال ہیں (ابو ذر خشنی کا قول ہے۔ یہ لفظ مفرد ہے۔ ماضی کا صیغہ ہے

اس کا مضارع یَلِیتُ ہے جسطرح أَلَتَ یَأْلِتُ آتا ہے اسی طرح لَاتَ یَلِیتُ بھی آتا ہے، دونوں کا معنی ہے کم کرنا۔ قرآن مجید میں آیا ہے لَا یَلِتْکُمْ مِنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا۔ اللہ تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہیں کریگا۔ یہ تو لفظی وضعی معنی تھے، توسیع استعمال کے بعد عرف عام میں لَاتَ نفی کے معنی میں مستعمل ہونے لگا، بعض کا قول ہے لَاتَ ماضی کا صیغہ ہے اسکی اصل لَیِسَ تھی یاء کو الف سے اور سین کو تاء سے بدلدیا گیا۔

جمہور اہلِ لغت کا قول ہے کہ لَاتَ دو لفظوں سے مل کر بنا ہے، لا نافیہ اور تاء تانیث، جیسے ثُمَّتَ۔ دو ساکنوں کے اجتماع کے سبب تاء کو متحرک کر دیا گیا۔ ابو عبیدہ اور ابنِ طراوہ کا قول ہے یہ لفظ ہے تو مرکب مگر تاء زائد ہے، یعنی اصل میں لفظ لَا ہی ہے لیکن مصحف عثمانی میں حِینَ سے پہلے ملی ہوئی تاء لکھی ہوئی تھی اس لئے تاء کی کوئی حیثیت نہیں۔

لَاتَ کا عمل کیا ہے یہ مسئلہ بھی مختلف فیہ ہے، اخفش کا ایک قول ہے کہ لَاتَ عامل ہی نہیں ہے۔ اس کے بعد اسم مرفوع بھی آتا ہے اور منصوب بھی، دوسرا قول یہ ہے کہ لَاتَ کا عمل اِنَّ کی طرح ہوتا ہے اسم کو نصب خبر کو رفع۔ جمہور کا مسلک ہے کہ لَاتَ لَیْسَ کی طرح عمل کرتا ہے اسم کو رفع خبر کو نصب۔ عموماً اس کا اسم محذوف ہوتا ہے۔ فراء قائل ہے کہ لَاتَ کا استعمال صرف لفظ حِینَ کے ساتھ ہوتا ہے۔ سیبویہ کا بھی ظاہر قول یہی منقول ہے۔ لیکن فارسی اور اہلِ لغت کی ایک بڑی جماعت کہتی ہے کہ حِینَ ہو یا حین کا ہم معنی کوئی دوسرا لفظ سب کے ساتھ لَاتَ مستعمل ہے، جیسے ابو زید طائی کا قول ہے طَلَبُوْا صُلْحَنَا وَلَاتَ اَوَانٍ انہوں نے وقت گذرنے کے بعد صلح کی خواہش کی۔

اس شعر میں چونکہ اوانٍ مجرور ہے اسی بناء پر فراء کا خیال ہو گیا کہ اسماء زمان پر لَاتَ بطور حرفِ جر داخل ہوتا ہے۔ زمخشری نے مفصل میں لکھا ہے کہ لا پر تاء زیادہ کی گئی تو لَاتَ کا استعمال نفی اوقات کے لئے مخصوص ہو گیا۔

(مقتبس از مغنی اللبیب وتاج وغیرہ) ب ۲۳

اَللَّاتُ ۔ دورِ جاہلیت میں قبیلہ ثقیف یا

بنی معتب (بقول ابنِ اسحاق) کا ایک چوگوشہ
پتھر طائف میں تھا جو معبود سمجھا جاتا ہے ایک
مندر بھی اس کے نام کا بنا دیا گیا تھا قریش
اور دوسرے قبائلِ عرب اوسکی پوجا کرتے
تھے۔ وجہ تسمیہ کے متعلق ابن عربی نے
حضرت ابن عباسؓ کی طرف منسوب کرتے
ہوئے ایک عجیب روایت بیان کی ہے،
حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا گذشتہ
زمانہ میں ایک آدمی قبیلۂ ثقیف کے محلہ
میں کسی پتھر پر بیٹھکر حاجیوں کے ہاتھ گھی بیچتا
تھا حاجی ستوؤں میں گھی ملاکر کہاتے تھے
(لغت میں لَتّ کا معنی ہے۔ ملانا۔ آمیز
کرنا لَتّ سے لَاتّ اسم فاعل کا صیغہ
ہے یعنی ستوؤں میں گھی ملانیوالا) کچھ مدت
کے بعد وہ آدمی مرگیا۔ جب چند روز لوگوں
نے پتھر پر اسکو نہ دیکھا تو ایک نے دوسرے
سے معلوم کیا۔ عمرو بن لحی بولا وہ تمہارا رب
(پالنے والا) تھا مرا نہیں بلکہ اسی پتھر کے نیچے
غائب ہوگیا یہ سنکر لوگوں نے اوس پتھر کی
پوجا کرنی شروع کردی اور اوس کا نام لَاتّ
رکھدیا، الف لام داخل کرنے کے بعد لَاتّ

اَللَّاتُّ ہوگیا اور کثرتِ استعمال کی وجہ سے
تا کی تشدید بھی ساقط ہوگئی اور اَللَّات بنگیا۔

اسلامی دور میں جب بت پرستی کی ممانعت
ہوئی تو حضور نے ابوسفیانؓ اور مغیرہؓ بن شعبہ
کو حضرت خالد بن ولید کی زیر سیادت لات
کو توڑنے اور مندر کو ڈھا دینے پر مامور فرمایا،
حضرت خالد نے جاکر بت کو توڑ کر مندر کو ڈھا دیا
اور آگ لگادی۔ سونا چاندی اور جو کچھ مندر
میں زیور کپڑا وغیرہ تھا سب لاکر خدمتِ گرامی
میں حاضر کیا حضورؐ نے اسی روز مسلمانوں کو
تقسیم کردیا بنو ثقیف کی عورتوں کو معلوم ہوا
تو روتی پیٹتی سر برہنہ باہر نکل آئیں۔ شداد بن
عارض جشمی شاعر نے قبیلہ ثقیف کو لات کی دوبارہ
پرستش سے روکتے ہوئے کہا تھا۔

لَا تَنْصُرُوا اللَّاتَ اِنَّ اللّٰهَ مُهْلِكُهَا
وَكَيْفَ نَصْرُكُمْ مَنْ لَيْسَ يَنْتَصِرُ
اِنَّ الَّتِي حُرِّقَتْ بِالنَّارِ فَاشْتَعَلَتْ
وَلَمْ تُقَاتِلْ لَدَى اَحْجَارِهَا هَدَرٌ

لات کی حمایت نہ کرو حقیقت میں اللہ اسکو
غارت کرنے والا ہے جو خود اپنی مدد نہیں کرسکتا
وہ تمہاری مدد کیسے کرسکتا ہے جس (بت) کو

آگ میں جلادیا گیا اور وہ بھڑک اٹھا اور اپنے پتھروں کے پاس نہ لڑسکا اسکی بربادی ناقابلِ معاوضہ ہے۔

اس وقت مسجدِ طائف کے بائیں منارہ میں لات کا پتھر پیوست ہے۔

عرب نے اسی کے نام پر عبد اللات تیم اللات ۔ زید اللات وغیرہ نام رکھ چھوڑے تھے۔ یہاں تک تمام تفصیل عربی تصریحات سے ماخوذ تھی لیکن عربی تاریخ کے یورپین مبصرین کی رائے کچھ اور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

کہ لات کا نام نبطی تھا۔ اقوامِ بابل کی دیویوں میں سے یہ ایک دیوی تھی۔ ربۃ الارباب یعنی خداء خدائگاں کی بہن یا بیٹیاں جہاں مامناتو (مناۃ) اور استار تھیں وہاں لات بھی ایک بہن یا بیٹی تھی، دوسری دیویوں کی طرح مختلف زمانوں میں لات پر بھی مختلف تغیرات آئے۔ سوریہ (شام) میں جب لات پہونچی تو وہاں بارش کے دیوتا حداد کی بیوی بنگئی اور اسکا نام یا بارجٹیس ہوگیا۔ پھر اسکو نبطی قوم لے گئی اور ربۃ البیت (گھر کی مالکہ) نام رکھا۔ ایفانیوسس کا قول ہے کہ اوس دیوتا کی شکل جب کو ذو الشریٰ کہا جاتا تھا لات دیوی کی مورتیوں میں سے کسی مورتی کی شکل تھی، اس قول کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ وِنسن کی یہ صراحت کہ لات سورج کی دیوی تھی صحیح ہے اسکی تائید اسٹرابو کے اس قول سے بھی ہوتی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ نبطی لوگ سورج کی پوجا کرتے تھے۔ (الاساطیر العربیۃ قبل الاسلام) ص۲۷۔

لَاجَرَمَ - یقیناً امر حقاً کا ہم معنی ہے اصل میں اس کا معنی لامحالہ تھا، توسیعِ استعمال کے بعد قسم یا حَقَّ (فعل ماضی) کے معنے میں مستعمل ہونے لگا۔

سیبویہ کا یہی قول ہے۔ مدارک میں خلیل کی طرف بھی اس قول کی نسبت کی گئی ہے۔ ابو البقاء نے حقاً یعنی مصدری معنی قرار دیے ہیں جمہور کا مسلک بھی یہی ہے۔ امام رازیؒ نے تفسیر کبیر میں فراء کی طرف بھی اس قول کی نسبت کی ہے۔ تفسیر ابو السعود میں لا کو نافیہ اور جَرَمَ کو فعل ماضی بمعنی حق کے قرار دیا ہے مطلب یہ کہ اس فعل کا غیر مفید ہونا حق ہے۔ بعض کے نزدیک لاجرم

کا معنی ہے لاضدّ ولا منع کوئی رکاوٹ نہیں
ممانعت نہیں۔ کوئی روک نہیں سکتا۔ پ ۱۲ ع ۲

لَازِبٍ ۔ اسم فاعل مفرد۔ چپکنے والا چمٹنے
والا۔ لیسدار لازم جم جانے والا۔ لَزَبٌ اور لزوبٌ
مصدر (کرُمَ۔ نصَرَ۔ سمِعَ۔) ضَرْبَۃٌ لَازِبٌ
وہ چیز لازم ہوگئی یعنی ایسی جمگئی واجب ہوگئی
جیسے چیپ دار۔ کیچڑ جمکر خشک ہوجاتی ہے،
لَزْبَۃٌ کال، خشک سال، لَزْبٌ اور لَزَبَاتٌ
جمع۔ لِزْبٌ، تنگ راستہ۔ لَزِابٌ۔ تھوڑا
قلیل المقدار۔ لزابٌ جمع۔ (قاموس ولسان
ومعجم القرآن) پ ۲۳ ع ۵ ۔

لَاعِبِیْنَ ۔ اسم فاعل مذکر جمع منصوب
ومجرور، لَاعِبٌ واحد، لَعِبٌ لَعْبٌ۔ تَلْعَابٌ
مصدر (باب سَمِعَ) نیز کھیلنے والے۔ بیکار کام
کرنے والے لعبٌ حاصل مصدر بھی ہی کھیل۔
لُعْبَۃٌ۔ گڑیا وہ چیز جس سے کھیلا جاتا ہے مثلاً
شطرنج۔ چوسر۔ بے وقوف آدمی جس کا کھیل بنایا
جاتا ہے۔ لَعِبٌ۔ لِعْبٌ نیز لُعْبَۃٌ بازی گر،
لُعَابٌ۔ مونھ سے بہنے والی رال، اس سے
فعل باب فتح سے آتا ہے، اور مصدر لَعْبٌ
عین کے زبر کے ساتھ۔ مَلْعَبٌ کھیل کی جگہ۔

تِلْعَابٌ اور تِلْعَابَۃٌ بڑا کھلاڑی، مَلَاعِبُ
الرّیح باد پیما۔ پ ۱۷ ع ۲ پ ۲۵ ع ۵

اَللّٰعِنُوْنَ ۔ اسم فاعل مذکر جمع حالتِ
رفع۔ لَاعِنٌ واحد لَعْنٌ مصدر (باب فتح)
لعنت کرنیوالا۔ اللہ کی طرف اگر لاعن ہونیکی
نسبت کی جاتی ہے تو لعنت کا معنی ہوتا ہے
قرب یا رحمت سے دور کرنا، عذاب دینا اور
انسان کی طرف اگر لعنت کی نسبت کی جائے
تو مراد ہوتی ہے بد دعا کرنی (راغب) گالیاں
دینی سخت سست کہنا۔ دھتکار کر نکالدینا۔
(قاموس) لُعَنَۃٌ بہت لعنت کرنیوالا آدمی،
لُعَنٌ جمع لُعْنَۃٌ وہ جس پر زیادہ لعنت کیجائے
پھٹکار زدہ۔ لَعِیْنٌ بمعنی ملعون اس میں
مذکر و مونث برابر ہیں۔ ملعون کی جمع مَلَاعِیْن
آتی ہے۔ مُلَعَّنٌ وہ آدمی جسکو ہر شخص دھتکار کر
نکالدے۔ مُلَاعَنَۃٌ اور لِعَانٌ۔ باہم لعنت
کرنا۔ تَلْعِیْنٌ۔ شکنجہ میں کسنا۔ (منتہی الارب) پ ۲ ع ۳

لَاغِیَۃً ۔ اسم فاعل مفرد مونث۔ لَاغِی
اسم فاعل مذکر بے ہودہ لغو فحش۔ ناکارہ بات
لَغْوٌ بیہودہ غلط بات۔ ہر بیکار چیز۔ لَغَا لَغْوًا
(باب نصر) بات کہی اور نا امید ہوگیا لَغَا الْکَلْبُ

کتا بھونکا (نصر) لَغَا فِی قَولِہٖ بیہودہ اور غلط بات
کہی (فتح نصر سمع) لَغْوٌ لَغیٌ لَاغِیَۃٌ اور مَلْغَاۃٌ
مصدر لَغِیَ لَغًا (سمع) کسی چیز کی بہت زیادہ
حرص کی۔ لُغَۃٌ بولی یہ لفظ اصل میں لُغْوٌ
اور لُغْیٌ تھا۔ واؤ اور یاء کو تاء سے بدل دیا،
لُغَاتٌ لُغُوْنٌ اور لُغًی جمع۔

آیت مذکورہ میں لَاغِیَۃً کا موصوف بہرحال
محذوف ہے یعنی کَلِمَۃً لَاغِیَۃً یا نفسًا لاغیۃً
کوئی بیہودہ بات یا بیہودہ گو شخص مفسرین نے
دونوں طرح تشریح کی ہے اول زیادہ ظاہر ہے
۳۰/۱۳ ۔

لَاقِیْہِ ۔ لاقی اسم فاعل مفرد مذکر مضاف،
ہٖ مضاف الیہ قائم مقام مفعول۔ اوسکو پانیوالا۔
حاصل کرنیوالا۔ لَقِیَہٗ اوس کا دیدار کیا اس سے
ملاقات کی (باب سَمِعَ) لِقَاءٌ لِقَاءَۃٌ لِقَایَۃٌ
لُقِیٌّ لقیانٌ لِقْیَانَۃٌ لُقًی لُقْیَانٌ لُقْیَانَۃٌ
لُقْیَۃٌ لُقِیٌ لُقًی لَقَاۃٌ مصدر، لَقِیٌّ صفت
مشبہ، ملاقات کرنے والا لَقِیٌّ فی الخیر والشر
وہ شخص جو شر میں بھی بہت زیادہ ہو اور خیر میں
بھی۔ وہ شخص جو اچھائی برائی کا خوب تجربہ رکھتا ہو،
مُلْقًی اور مُلَقًّی خیر میں کامل بدی میں کامل۔

اُلْقِیَّۃٌ ۔ سختی مصیبت۔ تِلْقَاءٌ۔ ملاقات اور
طرف۔ اور رُو در رُو۔ تَلْقِیَۃٌ کسی کی طرف
کسی چیز کو پھینکنا اللہ کی طرف سے تلقیہ کا
معنی ہے وحی اور عطا۔ تَلَقِّی ملاقات کرنا
سامنے آنا۔ اِلْتِقَاء ملاقات کرنا پانا متصل ہونا
۲۰/ب ۔

لَامَسْتُمُ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف۔
مُلَامَسَۃٌ مصدر۔ باب مُفَاعَلَۃ۔ تم نے
چھوا ہو۔ لَمْسٌ۔ چھونا اور جماع کرنا (باب ضرب)
ہاتھ لگانے سے مراد کبھی طلب کرنا بھی ہوتا ہے
ایک شاعر کہتا ہے وَاَلْمِسُہٗ فَلَا اَجِدُہٗ
میں اسکو ڈھونڈتا ہوں مگر نہیں پاتا۔ لَمَسْنَا
السَّمَاءَ۔ ہم نے آسمان تک پہونچنا چاہا۔
قصد کیا۔ (راغب)

عورت کو لَمْسٌ اور مُلَامَسَۃ کرنے کا
معنی چونکہ جماع کرنا بھی ہے اس لئے صحابہ
تابعین اور ائمہ کے درمیان مرادی معنی میں
اختلاف ہے حضرت ابن عمرؓ حضرت ابن مسعودؓ
امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ہاتھ
سے چھونا مراد ہے بلکہ امام شافعیؒ نے تو کسی حصہ
بدن کی کھال کو کسی حصۂ بدن کی کھال سے

چھوجانے کو بھی اسی حکم میں داخل کردیا ہے،
لیکن حضرت علیؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت ابی
بن کعبؓ مجاہد شعبیؒ سعید بن جبیرؒ طاوس قتادہ اور
امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جماع مراد ہے۔
(والتفصیل فی کتب الفقہ) پ۵ س۶ -

لَاهِيَةً - اسم فاعل واحد مؤنث ۔ لَاهِي
واحد مذکر لَاهِيَاتٌ جمع غافل لہو میں پڑے
ہوئے بے رخی اختیار کئے ہوئے ۔ لَهَا لَهْوًا کھیل
کیا، لَهَتِ الْمَرْأَةُ اِلَى حَدِيثِهِ عورت نے
اوسکی بات پر تعجب کیا اور غصہ ہوئی (باب نَصَرَ)
لَهِيَ بِهِ لُهِيًّا و لُهْيَانًا تعجب کیا اور اس
سے محبت کی (سَمِعَ) لَهَا عَنْهُ (نَصَرَ و سَمِعَ) اسکو
بھول گیا۔ منہ پھیر لیا۔ غفلت کی چھوڑ دیا۔ اسکی
یاد ترک کردی - وضو کے بعد جو تری اعضاء پر باقی
رہتی ہے اوسکے متعلق حضور اقدسؐ نے ارشاد
فرمایا تھا اِلْهَ عَنْهُ اسکو چھوڑ دو یونہی رہنے دو۔
اصمعی کا قول ہے کہ اِلْهَ عَنْهُ اور اِلْهَ مِنْهُ
کا ایک ہی معنی ہے۔

اِلْهَاءُ (باب افعال) گانا سننے میں مشغول
ہونا کسی کو غافل بنا دینا مشغول کر دینا۔ تَلْهِيَةٌ
(باب تفعیل) مشغول رکھنا۔

لَهْوٌ کھیل کی چیز۔ اہل و عیال ۔ رَجُلٌ لُهُوٌّ بڑا
کھلاڑی ۔ بہت غافل (مقتبس از لسان و تاج
والمفردات و مجمع البحار)۔ پ۱۷

لَائِمٍ - اسم فاعل واحد مذکر۔ لُوَّامٌ لُوَّمٌ
لُيَّمٌ جمع لَوْمٌ۔ لَوْمَةٌ۔ مَلَامٌ مَلَامَةٌ
مصدر (بابِ نصر) کسی چیز کو برا سمجھکر ملامت
کرنیوالا خواہ وہ چیز بری ہو یا نہو) اَلَامَ (باب
افعال) سزاوار ملامت ہوا۔ بہت ملامت
کی ایسا کام کیا کہ لوگ ملامت کریں۔
مُلِيمٌ سزاوار ملامت۔ محاورہ بطور مثل ہے
رُبَّ لَائِمٍ مُلِيمٌ بعض ملامت کرنیوالے
خود سزاوار ملامت ہوتے ہیں تَلَوَّمَ (بابِ
تفعل) دیر کرنا سوچ وچار کرنا۔ پ۱۲

لِبَاسٌ - پہنی جانیوالی چیز کو لُبْسٌ اور
لِبَاسٌ کہتے ہیں۔ ربیع بن انس نے کہا عورتیں
بستر ہیں اور تم اونکے لحاف ۔ ابو عبیدہ کا
قول ہے کہا جاتا ہے کہ عورت تیرا لباس
ہے، تیرا بستر ہے تیری لنگی ہے۔ عورت
اور مرد کو لباس کہنے کی تین وجوہ بیان کی گئی
ہیں ۔

۱۔ وہ چیز جو آدمی کی برائی کو چھپا دے

اس پر پردہ ڈالدے برائی سے آڑ بنجائے وہ لباس ہے میاں بیوی بھی باہم ایک دوسرے کے لئے برائی سے روکنے اور آڑ بنجانے کا سبب ہوتے ہیں اس لئے ہر ایک دوسرے کا لباس ہے (راغب)

۲۔ برہنگی کی حالت میں دونوں جمع ہوتے ہیں۔ ایک کپڑے میں لپٹ جاتے ہیں گویا ہر ایک دوسرے کا لباس بنجاتا ہے نابغہ جعدی کہتا ہے۔

اِذَا مَا الضَّجِیْعُ ثَنٰی عِطْفَھَا
تَثَنَّتْ عَلَیْہِ فَکَانَتْ لِبَاسًا

جب ہم خواب مرد اوس عورت کے پہلو کو اپنی طرف موڑتا ہے تو وہ مڑکر اس پر آجاتی ہے اور لباس بنجاتی ہے۔

(معجم القرآن)

ابن قتیبہ نے القرطین میں اور زمخشری نے کشاف میں یہی توجیہ کی ہے۔

۳۔ عورت مرد کے لئے اور مرد عورت کے لئے باعث سکون ہے۔ لباس بھی باعث سکون و آرام ہوتا ہے۔ ایک آیت میں اسکی تائید آئی ہے فرمایا ہے۔

وَجَعَلَ مِنْھَا زَوْجَھَا لِیَسْکُنَ اِلَیْھَا

اللہ نے نفس آدم سے ہی اس کا جوڑا بنایا تاکہ اوس کے سبب سکون پائے۔ (معالم)

موخر الذکر توجیہ زیادہ شستہ دل نشین اور مدلل ہے اگرچہ دونوں مندرجہ بالا بھی صحت سے گری ہوئی نہیں۔

لُبْسَۃٌ شک شبہ۔ دَاھِیَۃٌ لَبْسَاءُ۔ سخت مصیبت۔ لَبَسَ عَلَیْہِ الْاَمْرَ لَبْسًا (ضرب) کام مشتبہ کر دیا۔ آمیزش کر دی۔ روشنی کے ساتھ تاریکی کو ملادیا۔ لَبِسَ الثَّوْبَ لُبْسًا (سمع) کپڑا پہن لیا۔ لَبِسَتْ ھِنْدٌ عُمْرَہٗ ہندہ کسی کے ساتھ اوسکی جوانی بھر رہی۔ اِلْبَاسٌ (افعال) پہنانا تَلْبِیْسٌ (تفعیل) ملادینا۔ کسی بات کے اندر مکر کو چھپائے رکھنا، اس سے صفت کا صیغہ لَبَّاسٌ آتا ہے۔ مُلَبِّسٌ نہیں بولاجاتا۔ ہے۔

لِبَاسٌ۔ مفرد۔ اَلْبِسَۃٌ جمع۔ تقوی لباس سے مشابہت رکھتا ہے۔ دونوں برائی سے روکتے ہیں (راغب) آیت میں لباس تقوے سے کیا مراد ہے اس کے متعلق علما کے مختلف اقوال ہیں۔ ایمان (قتادہ وسدی) حیا،

(حسن بصری)، عملِ صالح (عطیہ از ابن عباسؓ)، اخلاقِ حسنہ (رُوی عن عثمان ابن عفانؓ)، خوفِ خدا (عروہ بن زبیرؓ)، پاکدامنی (کلبی)، سترِ عورت۔ کعبہ کا برہنہ طواف نہ کرنا (ابن الانباری)، آلاتِ جنگ (زید بن علیؓ) (معالم)، راغب کی تشریح سب کو جامع ہے۔ ۸

لِبَاسَ ۔ بھوک اور خوف کو انسان فرض کر کے اس تکلیف و ضرر کو جو بھوک و خوف کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے لباس سے تشبیہ دی کیونکہ لباس بھی بدن کو محیط ہوتا ہے اور بھوک کی تکلیف اور خوف کا ضرر بھی۔ اس کے بعد ضرر پہنچانے کو چکھانے سے تعبیر کیا۔ کیونکہ چکھنے کا تعلق ذائقہ سے ہے اور ہر تکلیف بھی احساسی چیز ہے ایک قسم کے احساس کو دوسرے قسم کے احساس سے تعبیر کر لیا جاتا ہے اور یہ مجازی استعمال اتنا کثیر ہے کہ قائم مقام حقیقت کے بن گیا ہے ایک شاعر کا قول ہے۔

غُمرُ الرِّدَاءِ اِذَا تَبَسَّمَ ضَاحِکًا
غُلِقَتْ لِضِحْکَتِہٖ رِقَابُ الْمَالِ
(ابوالسعود)

۱۴/۱۲

لِبَاسًا ۔ منصوب مفعول ۸ اسجگہ لباس اتانے کا معنی ہے پیدا کرنا (سیوطی)، ۸/۱۹

۳۰/۲۵ رات لباس کی طرح ہے دونوں عیب پوش ہیں، سکون بخش ہیں۔ آرام دہ ہیں اس لئے رات کو لباس بنانے کا مطلب ہی لباس کی طرح بنانا۔

لِبَاسُهُمْ ۔ لباس مضاف ہُمْ مضاف الیہ ان کا لباس۔ لباس بمعنی ملبوس۔ کپڑے۔ ۲۳/۱۸ ۔ ۲۲/۱۴

لِبَاسَهُمَا ۔ لباس منصوب مضاف۔ ھُما ضمیر تثنیہ۔ مضاف الیہ۔ آدمؑ و حواؑ کے لباس کو اس جگہ لباس یَنْزِعُ کا مفعول ہے اور یَنْزِعُ (بطور حکایتِ حالِ ماضی) حال واقع ہوا ہے (ابوالسعود) ۸

لَبِثَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف (بابِ سمع) وہ رہا۔ وہ ٹھیرا رہا (دیکھو لَابِثِیْنَ)، ۱۲/۱۵۷ ۲۰/۱۴ ۲۳/۹ ۔

لَبِثْتَ ۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف لُبْثٌ مصدر (بابِ سمع) تو رہا۔ تو رہتا رہا تو ٹھیرا رہا ۳ ۳ ۱۲ ۱۹/۹ ۔

لَبِثْتُ ۔ واحد متکلم ماضی معروف۔ لُبْثٌ مصدر میں رہا۔ میں رہتا رہا ۳ ۱۲ ۔

لَبِثْتُمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف (دیکھو لَابِثِیْنَ) رہے تم۔ پ ۱۵/۱۵و۵ پ ۱۶/۱۴ پ ۱۸/۶ پ ۲۱/۹۔

لَبِثْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف ہم رہے۔ پ ۱۵/۱۵ پ ۱۸/۶۔

لَبِثُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ رہے وہ پ ۱۵/۱۳و۱۶ پ ۱۵/۱۶ پ ۲۱/۹ (نہیں رہتے وہ پ ۲۲/۸

لُبَدًا ۔ مالِ کثیر۔ لُبَّدٌ اور لَابِدٌ کا بھی یہی معنی ہے۔ اصل میں لِبْدٌ لِبْدَۃٌ اور لُبْدَۃٌ کا معنی ہے، نمدہ اور گوند یا پانی وغیرہ سے چپکایا ہوا اون۔ نمدہ ہو یا چپکایا ہوا اون سب میں تہ پر تہ جمائی جاتی ہے، توسیع استعمال کے بعد لُبَد (لُبْدۃ کی جمع جیسے غُرَفٌ۔ غرفۃٌ کی جمع محلی) کثیر مال کو کہنے لگے اتنا کثیر کہ تہ بر تہ چڑھ جائے۔ آدمیوں کی کثیر جماعت (جو باہم ہجوم کرلے اور ایک دوسرے پر چڑھ رہا ہو) کو بھی اسی مناسبت سے لِبَدٌ یا لُبَدٌ کہتے ہیں، لِبَدٌ بھی لِبْدَۃٌ کی جمع ہے۔ جیسے سِدْرَۃٌ کی جمع سِدَرٌ۔ لَبَدٌ بکری کے بال۔ مثل ہے مَالَہٗ سَبَدٌ ولا لَبَدٌ نہ اس کے پاس اون ہے نہ بال یعنی کچھ نہیں ہے بالکل مفلس ہے۔ لَبِدٌ (اور لُبَدٌ) گھر میں بیٹھ رہنے والا آدمی جو کمائی کرنے باہر نہ نکلے۔

لَبِدَ لُبُوْدًا اور لَبَدًا (نَصَرَ۔ سمع) ایک جگہ جم کر بیٹھ گیا۔ پ ۳۰/۱۵۔

لِبَدًا ۔ جمع لِبْدَۃٌ واحد۔ ٹھٹ کے ٹھٹ، ہجوم، بھیڑ، جماعت در جماعت۔ پ ۲۹/۱۱

لَبْسٌ ۔ شک۔ اشتباہ (دیکھو لِبَاسٌ) پ ۲۶/۱۵

لَبَسْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ ہم مشتبہ کردیتے ہم (انکی نظر میں صداقت وحقانیت کو) مشکوک کردیتے (سیوطی) ہم اون پر ویسے ہی گڑبڑ کردیتے جیسے وہ (آپ) خود گڑبڑ کررہے ہیں، (بیضاوی) لَبَسَ عَلَیْہِ (ضرب) معاملہ کو مشتبہ کردیا مخلوط کردیا۔ اس کے بعد علیٰ آنا ضروری ہے (دیکھو لِبَاسٌ) پ [illegible]۔

لَبُوْسٌ ۔ لوہے کی کڑیوں سے بنی ہوئی زرہ، اصل میں لَبُوس ہر لباس کو کہتے ہیں فعول بمعنی مفعول ہے مشہور مثل ہے۔

اِلْبَسْ لِکُلِّ حَالَۃٍ لَبُوْسَہَا
اِمَّا نَعِیْمَہَا وَ اِمَّا بُوْسَہَا

ہر حال میں اُس حال کے مناسب لباس پہنو سکھ کی حالت ہو یا دکھ کی۔ یہاں مراد زرہ ہے۔ پ ۱۷/۶۔

لَبَنٍ - اسم جنس - اَلْبَانٌ جمع دودھ - بَنَاتُ اللَّبَنِ - دودھ کی تہریں - لِبَنٌ دودھ کا شیدائی، دودھ پینے والا - نَاقَۃٌ لَبِنَۃٌ دودھیاری اونٹنی، لَبِینٌ دودھ سے پلا ہوا گھوڑا - لِبَانٌ - عورت کا چھاتی سے دودھ پلانا - لَبُوْنٌ دودھ دینے والا جانور، یا وہ جانور جس کے تھنوں میں دودھ اتر آیا ہو، لُبُنٌ لُبَانٌ اور لِبَانٌ جمع - اِبْنُ اللَّبُوْنِ، دو سالہ اونٹ، بِنْتُ لَبُوْنٍ - دو سالہ اونٹنی، لَابِنَۃٌ پستان - لَوَابِن جمع مَلْبُوْنٌ وہ شخص جس کو دودھ پینے کی وجہ سے نشہ آگیا ہو - لَبَنَہٗ لَبْنًا - (نصر و ضرب) اسکو دودھ پلایا - پ ۲۶/۶ -

لَبَنًا - اسم جنس حالتِ نصب - دودھ (تنقیح کے لئے دیکھو لَبَنٍ) پ ۱۴/۱۵ -

لُجَّۃً - اسم مفرد - دریا میں بڑا پانی - دریا کا وسطی حصہ جہاں پانی بہت ہوتا ہے - یعنی دریا کا درمیانی گنڈہ - آدمیوں کی بڑی جماعت - چاندی - آئینہ - آیت میں پانی کا حوض اور گنڈہ مراد ہے - لُجَاجَۃٌ - بھوک کی بیتابی لَجَّ لَجَاجًا و لَجَاجَۃً (سمع و ضرب) جھگڑ اکیا، لَجَّجَ (باب تفعیل) گنڈے میں گھس گیا - اِلْتِجَاجٌ (افتعال) لہر کا لہر پر چڑھنا آوازوں کا آپس میں لڑنا - (قاموس و تاج) پ ۱۹/۱۸ -

لُجِّیٌّ - یائے نسبتی یعنی بہت پانی والا دریا، لُجٌّ اور لُجٌّ موج در موج ایک لہر پر دوسری لہر چڑھی ہوئی - رات کی سخت تاریکی - ظلمت بالائے ظلمت (راغب) پ ۱۸/۱۱ -

لَجُّوْا - جمع مذکر غائب ماضی معروف - لِجَاجٌ اور لَجَاجَۃٌ مصدر (سمع و ضرب) وہ اڑے رہتے جمے رہتے پھنس گئے - لِجَاجٌ کسی ممنوع فعل پر اڑ جانے کو (مجازًا) کہتے ہیں (راغب) پ ۲۹/۲ ۱۸/۴ -

لَحْمًا - اسم جنس منصوب مضاف لَحْمٌ اور لَحَمٌ گوشت - اَلْحُمٌ - لِحَامٌ - لُحُوْمٌ اور لُحْمَانٌ جمع لَحْمَۃٌ گوشت کا ایک ٹکڑا - لُحْمَۃٌ - کسی کپڑے کا بانا - لَحِمٌ شیر - گوشیلا موٹا آدمی، بڑا گوشت خور - گوشت کا شیدائی - وہ مکان جہاں لوگوں کی زیادہ غیبت کیجاتی ہو - لَحِیْمٌ پر گوشت آدمی - گوشت کا مالک - ہم شکل - ھٰذَا لَحِیْمَۃٌ - یہ اس کا ہم شکل ہے - لَاحِمٌ گوشت کا مالک اور گوشت کھلانے والا - لِحَامٌ - وہ چیز جس سے چاندی یا سونے میں ٹانکا لگایا جاتا ہے - لَحَّامٌ - گوشت فروش مَلْحَمَۃٌ - شورش فتنہ جنگ - نَبِیُّ الْمَلْحَمَۃِ

وہ نبی جسکو جہاد کا حکم دیا گیا یا وہ نبی جو لوگوں میں
الفت پیدا کرانے اور ٹوٹوں کو جوڑنے کے لئے آیا۔

لَحَمَ الْاَمْرَ (نصر) کام کو جوڑ دیا، درست کر دیا۔

لَحَمَ الْعَظْمَ۔ ہڈی سے گوشت اتار کر کھا گیا۔

لُحِمَ۔ وہ مارا گیا۔ لَحَمَ (فتح) گوشت کھلایا۔

لَحُمَ اور لَحِمَ (کرُمَ و سَمِعَ) پُر گوشت ہو گیا،
گوشت کھانیکا حریص ہو گیا۔ اِلْحَامٌ (افعال)
کسی کام کی تکمیل کرنا۔ اَلْحِمْ مَا اَسْدَیْتَ
تانا بُنا ہے تو بانا بھی اس میں بھر دو یعنی کام کا
آغاز کیا ہو تو تکمیل بھی کرو۔ اَکْلُ اللَّحْمِ گوشت
کھانا یعنی غیبت کرنا (المفردات و قاموس) ہے ۲/۵
۵ ۱۴/۲۱ ۲۶/۱۴ آیت موخر الذکر میں گوشت
کھانے سے مراد ہے غیبت کرنا۔

لَحْمُ۔ اسم جنس مرفوع مضاف۔ گوشت ۶/۵

لَحْمٍ۔ اسم جنس مجرور۔ گوشت ۲۷/۳

لَحْمِ۔ اسم جنس مجرور مضاف۔ گوشت ۲۷/۱۴

لَحْمًا۔ اسم جنس منصوب۔ گوشت۔ ۳/۳
۱۴ ۱۸/۱ ۲۳/۱۴۔

لُحُومُهَا۔ جمع مضاف۔ لَحْمٌ مفرد ھَا ضمیر مضاف الیہ
اونکے گوشت ۱۷/۱۴۔

لَحْنٌ۔ اسم مفرد۔ لہجہ۔ اندازِ آواز۔ خوش آوازی،
اَلْحَانٌ و لُحُوْنٌ جمع۔ ایک حدیث میں آیا ہے
اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ۔ عربی لہجہ میں
قرآن پڑھو۔ لَحْنٌ کا معنی لغت بھی آیا ہے حضرت
عمرؓ کی حدیث ہے تَعَلَّمُوا السُّنَّۃَ وَالْفَرَائِضَ
وَاللَّحْنَ کَمَا تَتَعَلَّمُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔ سنت اور
فرائض اور لغت (ادب و نحو) بھی سیکھو جیسے
قرآن سیکھتے ہو۔

لَحْنٌ لَحَنٌ لُحُوْنٌ لَحَانَۃٌ لَحَانِیَۃٌ پڑھنے
میں اور اعراب میں غلطی کرنا۔ لَحَنَ فِیْ کَلَامِہٖ
کلام میں اعرابی غلطی کی غلط بولا (فَتَحَ) گا کر پڑھا
لَحَنَ فِیْ قِرَاءَتِہٖ گا کر پڑھا (فتح) گفتگو میں
تعریض کرنا یعنی الفاظ بظاہر کسی دوسرے
معنی پر دلالت کر رہے ہوں اور مراد کچھ اور
ہو۔ خَیْرُ الْحَدِیْثِ مَا کَانَ لَحْنًا بہترین کلام
وہ ہے جس میں تعریض ہو (فتح) پردے پردے
میں بات کرنا کہ مخاطب سمجھ جائے کوئی دوسرا
نہ سمجھ سکے۔ لیکن اسوقت لَحَنَ کے بعد لام آنا
ضروری ہے۔ جیسے لَحَنَ لَہٗ لَحْنًا پردے پردے
میں بات کی۔ (فتح) لَحَنَ اِلَیْہِ اوسکی طرف
مائل ہوا (فتح) لَحَنَ الْکَلَامَ لَحْنًا اور لَحِنَ
الْکَلَامَ بات سمجھ لی واقف ہو گیا (فتح و سمع)

لَحِنَ لَحَنًا اپنی دلیل سے واقف ہوگیا، (سمع) لَاحِنٌ اعراب اور پڑھنے میں غلطی کرنے والا (اسم فاعل) لَحَنَۃٌ لُحَنَۃٌ لَحَّانٌ لَحَّانَۃٌ پڑھنے میں اور اعراب میں بہت غلطیاں کرنیوالا (مبالغہ) اَلحَنُ گانے اور پڑھنے کا ماہر۔ اَلحَنُ النَّاسِ گانے اور پڑھنے میں سب سے فوق۔ اَلحَنُ کا معنی زیادہ واقف دانا اور ہوشیار بھی ہے، حدیث صحیح میں آیا ہے لَعَلَّ اَحَدَکُمْ اَلحَنُ بِحُجَّتِہٖ شاید تم میں سے بعض آدمی دلیل پیش کرنا زیادہ جانتے ہوں (اسم تفضیل) (المفردات و قاموس ولسان و نہایہ و صحیح بخاری) آیت میں لہجہ اور اندازِ کلام مراد ہے۔ ۲۶/۸

لِحیَتِی ۔ لِحیَتِہٖ ۔ مفرد مضاف یاء متکلم مضاف الیہ۔ لِحیٰ اور لُحیٰ جمع۔ میری داڑھی۔ لِحوِیٌّ میں یاء نسبتی ہے داڑھی والا۔ اَلحیٰ اور لِحیَانِیٌّ لمبی داڑھی والا۔ لَحیٌ کلّہ۔ جبڑا جس پر داڑھی نکلتی ہے لُحِیٌّ جمع۔ لَحَیتُ الشَّجَرَ۔ لَحیًا۔ میں نے درخت کی چھال اتار دی۔ لَحَیتُ زَیدًا میں نے زید کو لعنت ملامت کی۔ لَحَی اللّٰہُ

فُلَانًا (بددعائیہ) خدا اس پر لعنت کرے نیکی کی توفیق نہ دے۔ مُلَاحَاۃٌ۔ لِحَاءٌ تَلَاحِی باہم گالی گلوچ کرنی۔ آپس میں سخت سست کہنا۔ اِلتِحَاءٌ لڑکے کی داڑھی نکل آنا۔ یہ مطلب اس وقت ہوگا جب اِلتِحَاء کی آخری ہمزہ کو یاء کے عوض قرار دیا جائے لیکن اگر ہمزہ کو واو کے عوض مانا جائے اور مادہ لَحوٌ کہا جائے تو چھال چھیلنے اور ہڈی سے گوشت اتارنے کے معنی ہونگے۔ ۱۶/۱۴۱

لُدًّا ۔ جمع۔ اَلَدُّ مفرد۔ سخت جھگڑالو جن کو قائل کرنا ممکن نہ ہو (دیکھو اَلَدُّ) اس لفظ کا مادہ لَدَدٌ ہے۔ گردن کے دائیں بائیں پہلو کو لَدَدٌ کہتے ہیں۔ شَدِیدُ اللَّدَدِ۔ وہ شخص جسکی گردن کوئی پھیر نہ سکے۔ مراد وہ آدمی جسکو اسکے ارادہ سے باز نہ رکھا جا سکے جسکو کوئی راستی پر نہ لا سکے۔ زَیدٌ یَتَلَدَّدُ۔ زید گردن موڑ کر ادھر اُدھر دیکھتا ہے (راغب)

لَدَّہٗ اس سے جھگڑا کیا اوسکو روک دیا بند کر دیا (نصر) لَدَّ لَدَدًا (سمع) سخت جھگڑا کیا۔ لَدِدَ لَدَدًا (سمع) کا بھی یہی معنی ہے۔

لَدَّدَ بِہٖ (بابِ تفعیل) اس کو پھیلا دیا فاش
کر دیا۔ مُلْتَدٌّ چارہ مَالَہٗ مُلْتَدٌّ عَنْہُ اسکو
اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ (قاموس)

لَدُنْ لَدُنْ اور لَدِنْ (قبیلۂ ربیعہ
کے استعمال میں لَدِنْ) ظرفِ زمان ہے
جو نہایت وقت کی ابتدا پر دلالت کرتا ہے،
جیسے اَقَمْتُ عِنْدَہٗ مِنْ لَدُنْ طُلُوْعِ
اِلیٰ غُرُوْبِھَا۔ میں اس کے پاس مقیم رہا ابتدائے
طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک۔ ظرفِ
مکان بھی ہے جسکا معنی ہوتا ہے۔ طرف۔ پاس،
قرآن مجید میں عموماً اسی کا استعمال ہے۔ جیسے
قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّی عُذْرًا آپ میری طرف
سے عذر کو پہنچ چکے۔ آتِنَا مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَۃً
مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا فرما (آمین)
فَھَبْ لِیْ مِنْ لَدُنْکَ وَلِیًّا۔ مجھے عطا فرما
اپنی طرف سے کوئی جانشین۔ وَاجْعَلْ لِیْ
مِنْ لَدُنْکَ سُلْطَانًا۔ اور اپنی طرف سے
مجھے غلبہ عنایت کر۔ عَلَّمْنَاہُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا
ہم نے اپنے پاس سے اوسکو علم سکھایا لِیُنْذِرَ
بَأْسًا شَدِیْدًا مِنْ لَدُنْہُ۔ تاکہ اللہ کی
طرف سے ہونے والے سخت عذاب سے لوگوں کو
ڈرائے۔

عِنْدَ کی طرح لَدُنْ بھی اسم غیر متمکن ہے،
لیکن بقول راغب عند سے خاص ہے۔ عموماً
اس سے پہلے مِنْ حرفِ جر آتا ہے۔ بغیر مِنْ
کے استعمال اگرچہ ہوتا ہے مگر بہت کم۔ لَدُنْ
ہمیشہ مضاف مستعمل ہے۔ عامل نہیں ہے۔
البتہ صرف غُدْوَۃً کو نصب دیتا ہے جیسے
ذوالرُّمّہ کے شعر میں ہے۔

لَدُنْ غُدْوَۃً حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتِ الضُّحٰی
آغاز صبح سے یہانتک کہ جب دن چڑھ گیا۔

لَدُنْ میں مندرجہ ذیل لفظی تغیرات جائز ہیں
اور یہ تمام لغات مستعمل ہیں۔ لَدِنْ۔ لَدُنُ
لَدُنَ۔ لَدَ (حکاہ الکسائی) لُدْ۔ لَدٰی۔ لَدُنْ
(صرف بنی اسد کے استعمال میں) لَدُ۔ لَدَا
لسان میں لَدٰی بمعنی ہل استفہامیہ بھی آیا
ہے۔ (شرح الایضاح وتسہیل ومفصل وقاموس
ولسان وغیرہ)

لَدَانَۃٌ نرمی لَدُنَ (کرم) لُدُوْنَۃً
وَلَدَانَۃً نرم ہوگیا۔ لچکدار ہوگیا۔ لَدِنٌ
لچکدار۔ تَلَدَّنَ (تفعل) دیر کرنا توقف کرنا
لَدْنٌ اور لَدْنَۃٌ ہر نرم چیز۔ لِدَانٌ اور

لُدُنْ جمع۔ (قاموس) پ ۱۱/۱۲ پ ۱۹/۱۶ ۔

لَدُنَّا ۔ لَدُنْ مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہماری طرف سے۔ پ ۵/۶ پ ۱۵/۲۱ پ ۱۶/۴و۱۳ پ ۱۷/۲ پ ۲۰/۹

لَدُنْكَ ۔ لَدُنْ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر مضاف الیہ تیری طرف سے۔ پ ۳/۹و۱۲ پ ۵/۲ پ ۱۵/۱۳و۱ پ ۱۶/۴ ۔

لَدُنْهُ ۔ لَدُنْ ۔ مضاف۔ ہ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ اس کی طرف سے پ ۵/۳ پ ۱۵/۱۳ ۔

لَدُنِّي ۔ لَدُنْ ۔ مضاف۔ نِي ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ میری طرف سے۔ پ ۱۶/۱

لَدٰی ۔ ظرف مکان غیر متمکن۔ پاس۔ طرف۔ ضمیر کی طرف اضافت کے وقت لَدٰی کی وہی حالت ہوتی ہے جو عَلٰے حرف جر کی ہوتی ہے۔ مثلاً لَدَيْنَا۔ عَلَيْنَا۔ لَدَيْهِ عَلَيْهِ ۔ لَدَيْكَ۔ عَلَيْكَ ۔ لَدَيَّ عَلَيَّ وغیرہ حقیقت میں لَدٰی لَدُنْ ہی کی ایک بگڑی شکل ہے۔ پ ۱۲/۱۳ پ ۲۴/۲ ۔

لَدَيَّ ۔ لَدٰی مضاف یاء متکلم مضاف الیہ میرے پاس پ ۱۹/۱۶ پ ۲۶/۱۶

لَدَيْنَا ۔ لَدٰی مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہمارے پاس پ ۱۳/۱ پ ۱۸/۴ پ ۲۳/۱و۳ پ ۲۵/۲ پ ۲۶/۱۷ پ ۲۹/۱۳

لَدَيْهِ ۔ لَدٰی مضاف ہِ ضمیر مذکر غائب مضاف الیہ اس کے پاس پ ۱۶/۲ پ ۲۶/۱۶ ۔

لَدَيْهِمْ ۔ لَدٰی مضاف۔ ہم ضمیر مذکر غائب مضاف الیہ ان کے پاس۔ پ ۳/۱۳ پ ۱۳/۵ پ ۱۸/۴ پ ۲۱/۷ پ ۲۵/۱۳ پ ۲۹/۱۲ ۔

لَذَّةٌ ۔ اسم مفرد۔ خوش مزہ۔ لَذَّاتٌ جمع۔ لَذٌّ خوش مزہ۔ لَذِيْذٌ بامزہ۔ لُذٌّ اور لِذَاذٌ جمع۔ لَذَّهٗ۔ متعدی بنفسہٖ اور لَذَّ بِہٖ از ضرب وسمع) اوسکو خوش مزہ پایا، اوس کا مزہ پایا، اسکا مصدر لَذَاذٌ اور لَذَاذَةٌ ہے یہ فعل لازم بھی ہے لَذَّ مزہ دار ہوا اِلْتَذَّ (بابِ افتعال) تَلَذَّذَ (بابِ تفعل) سب متعدی بنفسہٖ بھی ہیں اور باء کے ذریعہ سے بھی متعدی ہوتے ہیں۔ سب کا معنی ہی خوش مزہ پایا۔ اِسْتَلَذَّ (باب استفعال) متعدی بنفسہٖ اور متعدی بالباء، اوسکو بامزہ پایا اور خوش مزہ سمجھا پ ۲۳/۶ پ ۲۶/۶ ۔

لِزَامًا ۔ صیغہ صفت۔ ہمیشہ ساتھ رہنے والا

چمٹ جانے والا۔ موت۔ انصاف کرنیوالا
حاکم۔ لِزَامٌ بابِ مفاعلت کا مصدر بھی ہی
ہمیشہ ساتھ رہنا چمٹ جانا۔ جدا نہونا لِزَامٌ،
فیصلہ۔ لَزَامٌ۔ فیصلہ کرنیوالا حاکم۔ سُبَّةٌ
لَزَامٌ نہ چھوٹنے والی عار چمٹی رہنے والی ننگ
لَازِمٌ (اسم فاعل) چمٹا رہنے والا واجب
لَزِمَهٗ اور لَزِمَ بِهٖ (سمع) اوسکو چمٹ
گیا۔ اس سے کبھی الگ نہوا۔ لَزِمَهُ الْحَقُّ
اس پر حق واجب ہوگیا۔ لَزْمٌ۔ لُزُوْمٌ
لَزَامٌ لَزَامَةٌ۔ لُزْمَةٌ لُزْمَانٌ مصدر
چمٹ جانا۔ چمٹا رہنا۔ واجب ہونا۔ اِلْزَامٌ
(بابِ افعال) چمٹا دینا، جیسے اَنُلْزِمُكُمُوْهَا
کیا ہم اسکو تم پر چمٹا دیں۔ فَسَوْفَ يَكُوْنُ
لِزَامًا کچھ مدت کے بعد وہ تم کو چمٹ جائیگا
الگ نہوگا۔ واجب کردینا، جیسے وَاَلْزَمَهُمْ
كَلِمَةَ التَّقْوٰى۔ اللہ نے ان پر کلمہ توحید
واجب کردیا۔ امام راغب کی زبان میں
اول الزام بالتسخیر ہے اور دوسرا الزام بالامر
مُلَازِمٌ باہم ایک دوسرے کی گردن میں
ہاتھ ڈالنے والے۔ اِلْتِزَامٌ (بابِ افتعال)
کسی کی گردن میں ہاتھ ڈالنا بغل گیر ہونا $\frac{16}{17}$ ب

$\frac{19}{4}$ ب۔
لِسَانٌ۔ اسم مفرد۔ اَلْسِنَةٌ جمع مذکر۔
اَلْسُنٌ جمع مؤنث لُسُنٌ جمع مطلق۔
لسان مذکر بھی مستعمل ہی اور مونث بھی اسکے
مختلف معانی ہیں۔ زبان۔ قوت گویائی بولی
لہجہ ذکر جیسے بِلِسَانِ قَوْمِهٖ اوسکی قوم کی
بولی کے ساتھ۔ بِلِسَانِكَ۔ تیری بولی میں۔
اِخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ۔ تمہاری بولیوں کا اور
لہجوں کا اختلاف۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ
لِسَانِیْ، میری قوت گویائی کی بندش کھولدے
لِسَانَ صِدْقٍ۔ ذکر جمیل۔ لِسَانُ اللّٰهِ۔
اللہ کا کلام اور حجت۔ فُلَانٌ يَنْطِقُ بِلِسَانِ
اللّٰهِ، فلاں شخص خداداد حجت و دلیل کے ساتھ
بات کرتا ہی۔ لِسْنٌ بھی لِسَانٌ کا ہم معنی ہی۔
لَسَنٌ زبان آوری فصاحت۔ گفتگو کی روانی
لَسِنٌ (صفت مشبہ) فصیح زبان آور۔ اَلْسَنُ
تیز زبان رواں گفتگو کرنے والا لُسْنٌ جمع،
مَلْسُوْنٌ دروغ گو اور وہ شخص جسکی زبان کٹی ہوئی
ہو۔ لَسَنَهٗ۔ لَسْنًا (نصر) گفتگو میں اس پر غالب
آیا گالیاں دیں۔ لَسَنَتْهُ الْعَقْرَبُ اسکو بچھو
نے کاٹ لیا۔ اَلْسَنَهٗ قَوْلَهٗ (بابِ افعال)

اسکو اس کا پیام پہونچا دیا یا خط پہونچا دیا۔ مُلَاسَنَۃٌ، (باب مفاعلت) باہم گفتگو کرنا گفتگو کی روانی میں مقابلہ کرنا۔ تَلَسَّنَتِ النَّارُ آگ روشن ہوگئی۔ پ۶ پ۱۳ بولی۔ لغت۔

لِسَانَ ۔ اسم مفرد منصوب مضاف اَلْسِنَۃٌ جمع ذکر جمیل اچھا تذکرہ تعریف پ۱۶ پ۱۹۔

لِسَانٍ ۔ اسم مجرور مفرد۔ اَلْسُنٌ جمع لغت بولی پ۱۹۔

لِسَانُ ۔ اسم مرفوع مضاف اَلسن جمع۔ بولی لغت پ۱۴

لِسَانٌ ۔ اسم مرفوع نکرہ ۔ اَلْسُنٌ جمع بولی لغت پ۱۴۔

لِسَانًا ۔ اسم منصوب نکرہ پ۲ گویائی کلام، پ۲۶ بولی لغت پ۳۰ زبان جیب۔

لِسَانِكَ ۔ مجرور مضاف۔ تیری بولی میں پ۱۶ بولی لغت پ۲۵ بولی۔

لِسَانَكَ ۔ منصوب مضاف۔ کَ ضمیر خطاب مضاف الیہ۔ تو اپنی زبان کو پ۲۹

لِسَانِیْ ۔ مجرور مضاف اور مرفوع مضاف، میری قوت گویائی سے پ۱۶ میری گویائی یا قوت گویائی پ۱۹۔

لَسْتَ ۔ واحد مذکر حاضر۔ لَیْسَ سے۔ تو نہیں ہے۔ لَیْسَ فعل ناقص ہے۔ ماضی کا معنی رکھتا ہے، ماضی کی پوری گردان بھی آتی ہے۔ لیکن مضارع امر اسم فاعل اسم مفعول اس سے مشتق نہیں ہوتے اس لئے غیر متصرف کہلاتا ہے اصل میں لَیِسَ تھا۔ تخفیفاً لَیْسَ کر لیا گیا۔ بعض اہل علم نے اس کی اصل لَا اَلْیَسَ قرار دی ہے اَلْیَسَ وجودی معنی رکھتا ہے اور لَیْسَ عدمی عرب کا محاورہ ہے۔ اِئْتِنِیْ مِنْ حَیْثُ اَلْیَسَ وَلَیْسَ مجھے دے کہیں سے ہو د تیرے پاس، موجود ہو یا نہ ہو۔

دوسرے افعال ناقصہ کی طرح اس کا اسم بھی مرفوع اور خبر منصوب آتی ہے۔ لیکن دوسرے افعال ناقصہ کی خبر کو ان افعال سے پہلے ذکر کرنا جائز ہے۔ لَیْسَ کی خبر کو اس سے پہلے نہیں ذکر کیا جاسکتا۔ مُحْسِنًا کَانَ زَیْدٌ صحیح ہے۔ مُحْسِنًا لَیْسَ زَیْدٌ صحیح نہیں ہے۔ بجائے اِلَّا کے کبھی لَیْسَ بھی استثنائی ہوتا ہے، جیسے جَاءَ الْقَوْمُ لَیْسَ زَیْدًا۔ اہل تحقیق کی نظر میں یہ لَیْسَ استثنائیہ نہیں ہے بلکہ ناسخ ہے اس کے اندر ضمیر اس کا اسم ہے اور

زیدًا خبر۔

اسم کی صورت میں لَیَسٌ کا معنی ہے۔
دلیری بے خبری اور اَلْیَسٌ وہ آدمی جو ہمیشہ گھر
میں پڑا رہے۔ نیز دلیر اور خوشخو آدمی۔ تَلَالَیَسَ
عَنْهُ اسکی طرف سے چشم پوشی (رضی و مفصل
ومنتہی الارب) ب۵ ب۷ ب۱۳/۱۲ ب۳۰/۱۳ ۔
لَسْتُ۔ واحد متکلم ماضی۔ میں نہیں ہوں
ب۷/۱۴ ب۹/۱۲ ۔
لَسْتُمْ۔ جمع مذکر حاضر ماضی۔ تم نہیں ہو۔
ب۳/۵ ب۶/۱۴ ب۱۴/۲ ۔
لَسْتُنَّ۔ جمع مونث حاضر ماضی تم نہیں
ہو۔ ب۲۲/۱ ۔
یاد رکھنا چاہیے کہ لَیْسَ اگرچہ صیغۂ ماضی
ہے لیکن ترجمہ عموماً حال کا کیا جاتا ہے۔
لَطِیْفٌ۔ صیغہ صفت مشبہ۔ حالتِ رفع
باریک بیں۔ دقیقہ رس۔ امور دقیقہ کو جاننے
والا۔ وقت نظر اور حسن تدبیر سے کام کرنیوالا۔
بندوں پر مہربان۔ نیکیوں کی توفیق دینے والا۔
کسی جسم کے لطیف ہونے کا معنی ہے۔
نازک ہونا۔ باریک ہونا۔ کسی بات کے
لطیف ہونے کے معنی ہیں باریک ہونا دقیق

ہونا۔ معنی کا پوشیدہ ہونا کسی حرکت کے
لطیف ہونے کا معنی ہے سُبک ہونا۔ ہلکا ہونا
لُطْفٌ نرمی۔ لطفِ الٰہی۔ اسکی رحمت
نیکیوں کی توفیق۔ گناہوں سے حفاظت۔
(قاموس۔ اقرب الموارد) لَطَفٌ۔ اسم مصدر
نرمی اور توفیق خداوندی۔
لَطَفَةٌ ہدیہ۔ لُطْفَانٌ بھلائی کرنیوالا۔
لَطَفَ۔ لُطْفًا (نَصَرَ) نرمی کی۔ نزدیک ہوا۔
لَطَفَ اللّٰہُ لَکَ۔ اللہ نے تجھے مقصود
تک پہنچادیا (نَصَرَ)، لَطُفَ لُطْفًا ولَطَافَةً
(کَرُمَ) باریک ہوگیا۔ ریزہ ریزہ ہوگیا۔
اِلْطَافٌ (افعال) اور اِسْتِلْطَاف
(استفعال) کسی چیز کو اپنے بازو یا پہلو پر چپکا لینا
اَلْطَفَہٗ بِکَذَا کا معنی کسی شخص کے ساتھ
کوئی بھلائی کی یا اچھا سلوک کیا۔
تَلَطُّفٌ (تفعّل)، تَلَاطُفٌ (تفاعل)،
مُلَاطَفَةٌ (مُفاعلة) باہم نرمی کرنا۔ خوش خلقی
سے پیش آنا۔ (تاج العروس ومنتہی الادب)
ب۷/۹ واقف اسرار (یا مہربان۔ سیوطی) ب۱۳/۸
ب۲۱/۱۱ ب۲۹ واقفِ اسرار۔ مدبر خفی و پوشیدہ
چیزوں کو جاننے والا ب۲۸/۱ مہربان (محلی) یا مدبر

غنی ۔ پ۲۵ مہربان ۔ بھلائی کرنے والا ۔

لَطِیفًا صفت مشبہ حالتِ نصب پ۲۲ پارہ ایک بیں مہربان ۔

لَظٰی ۔ علم اور اسم مصدر اور مصدر ۔ دوزخ کا نام ہے ۔ بغیر دھویں کے اٹھتا ہوا شعلہ لپیٹ بھڑک ۔ آگ بھڑکنا ۔ لَظِیَتِ النَّارُ لَظًی (سمع) آگ بھڑک گئی مشتعل ہو گئی ۔ تَلَظّٰی (تفعّل) آگ کا بھڑکنا ۔ اِلْتِظَاءٌ (افتعال) بمعنی تَلَظّٰی ۔ لَظَاءٌ ۔ تھوڑی چیز ۔ مَا تَرَکْتُ عِنْدَہٗ اِلَّا لَظَاءً ۔ میں نے اوس کے پاس صرف تھوڑی مقدار میں چیز چھوڑی ۔ آیت میں جہنم مراد ہے ۔ پ۲۹ ۔

لَعِبٌ ۔ حاصل مصدر کھیل ۔ لَعِبٌ لَعْبٌ لِعْبٌ لُعْبَۃٌ سب کا معنی کھیل، لَعِبٌ اور لِعْبٌ اور لُعْبَۃٌ بازی گر اور کھلاڑی کو بھی کہتے ہیں ۔ پ۷ پ۲۱ پ۲۶ پ۲۷ ۔ (دیکھو لَاعِبِیْن)

لَعِبًا ۔ کھیل پ۶ پ۷ پ۱۳ (دیکھو لَاعِبِیْن)

لَعَلَّ ۔ حرف مشابہ بفعل ہے ۔ تَرَجِّیْ (امید یا خوف) پر دلالت کرنے کے لئے اسکی وضع ہے، اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا ۔ فراء کے کچھ ساتھی قائل ہیں کہ خبر بھی منصوب ہوتی ہے جیسے لَعَلَّ اَبَاکَ مُنْطَلِقًا بعض عربوں سے سُنا گیا ہے ۔ یونس کا قول ہے ایسا استعمال بعض قبائل کے ساتھ مخصوص ہے ۔ قرآنی استعمال میں اسم منصوب اور خبر مرفوع ہی وارد ہے ۔ (مغنی اللبیب)

امید کا رجوع کبھی متکلم کی طرف ہوتا ہے جیسے لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَۃَ فرعون کی قوم والوں نے کہا تھا ہم کو امید ہے کہ ہم جادوگروں کے پیچھے چلینگے ۔ کبھی مخاطب کو امید دلانے اور امیدوار رکھنے کے لئے آتا ہے اس وقت امید کا رجوع مخاطب کی طرف ہوتا ہے جیسے لَعَلَّہٗ یَتَذَکَّرُ اَوْ یَخْشٰی اللہ نے حضرت موسےٰ اور حضرت ہارونؑ کو حکم دیا فرعون کے پاس جاؤ اس سے کہو کہ ہم اللہ کے رسول ہیں بہ امید رکھتے ہوئے جاؤ کہ شاید وہ نصیحت مان لے اور ڈر جائے ۔

کبھی امید کا تعلق نہ متکلم سے ہوتا ہے نہ مخاطب سے بلکہ تیسرے شخص سے ہوتا ہے جیسے فَلَعَلَّکَ تَارِکٌ بَعْضَ مَا یُوْحٰی اِلَیْکَ

یعنی لوگ یہ امید رکھتے ہیں کہ آپ وحی کا کوئی حصہ ترک کر دینگے۔ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ ۔ یعنی آپ کی حالت دیکھکر لوگ یہ امید یا اندیشہ کرتے ہیں کہ آپ اپنی جان کھو دینگے۔

(نوٹ) آیت لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ میں بھی امید ہے یعنی اللہ کی عبادت اس امید کو رکھتے ہوئے کرو کہ تم کامیاب ہو گے۔

(راغب فی المفردات وصرح ببعضہا البیضاوی و الرازی)۔

لَعَلَّ کے معانی

(۱) لَعَلَّ کی اصل وضع امید یا اندیشہ کے لئے ہے لیکن جس چیز کی امید کی جائے اسکا ممکن ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے لَعَلَّ الشَّبَابَ يَعُودُ کہنا غلط ہے جوانی کا لوٹنا ممکن نہیں لیکن اللہ نے فرعون کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ یعنی فرعون نے امید کرتے ہوئے کہا شاید میں آسمانی اسباب تک پہنچ جاؤں۔ آسمان تک فرعون کا پہونچنا ناممکن تھا۔ پھر کیوں لَعَلَّ کا استعمال کیا گیا، اس شبہ کے ازالہ کے لئے دو جواب دیئے گئے ہیں۔

۱ فرعون کا یہ قول جہالت پر مبنی تھا یعنی فرعون جانتا ہی نہ تھا کہ آسمان کہاں ہے اور وہاں تک پہنچنا ناممکن ہے۔

۲ فرعون اہلِ دربار کو دھوکہ دینا چاہتا تھا وہ فریب کے ساتھ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ میرے لئے آسمان تک پہنچنا ممکن ہے۔

(۲) تعلیل یعنی کَے کا ہم معنی۔ اخفش اور کسائی اور بعض دوسرے نحوی اسکے قائل ہیں جیسے فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ یعنی فرعون سے نرمی سے کہنا تاکہ وہ نصیحت قبول کرلے۔ اکثر مفسرین اور اہل ادب اس آیت میں رجا نمبر دوئم کے قائل ہیں۔

(۳) استفہام کے لئے۔ اس کے قائل صرف کوفی ادیب ہیں۔ جیسے لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ۔ تم کو نہیں معلوم کہ کیا اس کے بعد اللہ کوئی اور امر پیدا کر دیگا۔ مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ ۔ تم کو کیا معلوم کہ کیا وہ پاک نفس بنجائیگا۔

(صاحب منتہی الارب نے لَعَلَّ کا ترجمہ کاش بھی لکھا ہے یعنی تمنا کے لئے۔ مثال کوئی نہیں دی۔)

لَعَلَّ کی خبر پر اَنْ بکثرت آتا ہے جو عسیٰ
کے معنی کو لیئے ہوئے ہوتا ہے جیسے متمم بن نویرہ
کا شعر ہے۔ لَعَلَّكَ يَوْمًا اَنْ تُلِمَّ مُلِمَّةٌ۔

کبھی حرف تنفیس بھی اسکی خبر پر آتا ہے جیسے
فَقُولَا لَهَا قَوْلًا رَفِيقًا لَعَلَّهَا ۞ سَتَرْحَمُنِي مِنْ زَفْرَةٍ وَعَوِيلٍ
تم دونوں اوس (محبوبہ) سے نرمی کے ساتھ بات
کرنا شاید اسکو میری آہ وبکا پر رحم آجائے۔

لَعَلَّ کی خبر فعل ماضی ہوسکتی ہے۔ حدیث
صحیح میں آیا ہے وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ۔
اِطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ
فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔

تمکو کیا معلوم۔ امید ہے کہ اللہ نے اہل بدر
کے حالات کو جانتے ہوئے فرمایا ہے کہ جو کچھ چاہو کرو
میں نے تمہارے گناہ معاف کردیئے۔ امرء القیس کندی کا شعر ہے

وَبُدِّلْتُ قَرْحًا دَامِيًا بَعْدَ صِحَّةٍ
لَعَلَّ مَنَايَانَا تَحَوَّلْنَ اَبْؤُسَا

صحت کے بدلہ میں مجھے خون ریز پھوڑے
دیئے گئے۔ شاید ہماری موتیں دکھوں میں تبدیل
ہوگئیں (یعنی دکھ ہی دکھ رہیں گے موت ان
دکھوں کا خاتمہ نہیں کریگی)

سیبویہ نے یہ شعر بھی نقل کیا ہے۔

اَعِدْ نَظَرًا يَا عَبْدَ قَيْسٍ لَعَلَّمَا
اَضَاءَتْ لَكَ النَّارُ الْحِمَارَ الْمُقَيَّدَا

اے عبد قیس دوبارہ دیکھ شاید آگ کی روشنی
میں تجھے بندھا ہوا گدھا نظر آجائے۔

حریری کے نزدیک لَعَلَّ کی خبر فعل ماضی
نہیں ہوسکتی۔ شواہد مذکورہ حریری کی تردید
کر رہے ہیں۔ (مغنی اللبیب)

لَعَلَّ کا لفظی تجزیہ

بعض اہل لغت کہتے ہیں لَعَلَّ میں لام
زائد ہے اصل لفظ عَلَّ ہے۔ لَعَلَّ میں مندرجہ
ذیل تغیرات بھی آئے ہیں۔

عَلَّ عَنَّ غَنَّ اَنَّ لَعَنَّ لَغَنَّ لَاَنَّ
لَوَانَّ رَعَلَّ رَعَنَّ رَغَنَّ یاء متکلم
کی اضافت کی صورت میں لَعَلِّيْ لَعَلَّنِيْ
لَعَنِّيْ عَلِّيْ آیا ہے۔ (منتہی الارب۔ قاموس)

قرآن مجید میں سوا لَعَلَّ کے اور کوئی تجزیہ
ہوا لفظ نہیں آیا۔ ۲۳/۵ ۲۵/۳ ۲۸/۲۴۔

لَعَلَّكَ ۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل کَ اسکا اسم
شاید تو ۱۲/۴ ۱۵/۴ ۱۶/۱۷ ۱۹/۲۔

لَعَلَّكُمْ ۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل کُمْ اسکا اسم۔
شاید تم پ ۱ / ۹۹۸۹۶۹۳ ، ۲ / ۱۵۹۱۱۹۸۹۷۸۶۹۲

پ۳/۴ پ۴/۲و۱۳و۱۵و۱۱ پ۶/۶و۱۰ پ۷/۲و۳ پ۸/۶و۷و۱۴و۱۵و۱۶
پ۹/۱۰و۱۱و۱۴و۱۷ پ۱۰/۲ پ۱۲/۱۱ پ۱۳/۷ پ۱۴/۸و۱۷و۱۹
پ۱۷/۲و۱۳و۱۷ پ۱۸/۷و۱۰و۱۳و۱۴ پ۱۹/۱۱و۱۶و۱۹ پ۲۰/۷و۱۰ پ۲۱/۸
پ۲۲/۱۴ پ۲۳/۲ پ۲۴/۱۲و۱۸ پ۲۵/۷و۱۸ پ۲۶/۱۳ پ۲۷/۲و۱۳ پ۲۸/۱۲

لَعَلَّنَا ۔ لَعَلَّ حرف ترجی مشبہ بالفعل نا ضمیر واحد متکلم ۔ اس کا اسم ۔ شاید ہم پ۱۹/۷

لَعَلَّہٗ ۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب اسکا اسم ۔ شاید وہ پ۱۶/۱۱ پ۱۷/۷ پ۳۰/۵

لَعَلَّھُمْ ۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۔ اس کا اسم ۔ شاید وہ سب لوگ پ۲/۷و۱۱
پ۳/۱۶ پ۷/۱۱و۱۲و۱۴ پ۸/۶و۱۰ پ۹/۲و۶و۱۱و۱۲ پ۱۰/۳و۸
پ۱۱/۴ پ۱۲/۱۶ پ۱۳/۲و۱۶و۱۸ پ۱۴/۱۲ پ۱۶/۱۵ پ۱۷/۳و۵
پ۱۸/۳ پ۲۰/۸و۹ پ۲۱/۸و۱۴و۱۵ پ۲۳/۴و۱۷ پ۲۵/۹و۱۱و۱۶
پ۲۶/۴ پ۲۸/۹ ۔

لَعَلِّیْ ۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل ۔ ی ضمیر واحد متکلم ۔ اس کا اسم پ۱۲/۱۲ پ۱۶/۱۰ پ۱۸/۴ پ۲۰/۷ پ۲۴/۹

لَعْنًا ۔ مصدر ۔ لَعَنَ (بابِ فتح) ، ماضی یَلْعَنُ اسم ۔ پھٹکار ۔ دھتکار ۔ اسکی جمع لِعَانٌ اور لَعْنَاتٌ ہے ۔ (مزید تشریح کے لئے دیکھو اللاعنون) پ۲۲/۵ ۔

لَعَنَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف ، لَعْنٌ مصدر (بابِ فتح) رحمت سے دور کردیا پ۲۲/۵

لُعِنَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول یُلْعَنُ مصدر ۔ (باب فتح) لعنت کی گئی اللہ کی رحمت سے دور رہنے کی بد دعا کی گئی پ۶/۵ ۔

لَعَنَّا ۔ جمع متکلم ماضی معروف یَلْعَنُ مصدر (بابِ فتح) ہم نے لعنت کی ۔ ہم نے رحمت سے دور کردیا ۔ پ۵/۴ ۔

لَعَنَتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف لَعْنٌ مصدر (بابِ فتح) اس نے لعنت کی اُسنے بد دعا کی پ۸/۱۱ ۔

لُعِنُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی مجہول لَعْنٌ مصدر (بابِ فتح) اُن پر لعنت کی گئی ان کو رحمت سے دور کردیا گیا ۔ پ۶/۱۴ پ۸/۹ ۔

لَعَنَہٗ ۔ لَعَنَ واحد مذکر غائب ماضی معروف ہٗ ضمیر مفعول اس پر لعنت کی اوسکو رحمت سے دور کردیا پ۵/۱۰و۱۵ ۔ پ۶/۱۴ ۔

لَعَنَھُمْ ۔ لَعَنَ واحِد مذکر غائب ماضی معروف ھم ضمیر مفعول ۔ اون پر لعنت کی پ۱/۱۱ پ۵/۴و۵ پ۱۰/۱۷ پ۲۲/۴ پ۲۶/۷و۹

لَعْنَتِیْ ۔ لَعْنَۃٌ اسم مصدر ، پھٹکار ۔ دھتکار ی ضمیر متکلم مضاف الیہ ۔ میری لعنت ۔ میری

طرف سے پھٹکار۔ پ ۲۳/۱۴ ۔

اَللَّعْنَةُ ۔ اسم مصدر معرفہ باللام۔ پھٹکار

دھتکار۔ پ ۱۳ ۔ پ ۲۴/۱۱ ۔

لَعْنَةُ ۔ اسم مصدر مضاف مرفوع۔ پھٹکار۔

دھتکار۔ پ ۱/۱۱ پ ۲/۲۳ پ ۸/۱۲ پ ۱۲/۲ ۔

اَللَّعْنَةَ ۔ اسم مصدر۔ معرفہ باللام منصوب

پھٹکار۔ پ ۱۴ ۔

لَعْنَةَ ۔ اسم مصدر منصوب مضاف پھٹکار

پ ۳/۱۴و۱۷ پ ۱۸/۷ ۔

لَعْنًا ۔ اسم مصدر منصوب نکرہ۔ پ ۱۲/۵و۵ پ ۲۰/۷

اَللَّغْوِ ۔ معرفہ مجرور۔ لَغْو اور لغوٰی ہر بیہودہ
قول یا فعل یا چیز اور ہر خطا۔ ابو عبیدہؓ نے کہا
لَغْو اور لَغا ایک ہی ہیں جیسے عیب اور عاب
ایک شاعر کا قول ہے عَنِ اللَّغَا وَرَفَثِ
التَّکَلُّمِ بے ہودہ کلام اور فحش گفتگو سے۔ لَغا
حقیقت میں چڑیوں اور چڑیوں کی طرح دوسرے
پرندوں کے چوں چوں کرنے کی آواز کو کہتے ہیں
جو بے ارادہ بغیر سوچے منہ سے نکلتی ہے لَغا
سے لَغْو بنا ہے اسی لئے لغو اس قسم کو
کہتے ہیں جو بغیر نیت قسم کے بطور تکیہ کلام منہ
سے نکل جاتی ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے۔

وَلَسْتَ بِمَاخُوذٍ بِلَغْوٍ تَقُولُہٗ
اِذَا لَمْ تَعَمَّدْ عَاقِدَاتِ الْعَزَائِمِ

لغو قسم کھانے پر تمہارا مواخذہ نہ ہوگا بشرطیکہ
قصداً نیت کے ساتھ پختہ قسم نہ کھاؤ۔ (راغب)

امام راغبؒ نے لغو قسم کی جو تشریح کی ہے
وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اور
امام شافعیؒ کے مسلک کے موافق ہے۔ لغت میں
بھی اسکی شہادت ملتی ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ
کا مسلک ہے کہ لغو قسم وہ ہے جو کسی گزشتہ
امر پر کھائی جائے اور یہ سمجھ کر کھائی جائے کہ واقعہ
ایسا ہی ہے لیکن حقیقت میں قسم واقع کے خلاف
ہو (ذکرہ القدوری) درمختار میں اتنا زائد ہے
کہ گزشتہ امر پر قسم کھائی ہو یا حال پر۔ ردالمحتار
میں صراحت ہے کہ آئندہ سے قسم کا تعلق نہ ہو۔
مجاہد کا یہی قول ہے (ابو السعود)

(مزید تشریح کے لئے دیکھو لاغیہ) پ ۲/۱۲ پ ۷ بیہودہ
قسم پ ۱۴ پ ۱۹/۱۴ ہر بے ہودگی۔ قولی فعلی چیز۔

اَللَّغْوَ ۔ معرفہ منصوب پ ۲۰/۹ گالی اور دکھ کی بات

لَغْوٌ ۔ نکرہ مرفوع پ ۲۷/۳ بیہودہ کلام۔ بیہودگی۔

لَغْوًا ۔ نکرہ منصوب۔ پ ۱۶/۷ بیہودہ کلام پ ۲۷/۱۴ فحش
کلام پ ۳۰/۲ بے ہودہ بات۔

لُغُوبٌ ۔ مصدر اور اسم مصدر تھکنا تھکان
لُغُوبَۃٌ ۔ لُغَابَۃٌ ۔ سستی بیوقوفی ۔ لَغِبٌ
کمزور ۔ ماندہ ۔ لَغِبٌ ۔ لَاغِبٌ تھکا ہوا ۔
سست مثل ہے اَتَانَا سَاغِبًا لَاغِبًا وہ
ہمارے پاس بھوکا ماندہ آیا ۔ لَغُوبٌ ۔ کاہل
ضعیف الرائے ۔ ایک اعرابی نے کہا تھا ۔
فُلَانٌ لَغُوبٌ اَحْمَقُ فلاں شخص بڑا
بیوقوف احمق ہے ۔ لَغَبٌ ۔ گردن کے
بال ۔ اَخَذَ بِلَغَبِ رَقَبَتِہٖ اوس کے گردن
کے بال پکڑ لئے یعنی اسکو پالیا ۔
لَغِبَ لَغْبًا و لُغُوبًا (فتح سمع کرم)
سخت تھک گیا ۔ لازم ہے ۔ لَغَبَ الْقَوْمَ
لَغْبًا (فتح) لوگوں میں جھوٹی بات پھیلائی ۔
جھوٹی خبر دی ۔ متعدی ہے ۔ لَغَبَ عَلَیْہِمْ
اون میں فساد پھیلایا ۔ اِلْغَابٌ (افعال)
تھکانا ۔ رنج پہونچانا ۔ تَلَغُّبٌ (تفعل) اور
تَلْغِیبٌ ماندہ کرانا (المفردات و قاموس)

ل ۲۲/۱۲ ف ۲۶/۱۷ ۔

لَفِیْفًا ۔ صفت مشبہ ۔ آدمیوں کا وہ بڑا گروہ
جس میں مختلف قبائل کے آدمی جمع ہوں طَعَامٌ
لَفِیْفٌ ۔ دو یا زیادہ اقسام سے ملایا ہوا کھانا ۔
فُلَانٌ لَفِیْفُ زَیْدٍ ۔ فلاں شخص زید کے
ساتھ مخلوط ہے یعنی اس کا دوست ہے
لِفَافَۃٌ لپیٹ کا کپڑا ۔ لَفَائِفُ جمع ۔
لِفٌّ اور لَفٌّ وہ گروہ جس میں ہر طرف
سے ہر قسم کے لوگ آکر مخلوط ہو گئے ہوں ۔
لُفُوْفٌ جمع ۔ نیز جھوٹے گواہ جنکو ادھر ادھر سے
جمع کر لیا جاتا ہے ۔ جَاءُوْا وَمَنْ لَفَّ لِفَّھُمْ ۔
وہ خود بھی آئے اور ان لوگوں کو بھی ساتھ لائے
جنکا شمار اونہی کے ساتھ ہوتا تھا یعنی واقع
میں تو وہ انمیں سے نہ تھے مگر شمار میں انھیں
کے ساتھ شامل کئے جاتے تھے ۔ لِفٌّ اور لَفٌّ
اس باغ کو بھی کہتے ہیں جس میں درخت گھنے
ہوں اور درختوں کی شاخیں پیچ در پیچ باہم گتھی ہوئی
ہوں ۔ اَلْفَافٌ جمع (دیکھو اَلْفَافًا) اَلْفَافٌ لُفٌّ
کی جمع بھی ہو سکتی ہے اور لُفٌّ کا واحد لَفَّاءُ ہے ۔
اس صورت میں اَلْفَافٌ جمع الجمع ہوگی ۔
حَدِیْقَۃٌ لِفَّۃٌ گھنے پیچ در پیچ درختوں والا باغ ۔
لَفَفٌ زبان کا لکڑانا ۔ ثقیل ہو جانا جس سے
بات کرنی دشوار ہو جائے ۔ اسی سے صیغہ
صفت اَلَفُّ آتا ہے یعنی وہ شخص جو سست
کلام مشکل سے دیر میں بات کرنے والا گراں

زبان ہو۔ مِلَفٌّ چادر۔

لَفَّ الثَّوبَ (نصر) کپڑا لپیٹ دیا۔

لَفَّ الشَّيْئَ اوس چیز کو اکھٹا کرلیا۔ لَفَّ

الْكَتِيْبَتَيْنِ فوج کے دونوں مقابل دستوں کو

ایک دوسرے سے بھڑا دیا ٹکرا دیا۔ لَفَّ

فُلَانًا حَقَّهٗ۔ فلاں شخص کا حق نہ دیا اُسکو

حق سے روکدیا۔ لَفَّ فِي الْاَكْلِ مختلف قِسم

کے کھانے ملاکر کھائے۔ لَفَّ الشَّيْئَ بِالشَّيْئِ

ایک چیز کو دوسری چیز سے ملادیا۔ تَلْفِيْفٌ

(تفعیل) خوب لپیٹ دینا۔ تَلَفُّفٌ (تفعّل)

اِلْتِفَافٌ (افتعالٌ) لپٹ جانا۔ کسی چیز سے

لپٹنے کے لئے اِلْتِفَافٌ کے بعد فِی بھی آتا ہے

اور با بھی اِلْتَفَّ بِثَوْبِهٖ اور فِي ثَوْبِهٖ

دونوں صحیح ہیں۔

لِقَاءَ ۔ حاصل مصدر منصوب مضاف۔

بیشی ۔ پ ۸/۱۱-۲ پ ۱۱/۶-۷ پ ۱۶/۳ پ ۱۹/۱ پ ۲۰/۱۳ پ ۲۱/۱۵

پ ۲۴/۵ پ ۲۵/۲ ۔

لِقَاءِ ۔ حاصل مصدر مجرور مضاف بیشی۔

پ ۷/۲ پ ۹/۴ پ ۱۱/۱ پ ۱۳/۷ پ ۱۶/۳ پ ۱۸/۳ پ ۲۰/۱۵ پ ۲۱/۴-۹

پ ۲۱/۵-۱۴-۱۶-۹ پ ۲۵/۱ (مزید تشریح کے لئے دیکھو لاقیہ)

لَقُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ اصل

میں لَقِيُوْا تھا۔ جب وہ ملتے ہیں جب وہ

سامنے آتے ہیں پ ۱/۲-۹ پ ۴/۳ ۔

لَقِيَا ۔ تثنیہ مذکر غائب ماضی معروف (عورت

کو مرد کے ساتھ تغلیباً شامل کیا گیا ہے) ان دونوں

نے پایا وہ دونوں سامنے آئے پ ۱۵/۲۲ ۔

لَقِيْتُمُ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف۔ جب

تم سامنے جاؤ جب تمہارا مقابلہ ہو پ ۹/۱۶ پ ۱۰/۲ پ ۲۶/۵

لَقِيْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ ہم نے پایا پ ۱۵/۲۱

لَقّٰهُمُ ۔ لَقّٰا واحد مذکر غائب ماضی معروف۔

تَلْقِيَةٌ مصدر (تفعیل)، ہُم ضمیر مفعول اول انکو

دی۔ دیگا۔ عطا کریگا پ ۲۹/۱۹ (تشریح کے لئے

دیکھو لاقِيهِ)

لُقْمَانُ ۔ محمد بن اسحاق نے کہا لقمان بن باعور

بن ناحور بن تارخ یعنی آزر (والد ابراہیمؑ) وہب

بن منبہ نے کہا۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے

بھانجے تھے۔ مقاتل نے کہا حضرت ایوب کی

خالہ کے بیٹے تھے۔ واقدی نے کہا حضرت داؤدؑ

سے پہلے بنی اسرائیل کے قاضی تھے۔

خالد ربعی نے کہا حبشی غلام تھے۔ بڑھئی کا

پیشہ کرتے تھے۔ سعید بن مسیب نے کہا

درزی تھے کسی نے کہا چرواہے تھے مجاہد نے

کہا نوبہ کے رہنے والے سیاہ فام حبشی تھے جنکے
موٹے موٹے لب لٹکتے ہوئے تھے۔ (معالم)
اللہ علیم ہے کون تھے صحیح تحقیق کسی
یقینی تاریخی نتیجہ پر نہیں پہونچی کوئی بھی تھے تھو
مؤحد گر دانشمند دانشگر عامل عامل گر ناصح
امین ستھری نظر و فکر رکھنے والے حق رساں کردار
کے مالک سلف میں سے عکرمہ کے علاوہ
کوئی حضرت لقمان کو نبی نہیں کہتا۔

یہ لقمان وہ شخص نہیں جو لقمان بن عاد
کے نام سے تاریخ میں مذکور ہے۔ کیونکہ وہ
مشرک تھا۔

لقمان عربی زبان میں غیر منصرف ہے
شاید اس وجہ سے کہ عجمی نام ہے۔ یا اسوجہ
سے کہ الف نون بھی اس کے آخر میں اور علم بھی ہے
لفظی ساخت اسکے عربی ہونیکی غمازی کر رہی ہے اس
مادہ کے دوسرے الفاظ بھی عربی میں مستعمل ہیں لُقْمَۃٌ
نوالہ نگلنے کو کہتے ہیں لُقْمَۃٌ نگلے جانیوالے نوالے کو
کہتے ہیں لَقَمٌ راستہ کو یا راستہ کے کنارہ کو کہتے
ہیں باب افتعال میں پہونچکر اِلْتَقَمَ کا معنی ہوا
نگل لیا۔ فَالْتَقَمَہُ الْحُوتُ اوسکو مچھلی نے نگل لیا۔

لٰکِنَّ ۔ حرف مشابہ بفعل۔ اسم کو نصب
خبر کو رفع دیتا ہے جیسے وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ذُوْ فَضْلٍ۔

لٰکِنَّ کی ساخت

اہل بصرہ کے نزدیک لٰکِنَّ حرف بسیط ہے،
فرار قائل ہے مرکب ہے۔ اصل میں لٰکِنْ اَنَّ
تھا۔ عام کوفی ادیبوں کا خیال ہے کہ لٰکِنَّ اصل
میں لا اِنَّ تھا کاف زائد ہے۔ بعض کی رائے
ہے کہ اصل لفظ اَنَّ ہے لام اور کاف دونوں
زائد ہیں۔

لٰکِنَّ کا معنی مختلف فیہ ہے

عام علماء ادب کا مشہور مسلمہ ہے کہ
لٰکِنَّ صرف استدراک کے لئے آتا ہے کسی
دوسرے معنی کے لئے مستعمل نہیں استدراک
کا مطلب یہ ہے کہ ماقبل کے حکم کے خلاف
مابعد کی طرف کسی حکم کی نسبت کی جائے
اسی لئے ضروری ہے کہ لٰکِنَّ سے پہلے
کوئی ایسا حکم ہو جو پیچھے آنیوالے حکم کی نقیض یا
ضد ہو جیسے لَیْسَ عَلَیْکَ ھُدٰھُمْ وَلٰکِنَّ
اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ عدم ہدایت۔ ہدایت
کی نقیض ہے۔

مَا ھٰذَا اَبْیَضَ وَلٰکِنَّہٗ اَسْوَدُ۔ یہ سفید
نہیں لیکن سیاہ ہے۔ سفید سیاہ کی ضد ہے۔

۲۔ ہمیشہ ادراک کے لئے نہیں آتا بلکہ کبھی استدراک کے لئے آتا ہے اور کبھی تاکید کے لئے ابن ابی الربیع سبتی نے بسیط میں اسی رائے کا اظہار کیا ہے نحویوں کی ایک جماعت کا بھی یہی مسلک ہے اسوقت استدراک کا معنی ہوگا اوس خیال کو لٰکِنَّ کے ذریعہ سے دور کرنا جو پہلے کلام سے پیدا ہوا ہو یا ہو سکتا ہو۔ جیسے مَا زَیْدٌ شُجَاعًا وَلٰکِنَّہٗ کَرِیْمٌ زید بہادر نہیں ہے لیکن وہ سخی ہے۔ شجاعت اور سخاوت دونوں عموماً ایک شخص میں ساتھ ہی ساتھ ہوتی ہیں اس کلیہ کے ماتحت جب زید سے شجاعت کی نفی کی گئی تو خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ شاید زید میں سخاوت کی صفت بھی نہیں ہو اس خیال کو دور کرنے کے لئے لٰکِنَّ کا استعمال کیا گیا۔

تاکید کی مثال جیسے لَوْجَاءَنِیْ زَیْدٌ لَاَکْرَمْتُہٗ وَلٰکِنَّہٗ لَمْ یَجِیْٔ اگر زید میرے پاس آتا تو میں اوسکی عزت کرتا لیکن وہ نہیں آیا لو خود امتناع کے لئے آتا ہے اس لئے بغیر لٰکِنَّ کے پہلے ہی کلام سے زید کا نہ آنا معلوم ہوگیا۔ لٰکِنَّ نے اسکی تاکید کردی۔

۳۔ لٰکِنَّ ہمیشہ تاکید کے لئے آتا ہے استدراک ضمنی اور ذیلی طور پر مترشح ہوجاتا ہے۔ یہ ابن عصفور کا قول ہے۔ ابن عصفور نے مقرب میں اِنَّ اور لٰکِنَّ کا معنی صرف تاکید لکھا ہے اور مقرب کی شرح میں صراحت کی ہے کہ تاکید کے ساتھ استدراک کا مفہوم آہی جاتا ہے۔

لٰکِنَّ کا اسم کبھی محذوف ہوتا ہے۔ مگر قرآن مجید میں ایسا استعمال نہیں ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے۔

فَلَوْ کُنْتَ ضَبِّیًّا عَرَفْتَ قَرَابَتِیْ
وَلٰکِنَّ زَنْجِیٌّ عَظِیْمُ الْمَشَافِرِ

اگر تو خاندان بنی ضبیہ میں سے ہوتا تو میری قرابت کو پہچان لیتا لیکن۔ تو۔ بڑے لبوں والا حبشی ہے۔ یعنی وَلٰکِنَّکَ۔

متنبی نے کہا ہے۔

وَمَا کُنْتُ مِمَّنْ یَدْخُلُ الْعِشْقُ قَلْبَہٗ
وَلٰکِنَّ مَنْ یُبْصِرْ جُفُوْنَکَ یَعْشَقُ!

میں ان لوگوں میں سے نہیں تھا جن کے دل میں عشق داخل ہوجاتا ہے لیکن جو تیری آنکھوں کو دیکھتا ہے عاشق ہو ہی جاتا ہے۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مَنْ لٰکِنَّ کا اسم ہے۔ مگر ایسا ہو نہیں سکتا کیونکہ مَنْ شرطیہ ہے اس کا ماقبل اس پر عمل نہیں کر سکتا۔

لٰکِنَّ کی خبر پر لام نہیں آتا۔ کوفی علماء جواز کے قائل ہیں مشہور مصرع ہے۔ ع
وَلٰکِنَّنِیْ مِنْ حُبِّہَا لَعَمِیْدٌ۔

منکرین کی طرف سے جواب دیا جاتا ہے کہ شعر کا قائل معلوم نہیں اس لئے شاہد ناقابل اعتماد ہے اسکے علاوہ کوئی دوسری نظیر نہیں ملتی اس لئے اس مصرع میں لام کو زائد کہا جائیگا۔

لٰکِنَّ کے نون کو کبھی حذف کر دیا جاتا ہے اگرچہ یہ قبیح ہے اور بہت قبیح لیکن آیا ضرور ہے جیسے وَلَاکِ اسْقِنِیْ اِنْ کَانَ مَاءُکَ ذا فضلٍ لیکن مجھے پلادے اگر تیرے پاس پانی بچا ہو۔ پ ۱/۱۲، پ ۲/۶و۸و۱۶و۱۷، پ ۳/۱و۵، پ ۴/۹، پ ۶/۱۵، پ ۷/۴و۱۰، پ ۸/۱، پ ۹/۶و۱۳و۱۶و۱۸، پ ۱۰/۱و۴، پ ۱۱/۱۰و۱۱، پ ۱۲/۲و۱۳و۱۵، پ ۱۳/۲و۴و۱۴، پ ۱۴/۱۱، پ ۱۷/۸، پ ۱۸/۹، پ ۲۰/۲و۴و۹، پ ۲۱/۴و۷، پ ۲۲/۹و۱۰، پ ۲۴/۲و۱۱و۱۲، پ ۲۵/۱۳و۱۵و۱۹، پ ۲۶/۱۳، پ ۲۷/۴، پ ۲۸/۴و۱۳۔

لٰکِنَّا ۔ اصل میں لٰکِنْ اَنَا تھا تخفیف ہمزہ کے بعد نون کا ادغام عمل میں آیا۔ لیکن ہیں۔ پ ۱۵/۱۷، پ ۱۶/۱۳، پ ۲۰/۸۔

لٰکِنَّ کُمْ ۔ کُمْ لٰکِنَّ کا اسم ہے۔ لیکن تم پ ۲۱/۹، پ ۲۷/۱۸۔

لٰکِنَّہٗ ۔ ہٗ لٰکِنَّ کا اسم ہے لیکن وہ پ ۹/۱۲

لٰکِنَّہُمْ ۔ ہُمْ لٰکِنَّ کا اسم ہے لیکن وہ سب لوگ پ ۱۰/۱۲

لٰکِنِّیْ ۔ یْ ضمیر واحد متکلم لٰکِنَّ کا اسم ہے یا، کی مناسبت سے نون کو کسرہ دیدیا۔ لیکن میں پ ۸/۱۵و۱۶، پ ۱۲/۳، پ ۲۶/۳۔

لٰکِنْ ۔ دو[۱] [۲] طرح کا ہے۔

۱۔ مشدد سے مخفف بنایا ہوا اصلِ وضع میں لٰکِنَّ تھا۔ تخفیفاً لٰکِنْ کر دیا گیا یہ حرفِ ابتدا ہے۔ عامل نہیں اسی لئے اسم پر بھی داخل ہوتا ہے اور فعل پر بھی جیسے لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّہُمْ اور وَلٰکِنْ کَانَ حَنِیْفًا اخفش اور یونس اسکو عامل قرار دیتے ہیں۔

۲۔ اصلِ وضع ہی میں لٰکِنْ تھا۔ اگر اس کے بعد جملہ آئیگا تو اسکو حرفِ ابتدا سمجھا جائیگا جسکا فائدہ صرف استدراک ہوگا عاطفہ نہیں قرار دیا

جائیگا اسی لئے واو عاطفہ کے ساتھ آسکتا ہے جیسے وَلٰکِنْ کَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ ۔ بغیر واو کے بھی آتا ہے ۔ جیسے لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۔ زہیر بن ابی سلمٰی مازنی کا شعر ہے ۔

اِنَّ ابْنَ وَرْقَاءَ لَا تُخْشٰی بَوَادِرُہٗ
لٰکِنْ وَقَائِعُہٗ فِی الْحَرْبِ تُنْتَظَرُ

ابن ورقاء کے اچانک حملوں کا کچھ اندیشہ نہیں کیا جاتا، لیکن اوسکے حملوں کا تو لڑائی میں انتظار کیا جاتا ہے، ابن ابی الربیع مؤلف بسیط کا قول ہے (صورت مذکورہ میں) جب لٰکِنْ واو کے ساتھ آتا ہے تو عطف کے لئے آتا ہے جملہ کا جملہ پر عطف ہو جاتا ہے ۔ سیبویہ کا بھی ظاہر قول یہی ہے ۔

اگر لٰکِنْ کے بعد جملہ نہو مفرد ہو تو دو شرطوں کے ساتھ عاطفہ ہوگا ایک یہ کہ اوس سے پہلے نفی یا نہی ہو اثبات نہو ۔ کوفیوں کے نزدیک یہ شرط نہیں ہے دوسری شرط یہ ہے کہ لٰکن کے ساتھ واو نہو ۔ فارسی اور اکثر نحویوں نے یہ دونوں شرطیں بیان کی ہیں ۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ مفرد پر لٰکِنْ بغیر واو کے آتا ہی نہیں ہے مگر یہ غلط ہے ۔

اگر لٰکِنْ مفرد پر داخل ہو اور واو بھی ہو جیسے مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ تو ایسی صورت میں یونس کے نزدیک لٰکِنْ عاطفہ نہیں واو عاطفہ ہے ۔ مفرد کا مفرد پر عطف ہے ۔

ابن مالک نے کہا واو عاطفہ ہے لیکن معطوف علیہ بھی جملہ ہے اور معطوف بھی جملہ ہے معطوف کا پہلا جز حذف کر دیا گیا ہے یعنی وَلٰکِنْ کَانَ رَسُوْلَ اللّٰہِ تھا کَانَ کو حذف کر دیا گیا ۔

ابن عصفور کی رائے میں لٰکِنْ عاطفہ ہے اور واو زائد ہے لزوماً ۔ ابن کیسان کا خیال ہے کہ لٰکِنْ عاطفہ ہے اور واو زائد ہے لیکن بغیر لزوم کے ۔

(نوٹ) یاد رکھو کہ لٰکن کو جب بعد والے لفظ سے ملایا جائیگا تو نون کا سکون کسرہ سے بدل جائیگا اور نہ ملایا جائیگا تو لٰکِنْ نون کے سکون کے ساتھ ہی پڑھا جائیگا ۔

ب ۱: ۲و۹ — ب ۲: ۳و۹و۱۲و۱۴ — ب ۳: ۳و۱۵و۱۶ — ب ۴: ۳و۱۱ — ب ۵: ۴

ب ۶: ۲و۳و۹و۱۷ — ب ۷: ۲و۱۱و۱۳ — ب ۸: ۱۱و۱۷ — ب ۹: ۲و۷و۱۰

ب ۱۰: ۱و۲و۳و۹و۱۳و۱۵و۱۷ — ب ۱۱: ۲و۱۷ — ب ۱۲: ۹ — ب ۱۳: ۱۰و۱۳و۱۹و۲۰و۲۱ — ب ۱۵: ۶ — ب ۱۶: ۵

ب ۱۷: ۲و۱۳ — ب ۱۸: ۱۷ — ب ۲۰: ۸و۱۶ — ب ۲۱: ۴و۱۷ — ب ۲۲: ۲و۳و۱۷ — ب ۲۳: ۱۶ — ب ۲۴: ۵

ب ۲۵: ۲و۳و۴و۶و۱۳ — ب ۲۶: ۵و۱۳و۱۶ — ب ۲۷: ۱۶ ۔

لِمَ - یہ لفظ مرکب ہے لامِ تعلیل اور ما استفہامیہ
سے ۔ مَا کے الف کو تخفیفاً ساقط کر دیا گیا ہے
کیوں؟ کس لئے؟ کس وجہ سے؟ پ ۳/۱۵ پ ۴/۱
پ ۵/۸ پ ۹/۱۱ پ ۱۰/۱۳ پ ۱۶/۱۲ پ ۱۹/۱۹ پ ۲۲/۱۰ پ ۲۸/۹ ۔

لَمْ - حرف جازم ہے فعل مضارع پر داخل
ہوتا ہے اگر آخر میں حرفِ علت ہو تو ساقط
کر دیتا ہے ۔ نہ ہو تو صرف سکون دیتا ہے ۔
مضارع مثبت کو منفی ماضی کے معنی میں
کر دیتا ہے ۔ جیسے لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۔
ضرورت شعری کی بناء پر کبھی جزم نہیں
بھی دیتا مضارع کو اصلی حالت پر چھوڑ دیتا
ہے جیسے ۔

لَوْلَا فَوَارِسُ مِنْ نُعْمٍ وَاُسْرَتُہُمْ
یَوْمَ الصُّلَیْفَاءِ لَمْ یُوْفُوْنَ بِالْجَارِ

اگر صلیفاء کی لڑائی میں قبیلۂ نعم کے
شہسوار اور انکی جماعت نہوتی تو وہ پناہ گیر
کی امداد کے وعدہ کو پورا نہ کرتے ابن مالک
نے کہا بعض قبائل کی زبان ہی ہے وہ لَمْ کو
جازم نہیں کہتے نہ لَمْ کی وجہ سے مضارع
کو مجزوم کرتے ہیں ۔ شعر مذکور میں ضرورت
شعری عدم جزم کی علت نہیں ہے ۔

لحیانی کا قول ہے کہ بعض عرب لَمْ کو بطور
ناصب استعمال کرتے ہیں جیسے (قرات شاذہ میں)
اَلَمْ نَشْرَحَ یا جیسے کہ حارث بن منذر جرمی کا جز
ہے ۔

فِیْ اَیِّ یَوْمَیَّ اَفِرُّ
اَیَوْمَ لَمْ یُقْدَرَ اَمْ یَوْمَ قُدِرْ

دونوں میں سے میں کس دن موت سے
بھاگوں کیا اوس روز (موت سے بھاگوں)
جبکہ موت مقدر کر دی گئی یا اوس روز (موت
سے بھاگوں) جبکہ موت کا حکم ہی نہیں ہوا یعنی
موت کے ڈر سے بھاگنا بے سود ہے تقدیر میں
موت نہیں تو نہیں آسکتی اور ہے تو ضرور آکر رہیگی
بھاگنا بیکار ہے ۔

لَمْ اور اوسکے معمول کے درمیان کبھی ضرورت
کی وجہ سے فصل بھی کر دیا جاتا ہے فصل ظرف کے
ذریعہ سے ہو جیسے ذوالرمہ کا شعر ہے ۔

فَاَضْحَتْ مَغَانِیْہَا قِفَاراً رُسُوْمُہَا
کَاَنْ لَمْ سِوَی اَہْلٍ مِنَ الْوَحْشِ تُؤْہَلِ

محبوبہ کے مکانوں کے نشان بھی ویران ہو گئے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صحرائی جانوروں کی آبادی کے
علاوہ وہ آباد ہی نہ تھے ۔ یا ایسے اسم کے ذریعہ سے

فصل ہو جو فعل محذوف کا معمول ہو اور بعد کو
ذکر ہونے والا فعل اس محذوف فعل کی تفسیر
کر رہا ہو جیسے ۔

ظَنَنْتُ فَقِیْرًا ذَا غِنًی ثُمَّ نِلْتُهٗ
فَلَمْ ذَا رِجَاءٍ اَلْقَهٗ غَیْرَ وَاهِبٍ

میں نے مفلسی کی حالت میں اوسکو
دولتمند خیال کیا اور پھر اس کو مقام امید پایا نہ
دینے والا نہیں پایا ۔ فَلَمْ اور اَلْقَهٗ کے درمیان
ذا رجاءٍ واقع ہے اور اس سے پہلے ۔ فَلَمْ کے
بعد اَلْقَهٗ محذوف ہے ۔

لَمَّا ۔ حرف جازم ہے لَمْ کی طرح فعل مضارع
پر داخل ہوتا اور اسکو جزم دیتا ہے اور مضارع
کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے وَلَمَّا
یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ۔ ابھی تک ایمان
تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ۔ لَمْ اور
لَمَّا کے درمیان بوجوہ ذیل فرق کیا جاسکتا ہے ۔

۱۔ لَمْ حرف شرط کے ساتھ آسکتا ہے
جیسے فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ ۔ وَاِنْ لَمْ یَنْتَهُوْا ۔
لیکن لَمَّا نہیں آسکتا ۔

۲۔ لَمَّا سے جس نفی کا حصول ہوتا ہے
وہ زمانہ حال تک ممتد مسلسل اور مستمر ہوتی
ہے جیسے آیت مذکورہ اور شاس عبدی مُمَزَّق
کا یہ شعر ۔

فَاِنْ کُنْتُ مَاْکُوْلًا فَکُنْ خَیْرَ اٰکِلٍ
وَاِلَّا فَاَدْرِکْنِیْ وَلَمَّا اُمَزَّقِ

اگر مجھے خوراک ہی بننا ہے تو تو ہی بہتر کھانیوالا
بنجا (تو ہی مجھے کھالے دوسروں کو نہ کھلا) ورنہ
میری مدد کو پہونچ (اس سے پہلے کہ میرے
ٹکڑے کر دیے جائیں) ابھی تک تو میرا ٹکا بوٹی
نہیں کیا گیا ہے ۔

لمّا سے جس نفی کا حصول ہوتا ہے اس کا
تسلسل اور اتصال کبھی تو حال تک ہوتا ہے
جیسے وَلَمْ اَکُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِیًّا ۔ اے
میرے رب ابھی تک تجھے پکار کر میں نامراد نہیں
رہا ۔ کبھی حال سے پہلے نفی کا انقطاع ہو جاتا ہے
جیسے لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَذْکُوْرًا پہلے وہ کوئی قابل
ذکر چیز نہ تھا ۔ (بالکل معدوم تھا اب موجود ہو گیا)
ابن مالک نے نفی منقطع کی مثال میں یہ
شعر پیش کیا ہے ۔

وَکُنْتَ اِذْ کُنْتَ اِلٰهِیْ وَحْدَکَا
لَمْ یَکُنْ شَیْءٌ یَا اِلٰهِیْ قَبْلَکَا

میرے معبود تو جب سے تھا اکیلا تھا

الٰہی تجھ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔

ابن مالک کی یہ سخت غلطی ہے اس شعر میں نفی کا انقطاع نہیں اتصال ہے ابنِ مالک کے بیٹے نے تسہیل میں باپ کی غلط تائید کی ہے۔

۳۔ لَمَّا سے حاصل شدہ نفی ماضی قریب میں ہوتی ہے اور لَمْ سے حاصل شدہ نفی ماضی مطلق میں خواہ بعید ہو یا قریب۔ اسی لئے لَمْ یَکُنْ زَیْدٌ فِی الْعَامِ الْمَاضِی مُقِیْمًا زید گذشتہ سال مقیم نہ تھا۔ صحیح ہے لیکن لَمَّا کا استعمال اسجگہ صحیح نہیں کیونکہ سالِ گذشتہ ماضی بعید ہے ماضی قریب نہیں۔

۴۔ لَمَّا سے جس چیز کی نفی ہوتی ہے آئندہ اس کے موجود ہونے کی توقع ہوتی ہے یعنی ماضی منفی کا مستقبل میں متوقع الثبوت ہونا ضروری ہے۔ جیسے بَلْ لَمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ۔ بلکہ اونہوں نے ابھی تک عذاب کا مزہ نہیں چکھا یعنی آئندہ چکھنے کی یقینی توقع ہے۔ لَمْ میں یہ شرط نہیں ہے۔ اسی لئے آیت وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ کی تفسیر میں زمخشری نے لکھا ہے کہ آیت میں نفی ماضی وحال کی صراحت ہے لیکن مستقبل کی توقع ہے یعنی آئندہ ایمان لانے کی توقع دلائی گئی ہے چنانچہ وہ لوگ آئندہ پختہ عقیدہ والے مؤمن ہوگئے۔ (کشاف)

۵۔ لَمَّا کا مدخول جائز الحذف ہے لیکن لَمْ کا حال ایسا نہیں۔ جیسے۔

فَجِئْتُ قُبُوْرَهُمْ بَدْءًا وَلَمَّا
فَنَادَیْتُ الْقُبُوْرَ فَلَمْ یُجِبْنَهْ

یعنی وَلَمَّا اَکُنْ۔

میں اونکی قبروں پر سردار قوم ہونے کی حالت میں پہونچا اور اس سے پہلے میں سردار ہوا ہی نہ تھا۔ میں نے قبروں کو پکارا لیکن اونہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

لَمَّا (جب) حرف شرط ہے یا حرف وجود لوجود یا حرف وجوب لوجوب۔ ماضی کے دو جملوں پر آتا ہے شرط وجزا۔ ابن سراج ابن جنی اور فارسی وغیرہ کا قول ہے کہ لَمَّا حرف شرط نہیں بلکہ اسم ظرف ہے حِیْنَ کا ہم معنی۔ ابن مالک نے کہا لَمَّا اِذْ کی طرح ہوتا ہے۔ اِذْ کا مدخول بھی جملہ ماضیہ ہوتا ہے اور لَمَّا کا بھی۔

لَمَّا کی جزا کا فعل ماضی ہونا بالاتفاق صحیح ہے بلکہ جمہور کے نزدیک شرط ہے جیسے فَلَمَّا نَجَّاكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ۔ جب اس نے بچا کر تم کو خشکی تک پہونچا دیا تو تمنے روگردانی کرلی۔

ابنِ مالک کہتا ہے لَمَّا کی جزا کے مقام میں کبھی ایسا جملہ اسمیہ واقع ہوتا ہے جس کا آغاز اِذَا مفاجاتیہ سے ہوتا ہے جیسے فَلَمَّا نَجَّاهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ جب ان کو بچا کر خشکی تک پہونچا دیا تو ایک دم وہ شرک کرنے لگے یا اس کے شروع میں فاء ہوتی ہے۔ جیسے فَلَمَّا نَجَّاهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ جب انکو بچا کر خشکی تک پہونچا دیا تو اونمیں سے کچھ لوگ سیدھی چال پر رہے۔

ابنِ عصفور نے صراحت کی ہے کہ لَمَّا کی جزا میں کبھی فعل مضارع آتا ہے جیسے فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا جب ابراہیمؑ کے دل سے خوف جاتا رہا اور خوشخبری پہونچ گئی تو ہمارے فرشتوں سے (قوم لوط کے بارے میں) جھگڑنے لگے۔

ایک شعر کا حل

ایک شعر ہے۔

اَقُوْلُ لِعَبْدِ اللهِ لَمَّا سِقَاءُنَا
وَنَحْنُ بِوَادِىْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّهَاشِمِ

اس شعر میں فعل شرط و جزا کہاں ہے۔

وَهَا فعل ماضی ہے (وَهٰى سے) شِمْ امر حاضر ہے۔ لَمَّا اور سِقَاءُنَا کے درمیان وَهَا فعل ماضی محذوف ہے شاعر کہتا ہے جب ہم عبد شمس کی وادی میں تھے اور ہماری مشک کمزور ہوگئی تھی یا گر پڑی تھی تو میں نے عبداللہ سے کہا بجلی کی طرف دیکھ (کیا بارش ہونیوالی ہے)

لَمَّا (مگر) استثنائیہ بھی آتا ہے اِلَّا کا ہم معنی جیسے۔ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ کوئی نفس ایسا نہیں کہ اوس (کے اعمال) کا نگراں (فرشتہ) نہو۔ ہم نے یہ ترجمہ لَمَّا نافیہ کا کیا ہے جیسا کہ بعض لوگ اسجگہ قائل ہیں۔ محل استثنا کے لحاظ سے ترجمہ اسطرح ہوگا کوئی نفس نہیں مگر اوس پر نگراں (فرشتہ) مامور ہے بعض قرأتوں میں اس آیت میں اِنْ کی جگہ اَنَّ آیا ہے (والبسط فی المطولات)

اِنَّ ہونے کی صورت میں ابن حاجب نے آیت مذکورہ بین لَمَّا کو جازمہ نافیہ قرار دیا ہے یعنی لَمَّا یُهْمَلُوا لَمَّا یُتْرَکُوا اور عَلَیْهَا حَافِظ الگ جملہ ہے بیشک کسی نفس کو بیکار (بلاحساب اعمال) نہیں چھوڑا گیا۔

ابنِ ہاشم نے مغنی اللبیب میں لکھا ہے کہ فعل محذوف یُوَفَّوْا اَعْمَالَهُمْ ہے بیشک کسی نفس کو بغیر تکمیل اعمال کے نہیں چھوڑا گیا۔

کیا لَمَّا مرکب ہے

بعض لوگ قائل ہیں کہ لَمًّا مصدر ہے اصل میں لَمًّا تھا اور لَمًّا کا معنی ہے جَمْعًا تنوین گرادی گئی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ لَمًّا بروزن فَعْلٰی صفت کا صیغہ ہے لَمٌّ سے جمع کرنیوالا۔ رسم خط کے لحاظ سے لَمّیٰ لکھنا چاہیئے تھا لیکن ی کو بصورت الف لکھا جاتا ہے۔

بعض مین میخ نکالنے والے کہتے ہیں کہ لَمَّا کی اصل لَ مَنْ مَا تھی نون گرا کر میم کو ادغام کر دیا۔

ایک جہان بین کے ماہر قائل ہیں کہ لَمَّا اصل میں لَنْ مَا تھا۔ ایک شاعر کا شعر ہے۔

لَمَّا رَاَیْتُ اَبَا یَزِیْدَ مُقَاتِلًا
اَدَعَ الْقِتَالَ وَاَشْهَدَ الْهَیْجَاءَ

استشہاد غلط ہے حقیقت میں یہ ایک معمٰی اور لغز ہے لَمَّا اصل میں لَنْ مَا ضرور تھا لیکن مَا بمعنی مادام ہے اور لَنْ کا معمول اَدَعَ ہے اور اشہد سے پہلے اَنْ مصدریہ محذوف ہے جس کا عطف القتال پر ہے۔ شاعر کہتا ہے جبکہ میں نے ابویزید کو لڑتے ہوئے دیکھ لیا تو اب میں لڑائی اور لڑائی میں حاضر ہونے کو ترک نہیں کر سکتا۔

لَمَّا نافیہ مندرجہ ذیل آیات میں آیا ہے۔

پ ۲/۱۰، پ ۴/۵، پ ۱۰/۸، پ ۱۱/۹، پ ۲۳/۱۰، پ ۲۶/۱۴، پ ۲۸/۱۱، پ ۳۰/۵

لَمَّا شرطیہ حسب ذیل مقامات میں مستعمل ہے۔

پ ۱/۲و۱۱، پ ۲/۱۶و۱۷، پ ۳/۳و۱۲و۱۳، پ ۴/۸، پ ۵/۸، پ ۷/۶و۷و۱۱و۱۵

پ ۸/۹، پ ۹/۴و۶و۷و۸و۹و۱۱و۱۳، پ ۱۰/۲و۱۶، پ ۱۱/۳و۷و۸و۱۱

پ ۱۱/۱۴و۱۵، پ ۱۲/۵و۶و۷و۸و۹و۱۲و۱۳و۱۴و۱۵و۱۷، پ ۱۳/۱و۲و۳و۴

پ ۱۳/۵و۱۶، پ ۱۴/۵، پ ۱۵/۷و۲۰و۲۱، پ ۱۶/۶، پ ۱۷/۲، پ ۱۹/۲و۶

پ ۱۹/۷و۸و۱۶و۱۸، پ ۲۰/۵و۶و۷و۸و۱۲، پ ۲۱/۳و۱۳و۱۶و۱۹

پ ۲۲/۲و۸و۹و۱۰و۱۷، پ ۲۳/۷، پ ۲۴/۸و۱۲و۱۴و۱۹، پ ۲۵/۶و۱۱و۱۲

پ ۲۶ / ۱و۳و۴و۱۵۰ پ ۲۸ / ۵و۹و۱۹ پ ۲۹ / ۲و۳و۴و۵و۱۱ -

مندرجہ ذیل آیات میں لَمَّا مختلف فیہ ہے۔ پ ۱۲/۱۰ پ ۲۳/۱ پ ۲۵/۹ پ ۳۰/۱۱ -

پ ۱۲/۱۰ میں آیت اِنَّ کُلًّا لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّھُمْ آئی ہے اگر اِنَّ کو مشدد پڑھا جائیگا تو لَمَا تخفیف میم کے ساتھ ہوگا لام تمہید قسم کے لئے اور مَا زائد۔ بیشک ضرور ضرور ہر ایک کو اوسکے اعمال کا بدلہ اللہ دیگا۔ اگر اِنْ کو تخفیف نون کے ساتھ نافیہ کہا جائے تو لَمَّا تشدید میم کے ساتھ استثنائیہ ہوگا۔ نہیں ہے کوئی مگر اللہ اوسکے اعمال کا ضرور بدلہ دیگا۔

پ ۲۳/۱ کے آخر میں آیت وَاِنْ کُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ آئی ہے اس میں بھی اگر اِنْ کو نافیہ کہا جائے تو لَمَّا استثنائیہ ہوگا۔ نہیں ہے سب مخلوق مگر جمع کی جائیگی اور اگر اِنْ کو اِنَّ کا مخفّفہ کہا جائے تو کُلٌّ مبتدا ہوگا لَمَا میں مَا زائد اور لام اِنْ مخففہ کی امتیازی علامت کے طور پر مانا جائیگا بیشک سب کے سب ضرور جمع کئے جائینگے۔

پ ۲۵/۹ کے آخر میں آیت وَاِنْ کُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ہے اس میں بھی آیت پ ۲۳/۱ کی طرح دونوں قرآتیں اور تفسیریں ہیں اِنْ نافیہ ہوگا تو لَمَّا استثنائیہ نہیں ہے یہ سب مگر دنیوی زندگی کا سامان، اور اِنْ مخففہ ہوگا تو لَمَا میں مَا زائد اور لام اِنْ مخففکی امتیازی علامت۔ بیشک یہ سب دنیوی زندگی کا سامان ہے۔ پ ۳۰/۱۱ کی آیت اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ میں بھی یہی تفسیر اور قرأت ہے۔

لَمًّا۔ مصدر لَمَّ ماضی یَلُمُّ مضارع (باب نَصَرَ) اپنا اور دوسروں کا حصہ کھالینا۔ ابوعبیدؔ نے کہا لَمَمْتُ اَجْمَعَ کا معنی ہے میں نے سب سمیٹ لیا۔ لَمٌّ کا معنی جمع کرنا اور درست کرنا بھی ہے محاورہ ہے لَمَّ اللّٰہُ شَعَثَہٗ اللہ اوسکی پریشانی ٹھیک کردے۔ درست کردے جمع کردے۔ آیت میں اول سعنی مراد ہے کیونکہ وہ لوگ بچوں اور عورتوں کو میراث کا حصہ نہیں دیتے تھے اُنکا حصہ بھی اپنے حصہ کے ساتھ ملاکر کھا جاتے تھے آیت اگرچہ مکی ہے اور مکہ میں میراثی حصوں کی تعیین نہیں ہوئی تھی لیکن حضرت اسماعیل علیہ السلام کے زمانہ سے بطور تعامل عورتوں اور بچوں کو شریک

میراث قرار دیا جاتا تھا پر خائن لوگ اِن بے
زبانوں کو کچھ نہیں دیتے تھے (صاوی و معالم
مع تفسیر) ۳۰/۱۴ ن -

اللّمم - چھوٹے گناہ (عن ابی ہریرۃ فی احدی
الروایتین) حضرت ابنِ عباس حسن بصری اور
حضرت ابو ہریرہ (فی روایۃ ثانیہ) سے مروی
ہے کہ لمم بھی کبیرہ گناہ ہیں مراد یہ ہے کہ
وہ تمام کبائر سے بچتے ہیں ہاں کبیرہ بہت
کم تعداد میں ان سے صادر ہو جاتے ہیں وہ
بھی اسطرح کہ اگر اتفاق سے کوئی کبیرہ حقیر مقداً
میں اُن سے صادر ہو جاتا ہی تو فوراً توبہ کر لیتے
ہیں۔ (درِ منثور)

لغوی کتب کی شہادت مؤخر الذکر
معنی کے خلاف ہے نہ اس لفظ کے مادہ
میں کبر اور عظمت کا مفہوم ہے۔ حضرت
ابو سعید خدری رض نے فرمایا جیسے (غیر محرم کی طرف
نظر کرنا بوسہ لینا چھونا آنکھ سے اشارہ کرنا (معجم)
۲۷/۱ پ -

لُمتُنَّنِی - لُمتُنَّ بروزن قُلتُنَّ جمع مونث
حاضر ماضی معروف نِی مفعول مادہ لَوْمٌ (باب
نصر) تم عورتوں نے مجھے ملامت کی۔ (دیکھو لائم)

لَوْمَۃَ - مصدر منصوب و اسم مصدر۔ ملامت
کرنا۔ ملامت (دیکھو لائم) ۶/۱۲ پ

لُوْمُوْا - جمع مذکر حاضر امر معروف بروزن
قُولُوا - لَوْمٌ مادہ ملامت کرو۔ بُرا کہو (دیکھو
لائم)

لَمْحٌ - اسم مصدر و مصدر نظر کی چوری۔ نظر
چرا کر دیکھنا۔ پلک جھپکنا۔ لاُرِیَنَّکَ لَمحاً باصِرًا
میں تجھے امر واضح بتا دونگا۔ لَمحۃٌ - نظر کی چوری
چھپکر دیکھنا۔ بجلی کی جھپک۔ رَأیتُہٗ لَمحۃَ بَرقٍ
میں نے اُسکو بجلی کی جھپک کی طرح دیکھا۔
مشابہت - فیہ لَمحۃٌ مِن اَبِیہِ اسمیں اپنے
باپ کی مشابہت ہے۔ مَلامِحُ علامات حسن
نمایاں اور مشابہت۔ مَلامِحُ اَبِیہِ۔ باپ کی
مشابہت۔ لامِحٌ لَمُوحٌ لمّاحٌ چمکدار۔ اَلمَحِیُّ
بہت زیادہ چور نظر۔ لَمَحَ اِلَیہِ (فتح) اوسکی طرف
دزدیدہ نظر سے دیکھا۔ لَمَحَ البَرقُ لَمحًا و لَمحانًا
و تَلَمَّاحًا بجلی چمکی جھپکی۔ ۲۷/۱۴ پ -

لُمَزَۃٍ - صیغہ صفت برائے مبالغہ۔ عیب
چین یا پسِ پشت برائی کرنے والا اللماز کا بھی
یہی معنی ہے۔ لَمزٌ کا معنی ہے طعن کرنا چھونا
ابرو اور آنکھ سے بطور طنز اشارہ کرنا (دیکھو تلمزوا)

پ ۳۰ - ۲۹

لَمَسْنَا - جمع متکلم ماضی معروف۔ لَمْسٌ مصدر ہم نے ٹٹولا۔ ہم نے ڈھونڈا۔ قصد کیا (راغب) دیکھو لامستم۔ پ ۲۹ - ۱۱

لَمَسُوْا - جمع مذکر غائب ماضی معروف لَمْسٌ مصدر وہ چھو لیتے۔ ہاتھوں سے چھو کر دیکھ لیتے۔

پ ۷ -

لِنْتَ - واحد مذکر حاضر ماضی معروف۔ لِیْنٌ مصدر (باب ضَرَبَ) تم نرمی کرتے ہو۔ تم نرم مزاج ہو۔ خوشخو ہو۔ لَیْنٌ۔ لَیِّنٌ۔ صیغہ صفت نرم لَیِّنُوْنَ اور اَلْیِنَاءُ جمع۔ ھَیْنٌ لَیْنٌ سست۔ نرم۔ ڈھیلا۔ تھوڑی چیز۔ لَانَ لَیْنًا ولیانًا ولِیْنَۃً وہ نرم ہوا۔ نرم مزاج ہوا۔ (ضرب) پ ۲۹ - ۸

لَوَّاحَۃٌ - صیغہ مبالغہ۔ لَوْحٌ مادہ لَوْحٌ پیاس کی شدت۔ تختہ۔ ظہور۔ لُوْحٌ زمین آسمان کے درمیان ہوا۔ تَلْوِیْحٌ رنگ بگاڑ دینا۔ گرمی سے سوختہ کر دینا جھلسا دینا۔ حسن بصری اور ابن کیسان نے آیت کا ترجمہ کیا ہے۔ دوزخ لوگوں کے سامنے نمایاں ہوگی ظاہر ہوگی اس وقت لَوَّاحَۃٌ کا معنی ہوگا ظاہر اور لَوْحٌ کا معنی ظہور اور بشر کا معنی آدمی۔ جمہور کے نزدیک لَوَّاحَۃٌ کا ترجمہ ہے رنگ بگاڑ دینے والا گرمی کی وجہ سے جھلسا دینے والا۔ اور بشر (بَشَرَۃٌ کی جمع) کا ترجمہ ہوگا کھال کی بیرونی سطح (کبیر۔ کشاف۔ خازن) پ ۲۹ - ۱۵

لِوَاذًا - امام راغب نے لکھا ہے کہ لِوَاذٌ (اور مُلَاوَذَۃٌ) لَاوَذَ کے مصدر ہیں باہم ایک دوسرے کی آڑ لینے اور پناہ لینے کو کہتے ہیں، اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ باہم ایک دوسرے کی آڑ میں ایک کے بعد ایک چپکے سے سرک جاتا ہے۔ راغب نے یہ بھی لکھا ہے کہ مجرد کا مصدر لِیَاذٌ آئیگا۔ لِوَاذٌ نہیں آئیگا۔ لیکن صاحب قاموس منتہی الادب اور اقرب الموارد نے لکھا ہے کہ لَوْذٌ کا معنی ہے کسی چیز کی پناہ لینا آڑ لیکر چھپنا لِوَاذٌ اور لِیَاذٌ کا بھی یہی معنی ہے لَاذَ بِہٖ لَوْذًا لِوَاذًا لِیَاذًا سب کا ایک ہی معنی ہے یعنی اس کی آڑ لی۔ اسی سے مَلَاذٌ اور مَلُوْذَۃٌ بنا ہے۔ جس کا معنی ہے جائے پناہ۔ اس صورت میں آیت کا ترجمہ ہوگا آڑ لیکر چپکے سے سرک جاتے ہیں اکثر مفسرین نے راغب کے قول کی تائید کی ہے۔ پ ۱۸ - ۱۵

لَوَاقِحَ - جمع لَاقِحٌ اور لَاقِحَۃٌ مفرد بار دار حاملہ یعنی وہ ہوائیں جو پانی سے بھرے ہوئے ابر کو بطور حمل کے اٹھاتی ہیں (مدارک) لَقَحٌ اور لَقَاحٌ متعدی نہیں لازم ہے لَقِحَتِ النَّاقَۃُ (سمع) اونٹنی حاملہ ہوگئی لَقِحَتِ الشَّجَرَۃُ درخت باردار ہوگیا اس لئے لواقح کا معنی ہوگا باردار وہ ہوائیں جو پانی سے بھرے ہوئے ابر کو اٹھائے ہوں۔ مَلَاقِحُ (مُلْقِحَۃٌ کی جمع) کا بھی یہی معنی ہے (راغب)

صاحب منتہی الارب نے لکھا ہے لَوَاقِحَ حاملہ کرنیوالی ہوائیں یعنی لواقح کو متعدی قرار دیا ہے اور صراحت کی ہے کہ لواقح لاقح کی جمع ہے اور نادر ہے مُلْقِحَۃٌ ہونا چاہئے۔ رِیْحٌ مُلْقِحَۃٌ کہا جاتا ہے۔ صاحبِ منتہی الارب کی یہ صراحت غلط ہے ہوا حاملہ نہیں کرتی۔ پھر لَاقِحَۃٌ کو مُلْحِقَۃٌ کے معنے کے لئے قرار دینے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ہوا کو حاملہ کرنیوالا کیوں سمجھ لیا جائے ہوا تو خود حاملہ ہوتی ہے پانی سے بھرے ہوئے ابر کو اٹھاتی ہے۔ لقاح کا معنی نطفہ ہے یعنی پانی۔ تعجب ہے کہ تمام اہلِ لغت نے مجرد کو لازم لکھا ہے خود صاحبِ منتہی الارب نے لَقِحَ کو لازم ہی کہا ہے۔ پھر لواقح کا ترجمہ حاملہ کرنیوالی ہوائیں کیسے ہوگیا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ مزید کو مجرد کا ہم معنی قرار دیدیا جائے کیونکہ اِلْقَاحٌ کا ترجمہ اگرچہ حاملہ کرنا ہے لیکن بابِ افعال کی خاصیات میں سے صاحبِ ماخذ ہونیکی بھی ایک خاصیت ہے اس لئے مُلْقِحَۃٌ کا معنی صاحبِ لقاح یعنی حاملہ ہوسکتا ہے اسی وجہ سے راغب نے مَلَاقِحُ کو لَوَاقِحُ کے معنی میں کہا ہے۔ ۱۴/۲۔

اَللَّوَّامَۃِ - صیغہ مبالغہ مونث لَوَّامٌ مذکر بہت ملامت کرنیوالا حسن بصری کے نزدیک نفسِ مؤمن مراد ہے جو ہمیشہ اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے خواہ کتنی ہی نیکی کرے۔ کہتا ہے اس سے زیادہ کیوں نہ کی محلی نے اس قول کو پسند کیا ہے مقاتل نے کہا کافر مراد ہے جو قیامت کے دن اپنے آپ کو ملامت کریگا کہ دنیا میں کیوں ایمان و خیر کی طرف مائل نہیں ہوا۔ قتادہ اور مجاہد کا بھی یہی قول ہے۔ فراء نے کہا۔ قیامت کے دن ہر شخص نیک ہو یا بد اپنے نفس کو ملامت کریگا بدکار کہیگا میں نے بدی کیوں کی۔ نیک کہیگا میں نے نیکی زیادہ کیوں نہیں کی۔ سعید بن جبیر

اور عکرمہ کے کلام سے مترشح ہوتا ہے کہ نیک ہو یا بد مومن ہو یا کافر آیت میں ہر شخص مراد ہے کیونکہ کسی شخص کو نہ سکھ پر قرار ہے نہ دکھ پر خیر ہو یا شر ہر شخص اپنے کو برا کہتا ہی رہتا ہے۔ (جلالین و معالم وغیرہ) ۲۹/پ

لَوح - مفرد - اَلواح جمع - کشتی کا تختہ - ہر تختہ - لکھنے کی چوڑی تختی کسی چیز کی ہو - لوحِ محفوظ جسکو اُمّ الکتاب بھی کہا گیا ہے - کیا ہے کیسی ہے اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں - حضرت ابنِ عباس مجاہد اور مقاتل وغیرہم سے کچھ اقوال ناقابلِ فہم مروی ہیں جو معالم کبیر اور تفسیر ابنِ کثیر میں موجود ہیں نقل کرنا موجبِ طول اور لا طائل ہے بس مراد اللہ کی علمی کتاب ہے جس میں ہر چیز موجود ہے سابق و لاحق حاضر و غائب کوئی ذرہ اوس سے پوشیدہ نہیں جسطرح لوح اپنی تحریر کو ظاہر کر دیتی ہے واقعات گذر جاتے ہیں لوح پر تحریر باقی رہتی ہے اور اپنے مضمون کو ظاہر کرتی رہتی ہے لَوح کا معنی ہی ظہور ہیں - اسی مناسبت سے شاید اللہ کے صحیفۂ علمی کو لوح کہا جاتا ہے جو کمی بیشی اور بقول بغوی شیاطین کی دست رس (اور بقول محققین مخلوق کی علمی رسائی) سے محفوظ ہے ۳۰/پ ۔

لوط - حضرت ابراہیمؑ کے بھائی ہاران کے بیٹے کا نام لوط تھا جو پیغمبر تھے معالم جلالین خازن اور عموماً کتبِ لغت میں یہی صراحت ہے آپ کو بحر مردار کی ساحلی بستیوں کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا تھا جن میں سب سے بڑی بستی سدوم تھی عموماً لوگ لواطت رہزنی اور ناپ تول کی کمی میں مبتلا تھے لوگوں نے تصدیق نہ کی ایمان نہ لائے - سرکشی کی حجت تمام ہوگئی - عذابِ الٰہی نازل ہوا آبادیوں کو الٹ دیا گیا اوپر سے نوکیلے کنکروں کی بارش ہوئی حضرت لوط کی بیوی بھی بدکیش تھی وہ بھی ماری گئی - اہلِ حق بچا لئے گئے ۔

عربی میں لوط بالضم تو صرف اسی معنی میں مستعمل ہے اور منصرف ہے لیکن لَوطٌ اور بعض دوسرے الفاظ اسی مادہ سے مشتق مختلف معانی کے لئے مستعمل ہیں مثلاً لَوط چادر کو کہتے ہیں سود کو کہتے ہیں دل چسپ چیز کو کہتے ہیں اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو پھرتیلا ہو ہر کام میں ہاتھ ڈالدے - لِیاطٌ سود - لَاطَ الحَوضَ اور لَاطَ

بِالحوض (نصر) حوض پر کہگل کی۔ لَاطَ الشَّیُٔ
بِقَلْبِیْ (لازم) فلاں چیز میرے دل کو بھاگئی۔
لَاطَ زَیْدًا اَلسَّہْمَ زید کو تیر مار کر گرادیا لَاطَ زَیْدًا
بِعَیْنٍ زید کو نظر لگادی لَاطَ الشَّیْئَ چیز کو چھپالیا
لَاطَ فِی الْاَمْرِ معاملہ میں جھگڑا کیا۔ آخر الذکر
کا مصدر لَاطٌ ہے اور باقی کا مصدر لَوْطٌ (قاموس
ولسان) ب ۱۲/۷و۸ ب ۱۴/۴و۵ ب ۱۷/۱۳ ب ۱۹/۱۳و۱۹ ب ۲۰/۱۵ ب ۲۳/۱۰
ب ۲۶/۱۵ ب ۲۷/۹ ب ۲۸/۲۰۔

لُوطًا۔ ب ۷/۱۶ ب ۸/۱۷ ب ۱۲/۷ ب ۱۷/۵ ب ۱۹/۱۹ ب ۲۰/۱۵و۱۶
ب ۲۳/۸۔

لَوْ۔ ۱ حرفِ شرط ہے دو جملوں پر آتا ہے
اول سبب دوسرا مسبب یا اول شرط دوسرا
جزا ہوتا ہے اصل یہ ہے کہ دونوں جملے فعلیہ
ماضیہ ہوتے ہیں جسطرح اِنْ مستقبل کے لئے
آتا ہے اسی طرح لَوْ ماضی کے لئے۔ اِنْ کے ترجمہ
میں کہا جائیگا اگر ایسا ہوگا یا نہوگا تو ایسا ہوگا یا
نہوگا اور لَوْ کے ترجمہ میں کہا جائیگا اگر ایسا ہوگیا
ہوتا یا نہوا ہوتا تو ایسا ہوجاتا یا نہو جاتا۔

کیا لَوْ امتناع پر دلالت کرتا ہے

شلوبین اور ابنِ ہشام خضراوی کہتے ہیں لَو کا مفہوم
صرف تعلیق ہے یعنی دوسرے جملہ کو پہلے جملہ کے
ساتھ مشروط کردینا۔ رہی یہ بات کہ شرط موجود
نہیں ہوئی یا جزا موجود نہیں ہوئی یا دونوں موجود
نہیں ہوئیں یہ بات لَوْ کے مفہوم سے خارج ہے۔
حقیقت میں قول مذکور ایک واضح حقیقت
کے انکار کے مرادف ہے بداہت کا انکار ناقابلِ
التفات ہے اس لئے اہلِ ادب کی پوری جماعت
امتناع کی قائل ہے لیکن پہلے جملے کے امتناع کی
یا دوسرے جملہ کے امتناع کی یا دونوں جملوں
کے امتناع کی یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اس میں
تین قول ہیں۔ تینوں قولوں میں حکم بالامتناع مشترک
حقیقت ہے اسی لئے سیبویہ نے لو شرطیہ کی
تعریف میں کہا ہے لَوْ حَرْفٌ یَدُلُّ عَلٰی مَا
سَیَقَعُ لِوُقُوْعِ غَیْرِہٖ یا یوں کہا لو حرف لِمَا
سَیَقَعُ لِوُقُوْعِ غَیْرِہٖ یعنی لَوْ وہ حرف ہے جو
بوقت وجودِ شرط وجودِ جزا کے واقع ہونے پر
دلالت کرتا ہے۔ ابنِ مالک بدر الدین نے کہا
یَدُلُّ عَلَی اِنْتِفَاءِ تَالٍ یَلْزَمُ لِثُبُوْتِہٖ ثُبُوْتُ
تَالِیْہٖ یعنی لو اوس جملہ کے انتفاء پر دلالت
کرتا ہے جو اس کے بعد ہی آتا ہے اور جس کے
وجود سے پیچھے آنیوالے جملہ کا وجود لازم آتا ہے
بعض نے اختصار کے ساتھ صاف کہدیا حرفُ

امتناعِ لامتناعِ ۔ اختلافی اقوال حسب ذیل ہیں

۱۔ لَو صرف امتناع مسبب پر دلالت کرتا ہے یہ قول انتہائی مرجوح ہے ۔

۲۔ نحویوں کی ایک بڑی جماعت اور عجمی عرب قائل ہیں کہ لَو امتناعِ شرط پر بھی دلالت کرتا ہے اور امتناعِ جزا پر بھی یعنی لَو سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ شرط واقع ہوئی نہ جزا ۔ یہ قول بھی غلط ہے بوجوہ ذیل ۔ وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۔ اگر ہم اون پر ملائکہ کو نازل کردیتے اور مردے بھی اون سے بات چیت کرتے اور ہر چیز انکے سامنے لا جمع کرتے تب بھی وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لے آتے ۔ دیکھو شرط مثبت ہے اور جزا منفی ۔ مثبت کا انتفاء منفی اور منفی کا انتفاء مثبت ہوتا ہے اگر لَو کو اس جگہ شرط و جزا دونوں کے امتناع کے لئے قرار دیا جائے تو یہ مطلب ہوگا ۔ ہم نے ملائکہ کو نازل نہیں کیا مردوں نے انسے کلام نہیں کیا ہر چیز ہم نے اون کے سامنے لاکر جمع نہیں کردی تب بھی وہ ایمان لے آئے ۔ یہ مطلب بالکل الٹا اور مقصود کی ضد ہے ۔ دوسری

آیت ہے ۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۔

زمین میں جو درخت ہے اگر اوسکے قلم ہوجاتے اور سمندر روشنائی بنجاتے اور اس کے پیچھے سات سمندر اور بھی روشنائی بنانے میں مدد کرتے تب بھی اللہ کے معلومات ختم نہیں ہوتے ۔ اب بر تقدیر امتناعِ جزئین یوں کہو کسی درخت کا قلم نہیں بنا نہ کسی سمندر کی روشنائی بنی پر اللہ کے معلومات ختم ہوگئے ۔ اسکی وجہ بھی وہی ہے کہ اصل کلام میں شرط مثبت اور جزا منفی ہے بصورت امتناع شرط منفی اور جزا مثبت ہوگی ۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا نِعْمَ الْعَبْدُ صُهَيْبٌ لَوْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ لَمْ يَعْصِهٖ ۔

صہیب اچھا بندہ ہے اگر اسکو خدا کا خوف نہوتا تب بھی اللہ کی نافرمانی نہ کرتا ۔ بر تقدیر امتناع جزئین یہ مطلب ہوگا صہیب اللہ سے ڈرتا ہے اس لئے نافرمانی کرتا ہے ۔ یہ مطلب اسلئے ہوا کہ دونوں جزء منفی ہیں امتناع کے بعد

مثبت ہونا لازم ہے۔

پس صحیح قول یہ ہے کہ

۳ کہ لَو صرف امتناع شرط پر دلالت کرتا ہے اب اگر شرط و جزا میں مساوات ہو تو جزا کی نفی بھی ضرور ہو جائیگی جیسے لَوْ کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً فَالنَّھَارُ مَوْجُوْدٌ اگر سورج برآمد ہوتا تو دن موجود ہوتا۔ وجودِ روز طلوعِ آفتاب کے لازم مساوی ہے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ دن موجود ہو اور سورج نہ نکلا ہو اس لئے اس جگہ امتناعِ طلوعِ شمس بھی ہے اور امتناعِ نہار بھی۔ امتناع کا مطلب اسطرح ہوا چونکہ سورج نہیں نکلا اس لئے دن نہیں ہوا لیکن اگر جزا شرط کے ساتھ مساوی نہو بلکہ عام ہو تو امتناع صرف جزءِ اول میں ہو گا جزءِ دوئم میں نہو گا۔

تحقیق مقام

اگر شرع یا عقل کی شہادت ہو کہ جزا کا انحصار شرط پر ہے تو امتناعِ اول سے امتناعِ دوئم ضرور ہو گا جیسے وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاہُ بِھَا شرع کا قطعی فیصلہ ہے کہ وجودِ رفعت کا انحصار وجودِ مشیت پر ہے۔ اس لئے انتفاءِ مشیت سے انتفاءِ رفعت ضرور ہو گا امتناعِ اول۔۔۔ ۔۔۔امتناعِ دوئم کا موجب ہے۔ اور جیسے لَوْ کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً فَالنَّھَارُ مَوْجُوْدٌ عقل کی شہادت ہے کہ وجودِ نہار طلوعِ آفتاب کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے طلوعِ شمس اگر نہو تو وجودِ نہار بھی نہو گا امتناعِ اول سے امتناعِ دوئم لازم ہے اسی طرح وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَلَوْ شَاءَ لَھَدٰکُمْ اَجْمَعِیْنَ وغیرہ۔

اگر شرع یا عقل عدمِ انحصار کی موجب ہو اور شہادت دے رہی ہو کہ جزا کا حصر شرط میں نہیں ہے۔ البتہ وجودِ شرط کے وقت وجودِ جزا لازم ہے تو امتناعِ اول سے امتناعِ دوم ہرگز نہو گا جیسے لَوْ نَامَ لَانْتَقَضَ وُضُوْءُہٗ شرعی شہادت ہے کہ وضو ٹوٹنے کا حصر خواب میں نہیں ہے بغیر خواب کے بھی وضوء ٹوٹ جاتا ہے اس لئے انتفاءِ نوم سے نقضِ وضوء کا انتفاء یعنی وضو کا اثبات ہرگز نہو گا۔ یا جیسے لَوْ کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً فَالضَّوْءُ مَوْجُوْدٌ عقل شاہد ہے کہ روشنی کا وجود محض طلوعِ آفتاب پر موقوف نہیں ہے

چاند ستاروں چراغوں بجلی کے قمقموں اور آگ
کے شعلوں سے بھی روشنی ہوتی ہے اسلئے
طلوعِ آفتاب کا فقدان انتفاءِ ضوء کی علت
نہیں ہوسکتا۔ انتفاءِ اول سے انتفاءِ دوم
ہرگز نہوگا اگر شرع اور عقل نہ انحصار کی موجب
ہوں نہ عدمِ انحصار کی بلکہ انحصار کی مجوز ہوں
مانع نہوں تو اگر جزا شرط کے مساوی ہوگی تو امتناعِ
اوّل سے امتناعِ دوم لازم ہوگا مساوی نہوگی تو
نہوگا جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَکْرَمْتُہٗ
عقل مجوزِ انحصار بھی ہے اور مجوزِ عدمِ
انحصار بھی۔

بلکہ کبھی صرف جزا کے وجود کو پختہ کرنا
مقصود ہوتا ہے خواہ شرط موجود ہو یا مفقود جیسے
وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا دنیا میں کافروں کو لوٹا کر بھیجا جاتے یا
بھیجا جاتے بہرحال اون کا کفر کرنا لازم ہے اس
شرطیہ میں اون کے کفر کو پختہ کرنا مقصود ہے اس
مقصود میں شرط کے وجود یا فقدان کو دخل نہیں
ہے۔

بلکہ اس سے بھی زیادہ کبھی مقصود یہ ہوتا
ہے کہ وجودِ شرط کے وقت جب وجودِ جزا
یقینی ہے تو عدمِ شرط کے وقت تو جزا کا تحقق
بدرجۂ اولیٰ اور بطریقِ اکمل ہے جیسا کہ آیت وَلَوْ
اَنَّنَا نَزَّلْنَا اِلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةَ وَکَلَّمَهُمُ الخ میں
عدمِ ایمان کو انزالِ ملائکہ اور کلامِ موتیٰ پر مبنی
کرکے یہ بتانا مقصود ہے کہ ایسے بے سروپا مطالبات
کی تکمیل کے بعد بھی جب اون کا عدمِ ایمان یقینی
ہے تو مطالبات کی تکمیل نہونے کی صورت
میں تو ایمان نہ لانا بدرجۂ اتم ہونا ہی چاہیئے یا
جیسا کہ آیت وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ
اَقْلَامٌ الخ میں ظاہر کیا ہے کہ تمام درختوں کے قلم
بننے اور سارے سمندروں کی روشنائی بنجانے
کی تقدیر پر بھی جب پورے معلومِ الٰہیہ لکھے نہیں
جاسکتے اور اللہ کے مقدورات کا سرا کہیں ہاتھ
نہیں آتا تو سمندروں کی روشنائی اور کل درختوں
کے قلم نہ بننے کی شکل میں اللہ کے معلومات و
مقدرات کی انتہا اور اختتام پذیری نہونا
بدرجۂ اتم ہونا ہی چاہیئے یا جیسا کہ آیت لَوْ
سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَکُمْ میں عدمِ استجابت
کو تقدیرِ سماع پر مرتب کیا ہے تو نہ سننے کی صورت
میں نہ ماننا بدرجۂ اولیٰ ہونا چاہیئے۔ یا آیت وَلَوْ
اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا میں ثابت کیا ہے کہ اگر اللہ
ان کو سنادے تب بھی روگرداں رہینگے تو

برتقدیرِ عدمِ اسماع روگردان ہونا بالکل ہی واضح ہے
یا جیسا کہ آیت لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِکُوْنَ خَزَائِنَ
رَحْمَۃِ رَبِّیْ اِذًا لَّاَمْسَکْتُمْ خَشْیَۃَ الْاِنْفَاق
میں بیان کیا ہے کہ بالفرض اگر پروردگار کی رحمت
کے تمام خزانے تمہارے قبضہ میں آجاتے تب
بھی ختم ہو جانے کے اندیشہ سے تم کسی کو نہ دیتے
تو اب جبکہ رحمتِ پروردگار کے خزانے بھی
تمہارے قبضہ میں نہیں ہیں تمہارا کنجوس
ہونا محتاجِ ثبوت نہیں۔ یا جیسا کہ ایک حدیث
میں آیا ہے اِنَّھَا لَوْ لَمْ تَکُنْ رَبِیْبَتِیْ فِیْ
حِجْرِیْ مَا حَلَّتْ لِیْ اِنَّھَا لَابْنَۃُ اَخِیْ
مِنَ الرَّضَاعَۃِ زینب بنتِ ام سلمہ اگر میری
بیوی ام سلمہ کے ساتھ نہ آئی ہوتی اور میری پرکٹی
(بیٹی) نہ ہوتی تب بھی وہ میرے لئے حلال نہ
تھی کیونکہ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی
بیٹی ہے یعنی اب تو حرمت کی دو وجہیں موجود
ہیں رضاعی بھائی کی بیٹی ہونا اور ربیبہ ہونا اسلئے
حرمت بدرجہ اولے ہے۔ ایک اور حدیث
آئی ہے لَوْ طَلَعَتْ مَا وَجَدَتْنَا غَافِلِیْنَ
حضور والا نے جب نمازِ فجر کو زیادہ طول دے
دیا تو عرض کیا گیا حضورؐ سورج نکلا ہی چاہتا

ہے اس پر ارشاد فرمایا اگر نکل آتا تو ہم کو ذکر
الٰہی سے غافل نہ پاتا۔ مقصود یہ کہ اب جب کے
نکلنے سے پہلے ہم نے نماز ختم کردی تو ہم کو
غافل پانے کا سوال ہی نہیں ہے اب تو وہ
ہم کو غافل پا سکا نہ ذاکر۔ اسی طرح حضرت
عمرؓ کا وہ قول ہے جو آپ نے حضرت صہیبؓ
کے متعلق فرمایا تھا لَوْ لَمْ یَخَفِ اللّٰہَ لَمْ یَعْصِہٖ
یعنی اللہ سے نہ ڈرنے کی صورت میں بھی
صہیب سے اللہ کی نافرمانی نہیں ہوتی اب
تو اللہ کا خوف بھی موجود ہے تو عدمِ عصیان
بطریقِ اعلیٰ ہونا چاہیے۔

ایک آیت پر شبہ اور اس کا ازالہ

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰہُ فِیْھِمْ خَیْرًا لَّاَسْمَعَھُمْ وَلَوْ
اَسْمَعَھُمْ لَتَوَلَّوْا یہ ایک قیاس ہے جس میں دو
شرطیہ قضیے ہیں لیکن نتیجہ غلط ہے اگر اللہ کو انکے
اندر کوئی بھلائی معلوم ہوتی تو ان کو (پیامِ ہدایت)
سناتا اور اگر (پیامِ ہدایت) سنا دیتا تب
بھی روگردانی کرتے نتیجہ یہ نکلا کہ اگر اللہ کو انکے
اندر کوئی بھلائی معلوم ہوتی تب بھی وہ روگردانی
کرتے۔

ازالہ یہ قیاس ہی نہیں ہے قیاس کے لئے

حدِ اوسط ہونا ضروری ہے اسمیں حدِ اوسط نہیں
ہے اس لئے کہ پہلے اَسْمَعَھُمْ سے مراد ہے
ایسا سنانا جو مفید ہو اور دوسرے اَسْمَعَھُمْ
سے مراد ہے غیر مفید سنانا جب دونوں قضیوں
میں اسماع کی نوعیت مختلف ہے تو اَسْمَعَھُمْ
کو حدِ اوسط نہیں بنایا جاسکتا یا یوں کہو کہ
دوسرے قضیہ میں اَسْمَعَھُمْ سے مراد یہ ہے
کہ باوجودیکہ اللہ اونکے اندر خیر کی موجودگی
نہیں جانتا پھر بھی اگر سنادے تو وہ روگرداں
ہی رہینگے۔

نمبر دو۔ لَوْ کبھی اِنْ وصلیہ کے معنی
میں بھی مستعمل ہے جس میں نفی فی الاستقبال
مقصود ہوتی ہے جیسے وَلَوْ کُنَّا صَادِقِیْنَ
(اگرچہ ہم سچے ہوں) وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ
(اگرچہ مشرک ناگوار سمجھیں) وَلَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَۃُ
الْخَبِیْثِ (اگرچہ تمکو ناپاک کی کثرت اچھی معلوم ہو)
وَلَوْ اَعْجَبَتْکُمْ (اگرچہ مشرک باندی تمکو بھلی معلوم
ہو) وَلَوْ اَعْجَبَکُمْ (اگرچہ مشرک غلام تمکو بھلا
معلوم ہو) وَلَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُھُنَّ (اگرچہ
ان کا حسن تم کو بھلا معلوم ہو۔

ایک شاعر کا قول ہے:۔

قَوْمٌ اِذَا حَارَبُوْا شَدُّوْا مَآزِرَھُمْ
دُوْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ بَاتَتْ بِاَطْھَارٖ

جنگ کی تیاری کے وقت وہ عورتوں کو
چھوڑ کر اپنی لنگیاں مضبوط باندھ لیتے ہیں اگرچہ
عورتیں طہر کی حالت میں راتیں بسر کرتی ہوں

نمبر سوئم۔ لَوْ کبھی اَنْ مصدری
کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے لیکن اَنْ کیطرح
فعل مضارع کو نصب نہیں دیتا۔ ایسا استعمال
اکثر اسوقت ہوتا ہے جب لَوْ۔ وَدَّ۔ یَوَدُّ کے بعد آتا
ہے جیسے وَدُّوْا لَوْ تُدْھِنُ۔ تمہارے دین میں
نرمی کو وہ دل سے چاہتے ہیں۔ یَوَدُّ اَحَدُھُمْ
لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَۃٍ۔ (ہزار برس زندہ رہنے
کو انمیں سے بعض لوگ دل سے چاہتے ہیں)
وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ
مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا۔ (ایمان کے بعد
تمہارے کافر بنادینے کے خواہشمند بکثرت
اہلِ کتاب ہیں۔

نضر بن حارث کی بہن قتیلہ نے اپنے بھائی
کے سلسلہ میں حضور ؐ سے کہا تھا مَا کَانَ
ضَرَّکَ لَوْ مَنَنْتَ وَرُبَّمَا۔ مَنَّ الْفَتٰی وَھُوَ الْمُغِیْظُ
الْمُحْنَقُ اگر احسان رکھکر آپ اسکو چھوڑ دیتے تو

آپ کا کچھ بگاڑ نہ ہوتا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ باوجود انتہائی غضب ناک اور ناراض ہونے کے آدمی احسان کر دیتا ہے۔

اعشیٰ کا قول ہے ؛

وَرُبَّمَا فَاتَ قَوْمًا جُلَّ اَمْرِهِمِ
مِنَ التَّاَنِّیْ وَکَانَ الْحَزْمُ لَوْعَجِلُوْا

تاخیر کی وجہ سے اکثر بڑا کام لوگوں کے ہاتھوں سے فوت ہو جاتا ہی ایسے وقت جبکہ عجلت دانشمندی ہو۔

امرء القیس بن حجر نے کہا تھا۔

تَجَاوَزْتُ اَحْرَاسًا عَلَیْهَا وَمَعْشَرًا
حِرَاصًا عَلَیَّ لَوْیُسِرُّوْنَ مَقْتَلِیْ

میں محبوبہ تک پہونچنے کے لئے چوکیداروں سے اور اس گروہ سے آگے بڑھ گیا جو چھپکر مجھے مار ڈالنے کا بڑا خواہشمند تھا۔

(نوٹ) اَنْ مصدری کے معنی میں لَوْ کا استعمال صرف فرار ابوعلی ابوالبقاٗ تبریزی اور ابنِ مالک کے نزدیک ہے دوسرے لوگ منکر ہیں۔

نمبر چہارم۔ لَوْ تمنائی لَیْتَ کا ہم معنی بھی آتا ہے۔ ابن الصائغ اور ابنِ ہاشم اس کے مثبت ہیں جیسے فَلَوْاَنَّ لَنَا کَرَّةً کاش ایک بار اور ہمکو دنیا میں جانا مل جاتا یَوَدُّوْا لَوْاَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ وہ چاہتے ہیں کہ کاش شہر سے باہر وہ دیہات میں بدؤں کے ساتھ جا بستے۔ بعض نے کہا یہ لَوْ شرطیہ ہی ہے جسکو تمنا کا معنی پلا دیا گیا ہے تھا زمخشری کے قول سے بھی اسی کی تائید مترشح ہوتی ہے کیونکہ زمخشری نے لکھا ہے لَوْ فی مَعْنَی التَّمَنِّیْ تمنا کے معنے میں لَوْ کا استعمال ہو جاتا ہے۔ ابنِ مالک نے کہا حقیقت میں یہ لَوْ مصدریہ ہے جس کے بعد فعل تمنا کی ضرورت نہیں رہتی یعنی شرطیہ تو نہیں ہے مصدریہ ہے جس سے تمنا کا مفہوم سمجھ میں آجاتا ہے اور فعل تمنا کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

نمبر پنجم۔ عرض کے لئے بھی لَوْ کا استعمال ہو جاتا ہی یعنی کسی کام کرنے پر شستگی اور سنجیدگی کے ساتھ ابھارنے کے لئے جیسے لَوْ تَنْزِلُ فَتُصِیْبُ خَیْرًا اگر آپ ہمارے پاس آتے تو بھلائی پاتے، قرآن مجید میں یہ استعمال نہیں ہے ابنِ ہاشم

نے مغنی اللبیب میں لکھا ہے۔

نمبر ششم ۔ ابن ہشام نے لکھا ہے کہ لَوْ کبھی تقلیل کے لئے بھی آتا ہے یا یوں کہو کہ آسان سے مشکل کی طرف ترقی کرنے یا بڑے کام سے چھوٹے کام کی طرف تنزل کے لئے جیسے شُهَدَاءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ مسلمانو! انصاف کے ساتھ اللہ کے واسطے شہادت دینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ (خواہ کسی کے خلاف پڑے) اگرچہ خود تمہارے ہی خلاف ہو۔

ایک حدیث میں آیا ہے تَصَدَّقُوْا وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْتَرِقٍ صدقہ دو اگرچہ جلی ہوئی کھری ہی ہو۔

ہم بالکل آغازِ بحث میں لکھ آئے ہیں کہ لَوْ شرطیہ ماضی پر داخل ہوتا ہے اور تعلیق فی الماضی کے لئے آتا ہے عموماً لَوْ کا استعمال ایسا ہی ہوتا ہے لیکن مستقبل پر بھی کبھی آجاتا ہے اور تعلیق مستقبل کے لئے مستعمل ہوتا ہے بدر الدین ابن مالک نے اور ابن الحاج نے نقد المقرب میں اس کا انکار کیا ہے۔ بہرحال آیا ہے خواہ اسکی کچھ ہی تاویل کی جائے۔ ابوصخر

ہذلی یا قیس بن ملوح مجنوں کے شعر ہیں۔

وَلَوْ تَلْتَقِيْ اَصْدَاءُنَا بَعْدَ مَوْتِنَا
وَمِنْ دُوْنِ رَمْسَيْنَا مِنَ الْاَرْضِ سَبْسَبُ

ہمارے مرنے کے بعد اگر ہماری لاشوں کے سروں سے نکلنے والے پرندوں کی ملاقات ہو جبکہ ہماری قبروں کے درمیان وسیع میدان بھی واقع ہو۔

لَظَلَّ صَدٰى صَوْتِيْ وَاِنْ كُنْتُ رِمَّةً
لِصَوْتِ صَدٰى لَيْلٰى يَهِشُّ وَيَطْرَبُ

تب بھی باوجودیکہ میں ریزہ ریزہ ہو چکا ہوں گا پھر بھی میرے سر سے نکلنے والا پرندہ لیلیٰ کے سر سے نکلنے والے پرندہ کی آواز سے پھڑک اٹھیگا اور بے تاب ہو جائیگا (یا خوش اور مسرور ہوگا)

ایک اور شاعر نے کہا ہے:

لَا يُلْفِكَ الرَّاجِيْكَ اِلَّا مُظْهِرًا
خُلُقَ الْكِرَامِ وَلَوْ تَكُوْنُ عَدِيْمَا

خواہ تمہارے پاس کچھ بھی نہو لیکن جو تم سے امید لگا کر تمہارے پاس آتا ہی وہ تم کو کریمانہ عادات کا مظہر ہی پاتا ہے۔

صورتِ مذکورہ میں اگرچہ لَوْ مستقبل پر آتا

ہے لیکن جزم کا عمل نہیں کرتا جیسا کہ اشعار مذکورہ
سے واضح ہے ہاں بطور شاذ جزم بھی آیا ہے -
ایک شعر ہے :-

تَامَتْ فُؤَادَکَ لَوْ یُحْزِنْکَ مَاصَنَعَتْ
اِحْدَی نِسَآءِ بَنِیْ ذُھْلِ بِنْ شَیْبَانَا

خاندان ذہل بن شیبان کی ایک عورت نے
تیرے دل کو تسخیر کرلیا اگر اوسکی یہ حرکت تجھے
رنجیدہ کرتی تو ایسا نہوتا -

لَوْ کے بعد کبھی اسم بھی آتا ہے جو فعل محذوف
کا معمول ہوتا ہے اور بعد کو ذکر ہونے والا
فعل محذوف کی تفسیر ہوتا ہے جیسے وَلَوْ
اَنْتُمْ تَمْلِکُوْنَ یعنی وَلَوْ تَمْلِکُوْنَ اَنْتُمْ تَمْلِکُوْنَ
(اگر تم مالک ہوجاؤ)

حضرت صلعم نے فرمایا تھا لَوْ غَیْرُکَ
قَالَھَا یعنی لَوْ قَالَھَا غَیْرُکَ قَالَھَا (تیرے علاوہ
کسی اور نے اگر یہ بات کہی ہوتی) -

ایک شاعر کا قول ہے :-

لَا یَأْمَنُ الدَّھْرَ ذُوْ بَغْیٍ وَلَوْ مَلِکًا
جُنُوْدُہٗ ضَاقَ عَنْھَا السَّھْلُ وَالْجَبَلُ

کوئی ظالم حوادثِ زمانہ سے بے خوف نہیں ہوتا
خواہ وہ بادشاہ ہی ہو جسکے لشکر کی کثرت سے
میدان اور پہاڑ بھی تنگ ہوں -

اَنَّ اپنے اسم کے ساتھ لَوْ کے بعد بکثرت
آتا ہے جیسے وَلَوْ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا - وَلَوْ اَنَّھُمْ
صَبَرُوْا - وَلَوْ اَنَّھُمْ فَعَلُوْا وَلَوْ اَنَّا کَتَبْنَا عَلَیْھِمْ
وَلَوْ اَنَّ لَیْلَی الْاَخْیَلِیَّۃَ سَلَّمَتْ عَلَیَّ -

کوفی علماء ادب اور زجاج اور مبرد اَنَّ
سے پہلے فعل ماضی محذوف مانتے ہیں اور
اَنَّ کو مع مابعد کے اوس کا فاعل قرار دیتے
ہیں اصل کلام یوں تھا وَلَوْ ثَبَتَ اَنَّھُمْ -
وَلَوْ ثَبَتَ اَنَّ لَیْلٰی الخ

زمخشری کہتا ہے کہ لَوْ کے بعد جو اَنَّ
آتا ہے اسکی خبر کا فعل ہونا واجب ہے جیسے
امثلۂ مذکورۂ بالا میں اٰمَنُوْا صَبَرُوْا فَعَلُوْا
کَتَبْنَا سَلَّمَتْ موجود ہیں - ابنِ حاجب
نے اسکی تردید میں یہ آیت پیش کی ہے وَلَوْ
اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ
دیکھو اسمیں اَقْلَامٌ اَنَّ کی خبر ہے اور فعل نہیں
ہے اس کے بعد ابنِ حاجب نے کہا ہاں اگر
خبر مشتق ہو تو فعل ہونا لازم ہے جیسے

وَمَا اَطْیَبَ الْعَیْشِ لَوْ اَنَّ الْفَتٰی حَجَرٌ
تَنْبُوْ الْحَوَادِثُ عَنْہُ وَھُوَ مَلْمُوْمٌ

اگر آدمی لڑکتا ہوا پتھر ہو جائے کہ اُس پر
حوادث اثر نہ کریں تو ایسی زندگی کیسے مزہ
کی ہو۔

ابنِ مالک نے کہا یہ بھی غلط ہے دیکھو
اس آیت میں خبر مشتق ہے اس کے باوجود
اسم ہے فعل نہیں یَوَدُّوا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ
فِی الْاَعْرَابِ۔

لَوْ کا جواب مضارع منفی بلَم بھی ہوتا
ہے اور ماضی مثبت بھی اور ماضی منفی بہ مَا
بھی۔

دوسری صورت میں جواب پر اکثر
لام آتا ہے لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا کبھی
نہیں آتا لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ اُجَاجًا تیسری
صورت میں اکثر لام نہیں آتا وَلَوْ شَاءَ
رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ کبھی آجاتا ہے۔

وَلَوْ نُعْطَى الْخِيَارَ لَمَا افْتَرَقْنَا
وَلٰكِنْ لَا خِيَارَ مَعَ اللَّيَالِي

ہم کو اختیار دیا جاتا تو ہم جدا نہ ہوتے مگر حوادث
زمانہ کی موجودگی میں کوئی اختیار نہیں۔

لَوْلَا ۔ امتناعیہ۔ لَوْ حرفِ شرط اور
لا نافیہ سے مرکب ہے لفظاً کوئی تغیر نہیں
پیدا کرتا۔ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اسمیہ
اور فعلیہ۔ پہلے جملہ کا ایک جزء ضرور محذوف
ہوتا ہے خواہ خبر ہو یا فعل۔ رمانی، ابن
الشجری شلوبین اور ابنِ مالک کا قول ہے کہ
لولا کے پہلے جملہ کی خبر اگر عام ہو جیسے کائن
ثابت وغیرہ تو واجب الحذف ہے۔ اگر عمومی
خبر نہ ہو بلکہ کسی مادہ کے ساتھ مقید ہو مثلاً آکل
شارب قائم قاعد ذاہب ماشی وغیرہ اور
بغیر ذکر کے معلوم نہ ہو سکے تو ذکر واجب ہے
جیسے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا تھا لَوْلَا قَوْمُكِ حَدِيْثٌ عَهْدٍ
بِالْاِسْلَامِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ۔ اگر تمہاری
قوم نئی نئی اسلام میں داخل شدہ نہ ہوتی تو میں
کعبہ کو ڈھا دیتا (اور دوبارہ ابراہیمی بنیادوں
پر تعمیر کرتا) اور ذکر کے بغیر اگر خبر معلوم ہو سکتی
ہو تو ذکر و حذف دونوں جائز ہیں۔ ابن الشجری
نے اسکی مثال دی ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ اگر عَلَيْكُمْ۔ فضلُ اللہ کے متعلق
ہو تو خبر محذوف ہوگی ورنہ نَازِلٌ کے متعلق ہو کر
فضل اللہ کی خبر ہو جائیگی۔

اگر لولا ضمیر پر داخل ہو تو ضمیر مرفوع ہونی

ضروری ہے جیسے لَوْلَا اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ مبرد کے نزدیک ضمیر کا مرفوع ہونا ضروری نہیں۔

۲ تخصیص اور عرض کے لئے بھی لولا آتا ہے یعنی فعل پر سختی کے ساتھ ابھارنا یا نرمی سے کسی کام کی طلب کرنا اول تخصیص ہے۔ دوسرا عرض۔ اسوقت لولا کے بعد مضارع آنا چاہیے خواہ لفظاً یا معنیً لولا تستغفرون اللہ کیوں نہیں اللہ سے معافی مانگتے لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ۔

۳۔ ڈانٹنے اور توبیخ کرنے کے لئے بھی لولا مستعمل ہے اسوقت ماضی پر داخل ہوگا لَوْلَا جَاءُوْا عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ کیوں نہ لائے اس پر چار گواہ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً۔ اللہ کو چھوڑ کر جنکو انہوں نے حصول قرب کے لئے معبود بنا رکھا تھا وہ انکی کیوں مدد نہ کی۔ وَلَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ جب تم نے یہ بات سنی تھی تو کیوں نہیں کہدیا فَلَوْلَا اِذْ جَاءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تھا تو کیوں زاری نہ کی فَلَوْلَا اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ فَلَوْلَا اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ تَرْجِعُوْنَهَا جب جان حلق تک پہونچ جاتی ہے تم اس وقت دیکھتے ہوتے ہو اور ہم بہ نسبت تمہارے میت سے زیادہ قریب ہوتے ہیں مگر تم کو نظر نہیں آتے پس اگر تم کو اعمال کا بدلہ ملنا نہیں ہے تو اس (جاتی ہوئی جان) کو لوٹا کیوں نہیں لیتے۔

(نوٹ) چونکہ لولا اور ترجعونھا میں فاصلہ طویل ہوگیا تھا اس لئے تاکید کے لئے لولا کو دوبارہ ذکر کردیا۔

۴ ہروی کا قول ہے کہ لولا استفہام کے لئے بھی آتا ہے جیسے لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ اور لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ جمہور اہل ادب کے نزدیک اول آیت میں عرض کے لئے ہے اور دوسری آیت میں توبیخ کے لئے۔

۵ ہروی نے یہ بھی کہا کہ لولا کبھی نافیہ ہوتا ہے جیسے فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَا اِيْمَانُهَا اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ

یونس کی قوم کے علاوہ کوئی دوسری آبادی ایسی نہیں ہوئی کہ (عذاب دیکھنے کے بعد) ایمان لے آئی ہو اور ایمان سے اوسکو فائدہ پہونچا ہو۔ اخفش کسائی فرار علی بن عیسیٰ نحاس اور کثیر مفسرین نے اس جگہ لولا کو توبیخ کے لئے قرار دیا ہے اور توبیخ کے لئے نفی بہرحال لازم ہی ہے اس لئے نفی کا مفہوم ذیلی اور ضمنی طور پر آگیا نفی کے لئے لولا کی کوئی مستقل قسم قرار دینا غلط ہے۔ زمخشری نے کشاف میں اس آیت کی تشریح کے ذیل میں لکھا ہے و الجملۃ فی معنی النفی جملہ نفی کے معنی میں ہے لولا للنفی نہیں کہا اس سے بھی معلوم ہوا کہ لولا نفی کے لئے نہیں آتا بلکہ نفی کے معنی کو متضمن ہو جاتا ہے۔

پ ۱/۸و۱۴ ، پ ۲/۱۷ ، پ ۵/۸و۱۴ ، پ ۶/۱۳ ، پ ۷/۷و۱۰و۱۱ ، پ ۸/۱۲ ، پ ۹/۱۴ ، پ ۱۰/۵ ، پ ۱۱/۷ ، پ ۱۲/۲و۸و۱۰و۱۳ ، پ ۱۳/۵و۷و۱۰ ، پ ۱۵/۸و۱۴ ، پ ۱۵/۱۷ ، پ ۱۶/۱۷ ، پ ۱۷/۱۳ ، پ ۱۸/۷و۸و۹و۱۶ ، پ ۱۹/۱و۲و۴و۱۹ ، پ ۲۰/۴و۸و۱۱ ، پ ۲۱/۱و۲ ، پ ۲۲/۱۰ ، پ ۲۳/۶و۹ ، پ ۲۴/۱۹و۲۰ ، پ ۲۵/۳و۴و۹و۱۱ ، پ ۲۶/۴و۷و۱۱ ، پ ۲۷/۱۵و۱۶ ، پ ۲۸/۲و۴و۱۴ ، پ ۲۹/۳و۴

لَوْمَا ۔ شرطیہ ہے حرف تحضیض ہے حرف توبیخ ہے وغیرہ جیسے لَوْمَا تَأْتِيْنَا بِالْمَلٰئِكَةِ کیوں نہیں لے آتا ہم پر ملائکہ کو۔

مالقی کا خیال ہے کہ لَوْمَا صرف تحضیض کے لئے آتا ہے لیکن مندرجۂ ذیل شعر میں لَوْمَا کو امتناعیہ استعمال کیا گیا ہے۔

لَوْمَا الْاِصَاخَةُ لِلْوُشَاةِ لَكَانَ لِيْ
مِنْ بَعْدِ سُخْطِكَ فِيْ رِضَاكَ رَجَاءٌ

اگر چغل خوروں کی شنوائی نہوتی تو آپ کی ناراضی کے بعد رضامند ہو جانے کی امید ہوتی۔

لُؤْلُؤٌ ۔ مفرد ۔ لآلی جمع موتی ۔ لَوْنُ لُؤْلُؤِیٌّ (موتیا رنگ) لَوْنٌ لُؤْلُؤَانٌ کا بھی یہی معنی ہے لِآلَةٌ (بروزن کتابۃ)، لَأَّلٌ (بروزن شدّاد) لَأْآءٌ ۔ لَأْلَاءٌ سب کا معنی گوہر فروش۔ لَأْلَاءٌ کامل خوشی کو بھی کہتے ہیں۔ رباعی سے لَأْلَأَ ماضی کا صیغہ آتا ہے جو لازم بھی ہے اور متعدی بھی لَأْلَأَتِ النَّارُ آگ روشن ہو گئی لَأْلَأَ الدَّمْعَ آنسو بہلائے۔ لَأْلَأَتْ بِعَيْنَيْهَا خوب آنکھ کھولکر دیکھا۔ یہ تمام صیغے لفظ لُؤْلُؤ سے ہی بنائے گئے ہیں۔ پ ۱۷/۱۰ ، ۲۲/۱۶ ، ۲۹/۱۹ ۔

اللُّؤْلُؤُ ۔ مفرد معرفہ مرفوع اللآلی جمع موتی پ ۲۷/۱۱ ۔

اَللُّؤْلُؤُ ۔ مفرد معرفہ مجرور ۔ اللآلی جمع موتی

۲۷/۱۴ ۔

لُوْنُهَا ۔ اسم ۔ مفرد ۔ اَلْوَانٌ جمع رنگ صورت ہیئت ۔ جنس نوع ۔ تَلَوَّنَ رنگ برنگ ہونا رنگ بدل لینا ۔ ایک حالت پر قائم نہ رہنا ۔ تَلْوِیْنٌ رنگ برنگ کر دینا رنگ بدل دینا ۔ زَیْدٌ اَتٰی بِالْاَلْوَانِ مِنَ الْاَحَادِیْثِ ۔ زید نے رنگ برنگ اور قسم قسم کی باتیں کیں تَنَاوَلَ اَلْوَانًا مِنَ الطَّعَامِ رنگا رنگ اور قسم قسم کے کھانے کھائے (راغب و قاموس) مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا اور اِخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ سے مراد ہے رنگ صورت اور ہیئت کا اختلاف (راغب)، (دیکھو اَلوان) اس جگہ صرف رنگ مراد ہے ۱/۱۰

لَوَّوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف ۔ تَلْوِیَۃٌ مصدر باب تفعیل لَیٌّ مادہ ۔ وہ نیوڑاتے ہیں ۔ گھماتے ہیں لہراتے ہیں اکڑاتے ہیں یہ تمام علامات غرور کی ہیں ۔ مجرد کا معنی بھی موڑنا توڑ مروڑ کرنا ۔ لہرانا ۔ دوہرا کرنا ہے ۔ باب تفعیل میں لاکر اس فعل میں مبالغہ اور زیادتی کا اظہار کر دیا گیا (قاموس)

مجرد میں باب ضرب سے اس مادہ کے افعال لازم بھی آئے ہیں اور متعدی بھی صلات کے اختلاف سے مفہوم میں بہت اختلاف ہوجاتا ہے مثلاً لَوَی الْغُلَامُ (لڑکا بیس سال کا ہوگیا) لَوَی الْحَبْلَ رسی کو دوہرا کیا اور بٹا لَوٰی رَأْسَہٗ اور لَوٰی بِرَأْسِہٖ (سر کو موڑ لیا منہ پھیر لیا اعراض کیا) لَوٰی عَنِ الْاَمْرِ (اس کام میں سستی کی لَوٰی اَمْرَہٗ عَنِّیْ لَیًّا اور لِیَّانًا اوسکے معاملہ کو میری طرف سے لوٹا دیا لَوٰی فُلَانًا عَلٰی فُلَانٍ فلاں کو فلاں پر ترجیح دی ایک کی تعظیم کی دوسرے کی نہ کی لَوَاہٗ بِدَیْنِہٖ لَیًّا ۔ قرض ادا کرنے میں دیر کی ٹال مٹول کی لَوٰی بِحَقِّہٖ اس کے حق کا انکار کر دیا ۔ یہ تمام افعال باب ضرب سے آتے ہیں لَوِیَ الْکَلَأُ (سمع) گھاس چارہ سوکھ گیا لَوِیَ الْقِدْحُ تیر ٹیڑھا ہوگیا اَلْوٰی الرَّجُلُ بِثَوْبِہٖ (باب افعال) اس آدمی نے کپڑے سے اشارہ کیا اَلْوٰی بِحَقِّہٖ اس کا حق مار لیا ۔ اَلْوٰی بِہٖ اوسکو لے گیا اَلْوٰی بِمَا فِی الْاِنَاءِ برتن میں جو کچھ تھا خود لے لیا دوسروں کے حصہ پر بھی قبضہ کر لیا اَلْوٰی بِہِمُ الدَّهْرُ

ان کو زمانہ نے ہلاک کر دیا اَلْوٰی بِکَلاَمِہٖ
زبان پھیر گیا۔ لَوَّیْتُ اَعْنَاقَ الرِّجَالِ فِی
الْخُصُوْمَۃِ جھگڑے کے وقت میں نے
لوگوں کی گردنیں مروڑ دیں۔ لَوَّوْا رُءُوْسَھُمْ
اونہوں نے سر نہوڑائے گردنیں اکڑائیں،
غرور کیا۔ پ ۲۸/۱۳ ۔

لَھَبٌ ۔ مصدر۔ آگ بھڑکنا۔ دھویں اور
غبار کو بھی لَھَبٌ کہتے ہیں (راغب) عبدالعزیٰ
بن عبدالمطلب بہت حسین آدمی تھا آگ کے
شعلے کی طرح اوس کا چہرہ چمکتا تھا اس لئے
اوسکی کنیت ابولھب ہو گئی تھی (منتہی الارب)
امام راغب نے لکھا ہے کہ بعض مفسرین
کا قول ہے اسجگہ ابولھب کہنے سے کنیت
مقصود نہیں ہے بلکہ اسکا دوزخی ہونا ظاہر
کرتا ہے جسطرح جنگجو آدمی کو جو ہمیشہ لڑائیوں
میں رہتا ہو اخوالحرب یا ابوالحرب کہتے ہیں،
اسی طرح خداتعالیٰ نے عبدالعزیٰ کو ابولھب فرماکر
اوسکے دوزخی ہونے کو ظاہر کیا۔ محلی نے اس
کا بہترین فیصلہ کیا ہے۔ لکھا ہے کہ شروع میں
چہرہ کی چمک دمک کی وجہ سے اوسکی کنیت
ابولھب تھی۔ اور آخر میں دوزخی ہونیکی وجہ
سے یہی کنیت ہو گئی۔ لَھِبَتِ النَّارُ (فتح) آگ
بھڑک گئی اور بغیر دھویں کے صاف شعلے اٹھنے
لگے لَھَبٌ لَھِیْبٌ لُھَابٌ اور لَھَبَانٌ مصدر
لَھِبَ ۔ پیاسا ہو گیا (سمع)، لَھَبٌ مصدر
(قاموس)، اِلْھَابٌ آگ روشن کرنا اور گھوڑے
کا خوب دوڑنا اور پیہم بجلی چمکنا (افعال)، باب
تفعل وافتعال میں آگ روشن ہونیکا معنی
ہو گا اور بابِ تفعیل میں خوب آگ بھڑکانیکا۔
پ ۳۰/۳ دو جگہ

اَللَّھَبُ ۔ دیکھو لَھَبٌ ۔ پ ۲۹/۲۱

لَھْوٌ ۔ اسم مصدر۔ سنجیدگی چھوڑ کر مزاح کی
طرف میلان اور جھکاؤ لہو کہلاتا ہے اور کسی
ایسے غیر مفید کام میں مشغول ہونا جس کے
شغل میں مفید کام ترک ہو جائے لعب
ہے (ابوالسعود) راغب نے موخرالذکر کو لہو
کہا ہے۔ لہو اصل میں جماع کو کہتے تھے امرؤالقیس
بن حجر کندی کا شعر ہے۔

اَلَا زَعَمَتْ بَسْبَاسَۃُ الْیَوْمَ اَنَّنِیْ
کَبِرْتُ وَاَنْ لَّا یُحْسِنُ اللَّھْوَ اَمْثَالِیْ

سنو آجکل بسباسہ خیال کرتی ہے کہ میں عمر رسیدہ
ہو گیا اور میرے جیسے آدمی جماع اچھی طرح نہیں

کر سکتے۔ اس کے بعد خود حورت کو لہو کہنے لگے بلکہ ہر غیر دانشمندانہ تفریح کا نام لہو ہو گیا کھیل تماشا۔ (معجم القرآن، پ ۷/۱ پ ۲۱/۳ پ ۲۶/۸ پ ۲۷/۱۹
(مزید تشریح دیکھو اَلْہٰی۔ لاہِیَۃً)

لَھْوًا - دیکھو لہوٌ۔ پ ۷/۱۴ پ ۸/۱۳ پ ۲۸/۱۲ کھیل تماشہ پ ۱۷/۲ زن و فرزند۔

لَھْوَ الْحَدِیْث - لَہْوَ مضاف الحدیث مضاف الیہ۔ اضافت بتقدیر مِن۔ اصل میں لَہْوًا مِن الحَدِیْثِ تھا فضول بے ہودہ بے سروپا قصوں کا کھیل تماشہ۔ مفسر بیضاوی اور زمخشری نے لکھا ہے کہ لہوٌ خاص اور حدیث عام ہے کیونکہ قصے مفید بھی ہوتے ہیں اور بیہودہ بھی یا یوں کہو کہ لہو عام ہے کھیل تماشہ بغیر قصوں کے بھی ہوتا ہے اور افسانوی بھی بہرحال اضافت بتقدیر مِنْ ہے (تفسیر بیضاوی وکشاف ہ مشہور یہ ہے کہ اگر لہو کو خاص کہا جائے تو اضافت بتقدیر لام ہوگی۔

کلبی اور مقاتل کا قول ہے کہ نضر بن حارث کلدہ قریشی عراق کی راجدھانی حیرہ سے کچھ عجمی داستانیں قصے خرید کر مکہ میں لاتا اور قریش کو جمع کر کے سناتا تھا اور کہتا تھا محمدؐ تم کو عاد و ثمود کی پارینہ داستانیں سناتے ہیں اور میں رستم و اسفندیار کے قصے۔ اس واقعہ کے سلسلہ میں آیت کا نزول ہوا (سراج منیر) اس روایت سے معلوم ہوا کہ لہو الحدیث سے مراد ہیں بیہودہ فضول جھوٹے قصے۔ لیکن بعض معتبر روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ نضر بن حارث کچھ ناچنے والی باندیوں کا ناچ کراتا اور رقص و سرور کی محفلیں منعقد کرتا تھا تاکہ لوگ قرآن سننے کی طرف مائل نہوں ابوالصہباءؓ نے بیان کیا ہیں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ حضرت نے تین بار فرمایا وَاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ھُوَ الْغِنَاءُ۔ اللہ وحدہ لاشریک کی قسم یہ گانا ہے (رواہ الخطیب فی السراج المنیر) حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابنِ مسعودؓ قسم کھا کر فرماتے تھے لہو الحدیث گانا ہے (مدارک) حسن بصریؒ بھی اسی کے قائل تھے کہ لہو الحدیث سے گانا مراد ہے۔ خطیب نے حسن بصری کا قول نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یشتری کا معنی اس جگہ خریدنا نہیں بلکہ قرآن کو چھوڑ کر گانے بجانے کے سامان اور آلات کو بجائے قرآن کے اختیار

کرنا مراد ہے (سراج منیر) صاحب رد المختار
نے بھی لکھا ہے کہ گانا مراد ہے۔ ہو سکتا ہے
کہ کلبی اور مقاتل کی روایت بھی صحیح ہو اور لھو
الحدیث کا لفظ جھوٹے بیہودہ قصوں کو
بھی شامل ہو اس سے حضرت ابنِ عباس حضرت
ابنِ مسعود اور بعض دوسرے جلیل القدر صحابہؓ
و تابعین کے اقوال کی تردید نہیں ہوتی نضر بن
حارث یہ بھی کرتا ہو اور وہ بھی۔ ب ۲۱/۱

لَيًّا ۔ مصدر۔ موڑنا۔ ٹروڑنا۔ پھیرنا۔ گھمانا
لَوٰى يَلْوِى (باب ضَرَبَ) لَوٰى لِسَانَهٗ
اور لَوٰى بِلِسَانِهٖ زبان پھیرلی زبان گھمادی
یعنی جھوٹ کہا خود اپنی طرف سے بات گھڑ
دی (راغب) مطلب یہ کہ زبانیں موڑ کر الفاظ
بگاڑ کر ادا کرتے ہیں۔ اگر لَوٰى کے اول مفعول
پر عَلٰى ہو تو متوجہ ہونے اور منہ پھیر کر دیکھنے
کا معنی ہوتا ہے۔ لَا يَلْوِى عَلٰى اَحَدٍ وہ ایسا
منہ پھیر کر شکست کھا کر بھاگا کہ کسی طرف منہ
پھیر کر نہ دیکھا چونکہ لَیٌّ کا اصل معنی موڑنا اور لپیٹنا
ہے اس لئے پھریرے اور پرچم کو بھی لِوَاءٌ کہتے
ہیں جو ہوا سے مڑتا اور پھر جاتا ہے لِوَاءٌ کی جمع
اَلْوِيَةٌ ہے۔ ب ۵/۴ ۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھو

(لَوَّوْا)

لَيْلٌ ۔ رات اسم جنس۔ لَيْلَةٌ مفرد جیسے
تَمْرٌ اور تَمْرَةٌ لَيَالِىْ اور لَيَايِلُ جمع اَلْيَاءُ
جمع غیر قیاسی (قاموس) بعض لوگوں کا قول ہے
کہ لَيْلَةٌ کی اصل لَيْلَاةٌ تھی اس لئے کہ لَيْلَةٌ
کی تصغیر لُيَيْلَةٌ آتی ہے۔ (راغب)
اگر رات کی تاریکی کی شدت دکھانی ہوتی ہے
تو لفظ لیل سے صیغۂ صفت بنا کر لَيْلٌ لَائِلٌ
اور لَيْلٌ اَلْيَلُ اور لَيْلَةٌ لَيْلَاءُ کہا جاتا ہے۔
بہت تاریک رات۔ کبھی لمبی رات کو بھی لَيْلَةٌ
لَيْلَاءُ کہتے ہیں۔ ب ۲۰/۱ ۔

لَيْلًا ۔ رات۔ حسب تفصیل مندرجہ ب ۱۵/۱ ب ۲۵/۱۴ ب ۲۹/۲۰،۹ ۔

اَللَّيْلُ ۔ اسم جنس معرفہ مرفوع رات ب ۷/۵ ب ۲۳/۱۲ ۔

اَللَّيْلَ ۔ اسم جنس معرفہ منصوب۔ رات کو
ب ۳/۱۱ ب ۷/۱۸ ب ۸/۱۴ ب ۱۱/۱۲ ب ۱۳/۱،۷،۷ ب ۱۴/۸ ب ۱۷/۱۵،۹،۳،۲
ب ۱۸/۱۲ ب ۱۹/۸،۹،۳ ب ۲۰/۱۰،۹،۳ ب ۲۱/۱۲ ب ۲۲/۱۴ ب ۲۳/۱۵ ب ۲۴/۱۲
ب ۲۷/۱۷ ب ۲۹/۱۴،۱۳ ب ۳۰/۱ ۔

اَللَّيْلِ ۔ اسم جنس معرفہ مجرور۔ رات۔ ب ۲/۹،۵
ب ۳/۱۱،۶ ب ۴/۱۱،۲ ب ۷/۱۳،۹،۲ ب ۱۱/۶ ب ۱۲/۱۰،۹،۷ ب ۱۳/۸ ب ۱۴/۵

ب ۱۵/۹ و ۲ ب ۱۶/۱۷ ب ۱۷/۱۵ ب ۱۸/۵ ب ۲۱/۱۲ و ۶ ب ۲۲/۱۴ و ۱۰ ب ۲۳/۱۵ و ۴

ب ۲۴/۱۹ ب ۲۵/۱۷ ب ۲۶/۱۸ و ۱۷ ب ۲۷/۱۷ ب ۱۹/۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۲۰

ب ۳۰/۶ و ۹ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸

لَیْلَۃُ الصِّیَامِ - لَیْلَۃَ اسم جنس مضاف الصیام مضاف الیہ روزوں کی رات یعنی رمضان کے روزوں کی رات جس کی صبح کو روزہ ہو۔

لَیْلَۃِ الْقَدْرِ / **لَیْلَۃُ الْقَدْرِ** } لَیْلَۃُ مضاف اَلْقَدْرِ مضاف الیہ۔ عظمت و شرف والی رات (اظاہری) ازلی تحریر کے موافق آئندہ ایک سال میں ہونیوالے امور کے تقدیری نفاذ کی رات۔ حسین بن فضل سے پوچھا گیا جب تخلیق عالم سے پہلے اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر فرمادیا ہے تو پھر لیلۃ القدر کا کیا معنی اب کس چیز کی تقدیر کی جاتی ہے فرمایا قضاء مقدر کا نفاذ کیا جاتا ہے مقدرات کو اونکے اوقات مقررہ میں ظاہر کیا جانے کا حکم دیا جاتا ہے۔

بعض کا خیال ہے رسول اللہ صلعم کے زمانہ تک شب قدر رہی بعد کو معدوم کردیگئی۔ عام صحابہ تابعین اور علماء کے اقوال سے اسکی تردید ہوتی ہے حضرت ابوہریرہ نے واضح طور پر عبداللہ بن حسین کے سوال کے جواب میں فرمادیا تھا ایسا کہنے والا جھوٹا ہے ہر رمضان میں شب قدر ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ شب قدر سال میں کسی تاریخ کو ہوتی ہے حضرت عبداللہ بن عمر کو اس قول کی اطلاع ملی تو فرمایا اللہ ابوعبدالرحمن پر رحم فرمائے انکو معلوم تھا کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہے لیکن دانستہ اونہوں نے ظاہر نہیں کیا تاکہ لوگ رمضان ہی پر قناعت نہ کر بیٹھیں۔

جمہور علماء اسلام کا اجماعی قول ہے کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہی لیکن کس عشرہ میں اور کس تاریخ کو اس کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ حضور اقدس صلعم اخیر عشرہ میں عبادت میں اتنی کوشش کرتے تھے جتنی دوسرے ایام میں نہیں کرتے (عائشہؓ) فرماتے تھے شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ (عائشہؓ)

رمضان کا آخری عشرہ آتا تھا تو حضورؐ تہبند کو مضبوط کس لیتے تھے۔ رات بھر خود بھی عبادت کرتے تھے اور گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے تھے (عائشہ)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے آخری عشرہ کی وتر (طاق) راتوں میں شبقدر کو تلاش کرو۔ (عائشہ رض)

میں نے خود سُنا حضور علیہ التحیۃ والسلام فرما رہے تھے۔ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ جبکہ نَو راتیں یا سات راتیں یا پانچ راتیں یا تین راتیں باقی رہجائیں (یعنی ۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ تاریخ کی رات میں تلاش کرو) (ابوبکر رض)

بہت صحابیوں نے خواب میں دیکھا کہ شبِ قدر آخری سات راتوں میں ہے، حضور والا صلعم نے فرمایا تم سب کا خواب آخری ہفتہ کے متعلق متفق ہے اس لئے جو شخص شبِ قدر کا جویاں ہو وہ آخری ہفتہ میں تلاش کرے (عبداللہ بن عمر رض)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال تھا کہ شبِ قدر اکیسویں رات ہے۔ ۲۲ دن گذرنے کے بعد حضور صلعم نے فرمایا تھا بائیس گذر گئے سات باقی ہیں آج کی رات شبِ قدر کو تلاش کرو۔ (ابوہریرہ رض)

حضرت علی رض حضرت ابی بن کعب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کا خیال تھا کہ شبِ قدر ۲۷ تاریخ کو ہوتی ہے۔ ان تمام روایات میں مطابقت کے لئے کہا جاسکتا ہے کہ شبِ قدر آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کسی رات کو ہوتی ہے کسی ایک معین تاریخ پر حضور کے زمانہ میں ہر سال نہیں ہوئی کسی سال ۲۱ کو کسی سال ۲۳ کو کسی سال ۲۵ کو کسی سال ۲۷ کو ہوئی اسی لئے راویوں میں اختلاف ہے جس سال جس نے جو تاریخ دیکھ لی یا سن لی ویسا ہی نقل کر دیا لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ دوسرے سالوں میں بھی وہی تاریخ مقرر رہی یا ہمیشہ کے لئے مقرر ہوگئی۔

(معالم۔ صحیح مسلم۔ صحیح بخاری۔ مشکوۃ المصابیح۔ ابوداؤد) ۳۰ / ۲۲ -

لَیْلَۃً - نکرہ ممیز منصوب (چالیس) رات ایک ماہ ذیقعدہ کا اور دس دن ذی الحجہ کے۔ (معالم و سیوطی) ب ۹ -

لَیْلَۃٍ - نکرہ مجرور۔ مراد شبِ قدر جسمیں قرآن مجید لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر اتارا گیا اور پھر ۲۳ سال تک تھوڑا تھوڑا حضور صلعم پر نازل ہوتا رہا۔ بعض کے نزدیک شعبان کی پندرہویں

رات مراد ہے اول زیادہ صحیح ہے۔ معالم۔
ب ۲۵/۱۴۔

لَیۡلُهَا ۔ لَیۡل مضاف ہا مضاف الیہ اسکی رات کو۔ ب ۳۰/۱۴۔

لَیَالِیَ ۔ جمع منصوب لَیۡلُ اور لَیۡلَۃٌ مفرد راتیں ب ۲۲/۸۔

لَیَالٍ ۔ جمع حالتِ جر۔ اصل میں لیالی تھا۔ راتیں ب ۲۹/۵ راتیں مع دنوں کے ب ۱۶/۱۴ دس تاریخیں ماہ ذی الحجہ کی (احمد ونسائی عن جابر مرفوعاً) مجاہد قتادہ اور ضحاک کا بھی یہی خیال ہے۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ ضحاک کے نزدیک محرم کی دس تاریخیں مراد ہیں۔ (معالم) ب ۳۰/۱۴۔

لَیۡتَ ۔ حرف مشبہ بفعل اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے تمنا کے لئے مستعمل ہو کاش۔ فرا نے کہا کبھی اسم اور خبر دونوں کو نصب دیتا ہے۔ عجاج کا شعر ہے۔

یَا لَیۡتَ اَیَّامَ الصِّبَا رَوَاجِعًا

ابن معتز عباسی کا شعر ہے۔

مَرَّتۡ بِنَا سَحَرًا طَیۡرَۃٌ فَقُلۡتُ لَهَا
طُوبَاكِ یَا لَیۡتَنِیۡ اِیَّاكِ طُوبَاكِ

سحر کے وقت ایک پرندہ ہماری طرف سے گذرا میں نے اس سے کہا تو خوب ہی تو خوب ہی کاش میں تیری طرح ہو جاتا۔ لَیۡتَ اکثر ناممکن امر پر داخل ہوتا ہو جیسے یَا لَیۡتَهَا کَانَتِ الۡقَاضِیَۃَ کاش پہلی موت ہی آخری فیصلہ کر دیتی یعنی دوبارہ زندگی نہ ہوتی۔ یَا لَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ تُرَابًا کاش میں مٹی ہو جاتا۔

فَیَا لَیۡتَ الشَّبَابَ یَعُوۡدُ یَوۡمًا
فَاُخۡبِرُہٗ بِمَا فَعَلَ الۡمَشِیۡبُ

کاش جوانی کسی دن لوٹ آتی تو بڑھاپے نے جو سلوک کیا ہے میں اس کو بتاتا۔ ب ۲/۱۱ ب ۲۳/۱ ب ۲۵/۸

لَیۡتَنَا ۔ لَیۡتَ حرف مشبہ بفعل نا اسم کاش ہم۔ ب ۷/۹ ب ۲۲/۵۔

لَیۡتَنِیۡ لیت حرف مشبہ بفعل نی اسم کاش میں۔ ب ۵/۷ ب ۱۵/۱۷ ب ۱۶/۵ ب ۱۹/۱ ب ۳۰/۱۴و۲۔

لَیۡتَهَا ۔ لَیۡتَ حرف مشبہ بفعل ہا اسم کاش وہ ب ۲۹/۸۔

لَیۡسَ ۔ فعل ناقص ماضی واحد مذکر غائب اسم کو رفع خبر کو نصب دیتا ہے۔ نہیں ہے (تفصیل کے لئے دیکھو لَسۡتُ) ب ۲/۱۲و۹و۸و۶ ب ۳/۱۶و۱۵و۱۲و۱۱و۷و۵ ب ۴/۱۰و۸و۴ ب ۵/۱۵و۲ ب ۶/۴

پ۷ (۲و۶و۹و۱۲و۱۴) پ۸ (۲و۵و۱۶) پ۱۰ (۳و۱۳) پ۱۲ (۱و۲و۵و۷) پ۱۴ (۲و۹) پ۱۵ (۴و۷) پ۱۷ (۸و۱۶) پ۱۸ (۸و۱۰و۱۴) پ۲۰ (۱۳) پ۲۱ (۳و۱۱و۱۷) پ۲۳ (۴) پ۲۴ (۳و۱۰) پ۲۵ (۳و۱۱) پ۲۶ (۴و۱۰) پ۲۷ (۷و۱۴) پ۲۸ (۲) پ۲۹ (۵و۷و۱۸) پ۳۰ (۱۳و۲۰)۔

لَبِسَتْ ۔ واحد مونث غائب ماضی۔ اصل میں تا ساکن تھی بعد والے حرف کے ساتھ ملانے کی وجہ سے کسرہ دیدیا گیا۔ نہیں ہے۔ پ۱ (۱۴) پ۴ (۱۴) (ماضی بمعنی حال)

لَيْسُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی۔ وہ نہیں ہیں (ماضی بمعنی حال) پ۴ (۲) پ۶ (۱۶)۔

لِئَلَّا ۔ اصل میں لِ اَنْ لَا تھا لام تعلیلیہ اَنْ مصدریہ ناصبہ لا نافیہ۔ تاکہ نہ ہو۔ پ۲ (۲) پ۶ (۶) پ۲۷ (۲۰)۔

لَيِّنًا ۔ لَيِّنٌ لَيْنٌ صیغہ صفت مفرد لَيِّنُوْنَ اور اَلْيِنَاءُ جمع۔ نرم (دیکھو لِنْتَ) پ۱۶ (۱۱)

لِيْنَةٍ ۔ اسم جنس کھجور کا تروتازہ شاداب درخت کسی قسم کا اور کسی جنس کا ہو (راغب) پ۲۸ (۴)۔

بَابُ الْمِيْم

مَا ۔ مَا اسمی بھی ہوتا ہے اور حرفی بھی ہر ایک کی تین قسمیں ہیں۔

۱ مَا اسمی معرفہ (الف) ناقصہ یعنی موصولہ (وہ جو) مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ وہ جو تمہارے پاس ہے ختم (اور فنا) ہو جائیگا اور وہ جو اللہ کے پاس ہے ہمیشہ رہیگا۔

(ب) معرفہ تامہ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ اگر تم صدقات ظاہری طور پر دوگے تو چیز یہ بھی اچھی ہے۔ مَا کی یہ قسم صرف ابن خروف

نے بیان کی ہے اور صراحت کی ہے کہ سیبویہ
کا بھی یہی قول ہے۔

۲، اسمی نکرہ مجردہ یعنی حرفی معنی سے
بالکل خالی۔

(الف) ناقصہ یعنی موصوفہ، اس مَا کا
معنی شئی ہوتا ہے۔ ایک شاعر کا قول ہے۔

لِمَا نَافِعٍ یَسْعَی اللَّبِیْبُ فَلَا تَکُنْ
لِشَیْءٍ بَعِیْدٍ نَفْعُہُ الدَّھْرَ سَاعِیًا

سودمند چیز کے لئے عقلمند کوشش کرتا ہے،
اس لئے تم کبھی اس چیز کے لئے کوشاں
نہ ہو جس کا فائدہ بعید ہو۔ ھٰذَا مَا لَدَیَّ
عَتِیْدٌ میں بھی مَا موصوفہ ہے اور عَتِیْدٌ
صفت (زمخشری و سیبویہ)

(ب) نکرہ تامہ اسکی تین شاخیں یا
صنفیں ہیں اول فعل تعجب مَا اَحْسَنَ زَیْدًا
(اسمیں مَا کا نکرہ تامہ ہونا تمام علماء بصرہ
کے نزدیک مسلّم ہے لیکن اخفش کا قول
ہے اس مَا کو ہم نکرہ تامہ بھی کہہ سکتے ہیں
اور نکرہ موصوفہ بھی اور معرفہ موصولہ بھی)

دوئم۔ نِعِمَّا اور بِئْسَ کے بعد
جو مَا آتا ہے وہ بھی جماعت متاخرین اور
زمخشری کے نزدیک نکرہ تامہ ہی ہے۔
لیکن سیبویہ کے ظاہر کلام سے معلوم ہوتا
ہے کہ معرفہ تامہ ہے۔ نِعِمَّا ھِیَ اور بِئْسَمَا
یَأْمُرُکُمْ بِہٖ اِیْمَانُکُمْ۔

سوئم۔ وہ مَا جو مبالغہ کے لئے آتا
ہے اور مَا سے پہلے عامل مذکور ہوتا اور مَا
کے بعد اس عامل کا معمول ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ
مِمَّا اَنْ یَکْتُبُ۔ مِنْ حرف جر عامل ہے اور
اَنْ یَکْتُبُ بتاویل مصدر مجرور ہے اور مَا
صرف مبالغہ کے لئے عامل اور معمول کے
درمیان ذکر کیا گیا ہے یعنی زید کی تخلیق ہی
کتابت سے ہوتی ہے زید کتابت کا بنا ہوا
ہے۔ سیبویہ ابنِ خروف۔ ابنِ مالک اور
شیرافی نے اس مَا کو معرفہ تامہ کہا ہے
مَا کی یہ صنف قرآن مجید میں مذکور نہیں ہے۔

۳، مَا اسمی نکرہ غیر مجردہ یعنی حرفی معنی
کو متضمن۔

(الف) استفہامیہ (کیا ہے) مَا ھِیَ
وہ کیا ہے؟ مَا لَوْنُھَا اس کا رنگ کیا ہے
مَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یہ تیرے سیدھے ہاتھ
میں کیا ہے۔ مَا جِئْتُمْ بِہٖ۔ السِّحْرُ

(قرأت ابوعمرو) تم کیا چیز لائے کیا وہ جادو ہے۔

مَا استفہامیہ اگر مجرور ہو تو الف کو حذف کرنا واجب ہے تاکہ استفہام اور خبر میں فرق ہو جائے اور میم کا فتحہ باقی رہتا ہے۔ فَبِمَ لِمَ حَتَّمَ اِلَیمَ عَلَیہَ۔

فَتِلْکَ وُلَاۃُ السُّوْءِ قَدْ طَالَ مَکْثُھُمْ
فَحَتَّمَ مَامَ فَحَتَّامَ العَنَاءُ الْمُطَوَّلُ

ان بُرے حاکموں کا بقا رطول پکڑ گیا۔ اس طویل دکھ کا خاتمہ کس حد پر ہوگا۔

کبھی فتحہ کو حذف کرکے میم کو ساکن کر دیتے ہیں مگر ایسا صرف شعر میں بطور شذوذ ہوتا ہے۔

فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰھَا اس کے تذکرہ کی طرف سے کس فکر میں پڑے ہوئے ہو فَنَاظِرَۃٌ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ۔ میں دیکھتی ہوں قاصد کیا جواب لے کر لوٹتے ہیں۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ایسی بات کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے۔ ان سب مثالوں میں ما استفہامیہ ہے۔

لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ تو بڑا عذاب تمکو پہونچ جاتا اس فدیہ کے عوض جو تمنے لیا تھا۔ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ جو کتاب تم پر اتاری گئی وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ۔ اسکو سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔

تینوں مثالوں میں خبری ہونے کی وجہ سے مَا کا الف حذف نہیں کیا گیا باوجودیکہ مَا مجرور ہے۔ باوجود مجرور ہونے کے مَا استفہامیہ کا الف باقی رہنا حذف نہونا شاذ ہے صرف شعر میں آیا ہے اور شاذ قرأت متواترہ میں نہیں آسکتا اس لئے قرآن مجید میں مَا استفہامیہ مجرور کا الف کسی جگہ باقی نہیں۔

ہاں بعض مفسرین نے بِمَا غَفَرَلِی رَبِّی میں مَا کو استفہامیہ کہا ہے اور زمخشری نے اگرچہ تعیین کے ساتھ اس کو استفہامیہ نہیں کہا مگر استفہام کے جواز کا قول کیا ہے لیکن کسائی نے ان سب کی تردید کرتے ہوئے کہا اس آیت میں مَا استفہامیہ کیسے ہوسکتا

ہے الف باقی ہے باوجودیکہ مَا مجرور ہے شذوذ کا اعتبار نہیں۔ شاذ قرآت متواترہ میں نہیں آسکتا اسی طرح امام فخرالدین رازی نے کبیر میں فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ میں مَا کو استفہام تعجبی کے لئے قرار دیا ہے۔ مگر یہ بھی غلط جب مَا استفہامیہ مجرور ہے تو الف کیوں حذف نہیں کیا گیا۔

(ب) مَا شرطیہ غیر زمانیہ (جو بھی) جیسے مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ جو نیکی بھی تم کرتے ہو اللہ اوسکو جانتا ہے۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ جو آیت بھی ہم منسوخ کرتے ہیں۔

(ج) مَا شرطیہ زمانیہ بمعنی مادام (جب تک بھی) جیسے فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ جب تک وہ تمہارے ساتھ سیدھی چال چلیں تم بھی اونکے ساتھ سیدھی چال چلو، یا جب تک وہ تمہارے لئے معاہدہ پر قائم رہیں تم بھی ان کے معاہدہ پر قائم رہو۔

ایک مختلف فیہ آیت

ابو علی فارسی۔ ابو البقاء۔ ابو شامہ ابن بری اور ابن مالک کا قول ہے کہ آیت وَمَا بِكُم

مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ میں مَا شرطیہ غیر زمانیہ ہے جو نعمت بھی تمہارے پاس ہے وہ خداداد ہے لیکن موصولہ بھی ہو سکتا ہے اور زمانیہ بھی۔

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ میں مَا غیر زمانیہ ہے لیکن زمانیہ بھی ہو سکتا ہے۔ جن عورتوں سے تم تمتع حاصل کر چکو تو اونکے مہر اونکو دیدو۔ جب بھی عورتوں سے تم نے تمتع حاصل کر لیا ہو تو اون کے مہر دیدو۔

قسم دوئم مَا حرفی کی بھی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ مَا نافیہ۔ اگر جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے تو نجدی تہامی اور حجازی استعمال میں لَيْسَ کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ مَا هٰذَا بَشَرًا یہ انسان نہیں ہے۔ مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ وہ اونکی مائیں نہیں ہیں یہ مَا نکرہ پر بہت کم آتا ہے قرآن مجید میں صرف معرفہ پر آیا ہے۔

اگر فعلیہ جملہ پر داخل ہوتا ہے تو لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا

اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰہِ تم مال نہیں دیتے ہو مگر محض اللہ کی رضاجوئی کے لئے۔

جمہور کے نزدیک اس وقت مضارع کا صیغہ صرف حال کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ لیکن ابنِ مالک کہتا ہے کہ کبھی استقبالی معنی کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے قُلْ مَا یَکُوْنُ لِیْ اَنْ اُبَدِّلَہٗ کہدو میرے لئے اسکو بدلدینا جائز نہیں۔

تنبیہ:۔ آیت مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ اور مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْکُمْ میں بعض لوگوں نے مَا کو نافیہ کہا ہے۔ مگر یہ غلط فہمی ہے ان دونوں آیات میں مَا شرطیہ غیر زمانیہ ہے جو مال بھی راہِ خدا میں دوگے تو اپنے فائدے کے لئے دوگے۔ جو مال راہِ خدا میں دوگے اس کا اجر تم کو پورا پورا دیا جائیگا۔

۲۔ مصدریہ (الف) غیر زمانیہ جیسے عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ تمہارا مشقت میں پڑنا اس پر شاق ہے وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ تمہارا مشقت میں پڑنا وہ دل سے پسند کرتے ہیں ضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ باوجود فراخ ہونے کے زمین اُن پر تنگ ہوگئی فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَاءَ یَوْمِکُمْ اس دن کی پیشی کو دنیا میں بھولے رہنے کی وجہ سے اب (دوزخ کے عذاب کا) مزہ چکھو لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ روزِ حساب کو بھول رہنے کے سبب سے انکو سخت عذاب ہوگا۔ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا۔ ہماری خاطر ہماری بکریوں کو آپ کے پانی پلانے کا عوض وہ دینا چاہتے ہیں۔ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ جھوٹ بولتے رہنے کے سبب اٰمِنُوْا کَمَا اٰمَنَ النَّاسُ دوسرے لوگوں کے ایمان لانے کی طرح تم بھی ایمان لاؤ۔

یادداشت

دو متماثل فعلوں کے درمیان جو مَا آتا ہے اس میں مَا مصدریہ ہی ہوتا ہے جیسا آیت اٰمِنُوْا کَمَا الخ میں ہے۔

(ب) مصدریہ زمانیہ جیسے مَا دُمْتُ حَیًّا یعنی میں اپنی زندگی کی مدت تک فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ جب تک استطاعت ہو اللہ سے ڈرتے رہو اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ جب تک مجھ میں طاقت ہو

ہیں تو اصلاح ہی چاہونگا کُلَّمَا اَضَاءَ لَھُمْ مَشَوْا فِیْہِ ہر بار بجلی چمکنے کے وقت وہ اوسکی روشنی میں چلتے ہیں یا جب بھی اونکے سامنے بجلی چمکتی ہے وہ اس میں چل لیتے ہیں۔

ابنِ خروف قائل ہے کہ ما مصدریہ بالاتفاق حرف ہے لیکن اتفاق کا دعوی کرنا غلط ہی اخفش اور ابو بکر اسکو اسمیہ کہتے ہیں۔

۳۔ مَا زائدہ (الف) کافّہ

یعنی سابق عامل کو عمل سے روکدینے والا۔

عمل رفع سے روکنے والا مَا صرف تین افعال کے بعد آتا ہے قَلَّ مَا طَالَ مَا کَثُرَ مَا۔ عمل نصب و رفع سے روکنے والا مَا حروف مشبہ بفعل کے بعد آتا ہے اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ بیشک اللہ ہی اکیلا معبود ہے۔ کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ گویا موت کی طرف اونکو ہنکایا جارہا ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ بلاشبہ اللہ کے بندوں میں سے علماء اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اہلِ نحو کے نزدیک اس آیت میں بھی مَا کافہ زائد ہے۔

اہلِ اصول و بیان کی ایک جماعت قائل ہے کہ اِنَّ کے ساتھ مَا نافیہ ہوتا ہے اِنَّمَا مفید حصر ہوتا ہے مَا و اِلَّا کا قائم مقام ہوتا ہے کیونکہ اِنَّ اثبات کے لئے اور مَا نفی کے لئے آتا ہے منفی مثبت جمع نہیں ہوسکتے اسلئے نفی کا رجوع محذوف کی طرف ہوتا ہے اور اثبات کا رجوع مذکور کی طرف (سوائے اسکے کوئی چیز نہیں کہ) مگر اس جماعت کی یہ تشریح غلط ہے کیونکہ اِنَّ اثبات کے لئے بلکہ صرف تاکید کے لئے آتا ہے تاکید مثبت کی ہو یا منفی کی۔ اسی طرح مَا بھی نافیہ نہیں ہی کافہ زائدہ ہے جس طرح لَیْتَمَا لَعَلَّمَا لٰکِنَّمَا میں مَا ہے ویسا ہی اِنَّمَا میں ہی یعنی کافہ زائدہ۔

کہا جاتا ہے کہ کتاب الشیرازیات میں ابو علی فارسی نے صراحت کی ہے کہ یہ مَا نافیہ ہے۔ ہم کو کتاب الشیرازیات کہیں دستیاب نہیں ہوئی البتہ صاحبِ مغنی اللبیب نے مَا کے بیان میں صراحت کی ہے کہ ابو علی کی طرف اس قول کا انتساب غلط ہی کتاب الشیرازیات میں ابو علی نے یہ نہیں کہا کہ اِنَّمَا میں مَا نافیہ ہے۔

ضروری تنبیہ

آیاتِ ذیل میں مَا اسمیہ موصولہ ہے حرفیہ نہیں ہے۔

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ بیشک وہ چیز جس کو تم مانگتے ہو ضرور آنیوالی ہے۔

اِنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ الْبَاطِلُ بلاشبہ اللہ کو چھوڑ کر وہ جس چیز کو پکارتے ہیں وہ اکارت ہے۔

اِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ یقیناً تمہارے لئے بہتر ہے۔

اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّ مَا نُمِدُّھُمْ بِہٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِیْنَ نُسَارِعُ لَھُمْ فِی الْخَیْرٰتِ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو ان کے مال و اولاد کو بڑھا رہے ہیں تو اونکے لئے بھلائیاں دینے میں جلدی کر رہے ہیں۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ جان رکھو کہ جو مال غنیمت تم پاؤ اوس کا پانچواں حصہ اللہ ہی کا ہے۔

آیت اِنَّ مَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ میں اگر حضرت ابنِ مسعودؓ اور ربیع بن خثیم کی قرأت کے موافق اَلْمَیْتَۃَ کو منصوب پڑھا جائے تو مَا کافہ حرفیہ ہوگا اور اَلْمَیْتَۃَ حَرَّمَ کا مفعول ہوگا اور اگر ابو جعفر عطاردی کی روایت کے بموجب اَلْمَیْتَۃُ رفع کے ساتھ پڑھا جائے تو مَا موصولہ اسمیہ ہوگا اور اَلْمَیْتَۃُ کو خبر کہا جائیگا۔

عمل جر سے روکنے والا یعنی کسی حرف جر یا اسم مضاف کے عمل کو باطل کر دینے والا اوّل جیسے رُبَّمَا یہ اکثر ماضی پر آتا ہے لیکن آیت رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا میں مضارع پر آیا ہے تو کیا یہ استعمال غلط ہے رمانی نے کہا اللہ کو مستقبل کا علم بھی ماضی کی طرح ہے اس لئے اوسکے کلام میں وَدَّ کی جگہ یَوَدُّ بھی صحیح ہے یا جیسے کاف کے بعد اِجْعَلْ لَّنَا اِلٰھًا کَمَا لَھُمْ اٰلِھَۃٌ بعض کا قول ہے یہ مَا مصدریہ ہے زائدہ کافہ نہیں کیونکہ کاف جار کے عمل کو مَا نہیں روکتا۔ یا جیسے باء کے بعد تقلیل کے لئے

فَلَئِنْ صِرْتَ لَا تُحِیْرُ جَوَابًا
لَبِمَا قَدْ تُرٰی وَاَنْتَ خَطِیْبٌ

اب اگر تو لوٹا کر جواب نہیں دے سکتا ہے تو کیا عجب ہے کیونکہ بلاشبہ تیرا خطیب دکھائی دینا بہت کم ہے۔

اسی طرح مِنۡ کے بعد بھی ما کافہ آتا ہے۔ یہ قول صرف ابن الشجری کا ہے۔ قرآن مجید میں یہ قسم معدوم ہے۔

دوئم کسی ظرف مضاف کے بعد جیسے بَعۡدَ مَا بَیۡنَمَا حَیۡثُمَا اِذۡمَا۔

(ب) ما زائدہ غیر کافہ جیسے وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطَانِ نَزۡغٌ اَیَّمَا تَدۡعُوۡا اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا اَیۡنَ مَا تُوَلُّوۡا فَبِمَا رَحۡمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ عَمَّا قَلِیۡلٍ مِمَّا خَطِیۡئٰتِھِمۡ اَیَّمَا الۡاَجَلَیۡنِ حَتّٰی اِذَا مَا جَآءُوۡھَا شَھِدَ عَلَیۡھِمۡ سَمۡعُھُمۡ مَثَلًا مَّا بَعُوۡضَۃً (اس میں علماء بصرہ کے نزدیک مَا تاکید کے لئے زائد ہے)

چند مختلف فیہ آیات کی تنقیح

مَا اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ میں اول مَا نافیہ بھی ہوسکتا ہے اور استفہامیہ بھی۔ دوسرا ماموصول اسمیہ ہے۔

مَا یُغۡنِیۡ عَنۡہُ مَالُہٗۤ اِذَا تَرَدّٰی مَآ اَغۡنٰی عَنِّیۡ مَالِیَہۡ میں نافیہ بھی ہوسکتا ہے اور استفہامیہ بھی۔ فَمَآ اَغۡنٰی عَنۡھُمۡ سَمۡعُھُمۡ وَلَاۤ اَبۡصَارُھُمۡ میں مَا نافیہ ہے۔

مَاۤ اُنۡزِلَ عَلَی الۡمَلَکَیۡنِ میں مَا موصولہ ہے اور ایک ضعیف قول میں نافیہ بھی ہوسکتا ہے۔

لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُھُمۡ میں مَا کا نافیہ ہونا ارجح ہے اور ہوسکتا ہے کہ موصولہ ہو۔

فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ میں مَا مصدریہ ہے۔

مَکَّنّٰھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مَا لَمۡ نُمَکِّنۡ لَّکُمۡ میں مَا موصوفہ ہے لیکن مصدریہ بھی ہوسکتا ہے۔

مَاذَا ۔ کیا چیز ہے۔ کیا ہے یہ۔ مَاذَا کی لفظی ساخت میں اختلاف ہے کوئی اسکو مرکب کہتا ہے کوئی بسیط۔ بسیط کہنے والوں میں سے بعض قائل ہیں کہ مَاذَا پورا اسم جنس ہے یا موصول ہے اَلَّذِیۡ کا ہم معنی۔ یا پورا حرف استفہام ہے جیسے مَاذَا یُنۡفِقُوۡنَ قُلِ الۡعَفۡوُ۔ (قرأت غیر ابوعمرو)

مرکب کہنے والے کہتے ہیں کہ مَاذَا یا مرکب ہے مَا استفہام اور ذا موصولہ سے جیسے آیتِ مذکورہ بر قرأت العفوُ (قرأت ابوعمرو) یا مَا استفہامیہ اور ذا اسم اشارہ ہے۔ یا مَا زائد اور ذا اسم اشارہ ہے یا مَا استفہامیہ

ہے اور ذا زائد۔ (قال- ابن مالک)

مَاءً ۔ نکرہ منصوب، پانی، اسم جنس مذکر اَمْوَاہٌ اور مِیَاہٌ جمع مُوَیہٌ اور مُوَیْهَةٌ تصغیر۔ مَاءٌ اصل میں مَاہٌ تھا بعض عرب سے مَا بغیر ہمزہ کے بھی سُنا گیا ہے نسبت کے وقت مَائِیٌّ اور مَاوِیٌّ کہا جاتا ہے۔ رَجُلٌ مَاہُ الْفُؤَادِ بزدل پست حوصلہ آدمی۔ مَاهَةٌ چیچک۔ مُوهَةٌ اور مواهةٌ پانی اور چہرہ کی رونق چمک۔ رَکِیَّةٌ مَاهَةٌ اور مَیِّهَةٌ وہ کنواں جسمیں پانی بہت ہو اَمْيَهُ اور اَمْوَهُ اسم تفضیل۔

مَاهَتِ الرَّكِيَّةُ مَوْهًا وَ مَيْهًا وَ مَاهَةً وَ مَيْهَةً وَ مُؤُوهًا (سمع نصر ضرب) کنویں سے پانی نکل آیا۔ کنویں میں پانی بہت ہوگیا۔ مَاهَتِ السَّفِينَةُ کشتی میں پانی آگیا مُهْتُهُ (ضرب نصر) میں نے اسکو پانی پلایا مَاہٌ مَوْهًا (نصر) ملا دیا۔ اَمَاهْتُهَا اور اِمْوَاهٌ (افعال) کنواں کھودنے والے کا پانی تک پہونچ جانا اور پیاسے جانور یا آدمی کو پانی پلانا تَمْوِيَةٌ (باب تفعیل) سونے چاندی کا پانی چڑھانا ملمع کرنا۔ جھوٹی خبر دینا معاملہ کو مشتبہ کر دینا قرآن مجید میں مَاء کا لفظ صرف پانی کے لئے مستعمل ہوا ہے کسی دوسرے معنی میں مستعمل نہیں ہوا نہ اسکا کوئی مشتق استعمال کیا گیا۔

پ ۱/۳ پ ۵/۴ پ ۶/۶ پ ۷/۱۸ پ ۹/۱۶ پ ۱۳/۱۷ پ ۱۴/۲و۸و۹و۱۴
پ ۱۶/۱۱ پ ۱۷/۱۵ پ ۱۸/۱۰و۱۱ پ ۱۹/۳ پ ۲۰/۱ پ ۲۱/۲و۶و۹و۱۰ پ ۲۲/۱۶
پ ۲۳/۱۶ پ ۲۵/۷ پ ۲۶/۱۵ پ ۲۹/۲۱ پ ۳۰/۱ ۔

مَاءٍ ۔ نکرہ مجرور۔ پانی اسم جنس پ ۲/۴ پ ۱۱/۸ پ ۱۳/۷و۱۵ پ ۱۵/۱۶و۱۸ پ ۱۸/۱۲ پ ۲۱/۱۴ پ ۲۶/۶ پ ۲۷/۸و۹و۱۴ پ ۲۹/۲۱ پ ۳۰/۱۱ ۔

اَلْمَاءِ ۔ معرفہ مجرور۔ پانی پ ۸/۱۳ پ ۱۲/۱و۴ پ ۱۳/۸ پ ۱۷/۲ ۔

اَلْمَاءَ ۔ معرفہ منصوب پانی پ ۸/۱۵ پ ۱۲/۴ پ ۱۷/۸ پ ۲۱/۱۶ پ ۲۴/۱۹ پ ۲۷/۹و۱۵ پ ۳۰/۵

مَاءَ ۔ منصوب مضاف پانی پ ۲۰/۶ پ ۳۰/۴

اَلْمَاءُ ۔ معرفہ مرفوع پانی پ ۱/۹ پ ۱۲/۴ پ ۱۵/۱۷ پ ۲۷/۸

مَاءُ ۔ پانی مرفوع مضاف پ ۲۹/۲ ۔

اَلْمَآب (حالتِ جر) آبٌ مصدر بھی ہے اور اسم زمان و مکان بھی یعنی لوٹنا، لوٹنے کا وقت۔ لوٹنے کی جگہ، اَوْبٌ اور اِیَابٌ بھی مصدر ہیں، آبَ یَؤُوْبُ (نصر) ماضی و مضارع

آتے ہیں امام راغب کے قول کے موافق اَدْبٌ کسی صاحبِ ارادہ حیوان کے لوٹنے کو کہتے ہیں اور رُجُوْعٌ میں ارادہ کو خصوصی دخل نہیں ہے۔ (دیکھو اَدّاب اور اَوّابِیْن) تاویب دن میں چلنے کو کہتے ہیں۔ پ۳ لوٹنے کی جگہ یعنی جنت (خازن وجلالین)

مَاٰبِ (حالت رفع) اصل میں مَاٰبِیْ تھا میرا لوٹنا مآب مضاف، یائے متکلم مضاف الیہ یار کو حذف کر دیا گیا۔ پ ۱۳/۱۱۔

مَاٰبٍ (حالتِ جر) لوٹنے کی جگہ پ ۱۳/۱۱ ۲۳/۱۱ مراد جنت یا آخرت میں مقامِ رجوع۔ پ ۲۳/۱۳ جہنم۔ بری جائے رجوع۔ (مدارک)

مَاٰبًا (حالتِ نصب) لوٹنے کی جگہ پ ۳۰/۲

مَاتَ - واحد مذکر غائب ماضی معروف مَوْتٌ مصدر (نصر۔ ضرب۔ سمع) مرگیا موت کا معنی آرام کرنا۔ سونا اور پرانا ہونا بھی ہے۔ مَوْتٌ مائِتٌ سخت موت۔ مَیْتَۃٌ مردار مِیْتَۃٌ مرنے کا طریقہ خاص کیفیت، مَاتَ مِیْتَۃً حَسَنَۃً۔ وہ اچھی موت مرا۔ مُوْتَۃٌ بے ہوشی، دیوانگی، مرگی مَوَاتٌ بے جان چیز غیر مزروعہ بنجر زمین۔ مُوَاتٌ موت۔ مَیِّتٌ اور مَیْتٌ مردہ یا مَیِّتٌ مردہ اور مُیِّتٌ وہ شخص جو مرنے کے قریب ہو مرا نہو۔ اِنَّکَ مَیِّتٌ بلاشبہ تو مرنیوالا ہے۔ اَمْوَاتٌ مَوْتٰی مَیِّتُوْنَ جمع۔ مَیِّتَۃٌ مَیْتَۃٌ مَیْتٌ مونث۔ مَائِتٌ مرنیوالا آدمی جو مرنے کے قریب ہو مرا نہو۔ مَوْتَانُ الْفُؤَادِ مردہ دل۔ مَوْتَانٌ بے جان محاورہ ہے۔ اِشْتَرِ الْمَوْتَانَ وَلَا تَشْتَرِ الْحَیْوَانَ بیجان (یعنی زمین دکان مکان باغ) کو خریدو جاندار (یعنی باندی غلام چوپائے) مت خریدو۔ مَوَتَانٌ اوس زمین کو بھی کہتے ہیں جس کا کوئی مالک نہو اور بنجر پڑی ہو۔ ایک حدیث میں آتا ہے مَوَتَانُ الْاَرْضِ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ فَمَنْ اَحْیَا مِنْھَا شَیْئًا فَھُوَلَہٗ غیر مملوک بنجر زمین اللہ اور اوسکے رسول کی ہے جو شخص اس میں سے کسی حصہ کو زندہ کریگا یعنی مزروعہ بنائیگا تو اوس کا مالک وہی ہوگا (نہایہ) مُمِیْتٌ مارنے والا موت مسلط کرنے والا اور وہ مرد یا عورت جسکے بچے مرگئے ہوں۔ اِمَاتَۃٌ (افعال) موت مسلط کرنا اور بچوں کا مرجانا۔ اور گوشت

کو خوب گلانا۔

مَا اَمْوَتَہٗ (فعل تعجب) وہ بڑا امردہ دل ہے۔ (تاج و قاموس)

موت کے معنی کی تشریح

امام راغبؒ نے موت کے معنی کی کسی قدر بسط کے ساتھ تشریح کی ہے ہم اسکو کسی قدر بیشی اور تغیر کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

موت نباتی، موت حیوانی، موت انسانی، موت ارضی، موت حسی، موت علمی، موت قلبی بغرض موت کا استعمال عرفِ عربیت اور قرآنِ مجید میں مختلف چیزوں کے ساتھ ہوا ہے۔

اگر زمین میں روئیدگی نہو سرسبزی اور شادابی مفقود ہو تو یہ زمین کی موت ہے اور اس کے خلاف اوسکی حیات۔ یُحْیِی الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا۔ اَحْیَیْنَا بِہٖ بَلْدَۃً مَیْتًا۔

مَوتِ نباتی۔ کسی سبزہ کا خشک ہو جانا قوتِ نمو کا زائل ہو جانا۔

مَوتِ حیوانی۔ قوتِ نمو کے ساتھ حس و شعور بھی مفقود ہو جانا یا صرف حس و شعور کا باطل ہو جانا اور قوت نامیہ کا باقی رہنا جیسے خواب کی حالت میں ہوتا ہے اسی لئے نیند کو موت خفیف کہا گیا ہے ھُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِاللَّیْلِ یعنی اللہ وہی تو ہے جو رات کو سوتے میں تمہارے حس و شعور کو لے لیتا ہے اللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا اللہ ہی مرنے کے وقت جانیں قبض کر لیتا ہے (یعنی قوتِ نمو اور حس و شعور سب کچھ لے لیتا ہے) اور جو لوگ مرتے نہیں انکو خواب میں وفات دیتا ہے (یعنی صرف حس و شعور لے لیتا ہے)۔

موتِ انسانی۔ قوتِ نامیہ کے زوال اور قوتِ حیوانیہ کے فقدان سے بھی آگے کی چیز ہے یعنی علم و ادراک کا باطل ہو جانا یا نورِ رشد کا بجھ جانا۔ یَا لَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ ھٰذَا۔ ءَاِذَا مَامِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَیًّا۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ۔ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ان سب آیات میں موتِ حیوانی مراد ہے موتِ انسانی حقیقت میں سچے علم و ادراک کے فقدان رشد و ہدایت کے زوال اور عرفان و روحانیت کے بطلان کا نام ہے۔ حیوانی زندگی ہو یا موت انسانیت کی موت و حیات کا اس پر مدار نہیں۔ کافر باوجودیکہ طاقتور چلتا پھرتا دنیوی

معاملات کا ماہر اور حیات حیوانی سے تعلق رکھنے والی ہر چیز سے واقف ہوتا ہے لیکن عرفِ قرآنی میں وہ مردہ ہے اس کی قوتِ معرفت مردہ ہے اس کا دل مردہ ہے اسکی روحانیت مردہ ہے اس کا وجدان مردہ ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی میں مردہ روح کافر ہی کی مراد ہے۔ اس کے خلاف شہداء کو زندہ کہا گیا ہے۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ۔ سلسلۂ حیوانیت منقطع ہونے کے بعد بھی شہداء کی انسانیت زندہ ہے۔ روحانیت زندہ ہے علم و عرفان زندہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کائنات کے ذرہ ذرہ میں حیات اور موت ہے جو ذرہ فریضۂ فطرت کو ادا نہ کر سکا مر گیا۔ نوعی اور شخصی فرض کو ادا کرتا رہا زندہ رہا۔ ایک وقت ہر ایک پر آتا ہے کہ اپنے فرض کی ادائیگی سے قاصر ہو جائے گا کُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ لازوال ذات باری ہے اِلَّا وَجْهَهٗ۔ پ ٢٠/٩ ١٠/١١۔

مَاتُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ وہ مر گئے پ ٢/٣ پ ٣/١٤ پ ٦/٨ پ ١٠/١٤ پ ١١/٥ پ ١٤/١٥ پ ٢٦/٨۔

مَاْتِيًّا ۔ اسم مفعول ہے لیکن اسم فاعل کے معنی ہیں۔ اصل میں مَاْتُوْیٌ بروزن مَفْعُوْلٌ تھا واؤ کو یاء سے بدلکر ادغام کرنے کے بعد بکسرۂ تاء مَاْتِيٌّ بنا لیا گیا۔ آنیوالا ضرور آکر رہیگا۔ (جلالین۔ خازن۔ بیضاوی) امام راغبؒ نے کہا کہ اس جگہ مَاْتِيٌّ کو آتِيٌّ یعنی اسم مفعول کو اسم فاعل کے معنی میں لینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اَتَيْتُ الْاَمْرَ میں اس پر پہنچا اور اَتَانِيَ الْاَمْرُ وہ امر مجھے پہونچا دونوں طرح بولا جاتا ہے اور دونوں کا حاصل ایک ہی اِتْيَانٌ آسانی کے ساتھ آنا بغیر رکاوٹ کے آنا اَتِيٌّ سیلاب۔ اِتْيَان کا استعمال خیر میں بھی ہوتا ہے اور شر میں بھی۔ جواہر میں بھی اور اعراض میں بھی خود آنا ہو یا حکم دینا یا نظم و تدبیر کرنا سب طرح یہ لفظ اور اس سے بنائے ہوئے صیغے مستعمل ہیں۔ اَتَاكُمْ عَذَابُ اللهِ۔ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ۔ اَتٰی اَمْرُ اللهِ۔ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ۔ لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰی۔ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ۔ وغیرہ پ ١٦

مِاْئَةٌ ۔ سو۔ دور متوسط تک عربی میں اعداد کے چار درجے مقرر تھے آحاد (اکائیاں)

عشرات (دہائیاں)، مِأةٌ (سو)، الفٌ (ہزار)،
جدید عربی میں ایک معرّب لفظ پانچویں
نمبر پر بلیون (دس لاکھ) استعمال ہونے
لگا جسکی جمع ملایین اور ملائین ہے۔

لفظ مِأةٌ کی اصل مِئیٌ بروزن مِعیٌ
تھی یاء کو تاء سے بدلدیا گیا لفظ مِئیٌ کو
مِأةٌ کی جمع بھی کہا گیا ہے (قاموس) گویا
مِأةٌ کی اصل جو مِئیٌ تھی اسکا اطلاق جمع
پر ہوتا ہے اور لفظ مِأةٌ کا اطلاق واحد پر
مِأةٌ کی جمع مِئاتٌ مِئِیْنٌ مِئُوْنَ اور
مِئُوْنَ آتی ہے۔ بعض اہلِ لغت نے
مِئِیْنٌ بتنوین نون بھی جمع لکھی ہے (لسان)
مِئِیْنٌ کا وزن اخفش کے نزدیک فِعلِیْنٌ
ہے جیسے غِسْلِیْنٌ (مگر وزن فِعْلِیْنٌ شاذ
ہے) دوسرے لوگوں نے اس کا وزن فعیل
بتایا ہے اس تقدیر پر اسکی اصل مِئِیٌّ مانی جائیگی
جیسے عصیٌّ آخری یاء کو نون سے بدلدیا گیا۔
مِئِیُّوْنَ سو آدمیوں کا گروہ۔ اِمْآءٌ (لازم
اور متعدی) سو کی تعداد پوری ہو جانا اور سو
کی تعداد پوری کر دینا۔ اَمْأَتْ غَنَمُ فُلَانٍ
فلاں شخص کی بکریاں سو ہوگئیں اور اَمْأَيْتُهَا
لکَ میں نے تیرے لئے اونکی تعداد پوری سو
کردی مُمَاءَاةٌ سو کی بازی لگانا شَادَطْتُہٗ
مُمَاءَاةً میں نے سو کی بازی کی شرط باندھی۔
(تاج ولسان)، پ ۳/۲ پ ۱۸/۲۔

مِأَةُ ۔ مرفوع مضاف (سو) پ ۳/۴۔

مِأَةِ ۔ مجرور مضاف (سو) پ ۲۳/۹

مِأَةٌ ۔ مرفوع نکرہ ۔ (سو) پ ۱۰/۵

مِأَتَیْنِ ۔ تثنیہ منصوب مِأَةٌ واحد ۔ دو سو
پر ۔ پ ۱۰/۵ ۔

مَادُمْتَ ۔ واحد مذکر حاضر ماضی فعلِ
ناقص ۔ جب تک تو ہے پ ۳/۱۶

مَادُمْتُ ۔ واحد متکلم ماضی فعلِ ناقص،
جب تک میں رہا ۔ پ ۷ ۔ جب تک میں
رہوں پ ۱۶/۵ ۔

مَادُمْتُمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی فعلِ ناقص
جب تک تم رہو ۔ پ ۷ ۔

مَآرِبُ ۔ جمع ۔ مَأْرَبَةٌ واحد حاجتیں،
ضرورتیں ۔ اَرَبٌ سخت حاجت کہ بغیر تدبیر
کے پوری نہو سکے ۔ اَرَبٌ اُرْبَةٌ اِرْبَةٌ
مَأْرَبَةٌ چاروں مصدر بھی ہیں ۔ سخت
حاجت مند ہونا (سَمِعَ) کبھی اَرَبٌ سے

تنہا حاجت کا مفہوم مراد لیا جاتا ہے۔ جیسے
هُوَ ذُو اَرَبٍ وہ حاجت مند ہے کبھی تدبیر کا
مفہوم مراد ہوتا ہے هُوَ اَرِيْبٌ دانشمند اور
مدبر ہے۔ لَا اَرَبَ لِي فِي كَذَا مجھے اسکی سخت
ضرورت نہیں۔ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ
بالغ لڑکے جنکو نکاح کی حاجت ہو جائے۔
(دیکھو الاِرْبَۃ) اٰرَابٌ اِرْبٌ کی جمع وہ
بند اور اعضا جنکی کام کے لئے سخت حاجت
ہو جاتی ہے۔ انسانی اعضا میں سے بعض تو
صرف زینت اور سجاوٹ کے لئے ہیں۔
ابرو داڑھی مونچھ بعض ضرورت کے لئے۔
ہاتھ پاؤں وغیرہ جو اعضا ضرورت کے
لئے ہیں اُن میں بعض ایسے ہیں جن کی سخت
ضرورت نہیں۔ اگر وہ نہوں تو نمایاں نقصان
بدن محسوس نہو جیسے پانچویں انگلی۔ بعض ایسے
ہیں جنکی کمی سے نظامِ عمل میں خللِ عظیم واقع
ہو جاتا ہے جیسے آنکھ۔ ناک۔ کان۔ زبان
ہاتھ پاؤں وغیرہ مؤخر الذکر اعضا کو ہی
آداب کہتے ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے
جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اسکے ساتھ سات
آداب سجدہ کرتے ہیں چہرہ دونوں ہتھیلیاں

دونوں زانو دونوں قدم (مجمع البحار) ۱۶/۱۰
مَارِجٌ - آگ کی لپیٹ۔ بھڑکتا ہوا شعلہ
جس میں دھواں نہو (قاموس) مَرْجٌ
چراگاہ اور چراگاہ میں جانوروں کو چھوڑ دینا
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ اللہ نے دو سمندر چھوڑے
ہیں (نصر) مَرَجٌ چراگاہ میں چھوڑے
ہوئے اونٹ۔ تباہی۔ بے چینی۔ تباہ ہونا
ڈانوا ڈول ہونا۔ ہاتھ میں انگوٹھی کا فٹ
نہونا۔ ہلنا جلنا۔ مَرِجَ الدِّيْنُ وَالْاَمْرُ
(سمع۔ لازم) دین بگڑ گیا کام خراب ہو گیا۔
خُوْطٌ مَرِيْجٌ - آپس میں گھتی ہوئی لپٹی ہوئی
ٹہنیاں۔ اَمْرٌ مَرِيْجٌ مشتبہ اور گڑبڑ کام،
امام راغب نے مَارِجٌ کا ترجمہ لَهِيْبٌ
مُخْتَلِطٌ کیا ہے۔ ۲۷/۱۱ -

(نوٹ ۱/۱) شاید لہیب مختلط کہنے سے
امام راغب کا یہ مطلب ہے کہ تخلیق جن دو قسم
کے مخلوط قوام سے ہوئی ہے ایک صاف
بغیر دھوئیں کا شعلہ جسکو قرار نہیں ہوتا ہمیشہ
مضطرب رہتا ہے۔ دوسرے آگ جو اجزاء متنوعہ
سے بنی ہے۔ اگر امام کا مطلب اس لفظ سے
یہی ہے تو حقیقت میں اس کی بنا اوس

عقیدہ پر ہوگی جسکو عرب کے بعض کاہنوں نے
دوسرے عناصر پرست مذاہب سے لاکر
عرب میں پھیلایا تھا اس جگہ قرآن نے انکے
عقیدہ کو بیان کردیا۔ لیکن یہ مطلب سیاق
کے خلاف ہے صاف مطلب یہ ہے کہ مِنْ
نَارٍ من مَارِجٍ سے بدل ہے یا بیان ہے یعنی
اللہ نے جن کو مارج سے یعنی نار سے بنایا۔
میرے نزدیک اغلب ہے کہ بسبب مختلط کہنے
سے امام نے مجاہد کے قول کی طرف اشارہ کیا
ہے جسکو محی السنۃ بغوی نے معالم میں نقل
کیا ہے کہ مارج وہ خالص بے دخان شعلے ہیں
جو سرخ اور زرد اور سبز ہوتے ہیں۔ آگ سے
اٹھکر مخلوط شکل میں ابھرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

مَارِدٍ ۔ اسم فاعل مفرد مذکر۔ مَرَدَۃٌ جمع
سرکش آدمی یا شیطان جو ہر خیر سے خالی ہو
جیسے غُصْنٌ اَمْرَدُ پتوں سے خالی ٹہنی،
یا رَجُلٌ اَمْرَدُ وہ آدمی جس کی داڑھی مونچھ
نہ ہو بالوں سے خالی یا رَمْلَۃٌ مَرْدَاءُ وہ
ریگستان جو سبزہ سے خالی ہو۔ (راغب)

مَرَدَ۔ مُرُوْدًا و مَرَادَۃً (نصر و کرم)
سرکش ہوگیا۔ مَرَدَ عَلَی الشَّیْءِ اس چیز کا عادی
ہوگیا (قاموس)، لیکن امام راغب نے مَرَدُوْا
عَلَی النِّفَاقِ میں عَلٰی کو مَرَدُوا کا صلہ نہیں قرار
دیا بلکہ اسطرح تشریح کی اِرْتَکَسُوْا عَنِ الْخَیْرِ
وَھُمْ عَلَی النِّفَاقِ ۔گویا ایک تو مَرَدُوْا کا صلہ عَنِ
الْخَیْرِ محذوف قرار دیا کیونکہ بغیر صلہ کے سرکشی
کرنے اور باز رہنے کا معنی نہیں پیدا ہوتا ہی
دوسرے عَلَی النِّفَاقِ کو مبتدا محذوف کی خبر قرار
دیا اور پھر جملہ کو بتقدیر واؤ حالیہ قرار دیا امام کو خواہ
مخواہ ان محذوفات کی طرف رجوع کرنا پڑا حالانکہ
مطلب بغیر حذف کے بھی بالکل صاف تھا مَرَدَ
کے بعد عَلٰی لانے سے عادی ہونے اور مداومت
کرنے کا مفہوم پیدا ہوتا لغت میں موجود ہی یعنی
مدینے کے کچھ باشندے نفاق کے خوگر اور عادی
ہی ہیں دوغلی باتیں کرتے ہی ہیں مَرَدَ الْغُلَامُ مَرَدًا
وَمُرُوْدًا (سمع) لڑکے کی داڑھی نکل آئی اور تَمَرَّدَ (بابِ
تفعل) مدت تک سرکشی کی یا مدت کے بعد داڑھی نکلی ہے۔

اَلْمَاعُوْنَ ۔ بھلائی حسنِ سلوک۔ بارش
پانی۔ گھر کا سامان فرمانبرداری، زکوٰۃ وغیرہ
ماعون کے لغت میں مختلف معانی ہیں جو
چیز کسی مانگنے والے کی مدد کے لئے دیدی
جائے وہ بھی مَاعُوْنٌ اور جو روک لی جائے وہ

بھی ماعُونَ ہے (از لغاتِ اضداد) اسی لئے
بعض اہلِ لغت کا قول ہے کہ ماعُونؔ کی اصل
مَعُونَۃ تھی الف تاء کے عوض بڑھایا گیا۔ یہ قول
اگرچہ بلا دلیل ہے۔ لیکن ماعون کے مفہوم
کے اعتبار سے ہے دل نشین جو چیز دی جاتی
ہے وہ دوسرے کے لئے سبب معونت
بنجاتی ہے جو نہیں دیجاتی وہ اپنے لئے باعث
معونت ہوتی ہے اس لئے دونوں صورتوں
میں اوسکو ماعون کہا جاتا ہے۔ ابو عبیدہ
کا قول ہے۔ جاہلیت میں ہر منفعت اور عطیہ
کو ماعون کہتے تھے اور اسلام میں طاعت،
خیرات اور زکوٰۃ کا نام ماعون ہو گیا (لسان)
راعی کا شعر ہے۔

قَوْمٌ عَلَى الْإِسْلَامِ لَمَّا يَمْنَعُوا
مَاعُونَهُمْ وَيُضَيِّعُوا التَّهْلِيلَا

وہ لوگ اسلام پر قائم ہیں نہ اونہوں نے اپنی
زکوٰۃ روکی نہ کلمۂ لا الٰہ الا اللہ کو ضائع کیا۔
(معجم القرآن)

آیت کی تشریح میں لفظ ماعون کا
تعیینی ترجمہ کیا ہے اس کے متعلق قرنِ اوّل
و دوئم کے علماء کے اقوال مختلف ہیں۔

حضرتِ علی حضرتِ عبداللہ بن عمر حسن بصری
قتادہ اور ضحاک کے نزدیک زکوٰۃ مراد ہے،
حضرت عبداللہ بن مسعود کے قول پر کلہاڑی
ڈول ہانڈی وغیرہ ضروریاتِ خانگی کی چیزیں
مراد ہیں حضرت ابن عباس کا قول بروایتِ
سعید بن جبیر بھی یہی ہے مجاہد نے کہا عاریت
مراد ہے عکرمہ نے کہا ادنی قسم اثاثِ خانگی
کی عاریت اور اعلیٰ قسم زکوٰۃ ہے۔ قطرب
نے کہا ماعون شے قلیل ہے عرب کا محاورہ
ہے مَالَهُ سَعْنَةٌ وَلَا مَعْنَةٌ نہ اوسکے پاس
کوئی بڑی چیز ہے نہ چھوٹی زکوٰۃ صدقہ وغیرہ
کو ماعون کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مالِ کثیر میں
اسکی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ بعض لوگوں
کا قول ہے۔ ماعون وہ چیز ہے جس سے کسی
کو روکنا شرعاً حلال نہیں جیسے پانی، نمک۔
(تفسیر طبری و معالم التنزیل) پ ۳۰/۳۲۔

مَاكِثُونَ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالتِ رفع
مَاكِثٌ واحد مَكْثٌ مادہ و مصدر مَكَثَ
يَمْكُثُ ماضی و مضارع (نَصَرَ و كَرُمَ) ٹھیرے
رہنے والے باقی رہنے والے مراد ہمیشہ رہنے
والے۔ مُكْثَةٌ دفعۃً ٹھیرا و مدۃ مَكِيثٌ صفت

مشبہ باوقار سنجیدہ آدمی۔ تَمَکُّثٌ (تفعل) انتظار میں ٹھیرا رہنا۔ مُکثٌ ٹھیراو۔ ۲۵/۱۴۔

مَاکِثِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالتِ نصب مَاکِثٌ مفرد۔ ٹھیرے رہنے والے مراد ہمیشہ رہنے والے۔ ۱۵/۱۴۔

اَلْمَاکِرِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالتِ جر۔ اَلْمَاکِرُ مفرد۔ تدبیر کرنے والے مَکْرٌ کا معنی ہے کسی کو تدبیر کے ساتھ اوسکے مقصد سے پھیر دینا روک دینا۔ تدبیر اچھی ہو یا بری۔ ...... تدبیر کی اچھائی برائی فعل کے حسن و قبح پر موقوف ہے اگر مقصد اچھا ہو تو اسکی تدبیر کو اچھا کہا جائیگا۔ اگر مقصد برا ہو تو اسکی تدبیر بھی مذموم کہلائیگی (راغب) اسی لئے مکر کی نسبت خدا کی طرف بھی کی جاتی ہے کیونکہ اسکی تدبیر اچھی ہوتی ہے۔ اچھائی کے لئے ہوتی ہے، اور کافر کی طرف بھی نسبت کی جاتی ہے کیونکہ وہ حق کے خلاف سازش کرتا ہے فریب کرتا ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ مکرِ خداوندی کا معنی صرف یہ ہے کہ اللہ بندہ کی ڈھیل چھوڑے رکھے اور برابر دنیوی عیش و طرب سے اوسکو ہم کنار رکھے۔ اسی لئے حضرتِ علیؓ نے فرمایا تھا جسکو دنیوی وسعت حاصل ہو اور اوسکو معلوم نہو کہ یہ اللہ کی طرف سے ڈھیل ہے تو ایسا آدمی فریب خوردہ بیوقوف ہے۔ پروفیسر عبدالرؤف نے معجم القرآن میں راغب کی صراحت سے اختلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں مکر اوس تدبیر اور فریب کو کہتے ہیں جو قوی کے مقابلہ کے وقت کمزور استعمال کرتا ہے۔ مکر عاجز ہو جانے کی علامت ہے۔ عاجز سے ہی سرزد ہوتا ہے۔ اگر طاقتور مکر کرلے اور ضعیف کی پکڑ اس طور پر کرے کہ اس بیچارے کو معلوم بھی نہو تو یہ فعل طاقتور کی کمزوری اور دناءت کی علامت ہے اور چونکہ اللہ ہر عجز ضعف اور دناءت سے پاک ہے اس لئے اسکی طرف مکر کی نسبت حقیقی نہیں مجازی ہے یعنی مکر کرنے والوں کی سازشوں کو ناکام بنا دینا اور ایسی تدبیر کرنا کہ اون کا فریب اثر آفریں نہو سکے مکرِ خداوندی ہے۔ دونوں کا فرق ظاہر ہے امام راغبؒ کی نظر میں تو مکر صرف تدبیر کا نام ہے جسکی دو قسمیں ہیں اور

صاحب معجم القرآن کی نظر میں مکر صرف فریب
دھوکہ اور سازش کو کہتے ہیں یہی مکر کا حقیقی
معنی ہے۔ سازش کو ناکام بنا دینا مجازی معنی
ہے۔ زجاج نے کہا اللہ کے مکر کرنے
کا معنی ہے کافروں کی سازش کی سزا دینا
لفظی مناسبت کی وجہ سے سزا، مکر کو مکر
کہا گیا ہے۔ اکثر اہلِ تفسیر کی تائید راغب کو
حاصل ہے لیکن اہلِ لغت کی شہادت مؤلف
معجم القرآن کو حاصل ہے۔ پ ۳/۱۳ پ ۹/۱۸

مَاکُولٍ۔ اسم مفعول واحد مذکر اَکْلٌ مصدر
کھایا ہوا۔ عَصْفٌ گیہوں کا پتہ (مجاہد) یا
چھلکا (حضرت ابن عباس) یا بھوسہ (قتادہ)
یا دانہ (عکرمہ) جب کھا لیا جاتا ہے اور اسکا
گوبر بنجاتا ہے اور گوبر بنکر باہر آتا اور خشک ہو جاتا ہے
تو اس میں لیس نہیں ہوتا اجزاء منتشر ہو کر پراگندہ
ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح انسانی اعضاء ٹکڑے
ٹکڑے ہو کر جب منتشر ہو گئے تو ریزہ ریزہ الگ ہو گیا
(اکل کی تنقیح کے لئے دیکھو کلا۔ کلو۔ اکالون) پ ۳۰/۸

اَلْمَالَ (منصوب) دولت۔ جاگیر مکان دکان
آراضی غلہ کپڑا مختلف مویشی سونا چاندی۔
تانبا ہر قسم کے پھل مشینیں وغیرہ غرض تمام
مملوکات جنکی وجہ سے آدمی کو دہنی کہا جاتا ہے
مال کہلاتا ہے (معجم) مَیْلٌ جھکاؤ خم مَیَلٌ تخلیقی
کجی پیدائشی طور پر کسی ایک طرف جسم یا کسی عضو کا
ٹیڑھا ہونا فِی عُنُقِہٖ مَیَلٌ اسکی گردن میں پیدائشی
کجی ہے مَالَ (ضرب) جھک گیا ٹیڑھا ہو گیا۔ مَیْلٌ
مَمَالٌ مَمِیْلٌ تَمْیَالٌ مَیَلَانٌ اور مَیْلُوْلَۃٌ مصدر مَالَہٗ
اسکو جھکا دیا ٹیڑھا کر دیا۔ مَالَتِ الشَّمْسُ نقطہ
نصف النہار سے غربی جانب سورج جھک گیا یا
غروب کی جانب مائل ہو گیا۔ مَالَ عَنْہُ اوس کی طرف سے
پھر گیا مڑ گیا۔ مَالَ اِلَیْہِ اسکی طرف جھک گیا مَالَ عَلَیْہِ
اس پر ظلم کیا۔ مال کو مال کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مال ایک
کی طرف سے مڑتا اور دوسرے کی طرف کو جھکتا
ہے یا اس لئے کہ مال میں میلان ہے یعنی زوال
ہے (راغب) یا اس لئے کہ لوگوں کی خواہشات
اور طبائع کا میلان اسکی طرف ہوتا ہے (معجم)
مَائِلٌ (اسم فاعل) جھکنے والا۔ مڑنے والا ٹیڑھا
مَائِلَۃٌ اور مُیَّلٌ جمع۔ مَائِلَاتٌ لچکدار چال
سے چلنے والی عورتیں۔ مَیِلَ مَیَلاً (سمع)
پیدائشی طور پر ٹیڑھا ہو گیا۔ اِمَالَۃٌ جھکانا
پ ۴ پ ۳۰/۱۴

اَلْمَالِ۔ مجرور تفصیل مذکورہ بالا پ ۲/۲

مَالَ ۔ منصوب مضاف ۔ مَالَ پ ۱۵/۸ پ ۹/۴
مَالِ ۔ مجرور مضاف ۔ مال ۔ پ ۱۸/۱۰
مَالٌ ۔ مرفوع نکرہ ۔ کسی قسم کا مال ۔ پ ۱۹/۹
مَالٍ ۔ مجرور نکرہ ۔ کسی طرح کا مال ۔ پ ۱۸/۴ پ ۱۹/۱۸ پ ۲۹/۳
مَالاً ۔ منصوب نکرہ ۔ کوئی مال، مالِ کثیر پ ۱۲/۲
پ ۱۶/۸ پ ۲۹/۱۵ پ ۳۰/۲۹،۱۵ ۔
مَالُہٗ ۔ مالُ مرفوع مضاف ہٗ مضاف الیہ اسکا
مال پ ۲۹/۱۰ پ ۳۰/۱۷،۳۶ ۔
مَالَہٗ ۔ مَالَ منصوب مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ
وہ اپنا مال ۔ اسکا مال پ ۳/۴ پ ۳۰/۱۷،۲۹ ۔
مَالِكَ ۔ اسم فاعل مذکر منصوب مضاف
اے سارے جہان کے حکمراں ہر ذرہ پر قدرت
اور قابو رکھنے والے ۔ مَلِكٌ (مُلُوكٌ جمع) مَلْكٌ (اَمْلَاكٌ
جمع) مَلِيكٌ (مُلَكَاءُ جمع) سب کا معنی بادشاہ،
حکمراں جسکے ہاتھ میں مستقل امر و نہی کی طاقت ہوتی
ہے، مِلْكٌ وہ چیز جس پر مکمل تصرف کرنیکا اختیار ہو مُلْكٌ
قابو، طاقت اور وہ چیز جو مِلک میں ہو ۔ مُلْكٌ سلطنت
ممالک سلطنت، رعایا ۔ مَلَكٌ فرشتہ جو اندرونی طور پر
بحکمِ الٰہی نظمِ کائنات پر قابو رکھتا ہے اور مَلِكٌ بیرونی
طور پر حکمراں مانا جاتا ہے ۔ مَلَاكٌ قدرت، طاقت
مِلَاكٌ دار و مدار ۔ مِلَاكُ الْجَسَدِ جسم کا دار و مدار

یعنی دل ۔ مَلَكُوْتٌ بروزن رَحَمُوْتٌ ۔ جَبَرُوْتٌ
رَہَبُوْتٌ ۔ حکومت ۔ سلطنت ۔ اقتدارِ اعلیٰ ۔
مَمْلَكَتٌ ۔ مَمْلُكَتٌ ۔ سلطنت ممالک سلطنت
شاہی دبدبہ ۔ شاہی غلام ۔
مَلَكَہٗ ۔ مِلْكًا (ضرب) ، وَمَلْكًا وَ مَمْلَكَۃً وَ
مَمْلُكَۃً اس چیز کا مالک ہو گیا ۔ مَلَكْنَا
الْمَاءُ ۔ پانی نے ہماری پیاس بجھا دی ۔ تَمْلِيكٌ
(تفعیل) مالک بنا دینا ۔ بادشاہ بنا دینا ۔
بادشاہت کی قابلیت پیدا کر دینا خواہ بالفعل
بادشاہ نہ بنایا ہو ۔ پ ۳/۱۱ (تاج و راغب و معجم
و بیضاوی و روح المعانی)
مَالِكُ ۔ دوزخ کے نگرانِ اعلیٰ کا نام ۔ جو
بقولِ صاوی وسطِ دوزخ میں رہتا ہے ۔ پ ۲۵/۱۴ ۔
مَالِكُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالتِ رفع
مَالِكٌ واحد قابو رکھنے والے ہر قسم کا تصرف
کرنے والے ۔ پ ۲۳/۴ ۔
مَالِـُٔوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مَالِئٌ
واحد بھرنے والے ۔ مَلأٌ ۔ مَلأَۃٌ ۔ مِلأَۃٌ
مصدر (فتح) مِلأٌ ۔ پری بھراؤ ۔ مَلأَۃٌ
پیٹ بھر جانا اور پیٹ بھر جانے کی تکلیف
مُلَاءَۃٌ زکام ۔ مُلِئَ الرَّجُلُ (فتح) اس

آدمی کو زکام ہوگیا ۔ مَلَأَ الرَّجُلُ (فتح ۔ لازم)
وہ آدمی بھر گیا ۔ یعنی مالدار ہوگیا ۔ مَلَأٌ ۔
سرداران ۔ عمائدین ۔ صاحب الرائے
گروہ ۔ غلبہ ۔ خصلت ۔ اَمْلَاءٌ جمع ۔ محاورہ
ہے اَحْسِنُوْا اَمْلَاءَکُمْ ۔ اپنے اخلاق
اچھے رکھو ۔ مَلِيْئٌ (فعیل) مالدار ۔ مِلَاءٌ
مُلَآءُ اور اَمْلِئَاءُ جمع ۔ مَلْآنُ بھرا ہوا
مَلِیٌّ ۔ مَلَاءَۃٌ (سمع) بھر گیا ۔ مَلُؤَ (کرم)
مالدار ہوگیا ۔ اور زکام میں مبتلا ہوگیا ۔ بابِ
تفعّل اور افتعال میں بھی بھر جانے کا معنے
ہوگا ۔ (خلاصہ از لسان وقاموس) ۲۷/۲۵ ۔

مَاْمَنَہٗ ۔ مَاْمَنَ ۔ منصوب مضاف ہٗ
ضمیر مضاف الیہ ۔ اوسکی جائے امن (تک یا میں)
یعنی اوسکی قوم کی بستی تک ۔ مَاْمَنٌ ظرف مکان
ہے ۔ اَمْنٌ اَمَانَۃٌ ۔ اَمَانٌ تینوں مصدر ہیں
(سمع) امن امان اور امانت کا اطلاق کبھی اطمینان
اور بے خوفی کی حالت پر ہوتا ہے ۔ کبھی اس
چیز پر اطلاق ہوتا ہے جو کسی کی تفویض میں
بطور امانت دی جاتی ہے ۔ مثلاً مال ۔ راز وغیرہ
اِیْمَانٌ (افعال) متعدی بھی ہے اور لازم بھی
اول کا معنی ہے امن دینا ۔ اس معنے کے لحاظ
سے اللہ مومن ہے امن دینے والا ۔ دوسرے
کا معنی ہے صاحبِ امن ہونا ، بے خوف ہوجانا
مطمئن ہونا ، مَا اٰمَنْتُ اَنْ اَجِدَ صَحَابَۃً مجھے
اطمینان نہیں مجھے وثوق نہیں کہ میں ساتھیوں
کو پالونگا ۔ (مزید دیکھو اٰمِنَ اٰمَنْتُمْ ۔ اٰمِنُوْا
اٰمَنُوْا وغیرہ باب الالف ۔)

مَاْمُوْنٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر (سمع) غَیْرُ
مَاْمُوْنٍ یعنی ایسا عذاب جس کا اندیشہ برابر لگا
رہنا چاہیے اوسکی طرف سے نڈر ہوکر نہ بیٹھنا
چاہیے ۔ ناقابل بے خوفی ۔ خطرناک ۔ ۲۹

مَانِعَتُهُمْ ۔ مَانِعَۃٌ ۔ اسم فاعل واحد
مونث مضاف ۔ ہُمْ ضمیر مضاف الیہ قائم
مقام مفعول ۔ اونکو بچانے والے ۔ حفاظت کرنیوالے
محفوظ رکھنے والے ۔ خاندان نضیر یہودیوں کا
ہارونی نسل کا ایک خاندان تھا ۔ مدینہ میں رہتا
تھا ۔ اطراف مدینہ میں پہاڑیوں پر اس خاندان
کے چھوٹے چھوٹے قلعے اور گڑھیاں تھیں رسول
اللہ صلعم جب مدینہ میں تشریف لائے تو
بنی نضیر نے حضور سے معاہدہ کرلیا کہ ہم آپ
سے نہیں لڑینگے نہ آپ کے مخالفین سے کوئی
سروکار رکھینگے نہ آپ کی مدد کرینگے بالکل غیر

جائیدار رہینگے۔ بدر کی فتح کے بعد انھوں نے
عہد شکنی کی۔ کعب بن اشرف مشہور یہودی
مالدار سردار خفیہ مکہ کو گیا چالیس یہودی اسکے
ساتھ گئے سب نے قریش کو ابھارا۔ مدد کرنیکا
وعدہ کیا اور لوٹ کر چلے آئے۔ اُحد کی جنگ
بنی نضیر کی عہد شکنی کا ہی نتیجہ تھی۔ جنگِ اُحد
کے بعد حضورؐ والا نے بنی نضیر کی گڑھیوں کا
محاصرہ کر لیا انکو اپنی قلعہ بندیوں پر غرور تھا
لیکن طولِ محاصرہ کی تاب نہ لا سکے اور منقولہ
سامان ہمراہ لے جانے کی شرط پر اہل وعیال
اور مال ومنال کو ساتھ لے کر اذیحا اور
اذرعات (علاقہ شام) کی طرف چل کھڑے
ہوئے غیر منقولہ جائداد پر مسلمانوں کا قبضہ
ہوگیا۔ (مدارک وخازن)

مَنَعَ نہ دینا روک رکھنا۔ روک دینا۔
حفاظت کرنا حفاظت رکھنا (بابِ فتح)
مَانِعٌ۔ مَنَّاعٌ مَنُوْعٌ روکنے والا۔ مَنِيْعٌ
مضبوط۔ محفوظ محاورہ ہے۔ هُوَ فِي عِزٍّ
مَنِيْعٍ۔ مَنُعَ مَنَاعَةً (کَرُمَ) عزت والا ہوگیا
مضبوط ہوگیا۔ تَمَنَّعَ عَنْهُ (بابِ تفعل)
اس سے باز رہا رک گیا۔ تَمَنَّعَ عَلَيْهِ اسپر
غالب ہوگیا۔ بابِ تفعُّل اور افتعالٌ دونوں کا
معنی کسی کام سے باز رہنا اور مضبوط ہوجانا
لیکن اس کے بعد عَنْ آنا ضروری ہے۔ ۲۸/۴۔

اَلْمَاْوٰی ۔ مصدر اور اسم ظرف۔ قیام کرنا
رہنا سکونت پذیر ہونا۔ مقام سکونت ٹھکانا،
آوٰی یَاْوِی ماضی ومضارع (ضرب) اُوِیٌّ
بھی مصدر ہے۔ اگر صلہ میں اِلٰی ہو تو پناہ
پکڑنے ٹھکانا بنانے اور فروکش ہونے کا
معنی ہوگا۔ لیکن اگر اسکے بعد لام آئے
تو مہربانی اور رحم کرنے کا معنی ہوگا آوی
لَہٗ اوس پر مہربانی کی رحم کیا۔ (راغب)
بابِ افعال یعنی اٰوٰی یُؤْوِی اِیْوَاءً متعدی
ہے۔ کسی کو جگہ دینا ٹھکانا دینا۔ رہنے کا مقام
دینا۔ اَلْمَاْوٰی معرّف باللام قرآنِ مجید
میں تین جگہ آیا ہے اور ہر جگہ مصدری معنے
ہیں۔ ۲۱/۵ ۲۷/۵ ۳۰/۷ (مزید تفصیل کے لئے
دیکھو اوٰی۔ اوی وغیرہ)

مَاْوٰكُمْ۔ ماوٰی اسم ظرف مضاف
کُمْ ضمیر خطاب جمع مضاف الیہ۔ تمہارا
ٹھکانا۔ قیام کا مقام۔ قرآنِ مجید میں جس جگہ
مَاوٰی بصورتِ اضافت استعمال کیا ہے۔

ظرفی معنی میں استعمال کیا ہے اور جہاں بغیر اضافت کے مستعمل ہے وہاں مصدری معنی مراد ہے۔ پ ۲۰/۱۵ پ ۲۵/۲ پ ۲۷/۱۸ ۔

مَاْوَاهُ ۔ مأوٰی مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ اسکی جگہ اوس کا ٹھکانا پ ۴/۸ پ ۶/۱۴ پ ۹/۱۶ ۔

مَاْوَاهُمْ ۔ ماوٰی مضاف ہُم ضمیر مضاف الیہ اون کا ٹھکانا۔ پ ۴/۱۱و۷ پ ۵/۱۱و۱۵و۱۶ پ ۱۱/۱و۷ پ ۱۳/۸ پ ۱۵/۱۱ پ ۱۸/۱۳ پ ۲۱/۱۸ پ ۱۸/۲۰ ۔

اَلْمَاهِدُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالت رفع۔ اَلْمَاهِدُ مفرد۔ بچھانے والے۔ تیار کرنیوالے درست کرنے والے۔ مَهْدٌ مصدر (فتح) مَهْدٌ (اسم) گہوارہ۔ مُهُوْدٌ جمع۔ مِهَادٌ اور مُهْدَةٌ اونچی یا نیچی زمین بشرطیکہ نرم اور ہموار ہو مَهْدَةٌ اور اَمْهَادٌ جمع۔ مِهَادٌ گہوارہ۔ زمین۔ بستر فرش۔ تَمْهِيْدٌ (تفعیل) بچھانا کام کو درست کرنا۔ عذر پیش کرنا۔ عذر قبول کرنا۔ مَاءٌ مُمَهَّدٌ وہ پانی جو نہ گرم ہو نہ سرد۔ (المفردات وقاموس) پ ۲۷/۲ ۔

مَائِدَةٌ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث۔ بمعنی اسم مفعول (ادبا ربصرہ وابوعبیدہ) کھانا جو خوان پر چنا ہوا ہو۔ وہ خوان جس پر کھانا چنا ہوا ہو۔ اگر کھانا چنا ہوا نہ ہو خوان خالی ہو تو اوسکو خِوَانٌ کہتے ہیں مَائِدَةٌ نہیں کہتے (معالم وراغب وثلج) مَيْدَةٌ بھی اسی کا ہم معنے ہی (قاموس)، مَيْدٌ اور مَيَدَانٌ مصدر کھانا دینا۔ متلی ہونا۔ سر چکرانا۔ ارتعاشی حرکت کی طرح ہلنا۔ ایک طرف کو جھک پڑنا۔ مَادَ يَمِيْدُ ماضی ومضارع (ضَرَبَ)

مَيْدَا مقابل۔ هٰذَا مَيْدَاهُ وبِمِيْدَاهُ یہ اسکے مقابل ہے۔ مِيْدَاء کا بھی یہی معنی ہے (راغب وقاموس)

کیا مائدہ نازل کیا گیا۔ سوا مجاہد حسن بصری کے تمام صحابہ اور تابعین کا اجماعی قول ہے کہ مائدہ نازل ہوا۔ لیکن بنی اسرائیل کی سرکشی کی پاداش میں آنا بند ہو گیا اور عذاب مسخ میں بھی نافرمان مبتلا ہوئے۔ عدول حکم کرنیوالوں کی صورتیں بندروں اور سوروں کی طرح ہو گئیں۔ مائدہ پر کھانا کیا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کعب الاحبار، قتادہ، عطیہ کلبی وہب بن منبہ عطار بن ابی رباح اور دوسرے تابعین کے اقوال اس سلسلہ میں مختلف ہیں کوئی قطعی قول نہیں صاحب

معالم (محی السنۃ بغوی)، صاحبِ روح المعانی
(سید محمود آلوسی بغدادی)، ابنِ کثیر، ابنِ جریر
وغیرہم نے جدا جدا مسلسل روایات نقل کی
ہیں جن کو اس جگہ نقل کرنا تطویل لاطائل ہے۔

ایک عجیب ترین بات یہ ہے کہ بقول
امام راغبؒ (فی المفردات) بعض لوگ قائل
ہیں کہ مائدہ سے مراد کسی کھانے کا خوان نہیں
بلکہ مائدۂ علمی مراد ہے جس پر ضیافت قلبی
اور روحانی مہمانی کے لئے طرح طرح کی عرفانی
غذا حضرت عیسیٰؑ کے ذریعے سے بنی اسرائیل
کو عنایت کی گئی تھی۔ تعجب ہے ایسے اصحابِ
عرفان پر جنکو نہ قرآنی سیاق کا فہم نہ سیاق سے
تعلق نہ اون مسلسل پیہم روایات کا پتہ جو
اس سلسلہ میں حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ
وسلم تک بغیر انقطاع وارسال کے پہونچتی
ہیں۔ پ ۷/۵ ۔

مُبَارَكٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر مرفوع
مُبَارَكُونَ جمع (بابِ مفاعلۃ) خیر و برکت
والا۔ اللہ کی طرف سے خیر کی غیر معمولی بیشی
ایسے طریقوں سے جو مافوق الحس ہوں اور
ظاہری شعور میں نہ آسکتے ہوں برکت کہلاتی
ہے، اللہ کی طرف سے جس جگہ خیر و خوبی کا غیر
محسوس راستوں سے نزول ہو وہ جگہ بھی
مبارک ہے اور جس آدمی میں ہو وہ بھی مبارک
ہے اور جس کتاب میں ہو وہ بھی برکت والی
ہے اور جس چیز میں ہو وہ بھی بابرکت ہے۔ اللہ
کے بابرکت ہونے کا معنی صرف عطاء خیر
ہے۔ یعنی اللہ بڑی خیر والا ہے۔ اتنا کہ سارے
جہان کو محسوس، غیر محسوس ظاہر باطن مادی
روحانی علمی عملی ہر قسم کی خیر عطا فرماتا ہے۔
(مزید تفصیل کے لئے برکات۔ منقول از
راغب) پ ۷/۱ پ ۸/۱۷ پ ۱۷/۴ پ ۲۳/۱۲ ۔

مُبَارَكًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب
بڑا بابرکت۔ بڑی خیر والا۔ (بابِ مفاعلۃ)
پ ۴/۱ پ ۱۶/۵ پ ۱۸/۲ پ ۲۶/۱۵ ۔

مُبَارَكَةً ۔ اسم مفعول واحد مؤنث منصوب
نکرہ۔ خیر و برکت والا پ ۱۸/۱۴ ۔

مُبَارَكَةٍ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث مجرور نکرہ
خیر و برکت والا پ ۱۸/۱۱ پ ۲۵/۱۴

اَلْمُبَارَكَةِ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث مجرور معرفہ
خیر و برکت والا پ ۲۰/۲ ۔

مُبْتَلِيكُمْ مُبْتَلِي ۔ اسم فاعل واحد مذکر

مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب مضاف الیہ
اِبْتِلَاءٌ مصدر (افتعال) تمہاری آزمائش کرنیوالا۔
تم کو جانچنے والا۔ تم میں سے فرمانبرداروں کو
نافرمانوں سے چھانٹ کر الگ کر دینے والا۔

ابتلاء اور امتحان کی غرض دو ہیں سے ایک
اور کبھی دونوں ہوتی ہیں۔

۱؎ نامعلوم حالت کو جان لینا۔

۲؎ کھرے کھوٹے، اچھے اور بُرے
کا الگ الگ ہوجانا یا الگ الگ کر دینا۔ اللہ
بہرحال ناواقف نہیں عالم الغیب ہے۔ قبل
از وقوع ہر شئے کو جانتا ہے۔ اس لئے ابتلاء الٰہی
کی غرض پہلی نہیں ہمیشہ دوسری ہی ہوتی ہے
(راغب وبیضاوی ومدارک)

اِبْتِلَاءٌ کا مادہ بَلِیٌ ہے باب سَمِعَ سے
اس مادہ کا معنی ہے۔ پُرانا ہوجانا۔ فرسودہ کہنہ
اور بوسیدہ ہوجانا بَلِیَ الثَّوْبُ بِلًی وَبَلَاءً کپڑا
فرسودہ اور کہنہ ہوگیا۔ باب نَصَرَ سے یہ مادہ
آزمائش کرنے اور جانچنے کے معنی میں مستعمل ہے
اور متعدی ہے بَلَوْتُہٗ میں نے اس کی جانچ کی۔
فرسودہ کرنے کے معنی میں بھی آیا ہے بَلَاہُ السَّفَرُ
سفر نے اس کا حال پتلا کر دیا۔ غم کو بَلَاءٌ کہنے کی
وجہ بھی یہی ہے۔ کہ غم و رنج سے جسم کی حالت ابتر
ہوجاتی ہے۔ پریشانی اور فرسودہ حالی غم کا لازمی
نتیجہ ہے۔

تکالیف شرعیہ کو بلاء کہنا بھی ظاہر ہے
ہر شرعی حکم نفس پر شاق گذرتا ہی ہے پھر اللہ کی
طرف سے بہر طور امتحان ہوتا ہے دکھ دیکر بھی
اور سکھ دیکر بھی دکھ پر صبر کرنیوالے اور سکھ میں
شکر کرنے والے چھانٹے جاتے ہیں۔ نافرمانوں
سے ان کو الگ کر لیا جاتا ہے۔
(مزید تشریح کے لئے دیکھو بَلَاءٌ منقول از
راغب) پ ۲/۷۔

مُبْتَلِیْنَ:۔ اسم فاعل جمع مذکر حالت نصب
اِبْتِلَاءٌ مصدر جانچنے والے۔ کھرے کھوٹے
سے الگ کر دینے والے۔ پ ۱۸/۲

اَلْمَبْثُوْثِ:۔ اسم مفعول واحد مذکر منتشر
پراگندہ۔ پھیلے ہوئے۔ بَثٌّ مصدر (نصر د
ضرب) (دیکھو بَثَّ) پ ۳۰/۲۹

مَبْثُوْثَۃٌ۔ اسم مفعول واحد مؤنث پھیلے
ہوئے بچھے ہوئے۔ (بیضاوی) فراء نے کہا
پھیلے ہونے سے اشارہ ہے کثرت کی جانب
یعنی بکثرت فرش۔ بیضاوی کے قول کی عام

اہل تفسیر نے تائید کی ہے۔ ۳۰/۱۳

(۷) مُبَدِّلٌ - اسم فاعل واحد مذکر تبدیل

مصدر (تفعیلٌ) تَبَدُّلٌ تبدِیلٌ اِبْدَالٌ

اِسْتِبْدَالٌ سب کا معنی ہے تغیرِ حالت خواہ

اس طرح ہو کہ اصل چیز باقی رہے صرف حالت

بدلجائے یا اصل چیز ہی بدل جائے وہ چیز جاتی

رہے اور اس کی جگہ دوسری چیز آجائے۔ فَبَدَّلَ

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ

ظالموں نے اصل بات بدل کر اسکی جگہ دوسری

بات لے لی۔

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا

ان کو خوف کے عوض اللہ ضرور امن عطا

فرمائے گا۔

فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ

حَسَنٰتٍ - اللہ اون کی برائیوں کو نیکیوں سے

بدلدیگا

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ

اگر تم نہ مانو گے تو تمہاری جگہ اللہ دوسری

قوم کو لے آئیگا۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ

جس روز کہ زمین کی موجودہ حالت بدلکر دوسری

حالت پیدا کر دی جائے گی۔ (راغب)

وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ جو

شخص ایمان چھوڑ کر کفر کو اختیار کر لے۔

اَبْدَال صالحین کی وہ جماعت جو صفات

مذمومہ کی جگہ صفات حسنہ کو اختیار کرتی ہے سیئات

کو حسنات سے بدل لیتی ہے اونمیں سے جو شخص مرجاتا

ہے اللہ اسکی جگہ دوسرے کو مقرر فرما دیتا

ہے۔ (راغب)

بَدَلٌ بِدْلٌ بَدِيْلٌ تینوں ہم معنی ہیں

بَدَلٌ اور بِدْلٌ کی جمع اَبْدَالٌ ہے بِدْلٌ

شریف آدمی کو بھی کہتے ہیں۔ بَدَّالٌ پرچون بیچنے

والا۔

اَبْدَلَهٗ (افعال) اوس کا عوض لے آیا

اَبْدَلَهٗ بِهٖ اوسکو اوسکے عوض میں لے لیا

بَادَلَهٗ مُبَادَلَةً (مفاعلۃ) ایک چیز دے کر

دوسری چیز معاوضہ میں لے لی۔ بَدَّلَ شَيْئًا

مِنْ شَيْءٍ ایک چیز کے عوض دوسری چیز لے آیا

لیکن اگر صرف بَدَّلَ شَيْئًا کہا جائے تو بگاڑ دینے

اور حالت بدل دینے کا معنی ہوگا۔ ایک حدیث

میں آیا ہے مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ جو شخص

اپنا دین بدل دے (اصل مذہب کی حالت

بگاڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرلے، اوسکو مار ڈالو۔

تَبَدَّلَ شَيْئًا بِشَيْئٍ ایک چیز کے عوض دوسری چیز لے لی۔ ١٥ ث ١٥۔

مُبْدِيْهِ۔ اسم فاعل واحد مذکر مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ قائم مقام مفعول۔ اِبْدَاءٌ مصدر (اِفعالٌ) اوس کو ظاہر کرنیوالا۔ اَبْدَيْتُهٗ میں نے اوسکو ظاہر کیا۔ اَبْدَيْتَ فِي مَنْطِقِكَ تو نے اپنی گفتگو میں جرأت سے کام لیا۔ اصل مادہ (بَدْوٌ) وادی ہے جس کا معنی ہی ظہور اسی لئے بَدْوٌ بَدَاوَةٌ اور بِدَاوَةٌ بیرون شہر یعنی مضافات کو کہتے ہیں۔ اور مضافات کا رہنے والا بَدَوِيٌّ بَدَاوِيٌّ اور بِدَاوِيٌّ کہلاتا ہے۔ بَادِيَ الرَّأْيِ ظاہر رائے اول رائے۔

بَدَوَانٌ نو بنو رائے اَلسُّلْطَانُ ذُوْ عَدَوَانٍ وَذُوْ بَدَوَانٍ (الحدیث) یعنی بادشاہ کی طرف سے زیادتی اور نو بہ نو رائے کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔

بَدَا لَهٗ فِي الْاَمْرِ (ثلاثی مجرد باب نصر) اوس معاملہ میں اوسکی یہ رائے ظاہر ہوئی اوس کو یہ مناسب معلوم ہوا۔ بَدْوٌ بَدْىٌ بَدَاءٌ اور بَدَاءَةٌ مصدر۔

بَدَا الْقَوْمُ لوگ دیہات میں جاکر مقیم ہو گئے مَنْ بَدَا اجفا جو دیہات میں رہتا ہے اس کے مزاج میں وحشی پیدا ہو جاتی ہے۔

آیت مذکورہ میں بیان کیا گیا ہے کہ اے نبی، آپ اوس چیز کو لوگوں سے چھپا رہے تھے جسکو اللہ ظاہر کرنیوالا ہے۔ وہ چیز کیا تھی جسکو رسول اللہ صلعم لوگوں سے چھپا رہے تھے؟

بڑے بڑے ائمۂ تفسیر کی صراحتیں اس سلسلہ میں حیرت آفریں ہیں۔ امیمہ بنت عبد المطلب (رسول اللہ کی پھوپھی) کا نکاح جحش سے ہوا۔ عبد اللہ اور زینب بہن بھائی پیدا ہوئے۔ زینب انتہائی حسین تھیں حضورؐ والا نے عبد اللہ کے پاس زینب سے نکاح کا پیام بھجوایا لیکن کس کے ساتھ نکاح کیا جائے اسکو مبہم رکھا عبد اللہؓ نے خیال کیا کہ حضورؐ والا نے اپنے لئے پیام دیا ہے اسلئے قبول کر لیا۔ زینبؓ بھی راضی ہو گئیں۔ لیکن دراصل میں زید بن حارثہ کے لئے حضورؐ نے پیام دیا تھا جو سرکار کے متبنی تھے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے خرید کر حضورؐ کو ہبہ کر دیا تھا اور آپ نے آزاد کر کے اونکو بیٹا بنا لیا تھا۔ زید ایک تو

تھے کالے سلونے دوسرے آزاد کردہ غلام،
حضرت زینبؓ کو حضورؐ کی مرضی معلوم ہوئی
تو کہنے لگیں یا رسول اللہ میں تو آپؐ کی
پھوپی کی بیٹی ہوں۔ یعنی شریف النسب
قریشی ہوں۔ ہاشمی ہوں۔ زیدؓ میرے جوڑ کا
کہاں ہے۔ عبداللہؓ کو بھی یہ پیام ناگوار گزرا
مگر رسول اللہؐ کی مرضی کے سامنے دونوں نے
سر جھکا دیا زیدؓ سے زینبؓ کا نکاح ہو گیا۔
زینبؓ کے مزاج میں تندی اور تیزی تھی شرافت
نسب پر ناز تھا حسین عورت ویسے بھی تنک
مزاج ہوتی ہے زید زینبؓ کو نہیں بھائے
زوجین میں چپقلش رنجش اور کشمکش ہونے
لگی زید تنگ آ گئے اونھوں نے خدمت گرامی
میں حاضر ہو کر طلاق دینے کی خواہش کا اظہار
کیا حضورؐ نے خیال فرمایا زینبؓ اور اوس کے
بھائی کی بڑی دلشکنی ہوگی لوگ کہینگے زینبؓ
غلام کے بھی قابل نہیں ہے۔ غلام نے بھی طلاق
دیدی۔ عبداللہ تو پہلے ہی سے اس رشتہ کے
خلاف تھے۔ زینبؓ بھی نہیں چاہتی تھیں مگر
حکم سے دونوں مجبور ہو گئے اب اگر زیدؓ نے
طلاق دیدی تو کیا ہوگا۔ عبداللہؓ اور زینب مجھے
کیا کہینگے۔ خیال کرینگے میں نے زینبؓ کی توہین
کروائی اور اسکی زندگی برباد کی۔ پھر یہ بھی سوچا کہ
اچھا زید کی طلاق کے بعد زینبؓ کی اشک شوئی
تو یوں بھی ہو سکتی ہے کہ میں نکاح کر لوں زینبؓ
اس بات سے خوش ہو جائیگی۔ پچھلے زخم کا اندمال
ہو جائیگا عبداللہؓ بھی اپنی عزت محسوس کریگا۔
لیکن لوگ کیا کہینگے بیٹے کی بیوی سے نکاح
کرنا حرام ہے زیدؓ میرا بیٹا نہیں لیکن عام لوگ
تو مونہ بولے بیٹے کو بھی حقیقی بیٹا ہی قرار دیتے
ہیں اس لئے معیوب سمجھینگے بدنام کرینگے واقع
میں یہ فعل برا نہیں زینب کی اشک شوئی اور
اوسکی خاندانی عزت افزائی مجھے ضرور کرنی ہے۔
لیکن لوگوں کی زبان بندی کیسے ہوگی یہ سوچکر
حضورؐ نے زیدؓ کو صحیح مشورہ دیا کہ تم طلاق
نہ دو۔ اللہ سے ڈرو۔ لیکن پانی زید کے سر
سے اونچا ہو چکا تھا وہ طلاق دے ہی بیٹھے۔
اور عدت گذرنے کے بعد حضورؐ والا نے
حضرت زینبؓ سے نکاح کر لیا اور ان کی عزت
افزائی کے لئے ایسا شاندار ولیمہ کیا کہ کسی بیوی
کے نکاح کا نہیں کیا تھا یعنی بکری کا گوشت
اور روٹی لوگوں کو کھلائی۔

واقعہ صرف یہ تھا اور اس ہیچمدان فقیر کی
نظر میں اس توضیح سے دامنِ نبوت ہر داغ
دھبے سے محفوظ رہتا ہے۔ لیکن کیا کیا جائے
مقاتل اور قتادہ جیسے جلیل القدر تابعی، اور
طبری جیسے عالی مرتبت مفسر نے بھی نہ سوچا کہ
بیہودہ کہانیوں کے بیان سے نبوت کی معصوم
چمکدار پیشانی داغدار ہو جائیگی۔ قتادہ نے کہا حضورؐ
دل سے خواہاں تھے کہ زیدؓ زینبؓ کو طلاق دیدیں
تاکہ آپ خود نکاح کر سکیں۔ مقاتل کا قول ہے
زینبؓ گوری چٹی حسین عورت تھیں حضورؐ نے
ایک روز دیکھ لیا اور فتنۂ خوابیدہ کو دیکھا۔
دل پر چڑھ گئیں۔ حاکم نے مستدرک میں واقدی
کے طریق سے بھی ایسی ہی ایک مرسل روایت
نقل کی ہے۔

قشیری اور قاضی عیاض نے ایسی روایات
کی سخت تنکیر کی ہے۔ لیکن ابن جریر طبری ایسے
علامہ مفسر پر تعجب ہے کہ انھوں نے قتادہ
کے قول کو مستحسن قرار دیا ہے۔

حضرت علی بن الامام الحسینؓ نے حتے
الامکان شستہ مطلب بیان کیا ہی جو مذکورہ
اتہامات سے پاک ہے فرماتے ہیں :-

اللہ نے اپنے پیغمبرؐ کو اطلاع دیدی کہ
زینبؓ تمہاری بیوی ہوگی۔ حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس وحی کا کسی سے تذکرہ نہیں
کیا اور دل میں چھپائے رکھا۔ یہاں تک کہ
جب زید نے طلاق کا ارادہ ظاہر کیا اوسوقت
بھی حضورؐ نے ان کو طلاق نہ دینے کا مشورہ دیا
مگر دلمیں سمجھ ہی رکھا تھا کہ وحی الٰہی غلط نہیں ہو سکتی
زید طلاق ضرور دیگا۔ قرطبی نے اپنی فقہی تفسیر میں
لکھا ہے کہ ہمارے علماء کے نزدیک آیتِ مذکورہ
کی توضیح کے لئے حضرت علی بن الحسین کا قول
سب سے افضل ہے۔

قاضی عیاض، زہری، ابوبکر بن العلاء
اور قاضی ابوبکر بن العربی نے اسیکو پسند
کیا ہے۔ الفیۂ عراقی کی شرح میں علامہ عبدالرؤف
نادی نے اسکی پوری تفصیل کی ہے۔ ۲۲/۲

اَلْمُبَذِّرِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر حالت
نصب اَلْمُبَذِّرُ مفرد مال کو فضول برباد کرنیوالے
بیکار بکھیرنے والے۔ بَذْرٌ بیج جو کھیت میں بویا
جاتا ہے۔ نسل۔ بُذُوْرٌ اور بِذَارٌ جمع۔
بَذَرٌ پراگندہ۔ بکھرا ہوا۔ رَجُلٌ بَذِرٌ۔
رَجُلٌ بَیْذَارٌ۔ رَجُلٌ بَیْذَرَانِیٌّ زیادہ

یکواس کرنیوالا اور افشائے راز کرنیوالا آدمی
تبذار کا بھی یہی معنی ہے - رجل تبذارۃ
فضول برباد کرنے والا آدمی - رجل بذور
اور بذیر افشار راز کرنے والا اور سخن چینی
کرنیوالا - طعام بذر - بابرکت کھانا - بذر
الارض اور بذرت الارض (متعدی اور
لازم) زمین میں بیج بو دیا - زمین میں بیج بکھر
گیا - بذر السر راز پھیلا دیا بذر المال
مال فضول صرف کر ڈالا ، گویا بکھیر دیا - (نصر)
بذر بذارۃ (کرم) افشاء راز کرنیوالا ہو گیا
بذر الارض (تفعیل) زمین میں بیج بکھیر دیا -
بذر المال فضول مال برباد کر دیا - بذر السر
راز کو افشار کر دیا -

یاد رکھو کہ ثلاثی مجرد باب نصر اور
ثلاثی مزید باب تفعیل کا معنی ایک ہی ہے لیکن
مجرد کو مزید میں لیجا کر معنی میں کثرت پیدا کرنی
مقصود ہوتی ہے گویا بذر فضول خرچ کر دیا
اور بذّر بہت زیادہ فضول خرچ کیا - ۵/۱۳

مُبْرِمُوْن - اسم فاعل جمع مذکر مرفوع -
مُبْرِمٌ مفرد ابرام مصدر (باب افعال)
تدبیر کو پختہ کر لینے والے (کافروں کی بربادی کے
لئے) محکم تدبیر کرنے والے - ابرام الامر کسی
کام کو پکا اور مضبوط کر دینا - ابرام الفتیل
رسی کو دوہرا بٹنا (بھانجنا) ایک طرف سے بٹی
ہوئی رسی کے بل کمزور ہوتے ہیں جب دوسری
جانب سے الٹ کر دوہری بٹی جاتی ہے تو بل
مضبوط ہو جاتے ہیں ایسی رسی کو مبرم کہتے ہیں
اور چونکہ الٹ کر رسی پر بل چڑھانا اول مرتبہ بٹنے
کے مقابلہ میں دشوار بھی ہوتا ہے اس لئے مبرم
دشوار کو بھی کہتے ہیں - مبرم اس کپڑے کو بھی کہتے
ہیں جو دوہرے تاگے سے بنا ہوا ہو - دوسوتی -

برم بہ (سمع) کسی بات سے عاجز ہو گیا
غم سے بیقرار ہو گیا - برم بحجتہ دلیل پیش
کرنی چاہی مگر کچھ کر نہ سکا سب کچھ بھول گیا -
برم الامر (نصر) کام کو محکم اور پختہ کر لیا
یعنی کسی کام کا قطعی فیصلہ کر لیا -

برم (سمع) کو باب افعال میں لیجا کر ابرم
کا معنی ہوگا عاجز کر دیا اور برم (نصر) کو ابرم
بنا کر زیادہ مضبوط کرنے اور کسی کام کو بہت ہی
پختہ بنا دینے کا معنی ہو جائیگا - ۲۵/۱۳

مُبَرَّؤُن - اسم مفعول جمع مذکر مرفوع مبرء
واحد - تبرئۃ مصدر (باب تفعیل) بری کئے ہوئے

بری قرار دیئے ہوئے (اللہ کی طرف سے)
پاک بنائے ہوئے۔ بَرْءٌ اور بَرَارٌ کا اصل مفہوم
ہے کسی بری بات اور امرِ مکروہ سے چھٹکارا۔
اسی لئے باب سَمِعَ سے بَرَاءٌ بَرَاءَۃٌ
اور بُرُوْءٌ کا معنی ہے عیب اور قرض وغیرہ
سے پاک ہونا۔ بیزار ہونا اور باب فتح نَصَرَ
کَرُمَ سَمِعَ سے بُرْءٌ بَرْءٌ اور بُرُوْءٌ کا معنی
ہے بیماری سے اچھا ہو جانا۔

پھر باب اِفعال میں اَبْرَأَہُ اللّٰہُ کا
معنی ہو گیا۔ اللہ نے اس کو تندرست کر دیا
اور اَبْرَأَکَ مِنْہُ اوس سے تجھے پاک کر دیا
اور بیزار کر دیا۔

باب تفعیل میں بَرَّأَکَ اللّٰہُ مِنْہُ
کا معنی بھی باب اِفعال ہی کی طرح ہے مگر بری
قرار دینے کا مفہوم زیادہ ہو گیا۔ لیکن باب
تفعّل میں تَبَرَّءَ مِنْہُ کا معنی صرف بیزار ہونا
ہے (مزید تشریح دیکھو اَبْرِئُ بَرَاءٌ
بُرَآءُ وغیرہ باب البا رفصل الراء) ۱۹/۹

مَبْسُوْطَتَانِ ۔ اسم مفعول تثنیہ مؤنث۔
مَبْسُوْطَۃٌ مفرد (اسکے ہاتھ) کھلے ہوئے
ہیں۔ پھیلے ہوئے ہیں۔ دراز کئے ہوئے
ہیں۔ فراخ ہیں یعنی وہ بڑا کریم ہے۔ جواد ہے
(باب نَصَرَ) بَسِیْطُ الْیَدَیْنِ سخی۔ بَسِیْطُ الْجِسْمِ
خوب تن توش کا طاقتور آدمی۔ بَسِیْطُ الْوَجْہِ
شگفتہ رو۔ بَسَطَہٗ اوسکو بچھایا پھیلایا خوش
کیا۔ یَبْسُطُنِیْ مَا یَبْسُطُہَا (الحدیث) جو چیز
فاطمہ کو خوش کرتی ہے وہی مجھے خوش کرتی
ہے۔ بَسَطَہٗ عَلٰی فُلَانٍ اوس کو فلاں
شخص پر فضیلت دی۔ بَسَطَ مِنْ فُلَانٍ
فلاں شخص سے ہنسی کی۔ بَسَطَ الْعُذْرَ۔
معذرت قبول کی۔

(بسط کے چاروں معنی کے لئے دیکھو
لفظ باسط۔ منقول از راغب) ۷/۱۳

مُبَشِّرًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ تَبْشِیْرٌ
مصدر باب تفعیل۔ خوشخبری دینے والا۔
اہل ایمان کو سعادتِ اخروی اور جنت
دوامی کی بشارت دینے والا ۱۵/۱۲ ۱۹/۳
۲۲/۳ ۲۶/۹ ۔ اہل ایمان کو نبی آخر الزماں کی
خوشخبری دینے والا۔ ۳۸/۹ ۔
(مزید تشریح مادہ کے لئے دیکھو باب البا رفصل
الشین مع الراء)

مُبَشِّرَاتٍ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث تَبْشِیْرٌ

مصدر باب تفعیل خوشخبری دینے والیاں۔ بارش
کی خوشخبری دینے والی ٹھنڈی ہوائیں جو بارش
ہونے سے کچھ پہلے چلتی اور پیام رحمت لاتی
ہیں۔ پ ۲۱/۸

حدیث مبارک میں مومن کے سچے اچھے
خوابوں کو بھی مُبَشِّرَات فرمایا ہے اور جزء نبوت
قرار دیا ہے۔ آیت مذکورہ میں بارش سے پہلے
چلنے والی ٹھنڈی ہوائیں مراد ہیں۔

مُبَشِّرِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالتِ نصب
مُبَشِّرٌ واحد اہلِ ایمان و اطاعت کو جنت
کی خوشخبری دینے والے نجات دوامی اور ثواب
ابدی کی بشارت دینے والے۔ پ ۲ پ ۶ پ ۱۱
پ ۱۵/۲ ۔

مُبْصِرًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر حالتِ نصب
اِبْصَارٌ مصدر (باب اِفعال) اِبْصَارٌ متعدی
بیک مفعول بھی ہے جیسے اَبْصَرَہٗ اوسکو
دیکھا جانا سمجھا اور متعدی بدو مفعول بھی جیسے
اَبْصَرَہٗ اِیَّاہٗ اوس نے اس کو وہ چیز دکھادی۔
اسی اختلاف کی وجہ سے مُبْصِرٌ دیکھنے والے
کو بھی کہتے ہیں اور دکھلانے والے کو بھی جو خود واضح
اور روشن ہو وہ بھی مُبْصِر ہے جو دوسری
کو واضح اور روشن کردے وہ بھی مبصر ہے
دن خود بھی روشن ہے۔ اور دوسری چیزوں کو
روشن بنانے والا بھی ہے۔ (بصر) بصیرت اور
انکے مشتقات کی تنقیح کے لئے باب الباء فصل
الصاد پڑھو) پ ۱۱/۱۲ پ ۲۰/۳ پ ۲۴/۱۲ ۔

مُبْصِرُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالتِ
رفع اِبْصَارٌ مصدر بابِ افعال دیکھنے والے
مراد دل کی آنکھوں سے دیکھنے والے چشم بصیرت
سے دیکھکر شیطانی وسوسہ کو سمجھ لینے والے پ ۹/۱۴

مُبْصِرَۃً ۔ اسم فاعل واحد مونث حالتِ
نصب۔ واضح روشن۔ واضح کرنیوالی دکھانے
والی۔ پ ۱۵/۲ ۔ خود روشن اور دوسری چیزوں کو
روشن کرنیوالی پ ۵ واضح کھلی ہوئی۔ پ ۱۹/۱۶
دکھانیوالی دوسری چیزوں کو واضح اور روشن کرنیوالی

اَلْمُبْطِلُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالتِ رفع
اہل باطل۔ حق کو ناحق قرار دینے والے اِبْطَالٌ مصدر
باب افعال ابطال کا معنی ہے جھوٹ کہنا۔ بشرطیکہ
مفعول مذکور نہو حق کو ناحق یا ناحق کو حق یا ناحق کو
ناحق قرار دینا بھی ابطال کہلاتا ہے۔ اَلْمُبْطِلُوْنَ چارو
آیات مندرجہ ذیل ہیں اول اور دوئم معنی میں مستعمل
ہے تیسرا المعنی آیت یُبْطِلَ الْبَاطِلَ میں مراد ہے باطل

یعنی ناحق اور جھوٹ تو باطل ہوتا ہی ہے اوسکے اِبطال
کا معنی ہے باطل قرار دینا۔ (مزید تنقیح کے لئے
دیکھو باطِلٌ اور تُبْطِلُوْا اور بَطَلَ)
بابِ نَصَرَ سے مصدر بُطْلٌ بُطْلَانٌ
اور بُطُوْلٌ آتاہے جس کا معنی ہے ناچیز ہونا
ضائع ہونا بیکار ہونا اور باب کَرُمَ سے مصدر
بَطَالَتٌ اور بُطُوْلَتٌ آتا ہی جس کا معنی ہی دلیری
بہادری دلیر ہونا بہادر ہونا۔ اگر بَطَلَ کے بعد
فی آئے تو مذاق کرنے اور غیر سنجیدہ بات
کرنے کا معنی ہوتا ہی۔ بَطَلَ فِی حَدِیْثِہٖ
اوس نے مذاق کیا غیر سنجیدہ بات کی۔ ۹/۱۲
۲۱/۱ ۲۴/۱۳ ۲۵/۲۰ -

مُبْطِلُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع نکرہ
غلط گو۔ جھوٹے اہلِ باطل۔ ۲۱/۹ -

مُبْعَدُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع۔
اِبْعَادٌ مصدر۔ دور رکھے گئے۔ دور کئے ہوئے
یعنی دوزخ سے ان کو دور رکھا جائیگا۔ مادہٗ بعد
سے بابِ مفاعلہ لازم بھی ہے اور متعدی بھی۔
دور ہونا اور دور کرنا۔ بابِ افعال عموماً متعدی
ہے دور کرنا دور رکھنا کبھی دور جانے کا معنی بھی
ہوتاہے۔ اسوقت مفعول مذکور نہیں ہوتا اور فعل
لازم ہوتا ہے بابِ تفعیل متعدی ہی ہوتا ہے
اور بابِ اِستفعال میں طلب کے معنی کے علاوہ
دو معنی اور بھی ہوتے ہیں۔ کسی کو دور جاننا اور دور
ہونا۔ (مفہوم بعد کی تشریح کے لئے دیکھو بُعْدٌ
باب البا مع العین) ۴/۲

مَبْعُوْثُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع۔
بمعنی مستقبل۔ قبروں سے اٹھائے جانیوالے
ہو۔ اٹھاکر کھڑے کئے جانیوالے ہو دوبارہ زندہ
کئے جانے والے ہو۔ یعنی تمکو دوبارہ زندہ کیا
جائیگا۔ مرنے کے بعد سب کو جیتا جاگتا کھڑا کیا
جائیگا۔ (دیکھو بَعْثٌ بابِ البا مع العین)
۲/۱ ۱۵/۱۱،۵ ۱۸/۵ ۲۳/۵ ۲۷/۱۵ ۳۰/۸ -

مَبْعُوْثِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مجرور۔
اٹھائے جانے والے۔ دوبارہ زندہ کئے جانے
والے۔ ۷/۹ ۱۸/۳ -

مُبْلِسُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔
مُبْلِسٌ واحد۔ مایوس۔ غمگین پشیمان متحیر خاموش
جنکو کوئی بات بن پڑنی ممکن نہیں۔ اس کا مادہ
بلس ہے پرانی سامی لغت میں بلس کا معنی ہی
قدموں سے کچل ڈالنا۔ روندنا۔
عربی میں بَلَسٌ بے خیر آدمی کو اور بُلُسٌ

مایوس پریشان خاموش کو کہتے۔ بَلُوْسٌ طعام
قلیل مَا ذُقْتُ عَلُوْسًا وَلَا بَلُوْسًا میں نے کچھ
نہیں چکھا۔ ثلاثی مجرد سے افعال مستعمل نہیں۔
ثلاثی مزید میں باب افعال اپنے تمام مشتقات
کے ساتھ مستعمل ہے اَبْلَسَ غم کے سبب
سے خاموش ہوگیا اَبْلَسَ مِنْ رَحْمَةِ اللہ اللہ
کی رحمت سے ناامید ہوگیا۔ پ ۲۵

مُبْلِسِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالت نصب
مُبْلِسٌ واحد۔ ناامید غمگین پ ۲۱۔

مَبْلَغُهُمْ۔ مَبْلَغُ مضاف۔ ہم ضمیر مضاف
الیہ۔ انکی علمی انتہا۔ اون کے علم کی آخری حد۔
انتہائی رسائی۔ رَجُلٌ بَلْغٌ و بِلْغٌ و بَلِیْغٌ و
بَلَاغِیٌ ایسا فصیح اللسان رواں کلام کرنیوالا
آدمی جو ہر مقصد تک اپنی بات کو پہونچا سکے
اَمْرُ اللہِ بَلْغٌ اللہ کا حکم نافذ ہے۔ اَحْمَقُ
بَلْغٌ بالکل بیوقوف۔ اَللّٰهُمَّ سَمْعٌ لَا بَلْغٌ
سَمْعًا لَا بَلْغًا اللہ کرے جو بات سنی گئی
ہے وہ واقع نہو (کسائی)۔
رَجُلٌ بِلْغٌ بِلْغٌ کمینہ خبیث بدزبان
آدمی۔ بُلْغَةٌ روزینہ روزگذار یَمِیْنٌ بَالِغٌ
پختہ قسم۔ بَلَاغَاتٌ باتوں کے باغ۔

بَلَغَ الْمَکَانَ بُلُوْغًا (نصر) اس مقام پر
یا اس کے قریب پہونچگیا۔ بَلَغَ الْغُلَامُ (نصر)
لڑکا بالغ ہوگیا۔ بَلَغَ مَبْلَغًا حد کمال کو پہونچگیا
بُلِغَ الرَّجُلُ وہ آدمی مصیبت میں پڑگیا۔
بَلُغَ بَلَاغَةً بلیغ ہوگیا (کرم) اِبْلَاغ اور تبلیغ
(افعال و تفعیل) پہونچانا۔ تَبَلَّغَتْ بِهِ الْعِلَّةُ
اسکی بیماری سخت ہوگئی حد انتہا پر پہونچگئی تَبَلَّغَ
بِالشَّیْءِ اس چیز پر اکتفا کی۔ (دیکھو بلاغ) پ ۲۷
یاد رکھو کہ بَلَغَ کا مادہ کسی باب میں مستعمل
ہو پہونچنے کا مفہوم اوس کے اندر ضرور ہوتا ہے
صلات محاورات اور ابواب کے اختلاف
سے مرادی معنی میں اختلاف ہوجاتا ہے لیکن
مفہوم مشترک ہر جگہ ملحوظ رہتا ہے۔

مُبَوَّءَ۔ اسم ظرف مضاف۔ ٹھیک جگہ۔
ہموار مقام۔ درست مسکن۔ بَوَّءَ یُبَوِّءُ ماضی
مضارع۔ تَبْوِئَةٌ مصدر باب تفعیل۔ بَوَاءٌ ہموار
جگہ جو متساوی الاجزاء ہو کچھ اجزا نیچے کچھ اونچے
نہوں۔ بَوَاءٌ کی ضد۔ نَبْوَةٌ ہے۔ ناہموار جگہ۔
تَبَوَّءَ۔ جگہ ٹھیک کرلینا۔ بیٹھنے کے مقام کو ہموار
کرلینا۔ (دیکھو بَوَّءْنَا اور تَبَوَّءَ) پ ۱۱۔

اَلْمُبِیْنُ۔ اسم فاعل واحد مذکر مرفوع۔

اِبَانَتٌ - مصدر باب افعال - ظاہر کھلا ہوا۔ ظاہر کرنے والا - کھولنے والا - مادہ بَیْنٌ بمعنی ظہور۔ مادہ بَیْن سے باب افعال (ابانت) تفعیل (تَبْیِیْنٌ) تفعّل (تَبَیُّنٌ) اور استفعال (اِسْتِبَانَةٌ) لازم بھی ہیں اور متعدی بھی ظاہر ہونا اور ظاہر کرنا اس لئے مبین کا معنی ظاہر بھی ہے اور ظاہر کرنیوالا بھی۔ پ ۲ پ ۱۴/۱۶،۱۱،۹ پ ۱۸/۱۳،۹ پ ۲۰/۱۴ پ ۲۲/۱۹ پ ۲۵/۱۹ ظاہر کرنیوالا - کھولدینے والا - واضح کردینے والا - پ ۷/۹ پ ۱۷/۱۷ پ ۱۹/۱۷ پ ۲۳/۱۶،۷ پ ۲۵/۲ ظاہر۔ کھلا ہوا۔

اَلْمُبِیْنِ - اسم فاعل واحد مذکر مجرور کھولنے والا - ظاہر کرنیوالا پ ۱۳/۱۱ پ ۱۹/۱۷ پ ۲۰/۱۲ پ ۲۵/۴ کھلا ہوا۔ ظاہر پ ۲۵/۱۰۔

مُبِیْنٌ - اسم فاعل واحد مذکر مرفوع کھولکر بیان کرنے والا - ظاہر کرنے والا۔ پ ۶/۷ پ ۹/۱۳ پ ۱۲/۳ پ ۱۴/۱۴ پ ۱۹/۱۰ پ ۲۱/۱ پ ۲۳/۱۴ پ ۲۵/۹ پ ۲۶/۱ پ ۲۷/۲ پ ۲۹/۹ - ظاہر - صریح - کھلا ہوا - پ ۲/۵،۹،۵ پ ۷/۵،۷ پ ۸/۹،۹،۴ پ ۹/۳ پ ۱۱/۱۳،۹،۶ پ ۱۳/۱۱،۱ پ ۱۴/۱۶،۹،۲ پ ۱۸/۸ پ ۲۰/۵ پ ۲۲/۱۱ پ ۲۳/۹،۵،۴،۳ پ ۲۵/۱۵،۱۲ پ ۲۸/۹ - ظاہر یا ظاہر کرنیوالا - پ ۱۴/۲ -

مُبِیْنِ - اسم فاعل واحد مذکر مجرور - بیان کرنے والا - ظاہر کرنیوالا پ ۷/۱۳ پ ۱۱/۱۲ پ ۱۲/۹ پ ۱۳/۴

پ ۱۹/۱۶،۱۹ پ ۲۰/۲ پ ۲۲ پ ۲۴/۸ پ ۲۵/۱۴ پ ۲۷/۱۴،۱ ظاہر کھلا ہوا پ ۴/۸ پ ۷/۱۵ پ ۸/۱۵ پ ۱۲/۱۴،۱۳،۱ پ ۱۳/۱۴ پ ۱۴/۵ پ ۱۶/۵ پ ۱۷/۵ پ ۱۸/۳ پ ۱۹/۱۵،۹ پ ۲۰/۱۲ پ ۲۱/۱۰ پ ۲۲/۱۸،۹ پ ۲۳/۱۷،۱۲،۱ پ ۲۵/۱۰ پ ۲۸/۱۱ پ ۲۹/۲ -

مُبِیْنًا - اسم فاعل واحد مذکر منصوب - ظاہر صریح پ ۴/۱۴ پ ۵/۱۸،۱۵،۱۳،۱۲،۹ پ ۱۵/۶ پ ۲۲/۴،۲ پ ۲۶/۹ ظاہر کرنے والا - کھولدینے والا پ ۶/۴،۲

مُبَیِّنَاتٌ - اسم فاعل جمع مؤنث مُبَیِّنَةٌ مفرد - تَبْیِیْنٌ - مصدر باب تفعیل - کھلی ہوئی - واضح آیات یا کھولکر بیان کرنیوالی آیات -

تَبْیِیْنٌ لازم ہے اور متعدی بھی - ایک مثل ہے - قَدْ بَیَّنَ الصُّبْحُ - لِذِی عَیْنَیْنِ - آنکھوں والے کے لئے صبح نکل آئی - بَیَّنَ الشَّجَرُ - درخت اُگ آیا اوسکی سوئی نمودار ہوگئی - بَیَّنَ الْقَرْنُ سینگ نکل آیا - بَیَّنَّا - ہم نے کھول کر بیان کردیا پ ۱۸/۱۲،۱۰ پ ۲۸/۱۸ -

مُبَیِّنَةٍ - اسم فاعل واحد مؤنث - مُبَیِّنَاتٌ جمع - کھلم کھلا - کھلی ہوئی پ ۴/۱۴ زنا (حسن بصری) یا کھلی ہوئی خلاف شرع نافرمانی پ ۲۱/۴ کوئی قولی یا عملی گناہ - جیسے رسول اللہ کی نافرمانی - بد خلقی - آخرت پر دنیا کو ترجیح - (خطیب، پ ۲۸/۱۲ زنا -

مَبْنِیَّۃٌ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث بروزن مَرْمِیَّۃٌ مَبْنِیٌّ مذکر تعمیر کردہ عمارت۔ بَنٰی ماضی یَبْنِیْ مضارع ۔ بناءٌ بَنْیٌ بِنْیَۃٌ بُنْیٌ مصدر (ضرب) بِنَاءٌ تعمیر شدہ عمارت کو بھی کہتے ہیں ۔

بَنَی الرَّجُلَ اس آدمی کیساتھ اچھا سلوک کیا۔

بَنَی الطَّعَامُ بَدَنَہٗ کھانے نے اسکا بدن موٹا کردیا۔

بَنَی الطَّعَامُ لَحْمَہٗ کا بھی یہی معنی ہے ۲۳/۱۶ ۔

مِتُّ ۔ واحد متکلم ماضی معروف ۔ مَوْتٌ مصدر۔ ۱۶/۵ میں مرگئی ہوتی ۱۶/۸ میں مرجاؤنگا (شرط کی وجہ مستقبل کا ترجمہ)

مِتَّ ۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف (اگر) تم مرگئے۔ تم مرجاؤ ۱۷/۳ (دیکھو مَاتَ)

مَتَابِ ۔ اصل میں مَتَابِیْ تھا مَتَابِ مضاف : یا متکلم مضاف الیہ ۔ یاء کو حذف کردیا گیا۔ میرا رجوع ۔ میری واپسی ۔ مَتَابٌ تَوْبٌ ۔ تَوْبَۃٌ تَابَۃٌ تَتْوِبَۃٌ سب مصدر ہیں جن کا معنی ہے لوٹنا رجوع کرنا (باب نصر) (دیکھو تَوْبَۃٌ) ۱۳/۱ ۔

مَتَابًا ۔ مصدر منصوب مفعول مطلق ۔ پکی توبہ حقیقی توبہ ...... اس آیت میں مَتَابًا تاکید توبہ کے لئے مستعمل ہے یعنی جو شخص توبہ کے بعد نیک عمل بھی کرے حقیقت میں اوسکی توبہ پکی توبہ ہوتی ہے ۱۹/۱۹ ۔

مَتَاعٌ ۔ اسم مفرد۔ مرفوع نکرہ ۔ اَمْتِعَۃٌ جمع ۔ معین اور ممتد وقت تک فائدہ اٹھانا معاش، فائدہ، نفع، وہ سامان جو کام میں آتا ہے۔ جس سے کسی طرح فائدہ حاصل کیا جاتا ہے مُتْعَۃٌ فائدہ اندوزی۔ محدود وقت کے لئے نکاح ۔ مَتْعٌ اور مُتُوعٌ (باب فتح) دن نکلنا طویل ہونا چڑھنا اٹھنا۔ مَتَعَ النَّهَارُ۔ دن لمبا ہوگیا۔ نکل آیا۔ چڑھ گیا۔ مَتَعَ النَّبَاتُ سبزہ اونچا ہوگیا۔ اگر مَتَعَ کے بعد باء آئے تو جھوٹ کہنے کا معنی ہوگا مَتَعَ بِزَیْدٍ زید سے جھوٹ کہا یا فائدہ اٹھانا مراد ہوگا۔ مَتَعَ بِالشَّیْءِ فلاں چیز سے فائدہ اٹھایا۔ مَتُعَ (کَرُمَ) ہوشیار اور عقلمند ہوگیا۔ مَتَاعَۃٌ مصدر۔ بابِ افعال (اِمْتَاعٌ) اور تفعیل (تَمْتِیعٌ) کسی کو فائدہ اندوز بنانا فائدہ اندوزی پر قائم رکھنا۔ کام میں آنیوالا سامان دینا۔ قرآنمجید میں باب تفعیل سے مختلف مشتقات استعمال کئے گئے ہیں۔ باب افعال مستعمل نہیں ہوا۔ تَمَتَّعَ بِالشَّیْءِ کسی چیز سے فائدہ

اندوز ہونا۔ پ ۱/۴ پ ۲/۱۵ پ ۴/۱۱ پ ۵/۹ پ ۱۰/۱۲ پ ۱۱/۱۲ پ ۱۳/۹
پ ۱۴/۲۱ پ ۱۷/۷ پ ۱۸/۱۰ پ ۲۴/۱۰ ۔

مَتَاعٍ ۔ اسم مفرد مجرور نکرہ۔ تانبے پیتل اور
مختلف دھاتوں سے بنائے ہوئے برتن فولاد
اور لوہے وغیرہ سے بنائے ہوئے اسلحہ آلات
کشاورزی اور دوسری ضروریات زندگی۔
(مدارک) پ ۱۳/۸

مَتَاعًا ۔ اسم مفرد منصوب نکرہ پ ۲/۱۵ اسم مصدر
بمعنی مصدر متعدی یعنی کام میں آنیوالی چیز دینا کپڑا
جوتہ یا اور کوئی چیز جو حاکم مناسب سمجھے (شافعی)
شوہر کے حال کے مناسب کرتہ چادر دوپٹہ دینا
(حنفیہ) (تفسیر احمدی) پ ۲ تمکو فائدہ پہنچاتے
کے لئے۔ اس جگہ بھی مَتَاعًا کا معنی تمتیعًا
ہے۔ پ ۱۴/۱۴ خانگی سامان پ ۲۲/۲ ضرورت کی
کوئی چیز پ ۲۳/۲ فائدہ اندوزی پر قائم رکھنے کے
لئے پ ۲۷/۱۵ کام کی چیز پ ۳۰/۲ و ۵ فائدہ کے لئے یا
فائدہ پہنچانے کے لئے۔ (محلی)

مَتَاعُ ۔ اسم مفرد مرفوع مضاف۔ وقتِ مقرر
تک فائدہ اٹھانے کا سامان پ ۴/۲ پ ۵/۸ پ ۲۰/۹
پ ۲۵/۹ و ۵ ۔

مَتَاعَ ۔ اسم مفرد منصوب مضاف۔ پ ۱۱/۸
فائدہ اندوز ہونا یا فائدہ اندوزی کا سامان پ ۲۵
سامان یا اسم مصدر بمعنی مصدر فائدہ اندوز
بنانے کے لئے ایک وقت مقرر تک۔

مَتَاعِنَا ۔ اسمِ مفرد مجرور مضاف نَا ضمیر
جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہمارے اپنے سامان۔
(کے پاس) پ ۱۲/۱۲ پ ۱۳/۲ ۔

مَتَاعَهُمْ ۔ اسمِ مفرد۔ منصوب مضاف ھُم
ضمیر مضاف الیہ۔ اونکے نلج یا سامان کو پ ۱۳/۲
(راغب)

مُتَبَّرٌ ۔ اسمِ مفعول واحد تَتْبِیْرٌ (بابِ تفعیل)
مصدر۔ لوٹ جانیوالا۔ تباہ۔ برباد۔ تِبْرٌ کھریا
میں پگھلانے کے لئے ڈالنے سے پہلے چاندی
سونے کے ریزے یا (بقولِ زجاج) ہر دہات
تُبُوْرٌ جمع (المغرب) تَبَارٌ ہلاکت۔ تُبُوْرًا
ہلاک برباد تباہ تَبِرَ (سَمِعَ) وہ ہلاک ہوگیا۔
تباہ ہوگیا۔ تَبَرَ (ضرب) اور تَبَّرَ (بابِ تفعیل)
ہلاک کردیا تباہ کردیا۔ پ ۹/۴

مُتَبَرِّجَاتٍ ۔ اسمِ فاعل مؤنث جمع۔
مُتَبَرِّجَةٌ مفرد۔ مردوں کو اپنا بناؤ سنگھار
دکھانے والی عورتیں۔ اس کا مصدر تَبَرُّجٌ ہے
جس کا معنی ہے عورتوں کا اپنا بناؤ مردوں کو

دکھانا۔ (مختار)

بَرَجٌ ۔ خوبصورت چمکدار نمایاں۔ بَارِجٌ ماہر ملاح۔ بَارِجَۃٌ جنگی جہاز۔ بڑا شریر آدمی بَرِجَ بَرَجًا (سمع) خوش حال ہو گیا یا اسکی آنکھیں نہایت حسین اور کشادہ ہو گئیں۔ اَبْرَجُ ۔ فراخ چشم مرد۔ بَرْجَاءُ ۔ فراخ چشم عورت۔ پ ۱۴۔

مُتَّبَعُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر حالت رفع۔ مُتَّبَعٌ مفرد۔ اِتِّبَاعٌ (باب افتعال) مصدر (تمہارا) پیچھا کیا جائیگا۔ مُتَّبَعٌ وہ شخص جس کا پیچھا کیا جائے۔ یا پیروی کی جائے اسجگہ اول معنی مراد ہے۔ پ ۱۹ پ ۲۵ ۔

مُتَتَابِعَیْنِ ۔ اسم فاعل تثنیہ حالت جر (دو مہینے) پے بہ پے۔ بغیر فصل کے ایک مہینے کے بعد دوسرا مہینہ۔ تَتَابُعٌ پے بہ پے ہونا۔ ایک کے پیچھے دوسرے کا آنا۔ فَرَسٌ مُتَتَابِعُ الْخَلْقِ ۔ تناسب الاعضا گھوڑا۔ غُصْنٌ مُتَتَابِعٌ وہ ٹہنی جس میں گانٹھ ہو۔ پ۵ ۔ پ ۲۵ ۔

مُتَجَانِفٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ تَجَانُفٌ مصدر (باب تفاعل) گناہ کی طرف میلان (نہ) کرنیوالا۔ اَجْنَفُ حق سے پھرنے والا۔ کبڑا، جُنَافِیٌّ اور مُجْنَفٌ حق سے مڑجانیوالا جَنِفَ فِی وَصِیَّتِہٖ جَنَفًا اور جُنُوْفًا (سمع) وصیت میں حق تلفی کی۔ جَانِفٌ اور جَنِفٌ صفت کے صیغے ہیں وصیت میں حق تلفی کرنے والا اَجْنَفَ (باب اِفعال) کا بھی یہی معنی ہے لیکن بابِ ضرب سے اس مادہ کا معنی ہے مڑجانا پھرجانا خواہ سیدھے راستہ سے ہو یا حق سے ہو یا قد کی راستی سے ہو۔ پ ۱۶ ۔

مُتَجَاوِرٰتٌ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث مُتَجَاوِرَۃٌ واحد۔ تَجَاوُرٌ مصدر باب تفاعل۔ برابر برابر باہم ملے ہوئے۔ اس لفظ کا مادہ جور ہے لیکن اختلافِ صلات و ابواب کے سبب ہر جگہ معنی میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ مثلاً جارٌ ہمسایہ مددگار۔ حلیف۔ شریکِ تجارت۔ پناہ دینے والا۔ پناہ پانیوالا پناہ چاہنے والا۔ جِوارٌ ہمسائیگی پناہ مکان کے آس پاس کا صحن۔ جَوْرٌ ۔ راستی سے پھر جانا۔ راستہ سے مڑجانا۔ بشرطیکہ اُسکے بعد عَنْ آئے۔ اگر علیٰ مذکور ہو مثلاً جَارَ عَلَیْہِ تو ظلم کرنے کا معنی ہو گا۔

مُجَاوَرَۃٌ (بابِ مفاعلۃ) ہمسایہ ہونا کسی کی پناہ میں ہو جانا۔ جِوارٌ ۔ پناہ امان کسی کو پناہ دینا وغیرہ پ ۱۳ ۔

مُتَحَرِّفًا - اسم فاعل منصوب مفرد۔ تَحَرُّفٌ
مصدر باب تَفَعُّلٌ۔ مڑنے والا۔ پھرنے والا۔ دشمن
کو فریب دینے کے لئے پیٹھ پھیرنے والا تاکہ پلٹ کر
حملہ کرے یا لوٹ کر مسلمانوں کی صف میں آکر ملجانے
والا تاکہ مدد حاصل کر سکے۔ اصل مادہ حَرْفٌ ہے
جس کے معنی ہے کنارہ۔ ۸/۱۶ -

مُتَحَيِّزًا۔ اسم فاعل مفرد مذکر منصوب۔ تَحَيُّزٌ
مصدر باب تَفَعُّلٌ۔ مڑ کر سمٹ کر اپنی جماعت
کی طرف آنیوالا، تاکہ ساتھیوں کی مدد لیکر دوبارہ
حملہ کر سکے اصل مادہ حَوْزٌ واوی ہے جس کا
معنی ہے جمع کرنا نگرانی رکھنا (نصبی) مُتَحَيِّز
پیچیدہ سانپ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی سمٹا
ہوا مڑا ہوا ہوتا ہے۔ اَحْوَزَ ثَوْبَهٗ اُس نے
اپنے کپڑوں کو سمیٹ لیا جمع کر لیا (باب
افعال)، اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِ اس پر غالب آگیا
مسلط ہو گیا (باب استفعال متعدی بعلی)
۹/۱۶ -

مُتَّخِذَ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب مضاف،
اِتِّخَاذٌ مصدر باب اِفْتِعَال۔ اَخْذٌ مادہ۔
بنانے والا۔ اختیار کرنے والا۔ اَخْذٌ کا مفہوم
ہی کسی چیز کو اپنے تسلط و تصرف میں داخل
کر لینا خواہ ہاتھ سے لینا ہو یا پکڑ لینا یا کسی
کی گرفت کر لینا باب افتعال میں پہونچکر اسکا
معنی ہو جاتا ہے بنانا، اختیار کر لینا۔ اسوقت
دو مفعولوں کی ضرورت ہوتی ہے لَا تَتَّخِذُوا
الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اَوْلِيَاۤءَ۔ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ
سِخْرِيًّا۔ ۱۵/۱۹ -

مُتَّخِذَاتٍ - اسم فاعل جمع مونث۔ حالتِ
جر۔ اِتِّخَاذٌ مصدر۔ بنانیوالیاں۔ (دیکھو مُتَّخِذَ)
۵/۴ -

مُتَّخِذِيْ - اسم فاعل جمع مذکر حالتِ جر۔
اِتِّخَاذٌ مصدر۔ اصل میں مُتَّخِذِيْنَ تھا۔
اضافت کی وجہ سے نون اعرابی کو ساقط کر دیا
گیا۔ بنانے والے۔ ۵/۱۸

مُتَرَاكِبًا - اسم فاعل واحد مذکر مفرد تَرَاكُبٌ
مصدر باب تَفَاعُلٌ تہ بر تہ۔ ایک پر ایک۔ اَرْ
رَكْبٌ اور رُكُوْبٌ کا معنی کسی جانور پر سوار ہونا
توسیعِ استعمال کے بعد کشتی جہاز وغیرہ پر سوار
ہونے کو بھی رکوب کہنے لگے اور چونکہ سواری
عموماً سوار سے مغلوب ہوتی ہے سوار اس پر
غالب ہوتا ہے اور قرض بھی انسان پر غالب
ہوتا ہے قرضدار پر قرض کا بوجھ ہوتا ہے اگرچہ

غیر مرئی ہوتا ہے۔ مگر غیر محسوس نہیں ہوتا اسلئے قرض چڑھ جانے کو دکوب الدین مجازاً کہنے لگے۔ اناج کی بالی کے دانے باہم متصل ہوتے ہیں ایک دوسرے سے وابستہ ہوتا ہے کوئی اوپر ہوتا ہے کوئی نیچے اسلئے اوسکو متراکب کہا گیا گویا تہ بر تہ ہونے کے سبب ایک دانہ دوسرے پر سوار ہوتا ہے۔ پ ۷ ۔

مُتَرَبِّصٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ تَرَبُّصٌ۔ مصدر۔ (بابِ تفعل) منتظر۔ راہ دیکھنے والا۔ مراد نتائج اعمال کا منتظر پ ۱۶ ۔ (دیکھو تربص)

مُتَرَبِّصُوْنَ ۔ اسم فاعل۔ جمع مرفوع مذکر نکرہ مُتَرَبِّصٌ واحد۔ تَرَبُّصٌ مصدر۔ منتظر یعنی نتائجِ اعمال کے منتظر۔ پ ۱۰ ۔

اَلْمُتَرَبِّصِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالتِ جر اَلْمُتَرَبِّصُ واحد۔ انتظار کرنے والے۔ منتظرین (میں سے) پ ۲۷

مَتْرَبَۃٍ ۔ اسم۔ سخت ناداری۔ ایسی مفلسی جو زمین سے چمٹا دے۔ اٹھنے کی سکت نہ چھوڑے۔ تُرَاب۔ خاک مٹی زمین سب کو کہتے ہیں۔ تَرِبَ۔ تَرَبًا اور مَتْرَبًا (سمع) محتاج ہوگیا۔ اَتْرَبَ۔ (بابِ افعال) اضداد میں سے ہے محتاج ہوگیا۔ گویا مٹی سے چمٹ گیا اور مالدار ہوگیا گویا اسکا مال مٹی کی طرح کثیر ہوگیا (راغب) کسی پر مٹی ڈالنے کو بھی اِتْرَاب کہتے ہیں۔ بابِ افعال کی طرح تفعیل (تتریب) بھی تینوں معانی کے لئے مستعمل ہے۔ پ ۳۰ ۔

اَلْمُتَرَدِّیَۃُ ۔ اسم فاعل واحد مونث تَرَدِّیْ (بابِ تَفَعُّلٌ) وہ (حلال) جانور جو اوپر سے گر کر ذبح کرنے سے پہلے مر جائے (معجم القرآن ومعالم ومدارک) پ ۶

مُتْرَفُوْ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع مضاف اصل میں مُتْرَفُوْنَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نون اعرابی کو گرا دیا گیا۔ امیر خوشحال فارغ البال عیش پرست لوگ۔ اِتْرَاف (بابِ افعال) عیش دنیا آرام دینا۔ فراغت زندگی دینا۔ اُتْرِفَ زَیْدٌ زید کو خوش حالی دی گئی۔ عیش دیا گیا فَھُوَ مُتْرَفٌ پس وہ خوشحال اور امیر ہے۔ عیش پرست ہے۔ اَتْرَفَتْہُ النِّعْمَۃُ عیش نے اس کو بے راہ کر دیا۔ اَتْرَفَ زَیْدٌ (لازم) زید نافرمانی پر جم گیا۔ تَرِفَ (سمع) اور تَتَرَّفَ (بابِ تفعل) عیش و راحت میں زندگی گذاری۔ اِسْتَتْرَفَ (بابِ استفعال) نافرمان اور بدکار ہوگیا۔ پ ۲۲ پ ۲۵ ۔

مُتْرَفِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر حالتِ
نصب اِتْرَافٌ مصدر عیش پرست خوشحال
مزے سے زندگی کاٹنے والے ۔ پ۲۷

مُتْرَفِیْھَا ۔ اسم مفعول جمع مذکر حالتِ نصب
مضاف ۔ اصل میں مُتْرَفِیْنَ تھا ۔ اضافت
کے سبب سے نون اعرابی گرادیا گیا ۔ بستی کے
عیش پرست دولتمند خوش حال لوگ ۔ یعنی
ہم جس بستی کو برباد کرنے کا ارادہ کرتے ہیں ۔
تو اول وہاں کے دولتمند لوگوں اور اونچے
طبقہ والوں کو اعمالِ صالحہ کا حکم دیتے ہیں جب
وہ نہیں مانتے اور نافرمانی کرتے ہیں تو حجت
تمام ہوجاتی ہے اور ہم اُس بستی کو تباہ کردیتے
ہیں ۔ پ۱۵

مُتْرَفِیْھِمْ ۔ مُتْرَفِیْ مضاف ۔ ہم مضاف
الیہ ۔ خوش حال دولتمند لوگوں کو ۔ یعنی جب
ہم اونہیں سے خوش حال لوگوں کو عذاب میں
پکڑتے ہیں تو وہ تلملا اٹھتے ہیں ۔ پ۱۸

(غَیْرَ) **مُتَشَابِہٍ** ۔ اسم فاعل واحد مذکر مجرور
تَشَابُہٌ مصدر (بابِ تفاعل) یعنی زیتون و
انار کے پتے ہم شکل ہوتے ہیں اور پھلوں کا
مزہ الگ الگ ہوتا ہے ۔ (سیوطی) یا یہ مطلب
کہ زیتون اور انار دونوں عمدگی اور نفاست میں
ایک جیسے ہوتے ہیں مگر رنگ، مزہ، شکل اور
مقدار میں جدا جدا ہوتے ہیں (معجم القرآن)
پ۸

مُتَشَابِھًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب
امام راغبؒ نے المفردات میں لکھا ہے کہ شِبْہٌ
شَبَہٌ اور شَبِیْہٌ کا استعمال ان چیزوں میں ہوتا
ہے جو اندرونی یا بیرونی کیفیت میں ایک جیسی
ہوں مثلاً رنگ، شکل، انصاف، ظلم، گمراہی
جہالت وغیرہ) میں اگر ایک چیز دوسری کی طرح
ہو تو ایک دوسرے کی شِبْہٌ یا شَبِیْہٌ یا شَبَہٌ
کہلائیگی ۔ لیکن اگر حسی یا معنوی تماثل اتنا گہرا
ہو کہ دو چیزوں میں امتیاز نہ ہوسکے تو اوس کو
شبہہ کہا جاتا ہے جیسے پ۱ میں متشابہًا کا مطلب
یہ ہے کہ حقیقت اور مزہ میں اختلاف ہونے کے
باوجود رنگ میں تماثل ایسا ہوگا کہ ایک کا دوسرے
سے امتیاز نہ ہوسکیگا اور پ۲۳ میں کِتٰبًا مُتَشَابِھًا
کا معنی یہ ہے کہ حکمت، استقامت ترتیب
اور پختگی میں قرآنمجید کی آیات ایک جیسی ہیں ۔
علامہ زمخشری نے کشاف میں اسی آیت
کی تفسیر کے ذیل میں لکھا ہے مطلق فی مشابھۃ

بعضہ بعضا فیکون متنا فکلا لتشابہ
مبانیۃ فی الصحۃ الخ یعنی صحت پختگی،
صداقت، نفع رسانی تناسبِ الفاظ درست
بیانی، کیفیتِ ترتیب اعجاز وغیرہ میں اصولی
طور پر قرآن کے بعض حصے دوسرے بعض
کے مشابہ ہیں۔ پ ۸ میں متشابہ ہونے کا مطلب
ہی عمدگی اور نفاست میں زیتون اور انار کا ایک
جیسا ہونا۔

مُتَشَابِهَاتٌ - اسم فاعل جمع مؤنث۔
مُتَشَابِهَۃٌ مفرد یعنی کچھ آیتیں متشابہ ہیں
قران میں متشابہات ہونے کا کیا مطلب ہے
اسکی تشریح علماء نے مختلف طور پر کی ہے راغب
نے لکھا ہے جن آیات کی تفسیر تماثل لفظی یا معنوی
کی وجہ سے مشکل ہو وہ متشابہات ہیں۔ عام فقہاء
نے متشابہ کی توضیح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ
اگر ظاہرًا مراد کا علم نہو سکے تو وہ متشابہ ہے۔

ابو البقاء نے کلیات میں صراحت کی
ہے ان المحکم ھو الذی لا یحتمل من التاویل
الا وجھا واحدا لان المحکم ھو المتقن الخ
یعنی محکم کا صرف ایک ہی معنی ہوتا ہے دوسرے
معنی کا احتمال ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ محکم متقن
کا ہم معنی ہے بناءِ محکم اس عمارت کو کہتے ہیں
جس میں کوئی کمزوری اور خرابی نہو اس لئے محکم
مراد بھی محکم ہوتی ہے اور متشابہ میں وجوہ مختلفہ
کا احتمال ہوتا ہے اس لئے متکلم کی مراد سامع
پر مشتبہ ہوتی ہے۔ انتہی کلامہ۔

ہم ذیل میں کسی قدر تنقیح کرنی چاہتے ہیں۔
آیات تین طرح کی ہیں۔ محکم مطلق۔ متشابہ مطلق۔
محکم اور متشابہ فی الجملہ۔

فی الجملہ متشابہ کی تین قسمیں ہیں ۱۔ لفظ کے
اعتبار سے تشابہ ہو۔ ۲۔ معنی کے اعتبار سے
تشابہ ہو۔ ۳۔ لفظ اور معنی دونوں کے اعتبار
سے تشابہ ہو۔

متشابہ کا تشابہ اگر لفظ کے اعتبار سے ہوتا
ہے تو کبھی مفرد لفظ کے اعتبار سے ہوتا ہے کبھی
مرکب کلام ہونے کی حیثیت سے۔

لفظ مفرد کے اعتبار سے تشابہ کبھی تو لفظ
کی غرابت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جیسے اَبًّا اور
یَزِفُّوْنَ دونوں لفظ غریب المعنی ہیں اس لئے
معنی مراد کی تعیین میں اشتباہ ہے۔ کبھی اشتراک
لفظی کی وجہ سے تشابہ پیدا ہوتا ہے جیسے ید
اور عین دونوں الفاظ کے معانی مختلف ہیں تعیین

معنی میں اشتباہ ہے۔

مرکب کلام میں تشابہ کبھی اختصار کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء۔ کبھی کسی لفظ کو بڑھانے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے لیس کمثلہ شئی اگر کاف کو نہ بڑھایا جاتا تو سامع کے لئے مطلب زیادہ واضح ہوتا کاف کو بڑھانے سے اشتباہ پیدا ہو گیا۔ کبھی ترتیبِ عبارت کی وجہ سے اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے جیسے اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا قَیِّمًا کلام کی اصل ترتیب اسطرح تھی اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ قَیِّمًا وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا ترتیب بدلنے سے کچھ تشابہ ہو گیا۔

۲۔ تشابہ من جہت المعنی کی مثال میں ہم اللہ کی صفات کو پیش کر سکتے ہیں جو نہ محسوس ہیں نہ مشابہ بالمحسوس اور جو چیز محسوس یا محسوس جیسی نہ ہو سکے اس کا تصور ہمارے لئے ناممکن ہے اس لئے صفاتِ الٰہیہ ہمارے لئے متشابہ ہیں۔

۳۔ اگر لفظ اور معنی دونوں کے اعتبار سے تشابہ ہو تو اسکی پانچ صورتیں ہیں

اول کمیت اور مقدار میں تشابہ یعنی عموم یا خصوص میں تشابہ ہونا جیسے اقتلوا المشرکین۔

دوم۔ کیفیتِ حکم کے لحاظ سے تشابہ یہ معلوم نہیں حکم واجب ہے یا مندوب جیسے فانکحوا ما طاب لکم الخ

سوئم۔ زمانہ کے اختلاف کی وجہ سے تشابہ جیسے ناسخ و منسوخ میں ہوتا ہے اتقوا اللہ حق تقاتہٖ اور اتقوا اللہ ما استطعتم۔

چہارم۔ جگہ رسم و رواج اور ماحول کو نہ جاننے کی وجہ سے تشابہ جیسے لیس البر بان تأتوا البیوت من ظہورھا اور انما النسئی زیادۃ فی الکفر۔ جب تک قبل از اسلام کے عرب کا رسم و رواج معلوم نہ ہوگا ان آیات کا مطلب مخفی رہیگا۔

پنجم۔ صحتِ فعل یا فسادِ فعل کی شرائط نہ جاننے کی وجہ سے تشابہ ہوتا ہے۔ جیسے نماز اور نکاح کی شرائط نہ جاننا موجب تشابہ ہے مفسرین نے تشابہ کی جتنی تشریحات کی ہیں کوئی بھی ان اقسام سے باہر نہیں ہے۔

متشابہ کا حکم

۱۔ تنقیح مذکورہ بالا پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ بعض متشابہات کا علم ہمارے لئے ناممکن ہے جیسے صفاتِ الٰہیہ، وقتِ قیامت کی تعیین، دابۃ الارض

کی کیفیت اور اسکے خروج کا مقرر وقت وغیرہ۔

۲۔ بعض متشابہات کا علم ہمکو ہوسکتا ہے اور ہوتا ہی جیسے الفاظِ غریبہ اور احکام مغلقہ کو باوجود انکے لفظی یا معنوی تشابہ کے ہم جان سکتے ہیں اور جانتے بھی ہیں

۳۔ بعض متشابہات ایسے ہیں جن کا علم صرف علماءِ راسخین کو ہوسکتا ہے (جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ) دوسروں کو نہیں ہوسکتا۔

اس تفصیل کو نظر کے سامنے رکھنے کے بعد یہ حقیقت سمجھنا دشوار نہیں کہ آیت وَمَا يَعْلَمُ تَاوِيْلَهٗ اِلَّا اللهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ میں للہ پر وقف بھی صحیح ہے اور مابعد سے وصل بھی صحیح ہے۔ اگر نمبر اول متشابہات مراد ہوں تو وقف لازم ہے اور نمبر ۳ متشابہات مراد ہوں تو وصل صحیح ہے۔ ۳/۹ ۔

مُتَشَاكِسُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع جھگڑالو۔ شَكَاسَتٌ کا اصل معنی ہے بدخلقی۔ بداخلاقی کا لازمی نتیجہ جھگڑا ہے۔ اگر شرکا بداخلاق ہوں تو رواداری کسی میں نہوگی) لامحالہ آپس میں جھگڑا کرینگے۔ شَكُسَ شَكَاسَةً (كَرُمَ) بدخلق ہوگیا۔

۲۳/۱۷ ۔

مُتَصَدِّعًا۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب تَصَدُّعٌ مصدر (باب تفعّل) ٹکڑے ٹکڑے۔ شگافتہ۔ صَدْعٌ کا لفظ پھٹنے کھلنے۔ شگافتہ ہونے اور الگ ہوجانے کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے، اس لئے صَدْعٌ شگاف کو اور آدمیوں کی ایک ٹکڑی اور گروہ کو کہتے ہیں۔ زمین کو پھاڑ کر سبزہ نکلتا ہے اسلئے سبزہ کو بھی صَدْعٌ کہا جاتا ہے وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ سبزی والی زمین کی قسم۔ صِدْعٌ ہر چیز کا آدھا ٹکڑا۔ بکریوں اور اونٹوں اور آدمیوں کی ایک ٹکڑی۔ جماعت۔ صَدْعٌ ہر چیز کا متوسط درجہ مثلاً نہ جوان نہ بوڑھا بلکہ ادھیڑ۔ نہ زیادہ لمبا نہ بالکل ٹھنگنا ناٹا بلکہ متوسط قدوالا۔ نہ بہت زیادہ موٹا گھمنا نہ زیادہ دبلا چھانکڑ۔

صَدَعَاتٌ رائی خیال اور خواہش کی پراگندگی بَيْنَهُمْ صَدَعَاتُ الرَّاْيِ وَالْهَوٰى انمیں افکار اور خواہشات کا تفرق ہے۔

صَادِعٌ رات کی تاریکی کو پھاڑ کر برآمد ہونے والی صبح کی روشنی۔

غرض مادہ صدع میں شگافتہ ہونے اور کھلنے کھلنے کا مفہوم پایا جانا ضروری ہے۔

اس سے مجرد باب فتح سے مستعمل ہے۔ اگر
بغیر وساطت حرفِ جار کے متعدی استعمال
ہوتا ہے تو پھاڑنے اور شگافتہ کرنے کا معنی ہوتا
ہے جیسے صَدَعَ الْفَلَاۃَ بیابان کو پھاڑ دیا یعنی
طے کیا اور اگر باء کے ساتھ استعمال کیا جائے تو
کھولکر بیان کرنے خوب آشکار کرنے کا معنی ہوتا
ہے۔ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (دیکھو اِصْدَعْ) صَدَعَ
بِالْحَقِّ اوس نے حق کو ظاہر کر دیا حق کا اعلان کر دیا
لیکن اِلٰی میلان پر اور عَنْ اعراض پر دلالت کرتا
ہے جیسے صَدَعَ اِلَیْہِ اوسکی طرف رغبت کی
صَدَعَ عَنْہُ اوس سے گریز کیا اعراض کیا۔
بابِ تفعل میں شگافتہ ہونے اور تفعیل
میں شگافتہ کرنے کا معنی ہوتا ہے تَصَدَّعَ الشَّیْءُ
وہ چیز پھٹ گئی۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ اسی
سے مُتَصَدِّعٌ اسم فاعل ہے۔ تَصَدَّعَتِ
الْاَرْضُ بِفُلَانٍ۔ زمین پھٹ گئی اور فلاں شخص اس
میں سما گیا یعنی ایسا غائب ہوا کہ پھر پتہ نہ چلا۔ ۲۸/پ

اَلْمُتَصَدِّقَاتِ۔ اسم فاعل جمع مؤنث۔
اَلْمُتَصَدِّقَۃُ مفرد۔ صدقہ دینے والی خیرات کرنیوالی
عورتیں۔ لفظ صدقہ کا اطلاق عموماً غیر واجب خیرات
پر ہوتا ہے لیکن کبھی فرض زکوٰۃ کو بھی کہدیا جاتا ہے
جیسے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً یا اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ
لِلْفُقَرَآءِ۔ اگر کوئی شخص اپنے حق سے درگزر
کر لے تو اس پر بھی لفظ تصدق کا اطلاق ہوتا
ہے وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ الخ
وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَ
اَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ۔ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ
اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا۔ آیت میں متصدقات
کا لفظ زکوٰۃ اور خیرات سب کے لئے عام ہے
۲۲/پ۔

اَلْمُتَصَدِّقِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب
اَلْمُتَصَدِّقُ واحد۔ خیرات یا زکوٰۃ دینے والے
مرد ۱۳/پ اس جگہ خیرات دینے والے مراد ہیں،
۲۲/پ اس جگہ مفہوم میں عموم ہے۔ زکوٰۃ دینے
والے یا خیرات دینے والے۔

اَلْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب
اَلْمُتَطَهِّرُ مفرد۔ تَطَهُّرٌ مصدر بابِ تفعل
پاک ہونیوالے۔ طَهْرٌ (فتح) متعدی ہے دور
کرنا۔ طُهْرٌ اور طَهَارَةٌ (نصر وکرم)
لازم ہے پاک ہونا پانی وغیرہ سے جسم اور
کپڑے اور جگہ کو پاک کیا جائے یا ایمان و
اعمال صالحہ کے پانی سے کفر و بد اعمالی کی نجاست

نفس سے دور کی جائے دونوں پر طہارت کا اطلاق
ہوتا ہے۔ قرآن میں طہارت کا استعمال دونوں
معنی میں ہوا ہے۔ مثلاً

وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا اگر جنابت
کی حالت میں ہو تو پانی وغیرہ سے پاکی حاصل کرو۔

حَتّٰی یَطْهُرْنَ یہاں تک کہ عورتیں
پاک ہو جائیں۔

فَاِذَا تَطَهَّرْنَ جب وہ پاکی حاصل کرلیں،
مذکورہ آیات میں جسمانی طہارت مراد ہے۔

وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ اللہ گناہ سے
پاک ہونے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا
اس مسجد میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو پاک ہونے
کو پسند کرتے ہیں۔

اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ بلاشبہ وہ لوگ
مدعیِ طہارت ہیں۔

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ۔ اللہ پاکی
یا پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اللہ
کافروں سے تمکو بچاکر نکال لیگا اور اونکی طرح
بداعمالیوں سے تمکو پاک رکھیگا۔

وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا اللہ چاہتا ہے کہ
گناہوں کی نجاست سے تمکو پاکیزہ بنادے

وَطَهَّرَكِ اللہ نے تجھے پاک یا پاکیزہ
بنادیا ہے۔

ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ یہ فعل تمہارے
لئے بہت پاکیزہ اور تمہارے دلوں کو پاک
رکھنے والا ہے۔

لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ اوس کے
حقائقِ معرفت تک صرف وہی لوگ پہونچ
سکتے ہیں جن کے نفس پاکیزہ ہوں اور ہر فساد
کے میل کچیل سے صاف ہوں۔

لَهُمْ فِیْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ جنت میں
اہلِ جنت کے لئے ایسی بیبیاں ہونگی جو دنیوی
میل کچیل اور بداخلاقی کی نجاستوں سے پاک
کردیگئی ہونگی۔

وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ اپنے نفس کو گناہوں کی
کثافت اور عیبوں سے پاک رکھو۔

طَهِّرْ بَیْتِیَ اور اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ سے مراد
ہے کعبہ کو بتوں کی نجاست سے پاک رکھو۔

ہم نے طہارت کے معنے کی یہ کل تشریح
امام راغب کی المفردات سے نقل کی ہے اور

ہر آیت کا مرادی معنی بھی امام مذکور کا بیان کردہ ہے مفصل
منقح ہر آیت کی توضیح اُسکے مقام پر کی گئی ہے پ ۲/۱۲۔

اَلْمُتَعَالِ - اسم فاعل واحد مذکر حالت رفع تَعَالِی
مصدر باب تفاعُلٌ۔ اصل میں اَلْمُتَعَالِیُ تھا عُلُوٌّ مادہ۔
ثلاثی مزید میں ثلاثی مجرد سے حرفوں کی تعداد بہر حال
زیادہ ہوتی ہے جو مختلف ابواب میں مختلف معانی پر
دلالت کرتی ہے لیکن کبھی کثرتِ حروف
سے مجرد کے معنی میں صرف زیادتی کرنی مقصود
ہوتی ہے کوئی دوسری خصوصیت پیشِ نظر
نہیں ہوتی ایسی زیادتی اور یہ مقصود کبھی بابِ
تفاعل میں بھی ہوتا ہے چنانچہ امام راغبؒ نے
صراحت کی ہے کہ متعالی۔ عالی سے زیادہ مبالغ
پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی عالی کا معنی بزرگ عالی
مرتبہ، برتر، غالب وغیرہ اور متعالی کا معنی بہت
بزرگ۔ بہت غالب، بہت برتر، وغیرہ، مادہ
علو کے معنی کی پوری تشریح اور مختلف مشتقات
کی توضیح کے لئے دیکھو (باب العین فصل الالف
واللام مع الواؤ)

مَتَّعْتَ - واحد مذکر حاضر ماضی معروف۔
تَمْتِیْعٌ مصدر باب تفعیل۔ تو نے دنیوی سامان
سے بہرہ یاب بنایا۔ مزید توضیح کے لئے دیکھو۔
(متاعٌ باب المیم مع التاء) پ ۱۳/۷

مَتَّعْنَا - جمع متکلم ماضی معروف تَمْتِیْعٌ
مصدر باب تفعیل۔ ہم نے دنیاوی سامان دیکر
بہرہ مند کیا پ ۱۱/۵ پ ۱۴/۹ پ ۱۶/۱۴ پ ۱۷/۱۸ پ ۱۹/۱۵ پ ۲۰/۱۰
پ ۲۳/۹۔

مَتِّعُوا - جمع مذکر حاضر امر معروف بابِ
تفعیل۔ اون کو متعہ دو پ ۲/۱۵ اگر عورت کو قربت
سے پہلے طلاق دیدی جائے اور مہر کی کوئی
مقدار مقرر نہ کی گئی ہو تو تمتع اور معیشت
کے لئے کچھ اوسکو دینا واجب ہے لیکن
کتنی مقدار ہو۔ امام شافعی کے نزدیک مقدار
کی تعیین کا اختیار حاکم کو ہے شوہر کی فراخدستی
یا تنگ حالی کے پیشِ نظر جتنی مقدار چاہے
دلوا سکتا ہے احناف کے نزدیک چادر، دوپٹہ
کرتہ دینا ضروری ہے لیکن کیسا اور کس قیمت
کا اسکی تعیین شوہر کے حال کے مطابق کیجائیگی
قدوری اور کرخی نے عورت کے حال کا بھی
اعتبار کیا ہے جس مرتبہ کی عورت ہو اسی
قیمت کا لباس اسکو دیا جائیگا (مدارک بیضاوی
وتفسیر احمدی) پ ۲۲ اس آیت میں متعہ دینے کا
وجوبی حکم قربت (اور خلوت صحیحہ) نہونے کی

صورت میں دیا گیا ہے بشرطیکہ مہر کی مقدار معین نہ کی گئی ہو لیکن اگر مقدار مہر مقرر کر دی گئی ہو اور خلوتِ صحیحہ کے بغیر طلاق دیدی ہو تو نصفِ مہر واجب ہے متعہ واجب نہیں کیونکہ سورۂ بقر کی آیت ہے۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ

امامِ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے اور امام احمدؒ کا بھی ایک قول یہی مروی ہے۔ تفسیرِ احمدی میں اتنا اور بھی ہے کہ نصفِ مہر دینا واجب ہے اور متعہ دینا مستحب۔

امام شافعی اس غیر مدخولہ مطلقہ کے لئے جس کا مہر مقرر کر دیا گیا ہو۔ نصفِ مہر کو واجب اور متعہ کو سنت قرار دیتے ہیں۔ امام احمدؒ کا بھی ایک قول اسی طرح ہے۔ امام مالک مَتِّعُوْهُنَّ کے امر کو وجوب کے لئے قرار ہی نہیں دیتے بلکہ مندوب کہتے ہیں یعنی متعہ دینا مستحب ہے۔ اور مفروضۃ المہر کو نصفِ مہر ادا کرنا چونکہ امام مالک کے نزدیک بھی واجب ہے اس لئے متعہ دینا مستحب بھی نہیں ہے۔ (مدارک وغیرہ)

مُتَفَرِّقُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔ متفرق واحد۔ تَفَرُّقٌ مصدر۔ فَرْقٌ مادہ۔ الگ الگ۔ جدا جدا (دیکھو فارقات اور فرق باب الباء مع الالف والراء) $\frac{13}{15}$

مُتَفَرِّقَةٌ - اسم فاعل واحد مونث مجرور۔ متفرقات جمع۔ تَفَرُّقٌ مصدر باب تفعل الگ الگ۔ جدا جدا (دیکھو فارقات اور فرق) $\frac{13}{2}$۔

مُتَقَابِلِيْنَ - اسم فاعل جمع مذکر منصوب متقابلٌ واحد۔ تَقَابُلٌ مصدر آمنے سامنے (دیکھو قابل قبول اور قبل) $\frac{14}{4}$ $\frac{25}{16}$ $\frac{27}{14}$۔

مُتَقَلَّبَكُمْ - مُتَقَلَّبٌ مضاف منصوب کُمْ ضمیر مضاف الیہ تمہارے گھومنے پھرنے کی جگہ کو (کمالین) مُتَقَلَّبٌ ظرفِ مکان ہے۔ تَقَلُّبٌ (مصدر) کا معنی گھومنا پھرنا۔ الٹ پلٹ ہونا۔ اگر اس کے بعد فی آتا ہے تو دخل دینے اور تصرف کرنے کا معنی کبھی ہو جاتا ہے تَقَلَّبَ فِی الشَّیْءِ فلاں چیز میں دخل دیا تصرف کیا ہاتھ ڈالدیا (قاموس) قرآن مجید میں تَقَلُّبٌ بمعنی تصرف مستعمل نہیں۔ $\frac{26}{6}$ (دیکھو قلب)

اَلْمُتَّقُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔

اَلْمُتَّقِیْ واحد اِتِّقَاءٌ مصدر پرہیز گار تقوی رکھنے والے (دیکھو تقوی) پ ۲/۲ پ ۹/۱۸ پ ۱۳/۱۱ پ ۱۸/۱۷ پ ۲۴/۱ پ ۲۶/۶ ۔

اَلْمُتَّقِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب و مجرور ۔ المتقی مفرد ۔ اِتِّقَاءٌ مصدر پرہیز گار تقوی والے (دیکھو تقوی) پ ۱/۱ و ۸ پ ۲/۸ و ۱۵ پ ۳/۱۶ پ ۴/۳ و ۵ پ ۶/۹ و ۱۱ پ ۹/۵ پ ۱۰/۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۳ پ ۱۱/۵ پ ۱۲/۴ پ ۱۴/۴ و ۱۰ پ ۱۶/۹ پ ۱۷/۴ پ ۱۸/۱۰ پ ۱۹/۹ پ ۲۰/۱۲ پ ۲۳/۱۲ و ۱۳ پ ۲۴/۳ پ ۲۵/۹ و ۱۲ و ۱۰ و ۱۸ پ ۲۶/۱۷ و ۱۸ پ ۲۷/۳ و ۱۰ پ ۲۹/۴ و ۶ و ۲۲ پ ۳۰/۲ ۔

مُتَّکَاً ۔ اسم مکان ۔ سہارا لگانے کی جگہ جس پر ٹیک لگائی جائے ۔ گاؤ تکیہ مسند وغیرہ تَوَکُّؤٌ اور اِتِّکَاءٌ کا معنی سہارا لگانا ٹیک لگانا ۔

مجازاً مراد کھانا (ابن عباس ۔ سعید بن جبیر ۔ حسن ۔ قتادہ ۔ مجاہد)

اہلِ عرب مُتَّکَاً اس چیز کو کہتے ہیں جس سے پینے کھانے یا باتیں کرنے کے وقت سہارا لگایا جاتا ہے (معالم) امام رازی نے کہا مراد وہ کھانے کی چیز ہے جسکو چھری سے کاٹنے کی ضرورت ہو ۔ (تفسیر کبیر)

آجکل کھانا کھانے کے لئے میز لگائی جاتی ہے اور اس کے آس پاس کرسیاں ڈالی جاتی ہیں ۔ اسی طرح پہلے مہذب دسترخوانوں کے ارد گرد چھوٹی چھوٹی گدیاں غالیچے اور گاؤ تکئے لگائے جاتے تھے اور جسطرح آجکل میز لگانے اور تیار کرنے سے مراد ہوتا ہے ۔ کھانا چننا اور میز پر بیٹھنے سے مراد ہوتا ہے کھانا کھانے کے لئے بیٹھنا اسی طرح بقول عتبی گاؤ تکیہ لگانے سے مراد ہے کھانا کھلانے بیٹھانا ۔ جمیل کا شعر ہے ۔

فَظَلِلْنَا بِنِعْمَةٍ وَاتَّکَأْنَا
وَشَرِبْنَا الْحَلَالَ مِنْ قُلَلِہٖ

ہم نے عیش میں دن گذارا کھانا کھایا اور مٹکوں سے نکالکر شراب پی ۔

سیوطی نے مُتَّکَاً کی تفسیر میں طعامًا یُقْطَعُ بالسِّکِّیْنِ لکھا ہے اور یہی قول امام رازی کا ہے لیکن اس کے بعد لکھا ہے وھوالاُتْرُجُّ گویا شیخ سیوطی کے نزدیک مُتْکًا کا ترجمہ ہوا ترنج ۔ شیخ کے اس قول کا مدار وہب کے قول پر ہے وہب نے بھی متکا کو ترنج ہی کہا ہے مگر ابو عبیدہ اور دوسرے اہلِ لغت نے اسکا انکار کیا ہے کیونکہ ترنج کو مُتُکٌ مُتْکَۃٌ مُتْکٌ اور مُتُکٌ کہا جاتا ہے ۔

(قاموس) ضرار بن نہشل کا شعر ہے۔

فَاهْدَتْ مُتْكَةً لِبَنِي اَبِيهَا اس نے اپنے چچا کے بیٹوں کے لئے ترنج ہدیہ میں بھیجے (معجم القرآن)

ہاں اگر شیخ کے قول کو مجاز در مجاز پر محمول کیا جائے اور وہب کے قول کو بھی نہ قرار دیا جائے تو صحیح ہوجائیگا۔ اوّلاً متّکأ سے بطور استعارہ وہ طعام مراد لیا جسکو چھری سے کاٹا جاتا ہے پھر عام ترنج سے خاص ترنج مراد لے لیا۔

شاذ قرأت میں متکا بھی آیا ہے لیکن اس سے مراد کیا ہے اس میں اقوال مختلف ہیں مثلاً عبد بن حمید کی روایت سے ابن عباس کا قول ہے کہ ترنج مراد ہے۔ مجاہد کا بھی یہی قول ہے۔ بعض نے کہا یہ لفظ حبشی ہے ترنج کو کہتے ہیں ضحاک نے کہا مُتْكٌ اوس چپاتی کو کہتے ہیں جس کے اندر گوشت لپٹا ہوا ہو۔ عکرمہ کا قول ہے جو کھانے کی چیز چھری سے کاٹی جاتی ہو وہ متک ہے ابو زید نے کہا کاٹ کر چھری سے جو چیز کھینچی جائے وہ متک ہے۔ لغت میں مَتْكٌ اور بَتْكٌ کا معنی ہے کاٹنا (معالم) قاضی بیضاوی نے بھی متکا کا ترجمہ وہی کیا ہے جو عکرمہ کا قول ہے۔ (بیضاوی) ۱۲/۱۴۔

مُتَّكِئُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر مرفوع متّکیٌ واحد اِتِّكَاءٌ مصدر تکیہ لگائے ہوئے۔ پ ۲۳/۳

مُتَّكِئِيْنَ - اسم فاعل، جمع مذکر منصوب۔ متّکیٌ واحد اِتِّکَاءٌ مصدر (افتعال) تکیہ لگائے ہوئے۔ پیچھے کو گاؤ تکیہ سے سہارا لگائے ہوئے پ ۱۵/۱۶ پ ۲۳/۱۳ پ ۲۷/۱۳و۱۴ پ ۲۹/۱۹

اَلْمُتَكَبِّرُ - اسم فاعل مفرد مرفوع۔ تَکَبُّرٌ مصدر (باب تفعل) سربلندی اور عظمت کی آخری حد کو پہونچا ہوا۔ (مدارک) ہر نامناسب صفت سے برتر (محلی) تکبر دو طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ فی نفسہ کسی میں خوبیاں اور صفاتِ حسنہ سب سے زائد ہوں۔

۲۔ واقع میں تو صفاتِ حسنہ سے خالی ہو اور مدعی ہو کمالِ صفات کا۔ اول محمود ہے اور دوسرا مذموم ہے اس لئے اول معنی کا لحاظ کرتے ہوئے متکبر اللہ کی صفت ہے اور محمود ہے اور دوسرے معنی کے لحاظ سے کافر یا مغرور انسان پر اطلاق ہوتا ہے جو مذموم اور قبیح ہے تکبر کی بدترین قسم یہ ہے کہ آدمی اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے سرکشی کرے اور خود سر بن جائے۔

(المفردات الراغب) پ ۲۸

مُتَكَبِّرٍ - اسم فاعل مفرد مجرور تَکَبُّرٌ مصدر۔

غرور پیدا کرنیوالا اللہ کی اطاعت و فرمان برداری
سے سرتابی کرنیوالا ۔ پ ۲۴/۹۹۸ ۔

اَلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور تکبر
مصدر ۔ اللہ کو ماننے اور اوسکی اطاعت کرنے
سے سرتابی کرنے والے ۔ پ ۲۴ پ ۲۴/۱۳۹۵۰۳ ۔

اَلْمُتَكَلِّفِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور ۔
تکلف مصدر (تفعل) بناوٹ کرنے والے ۔
یعنی اپنی طرف سے قرآن بنا لینے والے (خازن
ومحلی) یا لوگوں کو دکھانے کے لئے اطاعتِ خداوندی
کا اظہار کرنیوالے (منجد) کَلِفَ (مصدر مجرد)
شیفتہ ہونا (راغب) اور بصورت اسم سیاہی
زردی آمیز یا سرخی سیاہی آمیز اور چہرہ کا سرخی
سیاہی آمیز رنگ (قاموس) اور چھائیاں
(المفردات) کَلِفٌ صیغہ صفت شیفتہ
عاشق (شاید اسوجہ سے کہ عاشق کا چہرہ برداشت
مصائب کے آثار کا حامل ہوتا ہے) کُلْفَۃٌ سرخی
سیاہی آمیز یا سرخی مائل بسیاہی ۔ رنج ۔ سختی ۔
کَلِفَ ۔ کَلَفًا (سمع) شیفتہ ہوگیا ۔ اَکْلَفَہٗ
بِہٖ اوس کو فلاں چیز کا شیفتہ بنا دیا (باب افعال)
تَکْلِیْفٌ (تفعیل) کسی کو ناقابلِ برداشت حکم
دینا ۔ حَمَّلْتُ الشَّیْءَ تَکَلُّفَۃً اس چیز کو میں نے
دشواری کے ساتھ برداشت کیا ۔ تَکَلُّفٌ کسی
کے حکم دینے سے کسی کام کو اپنے اوپر برداشت
کرنا اور دشواری اٹھانا (اقرب الموارد و تاج)

اصل میں تکلف نام ہے چہرہ پر کچھ بدنمائی
ظاہر کرتے ہوئے اور برداشت دشواری کی
علامات نمودار کرتے ہوئے کسی کام کو کرنا ۔
اسکی ۲ دو قسمیں ہیں ۔

(۱) کسی کام کو کرنے کے وقت چہرہ پر
بناوٹی دشواری کے آثار نمودار کرلینا ۔

(۲) بلندی حوصلہ دکھاتے ہوئے کسی مقصد
کو حاصل کرنے کے لئے دشواری اٹھانا دونوں
صورتوں میں چہرہ پر کچھ انقباضی کیفیت ضرور
پیدا ہو جاتی ہے پیشانی پر بل اور رخساروں
کی کھال میں سلوٹیں پڑ جانا لازم ہیں ۔

اول قسم مذموم اور قبیح ہے آخری قسم
ممدوح اور محمود اس لئے کہ کسی کام کو کرنے
اور کسی مقصد کے حاصل کرنے میں بلندی
حوصلہ ظاہر کرتے ہوئے دشواری اٹھانے
سے تحصیل مقصد سہل ہو جاتی ہے اور اچھے
مقصد سے شیفتگی اور محبت رکھنے کے علامات
نمایاں ہوتے ہیں ۔ آیت میں تکلف کی مذموم

قسم مراد ہے۔

اللہ کی طرف سے بندوں پر جو تکلیفات (اوامر و نواہی) اور دشواریاں عائد کی جاتی ہیں اون کی تعمیل میں بندوں کی طرف سے تکلفِ محمود کا ظہور ہوتا ہے۔ (راغب مع بعض زیادت)

تکلیف شرعی کیا ہے؟

علماءِ اصول میں سے امام الحرمینؒ نے کہا ہے

هُوَ اِلْزَامُ مَافِيهِ الْمَشَقَّةُ دشواری والا کام کسی پر لازم کر دینا تکلیف ہے

باقلانی نے کہا هُوَ طَلَبُ مَافِيهِ الْكُلْفَةُ سختی آمیز امر کی طلب کو تکلیف کہتے ہیں۔

چونکہ طلب کا تعلق امر مندوب و مستحب سے بھی ہے استحساناً امر مستحب پر بھی آدمی مامور ہے اس لئے امام باقلانی کے نزدیک امر مندوب بھی تکلیفاتِ شرعیہ میں داخل ہے لیکن امرِ مندوب میں ایجاب نہیں ہوتا اور امام الحرمین کے نزدیک تکلیف کے لئے الزام اور ایجاب ضروری ہے اسلئے اونکے قول پر مندوبات و مستحبات کو تکالیفِ شرعیہ نہیں کہا جا سکتا۔

مدارِ تکلیف

تکلیفاتِ شرعیہ کا مدار ایمان باللہ پر ہے کافر غیر مومن ہونے کی وجہ سے غیر مکلف بالعبادات ہے۔ (ہکذا قالت الاشاعرة)

آدمی کب مکلف ہوتا ہے

امام شافعیؒ اور امام ابوالحسن اشعری کے نزدیک دعوتِ پیغمبرؑ کے بعد۔

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دعوت پیغمبر اور اتنا وقت گذرنے کے بعد کہ کائنات پر غور کر کے آدمی خالقِ کائنات کی ہستی اور اسکی وحدانیت کو دریافت کر سکے۔ اسی وجہ سے بچہ، دیوانہ اور غافل غیر مکلف ہے۔

(حاشیہ معجم القرآن مع بعض زیادت از مؤلف)

پ ۲۳ ..

الْمُتَلَقِّيَانِ۔ اسم فاعل تثنیہ مذکر مرفوع دو (لکھ) لینے والے (فرشتے) تَلَقِّي مصدر ز باب تفعل، کا معنی ہے۔ ملاقات کرنا سامنے سے کسی چیز کو لے لینا پا لینا اس جگہ متلقیان سے اعمال لکھنے والے فرشتے مراد ہیں۔ (دیکھو لقاء اور لقوا) پ ۲۶/۱۲

مُتُّمْ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف۔ موت مصدر (نصر) (یا اگر) تم مرجاؤ۔ ماضی بمعنی مضارع

پ ۴/۸

مِتُّمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف ۔ موت
مصدر (ضرب و سمع) (جب، تم مرجاؤ گے ماضی
بمعنی استقبال (تشریح کے لئے دیکھو مات ۱/۳ پ)

مِتْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف (ضرب و
سمع) (جب) ہم مرجائینگے ۔ شرط میں واقع ہونیکی
وجہ سے ماضی کے معنی استقبال کا ہوگیا
پ ۱۸/۵ پ ۲۳/۶۵ پ ۲۶/۱۵ پ ۱۷/۱۵ ۔

مُتِمُّ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مضاف
مرفوع اِتْمَامٌ مصدر (بابِ افعال) پورا
کرنیوالا ۔ کامل کرنے والا ۔ اس سے ثلاثی
مجرد تَمَّ یَتِمُّ تَمَامًا آتا ہے ۔ تمام ہونیکا
معنی ہے پورا ہونا کسی ضروری چیز کا محتاج
نہ رہنا ۔ پورا ہونا دو طرح ہوتا ہے ۔

۱ کسی چیز کے اجزاء، افراد اعداد
کا پورا ہونا کسی جزء یا عدد کا باقی نہ رہنا ۔

۲ لوازم شرائط کیفیات اور نتائج
کا پورا ہونا ۔ اللہ کا فعل بہر طور پورا ہوتا
ہے نہ وہ مزید جزء تکمیل کا محتاج ہوتا
ہے نہ کسی کیفیت نتیجہ اور شرط وغیرہ
کے لحاظ سے تشنۂ تکمیل ہوتا ہے ۔ اسلئے
اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے یعنی
اسلام اور دین کو پورا کر کے رہیگا ۔ اجزاءِ
دین، لوازمِ دین، کیفیاتِ دینیہ اور نتائج
سب ہی کامل طور پر ظاہر ہونگے ۔ پ ۲۸/۹

اَلْمُتَنَافِسُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع
اَلْمُتَنَافِسُ مفرد تنافس مصدر (بابِ
تفاعل) باہم بڑھ چڑھ کر کسی چیز کی رغبت
کرنے والے ۔ کسی نفیس چیز کی طرف باہم
مقابلۃً میلان کرنیوالے ۔ اصل میں اس
کا مادہ نَفْسٌ ہے جس کا معنی ہے کشائش
فراخی وسعت اسی سے نفیس عمدہ، اعلیٰ، بیش
قیمت، اور مرغوب چیز کو کہتے ہیں ۔ ثلاثی مجرد
میں اس کا استعمال بابِ سَمِعَ سے بھی ہوتا
ہے اور کَرُمَ سے بھی نَفِسَ نَفَسًا ،
نَفَاسَۃً کا معنی ہے کسی چیز کو خود عزیز
سمجھا اور دوسروں کے حق میں بخل کیا
یعنی وہ چیز خود لے لی دوسروں کو دینا نہ
چاہی نَفِسَ عَلَیْہِ بِخَیْرٍ دوسرے کو بھلائی
پہونچنے پر حسد کیا نَفِسَ عَلَیْہِ الشَّیْئَ نَفَاسَۃً
دوسرے کو چیز نہ دی اور اہل نہ سمجھا ۔ (یہ
سب استعمالات بابِ سَمِعَ سے آتے ہیں)
نَفُسَ نَفَاسَۃً و نَفَاسًا و نَفْسًا (کَرُمَ)

بیش قیمت عمدہ اور مرغوب ہوگیا۔

باب تَفَاعُل اور مفاعَلَۃ میں یہی مادہ پہونچا تو کسی چیز کو نفیس خیال کرکے دوسرے کے مقابلہ میں اوسکی رغبت کرنے اور بڑھ چڑھکر اسکے حصول کی کوشش کرنیکا معنی ہوگیا۔ کیونکہ عموماً نفیس چیز کو آدمی خود حاصل کرنا چاہتا ہے اور دوسرے کو دینا پسند نہیں کرتا لوگوں کے میلانِ طبع کا اقتضا یہی ہے۔ اس لئے تنافس اور منافست کا معنی ہوا کسی مرغوب چیز کو دوسروں سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ پ ۳۰ ۔

اَلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور۔ اَلْمُتَوَسِّمُ مفرد تَوَسُّمٌ مصدر (باب تفعل) اہلِ فراست۔ دیکھنے والے۔ علامات دیکھکر شناخت کرنے والے۔ تَوَسُّمٌ کا معنی ہے علامات دیکھکر شناخت کرلینا۔ حضورِ اقدس کی شان میں حضرتِ عبداللہ بن رواحہؓ نے کہا تھا۔

اِنِّی تَوَسَّمْتُ فِیْکَ الْخَیْرَ اَعْرِفُہٗ

وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنِّی ثَابِتُ الْبَصَرِ

"میں نے اپنی جانی بوجھی ہوئی خوبیاں آپ کے اندر پہلے ہی سے دیکھکر شناخت کرلیا تھا خدا گواہ ہے کہ میری نظر غلطی نہیں کرتی"۔

تَوَسُّمٌ کا معنی نشاندار ہونا بھی ہے۔ حدیث میں الشیخ الْمُتَوَسِّمُ آیا ہے یعنی وہ بوڑھا جو علامات پیری سے آراستہ ہو۔ اس کا مادہ وَسْمٌ ہے بصورت مصدر وَسْمٌ کا معنی ہے نشاندار کرنا (راغب) اور بصورت اسم وَسْمٌ اور سِمَۃٌ نشان کو کہتے ہیں وُسُومٌ اور سِمَاتٌ جمع وَسِیْمٌ اور وَسِیْمَۃٌ حسین اور حسینہ وِسَامٌ جمع وَسِیْمٌ کی جمع وُسَمَاءُ بھی آتی ہے مِیْسَمٌ حسن اور علامت وَسَامَۃٌ خوبصورتی۔ مَوْسِمٌ حج کا زمانہ۔ جس سے عرب کی تجارت اور مختلف کاروبار کی شناخت ہوتی تھی۔ ہر فصل جس سے کھیتوں باغوں اور سردی گرمی کے تغیرات کی شناخت ہوتی ہے۔ ثلاثی مجرد کے افعال نَصَرَ ضَرَبَ اور کَرُمَ تینوں بابوں سے آتے ہیں۔

وَسَمْتُہٗ (نصر) میں مقابلہ حسن میں اس پر غالب آیا۔ وَسَمْتُہٗ (ضرب) میں نے اوس کو نشاندار بنادیا وَسُمَ وَسَامَۃً وو سامًا (کرم) خوب صورت ہوگیا۔ پ ۱۴

مُتَوَفِّيْكَ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مضاف کَ ضمیر واحد مذکر مضاف الیہ۔ میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔ میں تجھے اپنی گرفت

میں لیکر اٹھالینے والا ہوں یا میں تجھے سُلانیوالا
ہوں اور (نیند کی حالت میں)
آسمان کی طرف اٹھانے والا ہوں. متوفی
کا مصدر تَوَفِّی ہے اور توفی کا معنی ہے پورا
پورا الینا (قاموس وغیرہ) تمام حق گرفتن (صراح)
آیت میں توفی کا کیا معنی ہے. علمائے سلف نے
اسکی تشریح میں لفظ قبض کہا ہے. یعنی گرفت
میں لے لینا لیکن قبض اور گرفت میں لینے
سے کیا مراد ہے قبض روح مع بدن یا صرف
قبض روح یعنی مار ڈالنا یا نیند مسلط کرنا ربیع
بن انس کے نزدیک نیند مسلط کرنا مراد ہے،
یعنی میں تجھکو سلا دونگا. پھر نیند کی حالت
میں آسمان کی طرف اٹھالونگا اس تفسیر کا مستدل یہ
آیت ہے وَھوالذی یتوفاکم باللیل اللہ تمکو رات کو
سلاتا ہے اس آیت سے ثابت ہے کہ توفی کا معنی
سلا دینے کا آتا ہے بقول ربیع واقع بھی یونہی ہوا اللہ
نے حضرت عیسیٰ کو سلا کر اٹھا لیا (معالم) ابوالبقاؒ
نے کلیات میں لکھا ہے مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ کِلَاھُمَا
لِلْمُسْتَقْبَلِ وَالتَّقْدِیْرُ رَافِعُکَ ثُمَّ مُتَوَفِّیْکَ لِاَنَّہٗ
رُفِعَ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ یَتَوَفّٰی یعنی متوفی اور رافع
اگرچہ اسم فاعل کے صیغے ہیں لیکن استقبال کا معنی
مراد ہے اور عبارت میں تقدم تاخر ہے اصل میں رَافِعُکَ
مقدم اور متوفیک مؤخر ہے کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کو پہلے آسمان
کیطرف اٹھا لیا گیا پھر آئندہ انکی وفات ہوگی،
تفسیر عباسی میں بھی اسی کی تائید کی گئی ہے.
ثُمَّ مُتَوَفِّیْکَ اِلٰی قَابِضِکَ بَعْدَ النُّزُوْلِ،
یعنی آسمان کی طرف اٹھانے کے بعد (آئندہ)
میں تجھے وفات دونگا یعنی آسمان سے اُترنے
کے بعد تیری روح قبض کرونگا.
حسن کلبی اور ابن جریج کے تشریحی اقوال
میں ہے اِلیٰ قابضک ورافعک من
الدنیا اِلَیَّ مِنْ غیر موت. یعنی تم کو
اپنی گرفت میں لیکر میں دنیا سے اٹھا کر اپنے
پاس بغیر موت کے لے آؤنگا. گویا قبض سے
مراد ہوا قبض مع جسم. بغیر موت کے اٹھائے
جانے سے پہلے. نہ قبضِ روح مراد ہوا نہ
نزول کے بعد والے قبض روح کا اسجگہ ذکر ہے
(معالم التنزیل)
امام رازیؒ نے نفیس اور دقیق تفسیر کی
ہے. فرماتے ہیں معنی قولہ انی متوفیک
ای انی متمم عمرک فحینئذٍ اتوفاک فلا
اترکھم حتی یقتلوک بل انا رافعک الیٰ

سمائی و مقربك بملائکتی واصونك عن ان یتمکنوا من قتلك (کبیر) یعنی انی متوفیك کا مطلب یہ ہے کہ میں تمہاری عمر پوری کرونگا اور عمر پوری دینے کے بعد تمکو وفات دونگا۔ کافروں کے ہاتھوں سے تم کو قتل نہیں ہونے دونگا بلکہ اپنے آسمان کی طرف تمکو اٹھا لونگا اور فرشتوں کے پاس جو تمہاری قیامگاہ ہے وہاں تمکو پہنچا دونگا اور کافروں کے قتل سے تمکو محفوظ رکھونگا۔

جمہور مفسرین و محدثین کا اجماعی قول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ قیامت کے قریب نازل ہونگے۔ امام رازیؒ نے فرمایا وورد الخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سینزل ویقتل الدجال ثم انہ تعالیٰ یتوفاہ بعد ذلك (کبیر)

یعنی رسول اللہ صلعم کی حدیث مروی ہے کہ عیسیٰ نازل ہونگے اور دجال کو قتل کرینگے پھر اس کے بعد اللہ انکو وفات دے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوع حدیث مروی ہے حضور صلعم نے ارشاد فرمایا

قیامت نہیں بپا ہوگی یہانتک کہ عیسیٰ بن مریم حاکم منصف اور امام عادل ہوکر اترینگے صلیب کو توڑینگے خنزیر کو قتل کرینگے جزیہ کو ساقط کرینگے (یعنی اسلام کے بغیر جزیہ ادا کرکے امن حاصل کرنے کا قانون جاتا رہیگا) مال بہتا پھریگا کہ کوئی لینے والا بھی نہوگا (ابن ماجہ) پھر دمشق کے پوربی جانب سفید منارہ کے پاس عیسیٰ بن مریم اترینگے (ابوداؤد)

حضور والا برآمد ہوئے ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے فرمایا کیا تذکرہ کر رہے ہو صحابہؓ نے عرض کیا قیامت کا ذکر کر رہے ہیں فرمایا قیامت سے پہلے جب تک دس نشانیاں نہ دیکھو گے قیامت بپا نہوگی چنانچہ حضورؐ نے دھوئیں کا، دجال کا، دابۃ الارض کا، سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے کا، حضرت عیسیٰ کے نزول کا اور یاجوج و ماجوج کا تذکرہ فرمایا الخ۔ (صحیح مسلم)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمین کیطرف عیسیٰ بن مریمؑ اترینگے نکاح کرینگے انکی اولاد ہوگی ۴۵ سال (زندہ) رہیں گے پھر مرجائینگے اور میری قبر میں میرے ساتھ دفن

کئے جائیں گے ہیں اور عیسیٰؑ بن مریمؑ ایک قبر میں
ابوبکرؓ اور عمرؓ (کی قبروں) کے درمیان اٹھیں گے
عبداللہ بن عمرو۔ (رواہ ابن الجوزی۔ مشکوۃ)

نسفی کی کتاب عقائد میں اور تفتازانی
کی شرح میں ہے رسول اللہ صلعم نے جو علامات
قیامت کی خبر دی ہے یعنی دجال دابۃ الارض
اور یاجوج و ماجوج کا خروج اور آسمان سے
عیسیٰ کا نزول اور مغرب کی طرف سے آفتاب
کا طلوع یہ سب حق ہے۔

فقہ اکبر اور شرح فقہ اکبر میں ہے اللہ
کے فرمان کے مطابق نزولِ عیسیٰؑ قیامت کی
علامت ہے اور اللہ نے فرمایا ہے وَإِنْ مِنْ
اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ
یعنی کوئی اہلِ کتاب ایسا نہوگا کہ قیامت
کے قریب عیسیٰؑ کے نزول کے وقت اُن کی
وفات سے پہلے اون پر ایمان نہ لائے۔

تمام احادیث تفسیری اقوال اور تشریح
عقائد کا خلاصہ یہ ہے کہ عیسیٰ کی وفات ابھی تک
نہیں ہوئی۔ قیامت کے قریب نزول کے بعد
آپ کی وفات ہوگی اور آیت میں توفی سے
مراد ہے گرفت میں لے لینا یعنی مع بدن کے
قبضہ میں لے لیا اور کافروں سے بچا لینا جیسا کہ
واقعہ ہو چکا یا صرف روح قبض کرنا جیسا کہ
آئندہ قیامت کے قریب ہوگا۔ یا نیند مسلط
کر کے اٹھا لینا جیسا کہ ربیع بن انس کا قول ہے۔

ب ٣ -

اَلْمُتَوَكِّلُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔
اَلْمُتَوَكِّل مفرد۔ تَوَكُّلٌ مصدر (باب تفعل)
بھروسہ کرنے والے۔ اعتماد رکھنے والے اس
معنی کے لئے متوکل کا صلہ عَلٰی آنا ضروری ہے
کیونکہ تَوَكُّلٌ کے صلہ میں عَلٰی بھی آتا ہے اور
لام بھی اول کا معنی ہوتا ہے بھروسہ کرنا اعتماد
کرنا تَوَكَّلَ عَلَيْهِ اس پر بھروسہ کیا۔ دوسرے کا
معنی ہوتا ہے ذمہ دار اور متولی اور نگراں کار
بنجانا تَوَكَّلَ لَهٗ اس کی طرف سے اوسکے کام
کا نگراں اور متولی بنگیا۔

اِتَّكَلَ عَلَيْهِ (باب افتعال) اس پر بھروسہ
کیا۔ وَكَّلَ اِلَيْهِ الْاَمْرَ (باب تفعیل) اپنا
کام اسکے سپرد کر دیا۔ وَكَلٌ وَكَلَةٌ تُكَلَةٌ
وہ کمزور عاجز آدمی جو دوسرے کے بھروسہ پر
رہے۔ وکیل دوسرے کے کام کو اپنی سپردگی
میں لینے والا دوسرے کی طرف سے اوسکے

کام کی نگرانی کرنے والا کفیل سے وکیل عام ہے کیونکہ وکیل کا ذمہ دار ہونا ضروری نہیں وہ صرف اصل کا نائب ہوتا ہے کفیل خاص ہے ہر کفیل وکیل بھی ہوتا ہے اور ذمہ دار بھی (راغب)

وَكَالَةٌ کسی کی طرف سے اوسکے کاموں کی پیروی کرنا اور نگرانی رکھنا۔ دَكَلَ بِہٖ وَكَلًا (ضرب) اسپر بھروسہ کیا، اپنی کمزوری کا اعتراف کرتے ہوئے اپنا کام اسکے سپرد کردیا۔ دَكَلَ اِلَيْہِ الْاَمْرَ (ضرب) اپنا کام اسکے سپرد کردیا۔

دَكَالٌ جانور کا دوسرے کے سہارے سے چلنا خود تنہا نہ چلنا۔ پ ۱۳ ع ۲۴

اَلْمُتَوَكِّلِيْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب اَلْمُتَوَكِّل واحد۔ بھروسہ کرنیوالے۔ اعتماد رکھنے والے۔ پ

مَتٰى۔ اسم بھی ہے، اور حرف بھی۔ اسم کبھی وقت دریافت کرنے کے لئے آتا ہی (کب) مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اس وعدہ کا وقت کب ہوگا۔ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ یہ فتح کب ہوگی۔ مَتٰى نَصْرُ اللّٰہِ اللہ کی مدد کب آئیگی

کبھی شرط وجزا کے لئے آتا ہے۔ (جب) مَتٰى اَضَعِ الْعِمَامَةَ تَعْرِفُوْنِىْ جب میں سر سے عمامہ اتار دونگا تم مجھے پہچان لوگے (چندیا صاف نکلیگی جو سرداری کی علامت ہے)

حرفی صورت میں مِنْ یا فی کا ہم معنی ہوتا ہے (بنی ہذیل۔ صرح بہ مؤلف مغنی اللبیب) جیسے اَخْرَجَهَا مَتٰى كُمِّہٖ۔ اس کو اپنی آستین سے نکالا اور وَضَعْتُہٗ مَتٰى كُمِّىْ میں نے اوسکو اپنی آستین میں رکھ لیا۔ لیکن امام راغب نے اور بعض دوسرے اہلِ لغت نے لکھا ہے کہ بنی ہذیل متٰی کو وسط کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ ابو ذُوَیب ہُذلی کا شعر ہے۔

شَرِبْنَ بِمَاءِ الْبَحْرِ ثُمَّ تَرَفَّعَتْ
مَتٰى لُجَجٍ خُضْرٍ لَهُنَّ نَئِيْجُ

اونھوں نے سمندر یا دریا کا پانی پیا پھر سیاہ گہرے کنڈوں کے وسط میں سے اونکی سرسراہٹ کی آواز اٹھی۔

کبھی مَتٰى کو مَتّٰى بالتشدید بھی استعمال کیا گیا ہے لیکن بطور شذوذ۔

مَتُّ مصدر ہے دور دراز سفر کرنا لمبی سیر کرنا والفعل من نصر۔

قرآن مجید میں صرف اسم استفہام کی شکل

ہیں متی کا استعمال ہوا ہے۔ ب۲ ب۱۱/۱۱ ب۱۵/۱۵
ب۱۷/۳ ب۲۰/۲ ب۲۱/۱۹ ب۲۲/۹ ب۲۳/۲ ب۲۹/۲ ۔

مَتِیْنٌ ۔ صیغہ صفت مشبہ مفرد بمعنی مضبوط
محکم ۔ ریڑھ کی ہڈی کے دائیں اور بائیں حصہ کو
مَتْنٌ کہا جاتا ہے۔ اسی سے مَتَنَ فعل بنالیا
گیا اوسکی پشت قوی اور مضبوط ہوگئی (راغب)
اوسکے اعضا سخت اور مضبوط ہوگئے (قاموس)
مَتَانَۃٌ (کَرُم) مَتَنَ بِالْمَکَانِ (نصر) اس
جگہ قیام کیا مَتْنٌ اور مَتْنَۃٌ اونچی سخت زمین
کو بھی کہتے ہیں۔ مَتْنُ الطَّرِیْقِ۔ وسط راہ۔
(منتہی الادب)

متینٌ مضبوط پشت والا۔ توسیع استعمال
کے بعد متین کا معنی ہوگیا۔ قوی۔ محکم۔ (المفردات)
ب۹/۱۴ ب۲۹/۴ ۔

اَلْمَتِیْنُ ۔ قوی ۔ ب۲۷/۲ ۔

مَثَابَۃً ۔ ظرفِ مکان۔ لوگوں کے لوٹنے
کی جگہ ۔ کنویں سے پانی لینے کی جگہ۔ کنویں کی
سن ۔ مَثَابٌ کا یہ معنی بھی ہے اور کنویں
میں پانی جمع ہونے کی جگہ اور کھڑا ہوکر ساقی
کے پانی پلانے کی جگہ کو بھی مَثَابٌ کہتے ہیں
(قاموس واقرب الموارد) اس جگہ مَثَابَۃً
کا اول معنی مراد ہے۔ (خازن و مدارک و
ابوالسعود)

مَثَابَۃٌ اور مثابٌ کا مادہ ثَوْبٌ ہے،
ثوب کا معنی ہے اصلی حالت کی طرف لوٹنا یا
کسی کام کی اصلی غرض کی طرف لوٹنا جو پہلے سے
سوچ لی گئی ہو۔ آغازِ عمل انجامِ فکر ہوتا ہے
اور آخرِ عمل اولِ فکر یعنی آدمی پہلے سوچتا ہے سوچ
چکتا ہے تو کام شروع کرتا ہے۔ کام ختم ہوجاتا
ہے تو سوچی ہوئی غرض کا حصول سامنے آجاتا ہے
اور عمل نتیجہ سے ہمکنار ہوجاتا ہے۔ بس اسی سوچی
ہوئی غرض کے ظہورِ فعلی کی طرف لوٹنے کو ثوب
کہتے ہیں اور نتیجہ کو ثواب یا مثوبہ کہا جاتا ہے۔
کعبہ کی تعمیر کا فائدہ جو تعمیر اور حکم تعمیر سے پہلے
مقرر کرلیا گیا تھا یہی تھا کہ لوگ اوسکو مرکزِ
عبادت بنائیں اسکی طرف رخ کریں وہاں جمع
ہوں اس لئے کعبہ مثابۃ اور جائے رجوع
ہوگیا۔

راغب نے لکھا ہے بعض لوگوں کی نظر میں
مثابہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اعمال کا ثواب
وہاں لکھا جاتا ہے لیکن میری نظر میں یہ توجیہ
مناسب نہیں۔ مثابہ جائے ثواب کو نہیں بلکہ

جائے ثواب (رجوع) کو کہتے ہیں پھر اعمال کا ثواب
تو ہر جگہ ہی لکھا جاتا ہے کعبہ کی کیا خصوصیت
ہے اسکے علاوہ سزا جزا کو ثواب کہنے کی وجہ
بھی تو یہی ہے کہ اونکی طرف آخر میں اعمال کا
رجوع ہوتا ہے جس طرح سوت کاتنے کی اصل
غرض کپڑا بنانا اور کپڑا حاصل کرنا ہوتی ہے اسلئے
کپڑے کو ثوب کہا جاتا ہے اسی طرح نتیجۂ عمل کو
ثواب (سزا جزا) کہا جاتا ہے۔

ثَابَ ثُوْبًا ثُوُبًا ثَوَبَانًا جہاں سے
گیا تھا وہیں لوٹ آیا۔ ثَابَ النَّاسُ لوگ
جمع ہوگئے۔ ثَابَ جِسْمُہٗ ثَوَبَانًا بیماری
سے لاغر ہونے کے بعد جسم پھر فربہ ہوگیا۔
ثَابَ الْحَوْضُ ثُوْبًا و ثُوُبًا حوض پانی سے
بھرنے لگا یا بھر گیا (تصرّ) ان سب مثالوں
میں رجوع کا مفہوم مشترک ہے۔ ۱/۱۵

مَثَانِيَ۔ جمع منصوب نکرہ۔ مثنیٰ واحد
تَثْنِيَۃٌ یا ثَنَاءٌ مصدر۔ ثنیۃٌ کا معنی دوہرا کرنا
تکرار کرنا اعادہ کرنا چھانٹ لینا اور ثناء کا معنی
بار بار کسی کے اوصافِ حمیدہ بیان کرنا۔

(المفردات و تاج و قاموس)

کیٹلز مستشرق نے اپنی کتاب (الاساس
الیہودی للدیانۃ الاسلامیۃ) میں لکھا ہے کہ
مثانی سریانی لفظ ہے جس کا معنی ہے علم کثیر لیکن
یہ معنی نہ سورۂ حجر کی آیت وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا
مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ میں بن سکتا
ہے نہ سورۂ زمر کی آیت اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ
الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ میں اس جگہ
کتابًا موصوف ہے متشابھًا صفت اور مثانی
اس کا بیان ہے امور متکررہ باہم متشابہ ہی ہوتے
ہیں۔

اس یہودی النسل مصنف کو عربی میں اس
مادہ سے بنتے ہوئے دوسرے الفاظ نہیں ملے
نہ تثنیہ نہ ثِنْیٌ نہ ثَنَاء نہ ثانی نہ اثنین
اور اثنتین نہ مَثْنٰی نہ مُثَنّٰی نہ مِثْنِیٌ
اور ثناء کے بیسیوں مشتقات اس بیچارہ
کو یہ ثابت کرنا ہے کہ اسلام کی بنیاد یہودیت
ہے اسلام صیہونیت سے ماخوذ ہے خواہ
ثابت ہو سکے یا نہ ہو سکے عصبیت کا مظاہرہ
ضرور کرنا ہے اسی لئے تو اس نے مثانی
کو سریانی لفظ قرار دیا۔

پروفیسر عبدالرؤف نے معجم القرآن
میں اور بکثرت مفسرین سلف نے مثانی

کہنے کی وجہ یہ لکھی ہے کہ قرآنی مندرجات ہیں تکرار
ہے۔ آیات کی تکرار رفتارِ کلام ہر جگہ ایک ہی
ہے اس لئے راندش کلام کی تکرار نصیحت و
موعظت اور طرزِ نصیحت کی تکرار۔ قصص کی
تکرار۔ امر و نہی اور وعد و وعید کی تکرار تلاوت
کی تکرار وغیرہ (ماخوذ از مثنیٰ)

یا یہ وجہ کہ اس میں اللہ کی ذات صفات
اور اسمارِ حسنیٰ کی ثنار ہے یا یہ کہ قرآن میں خود
اوسکے اعجاز و بلاغت کی ثنا جمیل ہے (ماخوذ
از شناد)

سورۂ فاتحہ کو سبعًا من المثانی کہنے کی
وجہ یہ بھی ہے کہ یہ ساتوں آیات نماز کی ہر
رکعت میں لزومًا پڑھی جاتی ہیں اور پڑھی جانے
کے لئے چھانٹ لی گئی ہیں۔ مثنیٰ کا معنی
چھانٹ لینا اور استثنار کر لینا بھی ہے۔

سید محمود آلوسی نے روح المعانی میں
قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر میں اور بعض
دوسرے اہلِ تفسیر نے لکھا ہے کہ اگر سورۂ
فاتحہ کا نزول مکرر مانا جائے۔ ایک مرتبہ
مکہ میں اور دوسری مرتبہ مدینہ میں تحویلِ قبلہ
کے وقت۔ تو تکرار نزول کی وجہ سے بھی سورۂ
فاتحہ کو سبع مثانی کہنا صحیح ہوگا۔ بیضاوی نے
تو یہ بھی لکھا ہے کہ آیت وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سبعا
من المثانی کا مکی ہونا صحیح ہے اور تحویلِ قبلہ
کے وقت نزول تو بہر حال ثابت ہی اسلئے
سورۂ فاتحہ کا مکرر النزول ہونا صحیح ہوگیا بیضاوی
کے اس استدلال میں ضعف ہے جو اپنی جگہ
ثابت ہے۔

امام راغب نے قرآن کو مثانی کہنے کی وجہ
یہ لکھی ہے کہ زمان و مکان کے تبدل اور کائنات
کے مرور و زوال کے باوجود قرآن مجید ہر زوال
اور ہر تغیر سے منزہ ہے اور حسب سابق بار بار
اس کا اعادہ بغیر ردو بدل کے ہوتا رہتا ہے
قرآن اب بھی ویسا ہی ہے جیسے نزول کے
زمانہ میں تھا اور ایسا ہی آئندہ بھی رہیگا۔ (ماخوذ
از مثنی) یا یہ کہ اس کے عجائب غرائب اور حکم و
فوائد غیر منقطع ہیں ان گنت ہیں لاتناہی ہیں
بار بار نئے حقائق کا انکشاف ہوتا ہی رہتا ہے
اور ہوتا رہیگا اس لئے ہر وقت اور ہر زمانہ
میں اس کی اس کے پڑھنے والے کی اس کا علم
رکھنے والے کی اور اس پر عمل کرنے والے کی
ثنار کی جاتی رہتی ہے اور کی جاتی رہیگی (ماخوذ

(ازشار) ۔

اس ہیچدان کو ر دانش کی رائے میں ایک دقیق نکتہ اور بھی آیا ہے جسکو مفصل طور پر تفسیر بیان السبحان میں بیان کر دیا گیا ہے لیکن اسجگہ بھی مختصراً ذکر لطف سے خالی نہو گا ۔

یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ سارا استسار عرش سے فرش تک درسِ بصیرت ہے دعوت غور ہی کل جہان کتابچۂ توحید ہے صحیفہ تجید و تحمید ہے ۔ آغاز و انجام پر روشنی ڈال رہا ہے مبدء و منتہا کی طرف اشارہ کر رہا ہے ۔ قانونِ جزا و سزا کی تعلیم دیر رہا ہے قادرِ مطلق کی قہاری آمریت کو ظاہر کر رہا ہے اور خالقِ کل کی خود مختار تخلیقی اور تشریعی طاقت کو بتا رہا ہے یہ سب آئینۂ الوہیت ہے لائحۂ ربوبیت ہے نزہتِ رحمانی کا مخبر ہے عطوفتِ ربانی کا غمازہ ہے قرآن مجید اسی کائناتی کتابچہ کی صحیح کاپی ہے ترجمانِ فطرت ہے صحیفۂ قدرت کا قاری ہے اسلئے اسکی ہر آیت کو کائنات خارجیہ کی ہر آیت سے مشابہت ہے بلکہ یہ بعینہٖ اسی کی تعبیر ہے اس لئے اس کو کتاب متشابہ بھی کہہ سکتے ہیں اور مثانی بھی ۔ فرق صرف یہ ہے کہ صحیفۂ آفاق خاموش ہے اور کتاب مجید ناطق وہ صورِ احوال کا مجموعہ ہے اور یہ حقائق کی تصویر کشی کا لفظی مرقع ۔ واللہ اعلم ۔ پ ۲۳/۱۷ ۔

اَلْمَثَانِیْ ۔ جمع مجرور معرفہ ۔ اَلْمَثْنٰی واحد مکرر یا وہ جس کی تعریف کی گئی ہو ۔ پ ۱۴/۴

مَثْبُوْرًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر ۔ ثُبُوْرٌ مصدر ملعون خیر سے روکا گیا ۔ عربی محاورہ ہے مَا ثَبَرَكَ عَنْ هٰذَا اس چیز سے تجھے کس نے روکا (فراء) ابو زید نے کہا ثَبَرْتُ فُلَانًا اور اَثْبَرْتُ دونوں کا معنی ایک ہی ہے ۔ میں نے اوسکو لوٹا دیا ۔ مجاہد اور قتادہ نے کہا مثبور کا معنی ہے ہلاک شامت زدہ ۔ زجاج نے ثَبَرَ کے معنی هَلَكَ اور مثبور کے معنی ہلاک شدہ بیان کئے ہیں (کبیر)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اس جگہ ناقص العقل مراد ہے کیونکہ نقصان عقل سب سے بڑی تباہی ہے ۔ (المفردات) پ ۱۵/۱۲

مِثْقَالُ ۔ اسم مفرد ۔ مَثَاقِیْلُ جمع بمعنی وزن برابر ۔ ثِقْل مادہ ثَقُلَ (کرم) بھاری ہو گیا ثِقَلٌ اور ثَقَالَةٌ مصدر ۔ ثَقَلَ الشَّيْءَ (نصر) چیز کو تولا ثَقْلٌ مصدر ۔ ثَقِلَ (سمع) سخت بیمار

ہوگیا۔ ثِقْلٌ بوجھ ثِقَلٌ بھاری پن۔ ثَقَلٌ مسافر
کا سامان اور ہر نفیس چیز۔

مِثقال ایک خاص باٹ بھی ہوتا ہے
جس کا وزن ۱ ۳/۷ درہم کے برابر ہوتا ہے لیکن
آیات میں اول معنی ہی مراد ہے۔ ۲۲/۷

مِثْقَالَ ۔ اسم مفرد بموزن ۵/۴ ۷/۴ ۲۱/۱۱
۲۲/۹ ۲۳/۲۴ ۔

مِثْقَالِ ۔ اسم مفرد ۔ بموزن ۱۱/۱۲

مُثْقَلُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع ۔
مُثْقَلٌ وہ لوگ جن پر بوجھ لادا گیا ہو یا اونکو بوجھ
کی طرح کسی پر لادا گیا ہو اَثْقَلَہٗ (باب افعال)
کے دونوں معنی ہیں کسی پر بوجھ لادھ دیا یا کسی
کو بوجھ کی طرح لادھ دیا آیات میں اول معنی
مراد ہے ۲۷/۴ ۲۹/۴ ۔

مُثْقَلَۃٌ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث ۔ وہ نفس
جس پر گناہوں کا بار ہوگا عربی میں نفس مؤنث
ہی اسلئے مؤنث کا صیغہ استعمال کیا ۔ ۲۲/۱۵ ۔

مَثَلٌ ۔ اسم مفرد ۔ اَمْثَال جمع ۔ مَثَل وہ قول ہی جو
دوسرے قول کے مشابہ ہو اور ایک سے دوسرے کی
حالت کھلجائے گویا دوسرے کی تصویر اول کے
ذریعہ سے نظر کے سامنے آجائے (راغب)

مَثَل مِثْل مَثِیْل سب کے معنی نظیر اور شبیہ کے
ہیں یہ اصلی معنی ہیں۔ علامہ تفتازانی نے مطول میں
اور بعض دوسرے اہلِ بلاغت نے مثل اور نظیر میں
فرق بیان کیا ہی مثل کا ممثل لہٗ کے افراد میں سے
ہونا ضروری قرار دیا ہی اور نظیر کیلئے یہ شرط نہیں مقرر
کی بلکہ صراحت کردی کہ نظیر منظر لہٗ کے افراد میں سے نہیں
ہوتی۔ علامہ آلوسیؒ نے روح المعانی میں اس فرق
کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔

اصل وضع سے آگے بڑھکر دوسرے نمبر
پر مَثَل اوس مشہور کلام کو کہنے لگے جو بلیغ
بھی ہو اور اوس کا محلِ استعمال محلِ وضع کی
مشابہ ہو۔ (بیضاوی) لیکن علامہ آلوسی نے
جب دیکھا کہ بعض امثال قرآنیہ جن کا واضع
بھی قرآن ہے اور استعمال بھی سب سے پہلے
قرآن نے ہی کی ہیں اون کا محلِ وضع محلِ استعمال
سے جدا نہیں۔ مقامِ وضع اور مقامِ استعمال
میں مشابہت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا
کیونکہ مشابہت تو دو چیزوں میں ہوتی ہے
اور یہاں ایک ہی چیز ہے اس لئے بیضاوی
کے قول میں ضعف ہے۔ اس اعتراض سے
بچنے کے لئے یوں کہنا مناسب ہی کہ دوسرے

نمبر میں مَثَل کا استعمال اس مشہور بلیغ کلام
میں ہونے لگا جو نظم ہو یا نثر مگر ہو کسی لطیف
حسن کا حامل اوسکے اندر کوئی بے مثال تشبیہ
ہو یا تصویر کش استعارہ یا نادر کنایہ ۔ تیسرے
نمبر میں اس سے بھی آگے بڑھکر مثل کا اطلاق
اُس حال یا صفت یا قصہ پر ہونے لگا جسمیں
کوئی عجیب ندرت اور پر شکوہ عظمت ہو
مثلاً وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی اللہ کی عجیب
شان عالی ہے مَثَلُ الْجَنَّۃِ الَّتِیْ الخ
جنت کی عجیب نادر حالت اور صفت ۔

چوتھے درجہ میں لفظ مَثَل کا استعمال
اوس حال یا صفت یا قصہ کے لئے ہونے
لگا جسمیں کوئی ندرت ہو۔ عظمت ہونا ضروری
نہیں جیسے مَثَلُھُمْ کَمَثَلِ الْکَلْبِ کَمَثَلِ
الْحِمَارِ۔ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللہِ کَمَثَلِ
اٰدَمَ ۔ ان سب مثالوں میں مثل سے مراد ہے
حالتِ نادرہ اور صفتِ عجیبہ ۔

قرآن مجید میں لفظ مَثَل کہاں کہاں اور
کس کس معنی کے لئے آیا ہے؟

یاد رکھو کہ قرآن مجید میں جس جگہ مَثَلُ مرفوع کے
بعد کَمَثَلِ بھی آیا ہے یعنی ممثل اور ممثل بہ
دونوں مذکور ہیں تو مَثَلُ سے مراد صفت اور
حالت ہے۔ اگر لفظ مَثَلُ مرفوع مذکور ہے
اور اوسکے بعد کَمَثَلِ نہیں ہے تو صرف پ ۲۱/۱
میں شبہ یعنی تشبیہی قصہ مراد ہے باقی آیات
میں مَثَلُ کا معنی ہے صفت ۔

اگر مَثَلَ منصوب ہے خواہ اس کے بعد
کَمَثَلِ ہے یا نہیں ہے بہر حال مَثَلَ سے مراد
ہے صفت اور حالت ۔

اگر مَثَلٍ مجرور مع تنوین کے ہے وہ نادر
معنی مراد ہے جو ندرت میں کہاوت کی طرح
ہو گیا ہے صرف پ ۱۹/۱ میں مَثَلٍ کا معنی ہے اعتراض
اور سوال عجیب ۔

اگر مَثَلِ مجرور بغیر تنوین کے ہو تو ہر جگہ
صفت مراد ہے۔

اگر مَثَلٌ مرفوع مع تنوین کے ہے تو تشبیہی
قصہ مراد ہے۔

اگر اَلْمَثَلُ معرف باللام ہے اور ایسا صرف
دو جگہ ہے تو مثل سے مراد ہے عظیم الشان
صفت ۔

پ ۱/۲ پ ۲/۵ پ ۳/۴ پ ۴/۳ پ ۹/۱۲ پ ۱۱/۸ پ ۱۲/۲ پ ۱۳/۱۱و۱۵و۱۶
پ ۱۴/۱۳ پ ۱۵/۱۱ پ ۲۰/۱۶ پ ۲۵/۷ پ ۲۶/۶ پ ۲۸/۱۱ صفت ۔

حالت پ ۲ شِبہ یعنی تمثیل اور تشبیہی قصہ۔

مَثَلَ۔ پ ۳/۱۴ پ ۱۵/۱۶ حالت صفت

مَثَلِ۔ پ ۱/۲ پ ۲/۵ پ ۳/۱۳و۱۴ پ ۴/۳ پ ۹/۱۲ پ ۲۰/۱۶

پ ۲۷/۱۹ پ ۲۸/۵و۱۱۔ حالت۔ صفت۔

مَثَلُ۔ پ ۱۷/۱۷ تشبیہی قصہ۔

مَثَلٍ۔ پ ۱۵/۱۰و۲۰ پ ۲۱/۹ پ ۲۳/۱۷ نادر معنی پ ۱۹

اعتراض۔ عجیب سوال۔

مَثَلاً۔ پ ۱/۳ پ ۱۳/۱۴ پ ۱۴/۱۶و۲۱ پ ۱۵/۱۷ پ ۲۱/۷ پ ۲۲/۱۹

پ ۲۳/۱۷ پ ۲۵/۱۲ پ ۲۸/۲۰۔ تشبیہی قصہ۔ تمثیل۔ پ ۹/۱۲

پ ۱۲/۲ حالت۔ صفت۔

پ ۱/۱ پ ۲۹/۱۵ عجیب خبر پ ۲۳/۴ پ ۲۵/۸ نظیر مثال

پ ۲۵ عبرت انگیز خبر یا واقعہ۔

اَلْمَثَلُ۔ پ ۱۴/۱۳ پ ۲۱/۶ عظیم الشان صفت۔

مَثَلُہٗ۔ مَثَلُ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر

غائب مضاف الیہ اوسکی حالت پ ۳/۴ پ ۱۹/۱۲

پ ۳/۲ مؤخر الذکر آیت میں لفظ مَثَلَ بالکل زائد

ہے (کبیر و مدارک)

مَثَلُھُمْ۔ مَثَلُ مضاف۔ ھُمْ مضاف الیہ

حالت۔ صفت پ ۱/۲ پ ۲۶/۱۲

مِثْلُ۔ اسم مفرد۔ طرح۔ تشبیہ اور تمثیل کے

لئے عربی میں جتنے الفاظ مستعمل ہیں سب سے

زیادہ عام لفظ مِثْلُ ہے کیونکہ ذات اور حقیقت

میں اگر کوئی کسی کا شریک ہو تو اوس کو نِدّ

کہتے ہیں۔ کیفیت میں شریک ہو تو شِبہ

شَبَہ اور شبیہ کہتے ہیں جسمانیت اور تعداد

وغیرہ میں برابر ہو تو مساوی کہا جاتا ہے صورت

نقوش اور خطوط ظاہرہ میں مشابہت و یگانگت

ہو تو شکل کہا جاتا ہے لیکن مِثْل کا لفظ ہر جگہ

مستعمل ہے۔ (راغب مع بعض زیادت)

پ ۲/۱۲ پ ۳/۱۴و۲ پ ۴/۱۳ پ ۶/۱۴ پ ۷/۳ پ ۱۲/۸ پ ۲۲/۱۴۔

مِثْلَ۔ اسم مفرد۔ طرح۔ پ ۱/۱۴ پ ۳/۱۶ پ ۶/۹ پ ۷/۱۷

پ ۸/۲ پ ۹/۱۸ پ ۱۱/۱۵ پ ۱۸/۵ پ ۲۰/۸و۱۱ پ ۲۴/۶و۹و۱۶ پ ۲۶/۱۸ پ ۲۷/۲

پ ۲۸/۸۔

مِثْلِ۔ اسم مفرد۔ طرح۔ پ ۱/۱۶ لفظ مثل اس جگہ

زائد ہے پ ۲/۸ پ ۱۴/۲۲ پ ۱۵/۱۰ پ ۱۷/۱۵ پ ۲۳/۶۔

مِثْلُکُمْ۔ مِثْلُ مرفوع مضاف کُمْ مضاف الیہ

تمہاری طرح پ ۱۳/۱۴ پ ۱۶/۳ پ ۱۷/۱ پ ۱۸/۳و۲ پ ۲۴/۱۵۔

مِثْلَکُمْ۔ مِثْل منصوب مضاف کُمْ مضاف

الیہ۔ تمہاری طرح پ ۹/۳

مِثْلُنَا۔ مِثْلُ مرفوع مضاف نا مضاف الیہ

ہماری طرح پ ۱۳/۱۴ پ ۱۹/۱۲و۱۴ پ ۲۲/۱۹۔

مِثْلَنَا مِثْل منصوب مضاف ہماری طرح۔ پ ۱۳/۴

مِثْلِنَا ۔ مِثْلِ مجرور مضاف ۔ ہماری طرح ۱۸/۸
مِثْلُهٗ ۔ مِثْلُ مرفوع مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۔ اس کی طرح ۴/۵ ۹/۱۱ ۔
مِثْلَهٗ ۔ مِثْلَ منصوب مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۔ اوسکی طرح ۶/۱ ۲۴/۲ اوس کی برابر ۱۳/۸ ۔
مِثْلِهٖ ۔ مِثْلِ مجرور مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۲ ۱۱/۹ ۱۲/۲ ۱۵/۱۰ ۱۶/۱۲ ۱۸/۸ ۲۳/۴ ۲۶/۱ ۲۷/۴ اوس کی برابر ۱۶/۴ ۔ آیت ۲۵/۳ میں مثل کا لفظ تاکید کے لئے زائد ہے یا مثل کا معنی ہے حالت یعنی اوسکی صفت و حالت کی طرح کسی چیز کی حالت نہیں ۔
مِثْلُهَا ۔ مثل مرفوع مضاف ھَا ضمیر واحد مونث مضاف الیہ اوسکی طرح ۲۵/۴ ۳۰/۱۴
مِثْلَهَا ۔ مثل منصوب مضاف ھَا ضمیر واحد مونث مضاف الیہ ۔ اوس کی طرح ۶/۴ ۲۴/۱ ۔
مِثْلِهَا ۔ مثل مجرور مضاف ھا ضمیر واحد مونث مضاف الیہ ۔ اس کی طرح ۱/۱۳ ۱۱/۸ ۔
مِثْلُهُمْ ۔ مثل مرفوع مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ اونکی طرح ۵/۱۷ ۔
مِثْلَهُمْ ۔ مثل منصوب مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ انکی طرح ۱۵/۱۱ ۱۷/۶
مِثْلِهِمْ ۔ مثل مجرور مضاف هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ان کی طرح ۔ ۲۳/۴ ۔
مِثْلَهُنَّ ۔ مثل منصوب مضاف هُنَّ ضمیر جمع مونث غائب مضاف الیہ اونکی طرح ۲۸/۱۸
مِثْلَيْهَا ۔ مِثْلَیْ مضاف ھَا ضمیر مضاف الیہ اس سے دوگونہ ۔ اصل میں مِثْلَيْنِ تھا تثنیہ منصوب اضافت کی وجہ سے نون ساقط کردیا گیا ۔ ۴/۸
مِثْلَيْهِمْ ۔ مثلَیْ تثنیہ مضاف هِمْ ضمیر مضاف الیہ اون سے دُوگنے ۔ اصل میں مِثْلَيْنِ تھا ۳/۱۰
اَلْمَثُلٰتُ ۔ جمع مونث ۔ اَلْمَثُلَةُ واحد عبرت خیز نظیریں ۔ مَثُلَةٌ وہ سزا جو دوسروں کو ارتکاب جرم سے باز رکھنے کے لئے مثال بنجائے (راغب و خازن) سزا اور جرم میں مماثلت و مشابہت ہونے کی وجہ سے مذکورہ سزا کو مثال اور مَثُلَہ کہا جاتا ہے قصاص کو مثال کہنے کی وجہ بھی یہی ہے (ابوالسعود) مَثْلَةٌ اور مُثْلَةٌ اور مُثُلَةٌ تینوں لغات صحیح ہیں اور معنی میں کوئی فرق نہیں ہے (راغب) ۱۳/۲
اَلْمُثْلٰی ۔ اسم تفضیل واحد مونث اَلْاَمْثَلُ

واحد مذکر - برگزیدہ - بہتر - وہ طریقہ جو فضیلت
سے مشابہت رکھتا ہے - اَمثَل کی جمع اَماثِل
ہیں یعنی بزرگ لوگ جو اعلیٰ اور افضل آدمیوں
کی طرح ہوتے ہیں سب سے اچھے طریقے والے

١٦/١٢ -

مَثنیٰ - مفرد - مَثَانِی جمع دو دو - وادی کا
موڑ - گھومنے کی جگہ - مَثنَی الاَیَادِیُ مکرر احسان
بار بار احسان - آیات میں اول معنی مراد ہے ٢/١٢

٢٣/١٢ و ١٣ -

مَثُوبَۃٌ - اچھا بدلہ جزا ثواب (دیکھو مَثَابَۃٌ)

١/١٢ -

مَثُوبَۃٌ - سزا - برا بدلہ - مَثُوبَۃٌ ثواب کا
ہم معنی ہے لیکن اس جگہ مجازاً بطور استہزاء
استعمال کیا گیا ہے جیسے بشارت کا استعمال
عذاب کے ساتھ آیت فَبَشِّرھُم بِعَذَابٍ
اَلِیمٍ میں بطور استہزاء کیا گیا ہے (خازن و
کشاف) صاحبِ کشاف نے یہ بھی لکھا ہے
کہ اس جگہ مجازاً استعمال ایسا ہی ہے جیسا
لفظ تحیت کا استعمال تَحِیَّۃُ بَینِھِم ضَربٌ
وَجِیعٌ میں کیا ہے - کہتے ہیں -
وَضعُ المَثُوبَۃِ مَوضِعَ العُقُوبَۃِ عَلیٰ طَرِیقَۃِ
قول الشاعر - تَحِیَّۃُ بَینِھِم ضَربٌ وَجِیعٌ - اَو
فبشرھم بعذاب الیم یعنی بجائے عقوبت کے
اس جگہ لفظ مثوبۃ کا استعمال ایسا ہی ہے
جیسے شاعر نے مصرع مذکور میں لفظ تحیت کا
استعمال کیا ہے یا آیت فبشرھم الخ کی طرح
ہے - خفاجی مجاز کے قائل نہیں بلکہ طراز المجالس
میں انھوں نے آیت مذکورہ کو باب ایجاز
سے قرار دیا ہے کہتے ہیں اِنَّ الاٰیَۃَ مِن بَابِ
الایجاز لَا مِنَ المجازِ وَاِنَّ فِیھَا تَنوِیعًا
مقدرًا الخ - (طراز المجالس) ٦/١٣

مثوی - ظرف مکان مفرد - مَثَاوِی جمع -
ٹھکانا - دراز مدت تک ٹھیرنے کا مقام اترنے کا
مقام فرودگاہ - ابو المثوی میزبان اور مہمان -
اُمُّ المثوی میزبان عورت -

ثَوَی یَثوِی (ضرب یضرب) ثَوَاءً اور
ثُوِیًّا مصدر متعدی بنفسہ بھی ہے ثوی المکان
بولا جاتا ہے اوس جگہ ٹھیرا قیام کیا اترا اور
ثوی بالمکان کا بھی یہی معنی ہے -

ثُوِیَ (ماضی مجہول) دفن ہوگیا - اَثوی بالمکان
(افعال) وہاں مدت دراز تک قیام کیا اَثوَیتُہٗ
میں نے اوسکو ٹھیرایا اوسکی مہمانی کی ثوّی (باب

تفعیل لازم) مرگیا تَوۡیِیَۃٌ (باب تفعیل متعدی) میں نے اوسکو ٹھیرایا مقیم کیا۔ تَتَوِّیَۃٌ (باب تفعل) میں اس کا مہمان ہوا۔ ۱۴/۴ ۲۱/۳ ۲۴ (۱۶ و ۱۳ و ۵ و ۹ و ۱) ۲۶/۶۔

مَثۡوَاکُمۡ۔ مَثۡوٰی مضاف کُمۡ مضاف الیہ تمہارا ٹھکانا۔ تمہاری قیام گاہ۔ ۲۶/۶۔

مَثۡوَاہُ۔ مَثۡوٰی مضاف ہٗ ضمیر غائب مضاف الیہ اوسکی قیام گاہ اس کا ٹھکانا اوسکی مہمانی ۱۲/۲

مَثۡوَایَ۔ مَثۡوَا مضاف یَ ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ میری قیام گاہ میری مہمانی ۱۲/۱۳۔

اَلۡمَجَالِسِ۔ جمع۔ اَلۡمَجۡلِس واحد نشست گاہیں بیٹھنے کی جگہیں۔ امام عاصم اور حسن بصری کی روایت میں المجالس آیا ہے باقی راویوں کے نزدیک المجلس مروی ہو بعض روایات میں آیا ہے کہ جمعہ کے اجتماع کے متعلق اسکے حکم کا نزول ہوا۔ قتادہ کا قول ہو کہ رسول اللہ صلعم کے قریب بیٹھنے کا ہر شخص بیش از بیش خواستگار رہتا تھا جو لوگ پہلے آجاتے وہ ڈٹ کر بیٹھ جاتے اور بعد کو آنیوالوں کو جگہ نہیں دیتے تھے اسی کی ممانعت میں اِس آیت کا نزول ہوا مقاتل کی روایت کے بموجب آیت کا نزول بعض اہلِ بدر کو جگہ دینے کے حکم کے متعلق ہوا جنکو حضورؐ اقدس کی مجلس میں ایک مرتبہ جگہ نہیں ملی تھی اور لوگوں نے اونکو کھڑا دیکھنے کے باوجود جگہ نہیں دی تھی۔ بہرحال آیت کا مورد کچھ بھی ہو حکم ہر مجلسِ خیر اور محفلِ ذکر ووعظ کے لئے عام ہے۔ (معالم وغیرہ) ۲۸/۲

اَلۡمُجَاهِدُوۡنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔ المجاھد واحد دشمن کی مدافعت میں اپنی پوری طاقت اور کوشش صرف کرنیوالے (جہاد کے تینوں اقسام کے بیان کے لئے دیکھو جہادٌ) جہاد مالی اور جانی کی صراحت اس آیت میں ہے اس کے علاوہ ہاتھ اور زبان سے بھی جہاد ہوتا ہے حضور اقدس صلعم نے ارشاد فرمایا تھا جاھدوا الکفار بایدیکم والسنتکم کافروں کی مدافعت میں اپنے ہاتھوں اور زبانوں کی پوری کوشش سے کام لو ہاتھوں اور زبانوں سے جہاد کرو۔ (المفردات للراغب)

جہاد اور مجاہدہ (مُفَاعَلَۃ) تَجَاھُدٌ (تفاعُلٌ) تینوں کا معنی ایک ہی اور تینوں کا مادہ جھد ہے۔ (دیکھو جَہد اور جُہد) جَھۡدُ

اَلْبَلَاءِ ایسی سخت مصیبت جس میں آدمی موت کو زندگی پر ترجیح دیتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے اعوذ بک من جهد البلاء (مجمع) جَهْدُ الْاَیْمَانِ سخت پختہ قسمیں۔ جَهَادٌ ہموار سخت چٹیل میدان۔

جَهَدَ جَهْدًا (فتح لازم) کوشش کی مشقت اٹھائی جَهَدَ الْمَرَضُ زَیْدًا (فتح متعدی بنفسہ) زید کو بیماری نے دبلا کر دیا جَهَدَ بِزَیْدٍ (فتح متعدی بالباء) زید کو آزمایا جَهِدَ عَیْشُہٗ (سمع لازم) زندگی اجیرن ہوگئی مشقتوں سے بھر گئی۔

اَجْهَدَ الشَّیْبُ (باب افعال لازم) ((مصیبت کی وجہ سے)) بالوں میں سفیدی جلد آگئی اور بہت آگئی اَجْهَدَ الْحَقُّ حق ظاہر اور آشکارا ہوگیا اَجْهَدَ الشَّیُ وہ شی مشتبہ ہوگئی۔ اَجْهَدَ فِی الْاَمْرِ (باب افعال متعدی بذریعہ فی) کام میں احتیاط کی اَجْهَدَ مَالَہٗ (افعال متعدی بنفسہ) مال کو برباد کر دیا۔ مجرد کی تمام مثالوں پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ مادہ جہد کے مفہوم میں مشقت کوشش دشواری اور تکلیف کا معنی لازم ہے اس لئے جہاد کا معنی ہوا دشمن کی مدافعت میں اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہر قسم کی جانی مالی زبانی جسمانی کوشش کرنی اور مشقت اٹھانی۔ ب ۵

اَلْمُجَاهِدِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر حالتِ نصب۔ المجاهد مفرد دشمن کی مدافعت میں مالی جانی ہر قسم کی امکانی قربانی دینے والے۔ ب ۵ ب ۲۶/۸ ۔

مُجْتَمِعُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مُجْتَمِعٌ مفرد۔ بابِ افتعال۔ جمع ہونیوالے۔ مادہ جمع سے ثلاثی مجرد فتح سے آتا ہے اور متعدی ہے باب افتعال میں آکر اِجتماعٌ لازم ہوگیا۔ مزید تنقیح کے لئے دیکھو باب الجیم مع المیم والعین) پ ۱۹

(غیر) **مَجْذُوْذٍ** ۔ اسم مفعول واحد مذکر جَذٌّ مصدر (نصر) (غیر) منقطع۔ دوامی۔ لازوال جَذٌّ کا معنی توڑ دینا ٹکڑے کر دینا (دیکھو جذاذا جذی) کرنا جڑ سے کاٹ دینا۔ پ ۱۲/۹

اَلْمُجْرِمُ ۔ اسم فاعل واحد مذکر باب اِفعال جُرْمٌ اسم۔ گناہ۔ قصور اَجرام وجُرُوْمٌ جمع جِرْمٌ جسم حَسَنُ الْجِرْمِ خوش رنگ۔ خوش آواز جِرَامٌ ۔ پھل توڑنا۔ جَرِیْمٌ بمعنی مجرومٌ توڑا ہوا پھل

اور بمعنی جارم ۔ گناہگار ۔

جَرَمَہٗ (ضرب متعدی) اوسکو قطع کیا۔

جَرَمَ اور اِجْتَرَمَ گناہ کیا اور کمائی کی ۔ جَرَمَ عَلَیْہِ اور جَرَمَ الیہ کسی کی طرف جرم کی نسبت کی تَجَرَّمَ عَلَیْہِ کا بھی یہی معنی ہے تَجَرَّمَ گذر گیا منقطع ہوگیا گناہ کیا ۔ جَرِمَ (سمع) درخت سے ٹوٹے ہوئے پھل کھانا شروع کئے ۔

اَجْرَمَ (اِجْرَامٌ افعالٌ) صاحب جرم ہوگیا گناہ کیا ۔ اَجْرَمَ لَوْنُہٗ اوس کا رنگ صاف ہوگیا ۔ اَجْرَمَ بِہِ الدَّمُ اس پر خون جم گیا ۔ مُجْرِمٌ صاحب جرم اور کافر ومشرک ۔ ۲۹/۷

مُجْرِمًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب نکرہ ۱۲/۱۲ (دیکھو المجرم)

اَلْمُجْرِمُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع معرفہ صاحب جرم ۔ کافر ۔ ۹/۱۵ ۱۱/۱۰، ۱۰، ۱۳ پ ۱۹/۳ پ ۱۹/۹ پ

۲۱/۱۵، ۹، ۵ پ ۲۳/۳ پ ۲۷/۱۲ پ (دیکھو المجرم)

مُجْرِمُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع نکرہ صاحب جرم کافر ۔ ۲۵/۱۴ پ ۲۹/۲۲ پ (دیکھو المجرم)

اَلْمُجْرِمِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور و منصوب معرفہ اَلْمُجْرِمُ واحد ۔ کافر ، گناہگار ۔ ۷/۱۲ پ ۸/۱۳، ۱۵، ۱۲ پ

۹/۴ پ ۱۱/۷ پ ۱۳/۱۹ پ ۱۴/۱ پ ۱۵/۱۸ پ ۱۶/۱۴، ۹ پ ۱۹/۱۵، ۱ پ ۲۰/۵، ۲ پ

۲۱/۱۵ پ ۲۳/۶ پ ۲۵/۱۲ پ ۲۶/۳ پ ۲۷/۱۰ پ ۲۹/۲۱، ۱۶ پ (دیکھو المجرم)

مُجْرِمِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور و منصوب نکرہ ۔ مجرم واحد اجرام مصدر باب افعال ۔ کافر گناہگار ۔ ۱۰/۱۴ پ ۱۲/۱۰، ۵ پ ۲۲/۱۰ پ ۲۵/۲۰، ۱۵ پ ۲۷/۱ پ (دیکھو المجرم)

مُجْرِمِیْهَا ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب مضاف ھا ضمیر مونث مضاف الیہ ۔ اصل میں مجرمین تھا اضافت کی وجہ سے نون ساقط کردیا گیا ۔ اُس (بستی) کے مجرموں میں سے ۸ پ (دیکھو المجرم)

مَجْرٖیهَا ۔ مَجْرٰی مصدر میمی مضاف ھا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ۔ جَرٰی ماضی ۔ یَجْرِیْ مضارع (ضرب) اس کا پانی کی طرح ہمواری کے ساتھ رواں ہونا ۔ بعض قرأتوں میں مُجْرَاھَا بھی آیا ہے مُجْرٰی بھی مصدر ہے (افعال) جاری کرنا ۱۲/۴ پ ۔

مجرٰی ظرف مکان ۔ راستہ مجاری جمع لفظ جری کا استعمال اگر پانی کے لئے ہو تو مصدر جَرْیٌ اور جِرْیَۃٌ اور جَرَیَانٌ آتا ہے اگر قلم اور گھوڑے وغیرہ کے لئے مستعمل ہو تو مصدر جَرْیٌ اور جِرَاءٌ آتا ہے لیکن مشتقات بہر حال باب (ضرب) سے آتے ہیں (المفردات) اِسْتَجْرٰی فُلَانًا (باب استفعال) فلاں شخص کو

اپنا وکیل بنایا لا یستجرمنکم الشیطان شیطان تمکو اپنا نمائندہ نہ بنائے۔ (قاموس و تاج)

مَجْمَعْ ۔ظرف مکان معرفہ مضاف ملنے کی جگہ سنگم۔ جَمْعٌ سے بفتح جَمْعٌ کا معنی ہے اکٹھا کرنا اجزا کو یا افراد کو یا کیفیات اور اعراض کو ملانا۔ المفردات

دیکھو جمع جمعنا باب الجیم مع المیم والعین۔ ۱۵/۲۱

مَجْمُوْعٌ ۔اسم مفعول واحد مذکر نکرہ جَمْعٌ یَجْمَعُ سے اس دن لوگوں کو جمع کیا جائیگا۔ مَجْمُوْعٌ کے لئے لفظ جَمْعٌ جَمِیْعٌ اور جَمَاعَۃٌ بھی آتا ہے آیت میں مَجْمُوْعٌ مستقبل مجہول کے معنی میں ہے۔

مَجْمُوْعُوْنَ ۔اسم مفعول جمع مذکر مرفوع مَجْمُوْعٌ مفرد۔ سب یکجا کئے جائینگے ایک دن اور ایک میدان میں جمع کئے جائینگے۔ ۲۷/۱۹

مَجْنُوْنٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر مرفوع۔ دیوانہ۔ جن رسیدہ۔ وہ شخص جسکو جنات نے تعلیم دی ہو۔ وہ شخص جس کے حواس اور عقل پر کسی قسم کا پردہ پڑ گیا ہو۔ بیماری کا یا جنات کے اثر کا یاد رکھو کہ لغت میں جَنٌّ کا معنی چھپانا ہے یہی مفہوم اس کے تمام مشتقات میں معتبر ہے جَنَّ جِنٌّ جَنِیْنٌ مَجْنُوْنٌ جَنَّۃٌ مِجَنَّۃٌ جُنُوْنٌ جَانٌّ وغیرہ سب کے معانی میں ستر کا مفہوم لازم ہے۔ دیکھو جَنَّ جِنٌّ جنات جَنَّۃٌ وغیرہ باب الجیم مع النون۔ ۱۴/۴ ۱۹/۶ ۲۵/۱۴ ۲۷/۱۸،۲۲،۲۳ ۲۹/۴ ۔

مَجْنُوْنٍ ۔اسم مفعول واحد مذکر مجرور جن رسیدہ دیوانہ ۲۳/۳ ۲۷/۴ ۲۹/۲ ۳۰/۲ (دیکھو مجنونٌ)

اَلْمَجُوْسَ ۔جمع۔ مجوسی مفرد۔ مجوسیت مصدر جعلی تَمَجُّسٌ مجوسی ہونا تَمْجِیْسٌ مجوسی بنانا۔ مجوس اصل میں چھوٹے کانوں والا ایک آدمی تھا۔ دین مجوسیت کا یہی موسس تھا یہ لفظ معرب ہے اصل میں منج گوش تھا۔ (قاموس)

مجوسی ثنویہ گروہ تھا جو دو خود مختار مدبر عالم قدیم بالذات خداؤں کی ہستی کا قائل تھا ایک خیر نفع اور صلاح کا خدا دوسرا بدی ضرر اور فساد کا خدا اول کا نام نور اور دوسرے کا نام ظلمت تھا، مانویہ اور مزدکیہ فرقوں کا انہی میں شمار کیا گیا ہے حکیم زردشت بن بوشب ساکن آذربیجان کے پیرو خصوصیت کے ساتھ اس مذہب کے علم بردار تھے مجوس مذہب کے مختلف فرقے تھے جو تقریباً سب ہی مٹ گئے صرف بمبئی وغیرہ میں پارسی باقی ہیں۔ زردشت دو الٰہ کا قائل تھا اول الٰہ الحکمۃ (آسمان کا دیوتا) جسکو بطور رمز سورج

کہاجاتاتھایہی اِلٰہ خیر تھا اس کا نام ہرمز یا اہرام زاد تھا، دوسرا اِلٰہ شر تھا جس کا نام اھریمان یا اھرمن تھا زردشت کے عقیدہ میں دونوں باہمی جدال میں مشغول ہیں۔ ایک وقت آئیگا کہ ہرمز اہرمن پر غالب آجائیگا وہی عالم کے ختم ہونے کا دن ہوگا۔ (شاید ہندو تاریخ کے رام اور راون سے بھی انہی دونوں طاقتوں کی طرف اشارہ ہو)

زردشت کی کتاب شریعت کا نام اوستا وحی من اللہ کا مجموعہ تھی سکندر نے اوس کا بیشتر حصہ فنا کردیا۔ ساسانی دور میں سفینوں اور سینوں سے اس کو دوبارہ جمع کیا گیا عربوں نے اپنی فتوحات کے دور میں اُسکو دوبارہ فنا کردیا کچھ چھپا چھپایا حصہ رہ گیا اصل اوستا میں ۲۹ کتابچے (پارے) تھے عربی یونانی اور رازمی تاریخ سے اسکی شہادت ملتی ہے شہرستانی نے قوانین مجوس کو بسط کے ساتھ لکھا ہے۔

دینِ مجوس میں (بقول ہیرودوتس) مورتی پوجا اور مورتیوں کے مندر داخل نہ تھے بلکہ اصل مجوس اس کو حماقت کہتے تھے وہ سورج چاند آگ ہوا اور پانی کے نام پر بھینٹ چڑھاتے تھے آخر میں اشوریوں کی تقلید میں اونھوں نے زہرہ پرستی شروع کردی اور زہرہ کا نام مترا رکھا۔ ابتدائی دور میں مذہب زردشت میں صرف سماجی بھلائی کے قوانین تھے پھر آہستہ آہستہ خیالی اور وجدانی فلسفہ نے جگہ لیلی اور ان میں رہبانیت آگئی پھر مندر بنانے لگے اور قبل از زردشت کی طرح آتش پرستی شروع ہوگئی۔

زردشتی مذہب کی اصل کتاب پر فنا کے دو دور آئے تو اب اصیل و دخیل کا فیصلہ ممکن نہیں۔ پھر جب ہم دیکھتے ہیں کہ اہلِ فارس کی زبان آرین تھی تو اس نتیجہ پر پہونچنا بالکل واضح ہے کہ آرین ادب و زبان اور پہلوی کتابت اوستا کی خصوصیت ہونی چاہئے لیکن موجودہ اوستا میں تو ادب سامی کی روح کار فرما ہے اس کو اصلی اوستا کس طرح کہا جاسکتا ہے۔

بلادِ عرب میں مجوسیت ایران سے براہ بحرین داخل ہوئی اول بنو تمیم اسکے حلقہ بگوش ہوے۔ اقرع بن حابس، زراہ بن عدس، زراہ کے دونوں بیٹے لقیط اور حاجب دینِ مجوسیت کے پرستار بنگئے بلخی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ زندیقیت اور مجوسیت دونوں قبائل بنو تمیم میں پھیلی ہوئی تھیں آگ اور راکھ کی قسم کھانے کا دستور بعض جاہل عربوں میں ابتک موجود ہے۔ تعظیم و تقدیس کے لئے مزارات مقدسہ مندروں عبادت خانوں اور

چوراہوں پر جو موم بتیاں اور چراغ جلائے جاتے ہیں
اونکی اصل بھی دیانت مجوسیہ ہے ۔ ۱۶/۹ پ

مُجِیْبٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر نکرہ اجابۃ مصدر
(باب افعال) جَوْبٌ مادہ دعا رقبول کرنے والا۔ دینے
والا دنیا میں یا آخرت میں، سوال چونکہ دو طرح کا
ہوتا ہے (۱) زبانی جواب کی طلب (۲) کسی مانگ
اور طلب کے پورا ہونے کی درخواست اور حاجت
روائی کی خواہش، اس لئے اِجابَۃٌ کے بھی دو معنی
آتے ہیں نمبر اول سوال کی اجابت کا معنی ہے زبانی
جواب دیدینا اور نمبر دوئم کے سوال کی اجابت کا
مفہوم ہے حاجت پوری کرنا اور مانگ کے مطابق
دینا اس جگہ مجیب بمعنی دوئم مستعمل ہے ۔ ۱۲/۶ پ

اِسْتِجَابَۃٌ (باب استفعال) اگرچہ اصل
کے لحاظ سے طلبِ جواب یا آمادگی جواب کو کہتے
ہیں لیکن عمومی استعمال میں استجابۃ اور
اجابۃ دونوں کا ایک ہی معنی ہے ۔

اَلْمُجِیْبُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر معرفہ اَلْمُجِیْبُ
واحد اِجابَۃٌ مصدر دعا قبول کرنیوالے دینے والے ۲۳ پ
(دیکھو مُجِیْبٌ)

اَلْمَجِیْدُ ۔ صیغہ صفت مشبہ معرفہ مَجْدٌ مصدر بزرگ
اصل لغت میں مجد کا معنی وسعت کثرت مَجَدَتِ الْاِبِلُ
وسیع اور بڑے سبزہ زار میں اونٹ پہنچ گئے عرب کہتے ہیں
فِیْ کُلِّ شَجَرٍ نَارٌ وَاسْتَمْجَدَ الْمَرْخُ وَالْعِفَارُ
ہر درخت میں آگ ہے لیکن مرخ اور عفار سب سے
بڑھ چڑھ کر ہیں ۔

عرفِ عام میں وسعتِ کرم اور رفعت عزت
کا معنی ہوگیا۔ اللہ وسیع الفضل ہے کثیر الخیر ہے
سب سے بڑھ کر بزرگ ہے رفیع الشان ہے
اس لئے مجید ہے قرآن مجید تمام مکارمِ دنیویہ
واخرویہ کو حاوی ہے (راغب) تعبیر اور بیان
میں یگانہ ہے اچھوتے اسلوب کو حامل ہے اس
لئے مجید ہے (معجم القرآن) ۲۶/۱۵ پ ۳۰/۱۰ پ

مَجِیْدٌ ۔ صفت مشبہ نکرہ ۔ بزرگ ہے ۱۲/۷ پ ۳۰ پ
(دیکھو المجید)

مَحَارِیْبَ ۔ جمع محراب مفرد، محراب سب
سے اعلی اور اگلا مقام صدر البیت ۔ محراب مسجد
سب سے اعلی اور آگے ہوتی ہے شیطان اور
نفس سے حرب (جنگ) کرنے کا بھی مقام ہے یا یہ
کہ محراب میں بیٹھنے والا افکار کی پریشانی خیالات
کے تردد اور مشاغل دنیا سے بھاگ کر یکسو ہو کر
آکر بیٹھ جاتا ہے (معجم) سورہ سبا میں محاریب
مراد ہیں کوٹھیاں، مضبوط محل ۲۲/۸ پ

اَلْمِحَالُ ۔ مضاف الیہ مجرور سخت گرفت کرنیوالا
سزائیں پکڑنے والا اعشیٰ کا قول ہے غَزِیْرُ
النَّدیٰ شَدِیْدُ الْمِحَالِ کثیر سخاوت والا سخت
سزائیں پکڑنے والا ۔ پ ۱۳/۸

شدید المحال کا ترجمہ خفیہ تدبیر سے کام کرنے
والا اور داؤں کرنیوالا بھی ہے ذوالرُّمّہ کا قول ہے
اُعِدُّ لَہُ الشَّغَازِبَ وَالْمِحَالَا میں اسکے لئے تدبیریں
اور داؤں فراہم رکھتا ہوں ۔ صاحبِ قاموس نے
لکھا ہے ۔ محال مکر، فریب، طاقت، رنج عذاب
دشمنی، انتقام، سختی، ہلاکت، بعض کا قول ہے ۔
محال مَحَالَۃٌ کی جمع ہے مَحَالَۃٌ پشت کے مہرے
کو کہتے ہیں مراد قوت ۔ بعض کا قول ہے کہ محال میں
میم زائد ہے اصل مادہ حول اور حیلہ ہے ۔

بعض اہلِ لغت نے لکھا ہے کہ محال کا مادہ
محل ہے محل کا معنی سخت، دغا، فریب، کھوٹ ۔
مَحَلَ بِفُلَانٍ فلاں شخص کے متعلق بادشاہ سے
چغلی کھائی اور بدی کا ارادہ کیا (نصر سمع کرم)
مُمَاحَلَۃٌ بھی اسی سے بنا ہے دغا و دغلاپن ۔
مَاحَلَ عَنْہُ اوسکی طرف سے مدافعت کی ابوزید
نے کہا مَحَلَ الزَّمَانُ خشک سالی ہوگئی قحط پڑگیا

مَحَبَّۃٌ ۔ مصدر میمی ۔ کسی چیز کو اچھا سمجھتے
ہوئے چاہنا یا کسی چیز کا ارادہ کرنا یہ خیال کرتے
ہوئے کہ وہ چیز اچھی ہے ۔ کبھی محبت لذت اندوزی
کے لئے ہوتی ہے جیسے لذیذ میٹھے نمکین کھانوں کی
یا عورت کی ۔ کبھی نفع حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہے
جیسے مال و اولاد کی ۔ کبھی محض فضل و شرف
اور مکارم و محاسن کی وجہ سے ہوتی ہے
جیسے ایک عالم کی دوسرے عالم سے
یا ایک مؤمن کی دوسرے مؤمن سے ۔ یہ تمام اقسام
اوس محبت کے ہیں جو انسان کو کسی مخلوق سے
ہوتی ہے ۔ باقی انسان کی محبت خدا سے اور خدا کی
محبت آدمی سے تو اول کا معنی ہے حصولِ قرب کی
خواہش اور دوسرے کا معنی ہے انعام و احسان ۔

حَبٌّ اور حَبَّۃٌ غلہ کا دانہ حِبٌّ اور حِبَّۃٌ کسی
پھول کا بیج ۔ حُبٌّ اور حُبَّۃٌ وسطِ قلب میں جم جانیوالی
محبت ۔ حِبٌّ صیغہ صفت بمعنی محبوب ۔ حَبِبْتُ
فلانًا میں فلاں شخص کا محبوب ہوگیا اَحْبَبْتُ فلانًا
میں نے فلاں شخص کو محبوب بنایا اوس سے محبت کی ۱۲/۱۱

مُحْتَضَرٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر اِحْتِضَارٌ مصدر (افتعال)
مراد پانی کی وہ باری جس پر سب حصہ دار موجود ہوں ۔
مُحْتَضَر قریب الموت آدمی کو بھی کہتے ہیں جس کے سامنے
موت آگئی ہو اور جن رسیدہ آدمی کو بھی کہتے ہیں ۔ ایک

کہاوت ہے اَللَّبَنُ مُحْتَضَرٌ فَغَطِّ اِنَاءَكَ دودھ پر سب انتیں آموجود ہوتی ہیں جنات بھی آجاتے ہیں اسلئے برتن کو ڈھانک۔ مُحْتَضِیٌ اسم فاعل شہر میں آنے والا۔ اُحْتُضِرَ الْهَمُّ اس پر غم آگیا (متعدی) مجرد کے لئے دیکھو حضر، اُحضرت اُحضرت حاضرۃ کا ۲۷/۹

اَلْمُحْتَظِرُ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِحْتِظَارٌ مصدر (افتعال) حَظْرٌ مادہ۔ اپنے لئے باڑہ بنانیوالا اَلْحَظِيرَةُ لکڑیوں وغیرہ سے بنا ہوا باڑہ، حَظِيرَةُ الْقُدُسِ جنت۔ نَكِدُ الْحَظِيرَةِ بے فائدہ آدمی حَظْرٌ وہ لکڑیاں جن سے باڑہ بنایا جاتا ہے وَقَعَ فِي الْحَظِرِ الرَّطْبِ ناقابل برداشت کام میں پھنس گیا۔ اَوْقَدَ فِي الْحَظِرِ الرَّطْبِ تر لکڑیوں میں آگ لگادی یعنی سخن چینی اور عیب جوئی کی جَاءَ بِالْحَظِرِ الرَّطْبِ بہت مال لایا یا جھوٹی باتیں کیں۔ ۲۷/۹

حَظْرٌ۔ بندش۔ روک۔ حرام۔ حَظَرَ الشَّيْءَ اور حَظَرَ عَلَى الشَّيْءِ اوس چیز کی روک کردی مَحْظُورٌ اسم مفعول ممنوع۔ حرام۔ بند۔

مَحْجُوبُونَ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع مَحْجُوبٌ مفرد نابینا جلوہ الٰہی کو نہ دیکھنے والے۔ نور کو دیکھنے سے بے بہرہ۔ پرتو جمال کو دیکھنے سے روکے گئے اوٹ میں کئے گئے۔ حَجَبَهُ حَجْبًا وَحِجَابًا (نصر) اوسکو روک دیا حَجَّبَ (تفعیل) پردہ کے اندر کردیا کہ کوئی وہاں تک نہ جائے۔ اِحْتَجَبَ (افتعال) پردہ میں ہوگیا۔ حَاجِبٌ دربان نگہبان، ابرو، ابرو کی ہڈی حَجَبٌ پشتہ۔ تمام مشتقات میں روکنے کا مفہوم ماخوذ ہے (دیکھو حجاب) ۳۰/۸۔

مَحْجُورًا اسم مفعول مفرد مذکر منصوب۔ محفوظ مضبوط، ممنوع۔ ۱۹/۱

جاہلیت کا دستور تھا کہ اگر کوئی دشمن سامنے آجاتا اور اوس کی ایذا کا خوف ہوتا تو حِجْرًا مَّحْجُورًا کہتے تھے یعنی ہم تمہاری حفاظت اور پناہ چاہتے ہیں یہ الفاظ سنکر دشمن ہاتھ نہ ڈالتا تھا۔ کافر بھی عذاب کے فرشتوں کو دیکھکر حسب عادت یہ الفاظ کہینگے کہ شاید عذاب سے پناہ مل جائے۔ خازن، جلی، بیضاوی، کشاف اور خطیب وغیرہ نے ابن جریج کی تفسیر پر اعتماد کر کے يَقُوْلُوْنَ کا فاعل مُجْرِمُوْنَ، قرار دیا ہے اور یہی تشریح کی ہے لیکن مجاہد حسن اور قتادہ نے ملائکہ کو فاعل قرار دیا ہے یعنی فرشتے کہتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے لئے سخت بندش کردی ہے جنت کو تمہارے لئے حرام کردیا ہے ابن جریر نے اسی تفسیر کو پسند کیا ہے۔

ابو علی فارسی نے کہا اہل جاہلیت حِجْرًا مَّحْجُورًا

کہتے تھے لیکن اس کا استعمال ترک کر دیا گیا کہنے والوں
کا مطلب یا تو پناہ کی طلب ہوتی تھی یا اپنی محرومی کا اظہار
اصل میں حِجر پتھروں سے بنے ہوئے احاطے اور
گھیر کو کہتے ہیں محجورًا اوسکی تاکید ہے ۹/۱۹ یعنی سخت
بندش ناقابل ازالہ اوٹ۔ عقل بھی نفسانی بے اعتدالیوں
سے روکتی ہے اس لئے اسکو حِجر کہتے ہیں حَجر پتھر حِجر
ریت کا ٹیلہ حِجر عقل اور پتھروں کا احاطہ۔ حَجر تہ کمان
کا گوشہ حُجرہ کوٹھری۔ جانوروں کا باڑہ۔ تمام مشتقات
میں بندش اور روک کا مفہوم لازم ہے۔ ۱۹/۳ -

مُحدَث - اسم مفعول واحد مذکر اِحداث مصدر
(افعال) جدید تازہ نو بنو۔ حُدثُ اور حُدوثُ
کے مفہوم میں ظہور جدت نو پیدگی، پہلے سے موجود نہ ہونا
داخل ہے اسی لئے حَدَثُ کا معنی ہے ناقص وضو حَدَث
حِدث حدیث حَدیث خوش کلام آدمی۔ حَدَاثۃ اوّل
جوانی۔ حَدَاثۃ الامر حدثان الامر آغاز کار۔
حُدُوثۃ جوانی۔ حَدَثان نئی چیز۔ حِدثان الدہر
اَحداثُ الدہر حوادثُ الدہر نو بنو مصائب۔
حَدَثی نئی چیز، حدیثُ السِن جوان، مُحدِث
مجرم کو پناہ دینے والا مُحدَثُ اور مُحدَثۃ نئی چیز
جو اجنبی معلوم ہو مُحدَّث وہ شخص جس کو بیداری
یا خواب میں اللہ کی طرف سے کچھ سنائی دے یا القاء
کیا جائے ان تمام استعمالات میں ظہور جدت اور نو
پیدگی کا مفہوم مشترک ہے۔ ۱۷/۱ ۱۹/۵ ۔

مَحذُورًا - اسم مفعول واحد مذکر۔ ڈرنے کی چیز
قابل خوف خوفناک۔ ڈر کر بچنے کی چیز مَحذُورۃ
لڑائی۔ حَذَر۔ حَذَار (سمع) ڈر کر بچا، احتیاط کی۔
حِذرُ بچاؤ۔ وہ ہتھیار جن کے ذریعہ سے بچاؤ ہوتا
ہے حذرُ ڈرنے والا محتاط آدمی۔ حَاذُورۃ
کا بھی یہی معنی ہے حذریانُ صیغہ مبالغہ۔ ۱۵/۶

اَلمِحرَاب - اسم مفرد۔ محاریب جمع کمرہ بالاخانہ کوٹھی
۳/۱۱ ۲۳/۱۱ المحراب ۱۶/۲ (دیکھو محاریب)

مُحَرَّرًا - اسم مفعول واحد مذکر۔ تحریر مصدر (تفعیل)
آزاد کیا ہوا یعنی بیت المقدس کی خدمت کے لئے مخصوص
(مجاہد) عبادت کے لئے خالص کر لیا گیا (شعبی) دنیا کے
دھندوں سے آزاد کردہ (جعفر صادقؒ) تحریر آزاد کرنا۔
حُرِیت کسی کا غلام نہ ہونا۔ بری باتوں سے آزاد ہونا۔
حُرّ آزاد سخی، شریف، ہر عمدہ چیز اچھا کام حُرُّ الوجہ
رخسار۔ آبرو۔ حُرُّ الدار۔ گھر کا وسطی حصہ حُرُّ البقل
کچی کھائی جانے والی ترکاری۔ طِینُ حُرٌّ بغیر ریت کی
خالص مٹی۔ رَمَلُ حُرٌّ بغیر مٹی کا خالص ریت حُرَّۃ
آزاد عورت۔ شریف اصیل عورت۔ ۳/۱۲ -

مُحَرَّم - اسم مفعول واحد مذکر مرفوع تحریم مصدر

(تفعیل)، اللہ کی طرف سے حرام کیا ہوا یا منع کیا ہوا۔

پ۱ پ۲ پ۸/۱۳ ۔

مُحَرَّمًا ۔ اسم مفعول مذکر منصوب حرام کیا ہوا۔ پ۸

مُحَرَّمَةٌ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث حرام کردہ ۔ تحریم سے مراد یا تحریم قہری ہے یعنی اللہ کے غضب کی وجہ سے چالیس برس تک تیہ (کے صحرا) سے نکلنا روک دیا گیا ہے یا تحریم تسخیری مراد ہے یعنی تیہ سے ۴۰ برس تک نکلنے کی قدرت ہی ختم ہو گئی۔ (راغب) پ۶

(دیکھو حَرَامٌ اَلْبَیْتَ الْحَرَامَ حَرَمٌ حُرُمٰتٌ وغیرہ)

اَلْمَحْرُوْمِ ۔ اسم مفعول واحد مذکر وہ مسلمان رشتہ دار جس کا میراث میں حصہ نہ نکلتا ہو (ابن جریر عن ابن عباس) بدنصیبی کی وجہ سے نادار تنگ دست جسکی کمائی نہ ہو یا سوال سے بچنے والا حیا کی وجہ سے نہ مانگنے والا جسکو حیا نے سوال سے روک دیا ہو (قتادہ و زہری)

مادہ حرم کے لئے روک منع باز داشت کا مفہوم لازم ہے تمام مشتقات میں یہ مفہوم مشترک ہے کَرُمَ سے لازم اور ضَرَبَ سے متعدی اور سَمِعَ سے کبھی لازم اور کبھی متعدی آتا ہے۔ پ۲۶/۱۸ پ۲۹

مَحْرُوْمُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع ۔ بدنصیبی کی وجہ سے حصول رزق سے روکے گئے ۔ پ۲۷/۱۵ ۔ پ۲۹/۳ ۔

مُحْسِنٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر احسانٌ مصدر (افعال) سوحد ۔ فریضہ سے زیادہ ادا کرنے والا ۔ ہر قسم کی خوبی پیدا کرنیوالا ۔

اعمال میں احسان دو طرح کا ہوتا ہے ۔

۱۔ کسی کو اسکے حق سے زیادہ دینا اور اپنے حق سے کم لینا ۔

۲۔ اپنے اعمال میں خوبی پیدا کرنا یعنی فرض سے آگے بڑھکر مستحبات کو بھی ادا کرنا جو چیز واجب نہ ہو اور اس میں کچھ نہ کچھ شرعی خوبی ہو اسکو بھی ادا کرنا ۔ (راغب)

احسان فی العبادۃ کی تشریح حدیث میں اسطرح آئی ہے اللہ کی عبادت اسطرح کرو کہ گویا اسکو دیکھ رہے ہو اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر یہ سمجھتے رہو کہ وہ تمکو دیکھ رہا ہے (بخاری)

احسان بمعنی اول کے مفعول پر اِلٰی یا بآ آتا ہے اَحْسِنْ اِلٰی زَیْدٍ زید سے بھلائی کر بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ماں باپ سے اچھا سلوک کرو ۔ احسان بمعنی دویم متعدی

بنفسہ ہے مفعول پر کوئی حرف جر نہیں آتا
اُحْسِنِ الْوُضُوْءَ اچھی طرح سے وضو کر۔ (قاموس)
(حُسن حُسنیٰ حَسَنَۃٌ کے معانی کی تشریح اور
باہم فرق کے لئے دیکھو باب الحاء مع السین)
آیات میں مُحسن بمعنی موحد مستعمل ہے
آخری آیت میں مومن مراد ہے۔ پ ۱/۱۳ پ ۵/۱۵ پ ۲۱/۱۲ پ ۲۳/۷

اَلْمُحْسِنَاتِ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث۔
اَلْمُحْسِنَۃُ واحد۔ نیکوکار عورتیں۔ پ ۲۱/۲

مُحْسِنُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع
مُحْسِنٌ واحد نیکوکار مرد۔ بھلائی کرنیوالے پ ۱۴/۱۲

اَلْمُحْسِنِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور مُحسن واحد۔
احسان کرنیوالے۔ پ ۱/۶ پ ۲/۸، ۱۵ پ ۴/۵، ۶ پ ۶/۷ پ ۷/۱، ۲، ۱۶ پ ۸/۱۴ پ ۹/۱۰ پ ۱۱/۴
پ ۱۲/۱، ۳، ۱۵ پ ۱۳/۱، ۳، ۶ پ ۱۷/۱۲ پ ۲۰/۵ پ ۲۱/۳، ۱۰ پ ۲۳/۷، ۸ پ ۲۴/۱، ۳ پ ۲۹/۲۲۔

مَحْسُوْرًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر حسرت زدہ۔ پُر
افسوس۔ ماندہ۔ حیران۔ پ ۱۵/۳ حَسَرَہٗ حَسْرًا (نَصَرَ ضَرَبَ
متعدی) اوسکو برہنہ کر دیا حَسَرَ الْبَعِیْرَ اونٹ کو تھکا دیا
حَسَرَ الْبَیْتَ گھر میں سھرائی دی۔ حَسَرَ حُسُوْرًا (نَصَرَ
ضَرَبَ لازم) برہنہ ہو گیا حَسَرَتِ الدَّابَّۃُ جانور تھک
گیا حَسَرَ الْمَاءُ پانی سوکھ گیا حَسَرَ الْبَصَرُ (ضَرَبَ
لازم) دور دیکھنے سے آنکھ تھک گئی مِحْسَرَۃٌ اسم آلہ۔
جھاڑو۔ کَرِیْمُ الْمَحْسِرِ اچھے باطن والا (دیکھو حسرات حسیر)

مَحْشُوْرَۃً ۔ اسم مفعول واحد مؤنث حَشْرٌ
مصدر۔ قرارگاہ سے نکالکر کہیں جمع کی ہوئی جماعت
(دیکھو الحشر حُشِرَ حُشِرَتْ حَشَرْنَا) پ ۲۳/۱۱

مُحْصَنَاتِ ۔ اسم مفعول جمع مؤنث۔
مُحْصَنَۃٌ واحد۔ مُحْصِنَۃٌ اسم فاعل مؤنث اِحْصَانٌ
مصدر (افعال) صاحب معجم القرآن نے لکھا ہے
کہ سورۂ نساء میں نمـ۱ سے مراد ہیں آزاد پاکدامن
عورتیں دوشیزہ ہوں یا نہوں نمـ۲ سے مراد
ہیں شوہر والیاں نمـ۳ سے مراد ہیں آزاد دوشیزائیں۔
ثعلب نے کہا ہر پاکدامن عورت کو مُحْصِنَۃٌ
(اسم فاعل) بھی کہا جاتا ہے اور مُحْصَنَۃ بھی (اسم مفعول)
اور شوہر والی کو مُحْصَنَہ (اسم مفعول) کہا جاتا ہے۔ قاموس
میں ہے اِمْرَءَۃٌ حَصَانٌ پاکدامن یا شوہر والی عورت،
راغب نے بھی اسکی تائید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ
المحصنات اگر حُرِّمَتْ کے بعد قرآن میں آیا ہے وہاں
شوہر والیاں مراد ہیں اور اسم مفعول کا صیغہ
ہے اور اگر حُرِّمَتْ کے بعد نہیں ہے
فتح اور کسرہ دونوں صحیح ہیں شوہر والیاں
ہوں یا عام پاکدامن عورتیں۔ اصل میں احصان
کا معنی ہے حفاظت رکھنا شرفِ ذاتی یا عفتِ
اخلاقی کی وجہ سے اگر کوئی عورت بدکاری سے

اپنے کو محفوظ رکھتی ہے تو مُحصِنۃ ہے اور شوہر حفاظت کرتا ہی مُحصَنۃ ہے۔ ٥ پ ۳ پاک دامن عورتیں۔

اَلمُحصَنَاتِ ۔ ٥ پ ۲ آزاد عورتیں ٦ پ پاکدامن اجنبی عورتیں ٥ پ پاکدامن عورتیں۔

اَلمُحصَنَاتُ ۔ ٥ پ ا شوہر والیاں ٦ پ ا پاکدامن عورتیں ۲ شافعی کے نزدیک آزاد کتابی عورتیں۔ امام اعظم کے نزدیک پاکدامن کتابی عورتیں آزاد ہوں یا باندیاں۔ ہدایہ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے نزدیک چونکہ کتابی عورت سے نکاح صحیح نہیں ہے اسلئے مسلمان عورتیں مراد ہیں۔

مُحَصَّنَۃ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث تحصین مصدر (تفعیل) حصن مادہ۔ قلعہ بند محفوظ بستیاں۔ حصن کا معنی ہی حفاظت۔ بچاؤ۔ اسی لئے حصن قلعہ کو کہتے ہیں۔ حصان عمدہ گھوڑا سٹھو کر کھلنے سے محفوظ، سوار کے لئے حفاظت کا ذریعہ ٢٥

مُحصِنِینَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب احصان مصدر۔ بیبیوں والے یا باندیوں کے مالک۔ یعنی وہ لوگ جنکی بیبیاں ہوں یا باندیاں رکھتے ہوں۔ ٥ پ ا ٦

مُحضَرًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر مفرد احضار مصدر (افعال) حاضر کیا گیا۔ سامنے لایا گیا یعنی انسان جو نیکی کریگا قیامت کے دن اوسکے سامنے لائی جائیگی۔ (دیکھو اُحضِرَتُ اُحضِرَاتُ) ۳ پ ۱۱

مُحضَرُونَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع مُحضَرٌ واحد۔ وہ لوگ جنکو حاضر کیا جائیگا۔ ۲۱ پ ۵ ۲۲ پ ۱۱ ۲۳ پ اور ۳ و ۴ و ۲ و ۹

مُحضَرِینَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر منصوب مُحضَرٌ واحد وہ لوگ جنکو حاضر کیا جائیگا ۲۰ پ ۲ ۲۳ پ ۶

مَحظُورًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ ممنوع روکی گئی۔ بند کر دیگئی۔ ١٥ پ ۲ (دیکھو المحتظر)

مَحفُوظٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مجرور حفظ مصدر (سمع) (نمسٹ۔ ہر تغیر سے محفوظ شیاطین کی دست رس سے محفوظ ہر قسم کے رد و بدل سے محفوظ۔ وہ لوح علمی جو اللہ کی نگہداشت میں ہے نہ اوسکا لکھا مٹ سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے حفظ کا معنی ہے:

۱ قوت یادداشت۔ ۲ یادداشت ۳ یاد کرنا یا یاد رکھنا ۴ نگہداشت نگرانی حفاظت۔ اس جگہ چوتھا معنی مراد ہے۔ (دیکھو حافظا حفیظ وغیرہ) ۳۰ پ

مَحفُوظًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب۔

نیچے گرنے سے محفوظ - پ (دیکھو محفوظ)

مُحْکَمَاتٌ - اسم مفعول جمع مؤنث -
مُحْکَمَۃٌ مفرد - اِحْکَامٌ مصدر (افعال) پختہ
درست جن کے معانی اور الفاظ میں احمال
اور اشتباہ نہو - دلالت لفظ علی المعنی واضح
ہو - غیر مراد کا احتمال نہو - حنفی علماء اصول
کے نزدیک یہ لفظ متشابہات کا مقابل ہے
اور نص ظاہر مفسر محکم چاروں کو شامل ہے [۳/۷]

مُحْکَمَۃٌ - اسم مفعول واحد مؤنث مُحکَمَاتٌ
جمع - پختہ غیر منسوخ سورت جس میں ناقابل
نسخ فیصلہ کر دیا گیا ہو - اَحْکَمَہٗ اوس کو مضبوط
کیا بگاڑ سے روک دیا - اَحْکَمَہٗ عَنِ الْاَمْرِ
اس کام سے اوسکو روک دیا - پ [۲۶/۷]

(لفظ حکم کی تشریح کے لئے دیکھو باب
الحاء مع الکاف)

مُحَلِّقِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر منصوب
تحلیق مصدر (تفعیل) حَلْقٌ مادہ - بال منڈانے
والے - اصل لغت میں حَلْقَۃٌ کا معنی ہے
اسکا حلق کاٹ دیا - توسیع استعمال کے بعد
حَلْقٌ کا معنی ہوا بال کاٹنا - پھر عرف عام
میں بال مونڈنے کا معنی ہوگیا - باب تفعیل
میں پہونچکر بال منڈوانے کا ترجمہ ہوگیا لیکن
تحلیق کبھی لازم بھی آیا ہے جیسے حَلَّقَ الطَّائِرُ
پرندہ گول دائرہ بناکر چکر کاٹ کر اڑا - حلق
کی شکل چونکہ گول ہے اس لئے حلقہ آدمیوں کی
اوس جماعت کو کہتے ہیں جو دائرہ بناکر بیٹھی ہو -
حَلِیْقٌ اور مَحْلُوْقٌ کا ایک ہی معنی ہے،
مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے اس لفظ کا استعمال
ہوتا ہے رَاْسُہٗ حَلِیْقٌ اسکا سر مونڈا ہوا ہے
لِحْیَتُہٗ حَلِیْقٌ اوسکی ڈاڑھی منڈی ہوئی ہے -
عَقْرٰی حَلْقٰی کاٹی ہوئی مونڈی (ضعًا یہ لفظ
بد دعائیہ ہے استعمالاً بد دعائیہ بھی ہے اور
کلمہ شناعت بھی - پ [۲۶/۱۲]

مَحِلَّہٗ - مَحِل ظرف مکان مضاف ہٗ ضمیر
مضاف الیہ - قربانی کے حلال ہونے کی جگہ
قربان گاہ - جہاں قربانی کے جانور کو ذبح کیا جاتا
ہے یعنی حدود منیٰ -

اگر کسی نے حج کا احرام باندھ لیا لیکن راستے
میں دشمن وغیرہ کی وجہ سے ارادہ حج توڑنا پڑے
تو اول قربانی کے جانور کو حرم کی طرف بھیجدے
اور جب منیٰ تک پہنچ جانے کا یقین ہوجائے
تو سر منڈوا کر احرام کھولدے - حدود منیٰ

تک قربانی کا جانور پہونچے بغیر سر منڈوانا امام اعظم رح کے نزدیک جائز نہیں یہی لفظ اس قول کی واضح دلیل ہے۔ امام شافعی رح کے نزدیک جہاں سے آگے بڑھنے کی ممانعت اور حاجی آگے نہ بڑھ سکے اوسی جگہ قربانی کو ذبح کر کے سر منڈوانا جائز ہے۔

مَحِلُّهَا - ظرف مکان مضاف - ھا مضاف الیہ۔ ذبح کرنے کا مقام۔ قربان گاہ یعنی حدود حرم۔ (مسلک امام اعظم رح بروایت ہشام بن حجر رح)

مُحِلِّي - اسم فاعل جمع مذکر۔ اصل میں مُحِلِّيْنَ تھا نون حذف کر دیا گیا۔ مُحِلٌّ واحد اِحلال مصدر۔ حلال قرار دینے والے اِحلال کسی چیز کو حلال بنا دینا یا حلال قرار دینا یا ذمہ داری سے باہر نکل آنا۔ حَلٌّ کا اصل معنی ہے گرہ کھولنا کسی جگہ اترنے کی صورت میں عموماً سامان کھولا ہی جاتا ہے اس لئے حلول کا معنی ہو گیا اترنا۔ اس مادہ سے جتنے مشتقات مستعمل ہیں سب کے مفہوم میں کھولنے یا اترنے کا معنی ضرور پایا جاتا ہے مثلاً حلال کی ضد حرام یعنی وہ حکم جس میں ممانعت اور بندش دور کر دی گئی ہو کھول دی گئی ہو۔ حِلٌّ مباح اور حرم سے باہر کا علاقہ۔ حِلَّةٌ محلہ یا سو گھروں کا محلہ۔ پڑاؤ۔ پڑاؤ پر اترنے والی جماعت۔ حَالٌّ اسم فاعل اترنے والا۔ دین مُعجّل۔ حلیل شوہر۔ حلیلہ بیوی ہر ایک دوسرے کے پاس فروکش ہوتا ہے۔

مَحَلٌّ اترنے کی جگہ مَحَلَّةٌ اترنے کی جگہ اترنے کا وقت۔ اتر کر رہنے کی جگہ

حَلَّ (نَصَرَ) کھولا۔ دوڑا۔ حَلَّ (ضَرَبَ) حرم یا احرام سے باہر آگیا اس کا مصدر حِلٌّ ہے حَلَّتِ الْمَرْأَةُ عورت عدت سے باہر آگئی۔ عدت کی گرہ کھل گئی۔ حَلَّ الدَّيْنُ قرض کی مدت ختم ہو گئی اس کا مصدر حلول ہے۔ حَلَّ حَقِّي عَلَيْهِ میرا حق اس پر واجب ہو گیا۔ اسکا مصدر مَحَلٌّ ہے

حَلَّ الْمَكَانَ اور حَلَّ بِالْمَكَانِ (نَصَرَ ضَرَبَ) اسجگہ اترا۔ حَلٌّ حلول مَحَلٌّ اور حَلَلٌ مصدر۔

مُحَمَّدٌ - اسم مفعول واحد مذکر۔ تحمید مصدر (تفعیل) حَمْدٌ مادہ۔ وہ شخص جس کے اندر بکثرت خصائل حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ ہوں محمد اگرچہ رسول اللہ کا اسم گرامی ہے لیکن آیت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں باوجود

علمیت کے وصفیت کی طرف اشارہ ہے گویا یہ
بتانا مقصود ہے کہ رسول اللہؐ کی ذات کے اندر
بکثرت خصائل محمودہ اور صفات حسنہ کریمہ
موجود ہیں (راغب)

حضور والا کا پیدائشی نام محمدؐ تھا لیکن
بعثت کے بعد بعض کافر حسد اور دشمنی سے مُذَمَّم
کہتے اور گالیاں دیتے تھے گویا ان کو زبان
پر محمدؐ نام لینا بھی گوارا نہ تھا صحاح کی ایک
حدیث میں آیا ہے حضور والا نے ارشاد فرمایا۔
میں محمدؐ ہوں اور یہ لوگ مذمم کو برا کہتے ہیں
یعنی میں مذمم نہیں ہوں میرا نام ہی مذمم نہیں
ہے اس لئے ان کے برے الفاظ مجھ پر نہیں
پڑتے۔ ۴/۲ ۲۲/۲ ۲۶/۵ و ۱۲ -

مَحْمُوْدًا۔ اسم مفعول واحد مذکر (سمع) حَمْدٌ
مَحْمَدَةٌ مَحْمَدٌ مصدر وہ شخص جس کی حمد کی جائے
یا کی گئی ہو۔ ۱۵/۹ ۔ (دیکھو لفظ حمد)

محونا۔ جمع متکلم ماضی معروف مَحْوٌ مصدر
(نصر) ہم نے مٹا دی ہم مٹا دیتے ہیں۔ محو کے
مفہوم میں اثر کو زائل کرنے کا معنی ضرور ہوتا ہے
مَحْوٌ چاند کا سیاہ دھبہ جس سے اوس مقام کا نور
مٹ جاتا ہے مَحْوَةٌ بارش جو خشک سالی کو مٹاتی
ہے زائل کر دیتی ہے وہ ننگ و عار جو عزت کے
زوال کا سبب ہوتی ہے۔ شمالی ہوا جو ابر کو
لیجاتی ہے۔ مَاحِی رسول اللہؐ کا اسم لقبی تھا اسلئے
کہ حضورؐ کفر کو مٹانے والے تھے۔ صحاح صافی اس
مادہ کے لام کلمہ میں واو ہے لیکن ناقص یائی یعنی لام
کلمہ کی جگہ ی بھی آئی ہے اور اس کا معنی بھی یہی ہے
مَحْیٌ (ضَرَبَ و سَمِعَ) مٹانا اثر کو زائل کرنا۔ ۱۵/۹

مَحْیَاهُمْ۔ اسم مفرد مضاف هُمْ ضمیر مضاف الیہ
اونکی زندگی مَحَایَا جمع حَیِیَ یَحْیٰی اور حَیَّ یَحْیٰی
(سمع) یعنی ادغام کے ساتھ اور بغیر ادغام دونوں طرح
ماضی و مضارع مستعمل ہیں ۲۵/۱۸
(مفہوم حیوۃ کی تشریح کے لئے دیکھو لفظ مَاتَ)

مَحْیَایَ۔ اسم مفرد مضاف ی ضمیر واحد متکلم
مضاف الیہ۔ میری زندگی ۸/۶ ۔

مَحِیْصٍ۔ ظرف مکان مجرور۔ پناہ گاہ۔ لوٹنے
کی جگہ۔ امام راغب کے نزدیک یہ لفظ اصلاً
اجوف یائی ہے لکھا ہے۔

اصلہ من حَیْصَ بیص اے شدۃ و
مِنْہ حاصَ عن الحق اے حاد عنہ اِلٰی
شدۃ ومکروہ وَاَمّا الحُوصُ فھو الخیاطۃ
فی الجلد یقال حاص عین الصقر۔

یعنی محیص کا لفظ اصلاً حیص بیص
سے نکلا ہے حیص بیص کا معنی ہی سختی اسی سے
حَاصَ عَنِ الحق ہے یعنی حق سے اعراض کرکے
سختی اور مصیبت کی طرف لوٹ گیا حَوْصٌ
(اجوف واوی) کا معنی ہے کھال کو سینا حَاصَ
عَیْنَ الصَّقْرِ شکرے کی آنکھ سی دی۔ شاید راغب
کی مراد یہ ہے کہ حوص اصلی میں کھال کے سینے
کو کہتے ہیں کیونکہ صاحبِ قاموس نے حَاصَ
کا استعمال ثوب (کپڑے) کے ساتھ بھی نقل
کیا ہے۔ پ ۱۳/۵ او پ ۲۵/۵ پ ۲۶/۱۷ -

مَحِیْصًا ۔ ظرفِ مکان منصوب حسب
تفصیل مذکور۔ پ ۵/۵

اَلْمَحِیْضِ ۔ ظرفِ زمان (وقتِ حیض) ظرفِ
مکان (مقامِ حیض) مصدر (حیض آنا) یا بمعنی
حیض یعنی وہ فاسد خون جو مخصوص زمانہ اور مخصوص
حالت میں تندرست جوان غیر حاملہ عورت کے
رحم سے نکلتا ہے۔ امام راغب رح نے لکھا ہے۔

علی ان المصدر فی ھذا النحو من الفعل
یجیئی علی مَفْعَلٍ نحو معاش و معاد۔ وقول
الشاعر لا یَسْتَطِیْعُ بِھَا القُرَادُ مَقِیْلاً ۔ ای
مکانا للقیلولۃ وان کان قد قیل ھو۔
مصدر ویقال مانی برك مكیل و مکال

یعنی باوجودیکہ معتل واوی اور معتل یائی فعلوں
سے مصدر میمی بروزن مَفْعَلٌ (عین کے فتح کے
ساتھ آتا ہے جیسے مَعَاشٌ عَاشَ عَیْشًا سے
اور مَعَادٌ عَادَ عَوْدًا سے لیکن مَحِیْضٌ مصدر
میمی ہے باوجودیکہ معتل یائی ہے (اور قیاساً
محاضٌ ہونا چاہیے) رہا شاعر کا یہ مصرعہ لا
یَسْتَطِیْعُ بِھَا القُرَادُ مقیلا (چچڑی وہاں
خوابگاہ نہیں پاسکتی) تو اس میں مقیل ظرفِ
مکان ہے بعض لوگ مقیل کو بھی مصدر میمی کہتے
ہیں (اس صورت میں اس لفظ کی بناء خلافِ
ضابطہ ہوگی) ایک محاورہ میں آتا ہے مَا فِیْ
بُرِّكَ مَكِیْلٌ و مَكَالٌ اس مثال میں کَالَ
یَکِیْلُ سے مکیل اور مکال دونوں طرح
مصدر آیا ہے۔

صاحبِ قاموس نے لکھا ہے کہ محیض
کی طرح مُحَاض بھی مصدر ہے اس کے افعال
بابِ ضَرَبَ سے آتے ہیں۔ پ ۲/۱۲ پ ۲۸/۱۷

مُحِیْطٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر قیاسی اِحَاطَۃٌ
مصدر بابِ افعال۔ حوط مادہ۔ ہر طرف سے
گھیر لینے والا۔ امام راغب نے مفردات میں لکھا

ہے کہ احاطہ کے چند معانی ہیں ۔
۱ احاطہ جسمانی جیسے اَحَطۡتُ بِمَکَانٍ
کَذَا میں نے فلاں جگہ کو گھیر لیا، ۲ احاطہ
بالحفظ یعنی ہر طرف سے نگرانی کرنی جیسے اِنَّ
اللہ بِکُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ اللہ ہر چیز کا ہر طرف سے
نگراں ہے۔ ۳ احاطہ بالمنع ہر طرف سے روک دیا
جانا جیسے اِلَّا اَنۡ یُّحَاطَ بِکُمۡ مگر یہ کہ ہر طرف سے
تم کو روک دیا جائے ۴ احاطہ علمی جیسے اِنَّ
اللہ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ مُحِیۡطٌ یقیناً اللہ تمہارے
اعمال اونکی حیثیت کیفیت، غرض، غایت، سبب
نتیجہ سب کو جانتا ہے ۔ ۵ احاطہ قدرت
ہر طرف سے قابو پالینا جیسے عذاب یوم محیط
میں روزِ قیامت مراد ہے جو ہر طرف سے قابو
یافتہ ہوگا۔

اس فقیر کی نظر میں امام نے احاطہ کے
اقسام میں کچھ غیر مفید طول دیا ہے ورنہ احاطہ
بالمنع اور احاطہ قدرت میں مفہوم کے اعتبار
سے کچھ زیادہ فرق نہیں ہے اسی طرح احاطہ
بالحفظ اور احاطہ علمی کا مفہوم قریب قریب ہے
قرآن مجید میں محیطٌ کا لفظ ۴/۲ ۱/۲ میں عالم
کل کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے ۳/۱ میں
احاطہ قدرت اور احاطہ مراد ہے اور ۱/۲ میں
صرف احاطہ قدرت ۔

مُحِیۡطًا ۔ اسم فاعل مفرد منصوب ۔ احاطہ مصدر
ہر طرف سے گھیرے ہوئے پورا پورا قابو رکھنے والا
ہر طرح سے جاننے والا۔ ۵/۱۱ میں احاطہ علمی مراد ہے
اور ۵/۱۵ میں احاطہ قدرت ۔

مُحِیۡطٍ ۔ اسم فاعل مفرد مجرور ۔ ہر طرف سے
گرفت میں رکھنے والا ایسا قابو یافتہ کہ اوس سے
چھوٹ جانا ناممکن ہے ۔ ۱۲/۸

مُحۡیِ ۔ اسم فاعل مفرد مضاف ۔ احیاء مصدر
باب افعال ۔ اصل میں مُحۡیِیۡ تھا زندہ کرنے والا،
حیات بخشنے والا (حیات کے معنی کی تشریح کے
لئے دیکھو حیات) ۲۱/۸ ۲۴/۱۹ ۔

اَلۡمَخَاضُ ۔ اسم ۔ دردِ ولادت ۔ دردِ زہ ۔
مصدر ۔ دردِ زہ ہونا ۔ دردِ ولادت ہونا مَخَضَتِ
الۡحَامِلُ مَخَاضًا حاملہ کو دردِ ولادت ہوا (فتح)
تَمَخَّضَ الۡوَلَدُ (باب تفعّل) باہر نکلنے کے
لئے بچہ نے پیٹ کے اندر حرکت کی ۔ ۱۶/۵

اَلۡمُخۡبِتِیۡنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ اِخۡبَات
مصدر ۔ باب افعال ۔ عاجزی اور خشوع کرنے والے
(دیکھو تَخۡبُتُ) ۱۷/۱۲ ۔

مُخْتَالٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مجرور اِخْتِیَالٌ
مصدر۔ باب افتعال خَیْلٌ مادہ۔ ناز سے
چلنے والا۔ اترانے والا۔ مغرور۔ متکبر مُخَیْلَۃٌ
اور خُیَلَاءُ کا معنی ہے تکبر یعنی اپنے اندر
اوس بڑائی کا خیال کرنا جو واقع میں نہو خیال
اصل میں اس دماغی صورت کو کہتے ہیں جو کسی
شخص یا چیز کے سامنے سے ہٹنے کے بعد دماغ
میں رہ جاتی ہے اسی طرح صورتِ خوابی کو بھی
خیال کہا جاتا ہے۔ انہی معانی کا لحاظ کر کے
خیال گمان کو کہنے لگے اور پندار و غرور کے لئے
بھی اس مادہ کا استعمال ہونے لگا کیونکہ تکبر
اور غرور بھی بے حقیقت ہوتا ہے صرف خودساختہ
خیالی صورت ہوتی ہے وصف واقعی سے
خالی۔ ثلاثی مجرد باب سمع سے آتا ہے خَالَ
یَخَالُ۔ اس کا مصدر خَیْلٌ خَیْلَۃٌ خَالٌ
خَیَلَانٌ مَخِیلَۃٌ مَخَالَۃٌ اور خَیْلُوْلَۃٌ
ہے اور سب کا معنی گمان کرنا ثلاثی مزید
سے اسم فاعل واحد مؤنث یعنی مُخْتَیِلَۃٌ اور مُخْتَالَۃٌ
اوس ابر کو کہتے ہیں جس سے پانی برسنے کا گمان ہو۔
۲۱/۱۱ ۲۷/۱۹

مُخْتَالًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب اِخْتِیَالٌ
مصدر۔ باب افتعال۔ اکڑنے والا۔ اترانے
والا۔ ۵/پ ۔

مُخْتَلِفٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مرفوع اختلاف
مصدر۔ باب افتعال۔ الگ الگ جدا جدا۔ قول
میں رائے میں، عقیدہ میں رنگ میں خوخصلت
اور عادت میں بہرحال کسی چیز میں اگر ایک شئے
دوسری شئے سے الگ ہو تو اوسکو مختلف کہا جاتا
ہے باہم تضاد کے لئے اختلاف ضروری ہے لیکن
اختلاف کے لئے ایک کا دوسرے کی ضد ہونا
ضروری نہیں کبھی دو مختلف باہم متضاد ہوتے
ہیں کبھی نہیں ہوتے اختلاف کا مادہ خَلْفٌ
ہے مزید تشریح کے لئے دیکھو (خَلَفَ خَلْفَ
خوالِف خلیفہ) ۲۲/۱۶ ۱۴/۱۵ ۔

مُخْتَلِفٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مجرور الگ الگ ۲۶/۱۸

مُخْتَلِفًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب۔ جدا جدا

مُخْتَلِفُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مُخْتَلِفٌ
واحد۔ جدا جدا قول اور عقیدہ رکھنے والے ۳۰/۱

مُخْتَلِفِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب،
مذہب اور دین میں الگ الگ ۔ ۱۲/۱۰ ۔

مَخْتُوْمٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ ختام لگا ہوا۔
مہر زدہ۔ ختام کا ترجمہ دو طرح کیا گیا ہے۔

۱؎ مہر کرنے کا مسالہ ۲؎ کسی چیز کا اختتام یعنی خاتمہ (دیکھو ختام) اس لئے مختوم کا ترجمہ اکثر اہلِ تفسیر نے مہر زدہ لکھا ہے۔ یعنی جنت کی شراب کے برتنوں پر اللہ کی طرف سے بطور اعزاز و سند مہر لگی ہوگی جس کو اہلِ جنت ہی توڑینگے لیکن ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ مختوم وہ رحیق (شراب کہنہ صاف) ہوگی جس کے آخر میں مشک کی خوشبو ہوگی اس قول پر ختام بمعنی ثانی ہوگا۔ (مدارک وجلالین) ۳۰/۸

مَخۡذُولًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب خَذۡلٌ اور خِذۡلَانٌ مصدر (بے مدد چھوڑا ہوا) (دیکھو خَذولًا) خذل اور خذلان لازم بھی ہے یعنی بے مدد ہونا مددگاروں سے بچھڑ جانا خَذَلَتِ الظَّبۡيَةُ ہرن اپنی جگہ سے بچھڑ گئی اسی لئے خَاذِل اور خذول بے مدد اور ہزیمت خوردہ شخص کو کہتے ہیں اور متعدی بھی ہے خَذَلَہٗ اسکو بے مدد چھوڑ دیا خَذَلَ عَنۡہُ اوس کو بے مدد چھوڑ کر الگ ہوگیا (نص) قاموس مخذول فعل متعدی سے اسم مفعول بنایا گیا ہے یعنی ضرورت مدد کے وقت بے مدد چھوڑا ہوا۔ ۱۵/۲

مُخۡرِجٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مرفوع منون۔ اِخۡرَاجٌ مصدر باب افعال۔ ظاہر کرنے والا۔ خروج (مصدر ثلاثی مجرد لازم) برآمد ہونا قرارگاہ سے باہر آجانا ایک حالت سے دوسری حالت اور ایک کیفیت سے دوسری کیفیت کی طرف نکلنا باب افعال میں آکر خروج متعدی ہوگیا چونکہ خروج کے لئے ظہور لازم ہے اس لئے اخراج کا معنی اظہار بھی ہوتا ہے اور چونکہ عدم سے وجود میں آنا بھی ایک طرح کا خروج ہے اس لئے اخراج کا معنی پیدا کرنا بھی ہوتا ہے۔ ۱/۹ ۱/۱۴

مُخۡرِجُ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مرفوع مضاف نکالنے والا۔ پیدا کرنیوالا۔ ۷/۸

مُخۡرَجَ ۔ مصدر مضاف۔ نکالنا۔ اس آیت سے مراد مکہ سے نکالنا ہے اور مدینہ میں داخل کرنا۔ (ابن عباسؓ حسن بصری۔ قتادہ)

یا امن کے ساتھ مکہ سے نکالنا اور پھر فاتحانہ مکہ میں داخل کرنا مراد ہے (ضحاک) یا فرائض مرسلانہ میں داخل کرنا اور پھر ادا فرائض کے بعد دنیا سے نکالنا مراد ہے (مجاہد) یا جنت میں داخل کرنا اور مکہ سے نکالنا مراد ہے (روایت از حسن بصری) یا طاعت میں داخل کرنا اور ممنوعات سے نکالنا مراد ہے۔

(قائل مجہول) معالم التنزیل - پ ۱۵/۹

مُخْرَجًا - اسم ظرف مفرد خروج مصدر - مخارج
جمع - نکلنے کی جگہ - پ ۲۸/۱۷

مُخْرَجُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر مرفوع -
اِخراج مصدر - نکالے گئے - نکالے ہوئے پ ۱۳/۲

مُخْرَجِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر مجرور نکرہ -
اِخراج مصدر - نکالے گئے نکالے ہوئے - پ ۱۴/۴

اَلْمُخْرَجِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر مجرور معرف
باللام - اخراج مصدر - نکالے گئے نکالے ہوئے - پ ۱۹/۱۲

مُخْزِیْ - اسم فاعل واحد مذکر - اِخزاء مصدر
باب اِفعال خِزْیٌ مادہ (ناقص یائی) ذلیل
کرنے والا - رسوا کرنے والا -

خَزْوٌ (ناقص واوی باب نصر) کسی پر
زبردستی کرنا - زبردستی غالب آنا - مالک ہوجانا
اس مادہ سے باب افعال نہیں آتا صرف خِزْیٌ
اور خَزَایَۃٌ سے آتا ہے اول سے زیادہ اور دوسرے
سے کم خِزْیٌ کے معنی ہیں رسوائی ذلت - رسوا
ہونا ذلیل ہونا اور خَزَایَۃٌ کے معنی ہیں شکست
ذہنی اپنے کو خود ذلیل سمجھنا جھجک (سمع) خِزْیٌ
میں رسوائی میں اوس پر غالب آیا (ضرب) قرآن مجید
میں دونوں طرح استعمال ہوا ہے مُخْزِی کے دونوں
معنی صحیح ہیں اللہ کافروں کو دنیا و آخرت میں
ذلیل و خوار کرنے والا بھی ہے اور اونکی حالت ایسی
بنا دینے والا بھی ہے کہ وہ خود اپنے کو ذلیل سمجھیں پ

اَلْمُخْسِرِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر مجرور اَلْمُخْسِرُ
واحد اِخْسَارٌ مصدر باب اِفعال تول میں کمی
کرنے والے - وزن میں کمی کرنے کے دو معنی ہیں -

۱/ کسی کو وزن میں کم دینا ڈنڈی مارنا پورا
نہ دینا اسکو تطفیف بھی کہتے ہیں -

۲/ ایسے کام کرنا جس سے قیامت کے دن
نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہوجائے مُخْسِرِیْنَ کا مطلب
دونوں طرح سے لیا جاسکتا ہے (راغب) اکثر
مفسرین نے اول معنی ہی کو بیان کیا ہے اور
اسی کو ترجیح دی ہے - یاد رکھو کہ اللہ تے خسران
یا اس کے مشتقات کا استعمال جس جگہ بھی
قرآن میں کیا ہے اوس سے مراد اخروی نقصان
اور نیکیوں کے پلڑے کا ہلکا ہونا اور قیامت
کے دن گھاٹا اٹھانا ہے البتہ باب افعال یعنی
لفظ اخسار سے جتنے صیغے مستعمل ہوے ہیں
اون میں خسران کے دونوں معنی مراد ہیں کہیں
ایک کہیں دوسرا (خسران کی مزید تنقیح کے لئے
دیکھو لفظ خُسر منقول از مفردات راغب)

مُخْضَرَّۃً - اسم فاعل واحد مؤنث منصوب
اِخْضِرَارٌ مصدر باب افعلال سرسبز۔
کاہی رنگ والا سبز سیاہی مائل خُضْرَۃٌ
سفیدی اور سیاہی کا مخلوط رنگ جس میں سیاہی
کی طرف میلان زیادہ ہو اس لئے عربی میں
اخضر کو اسود اور اسود کو اخضر کہہ لیا
جاتا ہے۔ عراق کا وہ علاقہ جو بہت سرسبز ہے
سواد کہلاتا ہے خَضِرَ (سمع) سبز ہوگیا خَضَرَ
(نصر) کاٹا اَخْضَرَ (باب افعال) سبز کردیا۔
اِخْتَضَرَ (باب افتعال) کٹ گیا (لازم)
اِخْتَضَرَ الکلأ سبز گھاس کاٹی (متعدی) اِخْضَرَّ
(باب افعلال) سبز ہوگیا سیاہ ہوگیا کٹ گیا
اسی سے مُخْضَرَّۃٌ اسم فاعل واحد مؤنث ہے
۱۷/۱۵ ۔

مَخْضُوْدٍ - اسم مفعول واحد مذکر مجرور ضحاک
مجاہد نے کہا پھلدار درخت. پھلوں سے اتنا
لدا ہوا کہ نیچے کو جھک جائے۔ ابن عباس اور
عکرمہ نے کہا کانٹوں سے صاف کیا ہوا درخت
جس کے کانٹے توڑ دیئے جائیں۔ حسن بصریؒ نے
کہا تاکہ ہاتھوں کو زخمی نہ کریں۔ ابن کیسانؒ نے
کہا تاکہ دکھ نہ ہو (معالم) راغبؒ نے ابن عباسؓ
کے قول کی تائید کی ہے۔
اَخْضَدَ اتنا لچکدار کہ نیچے کو دوہرا ہو جائے۔
خَضِدٌ نیچے کو جھکا ہوا لچکا ہوا جو سیدھا کھڑا نہ ہو سکے
خَضَدَ الشَّجَرَ درخت کے کانٹے کاٹ دیے چھیل
دے خَضِیْدٌ اور مَخْضُوْدٌ صفت کے صیغے اسی
سے ہیں مُتَخَضِّدٌ لچک کے مارے دوہرا ہو جانے والا
نیچے کو جھک جانیوالا تَخَضَّدَ العُوْدُ لکڑی لچک
کی وجہ سے نیچے کو جھک گئی۔ ۲۷/۱۴ ۔

مُخَلَّدُوْنَ - اسم مفعول جمع مذکر تَخْلِیْدٌ
مصدر. باب تفعیل۔ خُلْدٌ اور خُلُوْدٌ کا معنی ہے
کسی چیز کا ہمیشہ یا مدت دراز تک ایک حالت
پر باقی رہنا اوسکی حالت میں تغیر نہ آنا اس لئے
مُخَلَّدٌ کا معنی ہوا ہمیشہ یا مدت دراز تک ایک
حالت پر قائم رکھا گیا۔ رَجُلٌ مُخَلَّدٌ اوس آدمی
کو کہتے ہیں جس کے بال مدت دراز تک سفید نہ ہوں
(راغب)

اسی بنا پر مفسرین نے آیت میں مخلّدون
کا ترجمہ کیا ہے نہ کبھی مرنے والے نہ کبھی بوڑھے
ہونے والے ہمیشہ لڑکوں ہی کی شکل پر قائم رہنے
والے (خازن و بیضاوی) سعید بن جبیر نے کہا کہ
مُخَلَّدٌ اوس شخص کو کہتے ہیں جس کے کانوں میں

بالے پڑے ہوں اس صورت میں مخلدون کا ترجمہ ہوا وہ لڑکے جن کے کانوں میں بالے پڑے ہونگے۔ (معالم) پ۲۷/ع۱۴ پ۲۹/ع۱۹ ۔

مُخْلِصًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب اخلاص مصدر۔ باب افعال خالص کرلینے والا اخلاص کا معنی ہے کسی چیز کی آمیزش سے دوسری چیز کو الگ کردینا چھانٹ دینا بندہ کے مخلص ہونے کا مطلب ہوتا ہے خالص اللہ کی اطاعت کرنی اللہ کو یہودیوں کی تشبیہ اور عیسائیوں کی تثلیث سے پاک سمجھنا بقول راغب ماسوی اللہ سے اپنے خیال کو ہٹالینا اور صرف اللہ ہی کا ہوجانا۔ رہا اللہ کا بندہ کو مخلص بنانا تو اسکا مطلب ہے بندہ کو ممتاز منتخب اور برگزیدہ بنالینا اپنی خصوصی عنایت کے لئے چن لینا۔ پ۲۳/ع۱۵-۱۶

مُخْلَصًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ اخلاص مصدر۔ چنا ہوا۔ چھانٹا ہوا۔ برگزیدہ اور ممتاز کیا ہوا پ۱۶ ۔

مُخْلِصُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مخلص واحد۔ خالص اللہ کی اطاعت کرنے والے۔ بغیر آمیزش شرک کے اللہ کو واحد جاننے والے۔ ہر مصیبت سے اپنے قول و فعل کو پاک رکھنے والے۔ پ۱/ع۱۶

مُخْلِصِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب و مجرور نکرہ مخلص واحد۔ ترجمہ و تفصیل مذکور دیکھو مخلصون اور مخلصًا پ۱۱/ع۸ پ۱۰ پ۳۱/۳ و ۱۳ پ۲۴/۷ و ۱۲ پ۳۰/۲۳

اَلْمُخْلَصِيْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر معرفہ مخلصٌ واحد۔ چھانٹے ہوئے برگزیدہ بنائے ہوئے منتخب، پ۱۲/ع۱۴ پ۱۴/ع۳ پ۲۳/۶ و ۸ و ۹ و ۱۴ (دیکھو مخلصًا)

مُخْلِفَ ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب مضاف اِخْلافٌ مصدر باب اِفعال۔ وعدہ کے خلاف کرنے والا۔ وعدہ کو پیچھے ڈالدینے والا۔ اخلاف کا اصل معنی ہے ایک کا دوسرے کے بعد اپنے جانوروں کو پانی پلانا۔ اَخلفَ الشَّجرُ (لازم) پت جھاڑ کے بعد درخت سرسبز ہوگیا۔ اَخْلَفَ اللّٰہُ عَلَیْکَ (متعدی) اللہ تجھے گذشتہ کا عوض عطا کرے۔ پ۱۳/ع۱۹ (تنقیح کے لئے دیکھو خَلَفَ خَلْفٌ خَلِیْفَہ)

اَلْمُخَلَّفُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع تَخْلِیْفٌ مصدر باب تفعیل۔ پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ۔ تخلیف کسی کو پیچھے کردینا۔ پیچھے چھوڑ دینا۔ خَلَّفْتُہٗ میں نے اسکو اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔ پ۱۱ میں مراد ہیں وہ بارہ آدمی جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب تبوک کے

جہاد پر نہیں گئے تھے مدینہ میں پیچھے رہ گئے تھے ۲۶ بہ
ہیں مدینہ کے آس پاس رہنے والے وہ بدو مراد
ہیں جنکو حدیبیہ کے سال حضور اقدس نے
اپنے ساتھ مسلمانوں کے ہمراہ مکہ کو چلنے کا حکم دیا
تھا لیکن وہ قریش کے ڈر کے مارے ساتھ نہیں
گئے اللہ نے اون کو پیچھے ہی رکھا۔ (تنقیح کے لئے
دیکھو باب الخار مع اللام)

اَلْمُخَلَّفِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مجرور پیچھے
چھوڑے ہوئے لوگ یعنی وہ بدو جو حوالیِ مدینہ میں
رہتے تھے اور حدیبیہ کے سال مکہ کو مسلمانوں کے
لشکر کے ساتھ جانے سے حیلے بہانے کر کے رہ گئے
تھے۔ ۲۶

مُخَلَّقَۃٍ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث مجرور تخلیق
مصدر۔ باب تفعیل۔ خَلق مادہ۔ حاکم نے ابنِ
عباس کا قول نقل کیا ہے کہ مُخَلَّقَۃ سے مراد وہ بوٹی
جو زندہ ہو جاتی ہے اور غیر مخلقہ سے مراد وہ بوٹی جو ساقط
ہو جاتی ہے۔ قتادہ سے بھی یہی مروی ہے بغوی نے
معالم میں لکھا ہے قال ابن عباس وقتادۃ
مخلّقۃ ای تامۃ وغیر مخلقۃ غیر تامۃ ای
ناقصۃ الخلق وقال مجاھد مصورۃ وغیر
مصورۃ یعنی السقط وقیل المخلّقۃ

الولد الذی یاتی بہ المرأۃ لوقتہ وغیر
المخلقۃ المسقط یعنی ابن عباس اور قتادہ نے
فرمایا کہ مخلقہ یعنی پوری بناوٹ والی اور غیر
مخلقہ وہ جس کی بناوٹ پوری نہ ہو ناقص ہو مجاہد
نے فرمایا مخلقہ جس کے خدوخال اور شکل
بنادی گئی ہو اور غیر مخلقہ وہ جس کی شکل نہ بنی
ہو یعنی گرنے والا بچہ۔ بعض لوگوں کا قول
ہے کہ جو بچہ اپنے پورے وقت پر پیدا ہوتا
ہے وہ مخلقہ ہے اور جو وقت سے پہلے گر جاتا
ہے وہ غیر مخلقہ ہے۔ صاحبِ مدارک نے
لکھا ہے کہ مخلقہ وہ بوٹی ہے جس کے اعضا
درست اور ہموار ہوں۔ ساخت ٹھیک ہو
بناوٹ کا کوئی عیب اور نقصان نہ ہو اور غیر مخلقہ
وہ بوٹی ہے جو ایسی نہ ہو گویا اللہ ابتدائی بوٹی
میں ہی اختلاف کر دیتا ہے کسی کی ساخت
پوری، اعضاء کامل اور بناوٹ نقصان سے
پاک ہوتی ہے کسی کی ایسی نہیں ہوتی اس
بنیادی تفاوت کی وجہ سے ہی آدمیوں کی شکل
صورت بناوٹ اور پستی درازی میں تفاوت
اور اعضاء کا کمال و نقصان ہوتا ہے۔
محلی اور بعض دوسرے اہلِ تفسیر نے

ابنِ عباس اور مجاہد کی تفسیر کو جمع کر دیا ہے اور مخلّقۃ کا ترجمہ کیا ہے۔ شکل والی پوری ساخت والی اور غیر مخلّقۃ وہ جو مخلّقہ کے خلاف ہو۔ صاحبِ معجم القرآن نے مدارک کے موافق تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے یہ لفظ خَلَقَ السِّوَاكَ وَالْعُودَ سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے مسواک اور لکڑی کو چھیل کر درست اور چکنا کر دیا صَخْرَۃٌ خَلْقَاءُ چکنا پتھر۔ چٹان، اساس میں ہے خَلَقَ الْقِدْحَ تیر کو چھیل کر چکنا کر دیا۔ ۱۷/۸ ۔

مَخْمَصَۃٌ - اسم۔ ایسی بھوک جس سے پیٹ لگ جائے۔ خَمْصَۃٌ بھوک۔ نشیبی گڑھا۔ خَامِصٌ پتلے پیٹ والا خُمْصَانٌ وہ شخص جس کے پیٹ میں بھوک کی وجہ سے گڑھا ہو۔ خَمِیْصُ الْحَشٰی پتلے پیٹ والا۔ اَخْمَصُ تلوے کا گڑھا جو زمین پر نہیں لگتا (قاموس) خَمَصَہٗ الْجُوْعُ خَمْصًا وَمَخْمَصَۃً بھوک نے اوس کا پیٹ لگا دیا (نصر۔ متعدی) خَمَصَ الْبَطْنُ پیٹ لگ گیا خَمَصَ الْجُرْحُ زخم کا ورم دب گیا۔ (نصر لازم)، ۶/۵ ۱۱/۱۴ ۔

مَدًّا - اسم اور مصدر (نصر) کھینچنا۔ پھیلانا۔ بچھانا۔ وسیع کرنا۔ دن نکلنا۔ دوات میں روشنائی ڈالنا۔ دوات سے روشنائی نکالنا۔ نظر کا پھیلاؤ پیہم مسلسل زیادتی کرنا۔ دریا کا چڑھاؤ۔ آیت میں پیہم زیادتی کرنا مراد ہے۔ ۱۶/۸ ۔

مِدَادًا - اسم۔ روشنائی۔ چراغ کا تیل ہر چیز کی زیادتی جنت کے حوض کے متعلق حدیث میں آیا ہے میزابانِ مِدَادُہُمَا الْجَنَّۃ [۲] دو نالے اوس میں آکر کھلتے ہیں جن میں پیہم افزونی جنت سے ہوتی ہے یعنی جن کا سرچشمہ جنت میں ہے آیت میں اول الذکر معنی مراد ہے رد الفعل من نصر) ۱۶/۳

مَدَّ - واحد مذکر غائب ماضی معروف مَدٌّ مصدر (نصر) بچھایا پھیلایا ۱۳/۲ ۱۹/۳ ۔

مؤخر الذکر آیت میں سایہ کو پھیلانے سے مراد ہے فجر صادق سے طلوع آفتاب تک کا پورا وقت جس میں نہ رات کی تاریکی ہوتی ہے نہ سورج کی چمک اور دھوپ ابنِ عطیہ نے اس تخصیص کو اگرچہ قابلِ اعتراض قرار دیا ہے لیکن تمام مفسروں نے بالاجماع یہی مطلب لکھا ہے اجماعِ اہلِ تفسیر کے مقابلہ میں ابنِ عطیہ کا شبہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

امام راغب، ابوعبیدہ اور مجد الدین فیروزآبادی
نے لکھا ہے کہ کسی خیر اور بھلائی میں افزونی کرنے
کے موقع پر امداد (باب افعال) اور اوس کے
مشتقات کا استعمال کیا جاتا ہے اور دکھ کی زیادتی
کو بیان کرنا ہوتا ہے تو مَدَّ (نصر) بولا جاتا ہے
یعنی مادہ ایک ہی ہے لیکن خیر میں زیادتی کے لئے
ثلاثی مزید اور عذاب و تکلیف کی زیادتی کے لئے
ثلاثی مجرد کا استعمال اکثر کیا جاتا ہے۔

ابوعبیدہ نے یہ بھی کہا ہے کہ بغیر بیرونی
اضافہ اور زیادتی کے کسی چیز میں افزونی کرنے
کے لئے مَدَّ کہا جاتا ہے اور بیرونی زیادتی کو
بیان کرنا ہوتا ہے تو اَمَدَّ کہتے ہیں جیسے
اَمْدَدْنٰھُمْ بِفَاکِهَةٍ الخ اور انی مُمِدُّکُم بِالْفٍ
(دیکھو باب الالف مع المیم)

مُدَّتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول۔
مَدٌّ مصدر۔ باب نصر۔ کھینچی جائیگی چمڑے
کی طرح کھینچکر ہموار کردی جائیگی نہ اس پر بلندی
رہیگی نہ پستی۔ (اخرجہ الحاکم عن جابر
بن عبد اللہ مرفوعًا) ۳۰/۱۹۔

مُدَّتِهِمْ ۔ مدت مضاف مجرور ھم ضمیر
جمع مذکر مضاف الیہ۔ اون کے معاہدہ کا زمانہ
یعنی میعادِ معاہدہ ختم ہونے تک۔ مدت کا
معنی ہے وقت کا ایک حصہ۔ پورا وقت
پوری مسافت۔ زمان و مکان دونوں کے لئے
اس کا استعمال ہوتا ہے آیت میں معاہدہ کا زمانہ
یعنی بقیہ نو ماہ مراد ہیں۔ ۱۰/۱ ۔

مَدَدًا ۔ زیادتی۔ طاقت کا اضافہ۔ مَدَدُ
الجیش وہ چیز جس سے فوج کی طاقت میں
اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے ہتھیار، رسد، مزید کمک
وغیرہ آیت میں اول معنی مراد ہے (محلی) مگر
یاد رکھو کہ بقول راغب اس جگہ عام زیادتی مراد
نہیں ہے بلکہ روشنائی کی افزونی اور ایسی زیادتی
مراد ہے جیسے کسی پانی کے سرچشمے اور سوت
سے نو بنو اور پیہم ہوتی رہتی ہے۔ ۱۶/۳

مَدَدْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف مَدٌّ
مصدر۔ باب نصر۔ ہم نے پھیلایا ہم نے
بچھایا۔ ۱۴/۲ ۔

مُدْبِرًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِدْبَارٌ
مصدر، باب افعال پشت پھیرنے والا۔
دُبُر پشت پیچھے انجام۔ آخر۔ اسی سے دَبَرَ
فعل ماضی (نصر) بنایا گیا ہے اوس نے
پشت پھیری اور گیا۔ باب افعال سے اَدْبَرَ کا

بھی یہی معنی ہے۔ پ۱۹ ع۲ ۔

اَلْمُدَبِّرَاتِ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث مجرور۔
اَلْمُدَبِّرَۃ واحد مؤنث ۔ تدبیر مصدر۔ بابِ
تفعیل ۔ تدبیر کا معنی ہے انجام کو سوچنا۔
انتظام کرنا ہر چیز کے دُبُر یعنی نتیجہ پر غور کرنا یہاں
بقول حضرت ابنِ عباس فرشتوں کی وہ جماعتیں
مراد ہیں جو انتظامِ کائنات پر اللہ کی طرف سے
مامور ہیں۔ (بغوی۔ معالم) پ۳۰ ع۲ ۔

مُدْبِرِیْنَ اسم فاعل جمع مذکر منصوب،
مدبر مفرد۔ اِدبار مصدر۔ باب افعال پشت
موڑنے والے۔ پیٹھ دینے والے۔ قرآن مجید میں
مدبر یا مدبرین کا لفظ تنہا نہیں استعمال کیا
گیا بلکہ تَوَلّٰی یا تَوَلِّیَۃٌ سے کوئی فعل ضرور ساتھ
ساتھ ذکر کیا گیا ہے مثلاً وَلَّیْتُمْ۔ تَوَلَّوْا۔ تُوَلُّوْنَ
وَلَّوْا۔ تَوَلَّوْا۔ وَلّٰی وغیرہ ایسا اس لئے کیا گیا
کہ منہ موڑ کر پشت پھیر کر چلے جانے کا مفہوم پیدا
ہو جائے۔ پ۱۰ ع۱ ، ۱۷/۵ ، ۲۰/۲ ، ۲۱/۸ ، ۲۳/۶ ، ۲۴/۹ ۔

اَلْمُدَّثِّرُ ۔ اسم فاعل واحد مذکر تَدَثُّرٌ مصدر
باب تَفَعُّل ۔ یہ لفظ اصل میں اَلْمُتَدَثِّرُ تھا تاء
کو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام کر دیا۔
اوپر سے کپڑا اوڑھنے والا۔

شِعار اُس کپڑے کو کہتے ہیں جو بدن کی کھال
سے ملا ہوا ہوتا ہے (جیسے بنیان شلوکہ) اور
دثار وہ کپڑا ہوتا ہے جو اوپر سے پہنایا اوڑھا
جاتا ہے اسی لئے رَجُلٌ دَثُوْرٌ پوشیدہ گمنام
آدمی کو اور سَیْفٌ دَاثِرٌ پُرانی زنگ سے
بھری ہوئی تلوار کو اور داثر اس فرسودہ کھنڈر
کو جس کے نشان بھی مٹ کر چھپ گئے ہوں
کہتے ہیں۔ (قاموس)

المدثر رسول اللہؐ کے اسماء نفیسہ میں
سے ایک نام اسی آیت کی وجہ سے ہوگیا
اور سورت کا نام بھی اسی بنیاد پر قرار پایا۔
جمہور کا قول ہے کہ سب سے اوّل سورۂ اقرأ
مالم یعلم تک نازل ہوئی پھر تین سال تک
وحی بند رہی یہی فترۃ الوحی کا زمانہ کہلاتا ہے
اسکے بعد یاایہا المدثر نازل ہوئی۔ حضرت
جابر بن عبد اللہ کا قول ہے کہ سب سے پہلے
سورۂ مدثر نازل ہوئی۔ رواہ ابوسلمۃ (معالم)
حقیقت یہ ہے کہ انقطاع وحی کے زمانہ
کا ایک واقعہ جب حضورؐ نے بیان فرمایا کہ اثنار
راہ میں میں نے آسمان کی طرف سے ایک
آواز سُنی نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ

جو حرا میں آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا نظر آیا میں ڈر گیا گھر میں پہنچا تو بیوی سے کہا زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ مجھے لپیٹو مجھے کچھ اُڑھاؤ اس کے بعد اللہ نے یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّر فاھجر تک نازل فرمائی (صحیحین) اس واقعہ سے غالباً حضرت جابر نے سمجھ لیا کہ سورۂ مدثر سب سے پہلے نازل ہوئی حالانکہ یہ تو انقطاعِ وحی کے زمانہ کا واقعہ ہے اس سے پہلے وحی آچکی تھی۔ ۲۹/۱۵۔

اَلْمُدْحَضِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مجرور اَلْمُدْحَضُ واحد اِدْحَاضٌ مصدر باب افعال، قرعہ اندازی میں ہار جانے والے۔ اصل معنی ہے پھسلائے ہوئے مغلوب آدمی بھی کامیابی کے مقام سے پھسل کر گر جاتا ہے اس لئے قرعہ اندازی میں ہار جانے والے کو مُدْحَضٌ کہا جاتا ہے۔

دَحَضَتْ رِجْلُہٗ (فتح) اوس کا پاؤں پھسل گیا۔ ھٰذِہٖ مَدْحَضَۃُ الْقَوْمِ یہ قوم کی لغزش ہے، ھٰذَا مَکَانٌ دَحْضٌ یہ پھسلنے کی جگہ ہے ایک شاعر کا قول ہے ؎

نَدِیْتَ وَنَجّٰی الْیَشْکُرِیَّ حِذَارُہٗ
وَحَادَ کَمَا حَادَ الْبَعِیْرُ عَنِ الدَّحْضِ

تو لڑک کر گر گیا اور احتیاط نے یشکری کو بچا لیا وہ اس طرح مڑ کر بچ گیا جس طرح پھسلن کے مقام سے اونٹ مڑ کر بچ جاتا ہے۔

دَحَضَتِ الشَّمْسُ عَنْ کَبِدِ السَّمَاءِ نقطہ وسط النہار سے سورج ڈھل گیا۔ مزید تنقیح کے لئے دیکھو (داحضۃ) ۲۳/۹۔

مَدْحُوْرًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب دَحْرًا اور دُحُوْرٌ مصدر باب نَصَرَ۔ رحمت سے دور کیا ہوا۔ ہنکایا ہوا۔ نکالا ہوا۔ دحورٌ کا معنی ہے دور کرنا۔ ہنکانا۔ دَحُوْرٌ۔ صیغہ صفت دیکھو دُحُوْرًا۔ ۹ ۱۵/۴۸۔

مُدْخَل ۔ مصدر میمی مضاف باب افعال داخل کرنا (مزید تنقیح کے لئے لفظ دخل۔ دخلوا اور مخرج) ۱۵/۹

مُدْخَلًا ۔ مصدر میمی نکرہ۔ داخل کرنا ۵/۱۵

مُدَّخَلًا ۔ اسم ظرف۔ باب افتعال دَخْلٌ مادہ۔ داخل ہونے کا مقام۔ گھسنے کی جگہ۔ یہ لفظ اصل میں مُدْتَخَلًا تھا۔ تاء کو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام کر دیا۔ ۱۳

مِدْرَارًا ۔ صیغہ مبالغہ۔ دَرٌّ مصدر واسم بہت برسنے والا۔ دَرٌّ کا معنی ہے ہر چیز کی خوبی

دودھ ۔ دودھ کی کثرت ۔ رواتی ۔ دِرَّۃٌ اسم مصدر
دودھ خون ۔ دودھ کی کثرت ۔ روانی ۔ بارش دَارٌّ
اسم فاعل ۔ رواں ۔ برسنے والا ۔ دَرَّتِ النَّاقَۃُ
(نَصَرَ و ضَرَبَ متعدی) اونٹنی نے بہت دودھ
دیا ۔ دَرَّ الْعَرَقُ (ضرب لازم) پسینہ جاری ہوگیا
دَرَّ السِّرَاجُ چراغ روشن ہوگیا ۔ دَرَّتِ السُّوقُ
بازار کھل گیا ۔ چل گیا ۔ دَرَّ وَجْھُکَ بیماری سے
اچھا ہونے کے بعد تیرے چہرے پر رونق آگئی ۔
ان تمام مشتقات کا مادہ دَرٌّ ہے جس کا اصل
معنی دودھ یا دودھ کی کثرت اور روانی ہے توسیع
استعمال کے بعد پانی برسنے چراغ کے نور پھیلنے بازار
کے پُر رونق ہونے اور چہرہ پر صحت کی چمک آجانے
کو کہہ لیا گیا ۔ اس کے بعد تیسرے نمبر پر ہر خوبی اور
اچھائی کے لئے اس کا استعمال ہونے لگا ۔ ت ۱۲/۵ ۲۹/۹

مُدْرَکُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع ۔
مُدْرَکٌ واحد ۔ اِدْرَاکٌ مصدر ۔ باب
افعال ۔ دَرْکٌ مادہ ۔ ہم تعاقب کر کے
پکڑ لئے جائینگے دشمن ہم تک پہونچکر ہم کو پکڑ لینگے
ادراکٌ کا معنی ہی کسی چیز کا اپنے منتہا پر پہونچ
جانا ۔ اَدْرَکَ الْغُلَامُ لڑکا بالغ ہوگیا ۔ اَدْرَکَ
الثَّمَرُ پھل اوس حد تک پہونچ گیا کہ اس کو
استعمال کیا جاسکتا ہے (لازم) اَدْرَکَہٗ (متعدی)
اسکو پالیا حاصل کرلیا پہونچ گیا (دیکھو اَدْرَکَہٗ
باب الالف مع الدال) اَدْرَکْتُہٗ بِبَصَرِیْ
میں نے اوس پر اپنی نظر پہونچادی یعنی دیکھ لیا ۔
تَدَارَکَ ۔ اِدَّارَکَ ۔ اَدْرَکَ ۔ تُدْرِکُ
سب کا مادہ دَرْکٌ ہے (دیکھو الفاظ مذکورہ
کے لئے باب التاء باب الالف) ۱۹/۸ ۔

مُدَّکِرٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ اِدِّکَارٌ مصدر
باب افتعال ۔ نصیحت کو یاد رکھنے والا دل سے
قبول کرنے والا ۔ یہ لفظ اصل میں مُذْتَکِرٌ تھا
تاء کو دال سے بدل کر ذال کو دال میں ادغام
کردیا (محلی) قبائل ربیعہ ذکر کو دکر کہتے ہیں ۔
باب افتعال میں پہونچکر اِذْتِکَارٌ کا اِدْتِکَار
ہوگیا اِدْتِکَارٌ کا اسم فاعل مُدْتَکِرٌ ہے اور
مُدْتَکِرٌ کو مُدَّکِرٌ کرلیا گیا ۔ لیث کا قول ہے
کہ ربیعہ والے دکر غلط بولتے ہیں اصل لفظ ذکر
ہے لیکن قرآن مجید نے مُدَّکِرٌ دال کے ساتھ
استعمال کیا ہے پھر غلط کس طرح ہو سکتا ہے ۔
(ذکر کی توضیح کے لئے دیکھو ذکر ۔ ذکری ذاکرین
تذکرہ وغیرہ) ۲۷/۹۸ ۱۰۹ ۔

مُدْھَامَّتَانِ ۔ اسم فاعل و اسم مفعول

تثنیہ مؤنث مُدْهَامَّةٌ واحد۔ دونوں سرسبز ہیں۔
اتنے سرسبز کہ اون کا رنگ کالا ہی سیاہ ہو گیا۔ اِدْهِيمَامٌ
مصدر سیاہ ہونا یعنی گہرا سبز کالا ہی ہو جانا۔ دُهْمَةٌ سیاہی
حَدِیقَةٌ دُهْمَاءُ انتہائی سرسبز باغ۔ دُهْمٌ ہر مہینہ کی
آخری تین راتیں جن میں بالکل تاریکی ہوتی ہے۔
دُهَيْمٌ اور دُهَيْمَةٌ کالی مصیبت یعنی سخت
مصیبت۔ ۲۷/۱۳ -

مُدْهِنُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع
اِدْهَانٌ مصدر۔ باب افعال۔ بے وقعت
سرسری سمجھنے والے۔ چکنی چپڑی باتیں بنانے
والے مکھن لگانے والے۔ اِدْهان کا معنی
ہے کسی چیز کو بے وقعت ناقابلِ توجہ سمجھنا۔
نرمی کرنا۔ چکنی چپڑی باتیں بنانا۔ ایک شاعر
کہتا ہے۔

اَلْحَزْمُ وَالْقُوَّةُ خَيْرٌ مِّنْ اَلْاِدْهَانِ وَالْقِلَّةِ وَالْهَلَعِ

پختہ دانش اور قوت بہتر ہے کسی چیز کو بے
وقعت سمجھکر ناقابلِ توجہ قرار دینے سے اور
ضعف اور بزدلی سے اصل میں دُهن تیل
کو اور دہن تیل لگانے کو کہتے ہیں تیل کی مالش
کا استعمال اپنے حقیقی معنی کے علاوہ دو مجازی
معنی میں بھی ہوتا ہے۔

۱۔ کسی چیز کا خفیف ہلکا تھوڑا استعمال
جیسے دَهَنَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ زمین کو بارش نے کسی
قدر گیلا کر دیا ایک ہلکا چھینٹا پڑ گیا۔
۲۔ دھوکہ دینا باتیں بنانا کسی پر مکھن لگانا
آیت میں یہی آخری معنی مراد ہے (راغب) ۲۷/۱۹

مَدِيْنُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع
وہ لوگ جن کو بدلا دیا جائے۔ بدلا دئے جاؤ گے
یہ لفظ دَانَ يَدِيْنُ دِيْنًا سے ماخوذ ہے دین
کا معنی ہے بدلا (دیکھو دین) محلی و خازن۔
اون لوگوں کو بھی مدینون کہا جاتا ہے جو کسی
کے زیرِ انتظام ہوں کوئی اون کا حاکم ہو کسی کا حکم
اون پر مسلط ہو (تلج۔ زجاج) دان السُّلْطَانُ
رَعِيَّتَهٗ بادشاہ نے اپنی رعایا کا انتظام کیا (قاموس)
آیت میں اول معنی مراد ہے ایک شاعر کا قول ہے۔
كَمَا دَانُوْا دِنَّاهُمْ ۔ ہم نے اونکو ویسا ہی بدلہ
دیا جیسا اونھوں نے دیا تھا۔ ۲۳/۱ -

مَدِيْنِيْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مجرور مَدِيْنٌ
مفرد۔ زیرِ حکم مسخر محکوم یعنی اگر تم کسی کے زیرِ حکم
اور مسخر نہیں ہو (زجاج) اگر تم کسی کے مملوک نہ ہو
(لسان) ۲۷/۱۹ -

مَدْيَنَ ۔ اسم معرفہ علم۔ حضرت شعیبؑ کا

قبیلہ اور اوسکی بستی جس کا محلِ وقوع عقبہ سے شرقی
جانب تھا آج کل اس کو معان کہتے ہیں۔ اہلِ
تاریخ جزیرہ سینار سے حدودِ فرات تک پورے
علاقہ کو مدین کے نام سے موسوم کرتے ہیں یہ
لوگ تجارت پیشہ تھے۔ مصر فلسطین اور لبنان
سے تجارت کرتے تھے (معجم القرآن) پ ۸/۱۲ پ ۱۵/۱ پ ۱۳/۸
پ ۱۱/۱۶ پ ۱۷ پ ۲۰ ۔

اَلْمَدِیْنَۃُ - اسم نکرہ۔ پرانا شہر۔ مدائن اور
مُدُن جمع اسم معرفہ۔ رسول اللہ صلعم کے دار الہجرۃ
کا نام جسکو ہجرت سے پہلے یثرب کہتے تھے پ ۹ پ ۱۴/۱۲
پ ۵/۲۰ میں مصر مراد ہے پ ۱۱ پ ۵/۲۲ پ ۱۳/۲۸ میں مدینہ پاک
مراد ہے پ ۵/۱۳۔ بحیرۂ مردار کے ساحل پر قوم لوط کی
بستی جس کا نام بقول صاحبِ قاموس سَذُوْم
اور بقول جوہری سدوم تھا اکثر اہلِ تفسیر نے
سدوم ہی لکھا ہے پ ۱۵/۱۵ میں طرسوس مراد ہے
جس کا قدیم نام افسوس تھا اسلامی دور میں اُسکو
طرسوس کہنے لگے پ ۱/۱۶ میں انطاکیہ مراد ہے
جس کا نام قبریہ بھی تھا پ ۱۹/۱۹ میں ثمود کی بستی حجر
مراد ہے۔

اَلْمَدَائِنِ - جمع۔ المدینۃ واحد شہر مراد
فرعون کے ممالک محروسہ۔ پ ۴/۹ پ ۱۹

مُذَبْذَبِیْنَ - اسم مفعول جمع مذکر۔
منصوب۔ مُذَبْذَبٌ واحد۔ ذَبْذَبَۃٌ بر
وزن دَحْرَجَۃٌ مصدر۔ ڈانواڈول۔ پس و
پیش میں مبتلا۔ نہ اِدھر نہ اُودھر۔ اَدھر میں معلق
راغبؒ نے اس کا ترجمہ مضطرب کیا ہے۔
ثلاثی مجرد ذَبٌّ (نَصَرَ) اور ثلاثی مزید تَذْبِیْبٌ
(تفعیل) کا معنی ہے دفع کرنا، ہنکانا۔ خشک
ہو جانا۔ ذَبَّابٌ اور مِذَبٌّ بہت دفع کرنے
والا۔ ذَبَّ فُلَانٌ مضطرب ہوا ایک جگہ
قرار نہ پکڑا ذَبَّ الحوضُ حوض خشک ہوگیا۔
ذَبَّ عَنْہُ کسی چیز سے روکا دفع کیا (وکلہا
من نصر) ذَبَّ جِسْمُہٗ اس کا بدن سوکھ
گیا ذَبَّ فُلَانٌ اس کا رنگ بگڑ گیا (ضرب)
تَذَبْذُبٌ ڈانواڈول ہونا کسی ایک بات
یا ایک حالت پر نہ جمنا ایک شاعر کا قول ہے۔
تَرٰی کُلَّ مَلِکٍ دُوْنَھَا یَتَذَبْذَبُ ہر بادشاہ
اس سے کم درجہ پر بھی مضطرب ہوتا ہے۔ پ ۵/۱۸

مُذْعِنِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر اِذْعَانٌ
مصدر۔ باب افعال۔ ذَعْنٌ مادہ۔ اطاعت
کرنے والے۔ فرماں بردار۔ نَاقَۃٌ مُذْعِنَۃٌ
فرماں بردار اونٹنی (راغب) ذَعِنَ لَہٗ (سمع)

اوس کا فرماں بردار ہوگیا۔ اَذْعَنَ لَہٗ (باب افعال) اس کے سامنے عاجزی کی فرمان برداری کی۔ اطاعت کے لئے دوڑا۔ اقرار کیا (قاموس) پ ۱۸ ع ۱۲

مُذَکِّرٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر تَذْکِیْرٌ اور تَذْکِرَۃٌ مصدر باب تفعیل۔ ذکر مادہ۔ نصیحت کرنے والا۔ زندگی کا بھولا ہوا سبق یاد دلانے والا۔ نیکوں کی جزا اور بروں کی سزا کا تذکرہ کرنے والا (دیکھو ذکرٌ ذکریٰ تذکرۃٌ) پ ۳۰ ع ۱۳ ۔

مَذْکُوْرًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ ذِکْرٌ مصدر باب نصر قابلِ ذکر۔ موجود دیکھو ذکر و ذکریٰ)۔

مَذْمُوْمٌ ۔ اسم مفعول مفرد مرفوع ذَمٌّ مصدر (نصر) وہ شخص جس کی برائی کی جائے لوگ جس کی ذم کریں ذَمٌّ اور ذِمٌّ صفت کے صیغے بھی ہیں یعنی مذموم کے ہم معنی۔ مُذَمَّمٌ وہ شخص جس کی سخت برائی کی جائے ذِمَّۃٌ وہ عہد جس کی خلاف ورزی پر لوگ برا کہیں۔ (دیکھو ذِمَّۃ) پ ۲۹ ع ۱ ۔

مَذْمُوْمًا ۔ اسم مفعول مفرد منصوب۔ مذمت کیا ہوا عیب دار (محلی) ذَیْمٌ اور ذَامٌ (اسم) بمعنی عیب اور (مصدر) بمعنی ذم۔ ذَامَ یَذِیْمُ ذَیْمًا اور ذَامَ یَذُمُّ ذَامًا دونوں کے معنی ایک ہیں استعمال دونوں طرح ہے (اخفش و قاموس) پ ۹ ع ۸ ۔

مَرَّ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف مُرُوْرٌ مصدر (نصر) وہ گزر گیا اِمْرَارٌ (باب افعال) رسی کو بٹنا مزہ کا تلخ ہوجانا مَرِیْرٌ اور مُمَرٌّ رسی (دیکھو تَمُرُّ اور تَمُرُّوْنَ) پ ۱۱ ع ۷، پ ۱۳ ع ۱، پ ۲۷ ع ۴ ۔

مَرَّتْ ۔ واحد مونث غائب (نصر) وہ گذری (دیکھو تَمُرُّ اور تَمُرُّوْنَ اور مَرَّ) بعض لوگوں نے کہا آیت میں مَرَّتْ کا معنی ہے اِسْتَمَرَّتْ یعنی ایک مدت تک وہ اسی حالت میں رہی مدت تک یونہی گذرتی رہی (راغب) پ ۹ ع ۱۴

اَلْمَرْءُ ۔ مرد۔ اس لفظ کی جمع نہیں آتی اَلْمَرْاَۃُ عورت (دیکھو امرء اور اِمْرَاَتُہٗ اور اِمْرَاَتِیْ) مُرُوْءَۃٌ کمال مردیت۔ شرافت (اسم مصدر) پ ۳ ع ۵

اَلْمَرْءِ ۔ بتفصیل مذکور پ ۱ ع ۱۲ پ ۹ ع ۱۶ ۔

مِرَاءً ۔ مصدر منصوب۔ باب مفاعلۃ جھگڑا کرنا۔ ایسی چیز میں جھگڑا کرنا جس میں تردد کیا جارہا ہو اِمْتِرَاءٌ (باب افتعال) کا بھی یہی معنی ہے اصل میں دودھ دوہنے کے لئے جانور کے

شفن سہلانے کو مَرَّیٌ کہتے ہیں نتیجہ تک پہونچنے کے لئے امر نزاعی ہیں باہم گفتگو کرنے والے بھی جھگڑتے ہیں۔ (راغب) ۱۵/۱۵ ۔

مَرَّۃً ۔ ایک بار ۔ ۱۰/۱۲،۹،۱۶،۷،۵،۹،۳ ۔ ۱۱/۵ ۔ ۱۵/۱۰،۹،۵،۱ ۔ ۱۶/۱۱ ۔ ۲۳/۴ ۔ ۲۴/۱۷ ۔

مَرَّتَانِ ۔ تثنیہ مرفوع مَرَّۃٌ واحد ۲ بار ۲/۱۳

مَرَّتَیْنِ ۔ تثنیہ بنصوب ” ” ” ۱۱/۵،۲ ۱۵/۱ ۲۰/۹ ۲۲/۱ ۔

مَرَّاتٍ ۔ جمع منصوب مَرَّۃٌ واحد چند بار بہت بار ۔ ۵۸/۱۴ ۔ مَرٌّ اور مرور کا معنی ہے گذرنا جب وحدت پر دلالت کرنے والی تاء مَرٌّ کے آخر میں بڑھا دی گئی تو ایک بار گذرنے کا معنی ہو گیا اسکے بعد مَرَّۃٌ کا تثنیہ اور جمع بنالی لیکن عمومی استعمال میں اس لفظی ساخت کا لحاظ نہیں کیا جاتا نہ گذرنے کا مفہوم مراد لیا جاتا ہے بلکہ بار اور دفعہ کا عمومی معنی ہوتا ہے گویا مَرَّۃ کا معنی ہو گیا ایک بار خواہ فعل کوئی ہو فعل کی وحدت یا اثنینیت یا کثرت کو ظاہر کرنے کے لئے لفظ مَرَّۃ کا استعمال بصورتِ وحدت یا بصورتِ تثنیہ یا بصورتِ جمع ہوتا ہے ۔

مِرَّۃٍ ۔ قوت اور جسمانی کرختگی ۔ ابن عباسؓ نے فرمایا خوبصورتی ۔ قتادہ کا قول ہے جسمانی ساخت لمبی خوبصورت ۔ (معالم) ۲۷/۵ ۔

اَلْمَرَاضِعَ ۔ جمع ۔ المرضع واحد ۔ مَرْضَعٌ ظرفِ مکان ہے دودھ پینے کی جگہ چھاتیاں اور مصدر میمی بھی ہے چھاتی سے دودھ پینا (ضرب وسمع) (تاج) لَئِیْمٌ رَاضِعٌ انتہائی کنجوس اصل یہ ہے کہ جو شخص رات کو چپکے سے اپنی بکریاں دوہ لے تاکہ پڑوسی دوہنے کی آواز نہ سن پائے ایسے آدمی کو لئیم راضع کہا جاتا ہے (مفردات راغب) اس معنی میں فعل کَرُمَ اور فَتَحَ سے آتا ہے (قاموس) رضاعت کی تشریح کے لئے دیکھو الرضاعۃ اَرْضَعْنَ رضاع تسترضعو) ۲/۴ ۔

مُرَاغَمًا ۔ ظرفِ مکان باب مُفَاعَلَۃ ۔ جائے گریز ۔ جائے فرار ۔ ہجرت کا مقام ۔ رغام غبار کو کہتے ہیں ۔ اسی سے رَغِمَ اَنْفُہٗ (اس کی ناک خاک آلودہ ہو) اور اَرْغَمَ اَنْفَہٗ (اس کی ناک کو خاک آلودہ کر دیا) بنایا گیا ناک کا خاک آلودہ ہونا یعنی مٹی پر رگڑنا ذلت کی علامت ہے اس لئے رَغِمَ اَنف کا معنی ذلت ہو گیا اور ذلت سے غصہ آنا لازم ہے اس لئے رغم الف سے غضبناک ہونا اور ناراض ہونا مراد لے لیا جاتا ہے ایک شاعر

کہتا ہے۔

اِذَا غَمَتْ تِلْكَ الْاُنُوْفُ لَمْ اُرْضِهَا
وَلَمْ اَطْلُبِ الْعُتْبٰى وَلٰكِنْ اَزِيْدُهَا

جب اونکی ناکیں غبار آلود ہو جائیں یعنی وہ ناراض ہو جائیں تو میں ان کو راضی نہیں کرونگا اور نہ اون کی رضامندی چاہونگا بلکہ ناراضگی اور بڑھا دونگا۔

ذلت محسوس کرنے کے بعد ناراض ہو کر آدمی کا اپنے مخالف کے پاس سے ہٹ جانا کہیں چلا جانا لازم ہے اس لئے مُرَاغَمًا سے مراد ہو گیا کہیں چلے جانے کا مقام۔ ہٹ جانے کی جگہ ہجرت کا مقام (معجم القرآن) ۵/۱۱

اَلْمَرَافِقِ ۔ (اسم آلہ) جمع الْمِرْفَق واحد کہنیاں۔ اصل میں مرافق اون چیزوں کو کہتے ہیں جنکے سہارے یا ذریعہ سے آرام یا نفع حاصل کیا جاتا ہے کہنی کے سہارے سے بھی آدمی آرام پاتا ہے۔ اس لئے مرفق کا اطلاق کہنی پر ہونے لگا۔ مِرْفَقَۃٌ تکیہ گاؤ۔ مَرَافِقُ الدَّار مکان سے فائدہ حاصل کرنے کے مقامات مثلاً پرنالہ بیت الخلاء، دروازہ راستہ وغیرہ مُرَافِقٌ بمعنی موافق۔ رِفق نرمی نفع حسن سلوک۔ رَفَقٌ۔ سہل الحصول چیز۔

رفاقۃٌ ہم سفر ہونا (باب سمع) رفیق۔ ہم سفر ساتھی رَفَقَ بِہٖ اور رَفَقَ عَلَیْہِ اوس کے ساتھ نرمی کی اس کا مصدر رِفْقٌ اور مَرْفِقٌ آتا ہے اور چونکہ خود لازم ہے اس لئے متعدی بنانے کے لئے فعل کے بعد باء بھی آتا ہے اور علیٰ بھی۔ اس صورت میں نَصَرَ کَرُمَ اور سَمِعَ تینوں ابواب سے اس کا استعمال ہوتا ہے لیکن اگر رَفَقَ کو خود متعدی کر دیا جائے اور رَفَقَہٗ کو اَرْفَقَہٗ کی طرح قرار دیا جائے تو نفع پہونچانے کا معنی ہوتا ہے اور فعل صرف باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اِرْتَفَقَ (باب افتعال) کہنی یا تکیہ کے سہارے سے آرام لیا کہنی بچھا کر اس پر رخسار رکھا۔ مُرْتَفِقٌ اسم فاعل اور مُرْتَفَقٌ ظرفِ مکان ہے۔ ۶/۲

مِرْفَقًا ۔ اسم آلہ مفرد۔ وہ چیز جس کے ذریعہ سے نفع حاصل کیا جائے مراد صبح شام کا کھانا (محلی بیضاوی) ۵/۱۴ ۔

مُرْتَفَقًا ۔ ظرفِ مکان۔ مقامِ آرام وہ جگہ جہاں آرام حاصل کیا جائے۔ دوزخ آرام کی جگہ نہیں ہے جنت محلِ آسائش ہے جنت کے لئے مرتفقا کا استعمال اسی رکوع کے آخر میں کیا گیا ہے تقابل لفظی کی وجہ سے دوزخ کے لئے اس جگہ اس

لفظ کو استعمال کیا گیا (بیضاوی و مدارک) پروفیسر
عبد الرؤف نے معجم القرآن میں اس توجیہ کی تردید
کی ہے اور دوزخ جنت دونوں کے لئے کلام کو
حقیقت پر محمول کیا ہے لکھا ہے ارتفاق کا معنی
ہے کہنی بچھا کر اس پر رخسار رکھنا یہ ہیئت
ایک خوش عیش دولت مند کی ہوتی ہے اور
غمگین مصیبت زدہ الم رسیدہ کی بھی ایک شاعر
کا قول ہے۔

إِنِّي أَرِقْتُ فَبِتُّ اللَّيْلَ مُرْتَفِقًا
كَأَنَّ عَيْنِي فِيهَا الصَّابُ مَذْبُوحٌ

میں بیدار رہا اور رات بھر کہنی پر سر رکھکر
گذار دی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میری آنکھ میں
ایلوا لگا دیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرتفق
مقام آسائش بھی ہوتا ہے اور مقام حزن والم بھی،
صاحب معجم کو شعر کا مطلب سمجھنے میں کچھ غلط فہمی
ہوئی بات یہ ہے کہ مرتفق کہنی بچھا کر اس پر رخسار
رکھنے والے کو کہتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ عموماً
اس صورت سے آرام ملتا ہے اصل مادہ رفق
ہی ہے کوئی مشتق مادہ اشتقاق سے ہٹ کر مفہوم
کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ اس لئے مرتفق کبھی دکھ پانے
والے کو نہیں کہہ سکتے ہاں اس دکھ رسیدہ کو
کہہ سکتے ہیں جو اپنا دکھ دور کرنے اور کسی قدر
آرام پانے کے لئے کہنی بچھا کر اس پر سر رکھ لے
شاعر کی بھی یہی مراد ہے جب بیچارے کو رات
بھر نیند نہ آئی اور بے چینی بڑھتی رہی تو اس نے
کسی قدر آرام پانے کی یہ شکل پیدا کی کہ کہنی بچھا کر
اس پر سر رکھکر رات گذار دی نیند نہ ہوئی کچھ آرام
تو ملا لیکن دوزخ تو ایسی جگہ نہیں کہ دوزخی کہنی
بچھا کر اس پر سر رکھ کر آرام کریں نہ آرام حاصل
کرنے کے لئے اسطرح دوزخیوں کا لیٹنا کہیں مروی
ہے نہ تقاضاء دانش ہے کہ وہاں ایسا ہو سکتا
ہے اس لئے دوزخ پر مرتفق کا اطلاق
محض تقابل لفظی کی وجہ سے ہی کیا گیا ہے اور
بیضاوی ایسے محققین کی تشریح ہی صائب ہے۔

مُرْتَابٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِرْتِيَابٌ
مصدر باب افتعال ریب مادہ۔ شک میں
پڑنے والا۔ یہ لفظ اصل میں مُرْتَيِبٌ تھا۔
(دیکھو اِرْتَاب۔ اِرْتَابُوْا۔ ریب) ۲۴/۹۔

مُرْتَقِبُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔
اِرْتِقَابٌ مصدر۔ باب افتعال۔ رَقْبٌ۔
مادہ۔ انتظار کرنے والے دیکھنے والے (دیکھو
اِرْتَقِبُوْا۔ رقیب) ۲۵/۱۶۔

مَرَجَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف مَرْجٌ
مصدر باب نَصَرَ (ایک کو دوسرے سے ملا ہوا)
آزاد چھوڑ دیا مُرُوْجٌ بمعنی اختلاط (باب سمع)
مَرِجَ اَمْرُهُمْ اونکا معاملہ گڑبڑ ہوگیا صاف نہوا
اَمْرٌ مَرِیْجٌ گڑبڑ معاملہ غُصْنٌ مَرِیْجٌ گتھی ہوئی
پیچیدہ، ژولیدہ شاخیں ۔ مَرْجٌ وہ لان یا میدان
جس میں سبزہ خوب ہو اور گھانس باہم ملکر گتھ
جائے (دیکھو مارج) پ ۱۵/۴ پ ۲۷/۱۱ ۔

اَلْمَرْجَانُ ۔ اسم جمع اَلْمَرْجَانَةُ مفرد چھوٹے
موتی (راغب ۔ معجم) پ ۲۷/۱۱و۱۳ ۔

مَرْجِعُكُمْ ۔ مصدر مضاف ۔ کُمْ ضمیر مخاطب
مضاف الیہ ۔ دوبارہ تمہارا لوٹنا ۔ تمہارا لوٹایا
جانا ۔ لازم بھی ہے اور متعدی بھی اول کا مصدر رَجْعٌ
اور دوسرے کا رجوع ہے مَرْجِعٌ کو لازم بھی کہا
جاسکتا ہے اور متعدی بھی ۔ باب ضرب سے
مَرْجِعٌ اگرچہ مصدر آتا ہی لیکن ہے شاذ ۔ کیونکہ
ضرب سے مَفْعِلٌ کے وزن پر مصدر آنا نادر
ہے ۔ عین کا فتح آتا ہے ۔ (قاموس)

رجوع کا اصل معنی ہے مقامِ آغاز کی طرف
دوبارہ لوٹنا خواہ آغاز حقیقی ہو یا اوس کو نقطۂ آغاز
مان لیا گیا ہو تمام انسان اس دنیا میں اللہ کی طرف
سے آئے ہیں وہی مبدء، اور نقطۂ آغاز ہے دنیا میں
زندگی کی شاہراہ طے کر رہے ہیں اس گول چکر کو طے
کرنے کے بعد پھر مبدء اول سے ملجاتے ہیں ۔ گویا جو
نقطۂ آغاز تھا لوٹ کر وہی نقطۂ انجام بنجاتا ہے (دیکھو
رجع رجعوا رجعًا ترجعون) پ ۳/۱۴ پ ۱۶/۱۱ پ ۷/۱۳۴
پ ۸ پ ۱۱/۶و۹و۱۷ پ ۲۰/۱۳ پ ۲۱/۱۱ پ ۲۳/۱۵ ۔

مَرْجِعُهُمْ ۔ مرجع مصدر ۔ مرفوع مضاف
ہم مضاف الیہ اُن کا لوٹنا یا لوٹایا جانا پ ۷/۱۹ پ ۱۱/۱۰و۱۲ پ ۲۱/۱۲ ۔

مَرْجِعَهُمْ ۔ مرجع مصدر منصوب مضاف
ھم مضاف الیہ ۔ اون کا لوٹنا انکا لوٹایا جانا
پ ۲۳/۵ ۔

مُرْجِفُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع اِرْجَافٌ
مصدر باب افعال رَجْفٌ مادہ لرزہ انگیز جھوٹی
خبریں لوگوں کے دلوں کو لرزا بھی دیتی ہیں ۔
رَجَفَتِ الْاَرْضُ (ضرب) زمین لرزنے لگی،
بھونچال آگیا ۔ بَحْرٌ رَجَّافٌ لہریں مارتا ہوا
سمندر (دیکھو ترجف ۔ الرجفة ۔ الراجفة) پ ۲۲/۵

مَرْجُوًّا ۔ اسم مفعول واحد مذکر رَجَاءٌ مصدر
امید گاہ جس سے آس لگی ہو یا حقیر (لغت حمید)
رَجَاءٌ رِجًا رَجْوٌ رَجَاوَةٌ سب مصدر
ہیں (نصر) یہ لغات اضداد میں سے ہے

امید اور خوف دونوں معنے کے لئے آتا ہی (کشاف
وتاج ولسان) آیت میں امید کے معنی میں مستعمل
ہے۔ پ ۱۱/۲ -

مُرْجَوْنَ - اسم مفعول جمع مذکر۔ مُرجیٰ مفرد
اِرْجَاءٌ مصدر۔ وہ لوگ جن کا معاملہ ٹالدیا جائے
ملتوی کردیا جائے پیچھے کردیا جائے معلق رکھا جائے
(دیکھو ترجی) اس جگہ مراد تین آدمی ہیں۔ مرارہ
بن ربیع، کعب بن مالک، ہلال بن اُمیہ جب
حضور اقدس نے غزوۂ تبوک کو تشریف لیجانے
کا ارادہ کیا تو تمام مسلمانوں کو تیار رہنے اور
ہم رکاب چلنے کا پہلے سے حکم دیدیا مگر روانگی
کے وقت منافق چھپ رہے اور چند مسلمان بھی
بغیر شرعی عذر کے نہ جاسکے جب حضور والا
واپس آئے تو منافقوں نے حیلے بہانے کئے
اور جھوٹے عذر پیش کردئے حضور والا نے بظاہر
قبول فرمالئے لیکن مخلص اہلِ ایمان نے کھلم کھلا
اپنے قصور کا اعتراف کرلیا اور مسجد کے ستونوں
سے اپنے آپ کو بندھوادیا اور سچے دل سے توبہ
کی اونکی توبہ قبول ہوئی۔

مذکورۂ بالا تینوں حضرات نے بھی اگرچہ اپنے
جرم کا اعتراف کرلیا تھا اور منافقوں کی طرح
جھوٹے حیلے بہانے نہیں بنائے تھے لیکن پچاس
روز تک اون کے معاملہ کو معلق رکھا گیا اور آخر
میں توبہ قبول ہوئی۔ پوری تفصیل صحاح میں مذکور
ہے۔ (مدارک۔ معالم۔ کبیر) ۱۱/۲

اَلْمَرْجُوْمِیْنَ - اسم مفعول جمع مذکر مرجوم
مفرد رَجْمٌ مصدر وہ لوگ جنکو سنگسار کردیا
جائے۔ پتھر مار کر ہلاک کردیا جائے رِجَام پتھر
رَجْمٌ پتھر مار کر ہلاک کرنا۔ دھتکار دینا۔ ہنکا
دینا۔ نکال باہر کرنا (دیکھو رَجَمْنَاكَ اور اَرْجُمَنَّكَ)
رجیم مردود صفوفِ ملائکہ سے نکالا ہوا پھٹکاری
(دیکھو الرجیم) رَجْمَۃٌ اور رُجْمَۃٌ قبر کے پتھر
مجازاً قبر بھی مراد لیلی جاتی ہے رِجَامٌ اور رُجُمٌ
جمع۔ (قاموس)

سنگسار کرنے کا دستور قدیم زمانہ سے یہاں تک
کہ حضرت نوحؑ کے عہد سے اقوامِ عالم میں جاری
ہی شریعتِ یہود میں رجم واجب تھا (اصحاح
۱۷ آیت ۲۴،۲ و ۲۵) حضرت عیسیٰ مسیحؑ کے
متعلق مذکور ہے اوسکو تمام اسرائیلیوں نے
سنگسار کیا اور آگ سے جلایا۔ مسیح نے جب
انجیر کے درخت کے پھل توڑنا چاہے اور پھل
ہاتھ نہ آئے تو درخت پر پتھر مارے اسکی تقلید

میں عیسائی آج تک اوس درخت کی جگہ پر سنگباری
کرتے ہیں (رمتی اصحاح ۲۱/۔)

دورِ جاہلیت میں اسلام سے پہلے شادی
شدہ زانی کو رجم کی سزا دی جاتی تھی بلکہ زیادہ
منحوس و مبغوض آدمیوں کی قبروں تک کو سنگسار
کیا جاتا تھا چنانچہ ابو رِیال اور ابو جبینہ کی
قبروں پر پتھر مارنے کا دستور تھا جریر کے مندرجہ
ذیل شعر میں اسی کی طرف تلمیح ہے ۔

اِذَا مَاتَ الفَرَزْدَقُ فَارْجُمُوْہُ
کَمَا یَرْمُوْنَ قَبْرَ اَبِیْ رِغَالٍ

فرزدق مرجائے تو اوس کی لاش کو سنگسار
کردینا جس طرح ابو رغال کی قبر کو لوگ سنگسار
کرتے تھے اسلام میں ایامِ حج میں عقبہ وسطی اور
صغریٰ پر پتھریاں ماری جاتی ہیں اور بیوی رکھنے والے
زانی مرد اور شوہر والی زانیہ عورت کو سنگسار
کردینے کا حکم ہے ۔ ۱۹/۲ ۔

مَرَحًا ۔ اسم فعل ۔ باب سمع ۔ اترا کر اکڑ کر ۔
مَرَحٌ اترانے اور غرور آمیز اکڑنے کو کہتے ہیں ۔
مَرِحٌ صفت مشبہ ۔ اترانے والا ۔ مرحیٰ تعجب
کا لفظ ہے (راغب) دیکھو تمرحون ۱۵/۴ ، ۲۱/۱۱

مَرْحَبًا ۔ ظرفِ مکان ۔ کشادہ جگہ لَا مَرْحَبًا
کا معنی ہوا تمہارے لئے کشادہ جگہ نہیں ہے تمکو
کوئی جگہ نہ دیگا تمہارا کوئی روادار نہیں ہے مرحبًا
کا لفظ خوش آمدید کی جگہ مستعمل ہے اور حرف
نفی آنے کی وجہ سے ۔ واپس جاؤ کا معنی پیدا ہوگیا
اور اظہارِ نفرت کے لئے استعمال کیا گیا ۔ رَحْبٌ
کا معنی ہے فراخی کشائش ۔ گنجائش (دیکھو رَحُبَتْ)
رَحِیْبُ الْفِنَاءِ وہ شخص جس کے متعلقین اور
نوکر چاکر بہت ہوں ۔ رحیبُ الصدر (کشادہ
سینہ والا عالی ظرف ۔ فراخ حوصلہ ۔ ۲۳/۱۳ ۔

اَلْمَرْحَمَۃُ ۔ مصدر میمی بمعنی رحمت (دیکھو
رَحْمَۃٌ) ۳۰/۱۵ ۔

مَرَدٌّ ۔ اسم فعل ۔ ٹالنا ۔ لوٹانا ۔ پلٹ دینا ۱۳/۱۸ ، ۲۱/۸

مَرَدُّنَا ۔ مَرَدٌّ مضاف نا ضمیر مضاف الیہ ۔
ہمارا لوٹایا جانا ۔ ۲۴/۱ ۔

مَرَدٍّ ۔ ظرفِ زمان و مکان مجرور لوٹانے کا وقت
اور مقام ۔ اسم فعل لوٹایا جانا ۔ ۲۵/۴ ۔

مَرَدًّا ۔ اسم فعل ۔ لوٹایا جانا ۔ مراد انجام ۔ ۱۶/۸
(رَدٌّ کے معنی کی تنقیح کے لئے دیکھو باب الراء مع
الدال اور لفظ اِرْتَدُّوْا وغیرہ)

مُرْدِفِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب
اِرْدَافٌ مصدر باب افعال ۔ ردفٌ مادہ ۔

پیچھے آنے والے۔ ایک کے بعد ایک آنے والے۔ پیچھے سے (مزید فرشتوں کو) لانے والے۔

رِدْفٌ کا معنی ہے پیچھے آنیوالا تابع۔ رِدْفُ الْمَرْءَۃِ عورت کے سرین۔ تَرَادُفٌ پے بہ پے چلنا۔ رَادِفٌ۔ پچھلا مُرْدِفٌ اگلا جو اپنے پیچھے دوسرے کو لائے۔ ابوعبیدہ کے نزدیک۔ رَدِفَ ا اَرْدَفَ دونوں کا ایک ہی معنی ہے یعنی پیچھے آیا اسی لئے اونھوں نے مُرْدِفِیْن کا ترجمہ کیا ہے بعد کو آنے والے۔ اور استشہاد میں اس مصرع کو پیش کیا ہے۔

اِذَا الْجَوْزَاءُ اَرْدَفَتِ الثُّرَیَّا

جب جوزا، ثریا کے پیچھے آئے۔ ابوعبیدہ کے علاوہ دوسرے اہلِ تفسیر نے مُردفین کا ترجمہ کیا ہے۔ پیچھے لانے والے یعنی مزید ملائکہ کو۔ گویا اس صورت میں یہ بشارت دی گئی کہ ان فرشتوں کو تو تمہاری مدد کے لئے ہم بھیجتے ہی ہیں لیکن ان کے پیچھے مزید ملائکہ کو بھی بھیجیں گے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مردفین سے وہ فرشتے مراد ہیں جو اسلامی لشکر سے آگے آگے کافروں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈالنے پر مامور تھے۔ بعض قراتوں میں مُرْدَفِیْنَ اسم مفعول کا صیغہ ہے اس وقت مطلب یہ ہوگا کہ ملائکہ کو مدد کے لئے مسلمانوں کے پیچھے لگا دیا گیا ہے۔ (راغب) ۹/۸۔

مَرَدُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف مَرْدٌ مصدر ہر بھلائی سے خالی ہو گئے اور نفاق پر اڑ گئے۔ مَرْدٌ کا معنی ہے خالی ہونا برہنہ ہونا شیاطین ہر بھلائی سے خالی ہیں اس لئے اُن کو مارد اور مَرِید کہا گیا ہے (دیکھو مارد) شَجَرٌ اَمْرَدُ وہ درخت جس پر پتے نہ ہوں رَمْلَۃٌ مَرْدَاءُ وہ ریگستان جس میں سبزہ نہ پیدا ہو غُلَامٌ اَمْرَدُ وہ لڑکا جسکی داڑہی مونچھ نہ نکلی ہو مَرَدَ عَنِ الْقَبَائِحِ یا مَرَدَ عَنِ الْمَحَاسِنِ وہ برائیوں سے خالی ہو گیا یا خوبیوں سے خالی ہو گیا۔ ۱۱/۱۰۔

مَرْدُوْدٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ رَدٌّ باب نصر۔ لوٹایا جانیوالا۔ ٹالا جانیوالا۔ غیر مردود کا ترجمہ ہونا نہ لوٹایا جانیوالا نہ ٹالا جانیوالا (دیکھو رَدّ اور رَدُّوا) ۱۲/۱۱

مَرْدُوْدُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع مَرْدُوْدٌ واحد۔ لوٹائے جانیوالے۔ ۳/۲

مُرْسِلَ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مُرْسِلُوْنَ

اور مرسلین جمع اِرسال مصدر باب افعال
رِسْل مادہ رِسْلٌ کا اصل معنی آہستہ نرمی کے
ساتھ اُٹھان ۔ نَاقَۃٌ رِسْلَۃٌ سبک رفتار
اونٹنی ۔ رِسْلٌ کے معنی کے چونکہ دو جز ہیں ۔
۱۔ آہستگی نرمی ۲۔ اٹھان ۔ اس لئے کبھی
صرف جز اول کا لحاظ کیا جاتا ہے ۔ جیسے عَلٰی
رِسْلِکَ نرمی اور آہستگی اختیار کرو ۔ کبھی صرف
دوسرا جز ملحوظ ہوتا ہے جیسے رسول یعنی بھیجا ہوا ۔
مبعوث کیا ہوا خواہ حظ ہو یا آدمی یا فرشتہ یا
پیام ۔ رِسْلٌ سے جب باب افعال بنایا گیا تو
اِرْسَالٌ کا معنی ہوا آزاد کرنا چھوڑ دینا ، رہا کرنا
روانہ ۔ اسی وجہ سے آیت میں مُرْسِلٌ کا ترجمہ
ہوا چھوڑ دینے والا بندش کو دور کر دینے والا
گویا مُرْسِل ممسک کی ضد ہو گیا اور کلمہ نفی
داخل ہونے کے بعد ترجمہ ہوا کوئی چھڑانیوالا ۔
رکاوٹ اور بندش کو کھول دینے والا نہیں ۔
مزید تحقیق کے لئے دیکھو رادسل ارسلون
رُسُل رسول) ۲۲/۱۳

مُرْسَلٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر مرفوع ۔
مُرْسَلُوْنَ اور مُرْسَلِیْنَ جمع ۔ بھیجا گیا پیغمبر ۴۷
مُرْسَلًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب
پیغمبر ۔ ۱۳/۱۲

اَلْمُرْسَلَاتِ ۔ اسم مفعول جمع مؤنث ۔
اَلْمُرْسَلَۃُ واحد اِرسال مصدر ۔ رَسْلٌ اونٹ
یا بکری کی پیہم نرم رفتار کو کہتے ہیں اگر یکے بعد
دیگرے قطار در قطار ہو کر گھوڑے یا اونٹ یا
آدمی آئیں تو جَاءُوْا اَرْسَالًا کہا جاتا ہے ۔
آیت میں المرسلات سے مراد کیا ہے ۔ یہ
تشریح مختلف فیہ ہے ۔ مجاہد و قتادہ کے نزدیک
ہوائیں مراد ہیں جو پے بہ پے چلائی جاتی ہیں ۔
بھیجی جاتی ہیں ۔ مقاتل کے نزدیک ملائکہ مراد ہیں
مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود کا یہی
قول نقل کیا ہے ۔ اس لفظ کے بعد لفظ عُرْفًا
آیا ہے جسکی تشریح باب العین مع الراء میں گذر
چکی لیکن لفظی مناسبت کا لحاظ کرتے ہوئے یہاں
بھی کچھ بیان کرنا ضروری ہے عرف گھوڑے کی
ایال کو کہتے ہیں گھوڑے کی ایال کے بال پیہم
قطار در قطار ہموار ہوتے ہیں اس لئے المرسلات
عُرْفًا کا معنی ہوا وہ ہوائیں جو گھوڑے کی ایال
کی طرح ہموار پیہم اور مسلسل چلتی ہیں (مجاہد و
قتادہ) یا عُرف بمعنی معروف ہے یعنی ہر بھلائی
اور خیر لیکن اس جگہ احکام خداوندی مراد ہیں ،

ملائکہ بھیم احکام الٰہیہ کو لے کر بھیجے جاتے ہیں اس
صورت میں ترجمہ ہوا وہ فرشتے گواہ ہیں جنکو
احکام لے کر بھیم بھیجا جاتا ہے (مقاتل وابن
مسعودؓ) بغوی فی المعالم - ۲۹/۲۱ -
مُرْسِلُوْا - اسم فاعل جمع مذکر مُرْسِلٌ واحد
اصل میں مُرسلُون تھا اضافت کی وجہ سے
نون ساقط کر دیا گیا (ہم) پیدا کرنے والے
ہیں (پتھر سے) اونٹنی برآمد کرنے والے ہیں پ۱۹/۱۸ ع۹
اَلْمُرْسَلُوْنَ - اسم مفعول جمع مذکر مرفوع
مُرْسَلٌ واحد بھیجے گئے فرستادہ - پیامبر - کس
کو بھیجا گیا یہ امر تفصیل طلب ہے پ۱۹/۱۶ اور پ۲۳/۳
میں اللہ کے بھیجے ہوئے انبیاء مراد ہیں ۱۹/۸ میں
ملکہ بلقیس کے قاصد پ۱۴/۵۴ اور پ۲۷/۱ میں وہ ملائکہ
مراد ہیں جن کو قوم لوطؑ پر عذاب نازل کرنے
کے لئے بھیجا گیا تھا پ۲۲/۱۹ میں اس لفظ کی مراد
مختلف فیہ ہے بغوی - رازی - سیوطی - محلی
بیضاوی - آلوسی بغدادی - ابوالسعود وغیرہ اکثر
مفسرین کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ کے تین قاصد
مراد ہیں جنہوں نے انطاکیہ (سرحد شام) کے
رہنے والوں کو حضرت مسیحؑ کی طرف سے تبلیغ
کی تھی بقول وہب بن منبہ اون کے نام یحییٰ
یونس اور شمعون تھے اور کعب احبار نے صادق
صدوق اور شلوم کہا ہے مولانا اشرف علی تھانوی
اور بعض قدماء نے لکھا ہے کہ وہ تینوں اللہ کے
پیغمبر تھے - میرے نزدیک بھی مؤخر الذکر قول
حق ہے اس جگہ جتنا قصہ بیان کیا گیا ہے اُسکا
خلاصہ یہ ہے کہ اللہ نے کسی بستی کی ہدایت
کے لئے دو آدمی بھیجے کافروں نے اونکی تکذیب
کی اللہ نے اونکی تائید کے لئے تیسرے کو بھیجا
اور تینوں نے کہا ہم کو تمہارے پاس بھیجا گیا ہے
کافروں نے جواب دیا تم تو ہم ہی ایسے انسان
ہو اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں اللہ نے کوئی حکم
نازل نہیں فرمایا تم محض جھوٹے ہو قاصدوں نے
کہا اللہ گواہ ہے وہ واقف ہے کہ ہم کو یقیناً
تمہارے پاس بھیجا گیا ہے ہمارا ذمہ صرف اتنا
ہے کہ واضح طور پر اللہ کا پیام پہونچا دیں کافروں
نے کہا تم منحوس ہو اگر باز نہ آئے تو ہم تم کو بڑا
دُکھ دینگے اور مار ڈالینگے قاصدوں نے کہا نحوست
تو خود تمہارے ساتھ ہے کیا ہم نے تمکو نصیحت
کی اور اللہ کا پیام پہونچایا تو اس لئے تمہاری
نظر میں ہم منحوس ہو گئے (کافروں نے قاصدوں
کو قتل کرنے کے لئے اندرونی مشورہ کیا) اس

اس مشورہ کی اطلاع ایک مومن شخص کو ہوگئی جو حاشیۂ شہر کا باشندہ تھا وہ دوڑا ہوا آیا اور قوم سے کہا قوم والو ان مرسلوں کی بات مانو اور ان کے کہنے پر چلو الخ۔ بغوی نے جو اسرائیلی قصہ نقل کیا ہے اوس سے بھی قرآن کے اس بیان کی تائید ہوتی ہے بلکہ اسرائیلیات میں ان قاصدوں کی دعا سے مادر زاد اندھوں کا بینا ہونا کوڑھیوں کا تندرست ہونا اور مردوں کا زندہ ہونا بھی منقول ہے ان اسرائیلیات سے قطع نظر کر کے ہم قرآنجید کے طرزِ ادا اور مکالمہ پر جب غور کرتے ہیں تو ہم کو ان مرسلوں کی طرف سے وہی جواب دیا جاتا ہے جو ہر پیغمبر کو دیا گیا ہے یہاں تک کہ جس طرح دوسرے پیغمبروں سے کافروں کی طرف سے کہا گیا ہے کہ تم ہم جیسے ہی انسان ہو تمہارے اندر کوئی اور بات نہیں ہے اسی طرح ان قاصدوں سے بھی کافروں نے کہا کہ تم ہماری ہی طرح انسان ہو اور اللہ نے (تم پر) کچھ نازل نہیں فرمایا یہ تمام قرائن اور قرآنی سیاق دلالت کر رہا ہے کہ اون قاصدوں نے اپنی پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا یہ الگ بات ہے کہ وہ پیغمبر ذیلی حضرت ہارون کی طرح تھے یا

تشریعی نبی تھے۔ واللہُ اعلم۔

(نوٹ) پ۲۲/۱۹ میں ایک جگہ المرسلون معرفہ اور دو جگہ مرسلون نکرہ آیا باقی ہر جگہ المرسلون مذکور ہے۔

مُرْسِلَۃٌ ۔ اسم فاعل واحد مونث مُرسِلٌ واحد مذکر ارسال مصدر۔ بھیجنے والی مراد بلقیس پ۱۹/۱۸ ۔

مُرْسِلِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب مُرسِلٌ واحد۔ بھیجنے والے رسول بنانے والے پ۲۰/۸ پ۲۵/۱۴ ۔

اَلْمُرْسَلِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر منصوب ومجرور مُرسَلٌ واحد۔ بھیجے ہوئے پ۲/۱۷ پ۷/۱۰و۱۱ پ۸/۱۲و۲۸ پ۱۴/۶ پ۱۵/۲۰ پ۱۸/۱۷ پ۱۹/۱۰و۱۱و۱۲و۱۳و۱۴ پ۲۰/۱۰۴ پ۲۲/۱۸و۱۹ پ۲۳/۶و۸و۹و۱۳ ۔ مذکورہ تمام آیات میں پیغمبر مراد ہیں صرف پ۲۲/۱۹ میں اختلاف ہے اکثر کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ کے قاصد مراد ہیں اور بعض کے نزدیک اللہ کے نبی۔

مُرْسَاھَا ۔ مُرسا مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ۔ مصدر میمی ٹھیرانا۔ جانا (سماج راغب۔ آلوسی) اس کا مادہ رَسْوٌ ہے رَسَا یرسو باب نصر۔ رَسو کا معنی ٹھیرنا۔ جگہ

پرجم جانا اس سے مصدر میمی مُرْسًا آتا ہے لیکن
ثلاثی مزید میں باب افعال سے مصدر اِرْسَاءٌ
اور مصدر میمی مُرْسًا آتا ہے ٹھیرانا جمانا کشتی
کا لنگر ڈال دینا۔

۹/۳ اور ۲۹/۴ میں ھا ضمیر قیامت کی
طرف راجع ہے یعنی قیامت بپا کرنا کب ہوگا
(خطیب آلوسی بیضاوی وغیرہم) حضرت ابن عباسؓ
نے فرمایا مُرْسَاھَا کا معنی ہے منتہاھا (خطیب)
۴۱/۱۲ میں ھا ضمیر کشتی نوح کی طرف راجع ہے
یعنی کشتی کا ٹھیرانا لنگر ڈالنا (مزید تنقیح کے لئے
دیکھو راسیات - رواسی - ارساھا)

مُرْشِدًا - اسم فاعل واحد مذکر اِرْشَادٌ
مصدر باب افعال رُشْدٌ مادہ ۔ ثلاثی مجرد باب
نَصَرَ اور سمع دونوں سے مستعمل ہے۔ رُشْدٌ
کا معنی ہے صحیح راستہ پر چلنا ۔ سیدھا کھڑا ہونا۔
رَشَادَۃٌ اور رِشْدَۃٌ حلال زادہ ارشاد راہ
راست بنانا راہنمائی کرنا مُرْشِدٌ سیدھا
راستہ دکھانے والا (دیکھو رشید۔ رُشْدًا ۱۸/۱۵)

الْمِرْصَاد - ظرف مکان مفرد۔ مراصد جمع
گھات لگانے کی جگہ یعنی جس طرح گھات لگا کر
کسی مخفی مقام میں بیٹھنے والے سے ۔ اُدھر سے
گذرنیوالا دشمن بچ نہیں سکتا اور گھات لگانیوالے
سے دشمن مخفی نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح درپردہ
اللہ بھی بندوں کے تمام اعمال سے باخبر ہے اس
سے بچکر چُھپکر کوئی شخص راہِ زندگی طے نہیں کرسکتا
گھات لگانیکے چار اجزا ہیں۔ گھات لگانے کا مقام،
دشمن سے مخفی ہو۔ دشمن کی وہ گذرگاہ ہو۔ وہاں بیٹھنے والے
کو دشمن کے احوال کی اطلاع ہوجائے اور اسکی
گرفت سے بچ نہ سکے ۔ یہی چاروں باتیں یہاں
مراد ہیں ۔ بندوں کو معلوم نہیں کہ اللہ کے
علم کا کیا ذریعہ ہے اور وہ کس طرح ہمارے
احوال کو دیکھ رہا ہے اور کہاں سے دیکھ رہا ہے
اور راہِ زندگی سب کو طے کرنی ہی ہے ۔ سب
ہی اس راستہ سے گذر رہے ہیں ۔ اللہ کو انکے
تمام احوال اور اقوال کا کامل علم ہے اور اسکی
گرفت سے کوئی بچ نہیں سکتا ۔

رَصَدٌ کا اصل معنی ہے گھات کرنے کے
لئے تیار ہو جانا باب نصر۔ رَصَدٌ صفت کا
صیغہ بھی ہے کبھی اس کا معنی فاعلی ہوتا ہے کبھی
مفعولی ایک فرد ہو یا کثیر افراد ایک جماعت
ہو یا کثیر جماعتیں سب پر اس کا اطلاق ہوتا
ہے رَصَدَ کے بعد مفعول بغیر لام کے نہیں آتا

رَصَدَ لَہٗ کہا جاتا ہے ہاں اگر رصد کو متعدی بنانا ہو تو باب افعال سے اَرْصَدْتُ لَہٗ کہا جائیگا اول کا ترجمہ ہے اوس کو تا نکا اسکی گھات لگائی۔ دوسرے کا ترجمہ ہے میں نے اوسکی گھات لگانے کے لئے کسی کو مقرر کر دیا کسی کو گھاتی بنا دیا۔ مَرْصَدٌ اور مَرْصاد ظرفِ مکان۔ ۳۰/۱۴ (دیکھو اِرْصَادًا)

مِرْصَادًا ۔ مقامِ انتظار گھات کی جگہ۔ مِرْصادٌ مبالغہ کا صیغہ ہے منتظر گھاتی (ابوالسعود کمالین حاشیہ) ۳۰/۱

مَرْصَدٍ ۔ ظرف مکان مفرد گھات کی جگہ۔ گھات کا راستہ۔ مَرَاصِد جمع ۵/۱

مَرْصُوْصٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر رَصٌّ مادہ۔ مضبوط۔ سیسہ پلائی ہوئی۔

رَصٌّ ۔ دو چیزوں کو ملا کر جوڑ دینا چمٹا دینا رَصَاصٌ رانگ سیسہ۔ اَرَصٌّ جڑے ہوئے باہم پیوستہ دانت۔ تَرَاصُصٌ نماز کی صف میں نمازیوں کا باہم پیوستہ ہونا۔ مَرْصُوْصٌ مضبوط (جلالین) مضبوط ایسی گویا کہ اوس میں سیسہ پلایا گیا ہے (مفردات راغب) فراء کا بھی یہی قول ہے (روح) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اگر ایک پتھر پر دوسرا پتھر رکھکر بیچ میں پتھروں کے ریزے مضبوط طور پر بھر دئے جائیں اور پھر اوس کے اوپر اینٹوں سے تعمیر کی جائے تو مکہ والے اسکو مرصوص کہتے ہیں۔ (روح) ۲۶/۴

مَرَضٌ ۔ اسم مصدر اور مصدر بیماری پریشانی بیمار ہونا۔ پریشان ہونا باب سمع مریض بیمار اسکی جمع مِرَاضٌ مَرْضٰی اور مَرَاضٰی آتی ہے مَرَضٌ دل کا روگ۔

مرض ۲ طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) جسمانی جس کی وجہ سے جسمانی ضعف اضمحلال پیدا ہوجاتا ہے رفتہ رفتہ منافع زندگی سے آدمی محروم ہوتا چلا جاتا ہے اور بالآخر موت آجاتی ہے۔

(۲) اخلاقی اور قلبی جیسے نفاق۔ شک بخل۔ بزدلی۔ عقیدہ کی خرابی۔ اخلاقی بیماریوں کی وجہ سے آدمی فضائل اور فضائل محمودہ کے حصول سے محروم ہوجاتا ہے۔ حیاتِ آخرت کے منافع اوسکو حاصل نہیں ہوسکتے۔ غلط عقائد اور ردی افکار کی طرف اوس کا قلبی رخ ہوجاتا ہے آخر کار اسکو ابدی موت (یعنی عذاب الٰہی) سے ہمکنار ہونا پڑتا ہے۔

آیات قرآنیہ میں بقول بیضاوی وغیرہ جسمانی روگ بھی مراد ہو سکتا ہے کیونکہ مسلمانوں کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی دیکھکر منافقوں کو قلبی دکھ ہوتا تھا سینہ میں جلن اور دماغ میں گرمی پیدا ہوتی تھی اور اخلاقی روگ بھی مراد ہو سکتا ہے حسد نفاق عداوت اور حُبِ ریاست تو اون کی سرشت میں داخل تھی۔ پ ۱/۲ پ ۶/۱۲ پ ۳/۳ پ ۱۱/۵ پ ۱۵/۱۴ پ ۱۸/۱۲ پ ۲۱/۸ پ ۲۲/۵و۷ پ ۲۶/۸و۹ پ ۲۹/۱۵۔

مَرَضًا۔ اسم مصدر منصوب۔ بیماری روگ۔ شک۔ نفاق۔ حسد۔ عداوت، پ ۱/۲

مَرْضَاۃِ۔ مصدر میمی واسم مصدر۔ پسند کرنا، رضامند ہونا۔ پسندیدگی۔ خوشنودی۔ رضامندی، باب سمع۔ رِضًا مصدر رِضْوَۃٌ اسم مصدر۔ خوشنودی۔ رِضْوَانٌ خوب رضامندی۔ بڑی رضامندی (راغب) اَرْضیٰ صفت مشبہ رَاضٍ اسم فاعل مَرْضِیٌّ اور مَرْضُوٌّ اسم مفعول اِرْضَاءٌ باب افعال کسی کو راضی کرنا خوش کرنے کیلئے کچھ دینا۔ تَرَاضِی باب تفاعل۔ باہم رضامند ہونا پ ۲/۹ پ ۳/۴ پ ۵/۱۴ پ ۲۸/۱۹ (دیکھو رَاضِیَ رَضِیتُ، رِضْوَانٍ، تَرَاضَوْا)

مَرْضَاتِیْ۔ مَرْضَاۃ مضاف یاءِ متکلم مضاف الیہ۔ میری رضامندی۔ میری خوشنودی۔ پ ۲۸۔

مَرِضْتُ۔ واحد متکلم ماضی معروف۔ باب سمع میں بیمار ہوتا ہوں۔ حرفِ شرط کے بعد ماضی کا صیغہ آیا ہے اسلئے مضارع کا ترجمہ ہوگیا۔ (دیکھو مَرَضٌ) پ ۱۹/۹۔

مُرْضِعَۃٍ۔ اسم فاعل واحد مؤنث اِرْضَاعٌ مصدر باب افعال دودھ پلانے والی۔ رَضْعٌ دودھ پینا (ضرب وسمع) کنجوس ہونا (فتح وکرم) رَضِعٌ شیرخوار (رَاضِعٌ اور رَضِیعٌ شیرخوار اور کنجوس راضعٌ کی جمع رُضَّعٌ اور رُضَّاعٌ ہے (دیکھو المراضع تسترضعوا الرضاعۃ) پ ۱۷

مَرْضٰی۔ جمع۔ مریض واحد بیمار روگی (دیکھو مرضٌ) پ ۵/۱۲و۱۴ پ ۶/۶ پ ۱۰/۱۸ پ ۲۹/۱۴۔

مَرْضِیًّا۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب پسند کیا ہوا۔ خوش کیا ہوا (دیکھو المرضاۃ) پ ۱۶

مَرْضِیَّۃً۔ اسم مفعول واحد مؤنث منصوب پسندیدہ پ ۳۰/۱۴۔

اَلْمَرْعیٰ۔ ظرفِ مکان۔ چراگاہ۔ جانوروں

اور انسانوں کی خوراک یعنی گھاس، غلہ، پھل وغیرہ
اصل میں رَعْیٌ کا معنی ہے جاندار کی حفاظت
کرنی اوسکو باقی رکھنا حفاظت کی تین صورتیں
ہیں۔ (۱) خوراک کے ذریعہ سے (۲) دشمنوں
کو دفع کرکے یعنی دشمنوں سے نگرانی کرنی۔
(۳) مناسب انتظام کرکے اچھی سیاست کرکے
حقدار کو اوس کا حق دے کر ہر چیز کا اوس کے
مناسب لحاظ کرکے۔ انہی معانی کا لحاظ رکھتے
ہوئے راعی چرواہے کو بھی کہتے ہیں اور حاکم
کو بھی اور ہر نگراں کو بھی بلکہ اوس شخص کو بھی جو
خود اپنا نگراں ہو۔ راعی کی جمع رُعَاۃ رُعیان
اور رعاء آتی ہے (دیکھو رعوا۔ رعایتها) پ۲۷ ع۱۴

مَرْعَاهَا۔ مرعی مضاف ھا مضاف
الیہ۔ زمین میں پیدا ہونے والی جانوروں
اور انسانوں کی خوراک (سیوطی) پ۳۰ ع۴

اَلْمَرْفُوْدُ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ انعام
دیا گیا۔ مدد کیا گیا۔ دیا گیا۔ رِفْدٌ کا معنی ہے
عطیہ بخشش بڑا پیالہ۔ مدد۔ مِرْفَدٌ۔ بڑا
پیالہ۔ رَفُوْدٌ کثرت سے دودھ دینے والی اونٹنی
جو دودھ سے مرفد کو بھر دے رَفَدْتُهٗ
میں نے اوسکو انعام دیا۔ باب ضَرَبَ۔
تَرَافُدٌ باہم مدد کرنا۔ رفادہ حاجیوں کی
امداد جو اسلام سے پہلے قریش کیا کرتے تھے
تَرْفِیْدٌ کسی کو سردار بنانا کسی کی تعظیم کرنا۔
اِرْتِفَادٌ عطیہ یا امداد قبول کرنا۔ پ۱۲ ع۹۔

اَلْمَرْفُوْعُ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ بلند کیا
ہوا۔ اونچا کیا ہوا بڑے مرتبہ والا (راغب)
رَفْعٌ اور رفاعۃٌ مصدر۔ رِفْعَۃٌ بلندی
مرتبہ کا اونچا ہونا (دیکھو رفعنا۔ رفع رَفَعْتَ
رفعہ) مَرْفُوْعُ السَّیْرِ۔ قوی رفتار والا پ۲۷ ع۳

مَرْفُوْعَۃٍ۔ اسم مفعول واحد مؤنث مجرد
بلند مرتبہ (راغب) پ۲۷ ع۱۴ پ۳۰ ع۵

مَرْفُوْعَۃٌ۔ اسم مفعول واحد مؤنث مرفوع
اونچے یا عالی قدر پ۳۰ ع۱۳۔

مَرْقَدِنَا۔ مرقد ظرف مکان مضاف
نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہماری خوابگاہ
(سے) رُقَادٌ رُقُوْدٌ مصدر۔ میٹھی نیند سے
کسی قدر سونا باب نصر (دیکھو رقود) پ۲۳ ع۳

مَرْقُوْمٌ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ لکھا ہوا
جلی خط سے لکھا ہوا مہر لگی ہوئی تحریر۔ رَقْمٌ
سختی بلا۔ رقیمہ عاقلہ۔ پاکدامن عورت
ترقیم لکھنا۔ تحریر کو خوب صورت بنانا۔ نقطے

لگانا۔ سطروں کو باہم ملانا اور گانٹھ کر لکھنا۔ اَرْضٌ مَرْقُوْمَۃٌ وہ زمین جس پر تحریر کی طرح سبزہ کے آثار ہوں (دیکھو الرقیم) پ ۳۰/۸۔

مَرْکُوْمٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ تہ بر تہ جما ہوا رُکَمٌ جما ہوا بادل رُکَامٌ ریت کا ڈھیر اور جما ہوا بادل (باب نصر) اِرْتِکَامٌ (افتعال) نزدیک ہونا جم کر بیٹھنا تَرَاکُمٌ (تفاعل) تہ بر تہ ہونا۔ پ ۲۷/۴

مَرُّوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف مُرُوْرٌ مصدر۔ وہ گزرتے ہیں۔ وہ گذرے۔ اگر مَرَّ کا مصدر مَرَارَۃٌ ہو تو تلخ ہونے کا معنی ہوتا ہے اور مُرُوْرٌ ہو تو گذرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ اَمَرَّانِ دو کڑوی چیزیں یعنی افلاس اور بڑھاپا۔ اِمْرَارٌ گذارنا۔ کڑوا کرنا کڑوا ہونا (لازم و متعدی) پ ۱۹/۴ پ ۳۰/۸ (دیکھو مَرَّ۔ تَمُرُّ۔ تَمُرُّوْنَ)

اَلْمَرْوَۃَ ۔ اسم عَلَم۔ مکہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے (دیکھو الصفا) پ ۲/۱۳۔

مَرِیْٓـًٔا ۔ صفت مشبہ۔ خوشگوار مَرَاءَۃٌ مصدر خوشگوار ہونا (کَرُمَ سَمِعَ فَتَحَ) اِمْرَاءٌ (افعال) کھانے کو خوشگوار بنانا اِسْتِمْرَاءٌ (استفعال) کھانے کو خوشگوار پانا۔ پ ۴/۱۲

مُرِیْبٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِرَابَۃٌ باب افعال ریب مادہ متردد بنا دینے والا تردد کرنے والا بے چین کر دینے والا۔ (دیکھو ریب ارتابوا۔ ارتاب) پ ۱۲/۶،۹،۱۰ پ ۱۳/۱۴ پ ۲۲/۱۲ پ ۲۴/۲ پ ۲۵/۳ پ ۲۶/۱۶

(نوٹ) صرف پ ۲۶/۱۶ میں تردد کرنے والے کا معنی ہے باقی ہر جگہ بے چین کر دینے والا متردد بنا دینے والا ترجمہ کیا جائیگا۔

مِرْیَۃٍ ۔ اسم مصدر۔ تردد۔ یہ شک اور ریب سے خاص ہے گویا جس شک سے تردد پیدا ہو جائے اوس کو مِرْیَہ کہتے ہیں (راغب) اِمْتِرَاءٌ شک میں پڑنا مُمَارَاۃٌ اور مِرَاءٌ معنی ہے جس امر میں شک ہو اوسمیں جھگڑا کرنا اصل ماخذ مَرْیٌ ہے مَرْیٌ کا معنی ہے دودھ اتارنے کے لئے جانور کے تھنوں کو سہلانا۔ پ ۱۲/۲،۹ پ ۱۷/۱۴ پ ۲۱/۱۶ پ ۲۵/۱ (دیکھو مِرَاءً۔ لَاتُمَارِ)

مَرِیْجٍ ۔ صفت مشبہ۔ مرج مادہ۔ الجھی ہوئی بات (دیکھو مَرَجَ اور مَارِجٌ) پ ۲۶/۲۵

مَرِیْدٍ ۔ صفت مشبہ۔ سرکش۔ ہر خیر سے خالی (دیکھو مَرَدُوْا اور مَارِد) پ ۱۷/۸

مَرِیْضٌ ۔ صفت مشبہ مفرد مرفوع بیمار (دیکھو مَرَضٌ) پ ۱۸/۱۴ پ ۲۶/۱۰۔

مَرِیْضًا ۔ صفت مشبہ مفرد منصوب بیمار

روگی (دیکھو مَرَض) پ ۲۰

مَرْیَمَ اور **مَرْیَمُ** اسم سریانی ہی سریانی زبان میں اسکا معنے ہے خدمت گذار (کشاف)

حضرت مریم کی والدہ کا نام حَنّہ اور والد کا نام عمران تھا آپ کا نبی ہونا مختلف فیہ ہے اہلِ سنت کا عقیدہ ہی کہ کوئی عورت نبی نہیں ہوئی لیکن بچپن سے ہی آپ کے صاحبِ کرامت ولیہ ہونے میں شبہ نہیں بچپن میں ہی اللہ کی طرف سے جنت کے پھل آپ کو بھیجے جاتے تھے باوجود تاریخی اختلافات کے صحیح فیصلہ یہ ہے کہ آپ نے کبھی نکاح نہیں کیا اسی لئے مریم عذرا کے لقب سے مشہور تھیں (عذرا، دوشیزہ) آپ ہی کے بطن سے حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے کہا جاتا ہی کہ یوسف نجار سے آپ کی نسبت ہوگئی تھی نکاح اور رخصت نہیں ہوئی

پ ۳ (۱ و ۱۲ و ۱۳) پ ۶ (۲ و ۳ و ۷ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۵) پ ۱۱/۱ پ ۱۶/۵ پ ۱۸/۳ پ ۲۱/۱۷ پ ۲۵/۱۲ پ ۲۷/۲۰ پ ۲۸ (۹ و ۱۰ و ۲۰)۔

مِزَاجُہٗ - مزاج مصدر مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ باہم ملانا ملا کر یکذات کرنا۔ ملاوٹ۔ ملاوٹ کے بعد جو ایک جدید کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اوسکو بھی مزاج کہتے ہیں۔ اس جگہ اول معنی مراد ہے مِزَاجٌ اور مَزِیجٌ شہد اور تلخ بادام مُمَازَجَۃٌ باہم ملانا۔ گوندھنا۔ پ ۳۰

مِزَاجُہَا - مضاف اور مضاف الیہ اسکی ملاوٹ۔ پ ۲۹/۱۹ -

مُزْجَاۃٍ - اسم مفعول واحد مؤنث مُزْجیٰ واحد مذکر۔ اِزْجَاءٌ مصدر باب افعال حقیر قلیل بے قدر تھوڑی ایک شاعر کا قول ہے وَحَاجَۃٌ غَیْرُ مُزْجَاۃٍ عَنِ الْحَاجِ حاجتمند کی بعض حاجتیں آسان اور حقیر نہیں کہ ان کو پورا کیا جا سکے۔ اِزْجَاءٌ ہنکانا کام کا آسان ہونا (آسان ہونے کی وجہ سے) پورا ہو جانا۔ رَجُلٌ مُزْجیٰ ہنکایا ہوا یعنی حقیر بے قدر آدمی تَزْجِیَۃٌ تیز ہنکانا تَزَجِّیْ کسی چیز پر اکتفا کرنا پ ۱۳

مُزَحْزِحِہٖ - مزحزح اسم فاعل واحد مذکر مجرور مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ۔ اسکو دور کرنے والا زَحْزَحَۃٌ مصدر بر وزن زَلْزَلَۃ دور کرنا زَحَّ زَحًّا ثلاثی مجرد باب نَصَرَ کا معنی بھی دور کرنا۔ تَزَحْزُحٌ (ثلاثی مزید باب تفعل) دور ہونا۔ پ ۱/۱۱ (دیکھو زُحْزِحَ)

مُزْدَجَرٌ - مصدر میمی یا ظرف مکان اِزْدِجَار

مصدر، باب افتعال زجر مادہ بازگشت
جھڑکی یا جھڑکنے اور روکنے کا مقام۔ یہ لفظ
اصل میں مُزتجر تھا تاء کو دال سے بدلا یا
اِزدجار لازم بھی ہے رک جانا باز رہنا اور
متعدی بھی باز رکھنا۔ روک دینا۔ اِنزِجار
باب انفعال لازم ہے رُک جانا۔ ٹھہر جانا۔
زَجرٌ ثلاثی مجرد باب نصر) کسی کو روکنا،
باز رکھنا۔ جھڑکنا (دیکھو زَجرًا اور اَلزّٰجِرٰتِ
وازدجر) ۲۷/۸ ۔

مُزِّقتُم ۔ جمع مذکر حاضر ماضی مجہول۔
تَمزِیقٌ مصدر باب تفعیل۔ تم ٹکڑے ٹکڑے
کر دیئے جاؤ گے۔ مَزقٌ (ضرب) پھاڑنا ٹکڑے
کرنا۔ پرندہ کا بیٹ کرنا۔ تمزیقٌ باب تفعیل
پارہ پارہ کر دینا مُمَازَقَۃٌ (مفاعلۃ) دوڑ میں
دکپڑے پھڑوا کر) آگے بڑھ جانا تَمَزُّقٌ (تفعّل)
کپڑے پھٹ جانا۔ مِزَقٌ پھٹے ہوئے کپڑے
چیتھڑے۔ (قاموس وتاج) ۲۲/۲

مَزَّقنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف۔ تمزیقٌ
مصدر باب تفعیل۔ ہم نے ٹکڑے ٹکڑے
کر دیا۔ ۲۲/۸ ۔

اَلمُزَّمِّلُ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ کپڑے
میں لپٹنے والا۔ اصل میں اَلمُتَزَمِّل تھا تاء کو زاء
میں ادغام کر دیا (باب تفعّل) سدی نے کہا
سونے والے۔ گویا کپڑا اوڑھ کر لیٹنے سے مراد
ہے سونا۔

ابتداء وحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو مدثر اور مزمل فرما کر خطاب کیا لیکن اسکے
بعد رسول اور نبی کہکر مخاطب کیا۔ راغب نے
لکھا ہے کنایۃً مزمل سے مراد ہوتا ہے ضعیف
کسی کام میں سستی کرنے والا اسہل انکاری سے
کام لینے والا تاَبَّطَ شرًّا کی ماں کا قول ہے اَلَیسَ
بِزُمَیلٍ شَرُوبٍ لِلغَیلِ کیا وہ سُست
نہیں ہے جو دردسر پیدا کرنیوالی شراب پیتا رہتا
ہے۔ باب نصر اور ضرب سے لنگڑا کر چلنے اور
اور ردیف بنانے کے معنی میں مستعمل ہے اِسی
مناسبت سے پیچھے چلنے کو بھی زُمُلٌ کہا جاتا ہے
زُمَیلٌ وہ شخص جو اونٹ پر کسی کے پیچھے سوار ہو
جیسے ردیف گھوڑے کے پچھلے سوار کے لئے
استعمال کیا جاتا ہے ایسے ہی زمیل اونٹ کے
پچھلے سوار کو کہا جاتا ہے۔ ۲۹/۱۳ ۔

اَلمُزنِ ۔ اسم جمع بادل۔ سفید بادل۔ پانی
سے بھرا ہوا بادل۔ اَلمُزنَۃ مفرد بادل کا ٹکڑا۔

مَزَنٌ عادت طور طریقہ۔ مَزْنٌ اور مُزُونٌ
(باب نصر) عادت اور ارادہ کے مطابق گذر
جانا۔ چلا جانا۔ تَمَزُّنٌ (ابر کی طرح) سخی ہو جانا۔
اِبْنُ مُزْنَۃٍ بادل میں سے برآمد ہونے والا
پہلی تاریخ کا چاند۔ ۲۷/۱۵ ۔

مَزِیْدٍ ۔ اسم۔ مصدر۔ اسم مفعول زیادتی
زیادہ کرنا۔ زیادہ ہونا۔ زیادہ (باب ضَرَبَ)
اِزْدِیَادٌ (باب افتعال) زیادہ ہونا۔ تَزَیُّدٌ
(تفعل) زیادہ ہونا بتکلف زیادہ کرنا یہی تَزَایُدٌ
(تفاعل) کا معنی ہے (دیکھو زدنی فزادھم
وغیرہ) ۲۶/۱۴ ۔

مَسَّ ۔ ماضی واحد مذکر غائب۔ دکھ
پہونچایا۔ لگ گیا۔ چھو دیا۔ یہ لفظ صرف ۲۷/۱
میں مصدر یا اسم مصدر کے طور پر استعمال کیا
گیا ہے باقی ہر جگہ صیغۂ ماضی ہے ۴/۸ ۹/۲
۱۱/۲ ۲۱/۲ ۲۴/۲ ۲۷/۱ ۔

مَسٌّ (باب نصر) کا معنی ہے چھو دینا
دکھ پہونچانا لاحق ہونا۔ لگ جانا۔ رگڑ لگ جانا۔
کبھی مراد ہوتی ہے قربتِ صنفی یعنی جماع مؤخر الذکر
معنی میں باب نَصَرَ سے بھی آتا ہے اور سَمِعَ
سے بھی مَسِیْسٌ سے مراد بھی جماع ہوتا ہے۔

مِسَاسٌ اور مُمَاسَّۃٌ چھو دینا، جماع کرنا۔
ممسوس دیوانہ جن رسیدہ۔ تَمَاسٌّ جماع
کرنا جنون اور جماع وغیرہ سب مرادی معنی ہیں
حالانکہ مس کا اصل معنی چھو دینا ہے خواہ ہاتھ
سے ہو یا کسی اور حصۂ بدن سے۔ لَمْسٌ اس سے
عام ہے لَمْسٌ کا معنی ہے ٹٹولنا خواہ ہاتھ
اس چیز کو لگ سکے یا نہ لگ سکے۔ ایک شاعر کا
قول ہے وَاَلْمِسُہٗ فَلَا اَجِدُہٗ میں اس کو ٹٹولتا
ڈھونڈتا ہوں اور نہیں پاتا۔ (مفردات قاموس
لسان۔ معالم۔ روح المعانی) (تلویح توضیح عینی)

اَلْمَسِّ ۔ اسم مصدر جن کی جھپٹ۔ ذرا
چھو جانا۔ جنون۔ ۳/۲ ۔

مِسَاسَ ۔ مصدر منصوب باب مفاعلۃ
یعنی نہ کوئی تجھے چھوئے نہ تو کسی کو چھوئے باہم
چھونا ہی نہ ہو (دیکھو مَسَّ) ۱۶/۱۴ ۔

مَسَاجِدُ ۔ ظرف مکان۔ جمع منتہی الجموع
مسجد مفرد مسجدیں۔ سجدہ کرنے کے مقامات بھی
کہا گیا ہے کہ مساجد اسم آلہ ہے یعنی پیشانی۔ ناک
دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں دونوں زانو (راغب)
اس جگہ مسجدیں مراد ہیں۔ سجدہ کا معنی ہے سر
جھکانا انتہائی عاجزی کا اظہار کرنا۔ بعض اہلِ لغت

نے لکھا ہے کہ سجدہ کا لفظ اضداد میں سے ہے
سیدھے کھڑے ہونے کو بھی کہتے ہیں (قاموس)
لیکن سیدھا کھڑا ہونا خود اظہارِ عاجزی اور
تعظیم کی ایک صورت ہے اس لئے سجدہ کو
لغاتِ اضداد میں سے کہنا غلط ہے عربی
کلام میں کوئی ایسی مثال نہیں کہ سجدہ یا اسکے
مشتقات کو کسی ایسے مفہوم کے لئے استعمال
کیا گیا ہو جو سجدہ کرنے والے کی عظمت کا
حامل ہو۔ اصطلاحِ شریعت میں زمین پر پیشانی
کو بہ نیتِ تعظیم رکھنا سجدہ کہلاتا ہے۔ پیشانی
رکھنے کے بغیر اختیاری سجدہ شرعی نہیں ہوتا ہاں
غیر اختیاری سجدہ جسکو امام راغب نے تسخیری
سجدہ کہا ہے ہو سکتا ہے آسمان و زمین اور
ساری کائنات اظہارِ عاجزی کرتی ہے اللہ
کی عظمت والوہیت کا اقرار کرتی ہے یہی
اُسکا سجدہ ہے مختلف آیات میں کائنات
کے سجدہ کو جو بیان کیا گیا ہے اوس سے یہی
مراد ہے۔ ایک شعر ہے۔

فَقُلْتُ لَہٗ اُسْجُدْ لِلَیْلیٰ فَاسْجُدَا

میں نے اونٹ سے کہا لیلےٰ کو سجدہ کر
اوس نے سجدہ کیا یعنی گردن نیچے کو لٹکا دی
سر جھکا دیا۔

حدیث و فقہ میں پیشانی کے ساتھ دونوں
ہاتھ دونوں پاؤں اور دونوں زانو بھی زمین پر
ٹیکنے ضروری ورنہ تکمیلِ سجدہ نہیں ہوتی۔ پ ۱۷/۱۴

سُجَّادَہ جانماز۔ پیشانی میں سجدہ کا نشان،
اِسْجَادٌ سر جھکا دینا جُھک جانا۔ (منتہی الارب)

مَسَاجِدَ ۔ ظرفِ مکان جمع منصوب
مسجد واحد۔ مسجد ین پ ۱/۱۴ پ ۱/۹ ۲۹/۱۱ -

مَسَاجِدِ ۔ ظرفِ مکان جمع مجرور مسجد
واحد مقاماتِ سجدہ۔ مسجد ین۔ پ ۲

مُسَافِحَاتٍ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث،
مُسَافِحَۃٌ واحد مُسَافَحَۃٌ مصدر (باب
مفاعَلَۃ) زنا کرنے والیاں۔ سَفْحٌ (فَتَحَ)
گرانا بہانا اِسْفَاحٌ (افعالٌ) گھوڑے کو سطح
دوڑانا کہ گرد نہ اُٹھے۔ مُسَافَحَۃٌ سِفَاحٌ
(مفاعلۃ) تَسَافُحٌ (تفاعلٌ) سب کے معنی
زنا کرنا تَسْفِیْحٌ (تفعیل) بیہودہ کام کرنا۔
(قاموس و تاج) پ ۵

مُسَافِحِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب
مُسَافِحٌ واحد مُسَافَحَۃٌ مصدر۔ باب مفاعلۃ
زنا کرنے والے۔ پ ۵ پ ۶/۵ -

اَلْمَسَاقُ المساق۔ مصدر میمی باب نصر
چلایا جانا ہنکانا۔ سَوْقٌ اور سِیَاقَۃٌ بھی اسی
باب سے اسی معنی کے لئے مصادر آئے ہیں۔
سَیِّقَۃٌ وہ جانور جن کو ہنکایا جائے (راغب)
خصوصًا وہ جانور جن کو دشمن لوٹ کر ہنکا کر لیگیا
ہو (قاموس) سیاقٌ عہد و پیمان سُوْقَۃٌ کمینے
لوگ جن کو اونچے طبقہ والے بھیڑ بکریوں کی
طرح ہنکا کر جدہر چاہتے ہیں لیجاتے ہیں سَیِّقٌ
وہ ابر جسکو ہوا بغیر بارش کے اڑا کر لے جائے
(مزید تنقیح کے لئے دیکھو الساق سائق سوق)

مَسَاكِنِ ۔ ظرفِ مکان جمع مجرور مَسْکَنٌ
واحد۔ ٹھیرنے اور رہنے کے مقام سُکُوْنٌ
کا مفہوم ہے حرکت ختم کر کے ٹھیر جانا یہ مفہوم
اس کے تمام مشتقات میں مشترک ہے باب
نصر سے فقیر ہونے بوڑھا ہونے اور آرام
پانے کا معنی ہوتا ہے کیونکہ ان سب معانی ہیں
ٹھیراؤ ہوتا ہے خواہ ضعف کے سبب یا راحت
کی وجہ سے۔ باب کَرُمَ سے مسکین ہونے کا معنی
ہوتا ہے۔ باب افعال میں پہونچکر اِسْکَانٌ
کا معنی ہوگا۔ آرام دینا حرف کی حرکت دور کرنا
گھر میں جگہ دینا مسکین ہونا مسکین بنا دینا باب
تفعیل میں تسکین کا معنی ہے آرام دینا کسی کے
دل کو اطمینان دینا دل کو ٹھیرانا۔ باب مُفَاعَلَۃ
میں مُسَاکَنَۃٌ کا معنی ہے باہم مل کر ایک مکان
میں رہنا۔ تَمَسْکُنٌ فقیر حقیر ہو جانا مسکین نما
بن جانا۔ سِکِّیْنٌ چھری جس سے ذبیحہ کی حرکت
بند ہو جاتی ہے۔ مَسْکَنَۃٌ فقیری۔ حاجتمندی
(مزید تنقیح کے لئے دیکھو سَکَنَ۔ تَسْکُنُوا۔
اَسْکَنْتُ۔ اَسْکِنُوْا۔ سَکَنْتُمْ۔ اَسْکَنَّا
سَکَنٌ۔ سَکِیْنَۃٌ وغیرہ) پ ۱۳/۱۹

مَسَاكِنَ ۔ ظرفِ مکان جمع مَسْکَنٌ واحد
ٹھیرنے اور رہنے کی جگہیں۔ پ ۱۰/۱۵۔ پ ۲۰/۱۰۔

مَسَاكِنُ ۔ ظرفِ مکان جمع مَسْکَنٌ واحد
رہنے کی جگہیں۔ پ ۱۰/۹۔

مَسَاكِنِكُمْ ۔ مساکن ظرف مجرور مضاف
کُمْ ضمیر مضاف الیہ۔ تمہارے مکان۔ پ ۱۷/۲۔

مَسَاكِنَكُمْ ۔ مساکن ظرف منصوب مضاف
کُمْ ضمیر مضاف الیہ۔ تمہارے مکان۔ پ ۱۹/۱۷

مَسَاكِنِهِمْ ۔ مساکن ظرف مجرور مضاف
هِمْ ضمیر مضاف الیہ۔ اونکے مکان پ ۱۶/۱۶ پ ۲۰/۱۶ پ ۲۱/۱۶۔

مَسَاكِنُهُمْ ۔ مساکن ظرف منصوب مضاف
هُمْ ضمیر مضاف الیہ اُن کے مکان۔ پ ۲۶/۳۔

مَسَاكِنُهُمْ ۔ مساکن ظرف مرفوع مضاف
هُمْ ضمیر مضاف الیہ اونکے مکان، پ ۲۰/۹
اَلْمَسَاكِيْن ۔ جمع مجرور اَلْمِسْكِيْن واحد۔
مفلس نادار لوگ۔ پ ۱/۱ پ ۲/۱۰ پ ۵/۳ پ ۱۰/۱و۱۴۳ ۔
مَسَاكِيْنَ ۔ جمع منصوب مسکین واحد۔
مفلس نادار لوگ۔ پ ۲/۶ پ ۷/۲و۳ ۱۶/۱ پ ۱۸/۹
مَسَاكِيْنُ ۔ جمع مرفوع مسکین واحد۔
مفلس نادار لوگ۔ پ ۴/۱۲ ۔
(مزید تنقیح کے لئے دیکھو مساکن)
اَلْمُسَبِّحُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع
مُسَبِّحٌ مفرد۔ تسبیح مصدر باب تفعیل سبحٌ
مادہ۔ اللہ کی پاکی بیان کرنے والے۔ اللہ کی پاکی
ظاہر کرنے والے۔ اللہ کا ذکر کرنے والے بقول
راغب سَبحٌ کا معنی ہے پانی یا ہوا میں
تیزی کے ساتھ گذر جانا۔ ستاروں اور گھوڑوں
کی رفتار میں اس کا استعمال مجازی ہے کسی
کام میں تیزی کے ساتھ مشغولیت کو بھی سَبحٌ
کہا گیا ہے۔ سِبَاحَۃٌ اور سُبحَانٌ بھی مصدر
ہیں (باب فتح) سَبَّاحَۃٌ اور مُسَبِّحَۃٌ شہادت
کی انگلی۔ سُبحَۃٌ دانوں کی تسبیح۔ سُبُحَاتٌ
سجدہ کے مقامات۔

تسبیح فقط زبان سے پاکی بیان کرنے کو ہی نہیں
کہتے بلکہ تسبیح قولی کی طرح تسبیح عملی اور تسبیح قلبی
بھی ہوتی ہے (مفردات) پ ۲۳/۹ باقی تنقیح کے
لئے دیکھو (سَبِّحْ۔ تُسَبِّحُوْنَ۔ تَسْبِيْحَهُمْ۔ سَبَّحَ
سُبْحَانَ۔ السَّابِحَات)۔
اَلْمُسَبِّحِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور۔
اَلْمُسَبِّحُ مفرد۔ تسبیح مصدر اللہ کی پاکی ظاہر
کرنے والے (دیکھو المسبحون) نماز پڑھنے والے
(ابن عباس) عبادت کرنیوالے (وھب بن
منبہ) لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کہنے والے (سعید بن جبیر)۔
معالم التنزیل۔ امام راغب نے مفردات میں
کہا ہے کہ عام ذکر مراد لینا اولی ہے۔ پ ۲۳/۹ ۔
مَسْبُوْقِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مجرور
مَسْبُوْقٌ واحد سَبْقٌ مصدر۔ باب نَصَرَ و
ضَرَبَ۔ پیچھے چھوڑے گئے یعنی جن کو پیچھے چھوڑ کر
دوسرے آگے بڑھ جائیں مراد عاجز۔
سَبَقٌ گھوڑ دوڑ میں بطور شرط جو چیز مقرر کیجائے۔
مُسَابَقَۃٌ سِبَاقٌ اور تَسَابُقٌ آگے بڑھنے
میں بمقابلہ تَسْبِیْقٌ گھوڑ دوڑ کی شرط کو لینا
یا دینا۔ اِسْتِبَاقٌ (باب افتعال) سِبَاقٌ

کا ہم معنی ہے۔ سَبْقٌ کا اصل معنی ہے آگے بڑھنا
مجازی معنی ہے کسی کام کا پہلے سے قطعی طور
پر ہو چکنا۔ کسی بات میں فضیلت اور امتیاز
حاصل کرنا گرفت اور قبضہ سے باہر نکل جانا۔
پ ۲۷/۱۵ پ ۲۹/۸ (دیکھو سَبْقًا۔ السَّابِقَاتِ اِسْتَبِقَا
سَبَقُوْنَا۔ سَبَقَتْ۔ السَّابِقُوْنَ۔ سبقوا)

اَلْمُسْتَاْخِرِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب
المستأخر مفرد (باب استفعال) پچھلے پیچھے
آنے والے بعد کو آنے والے۔ تَاْخِیْرٌ پیچھے لانا۔
پیچھے کرنا تَاَخُّرٌ پیچھے آنا (دیکھو اَلْاٰخِرَۃ اُخَر
تَاَخَّرَ اُخَرُ) پ ۱۴/۲۔

مُسْتَاْنِسِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب
مستأنسٌ واحد اِسْتِئْنَاسٌ مصدر باب
استفعال۔ جی لگانے والے۔ دلچسپی کے ساتھ
بیٹھ رہنے والے پ ۲۲ (مزید تنقیح کے لئے دیکھو
اَلْاِنْسَانُ اَنْسْتُمْ۔ اَلْاِنْسِ۔ اُنَاسِیَّ)

مُسْتَبْشِرَۃٌ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث اِسْتِبْشَا
مصدر باب افعال۔ شگفتہ۔ شادان۔ ایسی
چیز بانے والے جس سے شگفتگی اور خوشی پیدا ہو جائے
پ ۳۰/۵ (مزید دیکھو بَشَّرَ ا۔ بَشَرٌ۔ اَلْبَشَرِ۔ بَاشِرُوْا
تَبَاشِرُوا۔ مُبَشِّرِیْنَ۔ بُشْرٰی۔ اَلْبَشِیْرُ
مُبَشِّرَاتٌ۔ اَبْشِرُوْا۔ وغیرہ)

مُسْتَبْصِرِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب
اِسْتِبْصَارٌ مصدر باب استفعال دیکھنے
والے۔ طلب گار بصیرت (راغب) پ ۲۰/۱۶۔
(مزید تنقیح کے لئے دیکھو البصر۔ اَلْاَبْصَارِ
اَلْبَصَرِ۔ بصائر۔ بصرت۔ تبصرۃ۔ مُبْصِرَۃً
بَصِیْرَۃٌ وغیرہ)

اَلْمُسْتَبِیْنَ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِسْتِبَانَۃٌ
مصدر باب استفعال۔ واضح کھلی ہوئی ہدایت
والی پ ۲۳/۸ (دیکھو بَیْنَ۔ بَیِّنِ تَبَیَّنَ۔ تُبَیِّنَ
بَیِّنَاتٌ۔ بَیِّنَۃٍ۔ بَیَانٌ۔ مُبِیْنٍ۔ اَلْمُبِیْنُ)

مُسْتَخْفٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِسْتِخْفَاءٌ
مصدر باب استفعال چھپنے والا۔ چھپنے کا خواستگار
یہ لفظ اصل میں مستخفی تھا خفی مادہ خِفْیَۃٌ
مصدر باب سَمِعَ خِفَاءٌ اوٹ پردہ اِخْفَاءٌ
باب افعال چھپانا خَفِیَ یَخْفٰی باب ضَرَبَ
اوس نے ظاہر کر دیا۔ پ ۱۳/۸ (مزید دیکھو خُفْیَۃً
تُخْفُوْا اَخْفَیْتُمْ خَافِیَۃٌ)

مُسْتَخْلَفِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر منصوب
اِسْتِخْلَافٌ مصدر باب استفعال خَلَفٌ
مادہ۔ وارث۔ خلیفہ بنائے ہوئے اِسْتِخْلَافٌ

وارث اور خلیفہ بنانا۔ جانشین اور نیابت خواہ اصل کی غیر موجودگی کے سبب سے ہو یا اوس کے مرنے کی وجہ سے ہو یا اوس کی کمزوری کی غرض سے یا صرف نائب کی عزت افزائی کے لحاظ سے۔ اس جگہ اول الذکر دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں سلف کے مرنے یا کسی جگہ سے بالکل چلے جانیکے بعد اوس جگہ کے مال کے وارث خلف ہوتے ہیں تیسرا معنی بھی مراد لیا جا سکتا ہے کیونکہ اصل مالک جب صحیح تصرفات نہیں کر سکتا اور اہل ثابت نہیں ہوتا تو اوس کا مال اللہ دوسروں کو دیدیتا ہے۔ ۲۷/۱

(مزید تنقیح دیکھو خَلَفَهُمْ خَلِفَةٌ خَلَفٌ خَلَفَ خِلْفَةً خَلِيفَةٌ اِخْتَلَفَ مُخْتَلِفِيْنَ اِخْتِلَافُ اَخْلَفْنَا خِلَافِ مُخْلِفِيْنَ خَوَالِف وغیرہ)

مُسْتَسْلِمُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔ اِسْتِسْلَامُ مصدر باب استفعال سِلْمٌ مادہ۔ فرماں بردار۔ سَلِمَ سَلَامَةٌ (سمع) آرام پایا سالم رہا بے ضرر اور بے عیب ہوا محفوظ رہا۔ سَلَمَ سَلْمًا (ضرب) کام سے فارغ ہوا۔ کام عمدہ اور ٹھیک ہو گیا۔ سِلَامٌ (نصر) سانپ کا کاٹنا سَلَامٌ بے عیب ہونا۔ سلام کرنا محفوظ رہنا اطاعت کرنا سِلْمٌ آشتی۔ صلح۔ مَسْلُوْمٌ مار گزیدہ اِسْلَامٌ اطاعت کرنا چھوڑنا کسی کے سپرد کرنا۔ صلح کرنا۔ مسلمان ہونا۔ اَسْلَمَ عَنْهُ اوس سے اعراض کیا۔ اِسْتِسْلَامٌ فرماں بردار ہونا۔

(مزید تنقیح کے لئے پڑھو۔ سَلِيْمٌ مُسَلَّمَةٌ سَلَّمَ سَلَامٌ اَلسَّلَامِ سَلِّمُوْا اَلسَّلَمَ سَالِمُوْنَ اَسْلِمْ اَسْلَمْتُ اَلْاِسْلَامُ مُسْلِمُوْنَ)

مُسْتَضْعَفُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع اِسْتِضْعَافٌ مصدر باب استفعال ناتوان کمزور سمجھے گئے۔ عاجز پائے جانے والے لوگ۔ ضَعْفٌ۔ ضُعْفٌ۔ ضِعْفٌ اِضْعَافٌ تَضْعِيْفٌ مُضَاعَفَةٌ اور اِسْتِضْعَافٌ کے معانی کی توضیح کے لئے دیکھو ضَعْفًا اُسْتُضْعِفُوْا ضَعِيْفًا اسْتَضْعَفُوْنِيْ ضِعْفَ ضِعْفَيْنِ اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً) ۱/۴ ۔

مُسْتَضْعَفِيْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر

منصوب نکرہ۔ استضعاف سے۔ عاجز ناتواں۔ پ ۵

اَلْمُسْتَضْعَفِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر منصوب معرفہ استضعاف سے۔ بے بس ناتواں۔ پ ۵ ۔ ۹۸ و ۱۲۷ و ۱۹۱

مُسْتَطَرٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر اِسْتِطَارٌ مصدر۔ باب افتعال سَطْرٌ مادہ لکھا ہوا۔ سَطْرٌ (نصر) لکھنا کاٹنا۔ زمین پر ڈالنا سَطْرٌ اور سَطَرٌ ایک لائن کسی تحریر کی ہو یا درختوں کی یا آدمیوں کی اَسْطُرٌ اور سُطُوْرٌ اور اَسْطَارٌ جمع۔ سَاطِر قصاب سَاطُوْرٌ کاٹنے کا ہتھیار چھری وغیرہ اَسَاطِیْرُ (بر قول مبرد اُسْطُوْرَۃٌ کی جمع ہے) جھوٹے افسانے پریشان بیہودہ باتیں۔ تَسْطِیْرٌ سطر سطر کر کے لکھنا۔ اِسْتِطَارٌ لکھنا۔ تَسَیْطُرٌ اور سَیْطَرَۃٌ کسی کام پر مقرر ہونا ذمہ دار ہونا۔ پ ۲۷/۱

مُسْتَطِیْرًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب اِسْتِطَارَۃٌ مصدر باب استفعال طَیْر مادہ۔ پھیلا ہوا۔ عام۔

طَیَرَانٌ کا اصل معنی ہے اُڑنا۔ مجازاً اس سے مراد کبھی سرعت رفتار ہوتی ہے جیسے فَرَسٌ مُطَارٌ تیز رفتار گھوڑا۔ کبھی منتشر ہونا اور پھیلنا جیسے غُبَارٌ مُسْتَطَارٌ پھیلا ہوا غبار تَطَایَرُوْا اونھوں نے جلدی کی اور منتشر ہو گئے ایک شاعر کا قول ہے طَارُوْا اِلَیْہِ زَرَافَاتٍ وَوُحْدَانًا وہ جماعت در جماعت ہو کر اور اکیلے اکیلے جنگ کی طرف تیزی کے ساتھ دوڑے فَجْرٌ مُسْتَطِیْرٌ پھیلی ہوئی صبح۔ تَطَیُّرٌ بدشگونی حاصل کرنا طَائِرٌ پرندہ۔ نحوست۔ اعمالنامہ۔ پ ۲۹/۱۹

(مزید تنقیح کے لئے پڑھو طَائِر۔ اَلطَّیْر۔ تَطَیَّرْنَا طَائِرُکُمْ۔ طَائِرُہٗ)

اَلْمُسْتَعَانُ ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ اِسْتِعَانَۃٌ مصدر باب استفعال۔ وہ جس سے مدد مانگی جائے۔ اِعَانَۃٌ مدد دینا اِسْتِعَانَۃٌ مدد مانگنا۔ تَعَاوُنٌ اور مُعَاوَنَۃٌ باہم مدد کرنا عَوْنٌ اور مُعِیْنٌ مددگار عَوَانٌ جوان یعنی بچپن اور بڑھاپے کے درمیان عمر والا حَرْبٌ عَوَانٌ گھمسان کا رن۔ پ ۱۲/۱۲ پ ۱۷/۲ ۔

(دیکھو مزید تنقیح کے لئے اَعِیْنُوْنِیْ تَعَاوَنُوْا اِسْتَعِیْنُوْا۔ عَوَانٌ)

اَلْمُسْتَغْفِرِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ منصوب اَلْمُسْتَغْفِرُ واحد۔ اِسْتِغْفَارٌ مصدر باب استفعال۔ گناہوں کی معافی مانگنے والے پ ۳/۱

(دیکھو غُفرَانَکَ۔ مَغفِرَۃً۔ غَفَّارًا۔

اِستَغفِرُوا۔ غَافِرِالذَّنبِ۔ اِغفِر)

مُستَقبِلَ ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب مضاف ۔ اِستِقبَال مصدر باب استفعال ۔ قبل مادہ ۔ سامنے آنے والا رخ کرنے والا ۔ استقبال کا معنی ہے سامنے آنا سامنے سے لینا ۔ ۲۶

(مزید تشریح مشتقات و مصادر کے لئے دیکھو قبلُ۔ قِبَلَ۔ اَقبَلَ۔ اَقبَلُوا عَلَیہِم اِقبَلَت تَقَابِلِ۔ تَقَبَّلُ۔ تَقبَّلَ۔ قُبُلاً۔ قَبَائِلَ۔ قَبِیلاً قِبَلَکَ۔ قِبلَۃً)

اَلمُستَقدِمِینَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب ۔ اَلمُستَقدِمُ واحد ۔ اِستَقدَامُ مصدر باب استفعال اگلے لوگ ۔ پہلے زمانہ میں گذرے ہوئے لوگ ۔ ۱۴ (تشریح مفصل کیلئے پڑھو قَدَمَ۔ اَقدَامُ۔ تُقَدِّمُوا۔ قَدَّمَت تُقَدِّمُوا۔ قَدَّمَت)

مُستَقَرٌّ ۔ ظرفِ مکان ۔ مرفوع بروزن اسم مفعول ۔ اِستِقرَار مصدر بمعنی قرار ۔ باب استفعال ۔ قرارگاہ ۔ ٹھیرنے کی جگہ ۔ ۶ ، ۱۸ ۱۴ ۱ ، ۹ ۱۲ ، ۲ ۲۳ ، ۷ ۲۹ (تشریح مفصل کے لئے دیکھو قَرَارًا۔ قَرنَ۔ نُقِرُّ۔ اَقرَرتُم۔ تَقَرَّ۔ قُرَّۃَ

قَوَارِیرَ)

مُستَقَرًّا ۔ ظرفِ مکان منصوب ۔ اِستِقرَار مصدر بمعنی قرار ۔ باب استفعال ۔ قرارگاہ ٹھہرنے کی جگہ مراد جنت ۔ ۱۹ ۱ ۴

مُستَقِرٌّ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مرفوع اِستِقرَار مصدر بمعنی قرار ۔ باب استفعال قرار پکڑنے والا ۔ ٹھیرنے والا ۔ ۲۷ ۹ ۸

مُستَقِرًّا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب استقرار مصدر بمعنی قرار باب استفعال قرار پکڑنے والا ٹھیرنے والا ۔ ۱۹ ۸

اَلمُستَقِیمَ ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب معرف باللام ۔ سیدھا صحیح ۔ ۱ ، ۹ ۲۳ ۸

(تشریح کے لئے پڑھو قائم)

اَلمُستَقِیمِ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مجرور معرفہ ۔ سیدھا صحیح ۱۹ ۱۴

مُستَقِیمٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مرفوع نکرہ ۔ سیدھا ۔ ۳ ۱۳ ، ۱۶ ۵ ، ۲۵ ۱۱

مُستَقِیمٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مجرور نکرہ ۲ ۱۰، ۱ ، ۶ ۷ ، ۷ ۱۰، ۱۶ ، ۸ ۷ ، ۱۱ ۸ ، ۱۲ ۵ ، ۱۴ ۱۶، ۲۲ ، ۱۷ ۱۴، ۱۶ ، ۱۸ ۴، ۱۲ ، ۲۲ ۱۸ ، ۲۳ ۳ ، ۲۵ ۶، ۱۰ ، ۲۶ ۴ ، ۲۵ ۲ ۔

مُستَقِیمًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب

نکرہ پ۵/۹ پ۶/۴ پ۸/۶۹۲ پ۲۶/۱۱۰۹ ۔

مُسْتَکْبِرًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب اِسْتِکْبار مصدر باب استفعال ۔ کبر مادہ اپنے کو بڑا سمجھنے والا سرکشی کرنے والا۔

کِبْرٌ کُبْرٌ کُبَارَۃٌ (کَرُمَ) بڑا ہونا جسمانیت میں بڑا ہونا ۔ کِبَرٌ اور مَکْبِرٌ (سمع) بڑی عمر والا ہونا (نص) کسی کے مقابلہ میں بڑا ہونا ۔ کِبْرِیَاءُ بزرگی عظمت کِبْرٌ اور کِبْرَۃٌ بزرگی بلند مرتبہ ۔ بڑی چیز بڑا گناہ کابِرٌ اور کَبِیْرٌ بزرگ کُبَّارٌ بہت بڑا اِکْبَارٌ (افعال) بڑا سمجھنا تکبیر اللہ اکبر کہنا کسی کی بڑائی بیان کرنا ۔ بڑا سمجھنا بڑا کردینا تَکَبُّرٌ اپنے کو بڑا ظاہر کرنا غرور اور سرکشی کرنا ۔ اِسْتِکْبارٌ اپنے کو بڑا سمجھنا سرکشی کرنا ۔ پ۲۵/۱۷ (مزید تشریح کے لئے دیکھو کُبْرٌ ۔ کَبِیْرٌ ۔ کَبِیْرَۃٌ ۔ اَلْاَکْبَرُ ۔ اَلْکُبْرٰی ۔ اَکابِرَ ۔ کَبُرَۃَ ۔ مُتَکَبِّرٌ ۔ اِسْتَکْبَرُوْا ۔ اِسْتَکْبَرْتُمْ)

مُسْتَکْبِرُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مُسْتَکْبِرٌ واحد ۔ اِسْتکبار مصدر ، باب استفعال اپنے کو بڑا سمجھنے والے مغرور پ۱۴/۹ پ۲۸/۱۳

مُسْتَکْبِرِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب نکرہ ۔ بتفصیلِ مذکور ۔ پ۱۸/۴ ۔

اَلْمُسْتَکْبِرِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب معرف باللام بتفصیلِ مذکور پ۱۴/۹ ۔

مُسْتَمِرٌّ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِسْتِمْرَارٌ مصدر باب استفعال ۔ قدیمی ہمیشہ کا مضبوط پکا ۔ استمرار کا معنی ہے ایک روش پر ہمیشہ چلنا مضبوط ہونا (دیکھو مَرٌّ ۔ مَرُّوْا وغیرہ)

مُسْتَمْسِکُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مُسْتَمْسِکٌ واحد اِسْتِمْسَاکٌ مصدر باب استفعال چنگل سے پکڑنے والے مراد دلیل اور سند پکڑنے والے ۔

مادہ مَسْکٌ کے مفہوم میں رُکنے یا روکنے کا معنی ضرور ہوتا ہے ۔ مَسْکَۃٌ پانی ٹھہرنے اور رُکنے کی جگہ ۔ مُسُکٌ بخیل کنجوس مال کو روک رکھنے والا ۔ مِسَاکٌ ۔ مَسَاکٌ ۔ مَسَاکَۃٌ کنجوسی ۔ پانی رُکجانے کی جگہ ۔ مَسْکَۃٌ اتنی غذا جس سے زندگی رُک جائے ۔ اِمْسَاکٌ رُکنا بند رکھنا ۔ پنجہ میں پکڑنا ۔ خاموش ہوجانا تَمَسُّکٌ رُک جانا ۔ چنگل میں پکڑنا ۔ اِمْتِسَاکٌ اور اِسْتِمْسَاکٌ سند پکڑنا ۔ پنجہ میں مضبوط پکڑنا پ۲۵/۸ (دیکھو اِسْتَمْسَکَ ۔ اِسْتَمْسِکْ ۔ اِمْسَاکٌ ۔ تُمْسِکُوْ)

مُسْتَمِعُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع

مُسْتَمِعٌ واحد اِسْتِمَاعٌ مصدر باب افتعال سننے والے۔ ۱۹/۲۔ (دیکھو اَسْمِعْ سَمِعْنَا سَمْعِهِمْ۔ اَلسَّمْعَ)

مُسْتَمِعُهُمْ ۔ مُسْتَمِعُ اسم فاعل واحد مذکر مضاف هُمْ ضمیر مضاف الیہ بمضاف اور مضاف الیہ کے درمیان حرف مِنْ محذوف ہے۔ اون میں کا سننے والا یعنی وہ جو سننے کا مدعی ہے۔ ۲۷/۳۔

مُسْتَنْفِرَةٌ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث۔ اِسْتِنْفَارٌ مصدر باب استفعال بدک کر بھاگنے والے۔ نَفْرٌ (باب نصر) لڑائی میں کسی پر غالب آنا نَفَارٌ (باب ضرب) ڈرنا دور ہوجانا۔ نَفْرٌ۔ نَفْرٌ نَفِیْرٌ تین سے لیکر دس تک کا گروہ۔ نُفْرَةٌ شاہی فرمان۔ حکم حاکم۔ نَفُوْرٌ بھاگنے والا۔ نَافِرَةٌ اعزا اقربا، نَفَادِیْر چڑیاں۔

اِنْفَاذٌ (باب افعال) زبردستی کسی پر حکم چلانا بھگانا نکالدینا۔ باب تفعیل سے بھی یہی معنی ہے تَنَافُر قوم کا ملکر کسی کام کے لئے نکلنا باہم حاکم کے سامنے پیش ہونا۔ اِسْتِنْفَارٌ (استفعال) بھاگنا بھگانا۔ بھاگ نکلنے کی خواہش کرنا ۲۹/۱۹ (مزید تشریح دیکھو نفوذًا نَفَرَ اِنْفِرُوْا تَنْفِرُوْا)

مُسْتَوْدَعٌ ۔ ظرفِ مکان بروزن اسم مفعول اِستیداعٌ مصدر باب استفعال امانت رکھنے کی جگہ، ۱۸/۷۔

اس سے پہلے لفظ مُسْتَقَرٌّ ہے دونوں لفظوں کی مراد میں اسلاف کا اختلاف ہے حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا زمین اور قبر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا زمین اور پشتِ پدر حسنؒ بصری نے فرمایا آخرت اور دنیا۔ (راغب)

دَعَةٌ اور تُدْعَةٌ آرام تن آسانی وَدْعٌ قبر کے گرد اگرد احاطہ وَدِیْعَةٌ امانت وَدَائِع جمع۔ مِیْدَعٌ پرانا کپڑا۔ کھردرا کپڑا۔ وہ کپڑا جس کے ذریعہ سے کپڑوں کو گرد سے بچایا جاتا ہے غم انگیز بات۔ وَدَعَ يَدَعُ وَدَاعًا (فتح) باہر نکالدینا چھوڑ دینا۔ امام راغبؒ نے لکھا ہے بعض علماء کا قول ہے کہ اس معنی میں باب فتح سے صرف امر اور مضارع مستعمل ہیں ماضی اور اسم فاعل نہیں آتا۔

وَدُعَ وَدَاعَةً (کرم) زمین میں جانا۔ اِیْدَاعٌ (باب افعال) امانت رکھنا اپنے پاس

کسی کی یا دوسرے کے پاس اپنی۔ صاحب قاموس نے اس باب کو لغاتِ اضداد میں سے قرار دیا ہے مگر یہ نظری دھوکہ ہے کیونکہ اِیْدَاعٌ کا معنی ہے امانت رکھنا خواہ اپنے پاس یا دوسرے کے پاس دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں۔

تَوْدِیْعٌ (باب تفعیل) رخصت کرنا نکال دینا امام راغبؒ نے لکھا ہے کہ تودیعٌ دَعَۃٌ سے بنا ہے یعنی دَعَۃ (آرام و راحت) کی دعا دینا اور یہ کہنا کہ اللہ تجھے آرام میں رکھے دکھ نہ دے۔

مُوَادَعَۃٌ مصالحت۔ اِتِّدَاعٌ آرام پانا تن آسان ہوجانا قرار پکڑنا اِسْتِیْدَاعٌ (استفعال) بطور امانت کسی کے پاس کچھ رکھنا۔ (قاموس و تاج وغیرہ)

مُسْتَوْدَعَهَا ۔ظرف مضاف منصوب ھا ضمیر مضاف الیہ۔ امانت رکھنے کی جگہ بغوی نے معالم میں اس جگہ لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے نزدیک مستقر سے مراد رحمِ مادر اور مستودَع سے مراد مرنے کا مقام عطاء کا قول ہے مستقر رحمِ مادر اور مستودع پشتِ پدر سعیدؒ بن جبیر علیؒ بن ابی طلحہؒ اور عکرمہؓ نے حضرت ابنِ عباسؓ کا یہی قول نقل کیا ہے لیکن ابن مقسمؒ

نے کہا کہ ابن عباس کے نزدیک مُسْتَقَر سے مراد شب و روز رہنے کی جگہ اور مُسْتَوْدَعٌ سے مراد قبر ہے بعض علماء کے نزدیک مستقر سے مراد جنت یا دوزخ اور مستودع سے مراد قبر ہے بہرحال راغبؒ کی مذکورہ تصریحات بغوی کی ان منقولات کے خلاف ہیں۔ تب

مَسْتُوْرًا ۔اسم مفعول واحد مذکر سَتْرٌ مصدر باب نَصَرَ۔ چھپایا ہوا اس جگہ عموماً اہلِ تفسیر کے نزدیک مستور بمعنی سَاتِر ہے۔ اسم مفعول۔ اسم فاعل کے معنی میں مستعمل ہے یعنی چھپانے والا اس توجیہ کی ضرورت ایک واقعہ نزول کو ذکر کرنے کی بناء پر پڑی۔ جلالین روح المعانی خازن معالم اور اکثر تفسیروں میں بیان کیا گیا ہے کہ جب حضورؐ قرآن مجید تلاوت فرماتے تو کفار حضورؐ کو شہید کرنے کا ارادہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد ہوا کہ ہم نے آپؐ کے اور کافروں کے درمیان ایک حجاب پیدا کر دیا جو آپ کو ان کی نظر سے چھپانے والا ہے وہ آپؐ پر حملہ نہ کر سکینگے۔ یہ توجیہ عجیب ہے کیونکہ تلاوت کے وقت کافروں کی نظر سے حضورؐ کا مخفی ہونا نہ درایۃً

ثابت ہے نہ صحیح روایات سے اس کی تائید ہوتی ہے
نہ آگے آنیوالی آیات سے اس مطلب کا کوئی جوڑ
لگتا ہے اور ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی
ہے یہ ظاہر ہے کہ کافروں کے دلوں پر کوئی محسوس
مرئی پردہ پڑا ہوا نہ تھا نہ کانوں میں کوئی ثقل تھا
بلکہ گمراہی اور کور باطنی کا غیر مبصر حجاب اور عناد
وضد کا غیر مرئی ثقل تھا جس نے باوجود سمجھنے کے
اونکو انجان اور باوجود سننے کے ناشنوا بنا رکھا
تھا۔ اسی حجاب کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ یہ حجاب
ظاہر بین نظروں سے مستور ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

سِتْرٌ پردہ سُتُوْرٌ جمع۔ سَتْرٌ ڈھال۔
سُتْرَةٌ آڑ۔ لباس۔ سَتْرٌ مصدر باب نَصَرَ
ڈھانپنا چھپانا سوال سے باز رکھنا۔ کسی کام میں
خوف۔ شرم۔ اِسْتِتَارٌ پردہ میں چھپ جانا۔ پوشیدہ
ہونا۔ پ۱۵ (دیکھو سِتْرًا اور تَسْتَتِرُوْنَ)

مَسَّتْهُ ۔ مَسَّتْ واحد مؤنث غائب
ماضی معروف ہٗ ضمیر مفعول اس کو پہونچی۔
پ۱۲ پ۲۵ (دیکھو مس)

مَسَّتْهُمْ ۔ مَسَّتْ واحد مؤنث غائب
ماضی معروف ھُمْ مفعول اون کو پہونچی۔
اون کو لاحق ہوئی پ۲ پ۸ پ۱۱ پ۱۷

مُسْتَهْزِءُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع
اِسْتِهْزَاءٌ مصدر ھزء مادہ مذاق کرنیوالے
مذاق بنا کر انکار کرنے والے۔ پ۱۔
هُزُوًا جس کا مذاق اڑایا جائے هُزَءَةٌ
مذاق بنانیوالا۔ هُزْءٌ مذاق هَزْءٌ و هُزُوْءٌ مَهْزَأَةٌ
مصدر (فتح) حرکت دینا۔ ٹھٹا کرنا تَهَزُّءٌ
(تفعل) ٹھٹا کرنا۔ اِهْزَاءٌ دوڑنا اِسْتِهْزَاءٌ
(باب استفعال) ٹھٹا کرنا۔ انکار کرنا۔ اچانک
قابو پا لینا (تاج) دیکھو هُزُوًا اور تَسْتَهْزِءُوْنَ)

اَلْمُسْتَهْزِئِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب
ٹھٹا کرنے والے۔ انکار کرنے والے۔ پ۱۴۔

مُسْتَيْقِنِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور
مُسْتَيْقِنٌ واحد اِسْتِيْقَانٌ مصدر باب
استفعال یقین رکھنے والے یقین کا معنیٰ ہے
کسی بات کی قطعیت پر انسانی فہم کا قائم ہوجانا
معرفت اور درایت سے علم کا درجہ اونچا ہے
اس لئے یقین علم ہی کی صفت ہوتا ہے معرفت
و درایت کی صفت نہیں ہوتا۔ (راغب) اور
چونکہ یقین علم حصولی کی صفت ہوتا ہے اس لئے
ملائکہ یا انسان کے علم کی صفت تو ہوتا ہے اللہ
کے علم کو موصوف بیقین نہیں کہا جا سکتا (بیضاوی)

کبھی یقین اس امر کو کہہ لیا جاتا ہے جس کا ہونا یقینی ہوتا ہے اسی لئے موت کو بھی یقین کہا گیا ہے۔
تَیَقُّنٌ (باب تفعل)، اِسْتِیْقَانٌ (استفعال) اور ایقانٌ (باب افعال) ہم معنی ہیں یقین کرنا یقین رکھنا یَقِنَ یَقِیْنًا (باب سمع) قطعی طور پر جان لیا۔ بغیر شک وشبہ کے مان لیا۔ یَقْنَۃٌ، مِیْقَانٌ اور مِیْقَانَۃٌ وہ چیز جس کا یقین کیا جاتا ہے۔ ۲۵/۲

مَسْجِدٌ۔ ظرفِ مکان مفرد مساجد جمع۔ سجدہ کرنے کی جگہ۔ مسلمانوں کا نماز گھر۔ (مزید تنقیح کے لئے دیکھو مساجد) ۲/۵ ۶/۱۰ ۸/۸ ۲ اور ۱۱ و ۹ و ۸ و ۲ ۹/۱۸ ۱۰/۱۰ و ۹ و ۸ ۱۱/۲ ۱۵/۱ ۱۷/۱ ۲۶/۱۲ و ۱۱۔

مَسْجِدًا۔ ظرفِ مکان مفرد۔ بتفصیل مذکورہ بالا۔ ۱۱/۲ ۱۵/۱۵۔

اَلْمَسْجُوْرِ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ بھرا ہوا لبریز (مجاہد وکلبی)، بالکل خشک سوکھا ہوا (حسن بصری۔ قتادہ۔ ابوالعالیہ) شیریں اور شور مخلوط (ربیع بن انس)، تنور کی طرح سخت گرم (محمد بن کعب قرظی۔ ضحاک)، مقاتل کا قول ہے کہ ضحاک نے بتوسط نزال بن سبرہ حضرت علیؓ کا قول نقل کیا ہے کہ البحر المسجور سے مراد وہ سمندر ہے جو عرش کے نیچے ہے قیامت کے قریب پہلا صور پھونکنے کے بعد جب سب جاندار مر جائینگے تو اللہ چالیس روز تک اس سمندر سے بارش کرے گا جسکی وجہ سے انسان قبروں سے سبزہ کی طرح اگینگے اسی لئے اس سمندر کا نام بحر حیوان ہے۔
سَجُوْرٌ مصدر (نَصَر) گرم کرنا۔ تنور گرم کرنا۔ بھرنا۔ سَجَرٌ اور سُجْرَۃٌ سرخی آمیز سفیدی اَسْجَرُ پاکیزہ حوض۔ پھول۔ سَجُوْرٌ تنور کا ایندھن سَجِیْرٌ خالص دوست۔ سَجُوْرِی ہلکا آدمی، بے وقوف۔ تَسْجِیْرٌ جاری کرنا۔ خوب گرم کرنا۔ مُسَاجَرَۃٌ باہم گرما گرم دوستی کرنا۔ ۲۷/۴۔

اَلْمَسْجُوْنِیْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر مجرور اَلْمَسْجُوْنُ واحد۔ قیدی۔ سَجْنٌ (نَصَر) قید کرنا باز رکھنا۔ متہم کرنا۔ سَجَّانٌ۔ جیلر (دیکھو السجن السِّجِّیْن) ۱۹/۹۔

مَسْحًا۔ مصدر (فتح) کاٹنا یعنی وہ گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردنیں کاٹنے لگے یہ ترجمہ حضرت ابن عباس۔ حسن بصری۔ قتادہ اور مقاتل وغیرہ سے مروی ہے (بغوی فی المعالم) امام رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ مَسْحٌ سے ہاتھ پھیرنا مراد ہے یعنی وہ گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ مَسْحٌ کے مفہوم میں

دو چیزیں داخل ہیں ۱۔ کسی چیز پر ہاتھ پھیرنا ۲۔ اگر کچھ اثر نشان اوس چیز پر ہو تو اوسکو زائل کر دینا۔

مؤخر الذکر معنی کا لحاظ کرتے ہوئے مسح کا معنی ہو گیا صاف کر دینا۔ درھم مسیحٌ وہ درہم جس پر کچھ نقش نہ رہا ہو۔ اَمسَحُ چکنی جگہ مَسْحَاءُ ہموار کھلا میدان۔ مَسَحْتُہٗ بالسَّیْفِ میں نے تلوار سے صفایا کر دیا یعنی کاٹ ڈالا۔ امام رازی نے اول جزء کا لحاظ کر کے ترجمہ کیا ہے اور عام اہلِ تفسیر نے دوسرے جزء کا لحاظ کیا ہے اور مَسَحْتُہٗ بِالسَّیْفِ کو ماخذ قرار دیا ہے۔

مَسح کا معنی زمین کو طے کرنا بھی ہے اور جھوٹی بات کہنا بھی ہے اور اچھی بات کہنا بھی ہے دجال زمین کو طے بھی کریگا اوسکی ایک آنکھ بھی پھٹی ہوئی ہوگی اور جھوٹا بھی ہوگا اس لئے اوسکو مسیح کہا جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ بھی سیاحت میں زندگی بسر کرینگے اور سچی بات کہنے والے بھی ہیں اس لئے اون کو مسیح کہا گیا یا یہ کہ آپ کے ہاتھ پھیرنے سے بیمار اچھے ہو جاتے تھے یا یہ کہ ماں کے پیٹ سے ہی تیل ملے ہوئے پیدا ہوئے تھے بعض کا خیال ہے کہ عربی کا مسیح عبرانی زبان کا مشوح تھا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عیسیٰؑ کی بھی ایک آنکھ ممسوح تھی مٹی ہوئی تھی یعنی باطل کی آنکھ اور دجال کی بھی ایک آنکھ سپاٹ ہوگی یعنی حق کی آنکھ اسلئے دونوں کو مسیح کہا جاتا ہے۔

مسیح کا معنی مجازی جماع بھی ہے اور ٹاٹ کو بھی مسیح کہتے ہیں۔ مَسَحَ کے مفعول پر کبھی باء آتا ہے دیکھو فامسحوا برؤسکم کبھی نہیں آتا جیسے مَسَحْتُ یدی بالمندیل رومال سے میں نے اپنا ہاتھ پونچھا صاف کیا مَسَحَ الْبَعِیْرُ الْمَفَازَۃَ اونٹ نے بیابان طے کیا۔ (۲۳ مزید تنقیح کے لئے دیکھو امسحوا۔ المسیح)

اَلْمُسَحَّرِیْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر مجرور تَسْحِیْر مصدر۔ باب تفعیل جادو زدہ۔ سَحُوْرٌ مصدر (سمع) صبح ہونا سَحَرٌ پھیپھڑہ سُحْرَۃٌ صبح کاذب کا وقت سَحَرٌ تڑکا سِحْرٌ۔ جادو افسوں۔ ہر وہ چیز جس کا ماخذ لطیف ہو بظاہر سمجھ میں نہ آتا ہو۔ جادو کرنا۔ دھوکہ دینا۔ محتاج اور بیمار کر دینا۔ دور ہونا (فتح) سَحُوْرٌ سحری کا کھانا۔ سَحِیْرٌ پیٹ کا روگی مَسْحُوْرٌ جادو کیا ہوا۔ سڑا ہوا کھانا۔ ویران جگہ اِسْحَارٌ (افعال) صبح کرنا۔ صبح کے وقت کہیں داخل ہونا تَسْحِیْرٌ فریفتہ بنا دینا۔ زیادہ جادو کرنا۔

پ ۱۹ ۱۲-۱۴ (دیکھو السِّحْرُ۔ سَاحِر۔ سَحَرُوا۔ السَّحَرَۃ)

مَسْحُورًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب سِحْرٌ مصدر۔ باب فتح وہ شخص جس پر جادو کیا گیا ہو دھوکہ میں پڑا ہوا۔ مت کٹا خبطی۔ پ ۱۵ ۱۲۵ پ ۱۸ ۱۵

مَسْحُورُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع مَسْحُورٌ واحد۔ سِحْرٌ مصدر وہ لوگ جن پر جادو کر دیا گیا ہو۔ دھوکہ میں پڑے ہوئے پ ۱۴

مُسَخَّرٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر تَسْخِیْرٌ مصدر باب تفعیل۔ فرماں بردار بنایا ہوا۔ سَخَرٌ سُخْرٌ سُخْرَۃٌ مَسْخَرٌ سُخْرٌ مصدر (باب سمع ٹھٹا کرنا۔ سِخْرِیَّۃٌ اور سُخْرِیَّۃٌ (باب نصر) کسی کو مجبور کرنا ایسے کام کی تکلیف دینا جس کو اس کا دل نہ چاہتا ہو۔ کسی کو احمق بنانا سُخْرِیٌّ اسم۔ وہ شخص جس کو مجبور کر کے کوئی کام کرایا جائے۔ یا جسکو احمق بنایا جائے۔ سُخْرَۃٌ جس کو فرمانبردار بنایا جائے جس کا لوگ مذاق بنائیں۔ سُخَرَۃٌ مذاق اڑانے والا۔ تَسْخِیْرٌ جبر کر کے بغیر مزدوری دیئے کام لینا۔ قوت کے ساتھ فرماں بردار بنانا۔ اِسْتِسْخَارٌ (استفعال) ٹھٹا کرنا۔ اس کے مفعول پر کبھی باء آتا ہے کبھی مِنْ۔ پ ۲ (تفصیل کے لئے پڑھو سَخَرَ۔ تَسْخَرُوا۔ سُخْرِیًّا)

مُسَخَّرَاتٌ ۔ اسم مفعول جمع مؤنث مُسَخَّرَۃٌ واحد۔ تَسْخِیْرٌ مصدر باب تفعیل تابع اور فرماں بردار بنائے ہوئے دیکھو مُسَخَّرٌ۔ پ ۱۴ ۱۴ پ ۱۴ ۱۲۵۸۔

مَسَخْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف مَسْخٌ مصدر۔ باب فتح۔ ہم نے صورت بگاڑ دی۔ مَسْخٌ۔ مصدر اور اسم عادت یا صورت بگاڑ دینا خصلت یا صورت کا بگاڑ۔ مَسِیْخٌ وہ شخص جسکی صورت بگاڑ دی گئی ہو۔ بد خلق۔ بے نمک۔ بد صورت۔ بد سیرت۔ بے مزہ گوشت یا کھانا یا میوہ۔ پ ۲۳

مَسَدٌ ۔ اسم۔ درخت کھجور کی شاخوں کی چھال سے نکالے ہوئے ریشے۔ مَسْدٌ (باب نصر) رسی بٹنا۔ تکلیف میں ڈالنا۔ اِمْرَأَۃٌ مَمْسُوْدَۃٌ رسی کے بلوں کی طرح اینٹھی ہوئی عورت (راغب) پ ۳۰ ۳۶

مُسْرِفٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اسراف مصدر باب افعال۔ حد سے بڑھنے والا۔ مراد مشرک (معالم) اسراف کا معنی ہے کسی کام میں حد اعتدال سے آگے بڑھنا بے ہودہ یا بے اندازہ صرف کرنا حرام چیز کھانا پ ۲۴ (دیکھو تُسْرِفُوا۔ اِسْرَافًا۔ اَسْرَفُوا)

اَلْمُسْرِفِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور

منصوب اِسْرَافٌ مصدر۔ حدِ اعتدال سے یا حدِ مقرر سے آگے بڑھنے والے یعنی بیہودہ صرف کرنے والے بے جا صرف کرنیوالے۔ لواطت کرنے والے غرض حدِ حلال سے حرام کی طرف بڑھنے والے۔ پ ۱۱ ع ۷ پ ۱۷ پ ۱۹ پ ۲۴ پ ۲۵ پ ۲۷

مُسْرِفِيْنَ ۔اسم فاعل جمع مذکر منصوب نکرہ۔ مسرف واحد بمعنی مذکور پ ۱۵

مُسْرِفُوْنَ ۔اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مُسْرِفٌ واحد۔ حد سے بڑھنے والے (دیکھو المسرفین اور مُسْرِفٌ)

مُسْرُوْرًا ۔اسم مفعول واحد مذکر۔ سُرُوْرٌ مصدر (باب نَصَرَ) خوش کیا ہوا۔ اترایا ہوا۔ (جلالین و معالم) سَرَارَةٌ (باب کَرُمَ) کسی چیز کا عمدہ خالص اور بہتر ہونا پاکیزگی۔ سَرَرٌ (باب سمع) ناف کا مریض ہونا خوش کرنا۔ اِسْرَارٌ (باب افعال) چھپانا اور ظاہر کرنا (اضداد سے ہے) سِرٌّ راز (اَسْرَارٌ جمع) مرد اور عورت کا عضو مخصوص۔ نکاح۔ نکاح کا اعلان۔ ہر چیز کا درمیانی حصہ۔ بہترین جگہ سُرَّۃٌ ناف۔ اَسَرُّ بن بلائے آنیوالا اہر کام میں دخل دینے والا۔ سُرْسُورٌ بڑا عقلمند۔ خالص دوست۔ مَسْرُوْرٌ۔ اترایا ہوا۔ خوش کیا ہوا۔ ناف بُریدہ۔ سَرِیْرٌ تخت چارپائی۔ سُرُرٌ جمع (دیکھو البسترۃ)۔ سِرًّا اَسَرُّوْا۔ سُرُرٌ۔ اَسَرُّوْا۔ اَسَرَّ سُرُوْرًا پ ۳۰ ع ۹ دو جگہ اول جگہ معنی خوش خوش دوسری جگہ اترایا ہوا۔

مَسْطُوْرٍ ۔اسم مفعول واحد مذکر مجرور لکھا ہوا۔ (دیکھو مستطر) پ ۲۷ ع ۳

مَسْطُوْرًا ۔اسم مفعول واحد مذکر منصوب لکھا ہوا۔ پ ۱۵ ع ۹ پ ۲۱ ع ۱۷۔

مَسْغَبَةٍ ۔اسم مصدر مجرور بھوک سَغْبٌ سَغَابَۃ۔ سُغُوْبٌ۔ مَسْغَبَۃٌ (نصر و سمع) بھوکا ہونا بھوک۔ سَغِبٌ بھوکا (قاموس) سَغَبٌ بھوک یا پیاس جس میں تھکان سی محسوس ہو (راغب) سَغْبَانٌ پیاسا۔ اِسْغَابٌ (افعال) بھوکا ہونا مُسْغَبٌ جائز پ ۳۰ ع ۱۵۔

مُسْفِرَةٌ ۔اسم فاعل واحد مونث اِسْفَارٌ مصدر۔ باب افعال چمکدار۔ روشن۔ سَفْرٌ کا معنی ہے سرپوش یا پردہ ہٹا دینا جیسے سَفَرَ العِمَامَۃَ عَنِ الرَّأْسِ۔ سر سے عمامہ ہٹا دیا

سَفَرُ البَیتِ گھر میں جھاڑو دینا خاک صاف کردینا۔ سَفَرَ اوس نے سفر کیا اپنے وطن سے ہٹ گیا۔ سَافِرٌ مُسَافِر۔ سُفْرَۃٌ سفری کھانا۔ سِفْرٌ حقائق کو کھول دینے والی کتاب اَسْفَارٌ جمع۔ سَفِیْرٌ ایلچی جو مُرسِل کی حقیقت اور غرض مرسل الیہ پر کھول دیتا ہے۔ سَفَرَۃٌ اعمالنامے لکھنے والے فرشتے۔ سَفَرٌ آفتاب غروب ہونے کے بعد والی سفیدی۔ مِسْفَرَۃٌ جھاڑو جس سے کوڑا اٹھایا جاتا ہے سَفَرٌ کے مشتقات باب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتے ہیں۔ تسفیر (تفعیل) سفر پر بھیجنا۔ اِنْسِفَارٌ ننگا ہونا۔ اِسْتِسْفَارٌ کسی چیز کو ظاہر کرنے کی خواہش کرنا۔ پ ۳۰/۵ ۔

مَسْفُوْحًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر سَفْحٌ مصدر باب فتح بہایا ہوا یعنی بہتا ہوا۔ سَافِحٌ ریزے جو نیچے گر جاتے ہیں سُفُوْحٌ ترم پتھر سَفَاحٌ بہت دینے والا۔ کلام پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا۔ (دیکھو مسافحین اور مسافحات) پ ۵ ۔

مِسْكٌ ۔ اسم۔ مشک پ ۳۰/۸ (دیکھو مستمسکون)

مَسَّكُمْ ۔ مَسَّ فعل ماضی واحد مذکر کُمْ ضمیر مفعول۔ تم کو پہنچ جاتا پ ۱/۵ پ ۱/۸ تم کو پہنچی ہے پ ۱۴/۱۳ پ ۱۵/۷ (دیکھو مَسَّ)

اَلْمَسْكَنَةُ ۔ اسم مصدر۔ محتاجی ذلت پ ۱/۷ پ ۴/۳ (دیکھو مَسَاكِنَ)

مَسْكَنِهِمْ ۔ مسکن مفرد مضاف ھم ضمیر مضاف الیہ۔ اون کے رہنے کی جگہ مساکن جمع پ ۲۲/۸ (دیکھو مساکن)

مَسْكُوْبٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر مجرور۔ سَكْبٌ مصدر بہتا ہوا جاری۔ سَكْبٌ سکوبٌ سُكَابٌ (نصر) پانی کا بہنا برسنا۔ بڑی بڑی بوندوں کے ساتھ پیہم بارش ہونا۔ مؤذن کا اذان دینا۔ سَكْبٌ ہموار رفتار والا گھوڑا دریائی کپڑا۔ اسکوبٌ جاری پانی۔ پیہم موٹے قطروں کی بارش۔ اِنْسِكَابٌ پانی کا گرتا رہنا۔ پ ۲۷/۱۴

مَسْكُوْنَةٍ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث آباد مکان جس میں کوئی رہتا بستا ہو۔ اصل میں مسکن یعنی سکونت کا مقام ہوتا ہے اوسکو مَسْكُوْنَۃ کہنا مجازاً ہے غیر مَسْكُوْنَۃٍ کا معنی ہوا غیر آباد جس میں کوئی نہ رہتا ہو۔ (دیکھو مَسَاكِن) پ ۱۸

مِسْكِيْنٌ ۔ اسم مفرد مرفوع نکرہ مساکین جمع۔ نادار مفلس۔ (دیکھو مَسَاكِنَ) پ ۲۹/۳ ۔

مِسْكِيْنٍ ۔ اسم مفرد مجرور نکرہ مساکین جمع نادار مفلس (دیکھو مسَاكِنَ) پ ۲۹/۳

مِسْكِيْنًا ۔ اسم مفرد منصوب نکرہ ۔ مساکین جمع نادار (دیکھو مسَاكِنَ) پ ۲۸/۱ پ ۲۹/۱۹ پ ۳۰/۱۵

اَلْمِسْكِيْنَ ۔ اسم مفرد منصوب معرف باللام اَلْمَسَاكِيْن جمع نادار ۔ پ ۲۱/۷ پ ۲۹/۱۶

اَلْمِسْكِيْنِ ۔ اسم مفرد مجرور معرف باللّام ۔ المساکین جمع ۔ نادار ۔ پ ۲۹/۵ پ ۳۰/۱۴-۳۲

مُسْلِمًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ اسلام مصدر باب افعال ۔ فرمانبردار مسلمان ۔ پ ۳/۱۵ پ ۱۳/۵

اَلْمُسْلِمَاتِ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث معرف باللام اَلْمُسْلِمَةُ واحد ۔ فرمانبردار مسلمان عورتیں پ ۲۲/۲

مُسْلِمَاتٍ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث نکرہ ۔ مُسْلِمَةٌ واحد ۔ فرمانبردار مسلمان عورتیں پ ۲۸/۱۹ ۔

اَلْمُسْلِمُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع معرفہ اَلْمُسْلِمُ واحد ۔ فرماں بردار مسلمان ۔ پ ۲۹/۱۱

مُسْلِمُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع ۔ نکرہ ۔ مُسْلِمٌ واحد ۔ فرماں بردار مسلمان پ ۱/۱۶ پ ۳/۱۳و۱۵و۱۶و۱۷ پ ۴/۲ پ ۶/۵ پ ۱۷/۷ پ ۲۰/۲ ۔

مُسْلِمَةً ۔ اسم فاعل واحد مؤنث مُسْلِمَات جمع ۔ فرماں بردار مسلمان ۔ پ ۱/۱۵ ۔

مُسَلَّمَةٌ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث ۔ تسلیم مصدر ۔ باب تفعیل پ ۱/۸ سالم بے داغ پ ۵/۱۰ سپرد کی گئی ۔

مُسْلِمَيْنِ ۔ اسم فاعل تثنیہ مذکر مُسْلِمٌ واحد ۔ دونوں فرماں بردار مسلمان ۔ پ ۱/۱۵

مُسْلِمِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر نکرہ مُسْلِمٌ واحد ۔ فرمانبردار مسلمان پ ۹/۴ پ ۱۱/۱۴ پ ۱۴/۱۸و۱ پ ۱۷/۷ پ ۱۹/۱۷و۱۸ پ ۲۰/۲و۹ پ ۲۵/۱۳ ۔

اَلْمُسْلِمِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر معرفہ اَلْمسلم واحد ۔ فرمانبردار مسلمان پ ۸ پ ۱۱/۱۴ پ ۲۲/۲ پ ۲۳/۱۶ پ ۲۴/۱۹ پ ۲۷/۱ پ ۲۹/۴ (لفظ مُسْلِمًا سے اَلمسلمین تک ہر ایک کی تفصیل کے لئے دیکھو مُسْتَسْلِمُوْن)

مُسْمِعٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اسماع مصدر باب افعال ۔ سنانے والا پ ۲۲/۱۵ (دیکھو مستمعون)

مُسْمَعٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر ۔ اَسْمَاعٌ مصدر سنایا گیا پ ۵/۴ (دیکھو مستمعون)

مُسَمًّى ۔ اسم مفعول واحد مذکر تَسْمِيَة مصدر باب تفعیل مقرر کردہ ۔ اِسْمٌ نام وسُمٌ علامت نشان اَسْمَاء اسماوات جمع اَسَامی اور آسَامٍ جمع الجمع ۔ تَسْمِيَةٌ (تفعیل) نام لینا نام رکھنا ۔ نام رکھنے سے چیز کی تعیین ہوجاتی ہے

اس لئے مُسمّٰی کا ترجمہ ہوا مقرر کردہ۔ اِستِسماءٌ (افتعال) پائے تا بہ پہننا کسی میں نیکی پانا تَسمّی (تفعل) نامزد ہو جانا کسی کی طرف منسوب ہونا اِسماءٌ (افعالٌ) نام رکھنا۔ بلند کرنا۔ تَسامِی (تفاعل) بزرگی میں مقابلہ کرنا (تاج وقاموس) پ ۲۳/۱۵ پ ۲۴/۱۲۹۲ پ ۲۵/۳ پ ۲۶/۱ پ ۲۹/۹ (دیکھو اِسم اَلاَسماء۔ سَمَا۔ سَمَیْتُموْا۔ سَمِیًّا اَلسَّماءَ۔ سَمٰوٰات)

مَسَّنَا اِمَسَّ مَاضی واحد مذکر غائب نَا ضمیر جمع متکلم مفعول۔ ہم کو پہونچا۔ پ ۱۳/۴ پ ۲۶/۱۷ (دیکھو مس)

مُسَنَّدَۃٌ۔ اسم مفعول واحد مؤنث۔ تَسْنِیدٌ مصدر باب تفعیل۔ دیوار کے سہارے سے لگائی ہوئی یعنی جس سے پشت کا سہارا لگایا جائے اَسْنادٌ جمع۔ سِنَادٌ قوی الجثہ دراز قامت۔ اِسْنادٌ (افعال) کسی بات کی کسی طرف نسبت کرنا۔ سہارا دینا۔ تَسْنِیدٌ لکڑی کو دیوار وغیرہ کے سہارے سے لگا دینا تُسانُدٌ (تفاعل) تعاون۔ اِستنادٌ کسی چیز سے پشت کا سہارا لینا۔ پ ۲۸/۱۳۔

مَسْنُوْنٍ۔ اسم مفعول واحد مذکر سَنٌّ مصدر باب نَصَرَ۔ متغیر (لغوی) سڑا ہوا (سیوطی) تیز کرنا۔ ملنا۔ رگڑنا۔ تیز چلانا۔ متغیر کر دینا۔ ظاہر کرنا۔ دانت سے کاٹنا۔ سخت سزا دینا۔ راستہ پر چلنا۔ مونہہ پر پانی بہانا۔ سِنٌّ دانت اَسْنانٌ جمع۔ سِنَّۃٌ لڑائی۔ سَنَّۃٌ ریچھنی۔ بندری۔ سُنَّۃٌ چہرہ رخسارہ پیشانی صورت عادت طبیعت طریقہ۔ سَنَنٌ کھلا راستہ۔ روش سِنَانٌ بھالا۔ ہر چیز کی تیزی۔ سَنُوْنٌ منجن مِسَنٌّ تیز کرنے کا آلہ یعنی سان مَسْنُوْنٌ تیز اور چمکدار چھری۔ ہر متغیر چیز (یعنی وہ چیز جس پر سالہا سال گذرنے سے تغیر اور تبدل آگیا ہو) تَسَنُّنٌ متغیر ہونا۔ طریقہ اختیار کرنا یعنی سنت رسول اللہ پر چلنا۔ پ ۱۴/۳ دیکھو سُنَّۃُ اللہِ۔

مَسَّنِیْ۔ مَسَّ فعل ماضی واحد مذکر غائب نِی مفعول مجھکو پہنچ گیا۔ پ ۹/۱۳ پ ۱۴/۶ پ ۱۷/۶ پ ۲۳/۱۳ (دیکھو مس)

مُسْوَدًّا۔ اسم مفعول واحد مذکر اِسْوِدَادٌ مصدر باب اِفعِلال سیاہ (سواد سیاہی) غم کی وجہ سے رنگ بگڑا ہوا (جلالین) سَوَاد دور سے دکھائی دینے والی شبیہ۔ آنکھ کی سیاہی۔ بڑی جماعت۔ سَیِّدٌ جماعت کا سردار عورت کا شوہر اور چونکہ جماعت کے سردار کیلئے لازم ہے کہ اوسکے خصائل حمیدہ ہوں اور فضائل کا حامل ہو اس لئے ہر بزرگ اور صاحب فضیلت

شخص کو سَیِّد کہا جاتا ہے سَیِّد کی جمع سَادَۃٌ ہے۔ پ ۱۴/۳ پ ۲۵/۸ (دیکھو سَیِّدًا۔ سَیِّدَ ھَا سَادَتَنَا تَسُوْدُ)

مُسْوَدَّةٌ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث اِسْوِدَادٌ مصدر باب افعلال سیاہ دیکھو مُسْوَدًّا پ ۲۴/۳

مُسَوَّمَۃً ۔ اسم مفعول واحد مؤنث تَسْوِیْمٌ مصدر باب تفعیل سُوْمَۃٌ سے۔ نشاندار ممتاز سَوْمٌ کا معنی ہے کسی چیز کی طلب میں جانا۔ اس مفہوم کے دو جزء ہیں جانا اور طلب۔ کبھی صرف دوسرا جزء ملحوظ ہوتا ہے جیسے یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وہ تم کو سخت تکلیفیں دینی چاہتے تھے یا وہ تمہارے لئے سخت تکلیفیں تلاش کرتے تھے کسی چیز کا نرخ کرنے میں بھی مشتری سے بائع قیمت کی طلب کرتا ہے اسلئے سوم کا معنی نرخ کے ہو گئے سُمْتُ الْاِبِلَ فِی الْمَرْعٰی میں نے چراگاہ میں چرنے کے لئے اونٹوں کو بھیجدیا اسی معنی میں باب افعال سے اَسَمْتُ اور باب تفعیل سے سَوَّمْتُ آتا ہے آیت میں ہے شَجَرٌ فِیْہِ تُسِیْمُوْنَ درختوں میں تم اونکو کو چراتے ہو یا چرنے کے لئے بھیجتے ہو۔ سِیْمَۃٌ۔ سُوْمَۃٌ۔ سِیْمَا علامت نشان سِیْمَاھُمْ اون کی نشانی سِیْمِیَاءُ کا بھی یہی معنی ہے ایک شاعر کہتا ہے۔

لَہٗ سِیْمِیَاءُ لَا تَشُقُّ عَلَی الْبَصَرِ اوس کا نشان آنکھوں پر گراں نہیں گذرتا۔ سَوْمٌ اور سَوَامٌ نرخ سَوَامٌ۔ سَائِمٌ۔ سَائِمَۃٌ چرنے والے جانور اسامَۃٌ (باب افعال) نرخ گراں کرنا۔ نرخ معلوم کرنا۔ چرانا کسی پر نظر ڈالنا۔ تَسْوِیْمٌ اپنے اوپر یا کسی پر نشان لگانا مُسَاوَمَۃٌ باہم نرخ کرنا اِسْتِیَامٌ قیمت معلوم کرنا تَسَوُّمٌ نشان زد ہونا اپنے اوپر نشان باندھنا۔ پ ۳/۱۰ پ ۱۲/۷ پ ۲۷/۱۔

مُسَوِّمِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب مُسَوِّمٌ واحد تَسْوِیْمٌ مصدر۔ سُوْمَۃٌ سے اپنے لئے نشان مقرر کرنے والے یا اپنے گھوڑوں کا خصوصی نشان بنانیوالے۔ پ ۴/۴

مَسَّہٗ ۔ مَسَّ فعل ماضی ہٗ ضمیر مفعول اوسکو پہونچا (دیکھو مَسَّ) پ ۱۱/۷ پ ۱۵/۹ پ ۹/۲۵ پ ۲۹/۷

مَسَّھُمْ ۔ مَسَّ فعل ماضی ھُمْ ضمیر مفعول اون کو پہونچا (دیکھو مَسَّ) پ ۹/۱۴۔

اَلْمُسِیْءُ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِسَاءَۃٌ مصدر باب افعال سوء مادہ بدی کرنیوالا۔

پ ۲۴/۱۱ (دیکھو سُوءٍ۔ اَلسّوءَ۔ السُّوأی۔ اَلسَّیِّئۃِ اَساؤُا۔ سَاءَ۔ سَاءَتْ۔ اَلسّوءِ سَیِّئَتْ۔ سَوْأَۃَ۔ سَوْاٰتُھُمَا)

اَلْمَسِیْحُ ۔ اسم عَلَم حضرت عیسیٰ ابنِ مریم بنتِ عمران مسیح کی اصل عبرانی زبان میں مسیحًا تھی جس کا معنی ہے مبارک (روح) راغب نے مسوحا بتائی ہے (المفردات) عیسیٰ معرّب ہے اصل میں الیشوع تھا یعنی سردار (خطیب فی السراج) پ ۳/۱۳ پ ۶/۱۴،۲۴،۱۳،۳ (مزید تحقیق کے لئے دیکھو مَسِیحًا)

اَلْمَسِیْحِ ۔ بمعنی مذکور پ ۶/۲۴ پ ۱/۱۱ ۔

مُسَیْطِرُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ سَیْطَرَۃٌ مصدر۔ ذمہ دار۔ حاکم غالب۔ جابر مسلّط پ ۲۷/۴ (دیکھو مستطر)

مَسْئُوْلًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ سَئُوْلٌ مادہ۔ باب فتح پوچھا گیا باز پرس کیا گیا۔

سُؤلٌ۔ سَئُوْلَۃ۔ سُؤَالٌ۔ سَاْلَۃٌ مَسْاَلَۃٌ۔ تَسْآلٌ۔ سَالَۃٌ سب مصدر ہیں کوئی چیز مانگنا پوچھنا۔ اِسْآلٌ (باب افعال) سوال پورا کرنا۔ حاجت روائی کرنی تَسَاءُلٌ باہم سوال کرنا۔ پ ۱۵/۴ پ ۱۵/۱۷ پ ۲۱/۱۸ (دیکھو سَاَلَ

سُئِلَتْ۔ سَائِلٌ۔ اِسْئَلُوْ۔ السَّائِل)

مَسْئُوْلُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مسئول واحد باز پرس کیے گئے، وہ لوگ جو باز پُرس کے قابل ہیں۔ پ ۲۳/۶ ۔

مَشَّآءٍ ۔ اسم مبالغہ۔ مَشْیٌ مصدر (باب ضرب) بہت زیادہ چلنے والا یعنی بڑا چغل خور جو اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر چغلیاں خوب کھاتا پھرتا ہو (روح المعانی و معالم)

مَشْیٌ۔ تَمْشَاءٌ پیادہ چلنا۔ مِشْیَۃٌ اور مُشْیَۃٌ کوئی مخصوص رفتار۔ مَاشی چلنے والا۔ حاکم۔ چغل خور۔ مشاۃ جمع۔ مَاشِیَۃٌ بھیڑ بکریاں۔ مَوَاشی جمع اِمْاۃٌ مَاشِیَۃٌ کثیر الاولاد عورت۔ اِمْشَاءٌ ہنکانا چلانا۔ تَمْشِیَۃٌ۔ چلنا۔ چلانا (لازم و متعدی) مُمَاشَاۃٌ باہم مل کر چلنا۔ پ ۲۹/۳

مَشَارِبُ ۔ جمع۔ مَشْرَبٌ واحد مصدر میمی بھی ہے (پینا) اور ظرفِ مکان بھی (پینے کی جگہ) گھاٹ یا چشمہ یا تھن اور ظرفِ زمان بھی (پینے کا وقت)

بیضاوی نے لکھا ہے کہ مشارب سے مراد ہے مصدری معنی یا ظرفِ مکان صاحب

جمل نے جلالین کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ مشارب مشرب کی جمع ہے اور مشرب مصدر بھی ہے اور اسم مکان بھی اور اسم زمان بھی مقصد یہ ہے کہ مشارب سے اوقاتِ شرب بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ بغوی نے معالم میں مشارِبُ کی تفسیر کے ذیل میں لکھا ہے مِنْ اَلْبَانِهَا یعنی مشرب سے مراد مشروب ہے پینے کی چیز یعنی دودھ شُرْبَةٌ ایک بار پینا۔ ایکبار پینے کی مقدار میں کوئی چیز۔ شِرْبٌ پانی کا حصہ (راغب) یا پینے کی جگہ (قاموس) شُرْبٌ کوئی سیال چیز پینا۔ شُرْبَةٌ چہرہ کی سرخی۔ سیراب ہونے کے بقدر پانی۔ شَرَبَةٌ بہت پانی پینا سخت پیاس گرمی گرد شَرِيَةٌ بہت پانی پینے والا شَارِبٌ پینے والا۔ بالائی لب کے بال حلق کی اندرونی رگیں۔ گورخر کی تعریف میں ہذلی کا قول ہے صَخِبُ الشَّوَارِبِ پانی پیتے ہیں اوسکے حلق کی اندرونی رگوں سے آواز نکلتی ہے شَرِيبٌ وہ پانی جو پینے کے قابل نہو مِشْرَبَةٌ پانی کا پیالہ۔ گلاس۔ شَرِبَ (سمع) پیا۔ شَرَابٌ۔ تَشْرَابٌ۔ مَشْرَبٌ مصدر۔ شُرِبَ بِهٖ اس پر جھوٹ لگایا گیا۔ شَارَبَ (نصر) اس نے جانا معلوم کیا۔ اِشْرَابٌ (باب افعال) نزدیک کرنا۔ نزدیک ہونا۔ پلانا۔ پینا۔ پیاسا ہونا گلے میں رسی باندھنا (از اضداد) تَشْرِيبٌ کھلانا پلانا کسی کے مال میں تصرف کرنا اِسْتِشْرَابٌ (استفعال) سخت ہو جانا۔ اِشْرِئْبَابٌ (افعیلال) گردن اٹھا کر دیکھنا۔ ۲۳/پ (دیکھو شرابًا۔ شَرِبَ شَارِبُوْنَ۔ شَرِبَ شِرْبٌ مَشْرَبٌ اُشْرِبُوْا)

اَلْمَشَارِقُ۔ اسم ظرف جمع۔ اَلْمَشْرِقُ واحد ہر روز یا ہر فصل کے طلوع کے مقامات (راغب) بغوی نے صرف اول معنی لکھے ہیں۔

شَرْقٌ۔ سورج دھوپ۔ طلوع کا مقام شَرْقَةٌ۔ مَشْرُقَةٌ۔ مَشْرَقَةٌ مِشْرَاقٌ مقامِ طلوع بوقتِ طلوع۔ شَارِقٌ آفتاب بوقتِ طلوع شَرِيقٌ کا بھی یہی معنے ہے شَرْقِيٌّ شَرْقِيَّةٌ شرقی جانب۔ مَشْرِقٌ مقامِ طلوع مِشْرِيقٌ مقامِ طلوع اور روشندان شَرَقٌ مصدر (باب نصر) سورج نکلنا۔ کسی چیز کا پھٹنا شَرِقٌ (باب سمع) پھٹ جانا سرخ ہو جانا۔ کمزور ہو جانا۔ غمگین اور غضبناک ہو جانا (قاموس وتاج) امام راغبؒ نے لکھا ہے کہ شَرِقَتِ الشَّمْسُ کا معنی ہے سورج زرد ہو گیا گویا باب نصر سے شَرَقٌ کا معنی ہے سورج کا زرد پڑ جانا

بھی ہے جیسے شام کو ہوتا ہے لیکن صاحب قاموس
نے شَرَقٌ (باب سمع) کا معنی لکھا ہے سرخ
ہوجانا کمزور ہوجانا اس لئے غروب کے قریب
آفتاب کے لئے شَرِقَتْ کہنا چاہئے اِشْرَاقٌ
(افعال) روشن ہونا بلند ہونا کسی کو غمگین اور
غضبناک کردینا۔ تَشْرِیْقٌ (تفعیل) خوبصورت
ہونا۔ مشرق کی طرف منہ کرنا گوشت بھوننا مُشَرَّقٌ
عید کی نماز کی جگہ۔ اِشْتِرَاقٌ (افتعال) گوشت
پکانا، گوشت کو دھوپ میں خشک کرنا اِنْشِرَاقٌ
(انفعال) پھٹ جانا۔ ۲۳/۵ ۲۹/۸

مَشَارِقَ ۔ اسم ظرف مضاف۔ مشرق
واحد اسجگہ مشارق سے ملکِ مصر اور
مغارب سے ملکِ شام مراد ہے (بغوی فی
المعالم)، (دیکھو اَشْرَقَتْ۔ شَرْقِیًّا) ۹/۶

اَلْمَشْاَمَةِ ۔ اسم۔ بائیں جانب (جلالین)
شُوْمِی بائیں طرف۔ شَاْمٌ کعبہ سے بائیں
طرف کا ملک شُوْمٌ بدشگونی۔ شِیْمَۃٌ
طبیعت شَاْمٌ اور شَاَمَ (فتح) بدشگونی کی۔
شَئُمَ (کرم) بدشگون ہوا اِشَام ملکِ شام
میں داخل ہونا تَشْئِیْمٌ (تفعیل) ملکِ شام
کی طرف بھیجنا۔ تَشَاؤُمٌ شامی بنا بدشگونی
لینا کسی کو اپنے بائیں طرف کرلینا۔ خود بائیں
جانب ہوجانا ۲۷ پ ۱۴/۳۰ ۱۵

مُشْتَبِهًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِشْتِبَاہٌ
مصدر باب افتعال ہم شکل صورت اور
رنگ میں ملتا۔ بر قول قتادہ پتوں کا ہم شکل
ہونا مراد ہے اور غیر متشابہ سے انار اور زیتون
کے پھلوں کا جُدا جُدا ہونا۔ یا پھلوں کا ظاہری
صورت میں ایک جیسا ہونا اور مزہ میں مختلف
ہونا مراد ہے۔ پ (دیکھو متشابہا۔ متشابہات۔
تَشَابَہَ۔ تَشَابَھَتْ)

مُشْتَرِكُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مشترک
واحد اِشْتِرَاکٌ مصدر (افتعال) شریک
ہونیوالے۔ ساتھ ساتھ عذاب میں رہنے والے۔
شِرْکَتٌ اور مُشَارَکَتٌ کا معنی ہے۔
ملکیت میں دو یا چند آدمیوں کا ساجھی ہونا۔
مختلف املاک کو مخلوط کردینا یا یوں کہو کہ کسی
ایک چیز کا دو یا زیادہ میں پایا جانا جیسے انسان
اور گھوڑے میں جاندار ہونا مشترک ہے گھوڑا
گھوڑے کے ساتھ کمیت یا ابلق یا اشہب
ہونے میں شریک ہے۔ دوزخی عذاب میں
شریک ہیں۔ شرک کا بھی یہی معنی ہے۔ اللہ کا

شریک بنانے کا یہ مطلب ہے کہ ذات یا صفات
الٰہیہ کا وجود کسی مخلوق میں مانا جائے یہ شرکِ
عظیم ہے یا اللہ کی موجودگی میں اوس کی توحید
ذاتی و صفاتی کا یقین رکھتے ہوئے بعض معاملات
میں دوسروں کی رعایت رکھی جائے یہ ریاء ہے
اسکو بھی شرک کہا گیا ہے (راغب) شَرَكٌ
جال۔ سڑک۔ درمیانی راستہ۔ شِرَاكٌ جوتہ کا
تسمہ۔ شریک ساجھی اَشْرَاكٌ اور شُرَكَاءُ
جمع ہے۔

شرکت سے مختلف افعال باب سَمِعَ
سے مستعمل ہیں۔ اِشْرَاكٌ (باب افعال)
کسی کو شریک بنانا یا شریک پانا۔ جوتہ کا تسمہ
بنانا۔ تَشْرِيكٌ (تفعیل) جوتہ کا تسمہ بنانا۔
اِشْتِرَاكٌ (افتعال) بمعنی مشارکت (تاج
و اقرب الموارد) ۲۳/۹ ۲۵/۲ -

اَلْمَشْحُوْنِ ۔ اسم مفعول واحد مذکر باب
فتح بھرا ہوا۔ شَحْنٌ (فتح۔ نصر۔ سمع) بھرنا
باب سمع سے شَحْنٌ کا معنی دشمنی کرنا بھی ہے
شَحْنَاءُ اور شَحْنَةٌ دل میں بھری ہوئی عداوت
کینہ۔ شَحْنَةٌ اتنی گھاس جو ایک رات کے
لئے جانور کا پیٹ بھر دے۔ شہر کا نگراں جو
شہر کی حفاظت کے لئے مقرر ہو۔ شَاحِنٌ
وہ دشمن جس کے دل میں عداوت بھری ہو۔
اِشْحَانٌ بھرنا۔ دل بھر بھر کر آنا کہ آدمی رونے
کے لئے بالکل تیار ہو مُشَاحَنَةٌ باہم دشمنی رکھنا
مُشَاحِنٌ دشمن۔ تارکِ جماعت (قاموس و تاج)
۱۹/۲ ۲۳/۹۹۲ -

مَشْرَبُهُمْ ۔ مَشْرَب اسم ظرف مفرد مضاف
هُمْ ضمیر مضاف الیہ مَشَارِبُ جمع پینے کی جگہ چشمہ۔

اَلْمَشْرِقُ ۔ اسم ظرف مفرد اَلْمَشَارِقُ
جمع جہت شرق ۲/۱۴ ۲/۲ ۲/۱ ۹/۲ (دیکھو
مشارب) (دیکھو مشارق)

اَلْمَشْرِقِ ۔ اسم ظرف مفرد اَلْمَشَارِقُ
جمع۔ جہت شرق ۲/۴ ۳/۳ ۱۹/۹ ۲۹/۱۲

اَلْمَشْرِقَيْنِ ۔ تثنیہ اسم ظرف اَلْمَشْرِقُ
واحد اَلْمَشَارِقُ جمع دو مشرق۔ ۲۵/۲ میں دو
مشرقوں سے مشرق و مغرب مراد ہیں۔ جیسے
قَمَرَيْنِ چاند اور سورج یعنی جتنا فاصلہ مشرق
اور مغرب میں ہے (جلالین و مدارک) ۲۷/۱۱
میں مراد ہے سردی اور گرمی کے زمانہ کا مقام
طلوع (راغب)

مُشْرِقِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب

مُشْرِقٌ واحد اشراق مصدر باب افعال
صبح کرتے کرتے روشنی ہوتے ہوتے پ ۱۴/۵ پ ۱۹/۸
(دیکھو المشارق)

مُشْرِكٌ - اسم فاعل واحد مذکر اِشْرَاكٌ
مصدر - شرک کرنے والا پ ۲/۱۱ پ ۱ (دیکھو مشرکون)

اَلْمُشْرِكَاتِ - اسم فاعل جمع مؤنث اَلْمُشْرِكَةُ
واحد مصدر - شرک کرنے والیاں پ ۲/۱۱ پ ۱/۱۱
پ ۲۲/۶ پ ۲۶/۹ -

اَلْمُشْرِكُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر معرفہ
اَلْمُشْرِكُ واحد اشراك مصدر - شرک
کرنے والے پ ۱۰/۱،۱۱ پ ۲۸/۹ -

مُشْرِكُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر نکرہ مُشْرِكٌ
واحد اشراک مصدر - شرک کرنیوالے پ ۱ پ ۱۴/۱۹

اَلْمُشْرِكِيْنَ - اسم فاعل جمع مذکر منصوب
و مجرور اَلْمُشْرِكُ واحد اشراكُ مصدر پ ۱۳،۱۶
پ ۲/۱۱ پ ۳/۱۵ پ ۴/۱ پ ۷/۸،۹،۱۵،۱۹ پ ۸/۳،۷ پ ۱۰/۷،۸،۹،۱۱
پ ۱۱/۸،۱۶ پ ۱۳/۶ پ ۱۴/۶،۲۲ پ ۱۷/۱۱ پ ۳۰/۱۲ پ ۲۱/۷،۸ پ ۲۲/۴
پ ۲۴/۱۴،۱۵ پ ۲۵/۳ پ ۲۶/۹ پ ۳۰/۲۳ (دیکھو مشرکون)

اَلْمَشْعَرِ - اسم ظرف اور مصدر میمی علامت
نشان مراد ہے دلفہ (جلالین) یعنی مزدلفہ کی
دونوں پہاڑیوں کے درمیان کا رقبہ جو محشر تک

پہونچتا ہے - (بغوی) پ ۲/۹ -

شَعْرٌ اور شَعَرٌ بال اَشْعَارٌ شُعُوْرٌ شِعَارٌ
جمع - شِعْرٌ باریک بینی وقت نظر سے جاننا
جیسے لَيْتَ شِعْرِیْ کاش میرا علم ہوتا - عرفاً
شعر اوس موزوں باقافیہ کلام کو کہتے ہیں جس کو
قصداً موزوں کیا گیا ہو اور کوئی خاص خیال
اس میں ظاہر کیا گیا ہو چونکہ ہر شعر کے لئے تخیل
ضروری ہے اور بال کی کھال ہر شاعر کو اپنے شعر
میں نکالنی پڑتی ہے اس لئے ایسے موزوں مقفی کلام
کو شعر کہا جاتا ہے اور اگر کوئی شخص شعر کہنے کا عادی
ہو تو اوسکو شاعر کہتے ہیں رسول اللہؐ کو قریش
شاعر ہونے کی تہمت لگاتے تھے اس کی توضیح
میں بعض علماء نے کہا ہے کہ اون کا مقصد رسول
اللہ کو شعر گو قرار دینا نہ تھا قرآن تو بداہۃً شعر نہ
تھا بلکہ شاعر چونکہ عموماً جھوٹا ہوتا ہے - چنانچہ بعض
لوگ دلائلِ کاذبہ کو دلائلِ شعریہ کہتے ہی ہیں اور
مشہور مقولہ بھی ہے کہ بہترین شاعر وہ ہے
جو سب سے زیادہ جھوٹے شعر کہے ایک دانشمند
کا کہنا ہے کہ کوئی دیندار سچا آدمی چوٹی کا شاعر
نہیں ہوا اس لئے رسول اللہ کو شاعر کہنے سے
اون کا مقصود حضورؐ کو کاذب قرار دینا تھا -

اس فقیر کی نظر میں حضورؐ پر شاعر ہونیکی تہمت
لگانے کی ایک خاص وجہ اور بھی تھی جاہل عربوں
کا خیال تھا کہ تین آدمیوں کو معمولی انسانوں
سے بڑھ کر کوئی غیبی طاقت حاصل ہوتی ہے کاہن
شاعر۔ ساحر ان کو کوئی جن القا کرتا ہے یا ارواح
غیبیہ بہرحال ان کا تعلق عالمِ مادی سے اوپر کسی
مخلوق سے ضرور ہوتا ہے قوتِ قدسیہ ملکوتی
روحانی طاقت اور علاقۂ نبوت سے تو وہ واقف
ہی نہ تھے اون کی نظر کی عادۃً رسائی صرف کہانت
شاعر اور سحر تک ہو سکتی تھی اس لئے جب
قرآن کو اونھوں نے ناقابلِ معارضہ اسلوب
کا حامل پایا تو مبہوت ہو کر رہ گئے اور کچھ کہتے
بن نہ پڑی اضطراراً حضورؐ کو شاعر یا کاہن یا ساحر
کہنے لگے۔

شَعْرَۃٌ زیرِ ناف کے بال اَشْعَرُ گھنے
لمبے بالوں والا اَشَاعِر جمع۔ دَاهِیَۃٌ شُعَرَاءُ
گھنے لمبے بالوں والی یعنی سخت ہیبت ناک مصیبت
شُعَرَاءُ کتّے کی مکھی کو بھی کہتے ہیں جو اوس کے
بالوں سے چمٹی رہتی ہے۔ شِعَارُ بالوں سے ملا
ہوا اندرونی لباس۔ گھوڑے کی جھول۔ علامت
نشان۔ شعائر جمع شِعَارَۃٌ مفرد خصوصی مناسک ج
نشانات حج۔ مَشْعَرُ مفرد مَشَاعِر جمع نشان
قربانگاہ۔ حواس شَعِیْرُ جو جسکی نوکیں بال کی
طرح ہوتی ہیں۔ دوست۔ ساتھی۔

شِعْرٌ شَعْرٌ شَعَرٌ شُعُوْرٌ شُعُوْرَۃٌ شِعْرَۃٌ
شِعْرَیٰ سب مصادر ہیں باب نصر اور کَرُمَ
سے سب کا معنی ہے جاننا حواس سے معلوم کرنا۔
صرف نَصَرَ سے شعر کہنا اور شعر کہنے میں
غالب آنا صرف کَرُمَ سے اچھا شعر کہنا۔ باب
سَمِعَ سے معنی ہے بدن پر بہت زیادہ بال ہونا۔
اِشْعَارُ (افعال) اندر داخل کرنا۔ آگاہ کرنا
نشان لگانا مشہور کرنا کسی خصوصی علامت کے
ساتھ آواز دینا شعر کہنا۔ تَشَاعُرُ اپنے کو شاعر
سمجھنا شعر فروخت کرنا۔ اپنے کو شاعر ظاہر کرنا۔
اِسْتِشْعَارُ دل میں خوف محسوس کرنا۔ (تاج و
قاموس والمفردات)

مُشْفِقُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع
اِشْفَاقٌ مصدر مُشْفِقٌ مفرد باب تفعیل
ڈرنے والے شَفَقٌ کا معنی ہے غروب آفتاب کے
وقت روشنی کا تاریکی سے اختلاط اسی لئے جو
محبت خوف کے ساتھ مخلوط ہو اوسکو شفقت
کہتے ہیں باب افعال میں اِشْفَاقٌ کا معنی ہو

ایسی محبت کرنا جس میں ڈر بھی لگا ہو اس معنی کے دو جز ہیں محبت اور خوف اگر اس کے بعد مِنْ مذکور ہو تو خوف کا معنی ظاہر ہوتا ہے جیسے اَشْفَقَ مِنْہُ اُس سے ڈرا اگر عَلٰی یا فی مذکور ہو تو محبت کے معنی کا زیادہ ظہور ہوتا ہے۔

(راغب) ۔

مُشْفِقِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب ڈرنے والے ۔

مَشْکُوْرًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ شُکر مصدر (باب نَصَرَ) (دیکھو شکرًا شَکَرَ اَلشَّاکِرِیْنَ ۔ اُشْکُرُ اَلشَّکُوْرُ)

مِشْکٰوۃٌ ۔ اسم وہ طاق جس میں چراغ رکھا جاتا ہے ۔ ۔

شَکْوَۃٌ بکری کے شیرخوار بچہ کی کھال سے بنایا ہوا چھوٹا مشکیزہ شَکَوَاتٌ اور شِکَاءٌ جمع شَکْوٰی شِکَایَۃٌ شَکَاۃٌ شَکْوٌ شَکَاوَۃٌ شَکِیَّۃٌ غم و رنج کو بیان کرنا گلہ کرنا۔ بیمار کر دینا دکھ دینا (نصر و ضرب) شاکی گلہ کرنیوالا۔ شَکِیٌّ دکھی جس کی شکایت کی جائے تھوڑی بیماری ۔ شَکِیَّۃٌ اسم مصدر۔ شکایت بیماری اِشْکَاءٌ (افعال) شکایت کرنا شکایت دور کر دینا۔ کسی کو بیمار پانا تَشَکِّیَۃٌ شکوہ کرنا۔ کسی سے باز رہنا اِشْتِکَاءٌ شکایت کرنا۔ کسی کو متہم کرنا (تاج)

مَشَوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف مَشْیٌ مصدر۔ وہ چلے چلتے ہیں ۔ (دیکھو مَشَّاءٍ)

مَشْھَدِ ۔ مصدر میمی بمعنی شہود (کسرہ و سمع) حاضر ہونا موجود ہونا ۔ ۔

شَاھِدٌ گواہ۔ حاضر۔ قاضی شُھَدٌ اور شُھُوْدٌ اور اَشْھَادٌ جمع ۔ شَھِیْدٌ حاضر۔ گواہ۔ وہ شخص جو حاضر العلم ہو۔ وہ مقتول جو اللہ کے راستہ میں مارا جائے ۔ شُھَدَاءُ جمع ۔ مَشْھَدٌ حاضر ہونے کی جگہ۔ دعوی ثابت کرنے کا مقام۔ شہادت گاہ مَشَاھِدُ جمع۔ قیامت عرفہ کا دن۔ مَشْھُوْدَۃٌ نماز۔ مغرب کی نماز فجر کی نماز۔ شُھُوْدٌ اور شَھَادَۃٌ (باب سمع و کرم) خبردار ہونا۔ حاضر ہونا گواہی دینا۔ قسم کھانا۔ جاننا۔ سچی خبر۔ آگاہی ۔

اِشْھَادٌ گواہ بنانا۔ حاضر کر دینا۔ اللہ کی راہ میں مارا جانا اِسْتِشْھَادٌ گواہی طلب کرنا شہید ہو جانا۔ تَشَھُّدٌ التحیات پڑھنا۔ نماز میں کلمۂ شہادت پڑھنا۔ مُشَاھَدَۃٌ معائنہ کرنا۔

مَشْهُوْدًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب حاضر کیا گیا یعنی نماز فجر کی قرأت میں رات اور دن کے ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ (بغوی)

مَشْهُوْدٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر مرفوع۔ حاضر کیا گیا یعنی سب لوگ قیامت کے دن اللہ کے روبرو حاضر کئے جائینگے۔

مَشْهُوْدٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر مجرور۔ حاضر کیا گیا یعنی عرفہ کا دن جس میں سب لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ (تفصیل کے لئے مَشْهَدِ)

مَشِيْدٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ شَيْدٌ مصدر باب ضرب۔ مضبوط یا بلند (روح البیان و بیضاوی)۔ شِيْدٌ چنائی اور بسائی کا مصالحہ دیوار پر پلاستر چڑھانے کی چیز۔ شَيْدًا (ض ب) لیپنا پلاستر کرنا۔ اونچا کرنا آواز اٹھانا۔ گم شدہ چیز کی شناخت کرانا۔ کسی کا مرتبہ اونچا کرنا کسی کی تعریف کرنا کسی کی طرف کسی بات کی نسبت کرنا۔ تَشْيِيْدٌ (باب تفعیل) اونچا کرنا۔ (تاج و قاموس)

مُشَيَّدَةٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر تَشْيِيْدٌ مصدر باب تفعیل اونچے بنائے ہوئے اونچے۔

مَشِيْكَ ۔ مَشْيٌ اسم مصدر مجرور مضاف

كَ ضمیر خطاب مضاف الیہ۔ تیری چال (میں) تو اپنی چال میں۔ (دیکھو مَشَاءٍ)

مَصَابِيْحَ ۔ اسم آلہ جمع مصباحٌ مفرد صُبْحٌ مادہ چراغ۔ قندیل

صُبْحٌ دن کے اول ترین حصہ کی سفیدی۔ صُبْحٌ اور صَبَاحٌ دن کے شروع میں افق پر سرخی نمودار ہونے کا وقت۔ صَبِيْحَةٌ صبح کا وقت۔ صُبْحَةٌ صبح کا وقت۔ صُبْحَةٌ سحر کی نیند سیاہی مائل بسرخی۔ سفیدی مائل بسیاہی۔ سرخی مائل بسفیدی یا مائل بزردی۔ أَصْبَحُ چمکدار بالوں والا آدمی۔ صَبَاحَةٌ خوبی۔ صَبَاحٌ قندیل کا شعلہ۔ صُبُوْحٌ اور صُبُوْحَةٌ صبح کے وقت کی شراب۔ صَبِيْحٌ اور صَبْحَانٌ خوبصورت آدمی مِصْبَحٌ اور مِصْبَاحٌ بڑا پیالہ مِصْبَاح کا معنی چراغ بھی ہے۔

صَبِحَ الرَّجُلُ صُبْحَةً (سمع) اس آدمی کے بال چمکدار ہوگئے صَبِحَ الْحَدِيْدُ لوہا چمکدار ہوگیا۔ صَبَحَ (فتح) صبح کا وقت ہوگیا۔ صبح کا وقت آگیا۔ صَبُحَ (کرم) روشن ہوگیا إِصْبَاحٌ (افعال) صبح کے وقت داخل ہونا صبح کرلینا خبردار ہو جانا۔ انجام کار کو دیکھنا۔

مَصَانِعَ ۔ جمع ظرفِ مکان ۔ مَصْنَعَۃٌ واحد (لغوی) مَصْنَعٌ واحد (قاموس) مکانات (ابن عباس) اونچے محل (مجاہد) قلعے (کلبی) بارش کا پانی جمع کرنے کے تالاب (قتادہ) پ۱۹ صَنْعَۃٌ کاریگری ۔ ہنر ۔ صُنْعٌ صِنْعٌ کاریگری صِنْعٌ دسترخوان، دستار وغیرہ پر کیا ہوا کام ۔ بارش کا پانی جمع کرنے کا تالاب ۔ صِنَاعَۃٌ کاریگری ۔ صَانِعٌ اور صَنَّاعٌ اور صُنُعٌ کاریگر صَنَاعٌ کاریگر عورت ۔ صَنِیْعَۃٌ نیکی صَنِیْعٌ نیکی ۔ وہ کھانا جو راہِ خدا میں دیا جائے صَنْعَۃٌ صُنْعًا (فتح) اس میں کاریگری کی اوسکو بنایا صَنَعَ اِلَیْہِ اوسکے ساتھ بھلائی کی ۔ صَنَعَ بِہٖ اوسکے ساتھ برائی کی ۔

اِصْنَاعٌ (افعال) کسی کی مدد کرنا ۔ ناواقف کو کام سکھانا ۔ کام کو مضبوط کرنا ۔ مُصَانَعَۃٌ رشوت دینا نرمی کرنا ۔ کام میں آسانی کرنا ۔ اِصْطِنَاعٌ نیکی کرنا ۔ کسی کو منتخب کرنا کسی کام کا حکم دینا ۔ تَصَنُّعٌ نیک روش رکھنا کسی عادت میں بناوٹ کا مظاہرہ کرنا ۔

مِصْبَاحٌ اور **اَلْمِصْبَاحُ** ۔ اسم آلہ مفرد ۔ مصابیح جمع ۔ چراغ قندیل ۔ پ۱۸ (دیکھو مصابیح)

مُصْبِحِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب صبح کرنے والے ۔ صبح کرتے کرتے ۔ صبح کے وقت میں داخل ہوتے ہوتے پ۱۴/۶۵ پ۲۳/۸ پ۲۹/۳ ۔ (دیکھو مصابیح)

مُصَدِّقٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مرفوع تَصْدِیْقٌ مصدر ۔ باب تفعیل ۔ سچا ماننے والا ۔ سچا کہنے والا ۔ پ۱/۱۲،۱۱ پ۳/۱۷ (دیکھو اَصْدَقُ ۔ صَادِقٌ ۔ صِدْقًا ۔ صدقوا ۔ صَدَّقْتُ وغیرہ)

مُصَدِّقًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب تصدیق مصدر ۔ باب تفعیل سچا ماننے والا سچا کہنے والا ۔ پ۱/۱۲۹،۱۱۵ پ۳/۱۳۶،۱۲۹ پ۵/۴ پ۶/۱۱ پ۲۲/۱۶ پ۲۶/۴ پ۲۸/۹ ۔

اَلْمُصَدِّقِیْنَ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مجرور ۔ اَلْمُصَدِّقُ مفرد ۔ سچا ماننے سچا جاننے اور سچا کہنے والے ۔ پ۲۳/۶ ۔

اَلْمُصَّدِّقِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب اَلْمُصَّدِّقُ مفرد تَصَدُّقٌ مصدر (باب تفعل) خیرات دینے والے ۔ یہ لفظ اصل میں اَلْمُتَصَدِّقِیْنَ تھا تا کو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام کر دیا ۔ پ۲۷/۱۸ ۔

الْمُصَدِّقَاتِ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث
منصوب الْمُصَدِّقَۃ مفرد تَصَدُّق مصدر
(باب تفعل) اصل میں اَلْمُتَصَدِّقَات تھا تا کو
دال میں ادغام کر دیا۔ خیرات دینے والیاں
پ۲۷/۱۸ (دیکھو باب الالف فصل الصاد باب
الصاد فصل الالف و فصل الدال)

مِصْرًا ۔ اسم نکرہ با تنوین کوئی شہر (عام
اہل تفسیر) ملکِ مصر (ضحاک) بغوی نے
کہا اگر خاص مصر مراد ہوتا تو بصورتِ نکرہ
نہ ذکر کیا جاتا (معالم) راغب نے کہا چونکہ
لفظ خفیف تھا (سہ حرفی ساکن الاوسط تھا)
اس لئے خاص مصر مراد ہونے کے باوجود
بصورتِ نکرہ ذکر کیا (المفردات) پ۱
ہر محدود شہر کو مصر کہتے ہیں (راغب)
مصر کا معنی ہے حد ایک شاعر کا شعر ہے۔
وَجَاعِلُ الشَّمْسِ مِصْرًا لَّا خَفَاءَ بِہٖ
بَیْنَ النَّہَارِ وَبَیْنَ اللَّیْلِ قَدْ فَصَلَا
رات اور دن کے درمیان اللہ آفتاب کو
کھلی ہوئی حدِ فاصل بنانے والا ہے۔ مِصَار
آڑ۔ حد مَاصِرٌ دو پانیوں کے درمیان آڑ کو
کہتے ہیں۔ مَصِیْرٌ آنت۔ مَصُوْرٌ کم دودھ
دینے والی اور دیر میں دودھ اتارنے والی بکری
یا اونٹنی۔ مَصْرٌ مصدر (باب نصر) شہر
بنانا کم دینا عطیہ کو کم کر دینا شہر کو آباد کر دینا
تَمَصُّرٌ (باب تفعل) شہر بسانا کم ہونا پراگندہ
ہونا۔ اِمْتِصَارٌ (افتعال) صورت بدل جانا
مسخ ہو جانا۔ (تاج المصادر و قاموس)

مِصْرَ ۔ علم غیر منصرف غیر منون۔ خاص ملک
مصر۔ پ۱۱/۱۲ پ۱۲/۱۳ پ۱۳/۵ پ۲۵/۱۱ ۔

مُصْرِخِكُمْ ۔ مُصْرِخٌ ۔ اسم فاعل مذکر مجرور
مضاف کُمْ ضمیر مضاف الیہ۔ تمہارا فریادرس
پ۱۳/۱۶ ۔

مُصْرِخِيَّ ۔ مصرخ اسم فاعل مذکر مضاف
یاء ضمیر متکلم مضاف الیہ میرا فریادرس پ۱۳/۱۶ ۔
صُرْخٌ اور صَرْخَۃٌ آواز چیخ۔ فریاد کرنا۔
صُرَاخٌ فریاد چیخ۔ صَارِخَۃٌ مصدر بروزن فاعل
فریاد کو پہونچنا صَرِیْخٌ اور صَارِخٌ فریادرس اور
فریاد خواہ (از اضداد) اِصْرَاخٌ (باب افعال)
فریاد رسی کرنا مُصْرِخٌ اسم فاعل از اِصْرَاخٌ
فریادرس۔ اِصْطِرَاخٌ اور تَصَارُخٌ (افتعال
اور تفاعل) باہم فریاد کرنا چیخنا تَصَرُّخٌ بناوٹی
فریاد کرنا اِسْتِصْرَاخٌ فریاد چاہنا۔

مَصْرِفًا۔ اسم ظرف۔ صَرْفٌ مصدر۔ باب ضَرَبَ۔ لوٹنے کی جگہ بچنے کا راستہ۔ ۱۵/۱۶

صَرْفٌ مصدر (باب ضرب) کسی چیز کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف لوٹا دینا یا ایک چیز کو دوسری چیز سے بدل دینا۔ (اور بصورت اسم) توبہ۔ نفل۔ وزن۔ کمائی۔ عمل۔ حیلہ۔ حوادث شدائد۔ زیادتی۔ بزرگی۔ مرتبہ کی افزونی۔ صَرْفَۃٌ زمانہ کی سختی گردش۔ صِرْفٌ خالص بے آمیزش ایک خالص سرخ رنگ جس سے چمڑا رنگا جاتا ہے۔ صَرِیفٌ خالص چاندی۔ قلم اور چرخ وغیرہ کے چلنے کی آواز۔ صَرِیْفَۃٌ خود بخود سوکھی ہوئی شاخ۔ صَرَّافٌ اور صَیْرَفِیٌّ چاندی کو پرکھنے والا صَیْرَفٌ بہانہ جو اور روپیہ کو پرکھنے والا۔ مَصْرُوْفٌ خالص شراب اِصْرَافٌ (باب افعال) منہ کو ایک طرف سے دوسری طرف کو پھیر دینا۔ تَصْرِیْفٌ (باب تفعیل) قبضہ دے دینا واضح کرنا روپیہ جاری کرنا ہوا کا پھرنا ہوا کو پھیر دینا۔ اصطراف (باب افتعال) کسی چیز کو کمانے کے لئے گھومنا پھرنا۔ تَصَرُّفٌ (باب تفعل) قبضہ کرنا۔ لوٹنا اِنْصِرَافٌ (باب انفعال) لوٹ جانا باز رہنا۔ اِسْتِصْرَافٌ (باب استفعال) پھیرنے اور پھیر دینے کی خواہش کرنا۔ (قاموس تاج العروس وتاج المصادر)

مَصْرُوْفًا۔ اسم مفعول واحد مذکر صَرْفٌ مصدر لوٹایا گیا۔ ۱۲/ب (دیکھو مَصْرِفًا)

اَلْمُصْطَفَیْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر۔ اَلْمُصْطَفٰی واحد اِصْطِفَاءٌ مصدر (باب افتعال) صَفْوٌ مادہ۔ برگزیدہ اور منتخب۔ ۲۳/۱۳

صَفْوٌ روشنی۔ خالص چیز ہر منتخب چیز صَفَاءٌ روشنی۔ خلوص۔ صفا مکہ کا ایک پہاڑ یہ صَفَاۃٌ کی جمع بھی ہے ٹھونس پتھر صَفِیٌّ خالص دوست ہر خالص اور منتخب چیز۔ مالِ غنیمت کا وہ مخصوص حصہ جو تقسیم سے پہلے بادشاہ اپنے لئے چھانٹ لے۔ صَفِیَّۃٌ بھی اسی کا ہم معنی ہے۔ صفوانٌ۔ صَفْوَاءُ۔ صَفْوَاۃٌ اور صَفْوَانَۃٌ چکنا صاف پتھر۔

صَفْوٌ مصدر (نصر) صاف ہونا۔ خالص ہونا۔ اِصْفَاءٌ (باب افعال) تمام کرنا۔ برگزیدہ اور منتخب کر لینا۔ خالص کر دینا۔ تَصْفِیَۃٌ روشن کرنا مُصَافَاۃٌ (مفاعلۃ) خالص سچی دوستی کرنا۔ (قاموس وراغب)

مُصْفَرًّا ۔ اسم مفعول واحد مذکر اِصْفِرَارٌ
مصدر باب افعلال ۔ صفر مادہ ۔ زرد پیلا
پڑا ہوا ۔ پ ۲۱/۸ پ ۲۲/۶ پ ۲۷/۱۹ ۔
صِفْرٌ صُفْرٌ زرد ۔ پیتل ۔ تانبہ ۔ ہر چیز
کا خالی حصہ ۔ اَصْفَارٌ جمع ۔ صُفْرَۃٌ زردی ۔
سیاہی (قاموس) سفیدی اور سیاہی کا
درمیانی رنگ جو سیاہی سے زیادہ قریب
ہو ۔ صَفَرٌ یرقان ۔ اسلامی سال کا دوسرا مہینہ
عقل ۔ خوف ۔ دل ۔ نفس ۔ بھوک ۔ پیٹ کے
کیڑے ۔ ایک سانپ جو آدمی کے پیٹ میں
لپٹ کر کاٹتا ہے ۔ صِفْرٌ خالی ۔ اَصْفَرُ زرد
سیاہ ۔ خالی ۔ صَفْرَاءُ ۔ اَصْفَرُ کا مونث ہے
صَفِیْرٌ آواز ۔ فریاد ۔ مَصْفُوْرٌ بھوکا ۔ بیمار ۔
صُفُوْرًا مصدر (باب سمع) خالی ہونا ۔ صَفِیْرٌ
(باب ضرب) آواز نکالنا ۔ تَصْفِیْرٌ (تفعیل)
پیلا رنگنا ۔ خالی کرنا آواز نکالنا ۔ شور کرنا ۔ اِصْفِرَارٌ
(افعلال) اور اِصْفِیْرَارٌ (افعیلال)
زرد ہونا ۔

مُصَفًّی ۔ اسم مفعول واحد مذکر تَصْفِیَۃٌ
مصدر باب تفعیل ۔ صفو مادہ صاف کیا
ہوا ۔ پ ۲۶ (دیکھو المصطفین)

مَصْفُوْفَۃٌ ۔ اسم مفعول واحد مونث مرفوع
اور مجرور صَفٌّ مصدر (نصر) برابر برابر قطار
میں رکھے گئے ۔ پ ۲۷/۳ پ ۳۰/۱۴ ۔ صَفٌّ مصدر قطار بنانا
اور بقول ابو عبیدہ قطار بنانے والے (المفردات)
ضَعِیْفٌ ایک قطار میں رکھے ہوئے گوشت
کے پارچے جو بھوننے یا دھوپ میں سکھانے کے
لئے رکھے گئے ہوں ۔
صفصفٌ ہموار میدان ۔ پہاڑ کا کنارہ صَفْصَفَۃٌ
چڑیا کی چوں چوں ۔ صُفْصُفٌ چڑیا مَصَفٌّ صف
بندی کی جگہ مَصَافٌّ جمع ۔

اَلْمُصْلِحُ ۔ اسم فاعل واحد ۔ اصلاح مصدر
باب افعال نیک ۔ درستی کرنیوالا بگاڑ نہ کرنیوالا ۔
پ ۲ ۔ صَلَاحٌ صَلِیْحٌ مَصْلَحَۃٌ نیکی ۔ درستی ۔ صِلْحٌ
صالحٌ نیک ۔ درست عمل والا ۔ بگاڑ نہ کرنیوالا ۔
صُلْحٌ صلح ۔ صُلُوْحٌ (باب فتح) نیک ہونا ۔
اِصْلَاحٌ درستی کرنا نیکی کرنا ۔ صِلَاحٌ اور مُصَالَحَۃٌ
آپس میں صلح کرنا باہم نیکی کرنا ۔ اصطلاح باہم
نیکی کرنا کسی بات پر باہم متفق ہو جانا ۔

مُصْلِحُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع ۔
مُصْلِحٌ واحد درست اعمال کرنے والے نیک ۔
بگاڑ نہ کرنے والے ۔ پ ۱ پ ۱۲ (دیکھو المُصْلِح)

اَلْمُصْلِحِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور بمعنی مذکور پ ۹ ن ۱۱ پ ۲۰ ن ۵ ۔

مُصَلّٰی ۔ ظرفِ مکان صَلٰوۃ سے تَصْلِیَۃٌ مصدر نماز پڑھنے کی جگہ پ ۱ ن ۵ ۔

اَلْمُصَلِّیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب ومجرور مُصَلِّی واحد ۔ نماز پڑھنے والے پ ۲۹ ن ۱۶،۷ پ ۳۰ ن ۳۲

اَلْمُصَوِّرُ ۔ اسم فاعل واحد مذکر تصویرٌ مصدر (باب تفعیل) صورت بنانیوالا پیدا کرنے والا۔ پ ۲۸ ن ۶ ۔

صُوْرَۃٌ ہیئت شکل ۔ صورت دو طرح کی ہوتی ہے ۔ ۱ محسوس خارجی شکل جسکو ہر شخص آنکھوں سے دیکھتا ہے ۔ ۲ غیر محسوس ہیئت جسکو عوام نہیں دیکھتے صرف سمجھدار طبقہ بنورِ بصیرت دیکھتا ہے جیسے دانش فکر تخیل اور تمام دماغی موجودات اور معانی باطنہ لفظ مُصَوِّر دونوں صورتوں کو شامل ہے صُوْرَۃٌ کی جمع صور آتی ہے ۔

صَیِّرٌ خوبصورت ۔ صَارَۃٌ نافۂ مشک صِوَارٌ مفرد صِیْرَانٌ جمع گائے یا نیل گائے کی جماعت گلہ صِوَارٌ خوشبو تھوڑا مشک نافہ۔

صَارَ صَوْرًا (نصر) آواز دی لوٹا توڑا ٹکڑے کیا ۔ متوجہ کیا ۔ صَرِیَ صَوْرًا (سمع) ایک طرف کو جھکایا ، مائل کیا ، ٹکڑے کیا الگ کیا ۔ صَرٰی صُوْرًا (ضرب) ایک طرف کو جھکایا ۔ ٹیڑھا کرنا توڑنا ۔ تَصْوِیْرٌ صورت بنانا ، پیدا کرنا ۔ تَصَاوِیْرٌ لکڑی مٹی وغیرہ سے بنائی ہوئی صورتیں یعنی مورتیاں ۔ تَصَوُّرٌ (تفعل) صورت شکل ہو جانا ۔ اپنے دل میں کسی کی صورت لے لینا ۔ گرنے کے قریب ہو جانا ۔ اِنْصِیَارٌ (انفعال) ٹیڑھا ہو جانا ٹوٹ جانا ۔

مُصِیْبَۃٌ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث مرفوع نکرہ اِصَابَۃٌ مصدر ۔ باب افعال ۔ غم تکلیف سختی دکھ پہونچانیوالی ہر چیز ۔ اصل میں مُصِیْبَۃٌ صفت کا صیغہ ہے رَمْیَۃٌ مُصِیْبَۃٌ کہا جاتا ہے ۔ ٹھیک نشانہ پر لگنے والی تیر اندازی لیکن کثرتِ استعمال کے سبب موصوف کا استعمال گویا ترک کر دیا گیا اور لفظ مصیبت موصوف سے بے نیاز ہو گیا ۔

صَوْبٌ ۔ بارش ۔ بارش ہونا ۔ ابر کا پانی برسانا اوترنا ۔ نشانہ پر تیر لگنا ۔ صحیح ارادہ ۔ صابی برسنے والا پانی ۔ صَابَۃٌ مصیبت ۔ کمزوری ۔ بیوقوفی جنون ۔ صُیُوْبٌ ۔ صَیِّبٌ بارش صَائِبٌ درست ٹھیک

مَصُوْبَۃٌ اور مُصِیْبَۃٌ تکلیف سختی اول کی جمع مَصَاوِبُ اور دوسرے کی جمع مصائبُ ہے۔

مُصَابَۃٌ مصدر میمی غم زدہ کرنا۔ اصابۃ (باب افعال) ارادہ کرنا۔ ٹھیک ارادہ کرنا۔ اترنا۔ پالینا کسی چیز پر پہونچ جانا صحیح چیز کو پالینا۔ نشانہ پر تیر بیٹھ جانا حاجتمند ہونا دکھی اور مصیبت زدہ کردینا۔ تَصْوِیْبٌ کسی کو سچا سمجھنا (صوب کے چاروں اقسام اور مکمل تشریح کے لئے دیکھو اَصَابَ، اَصَابَتْ، اَصَبْتُمْ، تُصِبْکُمْ، صَیِّبٍ)

پ ۲/۳ پ ۴/۸ پ ۵/۷و۶ پ ۱۰/۱۳ پ ۲۰/۸ ۔

مُصِیْبَۃٍ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث مجرور نکرہ بتفصیل مذکور پ ۲۵/۵ پ ۲۷/۱۹ پ ۲۸/۱۶ ۔

مُصِیْبَۃٌ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث معرفہ مضاف بتفصیل مذکور پ ۴ ۔

مُصِیْبُھَا ۔ اسم فاعل واحد مذکر مضاف ھَا ضمیر مؤنث مضاف الیہ اوسکو پالینے والا۔ اس پر پہونچ جانے والا۔ پ ۱۲/۷

اَلْمَصِیْرُ ۔ اسم ظرف مکان و مصدر صَیْرٌ مادہ لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانا۔ قرار گاہ۔

صَیْرٌ ۔ صیرورۃٌ مَصِیْرٌ مصدر صَارَ ماضی باب ضرب۔ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف لوٹنا۔ حاضر ہونا۔ مائل ہونا جمع ہونا۔ کاٹنا۔ اِصَارَۃٌ (باب افعال) لوٹانا۔ مائل کرنا۔ تَصْیِیْرٌ کا بھی یہی معنی ہے۔ پ ۱/۱۵ پ ۳/۸و۱۱۱

پ ۴/۸ پ ۶/۷ پ ۹/۱۶ پ ۱۰/۱۶ پ ۱۷/۱۹ پ ۲۷/۱۸ پ ۲۸/۱۵و۲۰ پ ۲۹/۱

مذکورہ بالا آیات میں اَلْمَصِیْرُ کا استعمال بطور ظرف مکان کیا گیا ہے جس کا معنی ہے ٹھکانا جگہ

مندرجہ ذیل آیات میں بطور مصدر استعمال کیا گیا ہے یعنی لوٹنا۔ پ ۱۷/۱۳ پ ۱۸/۱۲و۱۳ پ ۲۱/۱۱ پ ۲۲/۱۵ پ ۲۴/۶

پ ۲۵/۳ پ ۲۶/۱۷ پ ۲۸/۷ ۔

مَصِیْرُکُمْ ۔ مصیر مصدر مضاف کُمْ ضمیر خطاب مضاف الیہ۔ تمہارا لوٹنا پ ۱۳/۷

مَصِیْرًا ۔ اسم ظرف منصوب نکرہ۔ لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانا۔ قرار گاہ۔ پ ۵/۱۴و۱۱ پ ۱۸/۱۷ پ ۲۶/۹ ۔

مُصَیْطِرٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ یہ لفظ اصل میں مُسَیْطِرٍ تھا۔ سین کو صاد سے بدلدیا گیا جیسے سراط کو صراط کہا جاتا ہے۔ سَیْطَرَۃٌ مصدر ہے جس کا معنی ہے کسی کام پر مقرر ہونا۔ ذمہ دار ہونا اس لئے مسیطر یا مصیطر کا ترجمہ ہوا ذمہ دار۔ مقرر۔ نگراں پ ۳۰/۱۴ دیکھو مُسَیْطِرٌ

اَلْمَضَاجِعُ ۔ اسم ظرف جمع اَلْمَضْجَعُ واحد بستر خواب گاہیں۔ پ ۵/۳ پ ۲۱/۱۵

مَضَاجِعِهِمْ - اسم ظرف مضاف ھِمْ مضاف الیہ قتل گاہیں۔ ضَجْعٌ کا اصل معنی سونا ہی ہے لیکن سونے سے مراد کبھی موت لی جاتی ہے اس لئے مضاجع سے اسجگہ مراد ہے مرنے کے مقامات۔ قتل گاہیں۔ پ۴ ۔

مُضَارٍّ - اسم فاعل واحد مذکر حاضر۔ اصل میں مُضَارِرٌ تھا باب مفاعلۃ ضَرٌّ مادہ۔ نقصان پہنچانے والا۔ یعنی تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کر کے وارثوں کو نقصان نہ پہونچائے (لغوی) حسن بصریؒ نے فرمایا کسی کے قرض کا غلط اقرار کر کے وارثوں کو ضرر نہ پہونچائے۔ ضَرٌّ اور ضَرَرٌ کی پوری تشریح کے لئے دیکھو ضَرَّ۔ بِضَارِّیْنَ بِضَارِّهِمْ۔ ضَرَّهٗ۔ ضَرَّاءُ۔ لَا تُضَارَّ۔ ضِرَارًا اَضْطَرُّهٗ۔ تَضُطَرُّهُمْ۔ اُضْطُرَّ۔) پ۱۳ ۔

مُضَاعَفَةً - اسم مفعول واحد مؤنث۔ باب مُفَاعَلَۃ۔ یہ لفظ ضِعْفٌ سے بنایا گیا ہے اور اَضْعَافًا کی تاکید کے لئے ذکر کیا گیا ہے یعنی کئی گنا۔ بعض لوگوں نے اس کا ماخذ ضعف کو قرار دیا ہے۔ ضَعْفٌ کا معنی نقص مطلب یہ کہ سود کو جو یہ لوگ چند در چند کر کے کھاتے ہیں حقیقت میں یہ چند در چند اللہ کے نزدیک نقص ہے افزونی اور بیشی نہیں، کمی ہے اس لئے تم سود کو چند در چند نہ کھاؤ کیونکہ یہ چند در چند نہیں بلکہ گھٹاؤ ہے

(ملخص مافی المفردات)

پ۴ (مزید تنقیح کے لئے دیکھو مُسْتَضْعَفُوْنَ)

مَضَتْ - واحد مؤنث غائب مَضْیٌ مصدر (ضرب) گذر گئی۔

مَضٰی۔ مِضِیًّا اور مُضُوًّا (اول ضرب سے دوسرا نَصَرَ سے) گذر گیا۔ چلا گیا۔ مر گیا کاٹا امضاءٌ (باب افعال) جاری کرنا جاری کرانا۔ کسی بات کو جائز رکھنا۔ پ۱۹/۹ ۔

اَلْمُضْطَرُّ - اسم فاعل واحد مذکر اضطرار مصدر۔ باب افتعال ضرر مادہ اصل میں یہ مُضْتَرِرٌ تھا تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا اور ساء کو ادغام کر دیا۔ بے قرار بےکس بے بس۔ پ۲۰ ۔ (دیکھو اَضْطَرُّهٗ اور تَضْطَرُّ اور اضْطُرَّ)

اَلْمُضْعِفُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر اَلْمُضْعِفُ مفرد اِضْعَافٌ مصدر اس لفظ کا ماخذ ضِعْفٌ ہے چند در چند کرنے والے کئی گنا بڑھانے والے۔ پ۲۱ (دیکھو اَضْعَافًا۔ مُضَاعَفَۃً۔ ضِعْفٌ)

مُضْغَةٍ ۔ گوشت کا ٹکڑا ۔ بوٹی مَضْغٌ مصدر (فتح و نصر) چبانا مَضَاغٌ چبانے کی چیز اور چبانا ۔ مَضَاغَۃٌ چبائی ہوئی چیز مَاضِغَۃٌ احمق اِمْضَاغٌ (باب افعال) کسی چیز کا خوش مزہ ہونا چبانے کے قابل ہونا ۔ پ۱۷/۸ ۔

مُضْغَۃً ۔ بتفصیل مذکور ۔ پ۱

مُضِلٌّ ۔ اسم فاعل واحد مذکور ۔ اضلال مصدر باب افعال ۔ گمراہ کرنے والا ۔ گمراہ چھوڑ دینے والا ۔ اس جگہ اول معنی مراد ہے ۔ پ۲۰/۵

(دیکھو ضَلَّ ۔ ضَلُّوا ۔ اَضَلُّوا ۔ ضَلَالًا)

مُضِلٍّ ۔ گمراہ کرنے والا بتفصیل مذکور پ۲۴

مَضٰی ۔ واحد مذکر غائب ماضی ۔ گذر گیا

پ۲۵/۷ (دیکھو مضت)

مُضِیًّا ۔ مَضٰی یَمْضِی کا مصدر ۔ گذر جانا چلا جانا

پ۲۳ (دیکھو مَضَتْ)

مُطَاعٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر ۔ اطاعۃٌ مصدر باب افعال طَوْعٌ مادہ ۔ اطاعت کیا گیا ۔ وہ جسکی دوسرے تابعداری کریں ۔ مراد حضرت جبرئیل جو سید الملائکہ ہیں اور فرشتے اونکی اطاعت کرتے ہیں ۔ پ۳۰ ۔ (دیکھو طَوْعًا ۔ اطیعوا ۔ اطاع)

مَطَرُ ۔ بارش ۔ مینہہ ۔ پ۱۹/۱۳ و ۱۹ ۔

مَطَرَ ۔ بارش ۔ مینہہ ۔ پ۱۹/۲

مَطَرٍ ۔ بارش ۔ مینہ ۔ پ۱۵/۱۲

مَطَرًا ۔ بارش ۔ مینہ پ۸/۱۷ ۔ پ۱۹/۱۳-۱۹

مَطَرٌ (باب نصر) برسنا ۔ برسانا ۔ مُطُوْرٌ اور مَطْرٌ زمین میں چلا جانا ۔ دوڑنا ۔ تیز چلنا پہونچانا ۔ مُطُرٌ مَطَرَۃٌ اور مِطَرَۃٌ عادت مَطَّارٌ تیز رو یَوْمٌ مَطِیْرٌ بارش کا دن ۔ وَادٍ مَطِیْرٌ وہ وادی جس پر پانی برسا ہو ۔ مَاطِرٌ مِمْطَرٌ اور مُمْطِرَۃٌ برسنے والا پانی ۔ برسانے والا ابر اِمْطَارٌ (افعال) برسانا ۔ پیشانی پر پسینہ آنا سر جھکا کر خاموش ہو جانا ۔ بارش رسیدہ مقام پر پہونچ جانا ۔ تَمَطُّرٌ (باب تفعل) پرندہ کا اوپر سے جلدی جلدی اترنا مُتَمَاطِرٌ وہ بادل جو کبھی برسے کبھی ٹھیر جائے ۔ اِسْتِمْطَارٌ بارش کی طلب

قرآن مجید میں مطر اور امطار کا استعمال عموماً دکھ پیدا کرنے والے اور عذاب دینے والی بارش کے لئے کیا گیا ہے خیر کی بارش کو غیث فرمایا ہے ۔ کتاب البیان والتبیین میں جاحظ نے اور ادب الکاتب میں ابن قتیبہ نے بھی اسی کی صراحت کی ہے کہ دکھ کے موقع پر مطر اور رحمت کے موقع پر غیث کا استعمال کیا جاتا ہے

اَلْمُطَفِّفِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور تَطْفِيْفٌ مصدر باب تفعیل تول ناپ میں کم دینے والے ۔ طَفِيْفٌ تھوڑی چیز طُفَافَۃٌ ناقابل اعتبار چیز ۔ ۳۰/۸ ۔

مَطْلَعَ ۔ ظرف مکان مفرد ۔ طلوع ہونیکی جگہ ۔ مطالِعُ جمع ۔ طُلُوْعٌ اور مَطْلَعٌ مصدر (باب نَصَرَ) برآمد ہونا چمک جانا ۔ ابھر آنا ۔ سورج کا ہو یا صبح کا یا کسی آدمی کا یا چیز کا دیکھو طلوع الشمس سورج نکلنا ۔ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۔ فجر نکلنا ۔ تَطْلَعُ عَلٰی قوم ۔ برآمد ہوتا ہے ایک قوم پر ۔ طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا ہم پر ماہ کامل چمکا ۔ اِمْرَاۃٌ طُلَعَۃٌ قُبَعَۃٌ وہ عورت جو کبھی سر کھولے کبھی سر ڈھانکے ۔ طَلْعُ النَّخْلِ درخت خرما کا شگوفہ جو پھل بننے سے پہلے نمودار ہوتا ہے ۔ طَلِیْعَۃُ الْجَیْشِ فوج کا ہراول دستہ جو سب سے آگے برآمد ہوتا ہے ۔ طَلَعْتُ عَنْہُ میں اوسکے پاس سے نکل آیا ۔ ۱۶/۳ ۔

مَطْلِعَ ۔ مصدر میمی بمعنی طلوع ۳۰/۲۲ (دیکھو مُطْلِعَ)

مُطَّلِعُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مُطَّلِعٌ مفرد ۔ اِطِّلَاعٌ مصدر باب افتعال طَلْعٌ مادّہ ۔ اصل میں مُطْتَلِعُوْنَ تھا ۔ تاءِ افتعال کو طاء میں ادغام کر دیا ۔ جھانک کر دیکھنے والے ۔ ۲۳/۷ (دیکھو اَطْلَعَ اور اِطَّلَاعَ اور مَطْلِعَ)

اَلْمُطَلَّقَاتُ ۔ جمع مؤنث مرفوع اسم مفعول ۔ اَلْمُطَلَّقَۃُ واحد تَطْلِیْقٌ مصدر باب تفعیل وہ عورتیں جن کو طلاق دیدی گئی ہو ۲/۱۲ (دیکھو اَلطَّلَاقُ اور طَلَّقْتُمْ)

اَلْمُطَلَّقَاتِ ۔ اسم مفعول جمع مؤنث مجرور ۔ طلاق دی ہوئی عورتیں ۔ ۲/۱۵

اَلْمَطْلُوْبُ ۔ اسم مفعول واحد مذکر طَلَبٌ مصدر (باب نَصَرَ) وہ مقصود جس کی خواہش اور جستجو کی جائے اس جگہ مراد معبود ۔ اِطْلَابٌ (باب افعال) اضداد میں سے ہے کسی کو حاجتمند بنانا اور حاجت پوری کرنا ۔ دونوں معنی میں مستعمل ہے (راغب) ۱۷/۱ ۔

مُطْمَئِنٌّ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِطْمِیْنَانٌ مصدر (افعیلال) قطعی سکون پانیوالا (راغب) طمانینت اور اطمینان وہ سکون اور ٹھیراؤ جو مشقت اور کوفت کے بعد حاصل ہو ۔ ایمان کے بعد ایک مرتبہ سکون قلب کا آتا ہے جسکے

حصول کے بعد کوئی شبہ اور وسوسہ ہی پیدا نہیں
ہوتا جسکو صوفیہ کی اصطلاح کے مطابق اگر
عین الیقین کا درجہ کہا جائے تو غلط نہوگا۔

کبھی اطمینان کا معنی ہوتا ہی اپنے ارادہ
اور قصد کو کسی چیز پر ٹھیرا دینا۔ طلب کو ادھر
ادھر یا آگے نہ بڑھانا نہ اس چیز سے ہٹنے کی خواہش
کرنا جیسے اِطْمَاَنُّوْا بِھَا وہ صرف دنیاوی زندگی
پر مگن ہوگئے تطامن کا بھی یہی معنی ہے۔

اَلْمُطْمَئِنَّۃُ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث مرفوع
معرفہ۔ سکون پانے والا۔ مجاہد نے کہا اللہ کے
رب ہونے کا یقین رکھنے والا اور خشوع کیساتھ
اللہ کے ساتھ اللہ کے اوامر و نواہی کی پابندی
کرنے والا حسنؒ بصری نے کہا ایمان و یقین
رکھنے والا عطیہ نے کہا اللہ کے حکم پر راضی۔
کلبی نے کہا اللہ کے عذاب سے محفوظ۔ بعض
نے کہا اللہ کی یاد سے سکون پانیوالا (معالم
التنزیل) ۳۰/۱۴

مُطْمَئِنَّۃً ۔ اسم فاعل واحد مؤنث منصوب
نکرہ۔ مگن چین سے۔ ۱۴

مُطْمَئِنِّیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب
وطن بنا لینے والے۔ قیام کرنے والے (لغوی) ۱۵/۱۱

اَلْمُطَّوِّعِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب
اَلْمُطَّوِّعُ واحد۔ تَطَوُّعٌ مصدر (باب تفعل) اصل
میں اَلْمُتَطَوِّعِیْنَ تھا تاء کو طا میں ادغام کر دیا۔
تَطَوُّعٌ کا لغوی معنی ہے طاعت میں بناوٹ
کرنا عرف شرع میں ایسی طاعت کو کہتے ہیں جو
فرض نہو بطور نقل اپنی طرف سے کی جائے۔
(راغب) لیکن تَطَوُّع اپنے اندر استطاعت
کا مفہوم بھی رکھتا ہے اس لئے اَلْمُطَّوِّعِیْن
کا ترجمہ ہوا خیرات کرنے والے اصحاب استطاعت۔

مَطْوِیّٰتٌ ۔ اسم مفعول جمع مؤنث۔
مَطْوِیَّۃٌ واحد۔ طَیٌّ مصدر، باب ضَرَبَ لپیٹے
گئے۔ ۲۴/۴

طے کرنے کے دو معنی ہیں ۱ لپیٹنا جیسے کاغذ
کو کپڑے کو جسکو تہ کرنا کہتے ہیں ۲ مسافت کو
قطع کرنا۔ عمر کو گذارنا جیسے طَوَی اللّٰہُ عُمُرَہٗ
اللہ نے اوسکی عمر گذار دی ختم کر دی۔ ایک
شاعر کا مصرع ہے۔ ع

طَوَتْكَ خُطُوْبُ دَهْرِكَ بَعْدَ نَشْرٍ

حوادثِ زمانہ نے پھیلانے کے بعد تجھے تہ کر دیا
یعنی تیری عمر کو فنا کر دیا ختم کر دیا بقول راغب
آیت میں دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں کاغذ کی

طرح آسمانوں کا لپیٹ دیا جانا بھی اور فنا کر دینا تباہ کر دینا بھی۔ قیامت کے دن آسمان بہر حال فنا کر دیئے جائینگے۔ (المفردات)

مُطَهِّرٌ - اسم فاعل واحد مذکر تَطْهِيْرٌ مصدر باب تفعیل۔ پاکیزہ رکھنے والا دور رکھنے والا۔

طہارت دو طرح کی ہوتی ہے جسمانی اور روحانی یا طہارتِ بدن اور طہارتِ نفس دیکھو الفاظِ ذیل میں طہارتِ بدن مراد ہے فَاطَّهَّرُوْا۔ حتی يَطْهُرْنَ۔ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ۔ اور کلماتِ ذیل میں طہارتِ نفس يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔ طَهَّرَكِ۔ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ۔ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ مَرْفُوْعَةٍ مُطَهَّرَةٍ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔ اور مندرجہ ذیل الفاظ میں دونوں طرح کی طہارت مراد ہے۔ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا۔ اناس يَتَطَهَّرُوْنَ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ۔ اَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ۔ طَهِّرَا بَيْتِيَ۔

طُهْرٌ - طَهَارَةٌ اور طُهُوْرٌ ثلاثی مجرد کے مصادر ہیں (باب نَصَرَ وکَرُمَ) چونکہ طہارت کے لئے کثافت سے دور ہو جانا لازم ہے۔ خواہ کثافتِ جسمانی ہو یا کثافتِ اخلاق یا کثافتِ عقائد اس لئے آیت میں دور رکھنے کا معنی ہے یعنی کثافتِ شرک و رذائلِ اخلاق سے پاک رکھنا اور تمام نجاستوں سے دور کر دینا۔ پ ۳/۱۴

اَلْمُطَهَّرُوْنَ - اسم مفعول جمع مذکر مرفوع تَطْهِيْرٌ مصدر۔ باب تفعیل وہ جن کو پاک کر دیا گیا ہے۔ پاک کئے ہوئے۔ پ ۲۷/۱۴۔

مُطَهَّرَةٌ - اسم مفعول واحد مؤنث تَطْهِيْرٌ مصدر۔ ہر طرح کی نسوانی جسمانی اور نفسانی کثافتوں سے پاک کی ہوئی۔ پ ۱/۳ پ ۳/۱ پ ۵/۵ پ ۳۰/۲۳۹۵۔

اَلْمُطَّهِّرِيْنَ - اسم فاعل جمع مذکر منصوب تَطَهُّرٌ مصدر۔ باب تفعّل۔ اصل میں اَلْمُتَطَهِّرِيْنَ تھا تاء کو طاء میں ادغام کر دیا گیا۔ پاک ہونیوالے پاکیزہ ہونے والے۔ پ ۱۱/۲۔

مُظْلِمًا - اسم فاعل واحد مذکر اِظْلَامٌ مصدر باب افعال۔ تاریکی میں پڑا ہوا۔ تاریک پ ۱۱/۸۔

ظُلْمَةٌ اندھیرا ظلمات جمع۔ کبھی ظلمت سے مراد جہالت کفر شرک نفاق اور معصیت ہوتی ہے جیسے اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ۔ ظلم کا معنی ہی بیجا حرکت کرنا۔ بے موقع کسی چیز کو رکھنا۔ اللہ کا حق ادا نہ کرنا۔ آدمیوں کا یا جانوروں کا حق ادا نہ کرنا۔ اپنے نفس کو معصیت میں ڈالنا یہ سب ظلم کے اقسام ہیں۔ آیاتِ قرآنیہ

میں مختلف مقامات پر مختلف اقسام کو بیان
کیا گیا ہے۔ حد مقرر سے زیادتی کرنا بھی ظلم میں
داخل ہے اور کمی کرنا بھی اسی لئے وَلَمْ تَظْلِمْ
مِنْهُ شَيْئًا میں لَمْ تنقص ترجمہ کیا گیا ہے یعنی کمی
نہیں کی۔

ظَلِيمٌ نر شتر مرغ کو کہتے ہیں کیونکہ عرب
اسکو تخلیقاً مظلوم خیال کرتے تھے ایک شاعر
کہتا ہے ؎

فَصِرْتُ كَالْهَيْقِ غَدَا يَبْتَغِي
قَرْنًا فَلَمْ يَرْجِعْ بِأُذُنَيْنِ

میں شتر مرغ کی طرح ہو گیا کہ گیا تھا سینگ
ڈھونڈھنے اور کھو آیا دونوں کان بھی۔

مُظْلِمُونَ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ مُظْلِمٌ
واحد۔ اِظْلَامٌ مصدر۔ ظلم مادہ۔ تاریکی میں پڑے
ہوئے تاریک۔ اظلام کا معنی ہے تاریکی میں آ جانا
تاریک ہو جانا۔ پ ۲۳/۲۔

مَظْلُومًا۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ ظُلْمٌ مصدر
باب ضرب۔ ستم رسیدہ۔ پ ۱۵/۴ (دیکھو مُظْلِم)

مَعَ۔ پ ۱/۵، پ ۲/۳و۱۷، پ ۳/۱۳، پ ۴/۱۱، پ ۵/۶و۱۸، پ ۷/۱و۸و۱۳
پ ۸/۱۴، پ ۹/۸و۱۶، پ ۱۰/۲و۵و۱۱و۱۳و۱۷و۱و۱۸، پ ۱۱/۴و۵، پ ۱۲/۴، پ ۱۳/۲و۶
پ ۱۴/۲۲، پ ۱۵/۱و۲و۳و۴و۱۹، پ ۱۷/۶، پ ۱۸/۶، پ ۱۹/۱و۳و۵و۱۸، پ ۲۰/۱و۱۲و۱۳
پ ۲۱/۳، پ ۲۶/۹و۱۴، پ ۲۷/۲، پ ۲۸/۲۰، پ ۲۹/۱۱و۱۶، پ ۳۰/۱۹۔

اسم ہے دو طرح کا ہوتا ہے مضاف اور غیر
مضاف یعنی مفرد۔ مَعَ مضاف ظرف ہے کبھی
اس پر حرفِ جار آتا ہے (سیبویہ) جیسے ذَهَبْتُ
مِنْ مَعِهِ میں اس کے ساتھ سے چلا گیا۔ بنی غنم
اور قبائلِ ربیعہ اس کے عین کو ساکن استعمال
کرتے ہیں۔ نحاس کا قول ہے کہ ساکن العین یعنی
مَعْ بالاتفاق حرف ہو گا مگر نحاس کا یہ قول غلط
ہے ابن ہشام انصاری نے مغنی اللبیب میں
صراحت کی ہے کہ مع کی اسمیت بہر حال باقی
رہتی ہے خواہ ساکن العین ہو یا متحرک العین۔

مَعَ مضاف اجتماعیت پر دلالت کرتا ہے
جیسے هُوَ مَعَكُمْ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ کبھی اجتماعیت
ذوات نہیں ہوتی صرف اجتماعیتِ اوقات کا
اظہار مقصود ہوتا ہے۔ جِئْتُكَ مَعَ الْعَصْرِ
میں وقتِ عصر کے ساتھ تیرے پاس آیا۔ کبھی
حال ہوتا ہے کبھی ظرف جیسے اَفِيقُوا بَنِيْ حَرْبٍ
وَاَهْوَاءُنَا مَعًا اے اولادِ حرب ہوش میں
آؤ ہم سب کی خواہشات ساتھ ساتھ ہیں۔

ابن مالک کے نزدیک مع مفرد ایسا ہی
اجتماعیت پر دلالت کرتا ہے جیسے لفظ جمیعًا

یعنی ایک ہی وقت میں ساتھ ساتھ دونوں سے
فعل کا صدور ظاہر ہوتا ہے۔ ثعلب نے فرق کیا
ہے جاؤا جمیعًا عام ہے ایک ہی وقت میں سب
آئے ہوں یا الگ الگ وقت میں مگر آئے ہوں
سب لیکن جمیعًا کی جگہ معًا کہنے میں دونوں کا
ایک ہی وقت میں آنا ضروری ہے معًا جطرح
دو کی اجتماعیت پر دلالت کرتا ہے اسی طرح
جماعت کے لئے بھی آتا ہے۔
اِذَا حَنَّتِ الْاُوْلٰی سَجَعْنَ لَهَا مَعًا جب
پہلی اظہار اشتیاق کرتی ہے تو سب ساتھ ساتھ
چہچہانے لگتی ہیں۔
خنساء شاعرہ کا مصرع ہے وَ اَفْنٰی رِجَالِی
فَبَادُوْا مَعًا۔ زمانہ نے میرے مردوں کو فنا کردیا
وہ سب کے سب ایک ہی وقت میں ہلاک ہوگئے۔
امام راغب نے صراحت کی ہے کہ اجتماعیتِ
زمانی کی طرح معًا کبھی اجتماعیتِ مکانی کو بتاتا ہے
جیسے هُمَا مَعًا فِی الدَّارِ وہ دونوں ساتھ ساتھ ایک
مکان میں ہیں کبھی اجتماع معنوی پر دلالت کرتا
ہے یعنی ایک بغیر دوسرے کے نہ موجود ہوسکے نہ
تصور میں آسکے جیسے هُمَا مَعًا فِی الْاُخُوَّةِ بھائی
ہونے میں دونوں ساتھ ساتھ ہیں ایک کے بھائی
ہونے کا نہ تصور کیا جاسکتا ہے نہ اس کا تحقق
ہوسکتا جب تک دوسرے کا تصور اور تحقق
نہ ہو کبھی مرتبہ میں اجتماعیت ظاہر کرتا ہے جیسے
هُمَا مَعًا فِی الشَّرَفِ وہ دونوں مرتبہ میں ساتھ
ساتھ ہیں۔ کبھی مدد پر دلالت کرتا ہے اَللّٰهُ مَعَنَا
اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الصّٰبِرِیْنَ اللہ کی مدد صبر کرنے والوں کے
ساتھ ہے۔ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ میرے رب کی مدد
میرے ساتھ ہے۔ یاد رکھو کہ نصرت کا معنی صرف
مع مضاف سے پیدا ہوتا ہے۔

مُعَاجِزِیْنَ

مُعَاجِزِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مُعَاجِزٌ
واحد مُعَاجَزَةٌ مصدر باب مُفَاعَلَةٌ ہرانے
والے عَجْزٌ مصدر پیچھے ہوجانا پیچھے رہ جانا یہ اصل
معنی ہے اس سے مراد ہوتا ہے کسی چیز کے حصول
سے قاصر ہونا بے بس ہونا اِعْجَازٌ دوسرے کو
عاجز بنا دینا عاجز کردینا۔ مُعَاجَزَةٌ مقابلہ کرکے
اپنے حریف کو ہرا دینا عاجز کردینا۔ منکرینِ حشر کا
خیال تھا کہ قیامت نہیں آئیگی نہ حشر ہوگا نہ
نشر نہ عذاب نہ ثواب لیکن ہوگا یہ سب کچھ
ان چیزوں کو لانے سے وہ اللہ کو روک نہیں
سکتے اوسکی قدرت سلب نہیں کرسکتے اوس کو

عاجز نہیں بنا سکتے ۔ پ ۲۲ ع ۱۱ ۔

مَعَادٍ ۔ اسمِ ظرفِ مکان ۔ جائے عود ۔ جائے بازگشت ۔ لوٹ کر آنے کی جگہ ۔ پ ۲۰ ع ۱۲ ۔

عَوْدٌ مصدر (باب نصر) کسی جگہ یا چیز یا قول یا عمل کو چھوڑ کر دوبارہ پھر اسی کی طرف لوٹنا مزید تشریح کے لئے دیکھو (عَادَ عُدْ تم عُدْنَا عادوا وغیرہ)

مَعَاذَ ۔ مصدر میمی اور اسم ۔ مضاف منصوب پناہ ۔ عَوْذٌ اور مَعَاذٌ ۔ کسی کی پناہ پکڑنی اور کسی سے وابستہ ہوجانا (دیکھو اَعُوْذُ ۔ اُعِیْذُھَا)

عُوْذَۃٌ وہ چیز جسکی پناہ پکڑی جائے اسی لئے بسم اللہ کو اور ہر منتر کو عُوذہ کہا جاتا ہے ۔

مَعَاذَ اللہ کا معنی ہے اللہ کی پناہ ۔ یعنی یہ گناہ کا کام ہے ہم اس کے کرنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ۔ پ ۱۲ ع ۱۳ ۔

مَعَاذِیْرَ ۔ جمع مَعْذِرَۃٌ واحد مصدر ۔ عذر ۔ معذرت ۔ پ ۲۹ ع ۱۷ ۔

عُذْرٌ اور عُذُرٌ ایسی بات جس سے قصور پر گرفت نہ ہو ۔ عذر تین طرح کا ہوتا ہے ۔ (۱) ارتکابِ جرم سے انکار کر دینا (۲) ارتکابِ جرم کی کوئی ایسی وجہ بیان کرنا جس سے جرم کی سزا سے بچ جائے (۳) اقرارِ جرم کے بعد آئندہ جرم نہ کرنے کا وعدہ کرنا تیسری شق کو توبہ کہا جاتا ہے ۔

اِعْتِذَارٌ ۔ عذر پیش کرنا ۔ اِعْذَارٌ (باب افعال) جھوٹا عذر پیش کرنا یا واقعی معذور ہوجانا تَعْذِیْرٌ جھوٹا عذر پیش کرنا ۔ عَذْرٌ اور مَعْذِرَۃٌ مصدر (باب ضَرَبَ) عذر قبول کرنا کسی کو معذور قرار دینا ۔ بعض اہلِ علم نے لکھا ہے کہ عذر کا ماخذ عَذِرَۃٌ ہے عَذِرَۃٌ کا معنی ہے نجاست ۔ گوہ جرم اور گناہ بھی نجاست ہے ثلاثی مجرد سے عَذَرَ یَعْذِرُ مستعمل ہے عَذَرَتُ الصَّبِیَّ میں نے بچہ کا استنجا کر دیا ۔ عَذَرْتُ زَیْدًا میں نے زید کے عذر کو قبول کیا اور قصور کی نجاست سے اوس کو پاک کر دیا اِعْتَذَرَتِ الْمِیَاہُ پانی منقطع ہوگیا اِعْتَذَرَتِ الْمَنَازِلُ مکان ویران ہو گئے ۔ عاذِرَۃٌ استحاضہ والی عورت ۔ عَذَوَّرٌ بدخو آدمی ۔

مَعَارِجَ ۔ جمع معراج مفرد ۔ اسم آلہ ۔ زینہ سیڑھیاں ۔ پ ۲۵ ع ۹

اَلْمَعَارِجِ ۔ جمع ۔ اَلْمِعْرَاجُ مفرد ۔ اسم آلہ درجات ۔ پ ۲۹ ع ۷ ۔

عُرُوْجٌ چڑھنا (ضرب) عَرَجَ عُرُوجًا و عَرَجَانًا ٹیڑھا ہو کر چلا جیسے زینہ پر چڑھنے والا

عَرِج رسمع) پیدائشی لنگڑا ہوا۔ عَرج کجی لنگڑا پن۔ اونٹوں کا بڑا گلہ۔

مَعَاشًا ۔ اسم اور مصدر۔ زندگی یعنی وقت زندگی۔ پ ۳۰ / ۱

عَیشٌ کسی حیوان یا انسان کی زندگی حیات کا لفظ عام، اللہ، ملائکہ، انسان، حیوان سب کے لئے استعمال کیا جاتا ہے عیش اور معاش کا استعمال صرف حیوان اور انسان کے لئے ہوتا ہے۔ معیشت سامانِ زندگی۔ معائش جمع

مَعَائِشَ ۔ جمع۔ مَعِیشَۃٌ واحد سامانِ زندگانی۔ پ ۸ / ۱۴۔

اَلْمُعْتَبِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر اَلْمُعْتَبُ واحد۔ مقبول التوبہ۔ پ ۲۴ / ۱۷

عَتَبٌ اور مَعْتَبَۃٌ اسم اور مصدر ناراضگی ناراض ہونا عَتَبٌ اصل میں اوس جگہ کو کہتے ہیں جہاں اترنے والے کو کچھ دکھ اور چبھن ہو اسی لئے سیڑھی اور چوکھٹ کو عَتَبَۃٌ کہا جاتا ہے اِعْتَابٌ ناراضگی کا اظہار کرنا۔ ناراضگی دور کرنا یعنی منانا۔ اِسْتِعْتَابٌ (استفعال) راضی کرنا عُتبے ناراضگی کا سبب۔ بَیْنَھُمْ اُعْتُوْبَۃٌ ان کے آپس میں ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے ایک دوسرے سے ناراض ہے۔

مُعْتَدٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اصل میں مُعْتَدِی تھا۔ اِعْتِدَاءٌ مصدر۔ (باب افتعال) حد سے آگے بڑھنے اِعْتِدَاءٌ حدودِ حق سے ہٹ جانا تجاوز کرنا۔ عَدْوٌ کا مفہوم ہے ہٹ جانا۔ تجاوز کرنا۔ دل سے اگر ایک دوسرے کی طرف سے ہٹ جائے تو عدوان اور عَدُوٌ ہے اگر کوئی جگہ ناہموار ہو تو اوسکو مَکَانٌ ذُوْ عَدْوَاءٍ کہتے ہیں عَدُوٌّ اور مُعَادِی دشمن۔ اسی مفہوم کے لحاظ سے عَدْوٌ اور عِدَاءٌ دوڑ لگانے کو بھی کہتے ہیں۔ تَعَدِّی دوسرے کی طرف تجاوز کرنا۔ پ ۲۶ / ۱۴ پ ۲۹ / ۳ پ ۳۰ / ۸ ۔

اَلْمُعْتَدُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع اَلْمُعْتَدِی واحد حق سے تجاوز کرنے والے پ ۱ / ۲

اَلْمُعْتَدِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب و مجرور اَلْمُعْتَدِی واحد اِعْتِدَاءٌ مصدر حق سے ہٹنے والے حد سے تجاوز کرنے والے پ ۲ / ۸ پ ۷ / ۲

پ ۸ / ۱۳ و ۱۱ / ۱۳

اَلْمُعْتَرَّ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اصل میں اَلْمُعْتَرِرُ تھا۔ اِعْتِرَارٌ مصدر (افتعال) عَرٌّ مادہ مانگنے کے درپے بھیک مانگنے کے لئے

سامنے آنے والا۔ سائل۔ عَرٌّ اور عُرٌّ خارش کھجلی۔ مَعَرَّۃٌ ۔ مضرت۔ دُکھ۔ پ ۲۶/۱۷

مُعْجِزٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ إعْجَازٌ مصدر باب افعال عاجز بنانے والا۔ ہرانیوالا ۲۶

مُعْجِزِیْ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ اصل میں مُعْجِزِیْنَ تھا اضافت کی وجہ سے نون ساقط کر دیا گیا۔ مُعْجِزٌ واحد۔ ہرانے والے۔ عاجز بنا دینے والے۔ پ ۱۴/۲

مُعْجِزِیْنَ ۔ جمع مذکر اسم فاعل۔ ہرانیوالے عاجز بنا دینے والے پ ۸ پ ۱۱/۱ پ ۱۲/۳ ۱۷/۲ پ ۱۳/۱۳ پ ۱۴/۱۴ پ ۲۰/۱۴ پ ۲۴/۲ پ ۲۵/۲ (دیکھو معاجزین)

مَعْدُوْدٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ شمار کیا ہوا یعنی مقرر پ ۱۲/۹ ۔

عَدٌّ گنتی شمار۔ عَدٌّ مصدر (نَصَرَ) شمار کرنے اور معدود ہونے سے کبھی کسی چیز کی قلت مراد ہوتی ہے جیسے أَیَّامًا مَعْدُوْدَۃً گنتی کے چند دن۔ کبھی کثرت مراد ہوتی ہے جیسے إِنَّهُمْ لَذُوْ عَدَدٍ وہ بڑی تعداد والے ہیں۔ عُدَّۃٌ مال اور اسلحہ کی کثیر مقدار۔ عِدَّۃٌ شمار اور شمار کی ہوئی چیز إِعْدَادٌ تیار کر رکھنا۔

مَعْدُوْدَاتٍ ۔ اسم مفعول جمع مؤنث مَعْدُوْدَۃٌ واحد گنے ہوئے یعنی چند گنتی کے دن پ ۲/۷ پ ۳/۱۱ ۔ اول جگہ ماہ رمضان دوسری جگہ چار دن یا تین دن مع یوم النحر کے اور تیسری جگہ گوسالہ پرستی کے بقدر ایام مراد ہیں۔

مَعْدُوْدَۃً ۔ اسم مفعول واحد مؤنث منصوب معدودات جمع گنتی کے چند دن یعنی جتنے دن ہم نے گوسالہ پرستی کی تھی۔ پ ۱/۹

مَعْدُوْدَۃٍ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث گنتی کے چند۔ تھوڑے۔ پ ۱۲/۱۲ ۔

مُعَذِّبُوْهَا ۔ اسم فاعل جمع مذکر مضاف ھا ضمیر مؤنث غائب مضاف الیہ۔ اصل میں مُعَذِّبُوْنَ تھا اضافت کی وجہ سے نون ساقط ہو گیا تَعْذِیْبٌ مصدر باب تفعیل اوسکو سخت دکھ دینے والے پ ۱۵/۴

عَذْبٌ شیریں پانی۔ عذاب سخت درد پہنچانا۔ تَعْذِیْبٌ (باب تفعیل) بہت زیادہ دکھ دینا۔ عَذَبَۃُ السَّوْطِ کوڑے کی نوک۔ گانٹھ۔ تعذیب کے معنی کی توجیہ اہل لغت نے مختلف طور پر کی ہے (۱) عَذْبٌ شیریں پانی کو کہتے ہیں تعذیب کے معنی ہوئے زندگی کی شیرینی زائل کر دینا گویا عَذْبٌ سے باب تفعیل سلب ماخذ کیلئے آیا یا یوں کہا جائے کہ عَذْبٌ صاف ستھرے

پانی کو کہتے ہیں اس لئے تعذیب کا معنی ہوا مکدر
اور گدلا کر دینا یعنی زندگی کو خراب کر دینا۔

۲۔ عذب الرّجلُ اوس نے کھانا پینا
اور سونا چھوڑ دیا۔ عَاذِبٌ اور عَذُوبٌ وہ آدمی
جس نے کھانا پینا اور سونا چھوڑ دیا یعنی منافعِ حیات
سے محروم ہوگیا ہو اسی لئے عَاذِبٌ رنڈوے
کو بھی کہتے ہیں جسکی بیوی نہ ہو۔ اس بناء پر تعذیب
کا معنی ہوا بھوک پیاس اور بے خوابی پر کسی کو تیار
کر دینا یا بے خواب و خور بنا دینا۔

۳۔ عَذَبَۃٌ چونکہ کوڑے کی نوک کی گانٹھ
کو کہتے ہیں اس لئے تعذیب کا معنی ہوا کوڑے
کی نوک والی گانٹھ سے کسی کو مارنا یعنی سخت دکھ
دینا۔ بعض اہلِ لغت نے کہا ہے کہ تعذیب کا
معنی ہی مارنا ہے۔ (راغب)

مُعَذِّبُھُمْ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب
مضاف ھُمْ ضمیر مضاف الیہ انکو سخت دُکھ
دینے والا۔ پ ۹/۱۸۔

مُعَذِّبُھُمْ۔ اسم فاعل واحد مذکر مرفوع
مضاف ھُمْ ضمیر مضاف الیہ ان کو سخت دکھ
دینے والا۔ پ ۹/۱۱۔

مُعَذِّبِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر سخت
عذاب دینے والے پ ۱۵/۲۔

مُعَذَّبِیْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر نکرہ۔ عذاب
دئے گئے۔ عذاب یافتہ پ ۱۹/۱۱ پ ۲۲/۱۰ پ ۲۳/۶

اَلْمُعَذَّبِیْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر معرف
باللام۔ بمعنی مذکور پ ۱۵/۱۵ (سب کے لئے دیکھو معذبون ھا)

مَعْذِرَتُھُمْ۔ مَعْذِرَۃٌ اسم مصدر مضاف۔
ھُمْ ضمیر مضاف الیہ اون کا عذر۔ پ ۲۱/۹ پ ۲۴/۱۱۔

اَلْمُعَذِّرُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر تَعْذِیْرٌ
مصدر رباب تفعیل۔ جھوٹا عذر پیش کرنیوالے۔ پ ۱۰/۱۸

مَعْذِرَۃً۔ مصدر اور اسم۔ عذر پیش کرنا اور عذر
پ ۹۔ (دیکھو تینوں الفاظ کی مزید تشریح کیلئے معاذیرہ)

مُعْرِضُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔ رخ
گردانی کرنیوالے۔ منہ موڑنیوالے۔ اجتناب کرنیوالے۔
اعْرَاضٌ مصدر۔ باب افعال۔ رخ گردانی کرنا۔
موتھ پھیر لینا اصل استعمال میں اگر اعراض کے بعد
لام آئے تو سامنے آنے کا معنی ہوتا ہے جیسے اَعْرَضَ
لِی وہ میرے سامنے آیا میرے سامنے نمودار ہوا اور
اگر اعرض کے بعد عَنْ آئے تو رخ پھیرنے منہ
موڑنے اور اجتناب کرنے کا معنی ہوتا ہے جیسے
اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ اس نے میری یاد سے منہ
موڑا اجتناب کیا۔ ھُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا مُعْرِضُوْنَ

ہماری نشانیوں سے منہ پھیرنے والے ہیں۔ کثرتِ استعمال کی وجہ سے بغیر ذکر عن کے بھی منہ پھیرنیکا معنی مراد ہوتا ہے گویا اعراض کا معنی ہی رخ گردانی اور اجتناب ہوگیا۔ (عَرَضَ۔ عُرْضَۃٌ۔ عَارِضٌ کے استعمال کی تنقیح کے لئے دیکھو باب العَین فصل الف و (اع) پ ۱/۱ پ ۳/۱۱ پ ۹/۱۷ پ ۱/۱۹ پ ۱۳/۴ پ ۱۷/۳،۲،۱ پ ۱۷/۴ پ ۱۸/۱۲،۳،۴،۱ پ ۲۳/۱۴ پ ۲۶/۱۔

مُعْرِضِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب ومجرور۔ اِعْرَاضٌ مصدر باب افعال رخ یعنی منہ موڑنے والے۔ اجتناب کرنے والے۔ پ ۷ پ ۱۴/۲ پ ۱۹/۵ پ ۲۳/۲ پ ۲۹/۱۶۔ (دیکھو معرضون)

مَعْرُوْشَاتٍ ۔ اسم مفعول جمع مؤنث مَعْرُوْشَۃٌ واحد۔ چھتریوں پر چڑھائی ہوئی بیلیں ابن عباسؓ نے فرمایا عام بیلیں مراد ہیں خواہ چھتریوں پر چڑھائی گئی ہوں یا نہ چڑھائی گئی ہوں مگر اوپر پھیلائی جاتی ہوں جیسے انگور، خربوزہ، تربوز، کدو اور غیر معروشات سے مراد ہے وہ پودا جسکی بیل نہ ہو جیسے کھجور وغیرہ کا درخت یا گیہوں جو وغیرہ۔ ضحاکؒ کا قول ہے دونوں سے انگور کی بیلیں مراد ہیں معروشات وہ بیلیں جو اوپر چڑھادی گئی ہوں اور غیر معروشات وہ بیلیں جو اوپر نہ چڑھائی گئی ہوں (بغوی)

عَرِشٌ چھتری، ٹٹی۔ عَرَشْتُ الْکَرَمَ میں نے انگور کی بیل کے لئے چھتری بنادی (ضرب) تعریش کا بھی یہی معنی ہے عَرِیْشٌ جھونپڑی ہر چھپری کے لئے اونچا ہونا لازم ہے اسی علو کے مفہوم کے لحاظ سے عرش بادشاہ کے تخت کو کہتے ہیں اور مجازاً اقتدار و سلطنت بھی مراد لے لیتے ہیں۔ (المفردات) پ ۸/۴

اَلْمَعْرُوْفُ ۔ اسم مفعول واحد مذکر معرفہ مَعْرِفَۃٌ اور عِرْفَانٌ مصدر باب ضرب اچھا کام۔ اچھی بات۔ معرفت اور عرفان کسی چیز کو آثار علامات حالات اور مختلف عوارض سے پہچاننا علمٌ معرفت سے عام ہے۔ عَرَفْتُ اللّٰہَ کہا جاتا ہے عَلِمْتُ اللّٰہَ نہیں کہہ سکتے کیونکہ اللہ کو جاننا اور پہچاننا صرف علامات اور آثار کو دیکھکر ہوتا ہے عَلِمَ اللّٰہُ کہا جاتا ہے عَرَفَ اللّٰہُ نہیں کہا جاتا کیونکہ اللہ کسی چیز کو اوس کے احوال اور آثار سے نہیں جانتا بلکہ حقیقت اور ذات جانتا ہے گویا معرفت کا درجہ علم سے نیچا ہے۔ معرفت علم ناقص کو کہتے ہیں۔ معرفت کے بعد اقرار اور اعتراف لازم ہے معرفت کی ضد انکار (نہ پہچاننا) ہے

اور علم کی ضد جہالت۔ معرفت کا اصل ماخذ لفظ
عَرْفٌ ہی عَرْفٌ کا معنی تیزی دھار۔ عَرَفْتُہٗ
میں نے اوسکی دھار پالی یعنی پہچان لیا۔ یا عَرْفٌ
کا معنی خوشبو میں نے اوسکی خوشبو پالی یعنی پہچان
لیا۔ تَعْرِیْفٌ (باب تفعیل) شناخت کرا دینا
پہچنوا دینا۔ آراستہ کرنا اور پاکیزہ بنا دینا۔

معروف ہر وہ عمل یا قول جسکی خوبی عقلاً یا
شرعاً ثابت ہو یعنی اچھا بھلا کام یا بھلی بات۔
اسکی ضد مُنکَر ہے گویا معروف وہ چیز ہوئی
جسکو ہر عقلمند یا شرع کا پابند پہچانتا اور اچھا
جانتا ہے اور اس کا اقرار کرتا ہے اور مُنکَر وہ
چیز ہے جسکو کوئی عقلمند نیک آدمی نہیں پہچانتا
ہے اور اوس سے ایسی نفرت کرتا ہے جیسے کسی
اجنبی سے۔ عُرْفٌ بھی کبھی معروف کے معنی
میں آتا ہے۔

عَرَّافٌ پیش گوئی کا مدعی آئندہ واقعات
کو جاننے کا دعوی کرنے والا (جس طرح اسلام
سے پہلے بعض لوگ ہوتے تھے) عَرِیْفٌ لوگوں
کو پہچاننے اور پہچنوانے والا۔ ایک شاعر کا قول ہے
بَعَثُوْا اِلَیَّ عَرِیْفَهُمْ یَتَوَسَّمُ اونھوں
نے پہچاننے کے لئے میرے پاس شناخت
کرنیوالے کو بھیجا۔ کثرتِ استعمال کے بعد عریف
کا معنی ہو گیا مشہور سردار ایک شاعر کہتا ہے۔

بَلْ کُلُّ قَوْمٍ وَاِنْ عَزُّوْا وَاِنْ کَثُرُوْا
عَرِیْفُهُمْ بِاَثَافِی الشَّرِّ مَرْجُوْمُ

ہر قوم خواہ کتنی ہی باعزت اور تعداد میں زیادہ
ہو مگر اوس کے سردار پر شر کے پتھر پھینک کر مارے
ہی جاتے ہیں۔

عَرُفَ عَرَافَةً (کَرُمَ) عراف ہو گیا۔
اعتراف (افتعال) اقرار۔ معرفت گناہ
کا اقرار۔ پ ۲/۲۲۶ و ۲۳۱ اچا بجگہ ۱۵۹ پ ۴/۲ و ۳ و ۱۲ و ۱۴ پ ۵/۱
پ ۹/۹ پ ۱۰/۱۵ پ ۱۱/۳ پ ۱۷/۱۳ پ ۲۱/۱۱۔

مَعْرُوْفٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر نکرہ
مرفوع۔ اچھی بھلی۔ نرم بات پ ۳/۴ پ ۲۶/۱۔

مَعْرُوْفٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر نکرہ مجرور
اچھا کام پ ۲/۳ دو جگہ پ ۵/۱۴ پ ۲۸/۸ و ۱۷ دو جگہ

مَعْرُوْفًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر نکرہ منصوب
پ ۲/۱۴ پ ۲۳/۱ دستور کے موافق بھلی بات۔ پ ۴/۱۴ نرم
اچھی بات پ ۲۱/۱۱ اچھا طریقہ پ ۲۱/۱۷ بھلائی اچھا سلوک

مَعْرُوْفَةٌ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث۔
پسندیدہ پ ۱۸/۱۳۔

مَعَرَّةٌ ۔ اسم۔ مضرت۔ دکھ پ ۲۶/۱۱ (دیکھو

(المُعْتَرّ)

اَلْمَعْزُ - اسم جنس. بکریاں. معزیٌّ کنجوس مکھی چوس، مَاعِزٌ اور مَاعِزَۃٌ بکریاں. بے ڈھنگی پیدائش والا آدمی. سخت آدمی چالاک مَاعِزَۃٌ کی جمع مَوَاعِز آتی ہے. مَعَّازٌ بکریوں والا. اُمْعُوْزٌ پہاڑی بکریوں کا گلہ.

مَعْزٌ مصدر (باب نصر) جدا کر دینا (باب سمع) سخت ہو جانا. اِمْعَازٌ (افعال) بہت بکریوں کا مالک ہو جانا. اِسْتِمْعَازٌ کام میں کوشش کرنا. ۵۴ -

مَعْزِلٍ - اسم ظرف مکان. الگ جگہ ۱۱/۴۲

عَزْلٌ مصدر (باب ضرب) الگ کر دینا. تَعَزُّلٌ (تفعل) الگ کر دینا. اِعْتِزَالٌ (باب افتعال) الگ ہو جانا جیسے تَعَزَّلْتُہٗ فَاعْتَزَلَ میں نے اوسکو الگ کر دیا تو وہ الگ ہو گیا. اعتزال متعدی بھی ہے الگ کر دینا. جیسے فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ عورتوں کو الگ کرو. یعنی اون سے الگ رہو. اَعْزَلُ ہتھیاروں سے الگ غیر مسلح. وہ ابر جس میں بارش نہو.

مَعْزُوْلُوْنَ - اسم مفعول جمع مذکر عَزْلٌ مصدر. الگ کئے ہوئے یعنی روکے گئے (راغب) ۱۹/۱۵

مِعْشَارَ - اسم. دسواں حصہ ۲۳/۱۱ عَشَرَۃ اور عَشَرٌ دس. عَشَرْتُھُمْ میں نے اونکے مال کا دسواں حصہ وصول کیا. میں اونکا دسواں بن گیا. یعنی پہلے وہ نو تھے میرے شامل ہونے کے بعد دس ہو گئے. یہ معنی بھی ہیں کہ پہلے اون کے مال کے نو حصے تھے میں نے دسواں حصہ ہٹا دیا. مِعْشَارٌ اور عُشْرٌ دسواں حصہ.

نَاقَۃٌ عُشَرَاءُ دس ماہہ حاملہ اونٹنی. عِشَارٌ جمع. جَاءُوْا عُشَارَیٰ وہ دس دس کی ٹولیاں بنا کر آئے. عُشَارِیٌّ دس ہاتھ لمبا. عَشِیْرَۃٌ خاندان جس سے آدمی کا جتھا بنتا ہے چونکہ دس کی تعداد کو کامل مانا جاتا ہے اس لئے عشیرۃ سے مراد ہوا کامل خاندان. مُعَاشَرَۃٌ اچھا برتاو جیسے خاندان والوں میں ہونا چاہئے عزیزوں کا ایسا سلوک. مَعْشَرٌ بڑا گروہ پورا گروہ.

مَعْشَرَ - اسم مفرد. بڑا گروہ. مَعَاشِرُ جمع (دیکھو. مِعشار) ۲۷/۱۲ ش ۳۰۲

اَلْمُعْصِرَاتِ - اسم فاعل جمع مونث اَلْمُعْصِرَۃ واحد اِعْصَارٌ مصدر. باب افعال. نچوڑنے والیاں مراد وہ ہوائیں جو بادلوں کو دبا کر نچوڑتی ہیں (مجاہد قتادہ. مقاتل وکلبی و روایت عوفی از ابن عباس)

یا وہ ہوائیں جو گرد اڑاتی ہیں جن کے اندر بگولے ہوتے ہیں (از ہری) یا بادل (ابو العالیہ ۔ ربیع ۔ ضحاک و روایت والبی از ابن عباس)

فراء کا کہنا ہے کہ مُعْصِر اس بادل کو کہتے ہیں جو پانی سے بھرا ہوتا ہے اور برسنے والا ہی ہوتا ہے۔ ابن کیسان کا قول ہے معصرات کا معنی ہی فریاد رسی کرنے والے۔ زید بن اسلم ۔ سعید بن جبیر اور حسن بصریؒ کے نزدیک آسمان مراد ہیں ایک روایت میں مقاتل کا بھی یہی قول مروی ہے (بغوی)

عَصْرٌ مصدر (ضَرَبَ) نچوڑنا مَعْصُوْرٌ اور عَصِیْرٌ نچوڑا ہوا عرق عُصَارَۃٌ عرق نکل جانے کے بعد فضلہ۔ نچوڑنے سے مراد کبھی منفعت اندوزی ہوتی ہے۔

عَصْرٌ اور عَصَرٌ (اسم) پناہ گاہ عَصْرٌ اور عِصْرٌ زمانہ عُصُور جمع ۔ عَصْر دن کا پچھلا حصہ۔ نماز عصر ۔ عَصْرَان صبح شام یا رات دن۔ (راغب)

اَلْمَعْصِیَۃ ۔ مصدر میمی اور اسم۔ نافرمانی کرنا نافرمانی۔ عِصْیَانٌ بھی مصدر ہے (ضرب) عَصَا لاٹھی عِصْیَانٌ کا ماخذ عصا ہی ہے جس کے پاس لاٹھی (قوت) ہوتی ہے وہ دوسرے کی نافرمانی کرتا ہی ہے گویا عِصْیَانٌ کا معنی ہوا لاٹھی

کے بل پر کسی کی نافرمانی کرنی۔ توسیعِ استعمال کے بعد ہر نافرمانی کو عصیان کہا جانے لگا شَقَّ العصا اس نے لاٹھی کو پھاڑ دیا یعنی جماعت سے الگ ہوگیا ایک لاٹھی کے دو کردیئے۔

(راغب ولسان) پ ۲۸

مُعَطَّلَۃٌ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث تعطیل مصدر باب تفعیل خالی چھوڑے ہوئے (کنوئیں) جن سے کوئی پانی بھرنیوالا ہی نہیں رہا۔

عَطَلٌ آرائش زیور کام وغیرہ سے خالی ہونا اَلْمَرْأۃ عُطُلٌ عورت بے زیور ہے قَوْسٌ عُطُلٌ بغیر تانت کی کمان۔ تَعْطِیْلٌ زیور اور کام وغیرہ سے خالی کر دینا تَعَطَّلٌ خالی ہونا بیکار ہونا دَارٌ مُعَطَّلَۃٌ ویران گھر مُعَطِّلٌ وہ شخص جو اس عالم کے لئے خالق کی ضرورت نہیں سمجھتا یعنی دنیا کو خالق وصانع سے معطل جانتا ہے۔ پ ۱۳/۱۷

مُعَقِّبٌ اسم فاعل واحد مذکر تَعْقِیْبٌ مصدر باب تفعیل عقب مادہ۔ رد کرنے والا۔ لوٹا دینے والا۔ (معالم) تَعَقُّبٌ اور باز پرس کرنے والا (المفردات) پ ۱۲/۱۳

عَقِبٌ اور عَقْبٌ ایڑی۔ مجازاً بیٹا۔ پوتا۔

نسل۔ عَقِبُ الشَّہرِ مہینے کا آخری حصہ۔ رَجَعَ
علےٰ عَقِبِہٖ فوراً پلٹ پڑا لوٹ گیا۔
عُقبٌ، عُقبیٰ، عاقبت، نیک انجام
ثواب۔ عُقوبت عِقاب معاقبت برا انجام
عذاب لیکن عاقبت کا استعمال اگر بصورتِ اضافت
ہو تو کبھی عقوبت کے معنی میں بھی مستعمل ہو جاتا
ہے۔ تَعقِیبٌ ایک کے بعد دوسرے کو لانا۔
عَقَّبَ الفَرَسُ فِی عَدْوِہٖ گھوڑا پیہم دوڑا۔
پیچھے کو لوٹنا۔ اِعتِقَابٌ (افتعال) ایک کا دوسرے
کے بعد آنا جیسے اِعتِقَابُ اللَّیلِ والنَّہارِ عُقبَۃٌ
ایک گھوڑے پر دو آدمیوں کا باری باری سے
سوار ہونا۔ عُقبَۃُ الطَّائِرِ پرندہ کا اوپر چڑھنا
نیچے اُترنا اعقابٌ (افعال) انجام کار آخر میں
کسی چیز کو لانا فَاَعقَبَہُم نِفَاقًا انجام کار اونکے
اندر نفاق پیدا کر دیا۔ اَعقَابُ الرَّجُلِ آدمی کی
نسل، اہل لغت کے نزدیک لڑکی کی اولاد اعقاب
میں داخل نہیں ہے ہاں اگر اپنی اولاد ہو تو حکماً (۱)
نواسی نواسہ کو بھی نسل میں شامل سمجھا جائیگا۔

مُعَقِّبَاتٌ۔ اسم فاعل مؤنث جمع الجمع۔
مُعَقِّبَۃٌ جمع مُعَقِّبٌ واحد تعقیبٌ مصدر
باری باری سے روز و شب میں آنیوالے ملائکہ۔

(بیضاوی و کبیر) پ ۱۳/۸

مَعَہٗ۔ اسکے ساتھ۔ مَعَ مضاف ہٗ ضمیر واحد
مذکر غائب مضاف الیہ۔ پ ۲/۱۶ و ۱۰ پ ۴/۶ پ ۶/۱۰ پ ۵/۱۵ و ۱۶
پ ۹/۶ پ ۱۰/۱۷ پ ۱۱/۱۳ پ ۱۲ پ ۱۳/۸ پ ۱۵/۵ و ۱۲
پ ۱۸/۵ و ۱۵ و ۱۶ پ ۱۹/۲ و ۹ و ۱۰ پ ۲۲/۸ پ ۲۳/۷ و ۱۱ پ ۲۴/۲ و ۸ پ ۲۵/۱۱
پ ۲۶/۱۲ پ ۲۸/۷ و ۲۰۔

مَعَہَا۔ اوس کے ساتھ۔ مع مضاف ھا ضمیر
واحد مؤنث غائب مضاف الیہ پ ۲۶/۱۶

مَعَہُم۔ اون سب کے ساتھ مع مضاف
ھُم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۱/۱۱ و ۱۲
پ ۲/۱۰ پ ۵/۷ و ۱۳ و ۱۷ پ ۵ پ ۱۴/۶ پ ۲۳/۱۳ پ ۲۷/۱۹ پ ۲۸/۲ و ۵۔

مَعَکَ تیرے ساتھ۔ مع مضاف۔ کَ
ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔ پ ۵/۱۲ پ ۹/۱ و ۶
پ ۱۲/۲ و ۱۰ پ ۱۸/۲ پ ۱۹/۱۹ پ ۲۰/۹ پ ۲۲/۳ پ ۲۹/۱۴۔

مَعَکُمَا۔ تم دونوں کے ساتھ مع مضاف
کُمَا ضمیر تثنیہ مخاطب مضاف الیہ۔ پ ۱۶/۱۱

مَعَکُم۔ تم سب کے ساتھ مع مضاف کُم
ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ پ ۱/۵ و ۲ پ ۳/۷ پ ۵/۷ و ۱۴
پ ۶/۷ و ۱۲ پ ۷/۱۷ پ ۸/۱۶ پ ۹/۱۶ پ ۱۰/۶ و ۱۳ و ۲ پ ۱۱/۷ و ۱۴ پ ۱۲/۸
پ ۱۳/۲ پ ۱۹/۵ پ ۲۰/۱۳ پ ۲۲/۱۹ پ ۲۳ پ ۲۶ پ ۲۷/۱۴ و ۱۷ و ۱۸ پ ۲۸/۵

مَعِیَ۔ میرے ساتھ مَعَ مضاف یَ ضمیر

متکلم واحد مضاف الیہ۔ پ ۹/۳ پ ۱۰/۱۷ پ ۱۵/۲۱و۲۲ پ ۱۶/۱ پ ۱۷/۲ پ ۱۹/۸و۹و۱۰ پ ۲۰/۷ پ ۲۹/۲ ۔

مَعَنَا۔ ہمارے ساتھ مَعَ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ پ ۱۰/۱۲ پ ۱۲/۴و۱۳ پ ۱۳/۲ پ ۱۶/۱۱ پ ۱۹/۹۔

مَعْكُوفًا۔ اسم مفعول واحد مذکر عکوف مصدر۔ بند۔ محبوس۔ ممنوع۔ اسی کے لئے اپنے کو وقف کر دینا۔ عُكُوفٌ کسی چیز پر بطور تعظیم جم کر بیٹھنا اوسی سے لو لگانا اور اسی کے لئے اپنے کو وقف کر دینا۔ یہ متعدی بھی ہے اسوقت روک دینے اور بند کر دینے کا معنی ہو گا۔ اِعتِکاف۔ عرفِ شرع میں مسجد میں بطور عبادت چند روز کے لئے گوشہ نشین ہو جانے کو کہتے ہیں۔ پ ۲۶/۱۱

اَلْمُعَلَّقَۃ۔ اسم مفعول واحد مونث تعلیق مصدر۔ لٹکائی گئی۔ اَدھر میں۔ نہ اِدھر نہ اُدھر۔ نہ سہاگن کہ میاں اس کا خبر گیراں اور پرسانِ حال ہو نہ رانڈ کہ شوہر مر جائے نہ مطلقہ کہ نکاح سے آزاد ہو جائے۔ پ ۵/۱۶ ۔

عَلَقٌ پانی کا ایک نہایت باریک کیڑا جو جونک کی طرح خون پیتا ہے (صحاح۔ تاج قاموس) عَلَقَۃٌ لوتھڑا۔ جما ہوا خون۔ تَعلیق لٹکانا۔ عَلِقٌ (مصدر) لٹکنا کسی چیز کو لٹکایا جاتا ہے جیسے مشک کا قبضہ۔ فعل مجرد۔ باب سمع سے آتا ہے۔ عَلِقَ دَمُ فُلانٍ بِزَیْدٍ۔ فلاں شخص کا قتل زید سے وابستہ ہو گیا یعنی زید اوسکا قاتل ہے۔ عِلْقٌ نفیس چیز جس سے لوگوں کے دلوں کو وابستگی ہوتی ہے۔ عَلُوقٌ موت عَلِقَتِ الْمَرْاَۃُ عورت حاملہ ہو گئی۔ (المفردات)

مُعَلَّمٌ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ تعلیم مصدر سکھایا ہوا۔ تعلیم دیا ہوا۔ پ ۲۵/۱۴ ۔

اِعْلامٌ اطلاع دینا آگاہ کرنا۔ تعلیم آہستہ آہستہ اسطرح بتانا کہ سیکھنے والے کے دماغ میں اس کا اثر پیدا ہو جائے بعض اہلِ علم کا قول ہے کہ تصورِ معانی کے لئے نفس کو بیدار کرنے کا نام تعلیم ہے اور بیدار ہونیکا نام تَعَلُّمٌ۔

کبھی تعلیم بمعنی اِعلام بھی آیا ہے جیسے اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ بِدِیْنِکُمْ (مفردات)۔ عَلَمٌ کسی چیز کا نشان کپڑے کے نقوش۔ پہاڑ۔ مشہور آدمی۔ مَعَالِمُ نشانات۔ عُلَامٌ مہندی۔ عالَمٌ وہ چیز جس سے کسی شئی کا علم ہو جائے۔ سارے جہان سے اللہ کی ہستی کا پتہ چلتا ہے اس لئے اسکو عالَم کہتے ہیں۔ (صحاح ولسان)

مَعْلُوْمٌ - اسم مفعول واحد مذکر معرفہ و نکرہ
جانا ہوا۔ معین۔ مقرر۔ عِلْم سے معلوم کا مشتق
ہونا تو ظاہر ہی ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ عَلَمْ کو
ماخذ قرار دیا جائے عَلَمْ کا معنی نشان جو چیز نشان
زد ہوتی ہے۔ اس کی تعیین ہو ہی جاتی ہے اسلئے
معلوم کا ترجمہ مقرر ہو گیا۔ پ ۱۴/۱۳و۲۲و۱ پ ۱۹/۱۲و۷
پ ۲۳/۱۴و۹و۶ پ ۲۷/۱۵ پ ۲۹/۲۱و۱ -

مَعْلُوْمَاتٌ - اسم مفعول جمع مؤنث مَعْلُوْمَۃٌ
واحد۔ جانے ہوئے مقرر پ ۲ یعنی شوال ذیقعد
اور نو دن ذی الحجہ کے مع دسویں رات کے۔
ابن عمر نے ذی الحجہ کے دس روز بتائے ہیں یعنی دس
راتیں۔ چونکہ تیسرے مہینہ کے دس روز بھی حج کا
ہی زمانہ ہے اس لئے جمع کا صیغہ ذکر کیا۔ ابن زبیر
نے ذی الحجہ کے پورے مہینہ کو ایام حج میں شامل
کیا ہے کیونکہ یوم عرفہ کے بعد بھی بعض متعلقات کی
تکمیل کی جاتی ہے مثلاً رمی۔ ذبح۔ حلق۔ طواف زیارت
منا میں شب باشی وغیرہ۔

مَعْلُوْمَاتٍ - اسم مفعول جمع مؤنث معلومۃ
واحد۔ جانے ہوئے مقرر پ ۱۷/۱۱
اکثر مفسرین کے نزدیک ماہ مراد ہیں عطاء
کی روایت سے ابن عباس کا قول ہے کہ یوم عرفہ
یوم النحر اور ایام تشریق مراد ہیں مقاتل نے کہا
صرف ایام تشریق مراد ہیں۔ زجاج نے حضرت علیؓ کے
قول کو اختیار کیا ہے۔

مُعَمَّرٌ - اسم مفعول واحد مذکر۔ تَعْمِیْرٌ مصدر عمر
رسیدہ بڑی عمر والا۔ پ ۲۲/۱۴ -

عِمَارَۃٌ آبادی۔ آباد کرنا۔ آباد ہونا (نص) عَمْرٌ
اور عُمُرٌ آدمی کی مدت زندگی کیونکہ مدتِ زندگی
میں انسان کی عمارتِ بدن قائم رہتی ہے۔ بدنی
مکان تعلقِ روح کی وجہ سے آباد رہتا ہے۔ عَمْرٌ
اور عُمُرٌ کا اگرچہ ایک معنی ہے لیکن قسم کے موقع
پر عَمْرٌ بولا جاتا ہے۔
تَعْمِیْرٌ (تفعیل) کسی کو عمر دینا۔ عمر بڑھانا یا
درازی عمر کی دعا دینا۔ اِعْمَارٌ اور عُمْرَۃٌ ملاقات۔
عِمَارَۃٌ آدمی کا مخصوص خاندان۔ ایک شاعر کا قول ہے
لِکُلِّ اُنَاسٍ مِنْ مَعَدٍّ عِمَارَۃٌ معد کے تمام لوگوں
کا ایک مخصوص خاندان ہے۔
عَمَادٌ سرداری کی علامت جو سردارِ قوم کے سر
پر ہوتی ہے مثلاً عمامہ۔ پھول۔ مَعْمَرٌ آباد مکان
عُمْرٰی وہ ہبہ اور عطیہ جو تاحین حیات دیا جائے
(قاموس۔ تاج۔ مفردات)

اَلْمَعْمُوْرِ - اسم مفعول واحد مذکر۔ آباد۔ مراد

وہ مسجد جو ساتویں آسمان پر ہے اور ہر وقت فرشتوں سے آباد رہتی ہے روزانہ اس میں ستر ہزار فرشتے آتے ہیں جو واپس جانے کے بعد پھر لوٹ کر نہیں آتے اس کا نام صراخ بھی ہے جسطرح زمین پر کعبہ ہے اسی طرح آسمان پر صراخ کا مرتبہ ہے۔ (بغوی وخازن) پ ۲۷۔

اَلْمُعَوِّقِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب اَلْمُعَوِّقُ واحد۔ روکنے والے۔ منع کرنیوالے پ ۲۱/۱۸۔ بقول قتادہ اس سے وہ منافق مراد ہیں، جنھوں نے کہا تھا کہ محمدؐ کو تو بہر حال مرنا ہے اس مرتبہ اگر تم ابوسفیان کے ہاتھ لگ گئے تو وہ تم پر قطعاً رحم نہیں کریگا مناسب یہ ہے کہ محمدؐ کا ساتھ چھوڑ دو اور اپنے (یہودی) بھائیوں سے آملو۔ عَوْقٌ (نَصَرَ) تَعْوِيْقٌ (تفعیل) اِعْتِيَاقٌ (افتعال) تینوں کا معنی خیر سے روکنا عائق اور مُعَوِّقٌ خیر اور بھلائی سے روکنے والا رَجُلٌ عُوَقٌ وعُوَقَةٌ لوگوں کو بھلائی سے روکنے والا۔ یعوق ایک بت کا نام (جو حضرت نوحؑ کی قوم کا معبود تھا) (مفردات وتاج)

مَعِيْشَتَهَا ۔ اسم مصدر مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث مضاف الیہ۔ سامانِ زندگی۔ پ ۲۰/۹۔

مَعِيْشَتُهُمْ ۔ اسم مصدر مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر مضاف الیہ ان کا سامانِ زندگی۔ پ ۲۵/۹

مَعِيْشَةً ۔ اسم مصدر منصوب نکرہ سامانِ زندگی پ ۱۶/۱۶ (دیکھو مَعَاشًا)

مَعِيْنٍ ۔ صیغہ صفت بروزن فعیل بمعنی جاری پ ۱/۳ اور پ ۲۹/۲ میں شراب جو جنت کی نہروں میں جاری ہوگی۔ مَعْنٌ مصدر جاری ہونا جاری کرنا۔ گھاس کا سیراب ہونا۔ ذلت کو قبول کرنا منکر ہونا ناشکری کرنا (فتح) مَعْنٌ۔ اسم۔ لمبا چھوٹا تھوڑا۔ بہت۔ آسان۔ بے فائدہ چیز چمڑا۔ پانی۔ مَعْنَةٌ تھوڑی چیز۔ مَعَانٌ ٹھیرنے کی جگہ۔ پڑاؤ۔ مَاعُوْنٌ۔ بھلائی۔ احسان۔ بارش۔ پانی۔ فائدہ کی ہر چیز۔ عاریت میں دی جانے والی چیز۔ عاریت میں نہ دی جانیوالی چیز۔ بندگی۔ فرماں برداری۔ زکاۃ مُعْنَانٌ پانی کی پٹاریں۔

اِمْعَانٌ (باب افعال) غور کرنا۔ لیجانا۔ انکار اقرار۔ مال زیادہ ہونا۔ کم ہونا۔ گھوڑے کا تیز دوڑنا۔ پانی کا جاری ہونا۔ زمین کا سیراب ہونا۔ (قاموس وتاج)

بغوی اور بعض دوسرے علماء کے نزدیک معین میں میم زائد ہے عین کا معنی ہے ظہور۔ وہ جاری پانی جس کو سامنے ہونے کی وجہ سے ہر کوئی دیکھ لے

کہیں جھاڑیوں اور جنگلوں میں چھپا ہوا نہو معین
کہلاتا ہے جنت کی شراب بھی بالکل ظاہر اور سامنے
نہروں میں بہتی ہوگی اس لئے اسکو بھی معین کہا
گیا۔ چنانچہ ۱۸/۳ کی تفسیر میں بغوی نے لکھا ہے۔
اَلمَاءُ الجَارِی الظَّاھِرُ الَّذِی تَرَاہُ العُیُونُ
مفعول مِن عَانَہٗ یَعِینُہٗ اِذَا اَدرَکہُ البَصر
یعنی معین سے مراد ہے وہ جاری پانی جو ظاہر
ہو اس کو آنکھیں دیکھ رہی ہوں معین کا وزن مفعول
ہے (اصل میں مَعیُونٌ تھا) عَانَہٗ یَعِینُہٗ سے
مشتق ہے (باب ضرب) عَانَہٗ کا معنی ہے اسکو
آنکھوں سے دیکھ لیا نظر نے اوسکو جان لیا۔ ۲۹/۲
کی تشریح میں بغوی نے لکھا ہے ظاہر تراہ
العیون وتنالہ الایدی والدلاء یعنی بالکل
سامنے جس کو آنکھیں دیکھ لیں۔ ہاتھوں اور ڈولوں
سے اوسکو لیا جاسکے۔ ۲۳/۴ کی توضیح میں لکھا ہے
خمور جاریۃ فی الانہار ظاہرۃ تراہا
العیون۔ یعنی جنت کی نہروں میں بہنے والی شراب
جو آنکھوں کے سامنے ہوگی۔ ۲۷/۱۴ میں خمور جاریۃ
لکھا ہے۔ بغوی کی تفسیر میں کچھ پراگندگی ہے اگر
معینٌ میں میم زائد ہے اور یہ لفظ عَانَہٗ یَعِینُہٗ
سے ماخوذ ہے تو صرف ظہور اور رویت کا معنی ہونا
چاہئے جاری ہونے کا معنی کہاں سے پیدا ہوا پھر
۱۸/۳ ۲۳/۴ اور ۲۷/۱۴ میں جاری ہونے کا مفہوم کسطرح
حاصل ہوا اور اگر میم اصلی ہے اور معن سے
مشتق ہے تو معین کا وزن فعیل ہوگا مفعول
نہ ہوگا اس لئے عام اہلِ تفسیر کا قول ہی صحیح ہے
حضرت ابنِ عباس سے بروایتِ عطاء یہی
منقول ہے۔

مَغَارَاتٍ۔ جمع مؤنث۔ مَغَارٌ اور مَغَارَۃٌ
واحد۔ غار ۱۰/۱۳ (دیکھو الغار)

اَلمَغَارِبِ۔ جمع مجرد ظرف اَلمَغرِبُ واحد
غروب ہونے کے مقامات ۲۹/۸ (دیکھو غربت
اور المشارق)

مَغَارِبَھَا۔ مَغَارِبَ ظرف منصوب مضاف
ھَا ضمیر مضاف الیہ اوس کے ڈوبنے کے مقامات
۹/۴ (دیکھو غربت اور المشارق)

مُغَاضِبًا۔ اسم فاعل واحد مذکر مُغَاضَبَۃٌ
مصدر (باب مُفَاعَلَۃ) بمعنی غضوب ناراض
ہوکر۔ غصہ میں ۱۷/۶ (دیکھو غضب اور غَضَبٌ)

مَغَانِمُ۔ جمع مَغنَمٌ واحد غنیمتیں وہ چیزیں
جو مفت حاصل کی جائیں دشمن سے ہوں یا کسی
اور سے۔ ۵/۱۰ (دیکھو غنمتم)

مَغَانِمَ ۔ جمع مَغْنَمٌ واحد غَنِیمَتیں۔ پ ۲۶/۱۰ و ۱۱
(دیکھو غنمتم و مغانم)

مُغْتَسَلٌ ۔ ظرفِ مکان۔ چشمہ۔ نہانے کی جگہ۔ وہ چیز جس سے غسل کیا جائے یعنی پانی پ ۲۳/۱۳
(دیکھو غسلین)

اَلْمَغْرِبُ
اَلْمَغْرِبُ
مَغْرِبٌ
ظرفِ مکان و زمان مفرد غروب ہونے کی جگہ جہتِ مغرب پ ۲/۳ پ ۱۹/۶ پ ۲۹/۱۳ پ ۲/۱ پ ۱۶/۲ (دیکھو غَرَبَتْ اور المشارق)

اَلْمَغْرِبَیْنِ ۔ ظرفِ مکان تثنیہ اَلْمَغْرِبُ واحد۔ غروب ہونے کے دو مقام ایک سردی کا ایک گرمی کا۔ پ ۲۷/۱۱

مُغْرَقُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع غَرَقٌ مادہ اِغْرَاقٌ مصدر (باب افعال) ڈبو دیئے گئے۔ پ ۱۲/۳ پ ۱۸/۲ پ ۲۵/۱۴ (دیکھو الغرق اور غرقًا)

اَلْمُغْرَقِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مجرور ڈبوئے گئے پ ۱۲/۴۔

مَغْرَمٍ ۔ اسم مصدر مجرور تاوان۔ پ ۲۷/۴

مَغْرَمًا ۔ اسم مصدر منصوب تاوان پ ۱۱/۱
(دیکھو غرامًا)

مُغْرَمُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر اِغْرَامٌ مصدر باب افعال غُرْمٌ مادہ۔ تاوان زدہ۔ پ ۲۷/۱۵ (دیکھو غرامًا)

اَلْمَغْشِیِّ (عَلَیْہِ) اسم مفعول واحد مذکر اصل میں المغشوی بروزن المفعول تھا واؤ کو یاء بنا کر یاء کو یاء میں ادغام کر دیا جیسے المعنیّ (باب سمع) بیہوش جس پر بیہوشی طاری ہو۔ پ ۲۶/۴

مَغْفِرَةٌ ۔ اسم اور مصدر۔ معاف کر دینا۔ معافی۔ پ ۳/۴ پ ۴/۸ پ ۶/۶ پ ۹/۱۵ پ ۱۰/۶ پ ۱۲/۲ پ ۱۳/۴ پ ۱۴/۱۴ پ ۱۸/۱۹ پ ۲۲/۱۳ و ۷ پ ۲۷/۱۹ پ ۲۹/۱ (دیکھو الغاشیۃ اور غَشِیَہُمْ)

مَغْفِرَةً ۔ پ ۳/۵ پ ۵/۱۰ پ ۲۲/۲ پ ۲۶/۱۲۔

مَغْفِرَةٍ ۔ پ ۴/۵ پ ۱۳/۷ پ ۲۲/۱۸ پ ۲۳/۱۹ پ ۲۷/۱۹۔

اَلْمَغْفِرَةِ ۔ پ ۲/۵ و ۱۱ پ ۲۷/۶ پ ۲۹/۱۲ (دیکھو غافِر، غَفَر)

مَغْلُوْبٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر غَلَبَۃٌ مصدر کمزور مقابلہ سے عاجز۔ پ ۲۷/۸ ۔ (دیکھو غالب)

مَغْلُوْلَةٌ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث مرفوع۔ غَلٌّ مصدر۔ گردن سے بندھا ہوا۔ بند۔ بخیل پ ۶/۱۳ (دیکھو غُلَّتْ)

مَغْلُوْلَةً ۔ اسم مفعول واحد مؤنث منصوب بالکل بندھا ہوا۔ کامل بخیل۔ پ ۱۵/۴ (دیکھو غلّت)

مُغْنُوْنَ (عَنَّا) اسم فاعل جمع مذکر اصل

میں مُغنیون دفع کرنے والے دور کرنیوالے پ ۲۴
(دیکھو غنی اور غنیاً)

مُغیرًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر تغییرٌ مصدر
باب تفعیل بدلنے والا پ (دیکھو غیر اور غورًا)

اَلْمُغیراتِ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث ۔
اَلْمُغیرۃُ واحد اِغارۃُ مصدر ۔ لوٹنے والے
چھاپہ مارنے والے مراد سواروں کے دستے جو
صبح کو دشمن پر چھاپہ مارتے ہیں (اکثر مفسرین)
یا قرطبی نے کہا اس سے مراد اونٹوں کی وہ جماعتیں
ہیں جو اپنے سواروں کو لیکر قربانی کے دن
صبح سے منا کو تیز تیز جاتی ہیں ۔ اور سنت یہی
ہے کہ صبح سے پہلے روانگی نہ کی جائے اغارۃ
کا معنی تیز رفتار ۔ عرب کا مشہور مقولہ تھا اشرق
ثبیر کیما نغیر کوہ ثبیر چمکنے لگا یعنی صبح ہوگئی ۔
تاکہ ہم تیزی کے ساتھ چلدیں ۔ (بغوی) ۳۰/۲۵

مَفَاتِحُ ۔ صیغہ منتہی الجموع ۔ کنجیاں خزانے
پ (دیکھو فاتحین و فتح)

مَفَاتِحَہٗ ۔ مفاتحَ مضاف ہٗ ضمیر مضاف
الیہ ۔ اوسکی کنجیاں یا خزانے ۔ پ ۱۴ پ ۲۰/۱۱ (دیکھو فاتحین)

مَفَازًا ۔ اسم مصدر بمعنی فوز یا ظرف مکان
مقامِ فوز ۔ یعنی کامیابی یا مقامِ کامیابی پ ۳۰/۲

مَفَازَتِهِمْ ۔ مفازۃِ مصدر مضاف ہِم
مضاف الیہ اونکے کامیاب ہونیکے سبب سے ۲۴/۳

مَفَازَۃٍ ۔ مصدر باب نصر ۔ کامیاب ہونا ۔
(راغب) پ (تینوں الفاظ کے لئے دیکھو فاز)

مُفَتَّحَۃً ۔ اسم مفعول واحد مؤنث کھولے
گئے ۔ کھلے ہوئے ۔ پ ۲۳/۱۳ (دیکھو الفاتحین و فتح)

مُفْتَرٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ افتراءٌ مصدر
باب افتعال فری مادہ اصل میں مفتری
تھا اپنی طرف سے بناکرنیوالا ۔ فَرْیٌ کا معنی ہی
درست کرنے کے لئے چمڑے کو تراشنا ۔ اور اِفراءٌ
کا معنی ہی بگاڑنے اور خراب کرنے کے لئے چمڑے
کو تراشنا ۔ افتراءٌ (افتعال) کا معنی ہی چمڑے کو
تراشنا خواہ درست کرنے کے لئے ہو یا بگاڑنے
کے لئے مؤخر الذکر استعمال اکثری ہے قرآن مجید
میں شرک ظلم اور کذب کے لئے استعمال کیا
گیا (راغب) پ ۱۴

مُفْتَرُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔ مفتری
واحد اِفْتراءٌ مصدر اصل میں مُفتریُوْنَ تھا
جھوٹے بہتان باندھنے والے ۔ پ ۱۲ (دیکھو مفتری)

مُفْتَرًى ۔ اسم مفعول ۔ اِفتراءٌ مصدر ۔ از خود
ساختہ ۔ پ ۲۰ ۲۲/۱۱ ۔

مُفْتَرَیَاتٍ ۔ اسم مفعول جمع مؤنث مُفْتَرَاۃٌ واحد خود ساختہ پ ۱۲/۲

اَلْمُفْتَرِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ افتراء پرداز پ ۹/۹ (دیکھو مفتر)

اَلْمَفْتُوْنُ ۔ اسم مفعول واحد ضحاک نے کہا اس جگہ اسم مفعول بمعنی مصدری ہے یعنی تم میں سے کس کو جنون ہے جیسے مَا بِفُلَانٍ مَجْلُوْدٌ وَّلَا مَعْقُوْلٌ فلاں شخص میں نہ جلادت (دلیری) ہے نہ عقل۔ عوفی نے ابن عباس کا بھی یہی قول نقل کیا ہے۔ مجاہد نے کہا مفتون سے مراد شیطان یعنی تم میں سے کس کے ساتھ شیطان ہے بعض کا قول ہے کہ اسجگہ باء بمعنی فِیْ ہے یعنی تم سے کس فریق کے اندر مجنون ہے تمہارے فریق کے اندر یا کافروں کے گروہ ہیں۔ قتادہ اور بعض دوسرے علماء کا قول ہے کہ اس جگہ باء زاید ہے، بے معنی مطلب یہ ہے کہ تم میں کون دیوانہ ہے۔ (معالم) پ ۲۹/۳ (دیکھو فاتنین)

اَلْمَفَرُّ ۔ مصدر میمی۔ بھاگنا فرار پ ۲۹/۱۷ (دیکھو الفرار و فرارًا)

مُفْرَطُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر۔ اِفْرَاطٌ مصدر۔ آگے بھیجے ہوئے آگے روانہ کئے جائینگے۔ اِفْرَاطٌ آگے بڑھنے میں زیادتی کرنا (راغب) پ ۱۴/۱۴ (دیکھو فُرُطًا)

مَفْرُوْضًا ۔ اسم مفعول فرضٌ مصدر پ ۴/۱۲ مقرر کاٹ کر الگ کیا ہوا (دیکھو فَارِضٌ اور فرض)

اَلْمُفْسِدَ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِفْسَادٌ مصدر۔ بگاڑنیوالا۔ تباہی پیدا کرنے والا پ ۲/۱۱ (دیکھو الفسادَ)

اَلْمُفْسِدُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع اَلْمُفْسِدُ واحد بگاڑ پیدا کرنے والے۔ تباہ کار پ ۱/۱۱ پ ۳/۱۴ پ ۶/۱۳ پ ۸/۱۷و۱۸ پ ۹/۳و۷ پ ۱۱/۹و۱۳و۱۴ پ ۱۲/۸ پ ۱۹/۱۴و۱۶ پ ۲۰/۶و۱۱و۱۵و۱۶ پ ۲۳/۱۲ ۔

مُفَصَّلًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر تفصیل مصدر۔ تفصیل وار یعنی امر و نہی کو الگ الگ بیان کردیا گیا ہی بعض کا قول ہے کہ قرآن کا نزول تفصیلی ہی یعنی پانچ پانچ اور دس دس آیات نازل کی گئی ہیں (معالم) اس صورت میں مفصلا الکتاب سے حال نہوگا بلکہ موصوف محذوف کی صفت ہوگا یعنی اَنْزَلَ انزالًا مفصّلًا۔ پ (دیکھو فَاصِلِیْنَ اور فصّل)

مُفَصَّلَاتٍ - اسم مفعول جمع مؤنث تفصیل مصدر۔ جدا جدا کھلی ہوئی پ (دیکھو فاصلین اور فَصَّل)

مَفْعُولًا - اسم مفعول واحد مذکر فعلٌ مصدر باب فَتَحَ۔ کر دیا گیا۔ ہو کر رہنے والا یقینی الوقوع پورا ہو کر رہیگا۔ یہ تراجم سب معنوی مناسب کے لحاظ سے ہونگے مفعول کا لفظی ترجمہ ہے وہ شئے جسکو کیا جائے یا کیا گیا ہو۔ (دیکھو فاعلٌ)

اَلْمُفْلِحُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر مرفوع اَلْمُفْلِحُ واحد اِفْلَاحٌ مصدر باب افعال۔ فلاح پانے والے۔ مراد پانے والے کامیاب۔ فَلْحٌ پھاڑنا مشہور مقولہ ہے اَلْحَدِیْدُ بِالْحَدِیْدِ یُفْلَحُ لوہا لوہے سے پھاڑا جاتا ہے۔ فَلَّاحٌ کاشتکار جو زمین کو چیرتا ہے۔ فَلَاحٌ کامیابی دنیوی ہو یا اخروی مُفْلِحٌ کامیاب (راغب) قرآن مجید میں مفلحون کا لفظ صرف اونہی لوگوں کے لئے استعمال کیا گیا ہے جو آخرت میں فلاح پانے والے اخروی کامیابی کے دروازے جنکے لئے کھولدیئے جائینگے۔ ہاں اَفْلَحَ کا لفظ ایک جگہ فرعون و موسیٰ کے قصہ میں دنیوی کامیابی کیلئے استعمال کیا گیا وہ بھی اللہ کا مقولہ نہیں ہے بلکہ دوسروں کا مقولہ اللہ نے نقل کیا ہے فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰی آج جو غالب آئیگا وہی کامیاب ہوگا۔

اَلْمُفْلِحِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر مجرور اَلْمُفْلِحُ واحد اِفْلَاحٌ مصدر کامیاب۔ مراد پانے والے (دیکھو المفلحون)

اَلْمَقَابِرَ - صیغہ منتہی الجموع ظرفِ مکان اَلْمَقْبَرُ اور اَلْمَقْبَرَةُ واحد قبرستان (دیکھو القبو)

مَقَاعِدَ - صیغہ منتہی الجموع ظرفِ مکان مَقْعَدٌ واحد بیٹھنے کی جگہ۔ گھات لگانے کے مقامات (دیکھو مَقْعَد اور قَاعِدٌ)

مَقَالِیْدَ - جمع منتہی الجموع۔ مِقْلِیْد اور مِقْلَادٌ واحد۔ کنجیاں یا خزانے یا وہ قدرت جو ساری کائنات کو محیط ہے (راغب) بغوی نے اول معنی اختیار کیا ہے کلبی نے کہا بارش اور نبات کے خزانے مراد ہیں۔ قتادہ اور مقاتل کے نزدیک رزق و رحمت مراد ہے۔

قَلْدٌ بٹنا۔ قَلِیْدٌ اور مقلودٌ بٹی ہوئی چیز قلادہ بٹا ہوا ڈورا یا زنجیر یا کنٹھا جو گلے میں

ڈالا جاتا ہے توسیع استعمال کے بعد ہر اوس چیز کو
قلادہ کہا جانے لگا جو کسی چیز کو محیط ہو۔
تَقَلَّدَ سَیْفَہٗ اوس نے اپنے گلے میں
قلادہ کی طرح تلوار لٹکالی۔ قَلَّدْتُہٗ سَیْفًا
میں نے اوسکی گردن میں تلوار باندھ دی یا تلوار
سے اسکی گردن اڑادی۔ قَلَّدْتُہٗ عَمَلًا میں نے
کام اوسکی گردن میں باندھ دیا یعنی اوسکو کام کا
ذمہ دار بنادیا۔ (المفردات وتاج)

مَقَامِعُ ۔ جمع اسم آلہ۔ مِقْمَعٌ واحد گرز قَمَعْتُہٗ
میں نے اوسکو روکا اِنْقَمَعَ (باب انفعال) وہ
رک گیا۔ ۱۷/۱۹ ۔

مَقَامُ ۔ ظرفِ مکان قِیَامٌ مصدر۔ کھڑا ہونیکی
جگہ۔ ۴ ۔

مَقَامِ ۔ ظرفِ مکان۔ قِیَامٌ مصدر۔ کھڑا ہونے
کی جگہ۔ ۱/۱۵

مَقَامَ ۔ ظرفِ مکان۔ جگہ۔ ۲۱/۱۸ مصدر میمی
کھڑا ہونا۔ ۲/۱۴ ۲۰/۱۴ ۔

مَقَامُ ۔ ظرفِ مکان۔ مرتبہ جگہ۔ ۲۳/۹ ۔

مُقَامٍ ۔ ظرفِ مکان جگہ ۱۹/۸ ۲۵/۱۲،۱۶

مَقَامًا ۔ ظرفِ مکان۔ کھڑا ہونے کی جگہ یا جگہ
۱۵/۹ ۱۶/۸ ۔

مُقَامًا ۔ ظرفِ مکان اِقَامَۃٌ مصدر۔ باب
افعال ۱/۱۹ ۔ رہنے کی جگہ۔

مَقَامِكَ ۔ ظرف مضاف ك ضمیر خطاب
مضاف الیہ۔ تیری جگہ سے۔

مَقَامَۃِ ۔ مصدر میمی باب افعال۔ قیام
دوامی ۲۲/۱۶ ۔

مَقَامُهُمَا ۔ ظرفِ مکان مضاف هُمَا ضمیر
تثنیہ غائب مضاف الیہ۔ اُن دونوں کے کھڑے
ہونے کی جگہ میں۔ ۷ ۔

مَقَامِی ۔ مصدر میمی مضاف۔ یاء متکلم مضاف
الیہ (ثلاثی مجرد) ۱/۱۱ میرا رہنا ۱۳/۱۵ میرا کھڑا ہونا
(دیکھو قَامَ)

اَلْمَقْبُوحِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مجرور۔
المقبوحُ واحد قبح مادہ۔ بدحال لوگ۔ قَبَاحَۃٌ
مصدر لازم (باب کَرُمَ) و قَبْحٌ متعدی (باب فَتَحَ)
قُبح ایسی حالت اور شکل جسکو دیکھنے سے آنکھوں
کو نفرت اور طبیعت کو کراہت ہو قبیح عمل بھی
ہوتا ہے اور شکل بھی اور حال بھی دوزخیوں کی شکل
بھی قبیح ہوگی اور حال بھی برا ہوگا اس جگہ مراد
دوزخی ہیں۔
قَبَحَہُ اللّٰہُ عَنِ الْخَیْرِ (مفعول ثانی بر عَنْ)

اللہ نے اوسکو خیر سے دور کر دیا۔ ہے
مَقْبُوضَۃٌ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث ۔
قَبْضٌ مصدر باقبضہ ۔ قبضہ میں لیا ہوا قبضہ کیا ہوا
ہے ۳ (دیکھو قبضًا)
مَقْتٌ ۔ مصدر مرفوع ۔ باب نصر ۔ مَقَاتَۃٌ
بھی مصدر ہے ۔ کسی شخص کو کسی برائی کا مرتکب دیکھکر
اس سے بغض رکھنا اور مبغوض قرار دیا جائے ۔
اِمْقَاتٌ (باب افعال) اور تَمْقِیْتٌ (باب تفعیل)
کا بھی یہی معنی ہے ۔ مَقْتٌ باپ کی بیوی سے نکاح
کر لینے کو بھی کہتے ہیں ۔
مَقْتِیٌّ باپ کی بیوی سے نکاح کرنے والا
یا نکاح مقت کی اولاد ہے ۲۲ (قاموس و مفردات)
مَقْتًا ۔ مصدر منصوب ہے ۱۴ میں سبب بغض
مراد ہے ۔ یعنی تمہاری یہ حرکت اللہ کی دشمنی اور
شدت بغض کا سبب بنیگی ۔ ۱۲ ۲۴ ۲۸ بغض
شدید ۔
مُقْتَحِمٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ ہولناک
مقام میں گھس پڑنے والا ۲۳ اِقْتِحَامٌ (باب
افتعال) لازم ۔ کسی خوفناک مقام یا چیز میں
گھس پڑنا ۔ قَحَمَ نَفْسَہٗ (باب فتح متعدی) اسنے
اپنے آپ کو بغیر سوچے کسی کام میں ڈال دیا ۔
قَحَّمَ الْفَرَسُ فَارِسَہٗ (باب تفعیل) گھوڑا سوار
کو لے کر خطرناک مقام میں گھس پڑا ۔ مَقَاحِیْمُ
ہولناک کاموں میں بے دھڑک داخل ہونیوالے ۔
ایک شاعر کہتا ہے ۔

مَقَاحِیْمُ فِی الْاَمْرِ الَّذِیْ یُتَجَنَّبُ قَابِلِ

اجتناب یعنی ہولناک امور میں وہ بے دھڑک
گھس پڑتے ہیں ۔ (المفردات و تاج)
مُقْتَدِرٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مجرور اِقْتِدَارٌ
مصدر باب افتعال ہر طرح کی قدرت والا ۔
با اقتدار ۔ ب ۲۷ (دیکھو القادر)
مُقْتَدِرًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب
اقتدار مصدر ۔ با اقتدار ۔ ہر طرح کی قدرت والا
ہے ۱۵ (دیکھو القادر)
مُقْتَدِرُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع
مُقْتَدِرٌ واحد ۔ قابو یافتہ ۔ ہر طرح قابو رکھنے والے
ہے ۲۵ (دیکھو قادر)
مُقْتَدُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مُقْتَدِیٌ
واحد اِقْتِدَاءٌ مصدر باب افتعال پیروی کرنیوالے
پیچھے پیچھے چلنے والے نقل کرنے والے ۲۵ قُدْوَۃٌ
وہ شخص جس کی پیروی کی جائے مقتدیٰ امام
جسکی پیروی کی جائے ۔

اَلْمُقْتِرِ - اسم فاعل واحد مذکر اِقْتَارٌ مصدر۔ باب افعال فقیر۔ قُتَار اور قَتَرٌ لکڑی یا ترکاری تو میسر نہ آئے صرف بھاپ مل جائے مراد نادار۔ کم مایہ۔ پ ۲ (دیکھو قَتُوْرًا اور قَتَرَةٌ)

مُقْتَرِفُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر اِقْتِرَافٌ کا اصل معنی ہے درخت کی کھال چھیلنا۔ زخم کا چھلکا کریدنا۔ مجازی معنی ہے کمانا۔ کمائی اچھی ہو یا بُری۔ لیکن بُری کمائی کرنے میں اقتراف کا استعمال زیادہ ہے مشہور مقولہ ہے اَلْاِعْتِرَافُ یُزِیْلُ الْاِقْتِرَافَ اقرار جرم۔ ارتکابِ جرم کو دور کر دیتا ہے۔ قَرَفَ (باب ضَرَبَ) تہمت لگائی۔ خود گھڑ کر اصلی ہونا ظاہر کیا۔ مُقْرِفٌ نسل کا دوغلا مُقَارَفَةٌ ایسا کام کرنا جس سے کرنیوالے پر برائی آتی ہو۔ (المفردات و بعض از نہایہ)

مُقْتَرِنِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر مجرور۔ اَلْمُقْتَرِنُ مصدر۔ باب افتعال۔ ساتھ ساتھ پ ۲۵ (دیکھو قارون۔ قرین۔ قَرْنٌ)

اَلْمُقْتَسِمِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر مجرور اَلْمُقْتَسِمُ واحد اِقْتِسَامٌ مصدر بانٹ لینے والے۔ مراد یہودی اور عیسائی (مروی از ابن عباس) یعنی اپنی کتابوں کے بعض حصوں کو ماننے والے اور بعض کو نہ ماننے والے۔ یا وہ لوگ مراد ہیں جو مکہ کی مختلف گھاٹیوں اور راہوں میں بٹ کر بیٹھ گئے تھے تاکہ آنیوالوں کو اسلام سے روکیں اور رسول اللہؐ تک نہ پہونچنے دیں یا وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے رسول اللہؐ کی مخالفت پر مضبوط معاہدے کئے اور قسمیں کھائی تھیں (راغب) پ ۱۴ (دیکھو قَاسَمَهُمَا اور قَسَمٌ)

مُقْتَصِدٌ - اسم فاعل واحد مذکر اِقْتِصَادٌ مصدر قَصْدٌ مادہ باب افتعال۔ سیدھے راستہ پر قائم پ ۲۱/۱۳ پ ۲۲/۱۶۔

مُقْتَصِدَةٌ - اسم فاعل واحد مؤنث اِقْتِصَادٌ مصدر قَصْدٌ مادہ باب افتعال۔ سیدھے راستہ پر قائم پ ۶/۱۳ (دیکھو قَاصِدًا اور قَصْدٌ)

مَقْتِكُمْ - مَقْتِ مصدر مجرور مضاف کُمْ مضاف الیہ۔ تمہاری اپنے سے بیزاری اور دشمنی پ ۲۴ (دیکھو مَقْتٌ)

مِقْدَارٍ - اسم مفرد۔ مقادیر جمع مقررہ اندازہ۔ پ ۱۳/۸۔

مِقْدَارُهٗ - مقدارُ مضاف ہٗ مضاف الیہ۔ اسکی مقدار۔ اس کا حسابی اندازہ پ ۲۱/۱۴

پ ۲۹ (دیکھو قادر اور قدار)

اَلْمُقَدَّسِ - اسم مفعول واحد مذکر۔ تَقْدِیْسٌ مصدر۔ قَدُسٌ مادہ باب تفعیل پاک جسکو پاک کردیا گیا ہو۔ ب ۱۶ پ ۳ (دیکھو اَلْقُدُسِ اور اَلْقُدُّوسِ)

اَلْمُقَدَّسَۃَ - اسم مفعول واحد مؤنث تَقْدِیْسٌ مصدر پاک کی ہوئی یعنی طور اور حوالی طور (مجاہد) ایلیا اور بیت المقدس (ضحاک) اریحا (عکرمہ) دمشق فلسطین اور اردن کا کچھ حصہ (کلبی) پورا ملک شام (قتادہ) معالم۔ کعب احبار کے قول سے قتادہ کے قول کی تائید ہوتی ہے کعب نے کہا میں نے اللہ کی کتاب میں پایا کہ شام تمام زمین میں اللہ کا خزانہ ہے اور ملک شام کے رہنے والے تمام بندوں میں سے اللہ کا محفوظ کنز ہے۔ پ ۸ (دیکھو اَلْقُدُسِ اور اَلْقُدُّوسِ)

مَقْدُوْرًا - اسم مفعول واحد مذکر۔ قَدْرٌ مادہ ٹھیرایا جاچکا۔ مقرر کردہ پ ۲۲ (دیکھو قادر)

اَلْمُقَرَّبُوْنَ - اسم مفعول جمع مذکر مرفوع اَلْمُقَرَّبُ واحد تَقْرِیْبٌ مصدر۔ قریب کئے ہوئے۔ زیادہ عزت والے پ ۲۷ پ ۳۰ (دیکھو قُرُبَات اور قُرْبَۃَ اور قُرْبَانِ)

مَقْرَبَۃٍ - مصدر میمی۔ قرابت۔ رشتہ داری پ ۳۰ (دیکھو قُرْبَۃَ قُرُبَاتٍ۔ قُرْبَانِ)

اَلْمُقَرَّبِیْنَ - اسم مفعول جمع مذکر مجرور اَلْمُقَرَّبُ واحد۔ قریب کئے ہوئے۔ زیادہ عزت والے پ ۳ پ ۹ پ ۱۹ پ ۲۷ (دیکھو قربات قربۃ وغیرہ)

مُقْرِنِیْنَ - اسم مفعول جمع مذکر منصوب۔ مُقْرِنٌ واحد اِقْرَانٌ مصدر۔ قابو میں لانیوالے بس میں کرنے والے پ ۲۵ (دیکھو قارون۔ قرین قَرْن)

مُقَرَّنِیْنَ - اسم مفعول جمع مذکر منصوب مُقَرَّنٌ واحد تَقْرِیْنٌ مصدر باب تفعیل۔ جکڑے ہوئے کس کر باندھے گئے پ ۱۳ پ ۱۹ پ ۲۳ (دیکھو قارون۔ قرین۔ قرن)

اَلْمُقْسِطِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر منصوب اَلْمُقْسِطُ واحد اِقْسَاطٌ مصدر۔ باب افعال قسط مادہ۔ انصاف کرنے والے پ ۶ پ ۲۶ پ ۲۸ (دیکھو قاسطون)

اَلْمُقَسِّمَاتِ - اسم فاعل جمع مؤنث اَلْمُقَسِّمَۃُ واحد تقسیم مصدر۔ تقسیم کرنے والے۔ ملائکہ جو

اللہ کے حکم کے مطابق مخلوق کا حصہ تقسیم کرتے ہیں۔ ۲۶/۱۸ (دیکھو قاسمہما)

مَقْسُوْمٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ بانٹا ہوا۔ بانٹ کر علیحدہ کیا ہوا۔ ۴/۱ (دیکھو قاسمہما)

مُقَصِّرِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب مُقَصِّرٌ واحد تَقْصِیْرٌ مصدر کتروانے والے، کم کرنے والے۔ ۲۶/۱۲ ۔ (دیکھو قاصرات)

مَقْصُوْرَاتٌ ۔ اسم مفعول جمع مؤنث مَقْصُوْرَۃٌ پردہ نشین۔ مسہریوں کے پردوں کے اندر چھپی ہوئی (بغوی فی المعالم) یا وہ حوریں جنھوں نے اپنی نگاہ کو اپنے شوہروں پر روک رکھا ہوگا کسی دوسرے کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھیں گی (مجاہد) مجاہد کے قول پر مقصورات بمعنی قاصرات ہوگا یعنی اسم مفعول بمعنی اسم فاعل۔ ۲۷/۱۳ (دیکھو قاصرات)

مَقْضِیًّا ۔ اسم مفعول واحد مذکر قضاءٌ مصدر فیصل شدہ۔ مقرر۔ ۱۶/۵ (دیکھو قاضٍ)

مَقْطُوْعٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر قَطْعٌ مصدر (باب فتح) قطع کردہ۔ کاٹ دیگئی وہ چیز جسکو کاٹ دیا جائے ۱۴/۵ (دیکھو قاطعۃ)

مَقْطُوْعَۃٍ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث قَطْعٌ مصدر۔ قطع کردہ جس کا سلسلۂ عطا رکاٹ دیا گیا ہو ختم کر دیا گیا ہو لَا مَقْطُوْعَۃٍ کا ترجمہ ہوا نہ ختم ہونے والے ۲۷/۱۴ (دیکھو قاطِعَۃً)

مَقْعَدٌ ۔ ظرفِ مکان مفرد مَقَاعِدُ جمع قعدٌ اور قعودٌ مصدر، باب نصر۔ جگہ۔ بیٹھنے کی جگہ ۲۷/۱۱ (دیکھو قاعدًا)

مُقْمَحُوْنَ ۔ اسم مفعول مذکر مُقْمَحٌ واحد اِقْمَاحٌ مصدر باب افعال قَمْحٌ مادہ۔ گردن پھنسنے کی وجہ سے سر اوپر کو اٹھے ہوئے مُقْمَحٌ وہ شخص جو سر اٹھالے اور آنکھیں بند کرلے بَعِیْرٌ قَامِحٌ وہ اونٹ جو پانی پینے کے بعد آنکھیں بند کرکے سر اٹھائے کھڑا ہوتا ہے اِقْمَاحٌ سر اٹھا لینا اور آنکھیں بند کر لینا۔

ازہری نے کہا چونکہ دوزخیوں کی گردنوں میں طوق پھنسے ہوئے ہونگے اور ٹھوڑیاں اوپر کو اٹھ جائینگی لامحالہ سر بھی اوپر کو اٹھ جائیں گے (معالم) راغب نے لکھا ہے قَمْحٌ کا معنی سر اٹھانا قَمَحَ الْبَعِیْرُ اونٹ نے اپنا سر اٹھایا۔ اگر سرکش اونٹ کا سر پیچھے سے کھینچ کر کس کر باندھ دیا جائے اور اس طرح اوپر کو اٹھ جائے تو قَمَحَ الْبَعِیْرُ کہا جاتا ہے۔

مقمحون تشبیہی اور تمثیلی طور پر کہا گیا ہے (حقیقت مراد نہیں ہے) کافر سرکش تھے قبولِ حق سے سرتابی کرتے تھے راہِ خدا میں خرچ کرنے سے گردن نیوڑاتے تھے اس لئے اونکی حالت بغیرِ مقمح کی طرح ہوگئی۔ (المفردات)

خلیل نے کہا اگر پختگی کے وقت سے لیکر ذخیرہ اندوزی تک گیہوں بالی کے اندر ہی رکھا جائے تو ایسے گیہوں کو قَمْحٌ کہتے ہیں اور اس سے بنائے ہوئے ستّو کو قمیحہ۔ ۲۲/۸

اَلْمُقَنْطَرَةِ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث۔ ڈھیر کئے ہوئے قَنْطَرَةٌ مصدر (باب فعللۃٌ رباعی مجرد) ۳/۱ (دیکھو قِنطار اور القناطیر)

مُقْنِعِی ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب مضاف اصل میں مُقْنِعِیْنَ تھا اضافت کی وجہ سے نون گرادیا۔ اِقْنَاعٌ مصدر باب افعال قِنعٌ مادہ۔ اٹھائے ہوئے ۱۴/۱۹۔

اَلْمُقْوِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور اَلْمُقْوِی واحد اِقْوَاءٌ مصدر۔ قِوَاءٌ یا قُوَّةٌ ماخذ۔ اس لفظ کے ترجمہ میں اہلِ تفسیر کا اختلاف ہے صاحبِ معالم التنزیل نے لکھا ہے کہ قِیٌّ اور قِواء ویران زمین کو کہتے ہیں جس میں کوئی رہنے والا نہو اَقْوَتِ الدَّارُ مکان غیر آباد ہوگیا۔ رہنے والوں سے خالی ہوگیا اسلئے مقوین سے مراد ہیں مسافر۔ مسافر اور صحرانشین لوگوں کو آگ سے زیادہ فائدہ پہنچتا ہے رات کو آگ جلاتے ہیں تو دیکھکر درندے بھاگ جاتے ہیں بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ ملجاتا ہے (ہذا قول اکثر المفسرین)

مجاہد اور عکرمہ نے کہا مقوین سے مراد ہیں۔ عام فائدہ حاصل کرنے والے مسافر ہوں یا غیر مسافر ابنِ زید نے کہا بھوکے مراد ہیں۔ عرب کہتے ہیں اَقْوَیْتُ منذ یَوْمَیْنِ (مثلاً) میں دو دن سے بھوکا ہوں قطرب نے کہا مقوی اضداد میں سے ہے فقیر کو بھی کہتے ہیں اس لئے کہ وہ مال سے خالی ہوتا ہے اور غنی کو بھی کہتے ہیں اس لئے کہ وہ صاحبِ قوّت ہوتا ہے اپنے ہر مقصود کو حاصل کرنے کی اس میں قوّت ہوتی ہے اَقْوَی الرَّجُلُ اوسکے مویشی قوی ہوگئے مال بہت ہوگیا اور قوت دار ہوگیا شاید قطرب کا مدعا یہ ہے کہ اگر مقوی کا ماخذ قواء کو قرار دیا جائے تو فقیر کہتے ہیں کیونکہ قواء خالی مکان اور بیابان کو کہتے ہیں فقیر کا پیٹ بھی خالی اور جیب بھی خالی اور گھر بھی خالی اور قوت کو ماخذ قرار دیا جائے تو مقوی کا معنی ہوگا

صاحبِ قوت اور غنی صاحبِ قوت ہوتا ہے اوسکو مالی قوت حاصل ہوتی ہے۔ ۲۷/۱۵۔

مُقِیتًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِقواتٌ مصدر قُوتٌ مادہ۔ قادر۔ نگراں۔ محافظ (روزی دینے والا) قُوتٌ اتنی روزی جس سے زندگی رہ جائے اقوات جمع (دیکھو اقواتہا) قُوتٌ مصدر قاتہ یقوتہ باب نصر اوسکو اسکی روزی کھلائی۔ اَقَاتَہ اِقیتہ (باب افعال) ایسی چیز اس کو دی جس سے اسکی زندگی موت سے بچ جائے۔ قُوتُ لَیلَۃٍ قِیتُ لَیلَۃٍ قِیتَۃُ لَیلَۃٍ ایک رات کا کھانا۔ (المفردات) ۵/۸۔

مَقِیلًا ۔ اسم ظرف۔ خواب گاہ دوپہر یا مصدر (باب ضرب) قَیلُولَۃٌ بھی مصدر ہے دوپہر میں آرام کرنا۔ لیٹنا۔ ۱۹/۱ (دیکھو قائلون)

مُقِیمٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مرفوع۔ اِقَامَۃٌ مصدر۔ اٹل۔ دوامی ۶/۲ ۱/۱۵۹ ۲۴/۱ (دیکھو قام)

مُقِیمٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مجرور۔ اِقَامَۃٌ مصدر ۱۳/۲ مستقیم سیدھا ۲۵/۲ دوامی۔ لازوال۔

مُقِیمَ ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب مضاف پابندی اور تعدیل ارکان کے ساتھ ادا کرنیوالا ۱۳/۲

اَلْمُقِیمِی ۔ اسم فاعل جمع مذکر معرف باللام۔ مضاف باضافتِ لفظیہ پابندی اور تعدیل ارکان کے ساتھ ادا کرنیوالے۔ ۶/۱۲

اَلْمُقِیمِینَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب اَلْمُقِیم واحد اِقامۃٌ مصدر بمعنی مذکورہ بالا ۶/۱۲ (دیکھو قام)

مُکَاءً ۔ مصدر۔ منہ سے سیٹی اور انگلیوں سے چٹکی بجانا (قاموس) باب نصر۔ مُکُوٌّ بھی مصدر ہے اور مَکِیَ مَکًا (باب سمع) مضبوط پکڑا۔ تَمَکّی (باب تفعّل) پسینہ سے تر ہو جانا مَکْوٌ اسم۔ لومڑی اور خرگوش وغیرہ کا بھٹ اَمْکَاءٌ اور مُکَاءٌ جمع۔ (قاموس و تاج) ۹/۱۸

مَکَانٍ ۔ اسم ظرف مجرور کَوْنٌ مصدر باب نصر مقام جگہ۔ ۴/۱۴ جگہ عوض بدل۔ ۹/۱ ۱۱/۸ ۲۰/۱۵ ۱۳/۲ ۲۲/۱۲ جگہ ۲۶/۱۲ جگہ مراد صخرہ بیت المقدس (مقاتل) بغوی کَونٌ (اسم) اور کَائِنَۃٌ نئی پیدا شدہ چیز اَکْوَانٌ کَونٌ کی جمع ہے۔

مَکَانٌ ظرف اَمَاکِنُ اور اَمْکِنَۃٌ جمع مَکَانَۃٌ بمعنی مکان اور قیامگاہ۔ مرتبہ۔ نیت ارادہ۔ مَکِینٌ۔ مکان میں رہنے والا۔ مضبوط بڑے مرتبہ والا۔ مَکْنِیَۃٌ نیت ارادہ۔ کیاپنم قبولیت۔ تَکْوِینٌ موجود ہونا۔ کسی نئی چیز کو

عدم سے وجود میں لانا۔ پیدا کرنا۔ تکوّنٌ ہونا ہوجانا ہلنا۔ اِکْتِیَانٌ (افتعال) ہونا۔ موجود ہوجانا ضامن ہونا۔ اِستکانۃٌ (استفعال) عاجزی کرنا (دیکھو کَانَ)

مَکَانًا - اسم ظرف منصوب جگہ ۶/۱۳ پ ۱۶/۱۲،۸۵ پ ۱۶/۱۷ پ ۱۹/۱ جگہ مقام ۱۳/۴ پ مرتبہ منزلت۔ ۱۶/۷ پ جنت یا آسمان یا علو مرتبہ۔

مَکَانَتِکُمْ - مَکَانَۃِ مضاف کُمْ مضاف الیہ۔ بمعنی مکان جیسے مَقَامَۃ اور مقام مراد حالت یعنی تم اپنی حالت پر رہو جو کچھ کر رہے ہو کرتے رہو ۸ پ ۱۳/۱۰،۸ پ ۲۴/۱ ۔

مَکَانَتِھِمْ - مضاف اور مضاف الیہ۔ جگہ مراد اون کے گھر۔ ۲۳ پ/۳ ۔

مَکَانَکُمْ - مَکَانَ مضاف منصوب کُمْ مضاف الیہ یعنی تم اپنی جگہ قائم رہو (روح) ۱۱ پ

مَکَانَہٗ - مضاف و مضاف الیہ اوسکی جگہ ۹ پ ۲۰/۱۱ آیت ۱۳ پ میں جگہ سے مراد بدل ہے۔ (خازن)

مُکِبًّا - اسم فاعل واحد مذکر اِکْبَابٌ مصدر باب افعال۔ سرنگوں اوندھا۔ ۲۹ پ ۔

اِکْبَابٌ (باب افعال) لازم ہے اور

کَبٌّ (نصر) متعدی کَبَّہُ اللّٰہُ اللہ اوسکو اوندھا گرا دے ذَیْدٌ اَکَبَّ زید سرنگوں گر پڑا گویا اس جگہ باب افعال کا ہمزہ سلبِ ماخذ کے لئے ہے (صاوی)۔ لیکن صاحبِ قاموس نے اِکْبَابٌ کو لازم بھی لکھا اور متعدی بھی۔ اوندھے منہ گرنا اور گرانا دونوں معنی ہیں لفظ مذکور ہیں بطور لازم استعمال کیا ہے (دیکھو کُبْکِبُتْ اور کُبْکِبُوْا)

مَکْتُوْبًا - اسم مفعول واحد مذکر کَتْبٌ اور کِتَابَۃٌ مصدر باب نصر لکھا ہوا ۹ پ (دیکھو کاتِبٌ اور کَتَبَ)

مُکْثٍ - مصدر۔ (نصر و کرم) انتظار کرتے ہوئے توقف کرنا ٹھیرنا ۱۵ پ/۱۲ بقول راغب مُکْث کے مفہوم میں انتظار داخل ہے (المفردات) گویا مُکث کے مفہوم کے دو جزء ہیں ۱۔ ٹھیرنا توقف کرنا۔ ۲۔ انتظار اس جگہ صرف اول معنی ملحوظ ہے یعنی قرآن کو ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا تاکہ لوگ سمجھ سکیں۔

مَکُوْثٌ مُکْثَانٌ اور مِکِّیْثیٰ بھی مصادر ہیں۔ مِکْثٌ اور مُکْثٌ اسم مصدر۔ دیر۔ مَکِیْثٌ صیغہ۔ صفت متوقف۔ بوجھل باوقار (دیکھو ماکِثُوْن اور ماکِثِیْنَ)

مَكَثَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف (نَصَرَ وکَرُمَ) مُكْثٌ مصدر انتظار میں ٹھیرا ۔ پ ۱۹/۱۷

اَلْمُكَذِّبُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع تَكْذِيْبٌ مصدر ۔ جھٹلانے والے جھوٹا قرار دینے والے پ ۱۷/۵ ۔

اَلْمُكَذِّبِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور ومنصوب معرفہ ۔ تکذیب مصدر ۔ جھوٹا کہنے والے ۔ جھوٹ قرار دینے ۔ پ ۴/۵ پ ۷/۸ پ ۱۴/۱۱ پ ۲۵/۸ پ ۲۷/۳ ۲۱۱۱۳۳ سات جگہ ۲۲ تین جگہ پ ۳۰/۸ ۔

مُكَذِّبِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر نکرہ ۔ جھٹلانے والے ۔ پ ۲۹/۶ (دیکھو کاذِبٌ)

مَكْذُوْبٌ ۔ اسم مفعول بمعنی حاصل مصدر جھوٹ ۔ یعنی وعدہ ہے بغیر جھوٹ کے (دیکھو کاذِبٌ)

مَكَرَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف مَكْرٌ مصدر باب نَصَرَ پ ۱۳/۱۲ انکو سزا دینے کی باطنی تدبیر کی پ ۱۳/۱۲ پ ۱۴/۱ پوشیدہ فریب کیا (دیکھو الماکرین)

مَكْرًا ۔ مصدر ۔ منصوب (نصر) دھوکہ دینا فریب کرنا ۔ دھوکہ کی سزا دینا یا سزا دینے کی خفیہ تدبیر کرنا پ ۱۱/۸ میں دھوکہ کی سزا دینا یا سزا دینے کی خفیہ تدبیر کرنا مراد ہے پ ۱۹/۱۹ میں دوسری جگہ بھی مکر کی سزا دینا یا سزا دینے کی تدبیر کرنا مراد ہے پ ۱۹/۱۹ میں پہلی جگہ فریب دینا مراد ہے پ ۲۹/۱ میں بھی یہی مراد ہے ۔

مُكْثٌ (سمع) سرخ ہونا ۔ تَمْكِيْرٌ (تفعیل) غلہ کی بھرتی کرنی روک کر رکھ لینا تاکہ گراں بیچا جائے ۔ اِمْتِكَارٌ (افتعال) گل سرخ میں رنگنا

مَكْرٌ ۔ مصدر و اسم مرفوع نکرہ (نصر) پ ۹/۴ خفیہ تدبیر پ ۱۱/۸ حیلہ ۔ چال ۔

مَكْرِ ۔ مصدر و اسم مجرور معرفہ پ ۱۲/۱۴ چال پ ۲۲/۱۷ چال ۔

مَكْرَ ۔ مصدر و اسم منصوب معرفہ پ ۹/۲ خفیہ تدبیر پ ۲۲/۱۷ چال ۔

مَكْرُ ۔ مصدر و اسم مرفوع معرفہ پ ۱۳/۱۲ خفیہ تدبیر پ ۲۲/۱۴،۱۰ چال ۔

مَكْرُهُمْ ۔ مضاف مرفوع هُمْ مضاف الیہ انکا مکر ۔ فریب ۔ پ ۱۳/۱۹،۱۱ ۔

مَكْرَهُمْ ۔ مضاف منصوب هُمْ مضاف الیہ انکے مکر کو ۔ پ ۱۳/۱۹ (مادہ مکر کی تنقیح کے لئے دیکھو الماکرین)

مَكَرْتُمُوْهُ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی ۔ واو اشباعی ہٗ ضمیر غائب مفعول ۔ تم سب نے یہ چال کی ہے یعنی موسیٰ سے تم سب نے سازش کرلی تھی ۔ تمہاری شکست خود ساختہ فریب ہے ۔ پ ۹/۴ ۔

مُکْرِمْ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اکرامُ مصدر
عزت دینے والا ۱۷/۹ (دیکھو کرام و کرّمت)

مُکْرَمُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع
اِکْرامُ مصدر۔ بزرگ معزز ۲۱/۲ ۲۹/۷ (دیکھو
کِرام و کرّمت)

مُکَرَّمَۃٍ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث۔
تَکْرِیْمُ مصدر (تفعیل) عزت والے۔ قابلِ
ادب ۳۰/۵ (دیکھو کِرامٍ و کرّمت)

مُکْرَمِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر منصوب
نکرہ۔ اکرامُ مصدر (افعال) معزز ۲۳/۱

اَلْمُکْرَمِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر منصوب
معرّف باللام۔ اِکْرامُ مصدر۔ عزت والے
معزز۔ ۱۷/۱۹ ۔

مَکَرْنَا ۔ جمع متکلم ماضی مَکْرٌ مصدر باب
نصر ہم نے مکر کی سزا دی۔ مکر کی سزا دینے کی
تدبیر کی۔ ۱۹/۱۹ ۔

مَکَرُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی مَکْرٌ
مصدر باب نصر اوںھوں نے چال کی خفیہ
تدبیر کی ۳/۱۳ ۱۳/۱۹ ۱۴/۱۲ ۱۹/۱۹ ۲۴/۱۰ ۲۹/۱۰ ۔

مُکْرُوْھًا ۔ اسم مفعول۔ کرہ و کراھۃ
مصدر۔ باب سمع بہت ناپسند ۱۵/۴ (دیکھو
کَارِھُوْنَ۔ کَارِھِیْنَ۔ کُرْہٌ)

مَکْظُوْمٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر کَظْمٌ مصدر
باب ضرب۔ غم آگیں۔ غم کی وجہ سے دم گھٹا
ہوا۔ ۲۹/۴ ۔ (دیکھو اَلْکَاظِمِیْن)

مُکَلِّبِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب
مُکَلِّبٌ واحد تَکْلِیْبٌ مصدر۔ شکار کی تعلیم دینے
والے ٹریننگ دینے والے (خطیب وغیرہ) شکار
پر چھوڑنے والے (جلالین) ۶/۵ (دیکھو الکلب)

مَکَّنَّا ۔ جمع متکلم ماضی معروف تَمْکِیْنٌ
مصدر (تفعیل) ہم نے اونکو جماؤ عطا کیا۔ ہم
نے اونکو با اقتدار بنایا۔ ۷/۱ ۸/۴ ۱۲/۱۳ ۱۳/۱ ۱۶/۲
۱۷/۱۳ ۲۶/۳ ۔

مَکِنَۃٌ آشیانہ مکنات جمع۔ مَکُنَ مَکَانَۃً
(کَرُمَ) حاکم کے پاس عزت پائی مرتبہ حاصل
کیا۔ اِمْکَانٌ۔ باب افعال۔ با اقتدار ہونا۔ قابو
پانا کسی جگہ پر قدرت حاصل کرنا۔ تَمْکِیْنٌ (تفعیل)
جماؤ عطا کرنا۔ توانا اور با اقتدار بنا دینا۔ تَمَکُّنٌ
جگہ پکڑنے والا۔ اِسْتِمْکَانٌ کسی چیز پر قابو پانا۔
با اقتدار ہونا۔ (قاموس و صحاح)

مَکْنُوْنٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ کَنٌّ اور
کُنُوْنٌ مصدر باب نصر۔ چھپایا ہوا۔ صاف محفوظ۔

پ۲۷ سیپ ہیں محفوظ صاف پ۲۷/۱۴ پ۲۷/۱۶ محفوظ۔

کَنَّ کُنُوْنٌ (باب نصر) اِکْنَانٌ (باب افعال) تَکْنِیْنٌ (باب تفعیل) چھپانا دھوپ کی تیزی سے بچانا۔ اِکْتِنَانٌ (باب افتعال) چھپنا چھپانا۔ اِسْتِکْنَانٌ چھپ جانا۔ پردہ میں ہو جانا۔

کَنَّةٌ بیٹے یا بھائی کی بیوی۔ کَنَائِن۔ جمع۔ کِنٌّ لباس۔ پردہ کِنَّةٌ لباس۔ گھر۔ سفیدی کُنَّةٌ دروازہ کا سائبان۔ کِنَانٌ لباس ہر چیز کا پردہ۔ کِنَانَةٌ چمڑے کا تیردان۔ کَانُوْنٌ چولھا۔ بھاڑ بھٹی۔ (تاج ومنتہی الارب)

مَکَّنِیْ ۔ اصل میں مَکَّنَ نِیْ تھا مَکَّنَ واحد مذکر غائب ماضی تَمْکِیْنٌ مصدر نِیْ ضمیر مفعول نون کو نون میں ادغام کردیا اوس نے مجھے جگہ دی یا اقتدار بنایا اختیار دیا۔ پ۱۶

مَکَّةَ ۔ عَلَم۔ حجاز کا مشہور شہر ہے (دیکھو بَکَّة) اس جگہ لبطن مکہ سے مراد حدیبیہ ہے۔

تَمَکَّکْتُ الْعَظْمَ میں نے ہڈی کو چوسکر اوسکی مینگ نکال لی۔ اِمْتَکَّ الْفَصِیْلُ اونٹ کے بچہ نے تھن کا تمام دودھ چوسکر پی لیا۔ امام راغبؒ کے نزدیک لفظ مَکَّة کا اشتقاق انہی دونوں محاوروں سے ہے (یعنی جس طرح ہڈی کا مغز اس کا اصل جوہر ہوتا ہے اسی طرح مکہ کل زمین سے افضل اور سب کا اصل جوہر ہے۔ دائم) اور چونکہ باب نصر سے مَکَّ کا معنی ہلاک کر دینا ہے اور سرزمین مکہ میں ظالم ہلاک ہی ہو جاتے ہیں کوئی بچ نہیں سکتا اس لئے اس زمین کا نام مکہ ہو گیا۔ خلیل نے کہا مکہ وسط زمین ہے جیسے مینگ ہڈی کے وسط میں ہوتی ہے۔ (المفردات)

مَکَاکٌ چوسا ہوا مُکَاکَةٌ چوسا ہوا اور ہڈی کی مینگ۔ مَکَّانٌ چوسنے والا۔ بکری کے تھن سے چوسکر دودھ پینے والا ذلیل آدمی (قاموس)

اَلْمِکْیَالَ ۔ اسم آلہ مفرد۔ کَیْلٌ مصدر۔ غلہ کو ناپنے کا پیمانہ پ۱۲ (دیکھو کالُوْا اور کَیْلٌ)

اَلْمَکِیْدُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر اَلْمَکِیْدُ واحد کَیْدٌ مادہ مغلوب اور ہلاک ہونیوالے (محلی) مکر کی سزا میں گرفتار (ترجمہ مولوی اشرف علیؒ تھانوی) داؤوں میں پھنسنے والے۔ پ۲۷/۴ (دیکھو کَیْدٌ)

مَکِیْنٌ ۔ صفت مشبہ مرفوع کَوْنٌ مصدر (نصر) پ۱۳ عزت والا مرتبہ والا۔

مَکِیْنٍ ۔ صفت مشبہ مرفوع۔ کَوْنٌ مصدر۔

(نصر) ۳ۧ/۱ پ ۲۹/۲۱ مضبوط پ ۳۰/۶ عزت والا مرتبہ والا۔

(دیکھو مکانٍ)

اَلْمَلَاءُ ۔ اسم جمع معرف باللام مرفوع اَلْاَمْلَاءُ جمع سرداروں کی اور بڑے لوگوں کی جماعت۔ پ ۸/۱۵، ۱۶، ۱۷ و پ ۹/۴، ۵ و ۶ پ ۱۲/۳، ۱۶ پ ۱۸/۲، ۳ پ ۱۹/۱۷، ۱۸ پ ۲۳/۱۰

اَلْمَلَاءِ ۔ اسم جمع معرف باللام مجرور پ ۲/۱۶ جماعت پ ۲۳/۵، ۱۴

مَلَاءِہٖ ۔ اسم جمع مضاف مجرور پ ۲۰/۷ سرداروں کی جماعت ۲۵/۱۱ ۱ۧ/۳ ۱۲/۹ پ ۱۱/۱۳ پ ۹/۱۲ سرداران قوم۔

مَلَاَہٗ ۔ اسم جمع منصوب۔ مضاف سردارانِ قوم کی جماعت۔ جماعت شوریٰ۔ پ ۱۱/۱۴۔

مَلَاءٌ ۔ اسم جمع نکرہ مرفوع۔ پ ۱۲/۴ سرداروں کی جماعت۔

مَلَائِہِمْ ۔ اسم جمع مجرور مضاف ان کے سرداروں کی جماعت۔ پ ۱۱/۱۴۔

مَلَاءٌ کا ترجمہ ہے۔ بھردینا۔ قوم کے سردار اور اہل الرائے اشخاص اپنی رائے کی خوبی اور ذاتی محاسن سے لوگوں کی خواہش کو بھر دیتے ہیں یا آنکھوں میں روشنی اور دلوں میں ہیبت بھر دیتے ہیں اسی لئے اونکو مَلَاءٌ کہتے ہیں (مصباح) جو لوگ زینتِ محفل ہوں دلوں کو ہیبت و عظمت سے اور آنکھوں کو ظاہری حسن و جمال سے بھر دیں اون کو مَلَاءٌ کہا جاتا ہے (ابو السعود) امام راغبؒ کی رائے بھی ابو السعود کی تائید میں ہے راغبؒ نے یہ بھی لکھا ہے کہ جو شخص دیکھنے والوں کی نظر میں معظم و مکرم ہو اور آنکھوں کو بھر دے اسکو مِلْاءُ الْعُیُوْنِ کہتے ہیں۔ شَابٌّ مَالِئُ الْعَیْنِ اور مَلَاءُ الْخُلُقِ دیدار و جوان جو خوبصورتی سے بھرپور ہو۔ (اَلْمُفْرَدَات)

مِلْاُ ۔ اسم مرفوع مضاف بقدر بھری۔ پ ۳/۱۷

(دیکھو اَلْمَالِئُوْن)

مُلَاقٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مُلَاقَاۃٌ مصدر باب مُفَاعَلَۃٌ اصل میں ملاقی تھا۔ پہونچنے والا پانے والا۔ پ ۲۹/۵ (دیکھو لقاء)

مُلَاقُوْا ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مضاف اصل میں مُلَاقُوْنَ تھا اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔ پانے والے پہونچنے والے پ ۱/۵ پ ۲/۱۲، ۱۷ پ ۱۲/۳ (دیکھو لقاء)

مُلَاقِیْکُمْ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مضاف کُمْ ضمیر مضاف الیہ تمکو پہونچنے والا۔ تم کو پالینے والا۔ پ ۲۸/۱۱ (دیکھو لقاء)

مُلَاقِیْہِ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ۔ اوسکے پاس پہنچنے والا پ ۳۰/۹

(دیکھو لقاء)

اَلْمَلَائِکَۃُ - مَلَائِکَۃُ جمع مضاف مَلَکُ مفرد یا اسم جنس۔ اوسکے فرشتے پ ۱/۱۲ پ ۳/۸ پ ۵/۱۷ پ ۲۳/۳ و ۴ -

اَلْمَلَائِکَۃُ - جمع اَلْمَلَکُ مفرد یا اسم جنس اوسکے فرشتے پ ۱/۴ پ ۲/(۳ و ۶ و ۹ و ۱۶) پ ۳/(۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۷) پ ۴/۴ پ ۵/۱۱ پ ۶/(۳ و ۴) پ ۷/۱۷ پ ۸/(۱ و ۷ و ۹) پ ۹/(۱۵ و ۱۶) پ ۱۰/۳ پ ۱۳/(۸ و ۹) پ ۱۴/(۱ و ۳ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۲) پ ۱۵/(۴ و ۱۰ و ۱ و ۱۹) پ ۱۶/۱۶ پ ۱۷/(۷ و ۱۴) پ ۱۸/۲ پ ۱۹/۱ پ ۲۲/(۱۱ و ۱۳) پ ۲۳/(۹ و ۱۴) پ ۲۴/(۵ و ۱۶) پ ۲۴/۱۸ پ ۲۵/(۲ و ۸ و ۱۱ و ۱۲) پ ۲۶/۷ پ ۲۷/۶ پ ۲۸/۱۹ پ ۲۹/(۷ و ۱۵) پ ۳۰/(۱۲ و ۲۲)۔

مَلَکٌ اصل میں مَاْلَکٌ تھا اصل ماخذ مَاْلَکۃٌ ہے یا اُلُوْکَۃٌ (یعنی اگر میم کو اصلی مانا جائے تو ماخذ اول ہے اور میم کو زائد کہا جائے تو ماخذ دوسرا ہے) اول ہمزہ اور لام کی جگہ کو بدل کر مَاْلَکٌ کو مَلْاَکٌ بنایا گیا پھر ہمزہ کو تخفیفاً گرا کر مَلَکٌ کر دیا گیا۔ (بغوی)

بعض اہلِ تحقیق کا خیال ہے کہ جن فرشتوں کے متعلق انتظامِ کائنات کی خدمت ہے انکو مَلَکٌ کہا جاتا ہے جس طرح عام انسانی انتظام کرنیوالے آدمی کو مَلِکٌ کہا جاتا ہے۔ مَلَکٌ کو ہی قرآن مجید میں مدبرات کہا گیا ہے گویا ملائکہ تو فرشتوں کی عام جماعت کو کہتے ہیں۔ اور مَلَکٌ مَلَائِکَہ میں سے وہ ممتاز ہستیاں ہیں جن کے متعلق کوئی کائناتی خدمت ہے (المفردات)

محققِ اعظم بیضاوی نے لکھا ہے کہ ملائکہ کا ماخذ یا اُلُوْکَۃٌ ہے یا مَلْاَکٌ ہے اُلُوْکَۃٌ کا معنی ہے پیام رسانی اور مَلْاَکٌ کا معنی دار مدار چونکہ ملائکہ اللہ کا حکم کائنات کے ذرہ ذرہ کو پہنچاتے ہیں اور مخلوق و خالق کے درمیان وسائط ہیں اور ملائکہ پر ہی نظمِ کائنات کا مدار ہے مختلف خدمتیں فرشتوں ہی کے متعلق ہیں اس لئے انکو ملائکہ کہنا صحیح ہے (بیضاوی فی تفسیر واذ قلنا للملائکۃ۔ پ ۱۵/۱۶ پ ۲۹/۱۲ (دیکھو مَالِکٌ)

مُلْتَحَدًا - اسم ظرف بروزن اسم مفعول اِلْتِحَادٌ مصدر۔ باب افتعال۔ پناہ کی جگہ۔ یا مصدر میمی (باب افتعال) پناہ۔

لَحْدٌ اور لُحْدٌ (اسم) زمین کے اندر بغلی گڑھا۔ اَلْحَادٌ اور لُحُوْدٌ جمع۔ لُحَادَۃٌ گوشت کا ٹکڑا۔ اعراب پڑھنے میں غلطی۔

لَحْدٌ (مصدر باب فتح) بغلی قبر کھودنا لحد میں میت کو رکھنا۔ اگر اس کے بعد اِلٰی مذکور ہو تو معنی ہوگا کسی طرف جھکنا

مائل ہونا۔ مڑنا۔ کن انکھیوں سے دیکھنا۔ اَلْحَادٌ (باب افعال) قبر میں لحد بنانا۔ لحد میں میت کو داخل کر دینا۔ پھر جانا حق سے پھر جانا۔ لڑائی جھگڑا کرنا بے دین ہو جانا حد سے گذر جانا حکم کا پاس نہ کرنا اللہ کے ساتھ شریک بنانا۔ ظلم کرنا۔ گراں فروشی کے لئے غلہ کا اسٹاک کرنا۔ کسی پر عیب بندی اور دروغ تراشی کرنا۔

(قاموس و تاج)

اَلْحَاد (شرک) کی دو صورتیں ہیں ۱۔ اللہ کی ایسی صفات قرار دی جائیں جو شانِ الوہیت کے مناسب نہیں ۲۔ اللہ کی صفات کی ایسی تاویل کی جائے جو نازیبا ہو۔ دونوں کو قرآنی اصطلاح میں الحاد فی الاسماء کہا گیا ہے۔

(راغب فی المفردات)

مِلَّۃ ۔ امام راغب نے المفردات میں لکھا ہے کہ دین کی طرح ملت بھی اس دستورِ الٰہی کا نام ہے جو اللہ اپنے بندوں کے لئے جاری فرماتا ہے تاکہ اوس پر چلکر انسان قربِ خداوندی حاصل کر سکے۔ اور یہ دستور انبیاء کی وساطت سے بندوں تک پہونچتا ہے۔ لیکن قرآن مجید میں لفظِ مِلَّت کا اطلاق کئی جگہ باطل مذہب پر بھی ہوا ہے جو خود انسانوں کا تراشیدہ تھا دستورِ الٰہی پر مبنی نہ تھا دیکھو ۱۲پ کی آیت ۳۷ میں حضرت یوسفؑ نے جیلخانہ کے دو قیدیوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا اِنِّی تَرَکْتُ مِلَّۃَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے اور آخرت کے منکر ہیں میں اون کی ملت (یعنی اُن کے مذہب اور خود ساختہ دستورِ زندگی) کو چھوڑے ہوئے ہوں۔ اسی طرح ۲۳پ کی آیت ۷ میں اللہ نے قریش کا قول نقل فرمایا ہے قریش نے کہا مَا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِی الْمِلَّۃِ الْاٰخِرَۃِ (ہم نے پچھلے مذہب میں یا اور مذہب میں یہ بات نہیں سنی) علامہ بغوی نے معالم التنزیل میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کلبیؒ اور مقاتل کے نزدیک اس جگہ ملتِ آخرۃ سے نصرانیت مراد ہے اس لئے کہ نصرانیت توحید سے خالی ہو چکی تھی (اور تثلیث پر مبنی تھی) مجاہد اور قتادہ کا قول ہے کہ مذہبِ قریش مراد ہے بہرحال مذہبِ قریش مراد ہو یا تثلیثی نصرانیت دونوں دستورِ الٰہی پر مبنی نہیں۔

شاید راغب کی مراد یہ ہو کہ ملت اصل میں

تو اوس دستورِ الٰہی کا ہی نام ہی جو انبیاء کی معرفت بھیجا جاتا ہے لیکن اگر انسانی دماغ کبھی اوس میں خورد برد کر لیں اور بگاڑ دیں تب بھی بطور مجاز اوس پر لفظِ ملت کا اطلاق ہو جاتا ہے کیونکہ خورد برد کرنیوالوں کے دعوی میں تو شکستہ بریدہ دین یا دستور بھی اللہ کا بھیجا ہوا دین ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

امام راغبؒ نے دین اور ملت کا فرق ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ لفظِ مِلّت کی اضافت صرف انبیاء کی طرف ہوتی ہے کسی غیر نبی کی طرف نہیں ہوتی اور نہ اللہ کیطرف ہوتی ہی اسی لئے مِلّتُ اللّٰہِ یا مَلّۃُ زَیدٍ یا مِلَّتِیْ نہیں کہا جاتا ہاں دین کا استعمال عام ہے دینُ اللّٰہِ دینُ الْاَنبیاءِ اور دِینُ زَیدٍ ہر ایک صحیح ہے لفظِ ملّت کی انبیاء کے ساتھ تخصیص بھی امام کے اُسی نظریہ پر مبنی ہے کہ ملت صرف دستورِ الٰہی کا نام ہی جو انبیاء کی معرفت بھیجا جاتا ہی ورنہ غیر انبیاء کی طرف اضافت خود پ ۱۲/۱۵ کی آیت ۳۷ میں موجود ہی۔ امام راغبؒ نے لفظِ ملّت کا استعمالی ماخذ اَمْلَلْتُ الْکِتَابَ کو قرار دیا ہے اگر کوئی تحریر آپ کسی سے لکھوائیں تو آپ کہینگے اَمْلَلْتُ الْکِتَابَ تو گویا اللہ کی جاری کردہ یا تحریر کردہ چیز ملت ہوئی اور دین کا معنی ہے طاعت ایک اضافی چیز ہی اطاعت کرنیوالا بھی ہونا چاہیے اور جس کی اطاعت کی جائے اسکا ہونا بھی ضروری ہے اس لئے دین کی اضافت مطیع اور مطاع دونوں کی طرف ہوتی ہے۔ مَلّۃٌ گرم راکھ۔ گرم ریت۔ مَلِیْلَۃٌ بخار کی گرمی (قاموس) یا وہ حرارت جو انسان محسوس کرتا ہے (المفردات)

ملاول بخار کا پسینہ۔ عادت۔ کمر کا درد بیماری یا غم سے بے چین ہو جانا۔ روٹی یا گوشت راکھ پر گرم کرنا (نصر و سمع) مَلّۃٌ۔ مَلَلٌ۔ ملاول مِلالۃٌ (باب سمع) کسی چیز سے اُکتا جانا لیے آرام کرنا۔ مُلْمَلَۃٌ جلدی کرنا۔ اِملالٌ (باب افعال) اکتا دینا سفر دراز ہونا۔ مضمون بولکر لکھوانا۔ تَمَلُّلٌ (باب تفعل) کسی مذہب کو اختیار کرنا۔ بخار میں پسینہ آنا۔ بیماری یا غم سے بے چین ہو جانا اِمْتِلالٌ (اِفتِعالٌ) کوئی مذہب اختیار کرنا۔ جلدی جانا۔ اِسْتِملالٌ (باب استفعال) اکتا جانا تَمَلْمُلٌ (تفعلل) بے چین اور مضطرب ہو جانا۔

پ ۱/۱۶ مکسور مضاف پ ۴/۱ منصوب پ ۵/۱۵ منصوب پ ۶/۷ منصوب پ ۱۲/۱۵ ۲ منصوب پ ۱۴/۲۲ منصوب پ ۱۷/۱۷

منصوب ہر جگہ دینِ الٰہی مراد ہے۔ پ ۱۲/۱۵ منصوب ۱۷ میں مذہبِ شرک مراد ہے پ ۲۳/۱ مجرور معرف باللام بر قول ابن عباس و کلبی و مقاتل تثلیثی نصرانیت اور بر قول مجاہد و قتادہ مذہبِ قریش مراد ہے (لغوی)

مِلَّتِكُمْ ۔مضاف مجرور کُمْ مضاف الیہ تمہارے مذہب میں یعنی مذہبِ شرک میں پ ۹۔

مِلَّتِنَا ۔مضاف مجرور نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہمارے مذہب میں یعنی مذہبِ شرک میں۔ پ ۹ پ ۱۳/۱۵۔

مِلَّتَهُمْ ۔مضاف منصوب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ انکا مذہب یعنی مذہبِ شرک۔ پ ۱/۱۴۔

مِلَّتِهِمْ ۔مضاف مجرور۔ هِمْ ضمیر مضاف الیہ۔ ان کے مذہب میں۔ یعنی مذہبِ شرک میں پ ۱۵/۱۵ (پ ۹ سے پ ۱۵/۱۵ تک پانچوں جگہ مِلّت سے مِلّتِ شرک مراد ہے)

مَلْجَأً ۔ پ ۱۱/۱۲ اسم ظرف مکان۔ پناہ کی جگہ لَجَأٌ مصدر۔ پناہ پکڑنا (فتح و سمع) مَلْجَأٌ بھی مصدر ہے۔

مَلْجَأٌ ۔ پ ۱۱/۱۲ اسم ظرفِ مکان۔ پناہ کی جگہ

اِلْجَاءٌ (باب افعال) کسی کو کسی کام پر مجبور کرنا۔ کوئی کام خدا کے سپرد کر دینا تَلْجِئَةٌ (باب تفعیل) کسی کو کسی کام پر مجبور کرنا۔ کوئی چیز جھوٹ بول کر فروخت کرنا اِلْتِجَاءٌ

مِلْحٌ ۔اسم مفرد۔ نمکین۔ پ ۱۹/۳ پ ۲۲/۱۴۔

مِلْحٌ نمک۔ نمکین۔ چربی۔ تسریہ۔ بے وفا مُلْحَةٌ دریا کی گہرائی۔ مِلْحٌ شیر خوارگی۔ دانائی۔ نمکینی۔ فربہی۔ خوبی۔ حرمت۔ قسم۔ عہد۔ حق واجب مُلْحَةٌ حرمت۔ قسم۔ ذمہ۔ مَلِيحٌ نمکین خوبصورت مِلَاحٌ اور اِمْلَاحٌ جمع۔

مُلْحَةٌ۔ خوف۔ ہیبت۔ برکت۔ مزہ دار بات۔ نمکین۔ سفیدی سیاہی آمیز یعنی گندمی۔ مِلَاحٌ کشتی کو چلانے والی ہوا۔ لباس توبرہ مُلَاحَةٌ کشتی بانی۔ مُلَاحٌ اور مُلَّاحٌ نمکین خوبصورت۔ مَلِحٌ کھاری پانی۔ اَمْلَحُ گندمی مَلَّاحٌ نمک فروش۔ نمک والا۔ کشتی بان درستی کا خواستگار۔ اصلاح کا ذمہ دار۔ مَمْلَحَةٌ نمک اور شورہ کی کان۔ مِمْلَحَةٌ نمکدان مَلْحٌ (فتح) غیبت کرنا۔ بچہ کو دودھ دینا۔ ہانڈی میں نمک ڈالنا۔ جانور کو نمک کھلانا (کس و فتح ولنصر) پانی کو نمکین کر دینا اور صرف کَرُمَ سے نمکین

اور خوبصورت ہوجانا۔ اِمْلَاحٌ (افعال) کھاری پانی میں اترنا۔ میٹھے پانی کا کھاری ہوجانا۔ کھاری پانی پلانا۔ ہانڈی میں زیادہ نمک ڈالنا۔ کھانیکو نمکین بنادینا۔ تَمْلِیحٌ (تفعیل) موٹا ہونا۔ ہانڈی میں نمک زیادہ کردینا۔ کوئی مزہ دار اچھا شعر کہنا۔ مُمَالَحَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) شرکت میں دودھ پینا۔ شرکت میں سفر کرنا۔ باہم بھروسہ کرنا مِلَاحٌ (مُفَاعَلَۃٌ) بادِ جنوبی کے بعد بادِ شمالی چلنا۔ تَمَلُّحٌ فربہ ہونا۔ اِمْتِلَاحٌ (افتعال) سچ میں جھوٹ ملادینا۔ اِسْتِمْلَاحٌ (استفعال) نمکین پانا نمکین سمجھنا۔ (قاموس وصحاح وتاج)۔

مَلْعُوْنَۃً ۔ اسم مفعول واحد مؤنث۔ لَعْنٌ مادہ۔ باب فتح۔ برا۔ لعنت کیا ہوا۔ پ ۱۵/۶۔ (دیکھو لَعَنَ و لَعَنَّا و لعنتی)

مَلْعُوْنِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر منصوب لعنت کئے ہوئے پھٹکاری۔ راندۂ درگاہ۔ پ ۲۲/۵ (دیکھو لَعَنَ و لَعَنَّا)

مُلْقُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع اِلْقَاءٌ مصدر باب افعال۔ اصل میں مُلْقِیُوْنَ تھا۔ ڈالنے والے پیش کرنیوالے۔ پ ۱۱/۱۲ ۱۹/۱ (دیکھو لقاء اور لقائہ اور لقوا)

اَلْمُلْقِیٰتِ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث۔ اَلْمُلْقِیَۃُ واحد۔ اِلْقَاءٌ مصدر پیش کرنیوالے پہنچانے والے یعنی اللہ کی وحی انبیاء کو پہنچانے والے ملائکہ۔ بقول ابن کثیر۔ اسجگہ بالاجماع فرشتوں کی جماعت مراد ہے پ ۲۹/۲۱ (دیکھو لقاء و لقائہ و لقوا)

اَلْمُلْقِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب اَلْمُلْقِی واحد القاء مصدر پیش کرنیوالے پھینکنے والے ڈالنے والے پ ۹/۲ (دیکھو لقاء و لقائہ و لقوا)

مَلَکٌ ۔ اسم جنس نکرہ مرفوع۔ فرشتہ۔ پ ۷/۱۱ پ ۱۲/۲، ۳ و ۱۴ ۱۸/۱۶

مَلَکٍ ۔ اسم جنس نکرہ مجرور۔ فرشتہ پ ۲۱/۱۴۔

مَلَکُ ۔ اسم جنس معرفہ مضاف مرفوع فرشتہ پ ۲۱/۱۴

اَلْمَلَکُ ۔ اسم جنس معرف باللام مرفوع فرشتے فرشتوں کی جماعت پ ۲۹/۵ ۳۰/۱۴ (ملک کی تنقیح کے لئے دیکھو الملائکۃ)

اَلْمَلِکُ ۔ صیغہ صفت مرفوع معرفہ مُلْکٌ مادہ بادشاہ۔ بااقتدار۔ پ ۱۲/۱۶ و ۱۷ ۱۳/۱ ۱۶/۱۵ ۱۸/۶ ۲۸/۶

اَلْمَلِکِ ۔ صیغہ صفت مجرور معرف باللام۔ مُلْکٌ مادہ۔ بادشاہ۔ بااقتدار۔ پ ۱۳/۳ ۲۵/۱۱۔

مَلِکٍ ۔ صیغہ صفت مجرور معرفہ مضاف۔ مُلْکٌ مادہ۔ بادشاہ۔ حاکم اعلیٰ پ ۳۰/۳۹

مَلِكًا - صیغہ صفت منصوب نکرہ مُلک مادہ بادشاہ حاکم اعلیٰ پ ۲/۱۶

مَلِكٌ - صیغہ صفت مرفوع نکرہ - کوئی بادشاہ - پ ۱۶/۱ دپ ۱۲/۱۶و۱۷ پ ۱۳/۱و۳ میں مصر کا بادشاہ مراد ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں تھا پ ۱۶/۱ میں کوئی حکمراں یا بادشاہ مراد ہے جس کے ظلم سے محفوظ رکھنے کے لئے حضرت خضر نے کشتی کا تختہ توڑ دیا تھا پ ۲/۱۴ میں کوئی حاکم اعلیٰ - باقی آیات میں بادشاہِ حقیقی یعنی اللہ مراد ہے) (دیکھو مالکُ اور مالکون)

مَلَكًا - اسم جنس منصوب نکرہ - فرشتہ پ ۱۵/۱۱

(دیکھو الملائکۃ)

اَلْمُلْكُ - اسم اور مصدر مرفوع معرف باللام پ ۲/۱۶ پ ۷/۱۵ پ ۱۷/۱۴ پ ۱۹/۱ پ ۲۲/۱۴ پ ۲۳/۱۵ پ ۲۴/۷و۹ پ ۲۸/۱۵ پ ۲۹/۱

مُلْكُ - اسم اور مصدر مرفوع - مضاف پ ۴/۴ پ ۶/۷و۱۰ پ ۷/۶ پ ۹/۱۰ پ ۱۱/۳ پ ۱۸/۱۲و۱۶ پ ۲۳/۱۰و۱۱ پ ۲۴/۳ پ ۲۵/۶و۱۱و۱۳ پ ۲۵/۲ پ ۲۶/۱۰ پ ۲۷/۱۷ پ ۳۰/۱۰ -

اَلْمُلْكَ - اسم اور مصدر منصوب معرف باللام پ ۲/۱۷ پ ۳/۳و۱۱ -

اَلْمُلْكِ - اسم مصدر مجرور معرف باللام پ ۱/۱۲ پ ۲/۹ پ ۳/۱۱ پ ۵/۵ پ ۱۳/۵ پ ۱۵/۱۲ -

مُلْكًا - اسم منصوب نکرہ پ ۵/۵ پ ۲۳/۱۲ پ ۲۹/۱۹

مُلْكٍ - اسم نکرہ مجرور - پ ۱۶/۱۶ -

مُلْكَهٗ - اسم معرفہ منصوب مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ ۲/۱۶

مُلْكِهٖ - اسم معرفہ مجرور مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ - پ ۲/۱۶

مُلْکٌ کا معنی ہر جگہ غلبہ اقتدار اعلیٰ اور بادشاہت ہے صرف پ ۷/۱۱ میں بارش، رزق اور غلہ کے خزانے مراد ہیں اور پ ۱۵/۱۲ میں الوہیت اور پ ۱/۱۲ میں عہدِ سلطنت - (دیکھو مالکُ اور مالکون)

اَلْمَلَكَيْنِ - اسم معرفہ تثنیہ مجرور اَلْمَلَکُ واحد دو فرشتے پ ۱/۱۲ حضرت ابن عباسؓ اور حسن بصریؒ نے اَلْمَلِکَیْنِ روایت کیا ہے یعنی دو بادشاہ - یہ دونو جادوگر تھے حسن بصریؒ نے کہا دو عجمی ساحر تھے کیونکہ فرشتے سحر سے واقف نہیں ہوتے (معالم)

(دیکھو الملائکۃ)

مَلَكَيْنِ - تثنیہ منصوب - مَلَکٌ واحد دو فرشتے - پ ۸/۹ (دیکھو الملائکۃ)

اَلْمُلُوْكَ - جمع منصوب معرفہ مَلِکٌ واحد بادشاہ - یعنی فاتح بادشاہ - پ ۱۹/۱۸ -

مُلُوگا - جمع منصوب نکرہ - مُلک واحد بادشاہ پ ۶ (دیکھو مالک و مالکون)

مَلَکَتْ - واحد مؤنث غائب ماضی معروف مِلکٌ مادہ، مالک ہوں۔ ملک میں ہوں (دیکھو مالک و مالکون) پ ۳ ۱۲ پ ۵ ۳ و ۱۶ پ ۱۴ ۱۰ و ۱۴۱ پ ۱۸ ۷ پ ۲۱ ۳ و ۳ پ ۲۲ ۷ پ ۲۹ -

مَلَکْتُمْ - جمع مذکر حاضر ماضی معروف مِلکٌ مادہ تم مالک ہو پ ۱۸ - (دیکھو مالک اور مالکون)

مُلْکِنَا - مُلکِ اسم مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہمارے اختیار میں۔ ہماری قدرت میں پ ۱۶ ۱۳ - (دیکھو مالک اور مالکون)

مَلَکُوتُ - مصدر مرفوع مضاف۔ مُلکٌ فعل۔ مبالغہ کے لئے تاء بڑھادی گئی ہے جیسے رَحْمُوت اور رَھَبُوت۔ اقتدار کامل۔ غلبہ تامہ۔ حکومت حقیقیہ بقول راغب ملکوت اللہ کی ملک کے لئے مخصوص ہے۔ پ ۸ ۲۳ ۴ -

مَلَکُوتِ - مصدر مجرور۔ اقتدار کامل۔ غلبہ تامہ۔ حکومتِ حقیقیہ پ ۷ ۱۵

مَلُوْمٍ - اسم مفعول واحد مذکر مجرور لَوْمٌ مادہ ملامت زدہ۔ ملامت کیا ہوا۔ پ ۲۷ ۲ -

مَلُوْمًا - اسم مفعول واحد مذکر منصوب لَوْمٌ مادہ ملامت زدہ۔ پ ۱۵ ۴ و ۴ -

مَلُوْمِیْنَ - اسم مفعول جمع مذکر مجرور مَلُوْمٌ واحد لَوْمٌ مادہ ملامت کئے گئے ملامت زدہ۔ پ ۱۸ ۱ پ ۲۹ ۷ (لَوْم کے معنی کی تنقیح کے لئے دیکھو لَوْمًا لَوْمَۃَ لَائِمٍ)

مَلِیًّا - اسم منصوب - زمانہ دراز (معالم و مدارک) پ ۱۶ ۶

مَلًا جنگل بیابان۔ مَلَوَانِ تثنیہ رات، دن مَلًا واحد۔ مَلَاۃٌ سراب والامیدان مَلِیٌّ زمانہ دراز۔ لمبا وقت۔ مَلَاوَۃٌ اور مُلُوَّۃٌ زمانہ۔ لمبا وقت۔ مَلْوٌ مصدر مَلَا ماضی (نَصَر) بہت زیادہ صبر کرنا۔ اِمْلَاءٌ (باب افعال) فائدہ دینا۔ مہلت دینا۔ زمانہ دراز گذار دینا۔ رسی ڈھیلی چھوڑ دینا۔ لکھنا مضمون بول کر دوسرے سے لکھوانا۔ تَمْلِیَۃٌ (تفعیل) فائدہ دینا۔ تَمَلِّی (تفعل) فائدہ پانا۔ اِسْتِمْلَاءٌ (استفعال) املا پوچھنا۔

مُلِئَتْ - واحد مؤنث غائب ماضی مجہول بھر دیا گیا ہے۔ پ ۲۹ ۱۱ (دیکھو مَالِئُوْنَ)

مُلِئْتَ - واحد مذکر حاضر ماضی مجہول بمعنی مضارع تو بھر جائیگا۔ بھر دیا جائیگا پ ۱۵ ۱۵ (دیکھو مالئون)

مَلِیْکٍ - صیغہ صفت برائے مبالغہ مِلکٌ

مادہ بڑا بادشاہ۔ پ۲۷ (دیکھو مالک اور مالکون)

مُلِیْمٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِلَامَۃٌ مصدر۔ ملامت یا لوم کا مستحق (جلالین) ایسا کام کرنے والا جس پر ملامت کی جائے (معالم) پ۲۳ ع۹ پ۲۷ ع۱۔ (دیکھو لَوَمَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ)

مِمَّ۔ مرکب ہے، اصل میں مِنْ مَا تھا مِنْ حرفِ جر۔ مَا کلمۂ استفہام۔ کس چیز سے۔ پ۳۰ ع۱۱۔

مِمَّا۔ مرکب ہے اصل میں مِنْ مَا تھا مِنْ حرفِ جر مَا اسم موصول یا زائدہ یا مصدریہ یا استفہامیہ۔ پ۱ (۱و۳و۴و۷و۹) پ۲ (۵و۹و۱۳و۱۶و۱۷) پ۳ (۲و۴و۵) پ۴ (۱و۸و۱۲و۱۳) پ۵ (۱و۲و۳و۶) پ۶ (۴و۹و۷) پ۷ (۱و۲و۳) پ۷ (۱۵) پ۸ (۱و۳و۴و۱۳) پ۹ (۱۵) پ۱۰ (۵و۶) پ۱۱ (۸و۱۱و۱۵) پ۱۲ (۳و۵) پ۱۲ (۶و۸و۹و۱۴و۱۵و۱۶) پ۱۳ (۸و۹و۱۴و۱۵و۱۷) پ۱۴ (۱۳و۱۵و۱۷و۲۱) پ۱۴ (۲۲) پ۱۵ (۴و۵و۸و۱۸و۲۱) پ۱۷ (۲و۱۲و۱۳) پ۱۸ (۱و۳و۹و۱۰) پ۱۹ (۳و۱۳و۱۸) پ۲۰ (۲و۹) پ۲۱ (۴و۷و۱۴و۱۵) پ۲۲ (۳و۶و۱۶) پ۲۳ (۲و۴و۱۵) پ۲۴ (۹و۱۵) پ۲۵ (۴و۸و۹و۹) پ۲۶ (۲) پ۲۷ (۳و۴و۱۷) پ۲۸ (۴و۷و۴و۱۳و۱۷) پ۲۹ (۸و۱۰و۲۲)

اَلْمُمَاتِ۔ اسم و مصدر۔ موت اور مرنا۔ پ۱۵ ع۸۔

مَوْت ضدِ حیات یا عدمِ حیات کا نام ہے حیات کی جتنی انواع ہیں اتنی ہی موت کی۔

۱ قوتِ نامیہ نہ ہونا یا نمو مفقود ہونا جیسے یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور بَلْدَۃً مَّیْتًا۔

۲ بے حس ہو جانا جیسے ءَاِذَا مَا مِتُّ۔

۳ علمی موت یعنی جہالت جیسے اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا یا لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی ۴ زندگی کو بے لطف بنا دینے والا غم جیسے وَیَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَیِّتٍ۔ ۵ نیند۔ محاورہ ہے اَلنَّوْمُ مَوْتٌ خَفِیْفٌ وَالْمَوْتُ نَوْمٌ ثَقِیْلٌ نیند ہلکی موت ہے اور موت بھاری نیند۔

مَائِتٌ وہ شخص جو رفتہ رفتہ گھل رہا ہو۔ ایک شاعر کا قول ہے بِمَوْتُ جُزْءًا فَجُزْءًا۔ اور مَیِّتٌ وہ شخص جسکی روح کا تعلق بدن سے منقطع ہو گیا (یا عقل مردہ ہو گئی ہو) قاضی علی بن عبدالعزیز نے کہا عربی میں مائتٌ کا یہ معنی نہیں ہے مَیْتٌ مَیِّتٌ کا مخفف ہے لِبَلَدٍ مَیِّتٍ بھی آیا ہے اور بَلْدَۃً مَّیْتًا بھی۔ مَیْتَۃٌ مردار جانور۔ مَوَتَانٌ غیر آباد زمین جس میں سبزی موجود نہ ہو مَوَاتٌ کا بھی یہی معنی ہے۔ مُوْتَانٌ عام موت کے لئے بھی مستعمل ہے۔ جیسے وَقَعَ فِی الْاِبِلِ مُوْتَانٌ کَثِیْرٌ اونٹوں میں بکثرت مری پھیل گئی نَاقَۃٌ مُمِیْتَۃٌ اور مُمِیْتٌ وہ اونٹنی جس کا بچہ مر گیا ہو مُمِیْتٌ اَمَاتَۃٌ (باب افعال) کا اسم فاعل بھی ہے۔ مُسْتَمِیْتٌ وہ بہادر جو موت

کی تلاش میں رہتا ہے ایک شاعر کہتا ہے فَاَعْطَیْتَ
اَلْجَعَالَۃَ مُسْتَمِیْتًا تونے بہادر کو انعام یا مزدوری
دی۔ مُوْتَۃٌ ایک طرح کا جنون۔ مرگی بیہوشی
یعنی عقل و علم کی موت۔ رَجُلٌ مُوْتَانُ الْقَلْبِ
مردہ دل مرد۔ اِمْرَاَۃٌ مُوْتَانَۃُ الْقَلْبِ مردہ
دل عورت۔ مُتَمَاوِتٌ دکھاوٹ کی عبادت
کرنے والا مَوْتٌ مصدر مرنا مَاتَ ماضی (نصر
سمع۔ ضرب)

مَمَاتُھُمْ۔ مضاف و مضاف الیہ انکی
موت۔ اون کا مرنا۔ ۲۵/۱۸

مَمَاتِیْ۔ مضاف و مضاف الیہ۔ میری موت
میرا مرنا۔ ث۔

اَلْمُمْتَرِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور
اَلْمُمْتَرِیْ واحد اِمْتِرَاءٌ مصدر، باب افتعال
شک میں پڑنیوالے۔ تردد کرنیوالے ۳/۱۴ پ ۲
ث ۱۱/۱۵ (دیکھو مِرْیَۃٍ اور مِرَاءً)

مُمِدٌّ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِمْدَادٌ مصدر
باب افعال۔ مدد دینے والا ۹/۱۵ (دیکھو مَدٌّ
مَدًّا مَدَدًا)

مُمَدَّدَۃٍ۔ اسم مفعول واحد مؤنث تَمْدِیْدٌ
مصدر باب تفعیل لانبے کئے گئے (لانبے لانبے

ترجمہ مولانا تھانوی ۳۰/۲۹ (دیکھو مَدٌّ و مَدًّا و مَدَدًا)

مَمْدُوْدٍ۔ اسم مفعول واحد مذکر مجرور مَدٌّ
مصدر۔ باب نصر۔ دراز کیا گیا۔ لانبا (ترجمہ مولانا
اشرف علی) ہمیشہ رہنے والا (جلالین) یعنی دھوپ
کی وجہ سے کبھی زائل نہونے والا (معالم) ۲۷/۱۴
(دیکھو مَدٌّ مَدًّا مَدَدًا)

مَمْدُوْدًا۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب
مَدٌّ مصدر باب نصر۔ بڑھایا گیا۔ کثیر (جلالین
و ترجمہ مولانا اشرف علی) بعض کا قول ہے کہ ممدود
ترقی پذیر اور بڑھنے والے مال کو کہتے ہیں جیسے
کھیتی باڑی مویشی اور مال تجارت (معالم) ۲۹/۱۵

مُمَرَّدٌ۔ اسم مفعول واحد مذکر تَمْرِیْدٌ
مصدر۔ مرد، مادہ۔ چکنا صاف ہموار ۱۹/۱۸ کسی
محل کی دیواروں اور زمین کا چکنا ہونا۔ اوسکے
حسن کو دوبالا کرتا ہے ایک شاعر کہتا ہے۔
فِیْ مَجْدَلٍ شِیْدَ بُنْیَانُہٗ یَزِلُّ عَنْہُ ظُفُرُ الطَّائِرِ
ایک مضبوط محل میں جسکی دیواروں پر ایسا
پلاستر کردیا گیا ہے کہ پرندہ کے پنجے اوسپر پھسلتے ہیں
(دیکھو مادد)

مُمَزَّقٍ۔ مصدر میمی بروزن اسم مفعول
باب تفعیل۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ ۲۲/۷ پ۔

مَزْقٌ اور مَزْقَۃٌ (ضرب) پھاڑ ڈالنا
ٹکڑے ٹکڑے کردینا۔ (ضرب و نصر) کسی
کو برا سمجھنا۔ عیب لگانا طعن کرنا۔ تمزیق
(تفعیل) خوب پارہ پارہ کردینا۔ تَمَزُّقٌ
(تفعل) پارہ پارہ ہو جانا۔

مُمْسِكٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب
بنفی جنس۔ اِمساکٌ مصدر باب افعال
روکنے والا بند کرنیوالا یعنی کوئی روکنے اور
بند کرنیوالا نہیں۔ پ ۲۲/۱۳ (دیکھو مُستَمسِکُون)

مُمْسِکَاتٌ۔ اسم فاعل جمع مونث۔
مُمْسِکَۃٌ واحد اِمساکٌ مصدر (افعال)
روکنے والیاں یعنی وہ فرضی دیویاں جن کی
پرستش مشرک کرتے تھے۔ پ ۲۴ (دیکھو مُستَمسِکُون)

مُمْطِرٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِمطارٌ
مصدر۔ باب افعال مطر مادہ بارش کرنیوالا
مینہ برسانیوالا۔ پ ۲۶/۳ (دیکھو مطر)

مَمْلُوکًا۔ اسم مفعول واحد مذکر مِلک
مادہ باب ضرب۔ ملک میں لایا ہوا وہ جو
کسی کی ملکیت میں ہو یعنی غلام (معالم) پ ۱۴/۱۶
عبد مملوک سے مراد اس جگہ ہر کافر ہے (بغوی)
یا بقول عطا بروایت ابن جریج ابوجہل مراد ہے

(دیکھو مالک و مالکون)

مِمَّنْ۔ مرکب مِنْ حرف جر اور مَنْ اسم
موصول سے پ ۱/۱۴و۱۶ پ ۲/۱ پ ۳/۷و۱۱ پ ۵/۱۵ پ ۶/۷
پ ۷/۹و۱۷ پ ۸/۴و۷و۱۱ پ ۹/۱۲ پ ۱۱/۲و۷ پ ۱۲/۴و۱۰ پ ۱۵/۷و۱۴و۲۱
پ ۱۶/۷و۱۰ پ ۲۰/۳و۸ پ ۲۱/۳و۱۵ پ ۲۲/۳و۸ پ ۲۳/۱۵ پ ۲۴/۱و۱۹ پ ۲۵/۱
پ ۲۶/۱ پ ۲۸/۹۔

مَمْنُوعَۃٍ۔ اسم مفعول واحد مونث مَنْعٌ
مادہ باب فتح۔ روکا گیا یعنی اہل جنت کو اس
سے کوئی روکنے والا نہ ہوگا پ ۲۷/۱۴ (دیکھو مانعتہم)

مَمْنُونٍ۔ اسم مفعول واحد مذکر مَنٌّ
مادہ۔ باب نصر۔ کم کیا ہوا قطع کیا ہوا یعنی
اون کا اجر نہ کم کیا جائیگا نہ منقطع اور ختم ہوگا۔
(عام مفسرین) یا بے شمار (راغب قائل مجہول)
یا بغیر عمل (ضحاک رواہ بغوی) شاید بے شمار کا معنی
اس لئے لیا گیا کہ ممنون کو منت یا مَنٌّ مصدر
سے مشتق نہیں قرار دیا گیا بلکہ اس کا ماخذ مَنٌّ (اسم)
کو قرار دیا گیا اور من کا معنی ہے وزن کشی کا باٹ
تو ممنون کا ترجمہ ہوا موزوں۔ اور غیر ممنون غیر
موزوں ہوگیا اور بے وزن دینے کا مطلب ہے
بے شمار دینا اس لئے غیر ممنون کا ترجمہ ہوگیا بے شمار
مِنَّتْ کا معنی ہے بھاری احسان اسکی دو صورتیں

ہوتی ہیں عملی اور قولی۔

۱۔ منّتِ عملی کا معنی ہی کسی کو بڑی نعمت دینا
نعمت کسی پر لاد دینا جیسے لَقَدْ مَنَّ
اللّٰہُ۔ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ۔ وَلَقَدْ مَنَنَّا۔ منّتِ
عملی کا استحقاق حقیقت میں اللہ کے سوا کسی کو
نہیں ۲۔ منّتِ قولی کا معنی ہی احسان جتانا،
احسان رکھنا۔ احسان کر کے جتانا انسانی
معاشرت میں برا شمار کیا جاتا ہے اور یہ
بھی بڑا مشہور مقولہ ہی اَلْمِنَّۃُ تَھْدِمُ الصَّنِیْعَۃَ
احسان جتانا احسان کو ڈھا دیتا ہی۔ ہاں کفرانِ نعمت
اور ناشکری کے وقت جائز ہی مشہور مثل ہے
اِذَا کُفِرَتِ النِّعْمَۃُ حَسُنَتِ الْمِنَّۃُ جب نعمت
کی ناشکری کی جائے تو احسان جتانا اچھا ہے۔

مَنٌّ مصدر (باب نصر) کسی کے ساتھ
بھلائی کرنا۔ کبھی مَنٌّ کا معنی ہوتا ہے احسان
بلاعوض جیسے فَاِمَّا مَنًّا یا بلاعوض آزاد کر دو۔
اسی معنی کا لحاظ کرتے ہوئے غالباً ضحاک نے
غیر ممنون کا ترجمہ بغیر عمل کیا ہے مَنٌّ کا معنی
کم کرنا اور قطع کرنا بھی ہی غیر ممنون کے مشہو
ترجمہ میں یہی معنی ماخوذ ہی۔ مَنُوْنٌ زمانہ اور
موت جو تعداد کو کم اور زندگی کو قطع کر دیتی

ہی۔ ایسی مالدار عورت کو بھی مَمْنُوْن کہا جاتا ہی
جو شوہر پر اپنے مال کا احسان رکھے۔ مَنَّانٌ
بڑی نعمت دینے والا۔ مُنَّۃٌ توانائی طاقت
مَنٌّ (اسم) شبنمی گوند جو وادی تیہ میں
درختوں کے پتوں پر روزرات کو جم جاتا تھا۔
ترنجبین۔ مُنَیْنٌ گرد و غبار۔

مُمَانَنَۃٌ (مفاعلۃ) کسی کی حاجت پوری
کرنے میں تردد کرنا۔ تَمَنُّنٌ (تفعل) سست
اور عاجز ہو جانا۔ اِمْتِنَانٌ (افتعال) نعمت
دینا۔ ۲۴/۱۵ ۲۹/۳ ۳۰/۲۰۹۔

مِنْ۔ حرفِ جر ہی مختلف معانی کے لئے
مستعمل ہی۔

۱۔ ابتدائیہ بمعنی۔ سے۔ اس معنی کے لئے
مِنْ کا استعمال بکثرت ہی جیسے اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ
اور مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (اخفش۔ مبرد۔ ابن
درستویہ۔ عام علماء کوفہ)

۲۔ تبعیضیہ جیسے مِنْھُمْ مَنْ کَلَّمَ اللّٰہُ
اور حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔

۳۔ بیانِ جنس کے لئے۔ یہ اکثر مَا یا مَھْمَا کے بعد
آتا ہے جیسے مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ
اور مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اور مَھْمَا تَاْتِنَا بِہٖ مِنْ

آیۃٍ۔ کبھی بغیر ما اور مہما کے بھی آتا ہے جیسے
یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّ یَلْبَسُوْنَ
ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ اور فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ
مِنَ الْاَوْثَانِ اور وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ اور اَلَّذِیْنَ
اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَھُمُ
الْقَرْحُ اور لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْھُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ
عَظِیْمٌ۔ بعض لوگوں کے نزدیک پہلی دونوں
آیتوں میں مِنْ تبعیضیہ ہے اور تیسری آیت
میں ابتدائیہ۔ بعض علمار نے آخری تینوں آیات
میں مِنْ کو تبعیضیہ کہا ہی لیکن صاحب مغنی اللبیب
نے کہا ہی کہ بیانیہ ہی تبعیضیہ کہنا غلط ہے۔

۴۔ تعلیلیہ یعنی حکم کی علت اور سبب
بیان کرنے کے لئے جیسے مِمَّا خَطِیْٓئٰتِھِمْ اُغْرِقُوْا

۵۔ بدلیہ بمعنی بجائے۔ جیسے اَرَضِیْتُمْ
بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ یعنی بدل الآخرۃ
اور لَجَعَلْنَا مِنْکُمْ مَّلٰٓئِکَۃً فِی الْاَرْضِ یعنی بدلکم۔

۶۔ تجاوز کے لئے عَنْ کا مرادف۔ جیسے
فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ
یعنی اللہ کی یاد کو چھوڑ کر جن کے دل سخت پڑگئے
ہیں اونکے لئے ویل ہے اور یٰوَیْلَنَا قَدْ کُنَّا

فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا یعنی ہائے اسکو چھوڑ کر
ہم غفلت میں تھے۔

۷۔ باء کا مرادف جیسے یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ
خَفِیٍّ وہ دیکھینگے چوری کی نگاہ سے (یونس)

۸۔ فی کا مرادف جیسے اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا
مِنَ الْاَرْضِ مجھے دکھاؤ اونھوں نے زمین
میں کیا پیدا کیا اور اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ
یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ۔ جب جمعہ کے دن نماز کے لئے
اذان دیجائے۔

۹۔ عِنْدَ کا مرادف جیسے لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ
اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا۔
یہ قول ابو عبیدہ کا ہی عام علمار کے نزدیک اسجگہ
مِنْ بدلیہ ہے۔

۱۰۔ عَلٰی کا مرادف جیسے وَنَصَرْنٰہُ مِنَ
الْقَوْمِ یعنی عَلَی الْقَوْمِ۔

۱۱۔ ایک چیز کو دوسری چیز سے جدا کرنے کے
لئے۔ یہ مِنْ دو متضاد چیزوں میں سے اول پر
نہیں دوسرے پر آتا ہی جیسے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ
الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ اور حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ
مِنَ الطَّیِّبِ یہ قول ابن مالک کا ہے ابن ہشام
کا قول ہی کہ بظاہر ان دونوں آیات میں مِنْ ابتدا

کے لئے ہی یا تجاوز کے لئے۔

۱۲ زائد۔ عموم کا معنی پیدا کرنے کے لئے
یا تاکید عموم کے لئے۔ جیسے مَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ
اِلَّا یَعْلَمُهَا اور مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ
مِنْ تَفَاوُتٍ اور فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی
مِنْ فُطُوْرٍ۔ اور مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَلَدٍ اور
مَا کَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اور مَا فَرَّطْنَا فِی
الْکِتَابِ مِنْ شَیْءٍ اور وَلَقَدْ جَآءَكَ
مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِیْنَ اور یَغْفِرْ لَکُمْ مِنْ
ذُنُوْبِکُمْ اور نُکَفِّرْ عَنْکُمْ مِنْ سَیِّاٰتِکُمْ۔
ایک شاعر کہتا ہے۔

وَمَهْمَا تَکُنْ عِنْدَ امْرِءٍ مِنْ خَلِیْقَةٍ
وَاِنْ خَالَهَا تَخْفٰی عَلَی النَّاسِ تُعْلَمِ

آدمی کی جو طبعی عادت ہوتی ہے وہ معلوم
ہی ہو جاتی ہی اگرچہ وہ خیال کرتا ہو کہ اوس کی
عادت لوگوں سے مخفی رہیگی۔

۱۳ رُبَّمَا کا مرادف۔ یہ قول صرف سیرافی
اور ابنِ خروف اور ابنِ طاہر کا ہی قرآن مجید میں
اسکی کوئی مثال نہیں۔

۱۴۔ غایت کے لئے جیسے رَاَیْتُهٗ مِنْ
ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ میں نے اوسکو اس جگہ تک
دیکھا۔ اس مثال میں مِنْ بمعنی اِلٰی ہی یہ سیبویہ
کا قول ہی۔ ابنِ مالک کے نزدیک تجاوز کے
لئے اور ابنِ ہاشم صاحب مغنی اللبیب کے
نزدیک ابتداء کے لئے ہی۔ قرآن میں اس کی
کوئی مثال نہیں۔

چند غور طلب آیات کی تنقیح

کُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ میں
اول مِنْ ابتدائیہ اور دوسرا تعلیلیہ ہی ارادوا
کے متعلق۔

مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا میں دونوں
جگہ ابتدائیہ ہی یا دویم بیانیہ۔

اَتَأْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ
میں ابتدائیہ یا بدلیہ۔

مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ الخ
میں اول بیانیہ دوسرا زائدہ تیسرا ابتدائیہ ہی۔

لَاٰکِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ میں اول ابتدائیہ
اور دوسرا بیانیہ ہی۔

یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّکَذِّبُ
میں بھی اول ابتدائیہ اور دوسرا بیانیہ ہی۔

نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ
الْمُبَارَکَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ دونوں جگہ ابتدائیہ

ہی اور ثانی اول سے بدل ہے۔

(یاد رکھو کہ مَنْ کا نون ساکن ہوتا ہے

لیکن جب بعد والے لفظ سے ملایا جاتا ہے

تو سکون فتح سے بدلجاتا ہے)

۱: ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷

۱: ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ — ۲: ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵

۳: ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷

۳: رکوع ۱ سے رکوع ۱۷ تک ہر رکوع میں — ۴: رکوع ۱ سے

۴: رکوع ۱۵ تک ہر رکوع میں — ۵: رکوع ۱ سے رکوع

۵: ۱۸ تک صرف رکوع ۹ مستثنی ہے — ۶: رکوع اول سی

۶: پندرہویں تک ہر جگہ — ۷: ۱ سے ۱۹ تک ہر رکوع میں

۸: ۱ سے ۱۸ تک ہر رکوع تک — ۹: ۱ سے ۱۸ تک صرف رکوع ۱ مستثنی

۱۰: ۱ سے ۱۸ تک — ۱۱: ۱ سے ۱۷ تک — ۱۲: ۱ سے ۱۷ تک

۱۳: ۱ سے ۱۹ تک — ۱۴: ۱ سے ۲۲ تک — ۱۵: ۱ سے ۲۲ ہر رکوع میں

۱۵: صرف ۱۵ و ۱۸ مستثنی — ۱۶: ۱ سے ۱۷ تک — ۱۷: ۱ سے ۱۷ تک باستثنار ۱۲

۱۸: ۱ سے ۱۸ تک۔ — ۱۹: ۱ سے ۱۹ تک — ۲۰: ۱ سے ۱۶ تک — ۲۱: ۱ سے ۲۰ تک

۲۲: ۱ سے ۱۹ تک — ۲۳: ۱ سے ۱۷ تک — ۲۴: ۱ سے ۲۰ تک — ۲۵: ۱ سے ۲۰ تک

۲۶: ۱ سے ۱۸ تک — ۲۷: ۱ الغایۃ ۲۰ — ۲۸: ۱ الغایۃ ۲۰ — ۲۹: الغایۃ ۲۱ باستثنار

۲۹: ۱۳ و ۱۵ و ۱۷ — ۳۰: ۱ سے ۳۹ تک باستثنار ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و

۳۰: ۹ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و

۳۰: ۲۹ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۷۔

مَنْ ۔ اسم ہی مختلف طور پر مستعمل ہے۔

۱۔ شرطیہ ۔ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً ا یُّجْزَ بِہٖ اگر کوئی

برائی کریگا اوسکو اسکی سزا ملیگی۔

۲۔ استفہامیہ یعنی سوالیہ مَنْ بَعَثَنَا مِنْ

مَّرْقَدِنَا ہم کو ہماری خوابگاہ سے کس نے اٹھا دیا۔

فَمَنْ رَّبُّکُمَا تو تم دونوں کا رب کون ہی۔

۳۔ انکاریہ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہ

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اللہ کی

اجازت کے بغیر کون ہی جو اوس کے پاس سفارش

کر سکے۔ حقیقت میں یہ استفہام بمعنی انکار ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں مَنْ ذَا مرکب ہی مَاذَا کی

طرح یعنی ایک مرکب لفظ ہی۔ ثعلب نے امالی میں

اور ابو البقاء نے اعراب میں انکار کیا ہی۔

۴۔ موصولہ جیسے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ

لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا تم کو

نہیں معلوم کہ آسمان و زمین میں جو کوئی ہی وہ اللہ

کو سجدہ کرتا ہے۔

۵۔ موصوفہ ۔ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا

کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے

زمخشری نے کہا اگر الناس پر الف لام عہدی کہا

جائے تو مَنْ موصولہ ہی اور جنسی کہا جائے تو مَنْ

موصوفہ ہے بعض لوگوں کے نزدیک بہرحال

موصوفہ ہے ۔ ایک شاعر کہتا ہے ۔

رُبَّ مَنْ اَنْضَجْتُ غَیْظًا قَلْبَہٗ
قَدْ تَمَنّٰی لِیَ الْمَوْتَ لَمْ یُطَعْ

ایسے بہت آدمی جن کے دل کو میں نے غصہ کی آگ سے پکا دیا اونھوں نے میری موت کی تمنا کی مگر اونکی خواہش پوری نہ ہوئی حضرت حسّان کا شعر ہے ؎

فَکَفٰی بِنَا فَضْلًا عَلٰی مَنْ غَیْرُنَا
حُبُّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ اِیَّانَا

اللہ کے نبی محمدؐ کا ہم سے محبت کرنا دوسروں پر ہماری برتری کے لئے کافی ہے ۔

فرزدق کا قول ہے ۔

اِنِّیْ وَاِیَّاکَ اِذْ حَلَّتْ بِاَرْحُلِنَا
کَمَنْ بِوَادِیْہِ بَعْدَ الْمَحْلِ مَمْطُوْرُ

جب محبوبہ ہمارے پڑاؤ پر فروکش ہوجائے تو میری اور تیری مثال اوس شخص جیسی ہے جس پر اوسکے وادی کے اندر خشک سالی کے بعد بارش ہوگئی ہو ۔

۱ — دوسرے رکوع سے ۱۶ تک ہر رکوع میں ہی باستثناء ۳ و ۵ و ۶ و ۷ و ۱۰ و ۱۱ ۔

۲ — ۱ الغایۃ ۷ باستثناء ۲ و ۱۲ و ۱۵

۳ — ۱ سے ۷ تک باستثناء ۳ و ۹ و ۱۵

۴ — ۱ سے ۱۴ تک باستثناء ۲ و ۳

۵ — ۱ سے ۱۶ تک باستثناء ۱۲

۶ — ۱ سے ۱۴ تک باستثناء ۲ و ۳ و ۶ و ۸

۷ — ع ۱ سے ۱۹ تک باستثناء ۱ و ۶ و ۷ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۸

۸ — ۱ سے ۱۸ تک باستثناء ع ۶ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷

۹ — ۵ و ۶ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶

۱۰ — ۱ و ۳ و ۴ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۳

۱۰ — ۱۴ و ۱۵ و ۱۶

۱۱ — ع ۱ سے لغایۃ ع ۱۶ باستثناء ۶ و ۱۱

۱۲ — ۱ سے ۱۳ تک باستثناء ۱ و ۵ و ۷ و ۱۱ و ۱۲

۱۳ — ۱ الغایۃ ۱۸ باستثناء ۲ و ۵

۱۳ — و ۷ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۷

۱۴ — ۱ الغایۃ ۲۲ باستثناء ۱ و ۵ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱

۱۴ — ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۸

۱۵ — ۱ الغایۃ ۲۰ باستثناء ۱۰ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۷ و ۱

۱۵ — ۸ و ۱۹

۱۶ — ع ۱ لغایۃ ۱۷ باستثناء ع ۱ و ۴ و ۶

۱۷ — ۱ الغایۃ ۱۵ باستثناء

۱۷ — ۳ و ۱۲ و ۱۴

۱۸ — ۱ الغایۃ ۱۷ باستثناء ۳ و ۱۳ و ۷ و ۸ و ۱۴ و ۱۶

۱۹ — ع ۱ لغایت ۱۹ باستثناء ۱ و ۵ و ۷ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۷

۲۰ — ع ۱ لغایت ۱۶ باستثناء ع ۴ و ۵ و ۱۵

۲۱ — ۱ الغایۃ ۲۰ باستثناء

۲۱ — ۵ و ۹ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱

۲۲ — ۱ الغایۃ ۱۹ باستثناء ۴ و ۵ و ۷ و

۲۲ — ۱۲ و ۱۳ و ۱۷

۲۳ — ۱ الغایۃ ۱۷ باستثناء ۱ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲

۲۴ — ۱ الغایۃ ۲۰ باستثناء ۳ و ۵ و ۶ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸

۲۵ — ع ۱ لغایت ۱۹ باستثناء ع ۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷

۲۶ — ع ۱ لغایۃ ۱۸ باستثناء ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۷ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶

۲۷ — ع ۱ لغایۃ ۲۰ باستثناء ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۷ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶

۲۸ — ع ۱ لغایت ۱۹ باستثناء ۲ و ۵ و ۶ و ۱۲

۲۹ — ع ۱ لغایۃ ۲۰ باستثناء

۲۹ — ۶ و ۸ و ۹ و ۱۴ و ۱۸ و ۱۹

۳۰ — ۱ الغایۃ ۲۶ باستثناء ۱ و ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱

ہر پارہ — ۱۱ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۵

کے آخری رکوع کا جو نمبر ہم نے درج کیا ہے اگر اس
پارہ میں اس نمبر کے بعد کوئی مزید رکوع ہے تو
اسکو مَن کے استعمال سے خالی سمجھا جائے
جیسے پ۳۰ میں رکوع ۲۶ کے بعد جتنے رکوع ہیں
وہ خالی ہیں۔

(مَن کا نون ہمیشہ ساکن رہتا ہے لیکن اگر
بعد والے لفظ سے ملا دیا گیا ہو سکون کسرہ سے
بدلجاتا ہے) مَن کا استعمال ہمیشہ اہلِ نطق کے
واسطے ہوتا ہے اگر غیر ناطق کو اہلِ نطق کے ساتھ
شامل کر دیا گیا تو سب کے واسطے مَن مستعمل
ہو سکتا ہے تنہا غیر ناطق کے لئے نہیں استعمال
کیا جاتا مَن افراد تثنیہ جمع مذکر مؤنث سب
کے لئے مستعمل ہے۔ (کتب النحو و البلاغۃ)

اَلْمَنّ ۔ اسم شبنمی گوند جو وادیِ تیہ میں
بھٹکنے والے اسرائیلیوں کے کھانے کے لئے
اللہ روزانہ درختوں کے پتوں پر جما دیتا تھا۔ پ۱
پ۹ پ۱۳/۱۶ (دیکھو مَمنُونٍ)

مَنَّ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ مَنٌّ
مصدر باب نَصَرَ بڑا احسان کیا۔ پ۴/۸ پ۵/۱۰ پ۷/۱۴
پ۱۳/۴ پ۲۰/۱۱ پ۲۷/۳ ۔

مَنًّا ۔ مصدر باب نَصَرَ پ۳/۴ احسان جتانا۔

احسان رکھنا پ۲۶/۵ بلا عوض لئے قیدیوں کو آزاد
کر دینا (دیکھو مَمنون)

مِنَّا ۔ مِنْ حرفِ جار۔ نَا ضمیر جمع متکلم مجرور ہم
سے۔ ہماری طرف سے۔ پ۱/۱۵ پ۲/۴ پ۶/۱۳ پ۸/۱۶ پ۹/۴و۹
پ۱۲/۲و۴و۵و۶و۸و۹و۱۲ پ۱۳/۲ پ۱۴/۱۶ پ۱۶/۵ پ۱۷/۴و۷
پ۱۸/۴ پ۲۲/۸و۱۹ پ۲۳/۲و۹و۱۳ پ۲۴/۲و۱۹ ۔

مَنَاۃَ ۔ اسم غیر مشتق پ۲۷/۵ مقام قُدَید میں
قبیلہ خزاعہ کا ایک بت تھا جو عورت کی شکل
پر تھا (قتادہ) قبیلۂ خزاعہ اور ہذیل کا ایک بت
تھا جسکو مکہ والے پوجتے تھے (ضحاک) ایک
مندر یا کوٹھری مقام مشلل میں تھی جسکی پوجا
بنی کعب کرتے تھے (ابن زید) حضرت عائشہؓ
نے فرمایا (اسلام سے پہلے) انصار مناۃ کے
لئے احرام باندھتے تھے جو قدید کے مقابل تھا۔
بعض کا قول ہے لات عزیٰ اور مناۃ تینوں
بت کعبہ کے اندر رکھے ہوئے تھے (بغوی)

اَلْمُنَادِ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ نداءٌ اور
مناداۃٌ مصدر باب مفاعلۃ۔ اصل میں المنادِی
تھا یاء کو بحالتِ رفع ساقط کر دیا گیا۔ پکارنے والا
بلانے والا۔ پ۲۶/۱۷ ۔

نِدَاءٌ مصدر نداءٌ اور مناداۃٌ مصدر باب

مفاعلۃٌ۔ اصل میں اَلْمُنَادِی تھا یا کو بحالتِ
رفع ساقط کر دیا گیا۔ پکارنیوالا۔ بلانیوالا۔ پ ۲۶ ع ۱۷
نَدْوٌ مصدر نَدَا ماضی یَنْدُوْ مضارع
(باب نصر) مجلس میں جمع ہونا نَدًی مصدر
نَدِیَ ماضی یَنْدٰی مضارع (باب نصر) تر ہونا
گیلا ہونا نَدٰی (اسم) نمی۔ تری۔ نرم مٹی نَدِیٌّ
اور نَدْوَۃٌ مجلس اَنْدَاءٌ اور اَنْدِیَۃٌ جمع۔
نَدِیٌّ صفتِ مشبہ۔ نمناک۔ سخی آدمی۔ نَدِیُّ
الصَّوْتِ تر زبان بلند آواز۔ نَادِیَۃٌ حادثہ
نوادِی جمع۔ مُنَادَاتٌ (مفاعلۃ) بلانا۔ پکارنا
مجلس میں باہم جمع ہونا نِدَاءٌ پکارنا بے معنی
ہو یا بامعنی۔ نِدَاءُ الصَّلٰوۃ اذان۔ تنادی
(تفاعل) باہم جمع ہونا۔ ملکر بیٹھنا ایک دوسرے
کو بلانا۔ منتدیٰ مجلس۔ اِنْتِدَاءٌ (افتعال)
مجلس میں جمع ہونا حاضر ہونا۔ (تاج و صحاح)

مُنَادِیًا۔ اسم فاعل منصوب مُنَادَاۃٌ مصدر
(باب مفاعلۃ) پکارنیوالے اور بلانیوالے کو یعنی
بلانیوالے اور پکارنیوالے کی دعوت اور پکار کو پ ۴ ع ۱۱
(دیکھو المناد)

مَنَازِلَ۔ اسم ظرف جمع منتہی الجموع منزلٌ
واحد نزولٌ مصدر۔ باب ضرب اُترنے کے
مقامات یعنی چاند کی منزلیں۔ پ ۲۳ ع ۱۱۔
نَزْلَۃٌ ایک بار اترنا۔ زکام۔ نُزُلٌ مجتمع آدمی
آدمی۔ نُزُلٌ۔ منزل۔ طعام مہمانی۔ زیادتی برکت
خوبی۔ پاکیزگی کھیتی کی افزائش۔ نُزُلٌ۔ منزل
قرارگاہ۔ طعام مہمانی۔ بابرکت کھانا۔ سخاوت
کھیتی کی بڑھوتری عمدگی۔ اترنیوالا گروہ۔ نَزَلٌ
بارش۔ پاکیزگی برکت۔ زیادتی۔ نِزْلٌ فرودگاہ
پڑاؤ۔ نَزْلَۃٌ سخت اور صاف زمین جہاں سے
تھوڑی بارش سے بھی پانی کی رو چل جائے نَزِیْلٌ
بابرکت کھانا۔ آنیوالا مہمان۔ نُزَالَۃٌ سفر نُزَالَۃٌ
ٹپکنے والا پانی۔ نَازِلَۃٌ سخت مصیبت۔ مَنْزِلَۃٌ
اترنیکی جگہ۔ مرتبہ عزت۔ نُزُوْلٌ اور مَنْزِلٌ
(مصدر۔ باب ضرب) اترنا۔ منی میں اترنا سفر کرنا
نَزَلٌ (مصدر باب سمع) کھیتی کا بڑھنا۔ زمین کا
سخت اور صاف ہونا مُنْزَلٌ مصدر میمی (باب
افعال) اتارنا اور اسم مفعول (باب افعال)
اتارا ہوا۔ اِنْزَالٌ اتارنا نیچے کو بھیجنا۔ تَنْزِیْلٌ (تفعیل)
رفتہ رفتہ تھوڑا تھوڑا اتارنا تَنَزُّلٌ (تفعل) اترنا
اگر شر، کذب۔ اور شیاطین وغیرہ کے اترنیکو
ظاہر کرنا ہوگا تو صرف لفظ تَنَزُّل استعمال کیا
جائیگا اور خیر، صدق، ملائکہ، قرآن وغیرہ کے

نزول کے لئے لفظ نزول اور تنزل دونوں مستعمل ہیں لیکن اللہ کے لئے نہ نزل مستعمل ہے نہ تَنَزَّلَ۔ (راغب) مُنَازَلَۃٌ اور نِزَالٌ (مفاعلۃ) دو آدمیوں یا دو گروہوں کا لڑنے کے لئے میدان یا جنگل میں اترنا۔ اِسْتِنْزَالٌ (استفعال) اترنا اتارنا اپنے مرتبہ سے نیچے گرنا اترنے کی خواہش کرنا۔ (قاموس وتاج)

مَنَاسِكَنَا ۔ اسم ظرف جمع مضاف مَنْسِكٌ واحد نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہمارے حج اور عبادت کے طریقے۔ ۱/۱۵۔

نُسْكٌ عبادت۔ پرستش نَسْكٌ مانوس جگہ نُسُكٌ اور نُسْكٌ قربانی نَسِيكٌ سونا۔ چاندی نَسِيكَۃٌ قربانی نَاسِكٌ عابد۔ دین کے راستے پر چلنے والا نُسَّاكٌ جمع مَنْسِكٌ قربانی کی جگہ۔ دین کا راستہ۔ عبادت کا طریقہ حج کا طریقہ مَنَاسِكُ جمع تَنَسُّكٌ (مصدر) عبادت کرنا۔

مَنَاسِكَكُمْ ۔ مناسک جمع مضاف کُمْ ضمیر جمع مخاطب مضاف الیہ۔ تمہاری عبادت کے طریقے۔ ۲/۲ (قاموس)

نُسُكٌ مصدر عبادت اور عبادت کرنا

باب کَرُمَ ونَصَرَ۔ (تاج)

مَنَاصٍ ۔ مصدر میمی مجرور باب نَصَرَ بھاگنا۔ پناہ لینا ۲۳/۳۔ مَنَاصٌ اسم ظرف بھی ہے۔ پناہ گاہ۔ جائے فرار (قاموس) نَائِصٌ سر اٹھاکر بھاگنے والا نَوصٌ خرگوش۔ نَوِيصٌ توانائی جنبش۔ نَوصٌ اور مَنَاصَۃٌ مصدر (باب نَصَرَ) بلنہ ایک طرف ہوجانا اٹھنا۔ پناہ لینا پیچھے ہٹ جانا۔ بھاگنا۔

اِنَاصَۃٌ (افعال) ارادہ کرنا مُنَاوَصَۃٌ (مفاعلۃ) میدان میں دو حریفوں کی باہم کُرّ

مَنَّاعٍ ۔ صیغہ مبالغہ مَنْعٌ مصدر باب فتح ۲۶/۱۶ نیکی سے روکنے والا ۲۹/۱۴ مال روک کر رکھنے والا بخیل۔ (دیکھو مَانِعَتُهُمْ)

مَنَافِعُ ۔ اسم جمع منتہی الجموع مرفوع مَنْفَعَۃٌ واحد۔ فائدے ۲/۱ ۱۴/۷ ۱۸/۱ ۲۳/۴ ۲۴/۱۴ ۲۷/۱۹۔ مَنْفَعَۃٌ۔ نَفِيعَۃٌ۔ نَفَاعٌ فائدہ نَفْعٌ فائدہ دینا فائدہ ہونا۔ فائدہ۔ (باب فتح) نُفُوعٌ اور نَفَّاعٌ اسم مبالغہ بہت فائدہ بخش۔ نَفْعَۃٌ لاٹھی اِنْفَاعٌ (افعال) لاٹھیوں کی تجارت کرنا اِنْتِفَاعٌ (افتعال) فائدہ حاصل کرنا (تاج وصحاح)

مَنَافِعَ ۔ اسم جمع منصوب منفعت واحد

فائدے یعنی فائدہ کی چیزیں فائدہ کے کام۔ ۱۱/۲۲

اَلْمُنَافِقَاتُ۔ اسم فاعل جمع مؤنث۔ المنافقۃ واحد۔ دو رخی کرنے والیاں یعنی زبان و عمل سے بظاہر مسلمان اور دل سے اسلام کے خلاف عقیدہ رکھنے والیاں۔ ۹/۶۷، ۴۸/۶

نَافِقَاءُ اور نُفَقَۃٌ گوہ کا بھٹ جس کے کم از کم دو منہ ہوتے ہیں ایک دہانے سے گوہ داخل ہوتی ہے اور شکاری اس سوراخ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو دوسرے سوراخ سے باہر نکلجاتی ہے (تبریزی) نفاق اور منافقت اصطلاح قرآنی میں اسی دو رخی کا نام ہے۔ بظاہر زبان سے آدمی مؤمن ہونیکا اقرار کرتا ہے اور دکھاوٹ کی نمازیں بھی پڑھتا ہے لیکن دل میں کافر رہتا ہے اسلام کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے ایسے آدمی کو عرف شریعت میں منافق کہا جاتا ہے لیکن اگر عقیدہ مؤمنانہ ہو اور عمل کافرانہ تو دو رخی کی یہ بھی ایک شکل ہوتی ہے ایک دروازہ سے آدمی اسلام کے دائرہ میں داخل ہوتا ہے اور دوسرے راستہ سے خارج ہوتا ہوا نظر آتا ہے لیکن قرآنی اصطلاح میں ایسے آدمی کو منافق نہیں کہا جاتا بلکہ فاسق اور عاصی کہا جاتا ہے (شرح عقائد نسفی)

نَفَقٌ کوچہ نافذہ یعنی آر پار ہونے والا کوچہ جس کے دونوں دہانے کھلے ہوئے ہیں اسی لئے اس سرنگ کو بھی نَفَقٌ کہتے ہیں جس کے دونوں مونہ کھلے ہوں۔ (المفردات)

نَفَقَ الشَّیْءُ وہ چیز چلی گئی۔ جاتی رہی۔ کسی چیز کے چلے جانیکی مختلف صورتیں ہیں ۱۔ ختم ہوجانا کچھ باقی نہ رہنا جیسے نَفِقَتِ الدَّرَاھِمُ روپیہ سب خرچ ہو گیا۔ سب چلا گیا کچھ باقی نہیں رہا۔ اس کا مصدر نَفَقٌ اور باب سَمِعَ ہے ۲۔ مرجانا جیسے نَفَقَتِ الدَّابَّۃُ گھوڑا مرگیا۔ اس کا مصدر نُفُوقٌ اور باب نَصَرَ ہے۔ ۳۔ چیزوں کا خوب لین دین ہونا۔ خوب مال بکنا۔ بازار کا پر رونق ہوجانا جس میں اشیاء کا خوب تبادلہ ہو رہا ہو جیسے نَفَقَ الْقَوْمُ اس قوم کا بازار خوب پر رونق ہو گیا دکان چل گئی۔ اس کا مصدر نَفَاقٌ اور باب نَصَرَ ہے۔ (المفردات)

نَفَقَۃٌ خرچ۔ خرچ کی جانیوالی چیز۔ اِنْفَاقٌ (باب افعال) خرچ کرنا۔ فقیر ہوجانا۔ سب مال ختم ہوجانا (دیکھو انفاق)

اَلْمُنَافِقَاتِ۔ جمع مؤنث اسم فاعل مُنَافِقَۃٌ اور نِفَاقٌ مصدر (باب مُفَاعَلَۃٌ) منافق

عورتیں۔ پ۱۵ پ۲۲ پ۲۶ -

اَلْمُنَافِقُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع معرف باللام۔ اَلْمُنَافِقُ واحد نفاق کرنیوالے مرد۔ پ۱ پ۱۰ پ۲۱ پ۲۲ پ۲۷ پ۲۸ -

مُنَافِقُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع نکرہ۔ منافق واحد۔ نفاق کرنیوالے۔ پ۱۱

اَلْمُنَافِقِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب ومجرور اَلْمُنَافِقُ واحد۔ نفاق کرنیوالے۔ پ۵ پ۱۰ پ۲۰ پ۲۱ پ۲۶ پ۲۸ -

مَنَاکِبِھَا ۔ جمع منتہی الجموع مضاف ھَا ضمیر واحد مونث مضاف الیہ۔ مَنْکِبٌ واحد اوسکے اطراف وجوانب۔ پ۲۹ مَنْکِبٌ کا اصل معنی ہی جانب۔ طرف اسی لیئے آدمی کے مونڈھے کوبھی مَنکب کہا جاتا ہے (معالم التنزیل) نَکْبٌ اور نُکُوْبٌ (نصر وسمع) پھرجانا مڑجانا۔ نَکَبٌ (سمع) لنگڑا بن جانا۔ نُکُوْبٌ (فتح) قبول کرنا اختیار کرنا۔ نِکَابَۃٌ نُکْبَۃٌ نُکْبٌ (فتح) قوم کا سردار اور معتمد ہوجانا۔ پانی کے برتن اور تیردان کو الٹ دینا۔ رنج اور سختی پہونچانا۔ نَکْبَۃٌ رنج سختی مصیبت۔ نَکَبَاتٌ جمع اَنْکَبُ بے کمال آدمی ظالم۔ تھکا ہوا اونٹ۔ مَنْکِبٌ بازو۔ مونڈھا۔ قوم کا سردار مددگار۔ اونچی زمین۔ تَنْکِیْبٌ (تفعیل) پھرجانا۔ پھیردینا راستہ سے ہٹ جانا۔ ہٹادینا۔ تَنَکُّبٌ (تفعل) کنارہ کو ہٹ جانا۔ اِنْتِکَابٌ (افتعال) رنج اور سختی میں پڑجانا۔ (المفردات و تاج واقرب الموارد)

اَلْمَنَامُ ۔ اسم۔ خواب پ۲۳۔ نَوْمٌ۔ نِیَامٌ مَنَامٌ نُوَامٌ (اسم) خواب۔ نیند۔ نِیْمٌ لباس خواب نِیْمَۃٌ سونیکی ہیئت۔ نُوُوْمٌ سونے والا۔ نَائِمٌ سویا ہوا۔ نُوَمَۃٌ اور نُوْمَۃٌ بہت سونیوالا۔ نُوَمَۃٌ اور نُوَیْمٌ گمنام۔ بے اعتبار۔ نادان۔ کند ذہن نِیَامٌ۔ نُوَّمٌ۔ نُیَّامٌ چاروں نائمٌ کی جمع کے صیغے ہیں۔ مَنَامٌ (ظرف) خوابگاہ۔ مَنَامَۃٌ خواب گاہ لباس خواب۔ بستر۔ دکان۔

نَوْمٌ (مصدر باب نصر) سونا۔ کسی چیز کا سونا ہوجانا۔ ہوا کا ٹھیرجانا۔ آگ کا بجھ جانا۔ دریا کا رک جانا۔ بازار کا مندا ہوجانا۔ کپڑے کا پرانا ہوجانا۔ آرام لینا۔ قرار پکڑنا۔ اللہ کے سامنے عاجزی کرنا۔ نَوْمٌ اور نِیَامٌ (مصدر باب سمع) سوجانا۔ اِنَامَۃٌ (باب افعال) سلادینا۔ توڑ دینا۔ شکست دینا۔ مارڈالنا۔ تَنْوِیْمٌ (تفعیل) سلادینا۔ تَنَوُّمٌ (تفعل) نیند لے لینا۔ تَنَاوُمٌ

سوتا بجانا ۔ مُستَنامُ نشیبی زمین جہاں پانی کھڑا ہوجائے ۔

مَنَامِكَ ۔ مناہ اسم مضاف مجرور کَ خطاب مضاف الیہ ۔ تیری خواب ۔ تیری نیند ۲۱ پ (دیکھو المناہ)

مَنَامُكُمْ ۔ مضاف مجرور ۔ مضاف الیہ اوسکی نیند کے وقت ۔ سوتے ہیں ۔ ۲۴ پ (دیکھو المنام)

مُنبَثًّا ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ اصل میں مُنبَثِثٌ تھا یا اسم مفعول ۔ اصل میں مُنبَثَثٌ تھا ۔ پراگندہ منتشر پھیلا ہوا ۔ اُڑتا ہوا ۔ ۲۷ پ ۱۴ (دیکھو بَثَّ ۔ بَثَّ المبثوث)

مُنتَشِرٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر ۔ اِنتشارٌ مصدر باب افتعال نَشر مادہ پراگندہ ۔ پھیلا ہوا ۔ ۲۵ پ ۸

مُنتَصِرٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مرفوع انتصار مصدر باب افتعال لفظی ترجمہ بدلہ لینے والا ۔ مراد مضبوط طاقتور ۔ ۲۷ پ ۱

مُنتَصِرًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب اِنتصارٌ مصدر ۔ بدلہ لینے والا ۔ غالب ۔ ۱۵ پ ۱۴

مُنتَصِرِينَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب نکرہ مُنتَصِرٌ واحد ۔ انتصارٌ مصدر بدلہ لینے والے ۔ ۲۷ پ ۱

اَلْمُنتَصِرِينَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور معرفہ اَلْمُنتَصِرُ واحد بدلہ لینے والے بدلہ پانیوالے ۲۰ پ ۱۱ (دیکھو الانصار اور انصُروا)

مُنتَظِرُونَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع انتظارٌ مصدر نظر مادہ باب افتعال انتظار کرنیوالے ۔ انجام کو تکنے والے ۔ ۱۲ پ ۲۱ پ ۱۶ (دیکھو انتَظِر ۔ انتَظِرُوا ۔ اُنظُرْ)

اَلْمُنتَظِرِينَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور انتظار کرنیوالے ۔ امید رکھنے والے ۔ انجام کو تکنے والے ۔ ۸ پ ۱۲ پ ۲۱ پ ۱۶ (دیکھو حوالۂ مذکورہ)

مُنتَقِمُونَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر اِنتِقامٌ مصدر باب افتعال ۔ بدلہ میں سزا دینے والے ۲۱ پ ۱۵ ۲۵ پ ۱۰ و ۱۴

نِقمَۃٌ سزا عذاب نِقَمٌ جمع نِقمَۃٌ اور نَقَمٌ (اسم) درمیانی راہ ۔ نَاقِمٌ سزا دینے والا ۔ غصہ کرنیوالا ۔ ناپسند کرنیوالا ۔ نَقمٌ (مصدر) باب ضرب وسمع ۔ سزا دینا ۔ غصہ کرنا ناپسند کرنا ۔ جلدی کھانا ۔ انتقامٌ غصہ کرنا ۔ سزا دینا ۔ (قاموس ومفردات)

مُنتَهُونَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر اِنتہاءٌ مصدر ۔ باب افتعال ، اصل میں مُنتَہِیُونَ تھا ۔ باز رہنے والے ۔ رُک جانیوالے ۔ ۷ پ

نَہْیٌ روکنا (فتح) قولاً ہو یا عملاً۔ پھر عملاً روکنا اپنے کو یا دوسرے کو۔ نَہَاءُ النَّہَارِ دن چڑھے۔ نَہُوَ۔ نَہَایَۃً (کرم) بہت عقلمند ہو گیا۔ نِہْیٌ تالاب یا حوض جس میں پانی رُکا ہوا ہو۔ نُہْیَۃٌ عقل برائی سے روکنے والی (دیکھو اِنْتَہُوْا اور اِنْتَہُوْا)۔

اَلْمُنْتَہیٰ ۔ اسم ظرفِ مکان۔ آخری حد ۲۷/۵ مصدر میمی آخر پہونچنا ۲۷/۵۔

مُنْتَہَاھَا ۔ منتہیٰ اسم ظرفِ زمان مضاف ھَا مضاف الیہ۔ اوس کا آخری وقت یا ظرفِ مکان۔ اسکی آخری حد۔ ۳۰/۴۴۔

علامہ بغوی نے کہا یعنی اوسکے علم کی آخری حد۔ (معالم)

مَنْثُوْرًا ۔ اسم مفعول واحد۔ نَثْرٌ مصدر (نصر و ضرب) بکھرا ہوا۔ غیر منظوم۔ ۱۹/۱ ۲۹/۱۹ نَثْرٌ پراگندہ۔ نَثَارٌ اور نُثَارَۃٌ جھڑن۔ وہ چیز جو دسترخوان وغیرہ سے جھڑ کر نیچے گر جاتی ہے۔ مِنْثَرٌ بہت باتونی آدمی۔ نَثْرٌ مصدر (نصر) بہت باتیں کرنا۔ کثیر الاولاد ہونا ناک جھاڑنا۔ مُنْثَرٌ سست آدمی تَنَثُّرٌ (تفعل) پراگندہ ہونا (تاج وصحاح)

مُنَجُّوْ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مُنَجِّیْ واحد تَنْجِیَۃٌ مصدر (تفعیل) اصل میں مُنَجِّیُوْنَ تھا نون کو اضافت کی وجہ سے اور یاء کو ثقل کی وجہ سے ساقط کر دیا۔ بچانیوالے ۳۳/۲۹

(دیکھو اِنْجَاکُمْ۔ اَنْجَانَا۔ اَنْجَیْتَنَا)

اَلْمُنْخَنِقَۃُ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث اِنْخِنَاقٌ مصدر باب انفعال گلا گھونٹ کر مارا ہوا۔ ۶/۳ خَنْقٌ مصدر مجرد (نصر) گلا گھونٹنا اِنْخِنَاقٌ (انفعال) اور اِخْتِنَاقٌ (افتعال) گلا گھونٹا جانا خُنَاقٌ وہ گلٹی یا ورم جو حلق میں پیدا ہو کر سانس کو گھونٹ دیتا ہے۔

مُنْذِرٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر نکرہ۔ اِنْذَارٌ مصدر (افعال) ڈرانیوالا۔ ہر پیغمبر عذاب الٰہی سے سرکشوں اور نافرمانوں کو ڈراتا ہے اس لئے ہر پیغمبر کو منذر کہا جاتا ہے اور چونکہ ہر پیغمبر کے ڈرانیکا اصل مقصد ہدایت کرنا ہوتا ہے اس لئے بعض ترجمہ کرنیوالوں نے منذر کا ترجمہ ھادی بھی کیا ہے۔ ۱۳/۷ ۲۳/۱۴ ۲۶/۱۵

نَذْرٌ مَنَّتْ نُذُرٌ (اسم مفرد) زخم کی دیت نَذَارَۃٌ نُذُرٌ اور نُذُرٌ (بصورتِ اسم مصدر) خوف۔ نَذِیْرٌ صفت مشبہ نُذُرٌ جمع ڈرانیوالا۔

(اگر بمعنی فاعل ہو) ڈرایا گیا (اگر بمعنی مفعول ہو)
ڈرنا (اگر بمعنی مصدر ہو) نَذِیرٌ یعنی ڈرانیوالا
آدمی ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے کوئی آدمی ہو
یا غیبی حادثہ یا کوئی ناگہانی مصیبت۔ ہر ایک قرآنی
استعمال میں نذیر ہے۔ نَذِیْرَۃٌ منت کی چیز
چڑھاوا وہ بچہ جسکو اوس کے والدین کسی عبادتخانہ
کے لئے وقف کردیں۔

نَذْرٌ (مصدر باب نصر) ڈرانا۔ منت ماننا
آخری معنی ہیں۔ ضَرَبَ سے بھی آیا ہے۔ نَذْرٌ
(باب سمع) جاننے کے بعد پرہیز کرنا۔ اِنْذَارٌ
آگاہ کرنا۔ ڈرانا۔ اِنْتِذَارٌ (افتعال) منت ماننا۔

مُنْذِرٌ۔ اسم فاعل واحد مذکر مضاف۔
ڈرنے والا۔ ۳۰/۴ پ۔

مُنْذِرُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع
مُنْذِرٌ واحد۔ ڈرانیوالے یعنی پیغمبر۔ ۱۹/۱۵ پ

مُنْذِرِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب
مُنْذِرٌ واحد۔ ڈرانیوالے یعنی پیغمبر ۲ پ ۶/۳ پ ۷/۱۱
۱۵/۲۰ پ ۲۳/۶ پ ۲۵/۱۳ پ ۲۶/۴ پ۔

اَلْمُنْذِرِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر معرفہ مجرور
اَلْمُنْذِرُ واحد۔ ڈرانیوالے یعنی پیغمبر ۱۹/۱۵ پ ۲۰/۳ پ۔

اَلْمُنْذَرِیْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر مجرور

ڈرائے گئے وہ لوگ جنکو سرکشی اور نافرمانی کی سزا
سے ڈرایا گیا پ ۱۱/۱۳ پ ۱۹/۱۳ و ۱۹ پ ۲۳/۶

مُنَزَّلٌ۔ اسم مفعول واحد مذکر تَنْزِیْلٌ مصدر
(تفعیل) اتارا گیا۔ بھیجا گیا ۸پ (دیکھو مُنَازِل)

مُنْزَلًا۔ مصدر مجہول اتار اجانا یا ظرف مکان
اترنے کی جگہ بصورت ظرفیت یا کشتی مراد ہوگی
یا کشتی سے اترنے کے بعد زمین۔ ۱۸/۲ پ

مُنْزِلُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع نکرہ۔
اِنْزَالٌ مصدر۔ باب افعال اتارنیوالے۔ ۲۰/۱۶ پ

اَلْمُنْزِلُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع معرفہ
اِنْزَالٌ مصدر باب افعال اتارنے والے یعنی برسانی
والے۔ ۲۷/۱۵ پ۔

مُنَزِّلُهَا۔ اسم فاعل واحد مذکر مضاف ھا ضمیر
مضاف الیہ۔ تَنْزِیْلٌ مصدر۔ اوسکو اتارنے والا۔
یعنی اتارونگا (اسم فاعل بمعنی مستقبل) ۷پ۔

اَلْمُنْزِلِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور معرفہ
اِنْزَالٌ مصدر۔ اتارنیوالے یعنی مہمان کو ٹھیرانیوالے
چونکہ عموماً دور کا مسافر سواری میں آتا ہے اور میزبان
آکر اسکو اتارتا ہے اسلئے مُنْزِل (اتارنیوالا) میزبان
ہوگیا۔ ۱۳ پ ۱۸ پ۔

مُنْزَلِیْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر منصوب،

باب افعال اتارے گئے اوپر سے بھیجے گئے۔ ۲۸
(مُنَزَّلٌ سے مُنْزِلِیْن تک کی تنقیح کے لئے دیکھو مَنَازِلَ)
مِنْسَأتَهٗ ۔ مِنْسَأةَ اسم آلہ مضاف ہٗ
ضمیر مضاف الیہ۔ اُوسکی لاٹھی کو۔ ۲۲
نَسُئٌ (اسم) بیہوش کردینے والی شراب
پانی ملا ہوا دودھ نِسْئٌ خوش گفتار۔ عورتوں
کا دلدادہ۔ نُسَأۃٌ تاخیر نَسِیْئٌ تاخیر۔ ادھار بیچنا
ماہِ صفر جس میں کسی سال اہلِ جاہلیت بجائے
محرم کے قتل و قتال کو حرام قرار دے کر محرم
میں جنگ و جدال کو جائز بنا لیتے تھے۔ نَسِیْئَۃٌ
تاخیر۔ ادھار۔ نَسَأٌ درازیٔ عمر۔ نَاسِئٌ فربہ
مِنْسَأۃٌ اور مَنْسَأۃٌ ہنکانے کا آلہ یعنی لاٹھی
ڈنڈا۔ نَسْئٌ (مصدر۔ باب فتح) آواز دینا۔
ہنکانا۔ نگہبانی کرنا۔ ادھار بیچنا۔ مہلت دینا
مؤخر کر دینا۔ پیچھے ڈالدینا۔ اِنْسَاءٌ مصدر باب
افعال، مہلت دینا ادھار بیچنا۔ مؤخر کر دینا۔
پیچھے ڈالدینا۔ تَنْسِئَۃٌ (باب تفعیل) ہنکانا۔
اِنْتِسَاءٌ (افتعال) دور چلا جانا۔ دور ہوجانا
پیچھے رہجانا۔ (تاج العروس و تاج المصادر)
مَنْسَكًا ۔ بفتح سین مصدر میمی قربانی کرنا اور
بکسر میم قربانی کی جگہ اور شریعت۔ ۱۷ میں

قربانی کرنا یا قربانی کی جگہ مراد ہے اور ۳۴ میں
شریعت یا عبادت کا طریقہ۔ (دیکھو مَنَاسِکَنَا)
مَنْسِیًّا اسم مفعول واحد مذکر نِسْیٌ نِسْیَانٌ نِسَاوَۃٌ
نَسْوَۃٌ سب مصدر ہیں (باب سمع) بھولی بسری
فراموش کردہ۔ لوگوں کی یاد سے بھی غائب (معالم)
نَسْیٌ فراموش کردہ یا بھول جانے کے قابل
نَسِیٌّ بہت بھولنے والا اور بھولا بسرا ناقابل شمار
نَاسِیٌ بھولنے والا۔ نَسْیَانٌ جس پر بھول غالب
ہو۔ اِنْسَاءٌ کسی کی یاد سے کسی بات کو فراموش
کرادینا۔ نِسْوَۃٌ نِسَاءٌ نِسْوَانٌ نِسْوُنٌ
عورتیں۔ اِن چاروں کا واحد اِمْرَأۃٌ ہے (تاج)
اَلْمُنْشَاٰتُ ۔ اسم مفعول جمع مؤنث اَلْمُنْشَأۃُ
واحد اِنْشَاءٌ مصدر باب افعال۔ سطح سمندر
سے اونچی کی ہوئی کشتیاں۔ یا وہ کشتیاں جن کے
بادبان اونچے ہوتے ہیں یا پیدا کی ہوئی کشتیاں
۲۷ ۔ نَشَأٌ اونچا ابر۔ سب سے پہلے نمودار ہونے
والا ابر کا ٹکڑا۔ نَشْأَۃٌ اور نَشَاءَۃٌ پیدائش۔
نَشِیْئَۃٌ اور نَاشِئَۃٌ سونے کے بعد اٹھنا نَاشِئٌ
وہ بچہ جو بچپن کی حد سے گذر چکا ہو۔
نَشْأٌ۔ نَشْأۃٌ۔ نُشُوْءٌ۔ نَشَاءٌ مصدر ہیں۔
(باب فتح و کرم) پیدا ہونا۔ زندہ ہونا جوان

ہونا اِنْشَاءٌ (افعال) پیدا کرنا پرورش کرنا
اوپر کو ابھارنا (قاموس و منجد)

مُنَشَّرَةٌ ۔ اسم مفعول واحد مونث تَنْشِیْرٌ
مصدر (باب تفعیل) کھلی ہوئی، پھیلی ہوئی ۔ پ ۲۹/۱۶ ۔

مُنْشَرِیْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر منصوب ۔
مُنْشَرٌ واحد اِنْشَارٌ مصدر (باب افعال)
اٹھائے گئے زندہ کئے گئے یعنی دوبارہ زندہ
کرکے قبروں سے اٹھائے گئے (جلالین) پ ۲۵/۱۵

مَنْشُوْرٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر مجرور نَشْرٌ
مصدر (باب نصر) کھلا ہوا یعنی قرآن یا توریت
(کبیر) پ ۲۷/۳ ۔

مَنْشُوْرًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر منصوب
نَشْرٌ سے کھلا ہوا (ترجمہ مولانا اشرف علی) پ ۱۵/۲
(چاروں الفاظ کے دیکھو اَنْشَرَ اور
النشر نا)

اَلْمُنْشِئُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر ۔
اَلْمُنْشِئُ واحد اِنْشَاءٌ مصدر ۔ پیدا کرنے والے ۔
پ ۲۷/۱۵ ۔ (دیکھو اَلْمُنْشَآتُ) ۔

مَنْصُوْرًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر ۔
نَصْرٌ مصدر (باب نصر) مدد کیا گیا پ ۱۵/۴
(دیکھو الانصار اور النصر)

اَلْمَنْصُوْرُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر
مرفوع ۔ مدد کئے گئے یعنی غالب پ ۲۳/۹ (دیکھو
الانصار اور النصر)

مَنْضُوْدٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر تہ برتہ ۔
(ترجمہ تھانوی) پ ۱۳/۱۷ پ ۲۷/۱۴
نَضَدٌ مصدر رطے کیا ہوا سامان ۔ منتخب سامان
آبائی بزرگی ۔ بزرگ ۔ اَنْضَاد جمع ۔
نَضْدٌ مصدر (باب ضرب) تہ برتہ کرنا ۔
نَضِیْدٌ تہ برتہ نَضِیْدَۃٌ تکیہ ۔ نَضُوْدٌ موٹی
اونٹنی منضود بمعنی نضید ۔

مَنْطِقَ ۔ اسم ۔ باب ضرب ۔ بات
بولی ۔ آوازوں کی سمجھ ۔ (جلالین) پ ۱۹/۱۷
نُطْقٌ ۔ نُطُوْقٌ مَنْطِقٌ مصدر (ضَرَبَ)
بولنا مَنْطِقٌ (اسم) بات ۔ بولی ۔ اِنْطَاقٌ
(افعال) گویا بنا دینا ۔ بات میں دخل دینا ۔
مُنَاطَقَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) باہم گفتگو اِسْتِنْطَاقٌ
(استفعال) گویا کردینا ۔ باہم بات کرنا ۔ بات
کرنیکی خواہش کرنا ۔

مُنْظَرُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مرفوع
مُنْظَرٌ واحد ۔ اِنْظَارٌ مصدر باب افعال
مہلت دئے ہوئے ۔ پ ۱۹/۱۵ (دیکھو النظر)

اَلْمُنْظَرِیْنَ - اسم مفعول جمع مذکر مجرور معرفہ اَلْمُنْظَرُ واحد۔ مہلت دیئے ہوئے مہلت یافتہ پ ۹ ع ۱۴ ۲۳ (دیکھو انظر)

مُنْظَرِیْنَ - اسم مفعول جمع مذکر منصوب نکرہ مُنْظَرٌ واحد۔ مہلت یافتہ۔ مہلت دیئے گئے۔ ۱۴ پ ۲۵ - (دیکھو اَنْظِرْنِی)

مَنَعَ - واحد مذکر غائب ماضی معروف مَنْعٌ مصدر (فتح) اس نے روکا۔ پ ۱ ع ۱۴ ۱۵ و ۱۱ و ۲۰ (دیکھو مَانَعَتْهُم)

مُنِعَ - واحد مذکر غائب ماضی مجہول مَنْعٌ مصدر (فتح) اوس نے روکا۔ پ ۱۳ (دیکھو مانعتہم)

مَنَعَكَ - مَنَعَ فعل ماضی واحد غائب كَ مفعول تجھکو (کس نے) روکا۔ پ ۹ ع ۱۴ ۱۶ پ ۲۳ - (دیکھو مَانَعَتْهُم)

مَنَعَنَا - مَنَعَ فعل ماضی واحد غائب نَا مفعول ہمکو روکا۔ پ ۱۵ (دیکھو مَانَعَتْهُم)

مَنَعَهُمْ - مَنَعَ فعل ماضی واحد غائب هُمْ مفعول اونکو روکا۔ پ ۱ ع ۱۳ (دیکھو مَانَعَتْهُم)

مُنْفَطِرٌ - اسم فاعل واحد مذکر اِنْفِطَارٌ مصدر۔ باب انفعال۔ پھٹ جانیوالا یعنی پھٹ جائیگا۔ (اسم فاعل بمعنی مستقبل)

پ ۲۹ ع ۱۳ (دیکھو فاطر)

اَلْمُنْفِقِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر اَلْمُنْفِقُ واحد اِنْفَاقٌ مصدر۔ راہِ خدا میں خرچ کرنیوالے پ ۳ ع ۱ (دیکھو المنافقاتُ)

مُنْفَكِّیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر منصوب مُنْفَكٌّ واحد اِنْفِكَاكٌ مصدر۔ باب انفعال باز رہنے والے۔ جدا ہونیوالے۔ چھوٹنے والے پ ۳۰ ع ۲۳ (دیکھو فَكٌّ)

اَلْمَنْفُوْشِ - اسم مفعول واحد مذکر نَفْشٌ مادہ۔ دُھنا ہوا پ ۳۰ ع ۲۷ -

نَفَشٌ اون - ارزانی - نَفِیْشٌ - پراگندہ سامان۔ نُفُوْشٌ مصدر باب نصر - ارزان ہوجانا۔ نَفْشٌ (مصدر باب ضرب وسمع ونصر) اُون یا روئی کو دھنکنا۔ انگلیوں سے کسی چیز کو بکھیر دینا۔ رات کو جانوروں کو چرنے کے لئے چھوڑ دینا - آخری معنی کے لئے۔ باب افعال - اور اول دونوں معنی کے لئے باب تفعیل آتا ہے۔ مُنَفَّشُ الْمَنْخَرَیْنِ چوڑے نتھنوں والا آدمی - تَنَفُّشٌ (تفعل) اور اِنْتِقَاشٌ (افتعال) کسی چیز کا دُھنک جانا۔

مُنْقَعِرٍ - اسم فاعل واحد مذکر اِنْقِعَارٌ

مصدر۔ باب انفعال قَعْرٌ مادہ جڑ سے اکھڑا ہوا۔ ۲۷/۸ ۔

قَعْرٌ کسی چیز کا انتہائی گہراؤ۔ قَصْعَۃٌ قَعِیْرَۃٌ گہرا پیالہ۔ تَقَعِیْرٌ فِی الْکَلَامِ کُلّیہ کی طرح منہ بنا کر بات کرنا۔ بات کرتے وقت ایسا منہ بنا لینا جیسے آبخورہ۔

اِنْقَعَرَتِ الشَّجَرَۃُ زمین کی پوری گہرائی میں درخت کی جڑیں گھس گئیں یا زمین کی گہرائی میں گھسی ہوئی جڑیں اکھڑ گئیں۔ آیت میں (بقول راغب) مراد یہ ہے کہ جیسے زمین کی گہرائی میں گھسنے والے درخت کی جڑیں اکھڑ جاتی ہیں اور اوس جگہ کسی قسم کا نشان بھی نہیں رہتا اسی طرح اون کافروں کی حالت ہوگئی۔ (المفردات)

مُنْقَلَبٌ ۔ اسم ظرف مجرور انقلاب مصدر۔ لوٹنے کی جگہ۔ انجام نتیجہ۔ ۱۹/۱۵

مُنْقَلَبًا ۔ مصدر میمی بمعنی انقلاب لوٹنا یا اسم ظرف۔ لوٹنے کی جگہ۔ انجام ۱۵/۱۷ ۔

مُنْقَلِبُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مُنْقَلِبٌ واحد۔ انقلاب مصدر قَلْبٌ مادہ لوٹنے والے ۹/۹ ۱۹/۱۸ ۲۵/۷ (دیکھو قلب اور قَلَبُوْا)

مَنْقُوْصٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر نَقْصٌ مصدر۔ باب نَصَرَ۔ کم کیا ہوا۔ غیر منقوص کا معنی پورا پورا ۱۲/۹ ۔

نَقْصٌ۔ نُقْصَانٌ۔ تَنْقَاصٌ مصدر باب نصر۔ کم ہونا کم کرنا (لازم و متعدی) نَقِیْصٌ میٹھا پانی۔ پاکیزہ خوشبودار چیز۔ نَقِیْصَۃٌ سخن چینی۔ عیب جوئی۔ بری عادت۔ نَقَاصَۃٌ مصدر (باب کرم) پانی کا میٹھا ہونا۔ مُنْقَصَۃٌ اور اور نقصان (بصورت اسم) کمی۔ اِنْقَاصٌ اور تنقیصٌ کم کرنا۔ تَنَقُّصٌ (تفعّل) عیب جوئی کرنا۔ برا کہنا۔ انتقاص (افتعال) کم کرنا۔ کم ہونا (لازم و متعدی) (تاج المصادر)

اَلْمُنْكَرِ ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ اِنْکَارٌ مصدر۔ وہ قول و فعل جسکو عقلِ سلیم برا جانتی ہو اور اگر حسن و قبح کو عقلِ سلیم نہ سمجھ سکے تو شریعت نے اسکو برا قرار دیا ہو۔ مُنْکَرٌ ہے (راغب)

راغب کی یہ تعریف کسی قدر پیچیدہ ہے اشاعرہ کے نزدیک منکر وہ قول و فعل ہے جسکو شریعت نے ممنوع قرار دیا ہو۔ ۳/۳۲ ۹/۹ ۱۰/۱۵ ۱۱/۳ ۱۴/۱۹ ۱۷/۱۳ ۱۸/۹ ۲۱/۱۱۹۱ ۔

اَلْمُنْكَرَ۔ حسب تفصیل مذکور پ ۱۱/۱۰ ناخوشی
یعنی ناخوشی اور نفرت کے آثار پ ۲/۱۷ ناپسندیدہ کام۔

مُنْكَرٍ۔ اسم مفعول نکرہ مجرور۔ برے کام۔
بری بات۔ پ ۶/۵ ۔

مُنْكَرًا۔ اسم مفعول نکرہ منصوب بری بات پ ۲۸/۲

مُنْكِرُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مُنْكِرٌ
واحد۔ انکار مصدر پ ۱۳/۲ نہ پہچاننے والے۔ نا
واقف۔ پ ۱۷/۴ اور پ ۱۸/۴ نہ ماننے والے۔ انکار
کرنے والے۔

مُنْكَرُوْنَ۔ اسم مفعول جمع مذکر۔
مُنْكَرٌ واحد۔ نا آشنا۔ شناخت میں نہ آئے
ہوئے۔ پ ۱۴/۵ پ ۲۶/۱۹ ۔

مُنْكِرَةٌ۔ اسم فاعل واحد مؤنث۔ اِنْكَارٌ
مصدر۔ نہ ماننے والے۔ پ ۱۴/۹ ۔

نَكَرٌ۔ نَكَارَةٌ۔ نَكْرَاءُ (اسم مصدر)
دانائی۔ نَكْرَةٌ اور نَكِرَةٌ عدم شناخت
انجان۔ نُكْرٌ عقلمند نُكْرٌ برا کام مشکل کام
نَكْرَاءُ عقلمند عورت۔ بری چیز۔ نَكْرَاءُ
روشن طریقہ۔ نَكِيْرٌ دگرگوں ہو جانا حالت
کا پلٹ جانا۔ انکار۔ مُنْكَرٌ بری بات برا
کام عقلمند آدمی شگفتگی۔ مُنْكَرٌ اور نَكِيْر قبر
میں سوال کرنے والے فرشتے۔

نَكَرٌ۔ نُكْرٌ نُكُرٌ نُكُوْرٌ نَكِيْرٌ مصدر باب
سمع۔ نہ پہچاننا۔ نَكَارَةٌ (مصدر باب کَرُمَ)
کام کا سخت اور مشکل ہو جانا۔ اِنْكَارٌ نہ ماننا دل
سے یا زبان سے۔ نہ پہچاننا دماغ سے حالت اور
ہیئت کا بدلجانا (کہ شناخت میں نہ آسکے)
تَنْكِيْرٌ (تفعیل) دگرگوں کردینا۔ ناشناسا بنادینا
مُنَاكَرَةٌ (مفاعلۃ) باہم لڑنا۔ باہم دانائی
میں مقابلہ کرنا۔ تَنَكُّرٌ (تفعّل) دگرگون
ہو جانا۔ حالت بگڑ جانا۔ تَنَاكُرٌ نادان
بننا۔ اِسْتِنْكَارٌ نہ پہچاننا۔ انجان بات
کو معلوم کرنا۔ (قاموس۔ المفردات۔ تاج
نہایہ۔ مختلف تفاسیر)

مِنْكَ۔ مِنْ حرف جر کَ ضمیر خطاب
مجرور۔ تجھ سے۔ پ ۷/۵ پ ۱۵/۱۷ پ ۱۶/۵ پ ۲۱/۱۷ پ ۲۳/۱۴ پ ۲۸/۵

مِنْكُمْ۔ مِنْ حرف جر کُمْ ضمیر جمع مذکر
مخاطب مجرور۔ تم سے۔ تم میں سے۔ پ ۱/ ۸ و ۱۰

پ ۲: ۲ و ۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۵ — پ ۴: ۲ و ۴ و ۵ و ۷ و ۱۱ و ۱۴ — پ ۵: ۱ و ۲ و ۴
پ ۵: و ۵ و ۷ — پ ۶: ۶ و ۷ و ۱۱ و ۱۲ — پ ۷: ۳ و ۴ و ۵ و ۱۲ — پ ۸: ۳ و ۹ و ۱۱ و ۱۵
پ ۸: و ۱۴ و ۱۸ — پ ۹: ۱۷ — پ ۱۰: ۱ و ۲ و ۵ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵
پ ۱۲: ۴ و ۷ و ۸ — پ ۱۳: ۸ — پ ۱۴: ۲ و ۴ و ۵ و ۱۳ و ۱۵ — پ ۱۶: ۸ و ۱۳

ب ۱۷/۱۲و۴ ، ۱۸/۸و۹و۹و۱۰و۱۳و۱۴و۱۵و۱۷ ، ۱۹/۶ ، ۲۱/۱۸

ب ۲۲/۴ ، ۲۳/۳ ، ۲۴/۵و۱۲ ، ۲۶/۸ ، ۲۷/۱۶و۱۷و۱۸ ، ۲۸/۱و۲و۳و۹

ب ۲۸/۴و۷و۱۵و۱۷ ، ۲۹/۵و۶و۹و۱۴و۱۶و۱۹ ، ب ۳۰/۶ -

مِنْکُنَّ - مِن حرفِ جر کُنَّ ضمیر جمع مؤنث مخاطب - تم سے - تم میں سے ب ۲۱/۲۰ ، ۲۲ ، ۲۸/۱۹ -

مَنَنَّا - جمع متکلم ماضی معروف مَنٌّ مصدر - باب نصر - ہم نے بڑا احسان کیا ہم نے بڑی نعمت دی - ب ۶/۱۱ ب ۲۳/۸ - (دیکھو مَمْنُونٍ)

مَنُوْعًا - صیغہ مبالغہ - مَنْعٌ مصدر - باب فتح بہت روکنے والا یعنی بڑا کنجوس ب ۲۹ (دیکھو مانعتہم)

اَلْمَنُوْنِ - اسم - زمانہ - موت - ریب المنون کا معنی ہوا - حوادثِ زمانہ (جلالین) یا حادثۂ موت (صادی) ب ۲۷/۳ (دیکھو ممنونٍ)

مِنْہُ - مِن حرفِ جر ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مجرور - اوس سے - اوسکی طرف سے اوس میں سے - ب ۱/۷و۹ ، ۲/۱۱و۱۶و۱۷ ، ۳/۵و۷و۹و۹و۱۳

ب ۳/۱۷ ، ۴/۱۲و۱۴ ، ۵/۱۰ ، ۶/۲و۳و۴و۹و۱۲ ، ۷/۳و۱۸ ، ۸/۸و۹

ب ۱۹/۱۰و۱۶ ، ۱۰/۹ ، ۱۱/۳و۹و۱۰و۱۱و۱۲و۱۷ ، ۱۲/۲و۴و۲و۶و۱۰و۱۵

ب ۱۳/۴و۹و۱ ، ۱۴/۸و۹و۱۵و۱۶ ، ۱۵/۱۴و۱۵و۱۷و۱۸و۲۱ ، ۱۶/۱و۲و۳و۹

ب ۱۷/۱۴و۱۶ ، ۱۸/۳ ، ۲۰/۱۱ ، ۲۱/۷و۹و۱۶ ، ۲۲/۱۵و۱۷ ، ۲۳/۲و۳و۹

ب ۲۳/۹و۱۴و۱۵ ، ۲۴/۲۰ ، ۲۵/۳و۹و۱۲و۱۸ ، ۲۶/۱۶ ، ۲۷/۲ ، ۲۸/۳و۱۱

ب ۲۹/۶و۹و۱۳و۱۴و۱۸ ، ۳۰/۲ -

مِنْہَا - مِن حرفِ جر ہَا ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور - اس سے - اوس میں سے -

ب ۱/۳و۴و۷و۹و۹و۱۳و۱۵ ، ۲/۲و۶و۹و۱۲ ، ۳/۵ ، ۶/۸و۹و۱۰

ب ۷/۵و۹و۱۴ ، ۸/۲و۵و۹و۱۱ ، ۹/۱و۳و۴و۱۰و۱۲و۱۴ ، ۱۰/۱۱و۱۳ ، ۱۲/۹

ب ۱۳/۱ ، ۱۴/۳و۷ ، ۱۵/۸و۹و۱۲ ، ۱۶/۱۰و۱۲و۱۶ ، ۱۷/۲و۹و۹و۱۱و۱۲

ب ۱۸/۱و۹و۱۰و۱۶و۱۷ ، ۱۹/۱۶ ، ۲۰/۱و۳و۵و۹و۷و۱۲و۱۶ ، ۲۱/۱۵

ب ۲۲/۲و۶و۷و۹و۸ ، ۲۳/۳و۴و۹و۶و۱۴و۱۵ ، ۲۴/۱۳ ، ۲۵/۳و۶و۱۱و۱۳و۲۰

ب ۲۷/۱۵و۱۷ ، ۲۸/۱۳ ، ۲۹/۳و۹و۹و۱۱ ، ۳۰/۴ -

مِنْہُمَا - مِن حرفِ جر - ہُمَا ضمیر تثنیہ غائب مجرور - اون دونوں سے ب ۱/۲ ، ۲/۱۴ ، ۴/۱۲و۱۳ ، ۱۲/۱۵و۱۶ ، ۱۸/۷ ، ۲۰/۸ ، ۲۷/۱۱ -

مِنْہُمْ - مِن حرفِ جر ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مجرور اون سے - ب ۱/۹و۹و۱۲و۵و۹و۱۶ ، ۲/۱و۲و۳

ب ۲/۶و۹و۹و۱۲و۱۶و۱۷ ، ۳/۱و۱۱و۱۳و۱۶و۱۷ ، ۴/۳و۸و۹و۹و۱۲

ب ۵/۵و۶و۸و۹و۹و۱۲و۱۳و۱۴ ، ۶/۱و۲و۷و۹و۹و۱۰و۱۲و۱۳و۱۴و۱۵

ب ۷/۵و۷و۹و۹ ، ۸/۷و۹و۹و۱۲و۱۷ ، ۹/۶و۱۰و۱۱و۱۲ ، ۱۰/۳و۶و۹و۱۳و۱۵

ب ۱۰/۱۴و۱۶و۱۷و۱۸ ، ۱۱/۳و۴و۵و۶و۹و۹و۱۰ ، ۱۲/۹و۱۰و۱۲

پ ۱۴/۳ و ۵ و ۶ و ۹ و ۱۱ و ۲۱ پ ۱۵/۷ و ۱۵ و ۱۸ پ ۱۶/۹ و ۱۲ پ ۱۷/۲ و ۳ پ ۱۸/۲ و ۸ و ۹ و ۱۲ و ۱۵ پ ۲۰/۴ و ۷ و ۱۶ پ ۲۱/۴ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ پ ۲۷/۱۵ و ۱۷ پ ۲۸/۱۳ پ ۲۹/۳ و ۹ و ۱۱ پ ۳۰/۴ ۔

مِنْهُنَّ ۔ مِنْ حرفِ جر۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مجرور۔ اُنسے۔ پ ۳/۳ پ ۵/۱ پ ۱۲/۴ پ ۲۲/۳۲ پ ۲۶/۱۴

مِنْهَاجًا ۔ اسم آلہ مفرد۔ کھُلا ہوا راستہ پ ۶/۱۱ نَہج مَنہج مِنہاج تینوں ہم معنی ہیں روشن کشادہ راستہ۔ نَہج مصدر باب فتح راستہ کا کشادہ اور صاف ہونا اور اس پر چلنا۔ کپڑے کا پرانا ہونا۔ کپڑے کو پرانا کرنا۔ اس معنی میں سَمِعَ اور کَرُمَ سے بھی مستعمل ہے۔

اِنْهَاجٌ کشادہ راستہ ہونا اور راستہ کشادہ کرنا (لازم ومتعدی) (تاج)

مُنْهَمِرٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِنہمارٌ مصدر باب انفعال خوب برسنے والا۔ پ ۲۷/۸

هَمَرَةٌ ایک بار بارش ہونا شدت غصہ میں ہلاک ہوجانا۔ هَامِرٌ خوب بارش هَمَّارٌ خوب بارش۔ بیہودہ بکواس کرنیوالا آدمی۔ هُمْهُومٌ مِهْمَرٌ مِهْمَارٌ بکواسی آدمی هَمْرٌ بہت ریت هَمْرٌ (نصر وضرب) گرنا گرانا ریخ دینا۔ هَمْرٌ (صرف ضرب سے) توڑنا، ویران کرنا۔ اِنْهِمَارٌ (انفعال) شکستہ اور ویران ہونا۔ گرنا۔ پانی اور آنسوؤں کا گرنا بہنا لکڑی مارنے سے درختوں کی پتیاں گرنا۔ (قاموس واقرب الموارد)

مِنِّيْ ۔ مِنْ حرفِ جر۔ یْ ساکن ضمیر واحد متکلم مجرور۔ مجھ سے۔ میری طرف سے۔ میری پ ۱/۴ پ ۲/۱۷ پ ۳/۱۲ پ ۱۳/۱۸ پ ۱۶/۴ و ۱۱ و ۱۶ پ ۲۰/۸ پ ۲۱/۱۵ ۔

مَنِيٍّ ۔ صیغہ صفت بروزن فعیل یعنی وہ چیز جس سے انسانی ساخت کا قوام اور اندازہ بنایا جاتا ہے جسکو جوہر انسانی کہہ سکتے ہیں۔ پ ۲۹/۱۸ ۔

مَنْيَةٌ مُنی کا ہم معنی ہے۔ مَنی موت۔ اندازہ۔ ارادہ۔ مِنی بمعنی مَنِیّ۔ مَنِيَّةٌ موت مُدت مَنَايَا جمع مُنْيَةٌ آرزو مُنیٰ جمع۔ اُمْنِيَّةٌ آرزو امانی جمع مُنَاوَاةٌ بدلہ سزا۔

مَنْيٌ (مصدر۔ ضرب) اندازہ کرنا۔ آزمانا اِمْنَاءٌ (افعال) منی ڈالنا۔ تَمْنِيَةٌ (تفعیل) دلمیں آرزو پیدا کرنا۔ آرزومند کرنا۔ بدلہ دینا۔ مُمَانَاةٌ (مُفَاعَلَۃٌ) بدلہ دینا۔ انتظار کرنا۔ مدارات کرنا۔ سواری پر باری باری سے سوار ہونا۔ تَمَنِّي (تفعل) آرزو کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ نئی بات پیدا کرنا۔ تحریر کو پڑھنا

(مجمع البحار۔ وتاج ومفردات ومعجم القرآن)

مُنِیْبٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مرفوع اِنَابَۃٌ
مصدر۔ باب افعال۔ نوبٌ مادہ۔ اللہ کیطرف
رجوع کرنیوالا۔ خلوص کے ساتھ توبہ کرنے والا۔
ہر طرف سے مڑکر اللہ کی طرف لوٹنے والا۔ ۱۲/۷

نَوْبٌ (مصدر۔ باب نَصَرَ) کسی چیز کا
بار بار لوٹنا۔ نَوْبَۃٌ کا بھی یہی معنی ہے نَائِبَۃٌ کا بھی
یہی معنی ہے۔ نَائِبَۃٌ حادثہ مصیبت جو بار بار لوٹتی
ہے۔ اِنَابَۃٌ (افعال) خلوص عمل کے ساتھ اللہ
سے توبہ کرنا۔ اِنْتِیَابٌ (افتعال) باری باری
سے آنا۔ المفردات (دیکھو اَنَابَ و اُنِیْبُ)

مُنِیْبٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مجرور۔ اللہ کی
طرف خلوص سے رجوع کرنیوالا ۲۲/۷ ۲۶/۱۵، ۱۷۔

مُنِیْبًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب بمعنی مذکور ۲۳/۱۵

مُنِیْبِیْنَ ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب
مُنِیْبٌ واحد۔ اللہ کیطرف رجوع کرنیوالا۔ ۲۱/۷

مُنِیْرٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مجرور۔ اِنَارَۃٌ مصدر
باب افعال نورٌ مادہ۔ باب افعال کا ابتدائی
ہمزہ کبھی متعدی بنانے کے لئے آتا ہے اور کبھی
صاحب ماخذ ہونے کو ظاہر کرتا ہے اسلئے اَنَارَۃ
کا معنی روشن کرنا بھی ہے اور روشنی والا یعنی
روشن ہوجانا بھی۔ اس بنا پر منیر کا ترجمہ ہوا
خود روشن اور دوسروں کو روشن کرنیوالا ہے ۷/۸ ۲۱/۱۲ ۲۲/۱۵۔

نُوْرٌ وہ بے کیف چمک ہے جو خود ظاہر اور
دوسری چیز کو ظاہر کردیتی ہے (کبیر)
نور کبھی بصیرت سے دکھتا ہے جیسے عقل کا نور
علم کا نور۔ قرآن کا نور۔ روح کا نور کبھی بصر سے
دکھتا ہے جیسے آگ بجلی ستاروں اور سورج چاند
کا نور۔ (مفردات) انتہائی نور کو ضوء اور
ضیاء کہتے ہیں۔ (بیضاوی)

نَوْرٌ کلی شگوفہ اَنْوَارٌ جمع۔ نَارٌ آگ نِیْرَانٌ
نِیْرَۃٌ اَنْوُرَۃٌ نِیَارٌ جمع۔ اَلنُّوْرُ خوبصورت
روشن۔ مَنَارَۃٌ (اسم مصدر) روشنی (اسم
ظرف عقلی وحسی) اذان کہنے کا مقام۔ جہاں
سے عقلی اور روحانی نور نکلتا اور پھیلتا ہے چراغ
دان جہاں سے چراغ کی روشنی پھیلتی ہے۔
مَنَارٌ (اسم مصدر) روشنی (اسم ظرف) راستہ
کا نشان۔ نُوْرٌ مصدر باب نصر روشن کرنا
اِنَارَۃٌ (افعال) روشن ہونا روشن کرنا (لازم
ومتعدی) درخت پر پھول آنا خوبصورت ہونا
ظاہر کرنا اِنْوَارٌ بھی باب افعال کا مصدر ہے۔

تنویرٌ (تفعیل) روشن ہونا روشن کرنا۔
صبح کی روشنی ہوجانا درخت میں پھول آجانا۔
تَنَوُّرٌ (تفعل) روشن ہوجانا۔ اِنْتِیَارٌ (افتعال)
بدن پر نورہ (چونہ وغیرہ) ملنا۔ اِسْتِنَارَةٌ
(استفعال) روشن ہونا۔ روشنی ڈھونڈھنا۔

مُنِیْرًا۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب
خود روشن۔ دوسروں کو روشن کرنیوالا یعنی
رسول اللہ صلعم کی ذاتِ گرامی۔ ۲۲/۳

مَوَاخِرَ۔ صیغہ صفت جمع مَاخِرٌ واحد
مَخْرٌ اور مُخُوْرٌ مصدر باب فتح۔ پانی کو
چیرنے والی کشتیاں (۱۴/۱۴ ۲۲/۱۴)

مُخْتَرَةٌ ہر برگزیدہ منتخب چیز مَخِیْرٌ
پانی ملی ہوئی شراب۔ مَاخُوْرٌ شراب کی بھٹی۔
شراب کی بھٹی پر بیٹھنے والے مَوَاخِر اور
مواخیر جمع۔ مَاخِرٌ پانی کو پھاڑنے والی
کشتی۔ آواز دینے والی کشتی۔ ایک جھونکے
میں آگے بڑھنے والی کشتی۔ مَوَاخِر جمع۔
یَمْخُوْرٌ۔ دراز قامت دراز گردن آدمی۔
مَخْرًا اور مُخُوْرٌ۔ مصدر باب فتح
کشتی کا چلنا۔ پانی کو پھاڑنا چلتے میں آواز
پیدا ہونا۔ پانی کو ہاتھوں سے چیرنا۔ زمین کو
نرم بنانے کے لئے پانی کو اسپر چھوڑ دینا۔
اِمْتِخَارٌ (افتعال) ہر اچھی چیز کو چھانٹ
لینا۔ تَمَخُّرٌ (تفعل) ہوا کی طرف پشت
کرکے کھڑا ہونا۔

اَلْمَوَازِیْنَ۔ اسم آلہ یا اسم مفعول
جمع اَلْمِیْزَانُ یا اَلْمَوْزُوْنُ واحد ترازویں
یا وزن کئے جانیوالے اعمال۔ ترازو ایک
ہوگی۔ موازین جمع کا صیغہ کیوں ذکر کیا
اسکی توجیہ یہ ہے کہ موزونات مختلف ہونگے
ہر شخص کے اعمال الگ الگ تولے جائینگے
تو گویا ہر ایک شخص کے اعمال کی ترازو بھی
الگ ہوگئی یا وزن میں تعدد ہوگا لاتعداد
آدمی ہونگے اس لئے وزن کی بھی شمار نہیں۔
جتنے آدمی اتنی ہی مرتبہ وزن کشی۔ میزان کو بصورت
تعدد لانے سے وزن کے تعدد کی طرف
اشارہ ہے۔ (بیضاوی) ۱/۴

وزنٌ کسی چیز کی مقدار کی پہچان۔ عوام کے
نزدیک کسی چیز کو ترازو سے تولنے کو وزن کرنا
کہتے ہیں (راغب) حقیقت میں وزن کا معنی
تولنا ہی ہے تولنے سے چیز کی صحیح مقدار معلوم
ہوجاتی ہے جو وزن کی اصل غرض ہے اس لئے

وزن کے معنی جانچنے اور مقدار کو پہچاننے کے ہو گئے
موزوں چیز وہی ہوتی ہے جسکی کوئی جسمانیت ہو۔
لیکن کبھی غیر جسمانی چیزوں کے لئے بھی وزن کا
استعمال کیا جاتا ہے جیسے اقیموا الوزن با
القسط اپنے تمام افعال اعمال اور معاملات
کی صحیح وزن کشی کرو۔ انصاف پیش نظر رکھو
کمی بیشی نہ کرو (آیت کی یہ تشریح راغبؒ نے
کی ہے)

مَوْزُوْن کبھی ہر اوس چیز کو کہتے ہیں جو اندازہ
کے موافق ہو کم زیادہ نہ ہو خواہ وزن سے اوسکا
تعلق نہ ہو جیسے وَاَنۢبَتۡنَا فِیۡهَا مِنۡ كُلِّ شَیۡءٍ مَّوۡزُوۡنٍ
ہم نے زمین میں ہر چیز آئیڈیل پیدا کی یعنی اندازہ
شدہ متناسب الاجزاء متناسب الکیفیت۔
وَزَنَ کے دوسرے مفعول پر کبھی لام نہیں
آتا جیسے وَزَنُوْهُمْ کبھی آتا ہے جیسے وَزَنْتُ
بِفُلَانٍ۔ مِیْزَانُ النَّهَار ٹھیک دوپہر۔

مَوَازِیۡنُهٗ۔ موازین جمع مضاف۔ ہٗ ضمیر
مضاف الیہ۔ اوسکی ترازویں یعنی نیکیوں کے
پلڑے ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱۔

مَوَاضِعِهٖ۔ اسم ظرف جمع۔ مَوْضِعُ واحد
وَضْعُ مصدر باب فتح۔ رکھنے کے مقامات۔

پ ۵ ع ۶ ۱۰۷۔
وَضْعٌ اتار کر نیچے رکھدینا جیسے وَضَعَتِ الْحَمْلَ
اس نے بوجھ اتار کر نیچے رکھدیا۔ بچہ جننا جیسے
وَضَعْتُهَا میں نے اسکو جنا۔ ایجاد کرنا۔ پیدا کرنا
بچھانا وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ اللہ نے زمین کو پیدا کیا
بچھایا۔ قائم کرنا بنانا جیسے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ سب سے پہلا مکان جو لوگوں کے لئے
بنایا گیا۔ قائم کیا گیا۔ سامنے لاکر رکھنا ظاہر کرنا
وُضِعَ الْکِتٰبُ۔ اعمالنامے ظاہر کئے جائیں گے
سامنے لائے جائینگے۔ ان سب معانی میں مفہوم
مشترک رکھنا ہے۔ وَضَعَتِ الدَّابَّۃُ فِیْ سَیْرِهَا
گھوڑے نے اپنی رفتار میں تیزی کی یعنی جلد جلد
قدم رکھے دَابَّۃٌ حَسَنَۃُ الْمَوْضُوْعِ خوش رفتار
گھوڑا۔ اِیْضَاعٌ (باب افعال) تیز رفتار پر
آمادہ کرنا۔ تیز دوڑانا۔ وُضِعَ الرَّجُلُ فِیْ تِجَارَتِہٖ
اسکو تجارت میں نقصان ہو گیا وَضِیْعٌ کمین
ذلیل حقیر۔ رکھی ہوئی امانت۔ وَضِیْعَۃٌ کم
کی ہوئی قیمت۔ سرکاری ٹیکس۔ خواندہ لڑکا۔
وضائع جمع۔ وَاضِعَۃٌ بدکار عورت موضعۃ
مہربانی۔ محبت۔ وَضْعٌ مَوْضِعٌ مَوْضَعٌ
سب مصدر ہیں باب فتح۔ وَضَعَ کے

بعد اگر عَنْ ہو تو مراد ہوتی ہے مرتبہ سے نیچے گرا دینا۔ کم کر دینا۔ امانت رکھنا خطا معاف کر دینا اور مٹا دینا۔

ضَعَۃٌ۔ مصدر باب کَرُمَ کمینہ نالائق اور ذلیل ہو جانا۔ مُوَاضَعَۃٌ (مفاعلۃ) باہم معاہدہ۔ باہم خرید و فروخت۔ باہم کسی چیز پر موافقت۔ تَوَاضُعٌ (تفاعل) عاجز بنجانا۔ اپنے کو کمزور درجہ والا ظاہر کرنا۔ اِتِّضَاعٌ (افتعال) کمینہ اور ذلیل ہونا۔ (المفردات۔ تاج۔ صحاح)

مَوَاطِنَ۔ جمع موطِنٌ واحد۔ مواقع مقامات جنگ۔ ب۱

وَطْنٌ وَطَنٌ (جمع اوطانٌ) موطِنٌ (جمع مَوَاطِنٌ) لوگوں کے رہنے کی اصل جگہ۔ مواقعِ جنگ۔ وَطْنٌ مصدر باب ضرب جگہ پکڑنا۔ مقیم ہو جانا۔ اِیْطَانٌ (افعال) تَوْطِیْنٌ (تفعیل) اِسْتِیْطَانٌ (استفعال) رہنے کی جگہ اختیار کر لینا۔ تَوَطُّنٌ (تفعل) جگہ پکڑ لینا کسی چیز پر دل بستہ ہونا۔

مَوَاقِعِ۔ جمع مضاف مواقِعٌ واحد منزلیں۔ فرود گاہیں۔ مراد ستاروں کے غروب ہونے کے منازل۔ ب۲۷

وُقُوْعٌ نیچے کو گرنا کسی چیز کا ہو۔ ثابت ہونا واجب اور لازم ہو جانا (فتح) قرآن مجید میں وَقَعَ اور اس کے مشتقات کا استعمال عموماً عذاب۔ مصیبت اور شدائد کے موقع پر ہوا ہے جیسے وَقَعَ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ۔ وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ۔ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا کَاذِبَۃٌ۔ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ۔

لیکن دو ایک جگہ ثواب کے موقع پر بھی ذکر کیا ہے جیسے فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (المفردات) وَقْعٌ (سَمِعَ) سخت زمین یا پتھر سے گھوڑوں کے سموں کا گھسنا اور تکلیف پانا۔ وَقْعٌ (اسم) آسیب۔ کسی چیز پر دوسری چیز کا گرنا۔ اونچی جگہ۔ وہ ابر جس سے بارش کی امید ہو۔ وَقْعَۃٌ آسیب لڑائی کی بیہم مصیبت۔ وَقِیْعَۃٌ لڑائی کی مصیبت چھوٹا کنواں۔ وَاقِعَۃٌ حادثہ۔ مصیبت۔ قیامت۔ مَوْقِعٌ گرنے کی جگہ مَوَاقِعُ جمع۔ اِیْقَاعٌ (افعال) کسی کو امر ناگوار میں ڈالنا۔ تَوْقِیْعٌ (تفعیل) خط پر نشان کرنا۔ نشان۔ کسی بات کا گمان کرنا۔ مُوَاقَعَۃٌ (مفاعلۃ) لڑائی میں پڑ جانا جماع کرنا۔ تَوَقُّعٌ اور اِسْتِیْقَاعٌ کسی چیز کے واقع

ہونے کی امید کرنا۔ (قاموس صحاح)

مُوَاقِعُوْا۔ اسم فاعل جمع مذکر اصل میں مُوَاقِعُوْنَ تھا اضافت کی وجہ سے نون ساقط ہوگیا۔ مُوَاقِعَۃٌ (مُفَاعَلَۃٌ) مصدر۔ گرنے والے ۱۵/۹۔

مَوَاقِیْتُ۔ جمع مِیْقَات واحد۔ اسم آلہ۔ وقت کی شناخت کے ذرائع۔ ۲/۸۔

وقت زمانہ کی وہ موہوم امتداد جو کسی کام کے لئے فرض کی جاتی ہے۔ وَقْتٌ مصدر، باب ضرب وقت مقرر کرنا۔ تَوْقِیْتٌ (تفعیل) وقت ظاہر کرنا مُوَاقَتَۃٌ وقت مقرر کرنا۔ مِیْقَاۃٌ اور مَوْقِتٌ کسی کام کو شروع کرنیکی جگہ جیسے مِیْقَاتِ حج، میقاتِ احرام وہ وقت جو کسی کام کے لئے مقرر کیا جاتا ہے کسی کام کا وعدہ جس کے لئے وقت مقرر کیا جاتا ہے۔ (المفردات)

مَوَالِیَ۔ جمع مَوْلٰی واحد ۲۵/۲ وہ عصبات جو ذوی الفروض سے بچے ہوئے مال کے وارث ہوتے ہیں اور اگر میت کے ذوی الفروض نہوں تو کل مال کے وارث ہوتے ہیں (لغوی)

بعض مفسروں کا خیال ہے کہ مِمَّا تَرَكَ میں بمعنی مَنْ ہے اور مَنْ ترك سے مراد ہے میت اور موالی کی تفسیر ہے والدان اور اَقْرَبُوْنَ۔ اس تفسیر پر والدین اور تمام رشتہ دار وارث موالی ہونگے۔

اَلْمَوَالِیَ۔ جمع المولیٰ واحد، چچا کے بیٹے۔ (بغوی)، عصبات (مجاہد) کلالہ (ابوصالح) عام وارث (کلبی) ۱۶/۴۔

مَوَالِیْکُمْ۔ جمع مضاف۔ کُمْ مضاف الیہ۔ تمہارے (دینی) دوست۔ ۲۱/۱۷

وَلَاءٌ اور تَوَالِی دو چیزوں میں ایسی کیفیت اتصالیہ کہ اجنبیت حائل نہ رہے مجازاً مرادِ قرب ہوتا ہے۔ کیسا ہی ہو مکانی یا نسبی یا دینی یا دوستی کے لحاظ سے یا اعتقاد کے لحاظ سے یا امداد کے اعتبار سے یا مالکیت اور مملوکیت کے اعتبار سے۔

وَلَایَۃٌ امداد وُلَایَۃٌ حکومت کی ذمہ داری۔ کسی کام کا ذمہ دار ہونا۔ وَلِیٌّ اور مولیٰ دونوں ہم معنی ہیں ہر ایک کے معنی میں قرب و اتصال کا مفہوم ماخوذ ہے اسی لئے دونوں لفظوں کا اطلاق اللہ پر بھی ہوتا ہے اور بندوں پر بھی اہلِ ایمان اور فرمانبرداروں کا اللہ ولی

اور مولی ہی۔ نیک بندے اور اہلِ ایمان اللہ کے بھی اولیا ہیں اور آپس میں بھی ہر ایک دوسرے کا ولی اور مولیٰ۔ مؤمن اور غیر مؤمن میں چونکہ رشتہٗ اتصال اور تولیٰ نہیں ہی اس لئے کوئی دوسرے کا ولی ہی نہ متولی۔ باہمی خصوصی تعلق کی وجہ سے ہی مولیٰ آزاد کرنیوالے آقا کو بھی کہتے ہیں اور آزاد شدہ غلام کو بھی معاہد کو بھی چچا کے بیٹے کو بھی بلکہ ہر قرابتی رشتہ دار کو بھی اور ہمسایہ اور دوست کو بھی۔

(مادہٗ وَلِیٌّ کی مزید تنقیح کے لئے دیکھو اولیاء اور اولیٰ)

مَوْبِقًا۔ ظرفِ مکان۔ وُبُوْقٌ مصدر (سَمِعَ حسب۔ ضرب) ہلاکت کی جگہ۔ مراد جہنم کا خاص درجہ۔ پ ۱۵/۹۔

مَوْبِقٌ جیلخانہ۔ ہلاکت کا مقام۔ وُبُوْقٌ اور مَوْبِقٌ مصدر۔ ہلاک ہونا۔ اِیبَاق (افعال) قید کرنا روک رکھنا۔ ہلاک کرنا۔ اِسْتِیبَاقٌ (استفعال) ہلاک ہونا۔ ہلاک ہونیکی خواہش کرنا۔

اَلْمَوْتُ۔ مصدر اور اسم مرفوع معرفہ۔ مرنا۔ موت (نصر۔ سمع۔ ضرب) پ ۱/۵ پ ۲/۹ پ ۴/۱۴ پ ۵/۱۱ و ۸ پ ۷/۴ پ ۱۳/۱۵ پ ۱۸/۶ پ ۲۸/۱۴۔

اَلْمَوْتَ۔ مصدر اور اسم منصوب معرفہ مرنا۔ موت ؎ پ ۱/۱۱ پ ۴/۵ و ۸ پ ۲۲/۸ پ ۲۴/۲ پ ۲۵/۱۶ پ ۲۷/۱۵ پ ۲۸/۱۱ پ ۲۹/۱۔

اَلْمَوْتِ۔ مصدر و اسم مجرور معرفہ۔ مرنا موت۔ پ ۱/۲ پ ۲/۱۶ پ ۴/۱۰ پ ۷/۴ و ۱۷ پ ۹/۱۵ پ ۱۲/۱ پ ۱۷/۳ پ ۲۱/۲ و ۳ و ۱۸ پ ۲۶/۷ و ۱۴۔

مَوْتًا۔ مصدر منصوب نکرہ۔ مرنا پ ۱۸/۱۶

نوٹ:۔ پ ۲/۶ پ ۷/۴ پ ۱۳/۱۵ میں موت سے مراد اسبابِ موت ہیں۔ پ ۱۸/۱۶ میں موت سے مرادِ اِمَامَةٌ یعنی موت دینا ہے پ ۲۱/۱۸ میں موت سے مراد سکراتِ موت ہی۔ باقی آیات میں موت کا مصدری یا اسمی معنی ہی مراد ہے۔

مَوْتَتَنَا۔ مصدر مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مجرور۔ ہماری موت۔ پ ۲۳/۶ پ ۲۵/۱۵

(تفصیل کے لئے دیکھو مَاتَ اور حَمَاتَ)

مَوْتِکُمْ۔ مصدر مجرور مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ تمہاری موت پ ۱/۶۔

مُوْتُوْا۔ امر جمع مذکر حاضر۔ مَوْتٌ مصدر (نصر) مرجاؤ پ ۲/۶ وقتِ موت تک اسی حالت

پر قائم رہو پ ۴/۴

اَلْمَوْتَةَ ۔ اسم بمعنی موت ۔ پ ۲۵/۱۶ ۔

مَوْتِہٖ ۔ اسم مضاف مجرور ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۔ اسکی موت ۔ پ ۶/۲ پ ۲۲/۸

مَوْتِهَا ۔ اسم مضاف مجرور ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۔ اسکی موت ۔ پ ۲/۴

پ ۳/۳ پ ۱۴/۱۴ پ ۲۱/۲و۵و۶و۶و۸ پ ۲۲/۱۴ پ ۲۴/۲ پ ۲۵/۱۷ پ ۲۷/۱۸ ۔

آیت پ ۳/۳ اور پ ۲۴/۲ میں مرنا مراد ہی باقی ہر جگہ زمین کا خشک ہوجانا نا قابلِ روئیدگی ہوجانا۔

اَلْمُوْتُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر اَلْمُوْتِیْ واحد اِیْتَاءٌ مصدر (افعال) دینے والے ادا کرنیوالے پ ۶/۲ (دیکھو اٰتی اور اٰتَتْ)

اَلْمَوْتٰی ۔ جمع اَلْمَیِّتُ واحد مُردے ۔

پ ۱/۹ پ ۳/۳و۱۳ پ ۷/۵ پ ۸/۱و۱۴ پ ۱۳/۱۰ پ ۱۷/۸ پ ۲۰/۲

پ ۲۱/۸ پ ۲۲/۱۸ پ ۲۴/۱۹ پ ۲۵/۲ پ ۲۶/۴ پ ۲۹/۱۸ مردہ دل کافر ۔ پ ۷/۱ ۔

اَلْمُؤْتَفِكَاتُ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث مرفوع و مجرور ۔ اَلْمُؤْتَفِكَۃُ واحد اِیْتِفَاکٌ مصدر (افتعال) اِفْكٌ مادہ ۔ اُلٹی ہوئی، منقلب ۔ مراد حضرت لوط کی قوم کی بستیاں جو بحیرۂ مردار کے ساحل پر آباد تھیں اور جنکی تخت گاہ یا سب سے بڑا شہر سندوم یا سدُوم تھا حضرت لوط کا حکم نہ ماننے اور ظلم و لواطت سے باز نہ آنے کی وجہ سے اللہ نے اونکی زمین کا تختہ اُلٹ دیا اور اوپر سے کنکریلے پتھروں کی بارش کی پ ۱۰/۱۵ پ ۲۹/۵ ۔

اَلْمُؤْتَفِكَةَ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث منصوب المؤتفکات جمع ۔ الٹی ہوئی (بستیاں) مراد قوم لوط کی بستیاں ۔ پ ۲۷/۷ ۔

مَوْثِقًا ۔ مصدر ۔ منصوب ۔ وُثوق بھی مصدر ہی (حسب) پختہ پیمان ۔ مضبوط عہد ۔ پ ۱۳/۲و۴

مَوْثِقَهُمْ ۔ مصدر منصوب مضاف هُمْ ضمیر مذکر غائب مضاف الیہ ۔ اُنکا مضبوط عہد ۔ پ ۱۳/۲

وَثِیْقٌ مضبوط وِثَاقٌ جمع ۔ وَثِیْقَۃٌ عہد نامہ وہ دستاویز یا کوئی چیز جس سے کام میں مضبوطی ہو ۔ وُثَاقٌ اور وِثَاقٌ بند ۔ مَوْثِقٌ اور مِیْثَاقٌ عہد و پیمان مضبوطی مَوْثِقٌ کی جمع مَوَاثِقُ اور مَیَاثِقُ مِیْثَاقٌ کی جمع مَوَاثِیْقُ اور مَیَاثِیْقُ ۔

وَثَاقَۃٌ مصدر (کَرُمَ) کسی کام کو مضبوط کرنا ۔ ثِقَۃٌ اور مَوْثِقٌ مصدر (حسب) مضبوط رکھنا کسی پر بھروسہ کرنا ۔ اِیْثَاقٌ (افعال) مضبوط باندھنا ۔ تَوْثِیْقٌ (تفعیل) مضبوط کرنا ۔ عہد لینا

اِسْتِیْثَاقٌ (استفعال)، عہد لینا۔

مَوْجٌ ۔ اسم مفرد نکرہ۔ اَمْوَاجٌ جمع۔ پانی کی ہٹار۔ لہر۔ ۱۵/۱۱ پ ۲۱/۱۲ ۔

مَوْجٌ مصدر (نصر) ہلنا۔ لہروں کا تلاطم۔ پانی میں لہریں اٹھنا۔ حق اور سچی بات سے مڑنا۔ لوگوں کو پریشان کرنا۔

مَوْج ۔ اسم مفرد نکرہ۔ لہر۔ پ ۱۲/۴

اَلْمَوْجُ ۔ اسم مفرد معرفہ۔ لہر۔ ۸/۴ پ ۱۲/۴ ۔

مُؤَجَّلًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ تَاْجِیْلٌ مصدر (تفعیل)، اَجَل مادہ۔ مقرر الوقت۔ وہ جس کا وقت معین ہو۔ پ ۴/۴

تَاْجِیْلٌ وقت دینا۔ مہلت دینا۔ وقت مقرر کرنا۔ دیر کرنا۔ (دیکھو اَجَلٌ)

مَوَدَّۃً ۔ مصدر منصوب نکرہ (سمع) دوستی محبت۔ دلی رغبت۔ ۶/۱۵ پ ۲۱/۹ ۲۸/۸ ۔

مَوَدَّۃٌ ۔ مصدر۔ مرفوع۔ نکرہ۔ دوستی۔ دوست رکھنا۔ پ ۵/۴ ۔

اَلْمَوَدَّۃَ ۔ مصدر۔ منصوب معرفہ۔ دوستی۔ دوست رکھنا۔ پ ۲۵/۴

اَلْمَوَدَّۃِ ۔ مصدر۔ مجرور۔ معرفہ۔ دوستی۔ دوست رکھنا۔ پ ۲۸/۴ ۔

مَوَدَّۃَ ۔ مصدر منصوب۔ مضاف۔ دوستی محبت۔ پ ۲۰/۱۵ ۔

وُدٌّ وَدِیْدٌ وَدُوْدٌ۔ دوست۔ بہت محبت کرنیوالا۔ وُدٌّ کی جمع اَوِدَّاءُ۔ اَوُدَّاءُ۔ اَوُدٌّ ہے۔

وَدٌّ اور وُدٌّ حضرت نوح کی قوم کے ایک بت کا نام۔ مَوَدَّۃٌ کتاب۔

وُدٌّ۔ وَدَادٌ۔ وَدَادَۃٌ۔ مَوَدَّۃٌ۔ مَوْدَۃٌ۔ مَوْدِدَۃٌ مصادر ہیں (سمع)، دوست رکھنا۔ فتح سے بھی بہت کم بطور شاذ آیا ہے۔ وَدٌّ۔ وِدَادٌ۔ وَدَادَۃٌ آرزو کرنا۔ تَوَدُّدٌ (تفعل) دوستی نباہنا۔ دوست رکھنا۔ تَوَادٌّ (تفاعل)، باہم دوستی رکھنا

مُؤَذِّنٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ تَاْذِیْنٌ مصدر (تفعیل)، پکارنے والا۔ منادی۔ اعلانچی۔ ۱۲ پ ۱۳/۳ ۔

اِذْنٌ اجازت۔ علم۔ دانست۔ اُذُنٌ اور اُذْنٌ کان۔ نَاشِزُ الْاُذُنَیْنِ۔ کان کھوے ہوئے ہیں یعنی لالچی اور امیدوار۔ لَبِسْتُ اُذُنِیْ لَہٗ میں نے اس کے لئے اپنے دونوں کان چھپا لئے یعنی روگردانی کی۔ غافل بن گیا۔ اُذُنَۃٌ وہ شخص کہ ہر سُنی ہوئی بات کا یقین کرے۔ طَعَامٌ لَا اُذُنَۃَ لَہٗ ایسا کھانا جسکی رغبت نہو۔ اَذِیْنٌ کان اور علم۔ اَذَانٌ

اعلان اطلاع ۔ تاذِینٌ کا اسم مصدر بھی ہے یعنی
نماز کی نداء ۔ اُذِنٌ دربان ضامن ذمہ دار ۔
اَذَنٌ اور اُذانِیٌّ بڑے کان والا ۔ مُؤَذِّنٌ ضامن
ذمہ دار ۔ وہ جگہ جہاں ہر طرف سے اذان کی آواز
سنی جائے ۔ مِئْذَنَۃٌ اذان ۔ اذان دینے کی جگہ
گرجا ۔

اِذْنٌ ۔ اَذَنٌ ۔ اذانٌ ۔ اَذَانَۃٌ مصادر ہیں
(سمع) اگر اس کے بعد باء ہو تو معنی ہوگا جاننا
اگر لام ہو تو معنی ہوگا امیدوار ہونا ۔ اَذِنَ لَہٗ اِذْنًا
وَاَذِینًا اوسکو اجازت دی ۔ اَذِنَ اِلَیْہِ اَذَنًا
اور اَذِنَ لَہٗ اَذَنًا تعجب سے اسکو سنا ۔ اَذَنَہٗ
(نصر) اوس کے کان پر مارا ۔ اٰذَنَ الْعُشْبُ
گھاس خشک ہونے لگی ۔ اِیْذَانٌ (افعال)
اعلان کرنا ۔ اذان کہنا ۔ اگر اس کے بعد ایک
مفعول ہو جیسے اٰذَنَہٗ تو تعجب میں ڈالنے روکنے
اور کان پر مارنے کا معنی ہوگا اگر دو مفعول ہوں
خواہ دوسرے مفعول پر باء ہو یا نہ ہو جیسے
اٰذَنَہُ الْاَمْرَ اور بالامر تو کسی بات کی کسی کو
اطلاع دینے کا معنی ہوگا ۔ تَاْذِینٌ (تفعیل)
اذان کہنا ۔ اعلان کرنا ۔ اجازت دینا ۔ گوشمالی
کرنا ۔ اِسْتِیْذَانٌ (استفعال) اجازت
چاہنا ۔ تَاَذُّنٌ (تفعل) قسم کو یاد کرنا ۔ اعلان
کرنا ۔ اطلاع دینا ۔

مَوْرًا

مَوْرًا ۔ مصدر (نصر) ہلنا ۔ موجی حرکت کرنا[۲۷]
مَوْرٌ (اسم) موج ۔ ہموار راستہ جس پر بکثرت
آمد و رفت ہو ۔ خون جاری ہونا ۔ موجیں مارنا ۔
ہلنا ۔ پراگندہ ہونا ۔ غبار اٹھنا ۔ اِمَارَۃٌ (افعال)
زمین پر خون بہانا ۔ ہوا کا غبار اڑانا ۔ اِمْتِیَارٌ
(افتعال) تلوار سونتنا ۔ تَمَوُّرٌ (تفعل) آمد و
رفت ۔ آنا جانا ۔ (قاموس و تاج)

اَلْمَوْرُوْدُ

اَلْمَوْرُوْدُ ۔ اسم مفعول واحد مذکر وُرُوْدٌ
مصدر (ضرب) اترنے کی جگہ (بمعنی ظرفِ مکان)[۱۲]
وَرْدٌ گلاب کا پھول ۔ ہر پھول ۔ بہادر شیر
زعفران ۔ وِرْدٌ بخار ۔ بخار کی باری ۔ وظیفہ مقررہ
حصہ ۔ پانی کا مقررہ حصہ ۔ پانی پر اترنے والے لوگ ۔
فوج کا ایک دستہ ۔ وَرَدَۃٌ ہلاکت ۔ مَوْرِدٌ
اور مَوْرِدَۃٌ راستہ ۔ گھاٹ ۔

وُرُوْدٌ اور وِرْدٌ مصدر (ضرب) آنا ۔ پانی
پر آنا ۔ وَرَادَۃٌ اور وُرُوْدَۃٌ مصدر (کرم)
گھوڑے کا گلگوں ہونا ۔ اِیْرَادٌ (افعال) گھاٹ
پر لانا ۔ حاضر کرنا ۔ تَوْرِیْدٌ (تفعیل) درخت
میں پھول آنا ۔ رخسار کو گلابی کرنا ۔ تَوَرُّدٌ (تفعل)

گھاٹ ڈھونڈھنا۔ پانی پر آنا۔ اِستیراد (استفعال) پانی پر آنا۔ گھاٹ پر لانا۔ (تاج ومفردات راغب)

اَلْمُوْرِیٰتِ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث۔ اَلْمُوْرِیَۃُ واحد اِیْرَاءٌ مصدر (افعال) آگ روشن کرنے والے۔ (پ ۳۰ ع ۲۵)

مراد وہ گھوڑے جو پتھریلی زمین پر چلتے ہیں تو اون کے سموں کی رگڑ سے آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں (عکرمہ۔ عطا، ضحاک۔ مقاتل۔ کلبی) بھڑک کر میدانِ کارزار کی طرف جانیوالے گھوڑے جن کے سواروں کے دلوں میں عداوت کی آگ بھڑکتی ہی (قتادہ) سواروں کا وہ دستہ جو دن بھر جہاد کرنے کے بعد شام کو واپس آکر کھانا پکانے کے لئے آگ جلاتا ہے (حضرت ابن عباس بروایت سعید بن جبیر) جنگی داؤں کرنیوالے سپاہی (مجاہد۔ زید بن اسلم) قولِ اول کو ترجیح عام اہلِ تراجم اور مفسرین نے دی ہی۔

رِیَۃٌ پھیرا۔ وہ چیز جس سے آگ جلائی جاتی ہی۔ وَرِی مخلوق۔ وَرِیٌّ آگ جلانے کی چیز۔ آگ دینے والا۔ وَرَاءٌ اوٹ۔ آگے پیچھے وَرْیٌ مصدر (ضرب) آگ جلجانا۔ رِیَۃٌ اور وُرِیٌّ بھی مصدر ہیں۔ وَرْیٌ مصدر (حسب و سمع) جمع ہونا۔ بھرجانا۔ لکڑی وغیرہ کو رگڑ کر آگ نکالنے کی کوشش کرنا۔ اِیْرَاءٌ لکڑی پتھر وغیرہ کو رگڑ کر آگ نکالنا۔ تَوْرِیَۃٌ (تفعیل) بمعنی اِیْرَاءٌ اور پردہ کے اندر کوئی بات کہنا یعنی اصل بات کو چھپا کر دوسری بات ظاہر کرنا اسطور پر کہ جھوٹ بھی نہو اور اصل بات ظاہر بھی نہونے پائے۔ مُوَارَاۃٌ (مفاعلہ) کسی چیز کو چھپانا۔

(تاج ومفردات وقاموس ولسان)

مَوْزُوْنٍ ۔ اسم مفعول واحد مذکر وَزْنٌ اور زِنَۃٌ مصدر (ضرب) اندازہ کی ہوئی جانچی ہوئی۔ پ ۱۴ ع ۲ وَزْنٌ تولنا۔ جانچنا۔ اندازہ کرنا۔ اِتِّزَانٌ (افتعال) وزن کرنا جانچنا۔

اَلْمُوْسِعُ ۔ اسم فاعل واحد مذکر۔ اِیْسَاعٌ مصدر (افعال) مالدار۔ وسعت والا۔ پ ۲ ع ۱۵

مُوْسِعُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر اِیْسَاعٌ مصدر (افعال) مقدور والے۔ قدرت والے۔ پ ۲۷ ع ۲

وَسْعٌ وِسْعٌ وُسْعٌ سَعَۃٌ کشائش مالداری طاقت۔ دست رسی۔ وَسَاعٌ سبکدست کشادہ دست۔ بزرگی۔ کشادہ کام۔ وَاسِعٌ کشادہ فراخ وسعت والا۔ بہت دینے والا۔ ہر چیز کی سمائی رکھنے والا۔

سَعَۃٌ مصدر (فتح) سمانا۔ گنجایش رکھنا
طاقت رکھنا۔ فراخی کرنا۔ وَسَاعَۃٌ اور سَعَۃٌ
مصدر (کرم) صاحبِ مقدور ہونا۔ بزرگ
ہونا۔ اِیْسَاعٌ (افعال) مالدار ہونا۔ طاقتور ہونا
مالدار بنا دینا کسی پر نعمت فراخ کرنا۔ تَوسِیْعٌ
(تفعیل) فراخ کرنا۔ فراخدست کرنا۔ تَوَسُّعٌ
(تفعل) کشادگی۔ مجلس میں کشادہ ہو کر بیٹھنا۔
اِتِّسَاعٌ (افتعال) کشادہ ہونا۔

مُوْسٰی عَلَم معرفہ۔ بنی اسرائیل کے مشہور
پیغمبر جنکی والدہ کا نام یوحانذ تھا اور باپ کا
نام عمران۔ کہا جاتا ہے کہ عبرانی زبان میں مُو
پانی کو کہتے ہیں اور شٰی کا معنی درخت۔ عربی میں
شین کو سین سے بدل دیا۔ حضرت موسیٰؑ کو پیدائش
کے بعد لکڑی کے صندوق میں بند کرکے پانی
میں ڈالدیا گیا تھا اسلئے موسیٰ نام ہوگیا۔ (قاموس)

حضرت موسیٰ علیہ السّلام جلیل القدر رسول
تھے قرآن مجید میں اتنا کثیر تذکرہ کسی اور پیغمبر کا نہیں
آیا جتنا حضرت موسیٰ کا آیا ہے فرعون شاہِ مصر کی گود
میں پرورش پائی جوان ہوئے تو ایک قبطی
آپ کے ہاتھ سے بلا ارادہ مارا گیا۔ آپ ملکِ
شام کی طرف چلے گئے وہاں حضرت شعیبؑ کی
صاحبزادی سے نکاح ہوا سالہا سال حضرت
شعیبؑ کی بکریاں چرائیں مدت کے بعد واپس
ہوئے تو صحراء سینا میں کوہِ طور پر آگ بھڑکتی دیکھی
قریب پہنچے تو نبوت سے سرفراز کردئے گئے۔
آپؑ کی درخواست پر آپ کے بھائی ھارون کو
بھی پیغمبر بنایا گیا۔ دونوں بھائی فرعون کے پاس
پہنچے اور اللہ کا پیغام پہونچایا فرعون نے سرکشی
کی جادوگروں کو جمع کیا مقابلہ ہوا جادوگروں کو
شکست ہوئی وہ مسلمان ہوگئے فرعون کی دشمنی
بڑھ گئی۔ آپ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر راتوں رات
مصر سے نکل کھڑے ہوئے فرعون نے پیچھا کیا اور
مع لشکر کے دریا میں گھس پڑا آخر غرق ہوگیا موسیٰ
امن چین سے نکلکر چلدیئے مزید تفصیل کے لئے تاریخ
کا مطالعہ کرو۔

پ ۱ / ۶و۷و۸و۱۱و۱۳و۱۶ — پ ۲ / ۱۶ — پ ۳ / ۱۷ — پ ۶ / ۲و۳و۸ — پ ۷ / ۱۶و۱۷ — پ ۸ / ۶
پ ۹ / ۳و۴و۵و۶و۷و۸و۹و۱۰ — پ ۱۱ / ۱۳و۱۴ — پ ۱۲ / ۲و۹و۱۰ — پ ۱۳ / ۱۳و۱۴
پ ۱۵ / ۱و۱۲و۲۱ — پ ۱۶ / ۷و۱۰و۱۱و۱۲و۱۳و۱۴ — پ ۱۷ / ۴و۱۳ — پ ۱۸ / ۳ — پ ۱۹ / ۲و۶و۷و۹
پ ۱۹ / ۸و۹ — پ ۲۰ / ۴و۵و۷و۸و۱۱و۱۶ — پ ۲۱ / ۱۶و۱۷ — پ ۲۲ / ۶ — پ ۲۳ / ۸ — پ ۲۴ / ۸و۹
پ ۲۴ / ۱۱و۲۰ — پ ۲۵ / ۲و۱۱ — پ ۲۶ / ۲و۳ — پ ۲۷ / ۱و۷ — پ ۲۸ / ۹ — پ ۳۰ / ۳و۱۲۔

مُوْصٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِیْصَاءٌ مصدر
باب افعال۔ اصل میں مُوْصِی تھا وصیت

کرنیوالا۔ ۲/۶

کسی کے عمل کرنے کے لئے کوئی نصیحت
آمیز ہدایت وصیت کہلاتی ہے (المفردات)
اَرْضٌ واصیۃٌ وہ زمین جس میں ہمیشہ
سبزی رہی۔ اِیْصَاءٌ اور تَوْصِیَۃٌ دونوں کا معنی
ہی وصیت کرنا۔ تَوَاصِی باہم ایک کا دوسرے
کو وصیّت کرنا۔

مُؤْصَدَۃٌ۔ اسم مفعول واحد مؤنث
اِیْصَادٌ مصدر باب افعال۔ بند کی ہوئی ۳۰/۲۹:۱۵
وَصَدٌ بنا۔ وَصِیْدٌ اور وَصِیْدَۃٌ چوکھٹ
صحن۔ وہ حظیرہ جو جانوروں کے لئے پتھروں کا بنایا
جاتا ہے۔ لکڑیوں سے بنایا ہوا باڑہ۔ اصحابِ کہف
کا غار۔ بند کیا ہوا یہ آخری معنی اسوقت ہوگا،
جب وصید کو صفتِ مشبہ کہا جائے۔
وَصَّادٌ بننے والا۔ وَصْدٌ مصدر باب
ضرب۔ پائیدار ہونا برقرار رہنا۔ اِیصَادٌ
مصدر (افعال) باڑہ بنانا۔ دروازہ بند کرنا۔
قفل لگانا۔ تَوْصِیْدٌ (تفعیل) ڈرانا

مَوْضُوعَۃٌ۔ اسم مفعول واحد مؤنث وَضْعٌ
مصدر باب فتح رکھی ہوئی۔ ۳۰/۱۳ یعنی جنت کے
چشموں پر پینے کے پیالے رکھے ہوئے ہونگے۔

(مدارک ومعالم) دیکھو مَوَاضِعِہٖ

مَوْضُوْنَۃٍ۔ اسم مفعول واحد مؤنث وَضْنٌ
مصدر باب ضرب سونے کی پتروں اور تاروں
سے بنے ہوئے جڑاؤ (محلی) زرہ کی کڑیوں کی طرح
بنے ہوئے (لغوی) سونے کے تاروں سے گھنی
بناوٹ والے جواہرات سے جڑے ہوئے (عام
اہلِ تفسیر) قطار در قطار رکھے ہوئے (ضحاک) ۲۷/۱۴
اصل میں وَضْنٌ زرہ کی بناوٹ کو کہتے ہیں
مجازاً ہر مضبوط بناوٹ کو وَضن کہہ لیا جاتا ہے
(راغب) مِیضَنَۃٌ کھجور کی پتیوں کی چٹائی۔
مَوَاضِین جمع۔ تَوَضُّنٌ ذلیل کرنا اِتِّضَانٌ
نزدیک کرنا (قاموس)

مَوْطِأً۔ اسم ظرف وَطْأً مصدر باب سَمِعَ
پاؤں رکھنے کی جگہ۔ ۱۱/۱۰
وَطْأَۃٌ قدم کی جگہ تنگی سخت گرفت۔
وَطَاۃٌ پامال راستہ۔ مسافر لوگ، وَطِیْءٌ کٹا ہوا
روندا ہوا۔ وِطَاءٌ بچھونا مَوْطَأٌ اور مَوْطِیٌٔ
پاؤں کی جگہ وَطْأٌ مصدر وَطِئَ ماضی باب
سَمِعَ روندنا۔ نزدیک آنا۔ کھڑا ہونا۔ جماع
کرنا وَطْأً باب فتح آمادہ کرنا۔ نرم اور آسان
کرنا۔ وَطَاءَۃٌ باب کرُم راستہ پامال اور

کٹا ہوا ہونا۔ اِیطَاءٌ (افعال) غلبہ کرنا۔ پامال کرنا۔ بغیر جانے اور بغیر ظاہر کئے کسی کو کسی کام کا حکم دینا۔ تَوْطِئَۃٌ روندنا۔ پامال کرنا۔ نرم اور آسان بنانا۔ مُوَاطَاۃٌ اور تَوَاطُئٌ موافقت۔ تَوَطُّؤٌ۔ پامال کرنا۔ اِتِّطَاءٌ آمادہ ہونا۔ نرم اور آسان ہونا ٹھیک ہوجانا۔ دوستی کی آخری حد کو پہونچ جانا۔

مَوْعِدُهٗ ۔ اسمِ ظرفِ مکان مرفوع وَعْدٌ مصدر باب ضرب اسکے وعدہ کی جگہ یعنی ٹھکانا۔ ۱۱/۱۷

مَوْعِدُهُمْ ۔ اسمِ ظرفِ مکان مرفوع انکے وعدہ کی جگہ ۱۴/۴ اسمِ ظرفِ زمان انکا وقت وعدہ۔ ۲۷/۸

مَوْعِدَهُمْ ۔ اسمِ ظرفِ زمان منصوب مضاف هُمْ مضاف الیہ انکے وعدہ کا وقت ۱۲/۷

مَوْعِدُكُمْ ۔ اسمِ ظرفِ زمان مضاف كُمْ مضاف الیہ تمہارے وعدہ کا وقت۔ ۱۶/۱۲

مَوْعِدَكَ ۔ اسمِ مصدر منصوب مضاف كَ ضمیر خطاب۔ مضاف الیہ۔ تیرا وعدہ۔ ۱۶/۱۳

مَوْعِدِی ۔ اسمِ مصدر منصوب مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ۔ میرا وعدہ۔ ۱۶/۱۳

مَوْعِدٌ ۔ اسمِ ظرفِ زمان نکرہ مرفوع وقت وعدہ۔ ب ۱۵/۲۰

مَوْعِدًا ۔ اسمِ ظرفِ زمان نکرہ منصوب وقت وعدہ۔ ب ۱۵/۲۰ ب ۱۵/۱۸ ب ۱۶/۱۲، ۹، ۱۴

مَوْعِدَۃٍ ۔ اسمِ مصدر نکرہ مجرور وعدہ ۱۱/۳

وَعْدٌ مَوْعِدٌ مِیْعَادٌ وَعِیْدٌ اسمِ مصدر دکھ اور سکھ۔ راحت اور تکلیف کا وعدہ۔ وعید صرف عذاب و شر کے موقع پر مستعمل ہے اسی لئے اسکا ترجمہ ہے دھمکی اور وَعْدٌ کا لفظ عام ہے ثواب و عذاب دونوں کے لئے مستعمل ہے وعید سے باب افعال میں اِیْعَاد بنایا گیا ہے یعنی دھمکی دینا۔ مَوْعِدٌ اور میعاد مصدر بھی ہیں (باب ضرب) اور اسم ظرف بھی یعنی وعدہ کا وقت اور جگہ۔ مُوَاعَدَۃٌ ایسی زمین جسکی سبزی کی امید ہو۔

مَوْعِظَۃٌ ۔ اسمِ مصدر نکرہ نصیحت۔ ۳/۵ ۴/۵ ب ۱۱/ ب ۱۲/

مَوْعِظَۃً ۔ اسمِ مصدر نکرہ۔ نصیحت ب ۱/۸ ب ۶/۱۱ ب ۹/۲ ب ۱۸/

اَلْمَوْعِظَۃِ ۔ اسمِ معرفہ۔ طریقہ نصیحت ۱۴/۲۲ وَعْظٌ (مصدر۔ باب ضرب) ایسی نصیحت کرنا جس میں ڈراوا شامل ہو یا ترغیب بھلائی کی اس طرح نصیحت کرنا کہ دلوں میں رقت پیدا ہو جائے (خلیل) مَوْعِظَۃٌ اور

عِظَۃٌ اسم مصدر ہیں نصیحت (المفردات) مصدر بھی ہیں نصیحت کرنا (قاموس) اِتِّعَاظٌ (افتعال) نصیحت قبول کرنا۔

اَلْمَوْعُوْدِ ۔اسم مفعول واحد مذکر وَعْدٌ مصدر وعدہ کیا ہوا (دن) یعنی روزِ قیامت ۳/۸۵ (دیکھو موعدہٗ)

مُوَفُّوْا ۔اسم فاعل جمع مذکر تَوْفِیَۃٌ مصدر باب تفعیل ۔اصل میں مُوَفِّیُوْنَ تھا پورا پورا دینے والے۔ ۱۲/۹ ۔

اَلْمُوْفُوْنَ ۔اسم فاعل جمع مذکر اِیْفَاءٌ مصدر باب افعال۔ پورا کرنے والے پورا دینے والے۔ اس جگہ اوّل معنی مراد ہے۔ ۲/پ وَافِی پورا۔ وَفَاءٌ مصدر باب ضَرَبَ اِیْفَاءٌ مصدر باب افعال مجرد اور مزید دونوں متعدی ہیں۔ پورا کرنا اور پورا دینا اوّل معنی کے لئے مفعول پر باء آتا ہے اور عموماً وعدہ پورا کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ جیسے وَفَیْتُ بِعَھْدِہٖ۔ اَوْفُوْا بِعَھْدِیْ اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ۔ دوسرے معنی میں مستعمل ہو تو مفعول پر باء نہیں آتا جیسے اَوْفَیْتُ الْکَیْلَ تَوْفِیَۃٌ مصدر باب تفعیل پورا پورا دینا تَوَفِّیْ (تفعّل) پورا لینا قبضہ کرلینا کبھی مراد روح قبض کرلینا ہوتا ہے۔ اِسْتِیْفَاءٌ (باب استفعال) پورا پورا وصول کرلینا۔ (المفردات)

مَوْفُوْرًا ۔اسم مفعول واحد مذکر۔ وَفْرٌ مادہ پورا پورا۔ پورا کیا ہوا۔ ۱۵/ے

وَفْرٌ (اسم) کثرت۔ مال کی زیادتی سامان فِرَۃٌ زیادتی کثرت ۔وَفْرَۃٌ کانوں تک آجانے والے بال۔ وفار جمع۔

وَفَارَۃٌ وَفْرٌ وَفُوْرٌ فِرَۃٌ سب مصدر ہیں (باب کرم و ضرب) بہت ہونا۔ زیادہ ہونا پورا ہونا۔ وَفْرٌ اور فِرَۃٌ (باب ضرب) پورا کرنا۔ زیادہ کرنا۔ گالی نہ دینا۔ کسی کا دیا ہوا خوشی سے واپس کرنا۔

تَوْفِیْرٌ (تفعیل) زیادہ کرنا۔ پورا کرنا کسی کے حق کو پورا دینا۔ کپڑے کو بہت کاٹنا۔

تَوَفُّرٌ (تفعل) حفاظت کرنا تَوَافُرٌ (تفاعل) اِتِّفَارٌ (افتعال) پورا ہونا۔

اَلْمَوْقُوْذَۃُ ۔اسم مفعول واحد مؤنث۔ اِیْقَاذٌ مصدر باب افعال۔ بھڑکائی ہوئی ۳۰/۹ وَقْدٌ وَقُوْدٌ مصدر باب ضَرَبَ آگ بھڑکنا وَقُوْدٌ ایندھن۔ شعلہ۔ اِیْقَادٌ (افعال) بھڑکانا

آگ جلانا اِسْتِیْقَادُ (استفعال) بھڑکانا بھڑکانیکے لئے تیار ہوجانا ۔ اِتِّقَادُ (افتعال) بھڑک جانا مجازاً سخت غضب ناک ہوجانا ۔ جلمگ ہونا وَقْدَۃُ الصَّیْفِ سخت گرمی ۔

مُوْقِنُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع ۔ مُوْقِنٌ واحد اِیْقَانٌ مصدر ۔ باب افعال یقین کرنیوالے ۔ مومن یعنی ہم کو یقین آگیا (اسم فاعل بمعنی ماضی وحال) ۲۱/۱۵ ۔ (دیکھو مُسْتَیْقِنِیْنَ اور اِسْتَیْقَنَتْهَا)

اَلْمُوْقِنِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر معرفہ مجرور اَلْمُوْقِنُ واحد اِیْقَانٌ مصدر ۱۵/۲۷ عین الیقین کے مرتبہ پر فائز ہونیوالے ۲۶/۲۸ اہلِ ایمان ۔ اہلِ توحید ۔

مُوْقِنِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر نکرہ منصوب ایمان لانیوالے یقین کرنے والے ۔ ۱۹/۶ ۲۵/۱۴ ۔

مَوْقُوْتًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر ۔ وَقْتٌ مصدر باب ضرب وقت مقرر کیا ہوا ۔ بمعیّن الوقت ۔ ۵/۱۲ (دیکھو مواقیت)

اَلْمَوْقُوْذَۃُ ۔ اسم مفعول واحد مؤنث وَقْذٌ مصدر ۔ باب ضرب ۔ چوٹ کھاکر مرا ہوا ۔ ۶/۶ وَقْذٌ (اسم) سخت چوٹ ۔ وَقِیْذٌ صفت مشبہ بمعنی اسم مفعول ۔ پھینکا ہوا ۔ گر کر مرا ہوا ۔ بہت دُبلا ۔ قریب الہلاکت بیمار ۔ بوجھل آہستہ چلنے والا ۔ قَائِدٌ بچھے ہوئے سنگریزے ۔ مُوْقِذٌ بدن کی ابھری ہوئی نوکیں مثلاً ٹخنہ ۔ کہنی ۔ زانو ۔ مونڈھا ۔ وَقْذٌ (باب ضرب) زمین پر دے مارنا ۔ پھینکدینا ۔ ماردینا چوٹ سے مار ڈالنا سست کردینا ۔ غالب ہوجانا کسی پر نیند کو غالب کردینا ۔ کسی کو بیمار چھوڑ دینا ۔ اِیْقَاذٌ (افعال) کسی کو بیمار چھوڑ دینا ۔ (قاموس وتاج ومدارک)

مَوْقُوْفُوْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر وَقْفٌ مصدر باب ضَرَبَ ۔ کھڑے کئے گئے ٹھیرائے گئے ۔ ۲۲/۱

وَقْفٌ مصدر باب ضرب ۔ واقف کرنا ۔ وُقُوْفٌ مصدر باب ضرب کھڑا کرنا ٹھیرائے رکھنا ۔ وَقْفِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بھی اسی سے ماخوذ ہے کوئی چیز اپنی ملکیت سے نکال کر اللہ کی ملک میں داخل کردی جائے اور اوسکے منافع خصوصی یا عمومی ضرورتمندوں کے لئے چھوڑدیئے جائیں تو ایسی چیز کو موقوف اور وقف

کہتے ہیں۔ مُوَاقَفَۃٌ باہم ہر ایک کا دوسرے پر اپنے کام کو موقوف رکھنا۔ وَقْفٌ (اسم) ہاتھی دانت کے کنگن۔ حِمَارٌ مُوَقَّفٌ وہ گدھا جس کی نلیوں پر ہاتھی دانت کے کنگن جیسی سفیدی ہو۔

مَوْقِفٌ اسم ظرف ٹھہرنے اور رکنے کی جگہ۔ وَقِيفَۃٌ وہ نیل گائے یا ہرن وغیرہ جو شکاری سے ڈر کر متحیر ہو کر کھڑی ہو جائے۔

(المفردات)

اَلْمُؤَلَّفَۃِ - اسم مفعول واحد مؤنث۔ تَأْلِيفٌ مصدر باب تفعیل۔ ملائے گئے۔ جوڑے گئے۔ پ۱۰/۱۴۔ (دیکھو اَلَّفَ اور اَلَّفْتَ اور اِيلَافِ)

مَوْلُودٌ - اسم مفعول مفرد مذکر وِلَادَۃٌ مصدر۔ باب ضرب۔ جنا ہوا۔ پ۲/۱۴ پ۲۱/۱۳۔

وَلَدٌ بمعنی مولود۔ واحد ہو یا کثیر۔ بڑا ہو یا چھوٹا۔ کتنی ہی عمر کا ہو اسکو وَلَدٌ اور مولود کہا جاتا ہے۔ امام ابوالحسن نے کہا۔ وَلَد کا اطلاق صرف بیٹے اور بیٹی پر آتا ہے باقی اہل و عیال کو وُلْدٌ اور وِلْدٌ کہا جاتا ہے بعض اہلِ لغت کا قول ہے کہ وُلْدٌ اور وَلَدٌ کی جمع ہے جیسے اَسَدٌ کی جمع اُسُدٌ۔ راغب کے نزدیک وُلْدٌ کا واحد ہونا بھی جائز ہے۔

وَلِيدٌ بچہ وِلْدَانٌ جمع۔ وَلِيدَۃٌ عُرفِ عام میں باندی کو کہا جاتا ہے۔ لِدَۃٌ ہم جولی۔ ہم عمر اصل میں وِلْدَۃٌ تھا۔ تَوَلُّدٌ بیٹ سے پیدا ہونا۔ کسی سبب اور دلیل سے نتیجہ نکلنا۔ (المفردات)

مَوْلًى - اسم مفرد۔ مَوَالِی جمع پ۲۵/۱۵ دوست پ۲۶/۵ کارساز حمایتی۔

اَلْمَوْلٰى - اسم مفرد۔ اَلْمَوَالِی جمع پ۹/۱۹ پ۱۷/۱۷ کارساز حمایتی پ۱۷/۹ دوست۔

مَوْلٰيكُمْ مَوْلٰى مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ۴/۷ پ۹/۱۹ پ۱۷/۱۷ پ۲۸/۱۹ مددگار۔ کارساز پ۲۷/۱۸۔ ساتھی۔ لائق یعنی جہنم تمہارا ساتھی ہے اور تمہارے لائق ہے۔ (بغوی و جلی)

مَوْلٰنَا - مَوْلٰى مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہمارا کارساز۔ مددگار پ۳/۸ پ۱۰/۱۳۔

مَوْلٰهُ - اس کا کارساز مددگار پ۱۴/۱۴ پ۲۸/۱۹۔

مَوْلٰهُمْ - مَوْلٰى مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ اون کا کارساز آقا پ۷/۱۴ پ۱۱/۸۔

مُوَلِّيهَا ۔ مُوَلّی اسم فاعل مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث مضاف الیہ۔ تَوْلِیَۃٌ اسکی طرف رخ پھیرنیوالا منہ کرنیوالا۔ پ ۲/۲ (مولیٰ اور مُوَلِّی کی تنقیح کے لئے دیکھو مَوَالِیکم)

مُؤْمِنٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مرفوع نکرہ ایمان مصدر باب افعال۔ ایمان رکھنے والا۔ صاحبِ ایمان۔ پ ۲/۱۱ پ ۵/۱۰و۱۵ پ ۱۴/۱۹ پ ۱۵/۲ پ ۱۶/۵ پ ۱۷/۷ پ ۲۴/۱۰و۹ پ ۲۸/۱۵ ۔

مُؤْمِنٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مجرور نکرہ ایمان رکھنے والا۔ صاحبِ ایمان پ ۵/۱ پ ۱/۸ پ ۲۲/۲ یقین اور تصدیق کرنے والا۔ پ ۱۲/۱۲ ۔

اَلْمُؤْمِنُ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مرفوع معرفہ۔ ایمانٌ مصدر۔ امن دینے والا۔

مُؤْمِنًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب۔ ایمانٌ مصدر۔ ایمان رکھنے والا۔ ایمان لانیوالا پ ۵/۱ پ ۱۶/۱۲ پ ۲۱/۱۵ پ ۲۹/۱۰ ۔

اَلْمُؤْمِنَاتِ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث معرفہ۔ منصوب ومجرور۔ اَلْمُؤْمِنَۃُ واحد ایماندار عورتیں۔ پ ۵/۱ پ ۶/۵ پ ۱/۱۵ پ ۱۰/۱۰و۹ پ ۱۸/۹ پ ۲۲/۳و۴ پ ۲۶/۹و۶ پ ۲۷/۱۸ پ ۲۹/۱۰ پ ۳۰/۱ ۔

اَلْمُؤْمِنَاتُ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث مرفوع معرفہ۔ ایماندار عورتیں۔ پ ۱/۱۵ پ ۱۵/۸ پ ۲۸/۸ ۔

مُؤْمِنَاتٌ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث مرفوع نکرہ ۔ ایماندار عورتیں۔ پ ۲۶/۱۱ ۔

اَلْمُؤْمِنُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع معرفہ ۔ ایماندار مرد۔ ایمان رکھنے والے مرد۔ پ ۳/۸و۱۱ پ ۴/۳و۴و۸ پ ۶/۲و۶ پ ۹/۱۵ پ ۱۰/۱۳و۱۵ پ ۱۱/۲ پ ۱۳/۱۴ پ ۱۸/۱و۸و۹و۱۰و۱۵ پ ۲۱/۴و۸و۱۹ پ ۲۶/۱۰و۱۳و۱۴ پ ۲۸/۲و۱۶ پ ۲۹/۱۵

مُؤْمِنُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع نکرہ ۔ ایمان رکھنے والے مرد۔ پ ۲/۲ پ ۱۲/۴ پ ۲۲/۱۱ پ ۱۵/۱۴ پ ۲۸/۱۱

مُؤْمِنَۃٌ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث مرفوع ایماندار عورت ۔ پ ۲/۱۱ ۔

مُؤْمِنَۃً ۔ اسم فاعل واحد مؤنث منصوب ایماندار عورت ۔ پ ۲/۱۱

مُؤْمِنَۃٍ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث مجرور ایمان دار عورت ۔ پ ۵/۱ پ ۲۲/۲ ۔

مُؤْمِنَیْنِ ۔ اسم فاعل تثنیہ مذکر مؤمن واحد ۔ دونوں ایمان رکھنے والے ۔ پ ۱۶/۱

اَلْمُؤْمِنِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب ومجرور معرفہ ۔ ایماندار مرد پ ۱/۱۲ پ ۲/۱۲ پ ۳/۱۱و۱۵ پ ۴/۳و۴و۸ پ ۵/۱۰و۱۲و۱۳و۱۴و۱۷و۱۸ پ ۶/۱۰و۱۲ پ ۷/۹ پ ۸/۸ پ ۹/۱۶و۷ پ ۱۰/۳و۴و۵و۸و۹و۱۰و۱۴و۱۵و۱۶و۱۷ پ ۱۱/۲و۳و۴و۵و۱۱و۱۳و۱۴و۱۵

نُفُوسِ کمان کی تانت ۔

مُهَاجِرًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب
مُهَاجَرَةٌ مصدر ۔ ہجرت کرنیوالا ۔ وطن چھوڑ کر
مدینہ کو جانیوالا ۔ پ ۵/۱۱

مُهَاجِرَاتٍ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث ۔
مُهَاجِرَةٌ ۔ واحد ۔ مُهَاجَرَةٌ مصدر (باب
مُفَاعَلَةٌ) ہجرت کرنیوالیاں یعنی وہ عورتیں جو
صلح حدیبیہ کے بعد ہجرت کر کے آئی تھیں ۔ پ ۲۸/۸
(معالم وخازن)

اَلْمُهَاجِرِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور
اَلْمُهَاجِرُ واحد ۔ ہجرت کرنیوالے ۔ پ ۱۱/۳،۲ پ ۱۸/۹
پ ۲۱/۲ پ ۲۸/۴ ۔

تمام آیات میں مہاجرین سے وہ صحابہ
کرام مراد ہیں جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے
کے لئے اپنا گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر کے مدینہ کو چلے
گئے تھے ۔

اَلْمِهَادُ ۔ اسم ۔ بچھونا ۔ مراد ٹھکانا ۔ قرارگاہ ۔
پ ۲/۹ پ ۳/۱۰ پ ۴/۱۱ پ ۵/۱۲ پ ۱۳/۸ پ ۲۳/۱۳ ۔

مَهْدٌ گہوارہ پالنا ۔ زمین ۔ مُهُودٌ جمع
مُهْدَةٌ اونچی یا نیچی یا ہموار زمین ۔ مِهَادٌ
گہوارہ ۔ زمین ۔ بستر ۔ مَهْدٌ (مصدر ۔ باب
نصر) بچھانا ۔ اختیار کرنا ۔ کام کرنا ۔

تَمْهِيْدٌ (تفعیل) بچھانا ۔ کام کو ہموار کرنا
عذر سننا ۔ عذر قبول کرنا ۔ تَمَهُّدٌ (تفعل)
قادر ہونا ۔

مُهَانًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر اِهَانَةٌ مصدر
باب افعال هُوْنٌ مادہ ۔ ذلیل کیا ہوا ۔ پ ۱۹/۴

هَوْنٌ نرمی ۔ آسانی ۔ کمزوری هَيِّنٌ نرم
سہل الاخلاق ۔ ضعیف ۔ هُوْنٌ ذلت حقارت
هَوْنٌ (مصدر باب نصر) آسان ہونا اِهَانَةٌ
(مصدر باب افعال) ذلیل کرنا مُهِيْنٌ
ذلیل کرنے والا ۔ مَهِيْنٌ ذلیل ۔ حقیر ۔ تَوْهِيْنٌ
(تفعیل) کمزور کرنا ۔ آهْوَنُ بہت کمزور هَاوُنٌ
کمزور ۔

اَلْمُهْتَدِ ۔ اسم فاعل واحد مذکر معرف اِهْتِدَاءٌ
مصدر ۔ باب افتعال هُدًى مادہ ۔ ہدایت
یافتہ ۔ ہدایت پانے والا ۔ اصل میں اَلْمُهْتَدِيْ
تھا ۔ یاء کو ساقط کر دیا گیا ۔ یا طالبِ ہدایت ۔
(راغب) پ ۱۵/۱۰،۱۲ ۔

مُهْتَدٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر نکرہ حسبِ
تفصیل مذکور ۔ پ ۲۰/۲ ۔

اَلْمُهْتَدِيْ ۔ اسم فاعل واحد مذکر معرف

ہدایت یا ب ۔ ب⁹/₁₁

اَلْمُهْتَدُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع معرفہ ۔ اِهْتِدَاءٌ مصدر باب افتعال ہدایت پانیوالے ۔ ب۲/۳ ۔

مُهْتَدُوْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع نکرہ ۔ اِهْتِدَاءٌ مصدر ۔ باب افتعال ۔ ہدایت پانیوالے ۔ ہدایت یافتہ ۔ ب۱/۸ ب۷/۱۵ ب۳/۱ ب۲۲/۱۹

ب۲۵/۸،۱۰،۱۱

اَلْمُهْتَدِیْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور و منصوب نکرہ ۔ مُهْتَدِیْ واحد ہدایت پانے والے ۔ ب۲ ب۳ ب۱۱ ۔

هِدَایَةٌ مہربانی کے ساتھ رہنمائی یعنی چیز کیطرف جو رہنما کی نظر میں اچھی ہو هدایت کا یہ حقیقی معنی ہے مجازاً ہر چیز کا راستہ بتانے کو کہتے ہیں ۔ خواہ وہ چیز تکلیف دہ اور عذاب آفریں ہو ۔ هَدْیٌ کعبہ کو بھیجا ہوا قربانی کا جانور ۔ هَدِیَّةٌ بروزن فَعِیْلَةٌ بمعنی مفعول تحفہ بھیجی ہوئی سوغات ۔ هدیہ طریقہ کو بھی کہتے ہیں بمعنی هُدٰی ۔ هَدَایَا جمع ۔ هدیہ بھیجنے کے لئے اِهْدَاءٌ (باب افعال) مخصوص ہے مجرد سے هدیہ بھیجنے کے لئے کوئی مشتق مستعمل نہیں ۔

هَوَادِی الْوَحْشِ جنگلی جانوروں کا پیش رو دستہ جو گلہ کا رہنما ہوتا ہے ۔ مِهْدَاءٌ جو ہدیہ بھیجنے کا عادی ہو ۔ بکثرت تحفے بھیجتا ہو ۔ ایک شاعر کہتا ہے وَاِنَّكَ مِهْدَاءُ الْخَنَا نِطَفُ الْحَشَا تو گالیوں کے تحفے بکثرت بھیجتا ہے تیرا سینہ کچھ نہ کچھ ٹپکاتا ہی رہتا ہے ۔

هُدٰیٌ اور هِدَایَةٌ مصدر باب ضرب ہدایت کرنا ۔ هُدٰی حاصل مصدر اور مصدر اِهْدَاءٌ (افعال) ہدیہ بھیجنا ۔ تَهَادِی (تفاعل) باہم ایک کا دوسرے کو سوغات دینا ۔ مُهَادَاةٌ (مفاعلة) دو آدمیوں کے بیچ میں ہو کر دونوں کے سہارے سے چلنا ۔ اِهْتِدَاءٌ (افتعال) راستہ پانا دینی ہو یا دنیوی طلب ہدایت کرنا ۔ ہدایت پر قائم رہنے کی طلب کرنا (المفردات)

هُدٰی اور هدایت اگرچہ ہم معنی ہیں لیکن قرآن مجید میں لفظ هُدٰی کی نسبت اللہ اور کلام اللہ ہی کی طرف کی گئی ہے کسی انسان کی طرف نہیں کی گئی ہاں هادی انسان کو کہا گیا ہے ۔

ساری کائنات کو اللہ کی ہدایت کا معنی ہے

فطری راستہ بتانا جو بقاء زندگی کے لئے ضروری ہیں مثلاً کھانا، پینا، سونا، جاگنا، حرکت کرنا، سکون پانا، ہضم کرنا، نمو کرنا، جمع ہونا الگ ہونا، رنگ کیفیت، خاصیت اور مقدار کو بدلتے رہنا غرض ہر شئی کا اپنا نوعی اور شخصی فریضہ ادا کرنا اللہ کی تخلیقی رہنمائی کے زیرِ اثر ہے۔

انسان کو ہدایت کرنے کے اللہ کی طرف سے چھ طریقے ہیں یا یوں کہا جائے کہ چھ ترتیبی درجات ہیں ہدایت کے زیریں مرتبہ پر پہونچے بغیر اوپر کے درجہ پر کوئی فائز نہیں ہو سکتا

۱۔ عقل و دانش ادراکی حواس اور معارف ضروریہ کی عطاء۔ ان چیزوں کی تخلیق ہدایتِ انسانی کا پہلا درجہ ہے۔

۲۔ آیاتِ آفاقیہ اور براہینِ نفسانیہ جو ہر وقت خاموش پیام ہدایت لا رہی ہیں اور روشن دانش والے کے لئے انکی ہدایت بڑی ہدایت ہے۔

۳۔ پیغمبروں کا بھیجنا اور کتابوں کو نازل کرنا اور خیر و شر میں امتیاز کرنے کے لئے پیہم پیام بھیجنا۔

۴۔ ہدایت یافتہ ہونے کی توفیق دینا سیدھے راستہ پر چلانا۔

۵۔ مراتبِ معارف کی ترقی عرفان کے پہلے درجہ پر پہنچا کر دوسرے درجہ کا راستہ کھولدینا اور دوسرے درجہ سے تیسرا مرتبہ اور تیسرے سے چوتھا۔ اسی طرح ترقی کرتے کرتے آخری درجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی اللہ کا نور اللہ ہی کے نور سے دیکھتا ہے۔

۶۔ جنت کا راستہ دکھانا اور آخرت میں نجات دے کر اپنا قرب عطا کرنا۔

پہلے تینوں طریقے تو تمام انسانوں کے لئے عام ہیں چوتھے نمبر پر آدمی ہدایت کا پھل پانے لگتا ہے اور اہلِ ھدیٰ کے دائرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

کتاب اللہ یا پیغمبر یا آیاتِ آفاقیہ و انفسیہ ہادی ہونا محض رہنمائی کا معنی رکھتا ہے اور اللہ کا ہادی ہونا رہنمائی کے معنی میں بھی ہے اور فائز المرام بنانے کے معنی میں بھی۔

جس ہدایت کا سبب پیغمبر یا کتاب کو کیا گیا ہے اوس سے مراد ہدایت یاب بنانے کی نفی ہے کسی کے اختیار میں ہدایت یاب بنانا

نہیں ہے اور جن آیات میں اللہ نے کافروں
ظالموں اور سرکشوں کو خود ہدایت نہ کرنے کی
صراحت کی ہے تو اس سے مراد ہے ہدایت یاب
نہ بنانا یا بقول راغب اسطرح کہا جائے کہ
ہدایت کا مفہوم اضافی ہے جسطرح تعلیم کے
لئے معلم تعلیم نہ دے یا متعلم انتہائی کند ذہن
غبی اور ناکارہ ہو اور تعلیم کے اثر کو قبول نہ کرے
تو تعلیم کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور تعلیم
معلم کے باوجود کہا جا سکتا ہے کہ گویا اس کو
تعلیم ملی ہی نہیں اسی طرح اگر ہدایت پانے
کا کوئی طلبگار ہی نہو بتائے ہوئے راستہ سے
روگرداں ہی رہے تو گویا یہ کہنا صحیح ہوگا کہ اللہ
نے اسکو ہدایت ہی نہیں کی اسکو راستہ بتایا
ہی نہیں اول توجیہ پر اللہ سے نفی ہدایتِ حقیقی
ہے یعنی واقعی اللہ نے ہدایت یاب نہیں بنایا
اور دوسری توجیہ پر سلبِ ہدایت مجازی ہوگا
یعنی واقع میں تو اللہ نے راستہ دکھایا اور ہدایت
کی مگر بدقسمتوں نے اللہ کی ہدایت سے فائدہ
نہیں اٹھایا گویا اللہ نے ہدایت ہی نہیں کی۔

مَهْجُورًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر ھُجْرٌ
سے یعنی متروک۔ نہ قرآن پر ایمان لائے، نہ
اوسکے حکم پر عمل کیا۔ یا ھُجْرٌ سے بمعنی بکواس
یعنی لوگوں نے قرآن کو بکواس قرار دیا کسی نے
سحر کہا کسی نے شعر آخری تشریح مجاہد اور نخعی کی
ہے۔ پ ۱۹/۱ (دیکھو مُہَاجِرٌ)

اَلْمَهْدِ ۔ اسم۔ گہوارہ۔ گہوارہ میں ہونیکا
مطلب ہے شیر خوارگی کا زمانہ۔ یا ماں کی گود میں
پ ۳/۱۳ پ ۵/۵ پ ۱۶/۵ (دیکھو مہادًا)

مَهْدًا ۔ فرش بچھونا۔ پ ۱۶/۱۱ پ ۲۵/۷ (دیکھو مہادًا)

مَهَّدْتُ ۔ واحد متکلم ماضی معروف تمہیدٌ
مصدر باب تفعیل میں نے بچھایا۔ میں نے
پھیلایا۔ پ ۲۹/۱۵ (دیکھو مِهَادًا)

مَهْزُوْمٌ ۔ اسم مفعول واحد مذکر ھَزْمٌ
مصدر باب ضرب۔ شکست خوردہ یعنی
مقہور۔ ہلاک۔ پ ۲۳/۱ ۔

ھَزْمٌ اور ھَزْمَۃٌ (اسم) نشیبی جگہ۔ گڑھا
ھَزَمٌ کمان کی آواز۔ ھَزِمٌ فرماں بردار گھوڑا
ھَزِیْمٌ بے تہا۔ نہ رکنے والی بارش۔ ھَزِیْمَۃٌ
شکست۔ ھَازِمَۃٌ مصیبت۔ ھَیْزَمٌ سخت
جنگل کا شیر۔ ھَزَمَ عَلَیْہِ (باب نصر)
اس پر مہربانی کی۔ ھَزَمٌ (ضرب) مارنا۔ توڑنا
شکست دینا۔ ھَزِیْمَۃٌ بھی مصدر ہے تَھْزَامٌ

(تفعل) لاٹھی ٹوٹ جانا۔ بادل گرجنا۔ اِنْھِزَامٌ
(انفعال) ٹوٹ جانا۔ شکست کھانا۔ (المفردات
قاموس)

مُھْطِعِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب
مُھْطِعٌ واحد۔ اِھْطَاعٌ مصدر۔ باب افعال
سر جھکائے تیزی سے دوڑنیوالے۔ پ۱۳ پ۲۷ پ۲۹۔
ھَطِیْعٌ کشادہ راستہ۔ مُھْطِعٌ عاجزی اور ذلت
کی وجہ سے نظر نہ اٹھانیوالا۔ بلانیوالے کیطرف
خاموش چلا جانیوالا۔ ھَطْعٌ اور ھُطُوْعٌ (مصدر
باب فتح) دوڑتا ہوا آنا کسی چیز پر نظر جمائے
رکھنا اِدھر اُدھر نگاہ نہ اٹھانا۔ اِھْطَاعٌ
(افعال) سر جھکائے تیز دوڑنا۔ گردن لمبی کرنا۔

اَلْمُھْلِ۔ اسم۔ پ۱۵ پ۲۵ تیل کی تلچھٹ۔
پ۲۹ چاندی کا پانی (محلی) بعض مفسرین نے اس
جگہ بھی تلچھٹ ترجمہ کیا ہے۔ مُھْلٌ ہر معدنی چیز کو
کہتے ہیں جیسے تانبا، لوہا، سونا، چاندی۔ پگھلے
ہوئے لوہے کے پانی کو بھی کہتے ہیں۔ روغن
زیتون۔ روغن زیتون کی تلچھٹ۔ زہر۔ زرد
لہو۔ پیپ۔ مردہ سے بہنے والا زرد پانی۔ مَھْلٌ
وقفہ۔ آرام۔ آہستگی۔ زمانہ۔ مردہ سے بہنے والا
زرد پانی۔ مَھْلَۃٌ آرام۔ آہستگی زمانہ۔ مردہ کا
زرد پانی پیپ مُھْلٌ اسلاف۔ مَاھِلٌ تیز
چلنے والا۔ آگے بڑھنے والا۔

مَھْلٌ (مصدر۔ باب نصر) آہستگی کرنا
بھلائی میں سبقت کرنا۔ اِمْھَالٌ (افعال)
مہلت دینا۔ تاخیر کرنا۔ نرمی اور آہستگی کرنا۔
عذر کرنا۔ تَمْھِیْلٌ (تفعیل) مہلت دینا
(تفعل) دیر کرنا۔ بھلائی میں آگے ہونا۔
اِسْتِمْھَال (استفعال) مہلت مانگنا۔
المھلال سیدھا کھڑا ہونا۔ آرام لینا۔

مُھْلِكَ۔ اسم فاعل واحد مذکر اِھْلَاكٌ
مصدر باب افعال۔ ہلاک کرنیوالا۔ پ۱۹/۱۹ پ۳
پ۲۰۔ ھَلْكٌ مصدر (ضرب) ہلاک ہونا۔
اِھْلَاكٌ اور ھُلْكٌ ہلاک کرنا تَھْلُکَۃٌ سبب
ہلاکت ھُلْكٌ (اسم) ہلاک ہونیوالا۔ ھَلُوْكٌ بدکار
عورت۔ ایسی نازک خرام لچکدار چال سے
چلنے والی گویا زمین پر گری پڑتی ہے۔ ھلاکت
پانچ معانی کے لئے قرآن میں مستعمل ہے۔
۱۔ ایک چیز کسی کے پاس سے جاتی رہنا اور
دوسرے کے پاس ہونا جیسے ھَلَكَ عَنِّیْ سُلْطَانِیَہْ
میری حکومت جاتی رہی میرا اقتدار زائل ہو گیا
۲۔ بگاڑ۔ اجاڑ جیسے ھَلَكَ الطعام کھانا

بگڑ گیا یُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وہ کھیتی اور مویشی
کو اجاڑتا ہے تباہ کرتا ہے۔ ۳ موت جیسے
اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ اگر کوئی آدمی مرجائے عموماً
بری قابلِ مذمت موت کے لئے قرآن نے لفظ
ھلاکت استعمال کیا ہے صرف دو جگہ معمولی مرجانے
کو بھی ہلاکت کہا ہے ایک اسی مذکورہ آیت میں
اور دوسری جگہ آیت حَتّٰی اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ الخ
میں۔ ۴ بالکل معدوم ہوجانا فنا ہوجانا جیسے
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ ہر چیز فانی ہے ۵ عذاب
محتاجی دشمنوں کے خوف میں مبتلا کرنا عام بربادی
تباہی یہ ہی سب سے بڑی ہلاکت ہے رسول
اللہ نے ارشاد فرمایا لَا شَرَّ كَشَرٍّ بَعْدَهُ
النَّارُ اوس شر کی برابر کوئی شر نہیں جس کے
بعد دوزخ میں جانا پڑے۔

مُهْلِكُوا ۔ اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔
مضاف۔ اِهْلَاكٌ مصدر۔ ہلاک کرنیوالے۔
اصل میں مُهْلِكُوْنَ تھا اضافت کی وجہ سے
نون کو ساقط کردیا گیا۔ ۱۵/۶ ۲۰/۱۶

مُهْلِكُهُمْ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مضاف
هُمْ ضمیر مضاف الیہ اونکو ہلاک کرنیوالا۔ ۹/۱۱

مُهْلِكِهِمْ ۔ مصدر میمی مضاف هِمْ ضمیر
جمع مضاف الیہ۔ اُن کا ہلاک ہونا۔ ۱۵/۲

مُهْلِكِيْ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مضاف ی
ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ مجھے ہلاک کرنیوالا۔ ۲۸/۴

اَلْمُهْلَكِيْنَ ۔ اسم مفعول جمع مذکر مجرور
اِهْلَاكٌ مصدر۔ ہلاک کئے ہوئے۔ ۵/۳

مَهِّلْ ۔ واحد مذکر امر حاضر تَمْهِيْلٌ مصدر باب
تفعیل مہلت دے۔ ۲۹/۱۳ ۳۰/۱۱

مَهْمَا ۔ اسم ہے (اکثر علماء لغت) سہیلی نے
کہا مہما حرف بھی ہوتا ہے۔
بعض لوگ کہتے ہیں مہما مرکب ہے ما اور
مَا شرطیہ سے یا مَا شرطیہ اور مَا زائدہ سے
لیکن ابن ہشام صاحبِ مغنی اللبیب نے کہا
کہ مہما کا بسیط ہونا حق ہے۔
مہما زمان اور شرط پر دلالت کرتا ہے اس
لئے فعل شرط کا ظرف ہوتا ہے (ابن مالک)
گویا مَتٰی کے معنی میں ہوتا ہے۔ حاتم کہتا
ہے ایک شاعر کا شعر ہے۔

وَاِنَّكَ مَهْمَا تُعْطِ بَطْنَكَ سُؤْلَهُ
وَفَرْجَكَ نَالَا مُنْتَهَى الذَّمِّ اَجْمَعَا

جب تو اپنے پیٹ کو اوسکی خواہش اور شرمگاہ
کو اوسکی خواہش دیدیگا تو دونوں پوری پوری

آخری بُرائی پالیں گے۔ اس شعر میں مہما کا معنی متیٰ ہے۔

زمخشری نے اس کا سخت انکار کیا ہے مَهمَا کبھی استفہام کے لئے بھی آتا ہے۔ (ذکرہ جماعة منهم ابن مالك) قرآن مجید میں مستعمل نہیں۔

پ۹ زمخشری نے اس آیت کی تشریح میں لکھا ہے کہ بہ کی مذکر ضمیر لفظ کی رعایت سے اور بھا کی مؤنث ضمیر معنی کے لحاظ سے لائی گئی ہے (کشاف)

مَهِيلًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ هَيلٌ مصدر باب ضرب۔ ریگ رواں۔ ریگ سیال۔ اصل میں مَهْيُولٌ تھا۔ پ۲۹/۱۳۔

هَيلٌ اور هَيَالٌ جھڑ کر گرنیوالی مٹی اور ریت۔ هَيُولٰی روئی۔ عالم کا تخلیقی مادہ مَهِيلٌ۔ ریگ رواں۔ هَيلٌ مصدر (ضرب) بغیر تول ناپ کے آٹے کو ڈھیر میں ڈالنا اِهَالَةٌ (افعال) مٹی یا ریت کو پاٹنا۔ تَهَيُّلٌ (تفعل) ریت جھڑنا بصورت سیلاب جاری ہونا۔

اَلْمُهَيْمِنُ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مرفوع هَيْمَنَةٌ مصدر۔ نگراں۔ مشاهد۔ اللہ کا اسم صفتی ہے۔ پ۲۸/۶۔

مُهَيْمِنًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب نگراں۔ مشاہد۔ پ۶/۱۱۔

مَهِينٌ ۔ اسم مفعول مرفوع۔ اصل میں مَهْيُونٌ تھا هُوْنٌ مصدر باب نصر۔ بزعم پ۲۵/۱۱

مَهِينٍ ۔ اسم مفعول مجرور اصل میں مَهْيُونٌ تھا۔ هُونٌ مصدر باب نصر۔ پ۲۱/۱۴ پ۲۹/۲۱ حقیر پ۲۹/۲ ذلیل (دیکھو مُهَانًا)

مُهِينٌ ۔ اسم فاعل واحد مذکر مرفوع اِهَانَةٌ مصدر۔ باب افعال۔ ذلیل کرنیوالا۔ پ۱/۱ پ۴/۱۳و۹ پ۱۷/۱۴ پ۲۱/۱۰ پ۲۳/۸ پ۲۵/۱۵و۱۷ پ۲۸/۳و۱

مُهِينًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر منصوب اِهَانَةٌ مصدر۔ ذلیل کرنیوالا۔ پ۵/۱و۲و۳ پ۶/۱ پ۲۲/۴۔ (دیکھو مُهَانًا)

اَلْمَيِّتَ ۔ اسم صفت معرفہ منصوب و مجرور۔ مَوْتٌ مادہ۔ باب نصر۔ بے جان پ۳/۱۱ پ۸/۱۸ پ۱۱/۹ پ۲۱/۵۔

مَيِّتٍ ۔ اسم صفت مجرور۔ نکرہ پ۸/۱۴ پ۲۲/۴ خشک زمین پ۱۳/۵ مرنے والا۔ مردہ۔

مَيْتًا ۔ اسم صفت منصوب نکرہ پ۱۹/۳ پ۲۵/۸

پ ۲۶/۱۵ خشک زمین۔ پ ۲۶/۱۴ مردہ۔ بے حس۔ پ مردہ
عقل مردہ روح یعنی کافر۔

مَیِّتٌ ۔ اسم صفت مرفوع نکرہ ہے پ ۲۳/۱۷ مرنیوالا۔
(عام مفسرین) بعض لوگوں کا قول ہی کہ اس جگہ
مَیّت سے وہ مردہ مراد نہیں جسکی روح اور بدن
کا تعلق منقطع ہوجاتا ہی بلکہ تدریجی تحلیل جسمانی
اور ہر وقت کا بدنی گھلاؤ اور عمر کا گھٹاؤ مراد ہی
یعنی تحلیل جسمانی آپ کی بھی ہر وقت ہوتی رہیگی
آپ بھی اس سے مستثنی نہیں ہیں۔ ایک شاعر
کہتا ہی۔ یَمُوتُ جُزءً ا لجزءَ ا۔ آدمی ایک ایک
جزء ہوکر مرتا ہی یعنی ہر وقت تدریجی موت آتی
رہتی ہی۔ (المفردات) یہ قول سیاق قرآنی کے
خلاف ہی۔

اَلْمَیْتَۃُ ۔ پ پ مردار جسکو شریعت نے
کھانیکے قابل نہیں قرار دیا۔

اَلْمَیْتَۃُ ۔ پ مردار پ ۲۳ خشک زمین۔

مَیْتَۃً ۔ پ مردہ پ مردار

مَیِّتِیْنَ ۔ اسم صفت جمع مذکر مجرور
مَیِّتٌ واحد پ ۲۳ مرنیوالے۔ (المیتا سے
میتین تک تنقیح کے لئے دیکھو الممات)

مِیْثَاقَ ۔ اسم منصوب مضاف۔ عہد،
پیمان۔ پ پ پ پ پ (دیکھو موثقہم)
(مذکورۂ بالا پانچوں آیات میں مفعول کیطرف
اضافت ہی یعنی لیا ہوا پختہ عہد)

مِیْثَاقُ ۔ اسم مضاف معرفہ مرفوع پ ۹
مفعول کی طرف اضافت ہی یعنی کتاب کیمتعلق
لیا ہوا عہد۔

مِیْثَاقٌ ۔ اسم نکرہ مرفوع پ پ معاہدہ

مِیْثَاقًا ۔ اسم نکرہ منصوب عہد پ پ پ ۲۱

اَلْمِیْثَاقَ ۔ اسم منصوب معرف باللام پ ۱۳ عہد۔

مِیْثَاقَکُمْ ۔ اسم منصوب مضاف کُمْ ضمیر
جمع مضاف الیہ (قائم مقام مفعول) تمہارا عہد
یعنی تم سے عہد پ پ ۲۷ ۔

مِیْثَاقَہٗ ۔ اسم منصوب مضاف ہٗ ضمیر واحد
مذکر غائب مضاف الیہ (قائم مقام فاعل) اسکا
عہد یعنی اسکا لیا ہوا عہد۔ پ ۶

مِیْثَاقِہٖ ۔ اسم مصدر مجرور مضاف ہٖ ضمیر
واحد مذکر غائب مضاف الیہ (قائم مقام
مفعول) اسکی مضبوطی اور پختگی یعنی اوسکو مضبوط
کرنے اور پختہ کرنیکے (بعد) پ پ ۱۳ ۔

مِیْثَاقَھُمْ ۔ اسم منصوب مضاف ھُمْ
ضمیر مضاف الیہ (قائم مقام فاعل) اُن کے

عہد کو یعنی انکی طرف سے کئے ہوئے وعدہ کو۔ ۲۲/۶

۱۲/۲۱ - (میثاق کی تنقیح کے لئے دیکھو موثقھم)

مِیْرَاثُ - مصدر مرفوع مضاف - باب حَسِبَ - ملکیت (یعنی حقیقی) ۴/۹ ۱۲/۲۷ -

وراثت اور اِرْث اور تراث مصدر ہیں باب حَسِبَ - وراثت اور اِرْثُ کا اصل معنی ہی بغیر بیع و شراء اور بلا ہبہ وغیرہ کے کسی کی طرف سے کسی مالی ملکیت کا دوسرے کی جانب منتقل ہونا۔ اسی مناسبت سے میت کے متروکہ مال کو جو میت کے بعد اوسکے اقرباء کے پاس منتقل ہو کر آتا ہی میراث کہا جاتا ہی لیکن معنی کے علاوہ دو معنی اور بھی ہیں جن کے لئے وراثت کے مختلف صیغے استعمال کئے گئے ہیں۔

۱ بلا عوض اور بغیر مشقت کسی چیز کا مالک ہو جانا جسطرح مومنین صالحین جنت کے وارث ہونگے - اس صورت میں ایک کی ملکیت دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوتی بلکہ ابتداءً ابلا انتقالِ ملکیت حاصل ہوتی ہی۔

۲ علم یا کتاب کا وارث ہونا اس صورت میں مال کی ملکیت نہیں ہوتی نہ منتقلہ نہ ابتدائی بلکہ ایک کا علم اوسکے بعد دوسرے کو ملتا ہی یعنی جو علم یا دستور اسلاف کا تھا اخلاف اوسکے حامل ہو جاتے ہیں جیسے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ علماء انبیاء کے علم کے حامل ہوتے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا تھا اَنْتَ اَخِیْ وَوَارِثِیْ تم میری بھائی اور میرے علم کے حامل ہو۔

اَوْرَثْنَا الْکِتَابَ ہم نے کتاب کا حامل (آنیوالی قوموں کو) بنایا۔

اللہ کے وارث ہونے کا معنی ہے مالک حقیقی ہونا۔ اللہ سارے عالم کا وارث ہے یعنی مالک حقیقی ہی اور قیامت کے دن اللہ کے وارث ہونیکا مطلب ہی ہر چیز کا ظاہری باطنی صوری اور حقیقی اختیار اللہ کو ہونا اور کسی دوسری کا کسی طرح مالک نہونا کیونکہ ہر چیز کی ظاہری ملکیت بھی اللہ ہی کی طرف لوٹے گی۔

وَرِثَ عَنْہُ اور وَرِثَہُ دونوں طرح مستعمل ہی۔ اِیْرَاثٌ (افعال)، تَوْرِیْثٌ وارث بنانا کسی کو ورثہ میں شریک بنانا۔ تَوَارُثٌ (تفعل)، باہم وراثت کی طلب۔

اَلْمِیْزَانُ - اسم مصدر اور اسم آلہ۔ تول-

ترازو ۔ مجازی معنی عدل، انصاف، قانون عدل۔ پ ۸/۶ و ۱۸ تول، وزن کشی پ ۱۲/۸ وزن کشی یا ترازو پ ۲۵/۳ پ ۲۷/۱۱ و ۱۹ قواعدِ عدل یا تولنا۔

اَلْمِیْزَانِ ۔ مصدر یا اسم، وزن کرنا یا وزن کشی پ ۲۷/۱۱ (دیکھو الموازین)

اَلْمَیْسِرِ ۔ اسم و مصدر۔ جوا اور جوا کھیلنا یُسْرٌ سے۔ جوا کھیلنے میں آسانی سے مال ہاتھ آجاتا ہے، پ ۲/۱۱ پ ۷/۲۔

مَیْسَرَةٍ ۔ اسم ۔ آسانی یعنی فراخ حالی اور دولتمندی ۔ پ ۳/۶۔

مَیْسُوْرًا ۔ اسم مفعول واحد مذکر۔ یُسْرٌ سے آسان ۔ نرم ۔ پ ۱۵/۳۔

یُسْرٌ آسانی سہولت عُسْرٌ کی ضد

یُسْرٌ (مصدر۔ باب ضَرَبَ) آسان ہونا۔ مَیْسَرَۃ اور یَسَارٌ۔ فراخی۔ دولتمندی یسیرا بے فراخی سہولت سہل ۔ یَسِیْرٌ آسان ۔ تھوڑا مَیْسُوْرٌ آسان اور نرم ۔ یَسَارٌ یا بقول بعض اہلِ لغت یِسَارٌ بایاں ہاتھ۔ یمین کی ضد۔ تَیَسُّرٌ (تفعل) اور اِسْتِیْسَارٌ (استفعال) آسان ہونا ۔ تَیْسِیْرٌ (تفعیل) آسانی کردینا ۔ سہل بنادینا ۔ (المفردات وقاموس)

اَلْمِیْعَادَ ۔ اسم مصدر منصوب ۔ وعدہ پ ۳/۹ پ ۴/۱۱ پ ۱۳/۱۰ پ ۲۳/۱۶۔

مِیْعَادُ ۔ ظرفِ زمان مضاف ۔ پ ۲۳/۹ وقت وعدہ

اَلْمِیْعَادِ ۔ ظرف مجرور ۔ پ ۱۰/۱ وقت وعدہ۔ (دیکھو مَوْعِدَۃٍ)

مِیْقَاتُ ۔ ظرفِ زمان مرفوع مضاف مقرر وقت ۔ پ ۹/۴۔

مِیْقَاتِ ۔ ظرفِ زمان مجرد۔ مضاف ۔ مقرر وقت ۔ پ ۱۹/۷ پ ۲۷/۱۵۔

مِیْقَاتًا ۔ ظرفِ زمان منصوب نکرہ ۔ مقرر وقت ۔ پ ۳۰/۲۔

مِیْقَاتِنَا ۔ ظرف مجرور مضاف نَا ضمیر متکلم مضاف الیہ ۔ ہمارے مقرر وقت (پر) پ ۹/۷ و ۹۔

مِیْقَاتُهُمْ ۔ ظرف مرفوع مضاف هُمْ ضمیر غائب مضاف الیہ انکا مقرر وقت ۔ پ ۲۵/۱۵۔

(دیکھو

مِیْکَالَ ۔ مشہور فرشتہ کا نام ۔ اصلاً یہ لفظ عبرانی ہے ۔ میکائِل اور میکائیل بھی مستعمل ہے پ ۱/۱۲

اَلْمَیْلِ ۔ اسم اور مصدر مجرور ۔ باب ضَرَبَ جھکاؤ اور جھکنا ۔ جھک پڑنا ۔ پ ۵/۱۶۔

مَیْلًا ۔ مصدر منصوب نکرہ ۔ مڑ جانا۔